

أَدَبِيٌّ رَفِيٌّ فَأَحْسَنَ تَأْوِيلِي (الحديث)

آدابِ تَحْوِيلِ: الذَّهَبُ (الادباء)



تشریحات

شرح اردو

مقاماتِ عربی

مقامات عربی کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں ہر لفظ کی لغوی و نحوی تحقیق اور مختلف ابواب صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیب نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اور استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عربی امثال و ادبی لطائف کیساتھ الفاظ متراذفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

دارالاسیما

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون: 32631861

مؤلف

مولوی محمد نور حسین قاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

أَدَبِيٌّ زَيْنٌ وَأَحْسَنُ تَأْدِيبِيٍّ (الحديث)

الادب خير من الذهب (الادباء)

تشریحات

شرح اردو

مقاماتِ صریحی

مقاماتِ صریحی کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی و نحوی تحقیق اور مختلف ابوابِ صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیبِ نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیثِ نبویہؐ اور عربی امثال و ادبی لطائف کیساتھ الفاظ مترادفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ نیز شروع میں علمِ ادب، مقامات اور صاحبِ مقامات پر سولہ، سترہ صفحات کا ایک طویل مقدمہ شامل ہے۔ اس طرح یہ کتاب علماء اور طلباء کے لیے ایک علمی سرمایہ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

مؤلف

مولوی محمد نور حسین قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ڈیوڑھار، لاہور
32215700

دارالاشاعت

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جون ۱۹۷۱ء علمی گرافکس
ضخامت : 543 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم اردو بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱)	تاثرات: حضرت مولانا عبدالرشید ستوی قاسمی صاحب الموقر:	۱۸
(۲)	اظہار خیال: حضرت مولانا نورالبشر صاحب استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ	۲۰
(۳)	رائے گرامی علامہ عبدالعلیم چشتی صاحب، نگران متخصصین جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی:	۲۲
(۴)	عرض مؤلف:	۲۴
(۵)	مقدمہ علمیہ:	۲۶
(۶)	ادب کی لغوی تحقیق:	۲۶
(۷)	ادب کی اصطلاحی تعریف:	۲۶
(۸)	موضوع علم ادب:	۲۷
(۹)	علم ادب کی غرض:	۲۷
(۱۰)	ادب کی وجہ تسمیہ:	۲۸
(۱۱)	علوم ادبیہ کی تعداد:	۲۸
(۱۲)	لفظ "مقامہ" کا تعارف:	۲۸
(۱۳)	مقامات حریری لکھنے کا سبب:	۲۹
(۱۴)	ترتیب مقامات کی تفصیل:	۲۹
(۱۵)	مقامات حریری پر ایک سرسری نظر:	۳۱
(۱۶)	حافظ مقامات:	۳۲
(۱۷)	عربی ادب میں مقامات حریری کا رتبہ:	۳۲
(۱۸)	علامہ حریری، صاحب مقامات:	۳۲
(۱۹)	علامہ حریری کا علمی کمال:	۳۲
(۲۰)	الہا قیات الصالحات:	۳۳
(۲۱)	مقامات نویسی:	۳۳
(۲۲)	مقامہ نویسی کی ابتداء:	۳۳
(۲۳)	طرز مقامات:	۳۳
(۲۴)	زمانہ تصنیف:	۳۴
(۲۵)	مقامات کا ایک نسخہ بخط صاحب کتاب:	۳۴

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۶)	صاحب مقامات کی تالیفات و تصنیفات:	۳۲
(۲۷)	حلیہ صاحب مقامات:	۳۳
(۲۸)	مقدمہ الکتاب:	۳۵
(۲۹)	بحث بسم اللہ الرحمن الرحیم:	۳۵
(۳۰)	بسم اللہ کی ”باء“ تقریباً پندرہ معنوں کیلئے استعمال ہوتی ہے:	۳۵
(۳۱)	بسم اللہ کی ”ب“ کسور کیوں؟	۳۶
(۳۲)	بسم اللہ کی ”ب“ کے متعلق قاعدہ کلیہ:	۳۷
(۳۳)	لفظ ”اسم“ پر کئی لغات جائز ہیں؟	۳۷
(۳۴)	لفظ ”اللہ“ کی تحقیق میں علماء کا اختلاف:	۳۷
(۳۵)	بسم اللہ کے اسرار:	۳۸
(۳۶)	بسم اللہ اور بسم اللہ کافر:	۳۸
(۳۷)	الرحمن اور الرحیم کی بحث:	۳۸
(۳۸)	آغاز خطبہ کتاب:	۳۹
(۳۹)	لفظ ”اللہم“ کی بحث:	۳۹
(۴۰)	حمد اور شکر کی بحث:	۳۹
(۴۱)	علم اور معرفت میں فرق:	۳۹
(۴۲)	بیان اور تبیان میں فرق:	۴۰
(۴۳)	الہام اور خواب میں فرق:	۴۰
(۴۴)	عطیہ اور ہدیہ کے درمیان فرق:	۴۰
(۴۵)	فضل اور فضول کے استعمال میں فرق:	۴۱
(۴۶)	استغفار اور توبہ میں فرق:	۴۳
(۴۷)	سوق اور قود میں فرق:	۴۳
(۴۸)	شہوت اور لذت میں فرق:	۴۳
(۴۹)	حیہ اور مثل میں فرق:	۴۳
(۵۰)	”کاف“ اور ”مثل“ کی بحث:	۴۳

صفحہ	مضامین	شمارہ
۴۵	ہبہ اور ہدیہ میں فرق:	(۵۱)
۴۵	کلمہ ”مع“ کی بحث:	(۵۲)
۴۵	حق اور صدق میں فرق:	(۵۳)
۴۷	علم اور معرفت کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق:	(۵۴)
۴۸	درایت اور فہم میں فرق:	(۵۵)
۴۹	ظرافت اور فکاہت میں فرق:	(۵۶)
۴۹	اٹم اور عقاب میں فرق:	(۵۷)
۵۱	مدنیہ اور اُمنیہ میں فرق:	(۵۸)
۵۱	غل اور فئی میں فرق:	(۵۹)
۵۳	اٹل، رجاہ اور طح میں فرق:	(۶۰)
۵۳	صفت اور وصف میں فرق:	(۶۱)
۵۷	دہر، عصر اور قرن میں فرق:	(۶۲)
۵۸	سراج اور مصباح میں فرق:	(۶۳)
۵۹	شہر ہمدان کے بارے میں:	(۶۴)
۵۹	أَبُو الْفَتْحِ الْإِسْكَانْدَرِيّ:	(۶۵)
۶۱	انشاء، تالیف اور تصنیف میں فرق:	(۶۶)
۶۲	لفظ ”کلمۃ“ کی تحقیق:	(۶۷)
۶۳	عُصْنٌ اور قیمت میں فرق:	(۶۸)
۶۷	دُز اور لؤلؤ میں فرق:	(۶۹)
۶۸	لفظ ”الکتابۃ“ کی تحقیق:	(۷۰)
۶۸	لفظ ”آیۃ“ کی تحقیق:	(۷۱)
۶۹	لفظ ”ادب“ کی تحقیق:	(۷۲)
۶۹	لفظ ”نحو“ کی تحقیق:	(۷۳)
۶۹	لفظ ”فتویٰ“ کی تحقیق:	(۷۴)
۶۹	لفظ ”لغۃ“ کی تحقیق:	(۷۵)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۶۹	لفظ ”رسالہ“ کی تحقیق:	(۷۶)
۷۱	أَبُو زَيْد السَّرُوجِي:	(۷۷)
۷۱	خَارِثُ بْنُ هَمَّام:	(۷۸)
۷۱	لفظ ”شعر“ کی تحقیق:	(۷۹)
۷۲	اساس، بناء اور بنیہ میں فرق:	(۸۰)
۷۲	شہر ”حُلُوَان“ کا تعارف:	(۸۱)
۷۲	لفظ ”آخِر“ کی تحقیق:	(۸۲)
۷۳	لفظ ”أَبُو عُدْرَةَ“ کی تحقیق:	(۸۳)
۷۹	ضال اور ضل میں فرق:	(۸۴)
۷۹	صنع اور فعل میں فرق:	(۸۵)
۸۲	رویت اور نظر میں فرق:	(۸۶)
۸۲	سلک، سمط اور حیط میں فرق:	(۸۷)
۸۲	افادہ اور استفادہ میں فرق:	(۸۸)
۸۳	حکایت اور نقل میں فرق:	(۸۹)
۸۴	اوان، جن اور وقت میں فرق:	(۹۰)
۸۴	لفظ ”بَيْتَة“ کی تحقیق:	(۹۱)
۸۷	عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟	(۹۲)
۸۷	مفزع اور موکل میں فرق:	(۹۳)
..... الْمَقَامَةُ الْأُولَى الصَّنَاعِيَّةُ		
۹۰	اس مقام کا خلاصہ:	(۹۴)
۹۱	مقاصد کی پہچان کا خصوصی نشان:	(۹۵)
۹۱	لفظ ”أُولَى“ کی تحقیق:	(۹۶)
۹۱	مقام صنعا نیہ کا تعارف:	(۹۷)
۹۱	لفظ ”حدیث“ کی تحقیق:	(۹۸)
۹۲	لَمَّا وَ لَوْ کے درمیان فرق:	(۹۹)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۹۳	تراث اور توام میں فرق: توام:	(۱۰۰)
۹۳	لفظ "الْوَمَن" کی تحقیق:	(۱۰۱)
۹۳	خالی اور خاوی میں فرق:	(۱۰۲)
۹۳	لفظ "مالک" کی تحقیق:	(۱۰۳)
۹۳	جراہ اور وفاض میں فرق:	(۱۰۴)
۹۵	مثال اور مثل میں فرق:	(۱۰۵)
۹۷	جاہ، کریم اور خنی میں فرق:	(۱۰۶)
۹۸	لفظ "رؤیت" کی تحقیق:	(۱۰۷)
۹۹	لفظ "ہدایت" کی تحقیق:	(۱۰۸)
۱۰۰	ذخول اور ذلوج میں فرق:	(۱۰۹)
۱۰۱	لفظ "شخص" کی تحقیق:	(۱۱۰)
۱۰۳	لفظ "قمر" کی تحقیق:	(۱۱۱)
۱۰۳	لفظ "فوائد" کی تحقیق:	(۱۱۲)
۱۰۴	لقطہ اور لقیطہ میں فرق:	(۱۱۳)
۱۰۴	بعض اور جُزء میں فرق:	(۱۱۴)
۱۰۵	لفظ "ایہا" کی تحقیق:	(۱۱۵)
۱۰۶	لفظ "الیٰ ما" کی تحقیق:	(۱۱۶)
۱۰۸	مالک اور ملک میں فرق:	(۱۱۷)
۱۰۹	لفظ "سویو" کی تحقیق:	(۱۱۸)
۱۰۹	لفظ "مملوک" کی تحقیق:	(۱۱۹)
۱۱۰	ان، اجل اور حین کے درمیان فرق:	(۱۲۰)
۱۱۱	صنع، فعل اور عمل کے درمیان فرق:	(۱۲۱)
۱۱۲	لفظ "یوم" کی تحقیق:	(۱۲۲)
۱۱۲	لفظ "ہلا" کی تحقیق:	(۱۲۳)
۱۱۳	عجلت اور سرعت میں فرق:	(۱۲۴)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۱۱۳: "داء اور مرض" کا فرق:	(۱۲۵)
۱۱۴: لفظ "نفس" کی تحقیق:	(۱۲۶)
۱۱۵: اُھبہ اور عدۃ میں فرق:	(۱۲۷)
۱۱۵: شیب اور مشیب میں فرق:	(۱۲۸)
۱۱۵: لفظ "لحد" کی تحقیق:	(۱۲۹)
۱۱۶: حقبتہ، دہرہ، عصر اور قرن کے درمیان فرق:	(۱۳۰)
۱۱۷: سبتہ، نوم اور نعا س میں فرق:	(۱۳۱)
۱۱۸: لفظ "ذکر" کی تحقیق:	(۱۳۲)
۱۱۸: لفظ "موت" کی تحقیق:	(۱۳۳)
۱۱۹: لفظ "فلس" کی تحقیق:	(۱۳۳)
۱۱۹: <u>الوعی اور الایعاء میں فرق:</u>	(۱۳۵)
۱۲۱: لفظ "حُب" کی تحقیق:	(۱۳۶)
۱۲۱: اجر و ثواب میں فرق:	(۱۳۷)
۱۲۲: فواد اور قلب میں فرق:	(۱۳۸)
۱۲۲: لفظ "صدقہ" کی تحقیق:	(۱۳۹)
۱۲۳: عند اور لدیٰ میں فرق:	(۱۴۰)
۱۲۳: لفظ "ادیان" کی تحقیق:	(۱۴۱)
۱۲۴: لفظ "قرآن" کی تحقیق:	(۱۴۲)
۱۲۴: عُرف اور معروف میں فرق:	(۱۴۳)
۱۲۶: انشاء اور انشاء میں فرق:	(۱۴۴)
۱۲۶: لفظ "حنیا" کی تحقیق:	(۱۴۵)
۱۲۹: لفظ "تائب" کی تحقیق:	(۱۴۶)
۱۲۹: لفظ "مركز" کی تحقیق:	(۱۴۷)
۱۳۰: لفظ "بذ" کی تحقیق:	(۱۴۸)
۱۳۲: حرف "سُحی" کی تحقیق:	(۱۴۹)

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۵۰)	لفظ "الر" کی تحقیق:	۱۳۳
(۱۵۱)	لفظ "رَيْبًا" کی تحقیق:	۱۳۴
(۱۵۲)	لفظ "غسل" کی تحقیق:	۱۳۵
(۱۵۳)	لفظ "رَجُل" کی تحقیق:	۱۳۵
(۱۵۴)	لفظ "نَبِيذ" کی تحقیق:	۱۳۶
(۱۵۵)	لفظ "نَار" کی تحقیق:	۱۳۸
(۱۵۶)	لفظ "دَهْر" کی تحقیق:	۱۴۰
(۱۵۷)	لفظ "تَلْمِيذ" کی تحقیق:	۱۴۴
(۱۵۸)	لفظ "سَرَاج" کی تحقیق:	۱۴۴
(۱۵۹)	لفظ "تَاج" کی تحقیق:	۱۴۵
..... الْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلُوفِيَّةُ		
(۱۶۰)	اس مقام کا خلاصہ:	۱۴۷
(۱۶۱)	شہر حلوان کا تعارف:	۱۴۸
(۱۶۲)	لفظ "عِمَامَة" کی تحقیق:	۱۴۸
(۱۶۳)	حرف "لَعْل" کی تحقیق:	۱۵۱
(۱۶۴)	لفظ "اِخْوَان" کی تحقیق:	۱۵۲
(۱۶۵)	لفظ "اسلوب" کی تحقیق:	۱۵۳
(۱۶۶)	لفظ "عَشَّان" کا تعارف:	۱۵۴
(۱۶۷)	لفظ "شِعَار" کی تحقیق:	۱۵۵
(۱۶۸)	صفت اور وصف میں فرق:	۱۶۰
(۱۶۹)	نور اور ضیاء کے درمیان فرق:	۱۶۱
(۱۷۰)	دار اور مغنی میں فرق:	۱۶۱
(۱۷۱)	لفظ "شُبُهَة" کی تحقیق:	۱۶۲
(۱۷۲)	عدم اور نقد میں فرق:	۱۶۳
(۱۷۳)	لفظ "فَلَمَّا" کی تحقیق:	۱۶۸

صفحہ	مضامین	شمارہ
۱۶۸	لفظ ”شُغْبَةُ“ کی تحقیق:	(۱۷۳)
۱۶۹	لفظ ”لِحْيَةٍ“ کی تحقیق:	(۱۷۵)
۱۷۱	لفظ ”دیوان“ کی تحقیق:	(۱۷۶)
۱۷۳	لفظ ”سَكَّانُ“ کی تحقیق:	(۱۷۷)
۱۷۳	لفظ ”لَوْلُو“ کی تحقیق:	(۱۷۸)
۱۷۵	حرف ”اينَ“ کی تحقیق:	(۱۷۹)
۱۷۷	لفظ ”مَيْتٌ“ کی تحقیق:	(۱۸۰)
۱۷۸	لفظ ”اَيُّمُ اللّٰهِ“ کی تحقیق:	(۱۸۱)
۱۷۸	لفظ ”قوم“ کی تحقیق:	(۱۸۲)
۱۷۹	الہام، توجس اور تفرس میں فرق:	(۱۸۳)
۱۸۰	انکار اور وجود میں فرق:	(۱۸۴)
۱۸۳	احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں:	(۱۸۵)
۱۸۶	لفظ ”نوجس“ کی تحقیق:	(۱۸۶)
۱۹۱	آخِرُ اور آخِرٌ میں فرق:	(۱۸۷)
۱۹۱	اصابع، اناہل اور بنان میں فرق:	(۱۸۸)
۱۹۲	لفظ ”فَجِينِيذٌ“ کی تحقیق:	(۱۸۹)
۱۹۸	لفظ ”عَلَى“ کی تحقیق:	(۱۹۰)
..... الْمَقَامَةُ الْغَالِيَةُ الدِّينَارِيَّةُ		
۲۰۰	اس مقامہ کا خلاصہ:	(۱۹۱)
۲۰۱	لفظ ”الدیناریہ“ کی تحقیق:	(۱۹۲)
۲۰۳	سعی اور مشی کے درمیان فرق:	(۱۹۳)
۲۰۳	لفظ ”صباح“ کی تحقیق:	(۱۹۴)
۲۰۴	لفظ ”قوی“ کی تحقیق:	(۱۹۵)
۲۰۵	حسد، غبطہ اور شامتہ میں فرق:	(۱۹۶)
۲۰۸	سُكُوْت اور صَمُوْت میں فرق:	(۱۹۷)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۲۱۰	سہاد، رقاد، سہرا و تہجد کے درمیان فرق:	(۱۹۸)
۲۱۵	لفظ ”الفاق“ کی تحقیق:	(۱۹۹)
۲۱۵	ریاء اور سمحہ میں فرق:	(۲۰۰)
۲۱۶	لفظ ”غنی“ کی تحقیق:	(۲۰۱)
۲۱۷	عترت اور عشرت کا فرق:	(۲۰۲)
۲۱۹	جیش، عسکر، سریہ اور نمیس میں فرق:	(۲۰۳)
۲۲۱	کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا بیان:	(۲۰۴)
۲۲۶	لفظ ”منافق“ کی تحقیق:	(۲۰۵)
۲۳۰	لفظ ”نجوی“ کی تحقیق:	(۲۰۶)
۲۴۱	لفظ ”شروط“ کی تحقیق:	(۲۰۷)
۲۴۳	لفظ ”مع“ کی تعریف اور اس کی اقسام:	(۲۰۸)
۲۴۴	رُخَاء اور نَسِیم میں کچھ فرق ہے:	(۲۰۹)
 الْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ هِيَ الدِّمِياطِيَّةُ	
۲۳۸	اس مقامہ کا خلاصہ:	(۲۱۰)
۲۳۹	لفظ ”دمیاط“ کی تحقیق:	(۲۱۱)
۲۴۱	لفظ ”وفاق“ کی تحقیق:	(۲۱۲)
۲۴۲	منزل، دار، بیت اور حجرہ کے فرق:	(۲۱۳)
۲۴۲	منزل اور منہل کے درمیان فرق:	(۲۱۴)
۲۴۶	لفظ ”تعریس“ کی تحقیق:	(۲۱۵)
۲۵۰	امانت اور ودیعت میں فرق:	(۲۱۶)
۲۵۲	لفظ ”وَيْلُكَ“ کی تحقیق:	(۲۱۷)
۲۵۲	ویل اور وِج میں فرق:	(۲۱۸)
۲۵۳	لفظ ”انصاف“ کی تحقیق:	(۲۱۹)
۲۵۵	ایجاد اور وعدہ میں فرق:	(۲۲۰)
۲۶۱	ضمیم اور ظلم میں فرق:	(۲۲۱)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۲۶۱	لفظ "شمس" کی تحقیق:	(۲۲۲)
۲۶۱	لفظ "انی" کی تحقیق:	(۲۲۳)
۲۶۲	لفظ "ولله ابوك" کی تحقیق:	(۲۲۳)
۲۶۳	اساس، بناء، بئہ کے درمیان فرق:	(۲۲۵)
۲۶۳	کیل و اکتیال دونوں کے معنی میں فرق:	(۲۲۶)
۲۶۳	لفظ "امس" کی تحقیق:	(۲۲۷)
۲۶۶	دین اور قرض میں فرق:	(۲۲۸)
۲۶۸	لفظ "محتاج" کی تحقیق:	(۲۲۹)
۲۶۹	ضوء اور نور میں فرق:	(۲۳۰)
۲۷۲	عود اور غصن میں فرق:	(۲۳۱)
۲۷۳	دخ اور درن کا فرق:	(۲۳۲)
۲۷۷	لفظ "النهار" کی تحقیق:	(۲۳۳)
۲۷۷	ابد اور آمد میں فرق:	(۲۳۳)
..... الْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوفِيَّةُ		
۲۸۳	اس مقامہ کا خلاصہ:	(۲۳۵)
۲۸۳	لفظ "كوفه" کی تحقیق:	(۲۳۶)
۲۸۵	حليب اور لبن میں فرق:	(۲۳۷)
۲۸۵	سحبان: سحبان بن زفر بن ایاس بن عبدالشمس الوائلی ہیں:	(۲۳۸)
۲۸۷	لفظ "باقی" کی تحقیق:	(۲۳۹)
۲۹۱	لفظ "ضیف" کی تحقیق:	(۲۴۰)
۲۹۱	لفظ "حُو" کی تحقیق:	(۲۴۱)
۲۹۳	لفظ "زُب" کی تحقیق:	(۲۴۲)
۲۹۷	لفظ "قوس" کی تحقیق:	(۲۴۳)
۲۹۸	لفظ "سراج" کی تحقیق:	(۲۴۴)
۲۹۹	لفظ "الشغری" کی تحقیق:	(۲۴۵)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۳۰۰ لفظ "السنة" کی تحقیق:	(۲۴۶)
۳۰۲ لفظ "غریبہ" کی تحقیق:	(۲۴۷)
۳۰۴ لفظ "فواد" کی تحقیق:	(۲۴۸)
۳۰۵ لفظ "رعیف" کی تحقیق:	(۲۴۹)
۳۱۰ لفظ "ام القوی" کی تحقیق:	(۲۵۰)
۳۱۱ <u>جلف و حلیف میں فرق:</u>	(۲۵۱)
۳۱۲ لفظ "فید" کا تعارف:	(۲۵۲)
۳۱۳ سہ اور عام میں فرق:	(۲۵۳)
۳۱۴ لفظ "ماوان" کا تعارف:	(۲۵۴)
۳۱۴ لفظ "ہلم" کی تحقیق:	(۲۵۵)
۳۲۰ لفظ "قسط" کی تحقیق:	(۲۵۶)
۳۲۷ لفظ "سراب" کی تحقیق:	(۲۵۷)
۳۲۸ کرا اور حیلہ کا فرق:	(۲۵۸)
۳۲۹ الاصمعی کا تعارف:	(۲۵۹)
۳۲۹ کیت شاعر کا تعارف:	(۲۶۰)
۳۳۰ جرم و جنایت میں تھوڑا سا فرق ہے:	(۲۶۱)
۳۳۱ لفظ "الغضا" کی تحقیق:	(۲۶۲)
..... الْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ		
۳۳۲ اس مقامہ کا خلاصہ:	(۲۶۳)
۳۳۳ لفظ "المراغة" کی تحقیق:	(۲۶۴)
۳۳۶ سَحْبَانُ بْنُ وَائِلٍ:	(۲۶۵)
۳۳۷ لفظ "الحاشیہ" کی تحقیق:	(۲۶۶)
۳۳۸ لفظ "العجوة والنجوة" کی تحقیق:	(۲۶۷)
۳۴۱ اتیان اور مجیزہ میں فرق:	(۲۶۸)
۳۴۵ بل اور ہمزہ استفہام میں فرق:	(۲۶۹)

صفحہ	مضامین	شمارہ
۳۴۹ لفظ ”الْبَغَاثُ“ کی تحقیق:	(۲۷۰)
۳۵۲ لفظ ”خَوَارِجُ“ کی تحقیق:	(۲۷۱)
۳۵۲ ابونعامہ کا تعارف:	(۲۷۲)
۳۵۵ ثقیف اور تقویم میں فرق:	(۲۷۳)
۳۶۱ یحیوب اور عمر میں تھوڑا فرق ہے:	(۲۷۴)
۳۷۷ ہسل و حرام کے درمیان فرق:	(۲۷۵)
۳۷۸ لفظ ”غَسَّانُ“ کی تحقیق:	(۲۷۶)
۳۷۹ لفظ ”فردوس“ کی تحقیق:	(۲۷۷)
۳۸۰ حیات اور عیش میں فرق:	(۲۷۸)
..... الْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرَقَعِيدِيَّةُ		
۳۹۱ اس مقامہ کا خلاصہ:	(۲۷۹)
۳۹۱ شہر برقعید کے بارے میں:	(۲۸۰)
۳۹۳ علامہ حریریؒ امام شافعیؒ کے مقلد تھے:	(۲۸۱)
۳۹۶ لفظ ”وُعَاءُ“ کی تحقیق:	(۲۸۲)
۴۰۰ کم کی کتنی قسمیں ہیں؟	(۲۸۳)
۴۰۹ لفظ ”وَيْحَاكَ“ کی تحقیق:	(۲۸۴)
۴۱۷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ذکاوت:	(۲۸۵)
۴۱۷ قاضی ایاس کی فراست:	(۲۸۶)
۴۱۹ وکنہ، وکر، عیش اور اقوص کے درمیان فرق:	(۲۸۷)
۴۲۱ الْفَرَقْدَانِ کے بارے میں:	(۲۸۸)
۴۲۳ زمانہ اور دہر میں فرق:	(۲۸۹)
۴۲۶ لفظ ”کافور“ کی تحقیق:	(۲۹۰)
..... الْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ الْمَعْرِیَّةُ		
۴۳۰ اس مقامہ کا خلاصہ:	(۲۹۱)
۴۳۱ مَعْرِةُ النُّعْمَانِ کے بارے میں:	(۲۹۲)

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۹۳)	درخت "البان" کے متعلق:	۲۳۲
(۲۹۴)	أَلْفَطَا کے بارے میں:	۲۳۸
(۲۹۵)	أَلْقِن کے بارے میں:	۲۳۹
(۲۹۶)	مشعر الحرام کے بارے میں:	۲۳۶
(۲۹۷)	تصانیف الاسفار سے کیا مراد؟:	۲۶۳
..... الْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الْأَسْكَنْدَرَانِيَّةُ		
(۲۹۸)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۲۶۴
(۲۹۹)	اسکندریہ کا تعارف:	۲۶۵
(۳۰۰)	شہر فرغانہ اور غانہ کے بارے میں:	۲۶۵
(۳۰۱)	اسکندریہ کے بارے میں:	۲۶۹
(۳۰۲)	ولا عطر بعد العروس:	۲۷۸
(۳۰۳)	الْحَرْبُ الْعَوَان:	۲۸۱
(۳۰۴)	اصل الغسان کے بارے میں:	۲۸۲
(۳۰۵)	لفظ "كعبة" کی تحقیق:	۲۹۳
(۳۰۶)	زهادۃ اور زهد میں فرق:	۲۹۸
(۳۰۷)	لفظ "السجل" کی تحقیق:	۵۰۲
(۳۰۸)	لفظ "مہنم" کی تحقیق:	۵۰۳
(۳۰۹)	ابا مریم کے متعلق:	۵۰۴
(۳۱۰)	تعزید اور غناء کے معنی میں فرق:	۵۰۵
(۳۱۱)	فرزدق اور اس کی بیوی نوار کے بارے میں:	۵۰۸
(۳۱۲)	الفرزدق: ایک بہت بڑے شاعر کا لقب:	۵۰۸
(۳۱۳)	وَالْكَسْعِي: یہ یمن میں ایک قبیلے کا نام ہے:	۵۰۸
..... الْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ		
(۳۱۴)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۵۱۰
(۳۱۵)	شہر حجاب مالک بن طوق کے بارے میں:	۵۱۱

صفحہ	مضامین	شمارہ
۵۱۴	عرب میں چار اشخاص تیز رفتاری میں ضرب الثل ہیں:	(۳۱۶)
۵۱۴	سلیک بن سلکھ کا تعارف:	(۳۱۷)
۵۲۵	اقتصار و اختصار میں فرق:	(۳۱۸)
۵۲۵	جرم اور جنایت میں فرق:	(۳۱۹)
۵۲۸	ابن یعقوب: سے مراد حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں:	(۳۲۰)
۵۲۹	کالحجج السریجیہ: یہ منسوب ہے امام ابوالعباس احمد بن عمرو بن سرتج کی طرف:	(۳۲۱)
۵۳۳	ذَنْبُ السَّرْحَانِ:	(۳۲۲)
۵۳۶	صحیفہ متمس کا ذکر:	(۳۲۳)
۵۳۶	المتلمس: یہ ایک شاعر کا نام:	(۳۲۴)
۵۳۷	لب اور عقل میں فرق:	(۳۲۵)
۵۳۹	شَبْکَة اور فِخ میں فرق:	(۳۲۶)
۵۴۰	خُفْنِ حُنَيْنِ: یہ ضرب الثل ہے:	(۳۲۷)

تمت الفہارس

بحمد اللہ تعالیٰ و توفیقہ

العبدنور حسین قاسمی غفرلہ

التاریخ: ۲۵/۴/۱۴۳۶ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تأثرات

حضرت مولانا عبدالرشید بستوی قاسمی صاحب الموقر

(استاذ حدیث و صدر مدرس جامعۃ الامام النور دیوبند)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی رسولہ رحمة للعالمین، وعلی الہ وصحبہ

أجمعین وبعد!

برصغیر کے دینی مدارس کے نصاب میں، علم ادب کے حوالے سے جو کتابیں مشکل و دقیق، لیکن بعض وجہ سے از بس مفید سمجھی جاتی ہیں، ان میں ”مقامات حریری“ سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ صاحب مقامات حریری علامہ ابو محمد قاسم بن علی حریری بصریؒ نے کل دو سو مقالے تحریر کیے تھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کر کے باقی ڈیڑھ سو مقامات ضائع کر دیے۔

مقامہ نویسی کی صنعت میں اگرچہ تقدم و سبقت کا شرف علامہ بدیع الزماں ہمدانی کو حاصل ہے اور بعض گوشوں میں ان کے مقامات دُر شاہ وار کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو ہم رنگی، تنوع، ہندرت خیال اور تعبیر آفرینی مقامات حریری میں پائی جاتی ہے وہ مقامات بدیہی کا حصہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ارباب ادب و اصحاب علم نے ہر دور میں مقامات حریری سے اعتناء زیادہ کیا ہے۔

علامہ حریری کے تحریر و انتخاب کردہ پچاس مقاموں میں سے، مدارس کے نصاب میں دس تا بیس مقامات کو ہی جگہ دی جاسکی، بنا بریں عموماً شرح و مترجمین نے بھی انہی دس، بیس مقامات کی ترجمانی و تشریح سے ہی دلچسپی لی اور ہر ایک نے اپنے ذوق، صلاحیت اور مناسبت و ضرورت کے مطابق ترجمانی و تشریح میں بعض گوشوں کو زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کی، جب کہ دوسرے پہلوؤں کو واجبی حق تحقیق بھی نہ دے سکے۔

احقر کے رفیق درس اور مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے فاضل جناب مولانا نور حسین صاحب قاسمی، زمانہ طالب علمی سے ہی نیک خو، یکسو و گوشہ گیر اور علم و تحقیق کے خوگر رہے ہیں، مادر علمی کے مایہ ناز اساتذہ سے رسمی اکتساب فیض کے ساتھ انہوں نے بعض اساتذہ کرام سے خصوصی اور غیر رسمی استفادے بھی کیے، جن میں حضرت مولانا معراج الحق صاحب سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سے بہ طور خاص اخذ و اقتباس کیا۔ ان کی آتش علم تیز سے تیز تر ہوتی گئی اور انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور تکمیل ادب عربی کے بعد، پاکستان کا رخ کیا اور یہاں کی ممتاز علمی و ادبی شخصیات کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہو کر خصوصی طور پر استفادہ

کیا۔ اپنا عجب علم و تحقیق کما حقہ لبریز کرنے اور عرصہ بیس سال سے زیادہ تک تدریسی تجربہ کی بھٹی میں تپانے کے بعد، انہوں نے مقامات حریری کی ترجمانی و تشریح کی خدمت انجام دی اور احقر کی نظر میں رفیق محترم نے اس مشکل کتاب کے دقائق و غوامض کو بہت بہتر طور پر حل کیا ہے۔

مقامات کی شرح ”تشریحات“ کو، اس کتاب کی دیگر اردو شروح سے جو چیزیں ممتاز، اس کی ضرورت کو دو چند اور افادیت کو چار چاند لگاتی ہیں وہ یہ ہیں: ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ اس کی بابت آیات و احادیث اور عربی امثال و محاورات سے استشہاد، ادبی لطائف اور مترادف الفاظ کے باہم فرق کی نشاندہی، نیز کتاب کے شروع میں بیش قیمت اور مبسوط علمی مقدمہ۔

راقم الحروف نے ”تشریحات شرح مقامات“ کے ابتدائی دو مقاموں کو غور سے دیکھا اور پڑھا ہے۔ ماشاء اللہ صاحب کتاب شرح حل لغات، تحقیق لغوی، نحوی و صرفی، ترجمہ و تشریح، مقامہ کے سیاق و سباق کی توضیح، متعلقہ الفاظ کی بابت قرآن و حدیث اور امثال عرب سے استشہاد، نیز بہ ظاہر مترادف کلمات کے باہمی فرق کی وضاحت، نہایت تحقیق کے ساتھ کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیق محترم کی اس کاوش کو طلبہ و علماء کے لئے نافع بنائے، عربی زبان سے ان کے شوق کو ہمیز لگائے اور رفیق محترم کو علم و دین کی مزید خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین!

کتبہ

عبدالرشید بستوی قاسمی

سابق استاد ادب عربی دارالعلوم دیوبند، نزیل کراچی

بدھ، ۱۹/۳/۲۰۱۱ء



اظہار خیال

حضرت مولانا حافظ نور البشر محمد نور الحق صاحب الموقر

(استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ و مدیر معہد عثمان بن عفان کراچی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي الأمي، وعلى آله وصحابتہ

وتابعيهم ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔

أما بعد:

درس نظامی کے مروجہ نصاب میں ”مقامات حریری“ کا جو مقام ہے اسے عربی ادب و لغت کی حیثیت سے جو اہمیت حاصل ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، اس کتاب کی قدیم زمانے سے اہل علم خدمت کرتے آئے ہیں، تاہم نصاب میں جگہ پانے کے بعد اس کی اہمیت بھی بڑھ گئی اور اس کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا۔

یہ ”کتاب“ پچاس مقاموں پر مشتمل ادب رفیع کا مرقع ہے، لیکن درس نظامی کے نصاب میں پوری کتاب کے بجائے اذلا بیس مقامے اور اب دس مقامے ہی پڑھائے جاتے ہیں، اسی نسبت سے اس کی شروع بھی یہیں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

یوں تو مختلف زمانے میں حضرات اہل علم و ماہرین علم ادب اس کتاب کی شرحیں لکھتے رہے ہیں اور حواشی کے ذریعہ اس کی خدمت ہوتی رہی ہے، لیکن وہ شرح مفید سمجھی جاتی ہے جو مدرسین کرام اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے بزرگ دوست مولانا محمد نور حسین قاسمی صاحب کو، جو دارالعلوم دیوبند سے کسب فیض کر کے کراچی کے اہم اداروں کے ساتھ وابستہ رہے اور مختلف کتب کی تدریسی خدمت انجام دیتے رہے، موصوف کو علم ادب سے خاص لگاؤ اور مناسبت ہے، گذشتہ دنوں موصوف کی ایک ایسی ہی ادبی اور لغوی تصنیف ”الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق“ نے اہل علم کے حلقوں سے خراج تحسین وصول کیا اور اب ہمارے سامنے آپ کی تحریر کردہ مقامات حریری کی شاندار شرح ہے۔

مولانا قاسمی صاحب نے اس شرح کے شروع میں ایک متوسط مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں اس علم کے مبادی: تعریف، موضوع، غرض و غایت و استمداد وغیرہ کے ذکر کے ساتھ ادبی صنف ”مقامہ“ کی تعریف کی، اس کی مختصر تاریخ، مقامات حریری کی تالیف کا سبب، ان مقامات کی ترتیب میں مخصوص امور کی رعایت، عربی ادب میں مقامات حریری کا مرتبہ و مقام اور صاحب مقامات کے حالات و علمی کمالات، مناسب حسن ترتیب کیساتھ بیان فرمایا ہے۔ پھر مقامات حریری کے مقدمہ کی تشریح سے شرح

کی ابتدا ہوئی۔

اس شرح میں انہوں نے خاص طور پر جن باتوں کا التزام کیا ان کا خلاصہ یہ ہے:

- (۱) ہر ہر لفظ کی لغوی، نحوی و صرفی تحقیق۔
- (۲) آیات و احادیث سے جا بجا استشہاد۔
- (۳) امثال و اقوال عرب کا ذکر۔
- (۴) جا بجا اورہ ایسا ترجمہ جو الفاظ اور جملوں سے قریب تر ہو۔
- (۵) ہر مقامہ کے شروع میں اس کا بہترین خلاصہ۔
- (۶) جا بجا نحوی و صرفی قواعد کا اضافہ۔
- (۷) مترادف الفاظ کے درمیان فروق کا التزام۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری خوبیوں کو موصوف نے اپنے حُسن ذوق سے اس کے اندر سمودیا ہے۔ احقر نے اپنے ناقص تجربوں کی بنیاد پر کچھ معمولی تجاویز اور مشورے دیے ہیں، امید ہے ان کی رعایت سے کتاب کی افادیت ان شاء اللہ دو بالا ہو جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس عمل کو بابرکت بنائے، اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازے اور اس کی افادیت کو عام و تمام فرمائے۔

کتبہ

(حضرت مولانا) نورالبشر محمد نور الحق (مدظلہ العالی)

(سابق استاد دارالعلوم کراچی و مرتب کشف الباری جامعہ فاروقیہ)

تاریخ: ۷/۵/۱۴۳۲ھ بمطابق: ۱۱/۴/۲۰۱۱م



رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی

(رئیس شعبہ تالیف و تصنیف و نگران مخصصین فی الحدیث علامہ بنور، ٹاؤن کراچی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى أما بعد !

المقامات الحریریہ علامہ ابو محمد قاسم بن علی الحریریؒ (۲۳۶ھ.....۵۱۶ھ) کی تصنیف ہے۔ عالم عرب میں اس کتاب بہت شہرت رہی ہے، چنانچہ علامہ الرخسریؒ المتوفی ۵۳۸ھ نے اپنی کتاب ”المقامات الزمخشریة“ میں حسب ذیل دو شعر ذکر کیے ہیں۔

اقسم بالله وایاتہ ومشعر الحج ومیقاتہ
ان الحریری حری بان نکتب بالتبر مقاماتہ

ترجمہ:- ”میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں مشعر حج اور میقات کی کہ حریری اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کے مقامات کو سونے سے لکھیں اس سے اس کی قدر و قیمت عیاں ہے۔“

ان اشعار کو مولانا نور حسین قاسمی زید مجدہ نے بھی نقل کیا ہے، لیکن مولانا نے ”بان تکتب“ تاکہ ساتھ لکھا ہے، اور کشف الظنون میں ملاکاتب چلبیؒ المتوفی ۱۰۶ھ نے ”بان نکتب“ نون کے ساتھ لکھا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی چودہ خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے، جن کی طرف ملاکاتب چلبیؒ نے کشف الظنون، صفحہ ۷۸ تا ۸۸- (طبع مکتبۃ المثنیٰ بیروت) میں اشارہ کیا ہے۔

ملاکاتب چلبیؒ نے تقریباً ۳۵ شروح کا تذکرہ کیا ہے، جن میں سے ایک شاگرد مؤلف ابو سعید محمد بن علی المتوفی ۱۵۱ھ نے شرح کی اور اس کو علامہ حریری کو سنایا۔ اور ایک شرح شیخ تاج الدین علی بن انجب المتوفی ۶۷۲ھ کی پچیس جلدوں میں ہے، یہ مقامات کی ہر دور میں مقبولیت کی منہ بولتی تصویر ہے اور اس کے حسن قبول کی سند و دلیل ہے۔

یہ کتاب سب سے پہلے عربی میں بولاق مصر سے ۱۲۷۲ھ میں طبع ہوئی، پھر اس کے بعد لیڈن سے لاطینی زبان میں ۱۷۳۱ء میں، اور عربی متن مع فارسی ترجمہ ۱۸۹۵ء میں، لندن سے ۱۸۹۶ء میں انگریزی زبان میں طبع ہوئی، اس سے ہر دور میں اس کی قبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں مقامات کو جو شہرت ملی ہے وہ درس نظامی میں جگہ پانے کی وجہ سے ملی ہے جب درس نظامی کی ابتداء ہوئی اس

وقت طباعت ہندوستان میں نہیں آئی تھی، اس لیے محاورات اور لغات کیلئے مقامات حریری کو درس نظامی میں منتخب کیا گیا، باقی یہ تو اب آؤٹ آف ڈیٹ (Out of date) ہے اس کی جگہ ہل انداز کی کتاب ہونی چاہیے۔ اور علی میاں کی کتاب المختارات نے اس کی جگہ لے لی ہے، جب طباعت عام ہوئی تو عربی اور اردو شروع لکھی گئیں۔ ارباب دیوبند میں مولانا ادریس کاندھلوی المتوفی ۱۳۹۳ھ کا حاشیہ میرے طالب علمی کے زمانے میں مقبول اور سودمند رہا جو اب بھی چھپ رہا ہے۔

اردو زبان میں اس کی کئی شرحیں اور حاشیے شائع ہوئے، حضرت مولانا نور حسین قاسمی زید مجدہ نے بھی حاشیہ اور شرح لکھی ہے اور بہت خوبیوں اور فوائد سے آراستہ ہے۔ لیکن لمبی زیادہ ہے، اور ان کی دیرینہ کاوشوں اور محنت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنی جو قیمتی معلومات پیش کی ہیں اگر اس میں حوالے بھی نقل کرتے تو کتاب کی افادیت بڑھ جاتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبول سے سرفراز فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) محمد عبدالحلیم چشتی (صاحب) پی، ایچ، ڈی۔

(خادم قسم التخصص فی علوم الحدیث)

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ناؤن کراچی

۱۳۳۲/۵/۲۶ء - ۲۰۱۱/۴/۳۰ء



عرض مؤلف

یہ مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح ہے جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی و نحوی تحقیق اور مختلف ابواب صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم عبارات کی تراکیب نحویہ، بعض الفاظ کے اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کیلئے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیث نبوی ﷺ اور عربی امثال وادبی لطائف کے ساتھ الفاظ مترادفہ کے درمیان فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ اور افعال کے ساتھ صلوات افعال کا استعمال کیا گیا ہے، اور صلوات کی تبدیلی سے معانی کے تبدیلی کی وجوہ بھی بیان کر دی گئی ہیں، تاکہ طلبہ کیلئے ان افعال کا استعمال آسان ہو سکے، جو کہ مقامات وادبی کتابوں کی تدریس کا ایک اہم مقصد بھی ہے۔ ادبی و فنی کتابوں سے کما حقہ استفادہ کیلئے ضروری ہے کہ ان میں اکثر الفاظ یا معلومات نئی یا نجان نہ ہوں مگر آج کے طلبہ کیلئے مقامات میں اکثر الفاظ نئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کیلئے ایک مشکل و لاخیل کتاب بن گئی ہے، لہذا ہر دور میں اس کتاب کو حل کرنے یا آسان کرنے کیلئے مختلف حضرات نے اپنی اپنی سی کوششیں کی ہیں، جو اہم اور قابل قدر بھی ہیں، چونکہ پہلے زمانے میں طلبہ عربیت کی پختہ استعداد حاصل کرنے کے بعد مقامات حریری وغیرہ پڑھتے تھے، اسلئے اس وقت زیادہ شروحات یا زیادہ تفصیل والی شروحات کی ضرورت نہیں تھی، اب حالات بدل گئے، طلبہ کی اکثریت کو کھل کر واضح بتائے بغیر بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، اسلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا اور شیخ الفیسر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی یہ بات بہت کارگر معلوم ہوئی کہ ”اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مختصر بیان کر کے چھوڑ دیا جائے بلکہ اب طلبہ کے سامنے جو کچھ ہو سکے بیان کر دو، ورنہ طلبہ اس میں ضعف یا کمزوری محسوس کریں گے“۔ لہذا بندہ نے بھی اسی قول پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن طوالت سے بھی حتی المقدور بچنے کی بھی سعی کی ہے۔ کیونکہ فی زمانہ جب طلبہ درجہ رابعہ میں مقامات وغیرہ پڑھتے ہیں تو ان کی نحو و صرف کی تقریباً تمام کتابیں ختم ہو چکی ہوتی ہیں، لیکن اس کے باوجود اکثر طلبہ کی نحوی، صرفی اور لغوی استعداد کمزور رہتی ہے۔ اور ان کی کمزوری دور کرنے کیلئے فنی وادبی کتابوں کے علاوہ کوئی کتاب ان کے سامنے نہیں ہوتی، لہذا طلبہ کی اکثریت شروحات کی طرف رجوع کرتی ہے، کیونکہ شروحات کے بغیر کتاب حل کرنا ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔

بناء بریں جب اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کو مقامات حریری پڑھانے کا موقع عطا کیا تو بندہ نے بتقاضاے حال تمام الفاظ کی تحقیق لغوی، صرفی، نحوی، مشتق، مشتق منہ، واحد، ہو تو جمع، جمع ہو تو واحد، ابواب صرفیہ کے مختلف ابواب سے مختلف معانی اور صلوات افعال کا ذکر اور طریقہ استعمال، جدید و اصطلاحی معانی وغیرہ، غرض جو چیز راقم نے طلبہ کیلئے ضروری سمجھی ان تمام چیزوں کو اس شرح میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کتب ادبیہ سے مقصود چونکہ قرآن و حدیث اور عربی میں مہارت پیدا کرنی ہے، لہذا راقم الحروف نے ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ قرآن یا حدیث، امثال عرب سے مثالیں دیکر کوشش کی ہے کہ مقامات کا کوئی لفظ بغیر استشہاد کے نہ رہ جائے۔ اور یہ مسودہ ترتیب کے بعد بھی کئی سال تک گمنامی میں رہا، کیونکہ مقامات پر اتنا کام ہو چکا ہے، یہ سوچ کر بندہ ضرورت محسوس نہیں کر رہا تھا، ادھر جن طلبہ نے راقم سے یہ کتاب پڑھی اور چند معاصر کے علاوہ دیوبند کے بعض اساتذہ اور معاصر کا مشورہ یہی ہے کہ ”ہر گل رارنگ بوئے دیگر است“ اور یہ آپ کا علمی سرمایہ ہے لہذا

ضائع نہیں کرنا، انشاء اللہ طلبہ کیلئے مفید ہوگی۔ اور جب بھی موقع ملے شائع کر دینا۔ چنانچہ جب بندہ کو موقع ملا، تو پہلے اس کی کمپوزنگ کروائی، پھر کئی مقامات حریری پڑھانے والے اساتذہ کو مسودہ دکھایا گیا، سب نے تحسین کی نظر سے دیکھا، اسی دوران دارالاشاعت کراچی کے سربراہ جناب محترم خلیل اشرف صاحب عثمانی مدظلہ کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو موصوف اس کتاب کی طباعت پر فوراً تیار ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی علم دوستی کو قائم و دائم رکھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے مشفق و ماہر اردو و عربی ادب کی خدمت مہیا کی جن کی وجہ سے یہ کتاب کئی مراحل سے گزرنے کے بعد اب طلبہ و علماء کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

لیکن اگر کوئی طالب علم صرف حل کتاب چاہتا ہے تو اس کیلئے ترجمہ ہی اتنا عام فہم لکھا گیا ہے، اس سے کتاب حل ہو جائے گی، باقی استعداد کی چٹنگی، یا قابلیت میں اگر کوئی اضافہ کرنا چاہے تو اس کیلئے یہ تحقیق انشاء اللہ معاون و مددگار ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے، تاکہ طلبہ کسی لفظ کی تحقیق کیلئے ”نامفہومی“ کی ورق گردانی سے بے نیاز رہیں، کیونکہ مشاہدہ ہے: ”اذان کسور الکلام علی السمع تقر فی القلب“ اسلئے بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے۔ ضروری قواعد نحویہ و صرفیہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، کیونکہ مثال مشہور ہے: ”الصرف ام العلوم والنحو ابوہا“ اور تراکیب نحویہ کے اندر شرح مائتہ عامل جیسی تراکیب نہیں کی گئیں، کیونکہ بقول شیخ الحدیث دیوبند استاذنا المکرم حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہ العالی یہ تراکیب دو طبقہ کے طلبہ کو مفید ہیں، اول جو بہت ذہین ہوں، دوم جو زیادہ کمزور ہوں۔ اور راقم الحروف کے مخاطبین وہ طلبہ ہیں جو قابلیت کی متلاشی و متمنی ہوں، لہذا اجابجا تراکیب نحویہ کتاب کی شان کے مطابق کی گئی ہیں۔ اور کتاب کی شرح و فاق المدارس عربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق یعنی دس مقامات تک ہے۔

ابتداء میں خیال تھا کہ یہ شرح دو جلدوں میں مکمل ہوگی، لیکن اب حالات کے پیش نظر ایک ہی جلد میں لائی جا رہی ہے، کیونکہ زمانہ اختصار پسند ہے۔ اور جن حضرات نے مقامات کی شرح لکھی ہیں، اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں، بندہ نے ان سب کا مطالعہ بھی کیا ہے، بہر کیف بندہ نے اکثر طلبہ کی کمزوری کی طرف خیال کر کے تھوڑی سی تفصیل سے لکھا ہے، اور ہر لفظ کے نحو و صرف کے مسائل کے ساتھ، ثلاثی مجرد کے مصادر اور بعض ضروری صیغے بھی اعراب کے ساتھ لکھ دئے ہیں، کیونکہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہونے کی وجہ سے اکثر کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے، لہذا ہم نے اعراب لگا کر آسان کرنے کی کوشش کی ہے، اسی طرح غیر معروف الفاظ کی جمع واحد کو بھی اعراب سے مشکل دیا ہے، تاکہ طلبہ کو آسانی ہو، تاہم پھر بھی تطویل لا طائل سے احترازی کی کوشش کی ہے۔

اور اس کتاب کی خامی اور خوبی جانچنے کیلئے بندہ نے دارالعلوم دیوبند کے ایک اور کراچی کی دو مشہور جامعات کی دو قابل اعتماد شخصیات کو زحمت دی، بندہ انہی حضرات کے تبصرے اور اظہار خیال کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔ پھر بھی کوئی انسان خامی و غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا، قارئین کرام غلطیوں پر نشا ہی کریں بندہ شکر گزار رہے گا۔ آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جن سے راقم کو کسی طرح بھی تعاون ملا ہے خصوصاً محترم مولانا محمد اشفاق علوی صاحب کا جنہوں نے بہت وقت نکال کر راقم کی ہمت افزائی کی۔ والسلام

بندہ محمد نور حسین بن عبدالشکور قاسمی غفر اللہ لہ ووالدینہ وولین لہ حق علیہ ۱۴۳۲ھ/۵/۱۳ الموافق ۲۰۱۱ء

(استاذ الحدیث جامعہ عربیہ الہیہ، لیاقت آباد کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مقدمہ ادب

ادب کی لغوی تحقیق:

لفظ ”ادب“ باب کرم سے آتا ہے اور ضرب سے بھی، کرم سے اس کا مصدر اَدَّبَا (بفتح الدال) آتا ہے بمعنی ادب والا ہونا، اسی سے ادیب ہے، جس کی جمع اُدبَاء ہے۔ اور باب ضرب سے اس کا مصدر اَدَّبَا (بسکون الدال) آتا ہے، بمعنی دعوت کا کھانا تیار کرنے اور دعوت دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اسی سے اسم فاعل آوَدُّ ہے۔ اور یہ باب افعال اور تفعیل سے بھی مستعمل ہے، تفعیل سے علم سکھانے، وادب سکھانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے حدیث میں ہے۔ اَدَّبَنِي رَبِّي فَاحْسَنَ تَأْدِيبِي۔ اور باب استفعال و تفعّل سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور ادب سے ایک لفظ ”مَأْدُبَةٌ“ نکلا ہے اور مَأْدُبَةٌ (بضم الدال وفتحها) اس کھانے کو کہتے ہیں جو آدمی لوگوں کی دعوت کیلئے تیار کرے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ فَتَعَلَّمُوْا مِنْ مَّأْدُبَتِهٖ.

”یعنی یہ قرآن زمین میں اللہ تعالیٰ کا پیغام دعوت ہے سو تم اس سے علم دین سیکھو“

اور یہاں قرآن پر ”مَأْدُبَةٌ“ کا اطلاق اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جس طرح کھانے کی طرف بلایا جاتا ہے، اسی طرح قرآن کی جانب بھی لوگوں کو بلایا گیا ہے۔ اور مَأْدُبَةٌ کی جمع مَادِبٌ آتی ہے۔

صاحب لسان العرب نے مادہ ادب سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیب نفسی اور دوسرے تعلیم شعر و نثر، لہذا ادیب کیلئے طبیعت کی جولانی اور فکر کی روانی ایک ضروری شے ہے، اس سے انسان کا فضل و شرف بڑھتا ہے۔ (تفہیمات و اضافات)

ادب کی اصطلاحی تعریف:

علم ادب کی اصطلاحی تعریف میں کافی اختلاف ہے، ان مختلف تعریفات میں سے چند یہ ہیں۔ تاج العروس میں یہ تعریف منقول ہے۔ اَلْاَدَبُ مَلَکَةٌ تَعْصِمُ عَمَّنْ قَامَتْ بِهٖ عَمَّا یَشِیْنُهٗ۔ یعنی ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جس کیساتھ قائم ہوتا ہے، ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے۔

اور بعض حضرات نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

”کُلُّ رِیَاضَةٍ مَّحْمُوْدَةٍ یَنْخَرُجُ بِهَا الْاِنْسَانُ فِی فِضْلِیَّةٍ مِنَ الْفِضَائِلِ“

یعنی ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی وجہ سے انسان بہتر اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔
صاحب کشف الظنون اور علامہ ابن خلدون نے ادب کی تعریف یوں کی ہے۔

الْأَدَبُ هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا وَإِلَّا خُذِمْنَا كُلَّ عِلْمٍ بِطَرْفٍ

یعنی ادب، عرب کے اشعار، ان کی تاریخ و اخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے۔
علامہ سید شریف جرجانی اور صاحب المنجد نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

هُوَ عِلْمٌ يُحْتَرُّ بِهِ مِنَ الْخَلَلِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً.

”علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے محفوظ رہ سکے۔“

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی تعریفات علم ادب کے بارے میں مشہور ہیں وہ سب بقول شاعر:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ وَكُلُّ إِلَى ذَلِكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

کی مصداق ہیں کیونکہ یہ تمام اقوال اسی صنف تعریف کو اجاگر کرتے ہیں۔

موضوع علم ادب:

ادب کے موضوع کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس کا موضوع شعر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع نثر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع معرفت اشعار ہے۔ بعض نے کہا کہ علم ادب کا سرے سے موضوع ہی نہیں یہ رائے علامہ ابن خلدون و شیخ الادب کی ہے۔ کیونکہ جب علم ادب بارہ علوم کا نام ہے تو اس کیلئے موضوع کس طرح متعین ہو سکتا ہے؟ اور جب ہر علم مستقل ہو تو ہر علم کیلئے ایک ایک موضوع ہو سکتا ہے۔ لہذا سب کیلئے ماہی الاشتراك کے مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا مشکل ہے، اسی بناء پر علم ادب کے موضوع کے بارے میں علامہ ابن خلدون، صاحب کشف الظنون اور شیخ الادب حضرت مولانا اعجاز علی صاحب لکھتے ہیں:

هَذَا الْعِلْمُ لَمْ يَنْظُرْ فِي اثْبَاتِ عَوَارِضِهِ أَوْ نَفْيِهَا.

یعنی اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے۔

اور بعض لوگوں نے ادب کا موضوع متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے کہا اس کا موضوع ”نظم و نثر“ ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کا موضوع طبیعت اور فطرت ہے جو خارجی حقائق اور داخلی کیفیات کی ترجمانی کرتی ہے۔

علم ادب کی غرض:

علامہ ابن خلدون علم ادب کے مقصود اور غرض کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْمَقْصُودُ مِنْهُ ثَمَرَتُهُ وَهِيَ الْإِجَادَةُ فِي فَنِّي الْمَنْظُومِ وَالْمَنْثُورِ عَلَى أَسَالِيبِ الْعَرَبِ وَمَنَاهِجِهِمْ

”یعنی علم سے مقصود اس علم کا ثمرہ پانا ہے کہ عرب کے طرز و انداز اور اسلوب کے مطابق فنِ نظم و نثر میں مہارت کا نام ہے۔“
 شیخ الادب لکھتے ہیں کہ ادب کی غرض فہم کلام باری تعالیٰ اور فہم اقوال نبی کریم ﷺ اور بعض نے اسکی غرض، احترام عن خطاء لفظی و کتابی بتائی ہے۔

یادب کی غرض یہ ہے کہ آدمی اپنے مافی الضمیر کو صحیح اور مؤثر طریقہ سے ادا کرے اور ذہن و زبان کو لفظی و تحریری غلطیوں سے بچائے اور عربی محاورات اور اس کے اسالیب کو سمجھنے کا ملکہ پیدا کرے۔ (مقدمات، ص: ۲۸، بتحیر)

ادب کی وجہ تسمیہ:

علم ادب کی وجہ تسمیہ کے متعلق صاحب لسان العرب نے لکھا ہے۔
 الْأَدَبُ سُمِّيَ أَدَبًا لِأَنَّهُ يَأْدِبُ النَّاسَ إِلَى الْمَحَامِدِ وَأَصْلُ الْأَدَبِ الْأَدْعَاءُ.
 ”یعنی ادب کے معنی اصل میں بلانے اور دعوت دینے کے ہیں، ادب کو بھی ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بہتر اوصاف و اخلاق کی دعوت دیتا ہے۔“

شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب فرماتے ہیں لفظ ”ادب“ کے معنی سے ظاہر ہے کہ چونکہ اس علم کے پڑھنے سے آدمی صاحبِ ظرافت و صاحبِ فراست اور صاحبِ زینت ہو جاتا ہے، اسلئے اس کا نام ادب رکھا گیا ہے۔ (تہیبات، ص: ۲۶)

علوم ادبیہ کی تعداد:

علوم ادبیہ کل بارہ ہیں: جن میں آٹھ اصل ہیں۔ وہ یہ ہیں: (۱) علم لغت (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) علم اشتقاق (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (میزان الشعر یا شعروں کو وزن کرنے کے اصول و قواعد)۔ (۸) علم قافیہ، اور بقیہ چار فرغ ہیں (۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (شعر کہنا)۔ (۳) علم انشاء، جو نثر کے ساتھ مختص ہو (تقریر و تحریر لکھنا)۔ (۴) علم محاضرات، یعنی نظم و نثر کسی کے ساتھ مختص نہ ہو (لیکچر، تقریر، مقالہ، خطبہ وغیرہ)۔ (مقدمہ تہیبات، درس مقامات)

لفظ ”مقامہ“ کا تعارف

عام طور پر لفظ مقامہ پانچ معانی کیلئے مستعمل ہے۔ (۱) مقامہ بمعنی مجلس، اور اسی معنی میں یہ لفظ بکثرت مستعمل ہے۔ (۲) مقامہ کے معنی جماعت (۳) مقامہ کے معنی موضع المقام یعنی وہ جگہ جہاں آدمی کھڑا ہوتا ہے (۴) لفظ ”مقامہ“ وعظ و نصیحت کیلئے بھی استعمال ہے، جیسے: مَقَامَةُ الرَّؤُفِ۔ یعنی زاہدوں کی نصیحت (۵) مقامہ، یہ ایک خاص ادبی صنف، کہانی یا لطیفہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی عبارت منقحی اور مسجع ہوتی ہے اور یہاں یہی پانچویں معنی مراد ہیں۔

اور لفظ ”مقامہ“ کے اس خاص ادبی صنف کو سب سے پہلے پانچویں صدی کے مشہور ادیب علامہ بدیع الزمان ہمدانی نے متعارف کرایا اور انہوں نے چار سو مقامات لکھے، جن میں ۵۳ مقامات شائع ہو گئے اور ہم تک پہنچے۔ پھر علامہ حریری صاحب مقامات نے پچاس مقامے لکھے، اور حقیقت یہی ہے کہ علامہ حریری کے پچاس مقاموں نے اس صنف ادب کو دوام بخشا، اور آپ اس فن کے امام مانے گئے، اگرچہ بعد میں دیگر بہت سے حضرات نے بھی اس فن میں طبع آزمائی کی، چنانچہ علامہ زختری، علامہ ابن الجوزی، علامہ سیوطی اور ابن الورڈو وغیرہ جیسے اساطین علم و فن نے بھی مقامے لکھے، لیکن معیار اور مقبولیت کی اس بلندی کو کوئی چھو نہیں سکا، جس پر علامہ حریری فائز ہوئے۔ اور چونکہ فن مقامہ میں سارا زور الفاظ کی خوبصورتی اور تعبیرات کے حسن و بیج بندی ہوتا ہے اور مطلب، معنی اور کہانی کی طرف توجہ دوسرے درجہ میں ہوتی ہے، گویا یہ ایک خالص ادبی و لغوی نمونہ ہوتا ہے اسلئے عرب کے بعض ماہرین، مقامات کے داخل نصاب ہونے پر اعتراض کرتے ہیں، لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مقامات میں لغت عرب اور الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ اس اسلوب میں یاد کرنا طلبہ کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔

مقامات حریری لکھنے کا سبب:

شیخ ابوسعید محمد بن عبدالرحمن بن مسعود بندہ ہی (فخید ہی) نے مقامات کی تالیف کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ ”ابوزید سوجی“ نامی ایک فصیح و بلیغ ہیر و اور بھکاری آدمی تھا۔ شہر بصرہ کی مسجد نبی حرام میں وارد ہوا اور حاضرین مجلس کو نہایت احترام کے ساتھ سلام کرنے کے بعد اپنی خستہ حالی و پریشانی کو نہایت مؤثر و فصیح الفاظ میں بیان کر کے اپنے لڑکے کا روم کے ہاتھوں قید ہونا ذکر کیا حاضرین مجلس میں جہاں اور علم دوست اُدباء و فضلاء اور بعض ولادہ شریک تھے، وہیں علامہ حریری بھی موجود تھے۔ سب اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کے کلام کی دلچسپی و خوشنما ساخت و پرداخت سے بے انتہاء مسرور ہوئے۔ اور ابوزید سوجی نے اپنی شیریں تقریر سے ان کو مسحور کر لیا۔ حُسن اتفاق، اسی دن علامہ حریری کے پاس بصرہ کے بڑے بڑے علماء و فضلاء بغرض ملاقات تشریف لائے، علامہ موصوف نے ان کو یہ پورا واقعہ سنایا۔ اور اس کی عبارت کی لطافت و نزاکت اور شگفتگی کی تعریف کی، تو ان میں سے ہر ایک نے ابوزید کے اسی قسم کے بہت سے قصے نقل کئے اور بتایا کہ وہ ہر مسجد میں اسی طرح رنگ و روپ بدل کر حیلے و تدبیریں اختیار کر کے اپنے فضل و کمال کا اظہار کیا کرتا ہے۔ حاضرین کو اس کی تلون مزاجی اور فصاحت و بلاغت کے حسین تصرفات کی اطلاع سے بے انتہاء حیرت ہوئی، اس پر علامہ حریری نے مقامہ حرامیہ (جو تخلیق و انشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ ہے اور کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے ۲۸ واں مقامہ ہے) لکھا اور اسی پر دوسرے مقاموں کی بنیاد رکھی۔

ترتیب مقامات کی تفصیل

کتاب کی تحریر میں تو سب سے پہلا مقامہ ”صناعیہ“ ہے لیکن تخلیق و انشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ ”المقامہ

الحرامیۃ“ ہے جو آگے اڑتا یسویں نمبر واقع ہے۔ کیونکہ جن مؤرخین اور سوانح نگار نے علامہ حریری اور ان کے انشاء مقامات کے سبب کے متعلق روایات بیان کی ہیں، وہ تمام روایات اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ جو مقامہ سب سے پہلے علامہ حریری نے لکھا وہ ”المقامۃ الحرامیۃ“ ہے۔

اور مقامہ حرامیہ کے لکھنے کے سبب پر تمام روایات متفق ہیں کہ ابو زید نامی ایک بوڑھا شخص بصرہ میں ”مسجد بنی حرام“ میں وارد ہوا، مسجد میں علماء اور ادیبوں کا بڑا مجمع تھا، علامہ حریری بھی موجود تھے، اس نو وارد بوڑھے نے اٹھ کر الفاظ ومعانی کے حسن و خوبیوں سے آراستہ ایک ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس نے تمام حاضرین کو متاثر کیا۔ خطبہ میں اس نے اپنی پریشان حالی اور رومیوں کے ہاتھوں اپنے بیٹے کے قید ہونے کا تذکرہ کیا، شام کو علامہ حریریؒ کے پاس شہر کے چند فضلاء اور ادیب آئے، علامہ حریری نے اس شخص کے خطبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اس شخص کے کئی خطبوں کا تذکرہ کیا جو علامہ حریریؒ کے سننے ہوئے خطبہ سے بھی زیادہ بلیغ تھے، اور کہا کہ یہ شخص مختلف مساجد میں رنگ و روپ بدل کر اس قسم کی تقریریں کرتا رہتا ہے۔

اس واقعہ نے علامہ حریریؒ کے شوق سخن کی آتش کو اس طرح بھڑکایا کہ اسی رات علامہ موصوف مقامہ لکھنے کیلئے بیٹھے اور ”المقامۃ الحرامیۃ“ لکھا، اور اس مقامہ کے علاوہ دیگر کے لکھنے کے سبب میں روایات مختلف ہیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ اور علامہ یاقوت حمویؒ نے ”معجم الادباء“ میں لکھا ہے کہ علامہ حریریؒ ”مقامہ حرامیہ“ لکھنے کے بعد اس کو لے کر بصرہ سے بغداد اس وقت کے عباسی خلیفہ، مسترشد باللہ کے پاس گئے، علامہ حریریؒ کی مجلس میں حاضری ہوئی تو حاضرین مجلس نے ان کا علمی رتبہ معلوم کرنے کیلئے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی، علامہ حریریؒ نے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے جن سے نہ صرف یہ کہ ان کی علمی فوقیت کا سکھ مجلس میں جما، بلکہ ان کے علمی تقویٰ کا شہرہ سن کر خلیفہ مسترشد باللہ کے وزیر نو شیراں نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ باتوں باتوں میں ”مقامہ حرامیہ“ کا تذکرہ آیا، علامہ حریریؒ نے مقامہ وزیر کو دکھایا، اس نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ آپ اس طرح مزید چند مقامے لکھیں۔

چنانچہ علامہ حریریؒ واپس بصرہ لوٹے اور یہاں چالیس مقامے لکھ کر نو شیراں کے پاس ارسال کئے، مگر بعض حاسدوں نے نو شیراں سے کہا کہ یہ مقامے علامہ حریریؒ کے لکھے ہوئے نہیں، بلکہ ان کے گھر میں آنے والے ایک مہمان کے لکھے ہوئے ہیں جو انتقال کر گیا ہے حریری نے اس کے لکھے ہوئے مقامے اپنی طرف منسوب کر کے آپ کے پاس ارسال کر دیئے ہیں۔

نو شیراں نے تحقیق حال کیلئے علامہ حریریؒ کو بلایا اور اپنے گھر میں بٹھا کر ان سے سابقہ طرز پر ”مقامہ“ لکھنے کیلئے کہا، چالیس دن تک علامہ حریریؒ ان کے گھر میں رہے، مقامہ لکھنے کیلئے کاغذات کے کئی پلندے سیاہ کئے، لیکن اس انداز کا ایک مقامہ کیا دو کلمے بھی ترتیب نہ دے سکے، اور حاسدین نے ان کی خوب خبر لی۔ بڑے شرمندہ ہو کر بصرہ آئے، یہاں آ کر مشق سخن شروع کیا تو دس مقامے سابقہ اسلوب پر لکھ لئے اور نو شیراں کے پاس اس اطلاع کے ساتھ روانہ کیے کہ آپ کے گھر میں آپ کے خوف و ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا تھا۔ چنانچہ علامہ حریریؒ نے اس طرح کل پچاس مقامے لکھے جن کو عربی ادب میں وہ شہرت و مقبولیت حاصل

ہوئی کہ صدیاں گزرنے کے باوجود ان کی ترکیبوں کا حسن و جاذبیت برقرار ہے۔

لیکن ابن جہور کا خیال ہے کہ علامہ حریری کو مقامات لکھنے کا حکم خود خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی نے دیا تھا، خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ بڑا علم دوست آدمی تھا۔ اور پندرہ سو علماء اور فضلاء مستقلاً ان کے دربار میں رہتے تھے۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ نے جب انہیں مقامات لکھنے کیلئے کہا تو وہ دجلہ و فرات کے ساحل کی طرف نکلے، دجلہ و فرات کے کناروں کے سبزہ زاروں میں وہ ٹھہرتے رہتے اور وہاں کے قدرتی مناظر کے حسن سے بجمعی ہوئی ذکاوت کی تازگی حاصل کرتے رہے، اس طرح علامہ حریری نے ان دونوں دریاؤں کے ساحلوں پر گھومتے گھومتے دو سو مقامے لکھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کیا اور باقی سب ضائع کر دیئے، یہ پچاس مقامے لا کر مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ کی خدمت میں پیش کیے اور ان کی نگاہ میں بلند مقام حاصل کیا۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال ولا تخفى علیہ ذرۃ منقال۔

مقامات حریری پر ایک سرسری نظر

علامہ حریری نے مقامات میں دو آدمیوں کو مستقل رکھا ہے ایک قصہ کا راوی اور حکایت نقل کرنے والا، اور دوسرا قصہ کا ہیرو اور مرکزی کردار اور کرنے والا۔ قصہ کے راوی کا نام حارث بن ہمام ہے۔ حارث کے معنی بھتیگی کرنے والا، مکانے والا اور ہمام کے معنی اپنے کاموں کی طرف توجہ دینے والا، ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر آدمی حارث بھی ہے اور ہمام بھی کیونکہ جامع صغیر میں ہے اصدق الاسماء حارث و ہمام یعنی حارث اور ہمام سب سے سچے نام ہیں، اس بناء پر راوی کا نام علامہ حریری نے حارث بن ہمام رکھا۔

مرکزی کردار اور کرنے والے کا نام ابو یزید سروجی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک فرضی نام ہے، یا وہ شخص جس نے مسجد نبی حرام میں خطبہ دیا تھا، علامہ حریری نے اپنی طرف سے اس کا نام ابو یزید سروجی رکھ دیا اور بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ علامہ حریری ہی کے زمانے کے ایک ادیب مطہر بن سلام کی کنیت ہے، یہ ایک لغوی اور نحوئی شخص تھا جس نے بصرہ میں رہ کر علامہ حریری علم حاصل کرنے کو اپنا مشغلہ بنا لیا تھا اور ایک مدت تک آپ کے فیض صحبت سے مستفید ہوتا رہا بالآخر ۵۴۰ھ میں بصرہ کے اندر وفات پائی، جن کو علامہ حریری نے اپنے مقامات کا مرکزی کردار قرار دیا۔ لیکن درحقیقت یہ بھی فرضی نام معلوم ہوتا ہے کیونکہ حارث بن ہمام بھی ایک فرضی نام ہے۔ (ظفر المصلین، ص: ۲۸۶، و شروع مقامات)

خلاصہ یہ ہے کہ حارث بن ہمام اور ابو یزید سروجی کی آپس میں شناسائی ہوتی ہے، ابو یزید ایک انتہائی چالاک، شاطر، فصیح و بلیغ اور حاضر جواب شخص ہے۔ حارث بن ہمام کی کبھی کسی ادبی مجلس میں، کبھی عدالت میں، کبھی کسی سفر میں اور کبھی بادشاہوں کے دربار میں اس سے ملاقات ہوتی ہے اور ہر جگہ ابو یزید سروجی کوئی ادبی کارنامہ دکھاتا ہے اور پھر کسی طرح دھوکہ دے کر چلا جاتا ہے۔

علامہ حریری نے مقامے میں اس بات کا بھی التزام کیا ہے کہ ہر دھائی کا پہلا مقامہ ”زہد“ سے متعلق ہو، اور ہر دھائی کا چھٹا مقامہ ”ادبی“ ہو، اور ہر دس کا پانچواں اور دسواں مقامہ ”مزاحیہ“ ہو، چنانچہ آگے پہلا مقامہ آپ پڑھیں گے اس میں زہد و تقویٰ

پر مشتمل ایک ولولہ انگیز تقریر ہے، اسی طرح دوسری دھائی کے پہلے مقامہ (گیارہویں مقامہ) میں بھی ایک ولولہ انگیز خطبہ ہے، اور ہر دھائی کا چھٹا مقامہ ادبی ہوتا ہے، جس میں علامہ حریری کسی خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ پہلے دھائی کا چھٹا مقامہ آپ پڑھیں گے جس میں علامہ حریری نے ایک خط لکھا ہے جس کے پہلے کلمہ کے تمام حروف غیر منقوطہ اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف منقوطہ ہیں۔ جس کی ابتداء اس طرح ہے۔

الکرم. ثبت اللہ جیش سعودك. یزین. واللؤم. غرض الدهر جفن حسودك. یشین.

حافظ مقامات: اسلاف کے حیرت انگیز واقعات، ص: ۱۰۸ میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاءؒ مقامات کے حافظ تھے۔

عربی ادب میں مقامات حریری کا رتبہ

مقامات حریری نے جو قبولیت اور بلند مرتبہ حاصل کیا ہے اور عربی ادب میں اس کی جواہریت ہے اس کے بارے میں یہاں صرف علامہ زنجشیریؒ کی رائے نقل کی جاتی ہے۔ جو مشہور مفسر اور ادیب ہیں جنکے علم و کمال کو علامہ انور شاہ کشمیریؒ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور علم و ادب میں ان کا جو مقام ہے وہ اہل علم جانتے ہیں چنانچہ صاحب کشف الظنون نے مقامات حریری کے متعلق علامہ زنجشیریؒ کے یہ دو شعر نقل کیے ہیں:

أَقْسِمُ بِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَمَشْعَرِ الْحَجِّ وَمِيقَاتِهِ
إِنَّ الْحَرِيرِيَّ حَرِيٌّ بَأَنَّ تُكْتَبُ بِالتَّوَرَمَقَامَاتِهِ

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی اور اس نشانیوں کی، مشعر حج کی اور میقات حج کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حریری کے مقامات اس کے مستحق ہیں کہ ان کو سونے سے لکھا جائے۔

علامہ حریری صاحب مقاماتؒ

علامہ حریری کی کنیت ابو محمد ہے، اور نام قاسم، والد کا نام علی، دادا کا نام محمد اور پردادا کا نام عثمان ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے، ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری۔ اور خلیفہ مسترشد باللہ کے عہد خلافت میں شہر بصرہ کے قریب قصبہ مَشَان (بفتح المیم والشین) کے اندر آپ کی ولادت ۳۳۶ھ میں ہوئی (ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ بصرہ ہی میں پیدا ہوئے) اور بصرہ کے محلہ بنی حرام میں سکونت اختیار کی بالآخر آپ کی وفات، ۶/ رجب ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ کو بصرہ کے محلہ بنی حرام میں ہوئی، آپ نے کل عمر ۶۹ یا ۷۰ سال پائی۔

علامہ حریری کا علمی کمال: علامہ ممدوح نہایت ذکی، ہوشیار، نازک خیال، فصاحت و بلاغت میں یکتا اور ماہرین فن یگانہ

روزگار، انشاء پرداز اور ادیب تھے۔ علم لغت، امثال، نحو، معانی، بیان، بدیع میں یدِ طولیٰ اور علیست و قابلیت، وسعتِ معلومات، زورِ انشاء اور فی البدیہ شعر گوئی میں اپنے ہم عصر اُدباء میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ عربی نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

الباقیات الصالحات: بقول مؤرخ ابن خلکان پس ماندگاں میں آپ نے دو صاحب زادے چھوڑے ہیں، ایک نجم الدین ابوالقاسم عبداللہ، جو بغداد کے حاکموں میں سے تھے۔ دوسرے ضیاء الاسلام عبید اللہ، جو بصرہ کے قاضی تھے۔

”حریری“ عربی زبان میں ریشم کو کہتے ہیں، چونکہ ان کا ریشم کا کاروبار تھا اسلئے انہیں ”حریری“ کی نسبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ بصرہ کے قریب ”مشان“ (بفتح المیم و الشین) نامی ایک بستی آپ کا آبائی گاؤں ہے، بقول بعض قبیلہ بنی حرام سے آپ کا نسبی تعلق تھا، یا محلہ بنی حرام میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے، اسلئے آپ کو حرامی بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس بستی میں علامہ حریری کا کھجوروں کا ایک باغ تھا جس میں اٹھارہ ہزار درخت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ مال و دولت عطا فرمایا تھا۔

مقامات نویسی: مقامہ اس مختصر اور دل پسند و خوش اسلوب کہانی کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی نصیحت یا لطیفہ ہو، یہ مقامہ دراصل مقام سے ہے جس کے معنی ہیں کھڑے ہونے کی جگہ، پھر اس کے معنی میں وسعت پیدا کر کے جگہ اور مجلس کے معنی میں استعمال کرنے لگے، اس کے بعد کثرت استعمال سے مجلس میں بیٹھنے والوں کو ”مقامہ“ کہنے لگے، جیسے مجلس سے مراد کبھی کبھی اہل مجلس ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مجلس میں پڑھے جانے والے خطبہ اور پسند و نصیحت وغیرہ کو بھی ”مقامہ“ یا مجلس کہنے لگے۔ اور مقامہ سے مقصود نہ تو جمال حکایت ہوتا ہے نہ حسن و عطف۔ بلکہ وہ ایک فنی، ادبی تحریر کا ایک ایسا فن پارہ ہوتا ہے جس میں خوشنما جج کے طرز پر غریب الفاظ، نادر ترکیب اس طرح جمع کئے جاتے ہیں کہ وہ اثر آفرینی سے زیادہ طبیعت کو مسرور کرتے اور فائدہ بہم پہنچانے سے زیادہ لذت بخش ہوتے ہیں۔ اسلئے مقامات لکھنے والوں نے اپنی ساری توجہ تحسین الفاظ پر مبذول رکھی۔

مقامہ نویسی کی ابتداء: مقامہ نویسی کی ابتداء عہد بنی عباس کے وسط میں ہوئی، یہی وہ زمانہ تھا جب ادب اور فن انشاء پردازی اپنے شباب پر تھی، کہتے ہیں کہ مقامہ نگاری کی ابتداء ابن فارس نے کی ہے، پھر ان کی تقلید میں ان کے شاگرد بدیع الزمان ہمدانی نے گداگری اور دیگر موضوعات پر چار سو مقامات املاء کروائے، جو اتنے عمدہ اور دلچسپ تھے کہ انکی وجہ سے وہ اس فن کا امام بن گیا۔ لیکن اس کے مقامات میں سے صرف تریپن (۵۳) مقامات مل سکے ہیں، بعد ازاں علامہ حریری نے پچاس مقامے لکھے، جن میں بدیع الزمان ہمدانی کی پیروی کی، ان بلند پایہ ادیبوں کے بعد بہت سے انشاء پردازوں نے مقامات نگاری کو اپنا موضوع بنایا، لیکن وہ ان دونوں کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکے۔ (ظفر المصلین، ص: ۲۸۳)

طرز مقامات: علامہ حریری نے اپنی کتاب ”مقامات“ میں علامہ بدیع الزمان ہمدانی کی تقلید اور انہی کے طرز کو اختیار کیا، جیسا کہ مصنف نے مقدمہ مقامات میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ”میں بھی بدیع الزمان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، چند مقامے لکھوں، اگرچہ لنگڑاٹنو تیز رو گھوڑے کی چال کو نہیں پہنچ سکتا۔ علامہ حریری نے مقدمہ میں یہ بھی لکھا کہ میں نے پچاس مقالے لکھے،

جن میں عمدہ اور بہترین باتیں، شیریں اور فصیح الفاظ، فصاحت و بیان اور اس کے گوہر نایاب، ادبی لطیفے اور نوادر چٹکے، وغیرہ سب کچھ موجود ہیں حتیٰ کہ میں نے اس کو آیات قرآنیہ، اور کنایات نسیبہ سے مزین کیا اور ادبی چٹکے، نحوی، لغوی مسائل، جدید رسائل، مزین خطبوں، زلزلے والے وعظوں، بہو و لعب میں ڈالنے والی ہنسی کی باتوں سے مرصع کیا ہے۔ (ظفر المصلین، ص: ۲۸۴)

زمانہ تصنیف: شیخ ہبۃ اللہ بن فضل نے بیان کیا ہے کہ علامہ حریری نے ”مقامات حریری“ کی تصنیف ۳۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں شروع کی اور بالآخر ۵۰۴ھ (۱۱۰۹ء) میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

مقامات کا ایک نسخہ بخط صاحب کتاب:

صاحب مقامات کا اپنا ہاتھ سے تحریر کیا ہوا (۵۰۴ھ کا) مسودہ مقامات، دارالکتب المصریہ، قاہرہ میں موجود و محفوظ ہے۔ اور علامہ ابن خلکان نے بھی ذکر کیا ہے کہ میں نے قاہرہ میں علامہ حریری کے اس نسخے کو دیکھا، جس کے آخر میں خود حریری ہی کا تحریر کردہ تھا۔ (تذکرۃ المؤلفین والمصنفین، ص: ۲۱۱، وفیات الاعیان، ۶۳/۴)

صاحب مقامات کی تالیفات و تصنیفات

آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم اور قابل فخر کتاب ”مقامات“ ہے، جس میں آپ نے عربی کے لافانی خزانہ کے قیمتی موتیوں کو بڑی خوبی کے ساتھ پرو دیا ہے اس کو دنیا کے علم ادب میں بے پناہ شہرت و قبولیت اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوب بیان اور جدت موضوع کے لحاظ سے طرہ امتیاز حاصل ہے۔

اسکے علاوہ آپ کی یہ تصانیف بھی قابل ذکر ہیں: (۱) درۃ الغواص فی اوہام الخواص۔ اس کتاب میں اہل علم کی ان لغوی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو عموماً ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، یہ کتاب طبع ہو چکی ہے (۲) مُلْحَظَةُ الْأَعْرَابِ، یہ مبتدی طلبہ کیلئے مسائل نحو میں ہے (۳) آپ کے دور رسالوں نے بھی بڑی شہرت حاصل کی ہے جن میں ایک رسالہ سببہ ہے، یعنی اس کے ہر کلمہ میں سین ہے اور دوسرا رسالہ شیبہ ہے، جس کے ہر کلمہ میں شین ہے، جنکے متعلق شیخ سنو برونی نے کہا کہ ان دونوں رسالوں کو علم ادب میں وہی حیثیت ہے جو انسان کیلئے آنکھ یا آنکھ کیلئے پتلی کی ہے۔ یہ دونوں رسالے بھی طبع ہو چکے ہیں (۴) صدور زمان القبور و قبور زمان الصدور، یہ فن تاریخ میں ہے (۵) دیوان حریری، (۵) توشیح البیان وغیرہ۔

حلیہ مبارک: مجسم میں لکھا ہے کہ علامہ حریری ”ظریف الطبع، انتہائی ذکی، فطین اور ہوشیار، فصیح و بلیغ تھے، لیکن آپ خدمت نال و شکل و صورت کے اعتبار سے زیادہ حسین نہ تھے، مورخ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ غور و فکر کے وقت داڑھی نوچنے کے عادی تھے، امام زیات نے بیان کیا ہے کہ آپ پستہ قد، بد شکل، میلے اور گندے کپڑے پہنتے تھے، حق تعالیٰ نے آپ کو بد صورتی سے بدلے میں بہترین ادب، لطیف چٹکے، خوش مذاقی، بذلت سخی، عدل و انصاف اور فرخ دلی جیسے باطنی اوصاف سے سجا یا تھا۔ اسلئے منقول ہے کہ

آپ کے قصص و حکایات آپ کی زیارت سے بہتر ہیں۔ ایک صاحب آپ کا شہرہ سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، معلوم نہیں ذہن میں کیا صورت خیالیہ ہوگی، جب علامہ حریری کو دیکھا تو اس کے برعکس تھے۔ چنانچہ علامہ حریری ان کی ذہنی کیفیت کو سمجھ گئے، تو ان صاحب نے علامہ حریری سے کچھ لکھوانے کیلئے کہا تو علامہ نے دو شعر لکھوائے۔ جن کا مفہوم یہ تھا:

(۱) رات کو چلنے والے! تم ہی پہلے شخص نہیں ہو جسے چاند نے دھوکہ دیا ہو اور تم چراگاہ تلاش کرنے والے پہلے آدمی نہیں ہو جس کو کوڑی اور گندگی کی سبزی بھلی لگی ہو (بلکہ تم سے پہلے بھی لوگ اس طرح کی ظاہری خوبصورتی سے دھوکہ میں مبتلا رہے ہیں)۔
(۲) اس لئے تم اپنے لئے میرے سوا کسی اور کو اختیار کر لو کیونکہ میں معیاری کی طرح (بد شکل) ہوں، تم مجھے صرف سنا کر دیکھنا نہ کرو۔
یہ اشعار سکر وہ صاحب بڑے شرمندہ ہو کر لوٹے اور علامہ حریری کے حقیقی حسن کی بھی ایک جھلک دیکھی۔



بحث بسم اللہ الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علماء فرماتے ہیں کہ جس طرح کلام پاک، تمام علوم اولین و آخرین کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح انہوں نے قرآن کے پہلے لفظ یعنی ”بسم اللہ الخ“ کی ترکیب کے بارے میں عجیب باتیں لکھی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کے اندر کل پانچ ہزار تین سو بارہ (۵۳۱۲) تراکیب کی اختلاف معانی کے ساتھ گنجائش ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے، فرائد منثورہ، ص: ۶۱۱-۶۱۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”بسم اللہ الخ“ کی باء جارہ ہے، اور حرف ”باء“ تقریباً پندرہ معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے (۱) الصاق کیلئے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (۲) استعانت کیلئے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) تعلیل (بیان علت کیلئے) جیسے: ﴿أَنْتُمْ ظَلِمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمْ الْعَجَلِ﴾ (۴) مصاحبت کیلئے مثال ﴿وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ﴾ (ای مع الکفر)۔ (۵) تعدیہ کیلئے جیسے: ﴿ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ﴾ (۶) تعویض کیلئے بَعَثَ الشُّؤْبَ بِالذَّرْهِمِ (۷) قسم کیلئے: بِاللَّهِ لَأَصُومَنَّ رَمَضَانَ (۸) ظرفیت کیلئے ﴿وَمَا كُنْتُ بِجَانِبِ الْعَرَبِيِّ﴾ (۹) تمعیض کیلئے: ﴿فَأَمْسَحُوا بَرءُ وِسْطِكُمْ﴾ (۱۰) باء بمعنی عن: ﴿فَاسْتَلْ بِهٖ خَيْرًا﴾ (ای عنہ)۔ (۱۱) باء بمعنی علی: ﴿وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِقِنطَارٍ﴾ (ای علی قنطار) (۱۲) باء بمعنی إلی: ﴿وَقَدْ أَحْسَنَ بِنِي﴾ (ای الی)۔ (۱۳) باء زائدہ: ﴿كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ (۱۴) تفسیدیہ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي (۱۵) بدل کیلئے: كَقَوْلِ الصَّحَابِيِّ: ”مَا يَسْرُنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ“ اُنْی بَدَلَهَا۔ بہر حال حرف باء ان مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے، ان

میں حقیقی معنی الصاق کے ہیں۔ یہاں ”بسم اللہ الخ“ میں باء الصاق کیلئے بھی ہو سکتا ہے، استعانت کی بھی ہو سکتا ہے اور مصاحبت کیلئے بھی، علامہ زحشریؒ کے نزدیک اس میں باء مصاحبت کیلئے ہے اور قاضی بیضاویؒ کے نزدیک یہاں باء استعانت کیلئے ہے۔ (مقدمہ تمہیمات، اضافات، درس مقامات، بتعیر بئیر)

بِسْمِ اللّٰهِ، میں اَبْتَدِیْ ءُ، اَقْرَأُ یَا اَشْرَعُ، جہاں جو مناسب ہو مقدر مانا جاتا ہے۔ اور اَقْرَأُ یَا اَبْتَدِیْ۔ افعال کو لفظ ”اللہ“ پر مقدم کرنے سے حصر مقصود ہے، اور یہی ہے ”بِسْمِ اللّٰتِ وَالْعُزْیِ نَفْعَلُ“ کی، جیسا کہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے۔ اور اِسْمٌ وَاُسْمٌ۔ وہ لفظ ہے جس کا کسی جوہر یا عرض کی تشخیص اور تمیز کیلئے اطلاق کیا جائے، تو اس کا ہمزہ، ہمزہ وصل ہے، جمع اسکی اسماء، اسام، اسامی، اسماء و آتی ہے۔ صرف بسملہ کے ہی رسم الخط میں ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ دیگر مواقع میں برقرار رہتا ہے۔ نصاریٰ کی ”بسملہ“ اس طرح پر ہے۔ بِسْمِ الْاَبِ وَالْاَبْنِ وَالرُّوْحِ الْقُدْسِ۔ اور اسلام کی ”بسملہ“ یوں ہے، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

بِسْمِ۔ (سین کے تینوں حرکتوں کے ساتھ) یہ لغات بھی اسم ہی کے معنی میں ہیں، جیسے ”هَذَا سِمَةٌ اَىْ اِسْمَةٌ“، اور سَمًا یَسْمُوْنَ (ن) سُمُوًا بمعنی بلند ہونا۔ اور آسمان کو ”سما“ اسلئے کہتے ہیں کہ وہ زمین سے بلندی پر واقع ہے، اور لفظ ”سما“ مذکور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوا ہے، جیسے قرآن میں ہے، وَالسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ اور ”اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ“۔ اور کبھی اسم جنس ہونے کی وجہ سے جمع نہیں بھی لاتے۔

بسم اللہ کی ”ب“ مکسور کیوں؟

بسم اللہ کی باء پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ حرف باء مکسور کیوں؟ حالانکہ مثنیٰ میں اصل سکون یافتہ ہے۔ کسرہ پڑنی ہونا خلاف اصل ہے۔ یہاں اصل سے خلاف اصل کی طرف عدول کرنے کی وجہ کیا ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ باء پر سکون تو نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس وقت شروع کی ساکن کی وجہ سے اس کا تلفظ محال ہو جائے گا، اس لئے اسے حرکت دینی ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حرکات ثلاثہ میں سے کون سی حرکت سکون کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ بایں طور کہ سکون کا معنی ہے عدم الحركت۔ اور کسرہ قلیل الاستعمال ہے، چونکہ فعل اور غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا ہے اور قلت نام ہے عدم الکثرة کا، پس معنی عدم میں کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ اس لئے وقت ضرورت میں سکون کے بجائے کسرہ کو قائم کر دیا گیا نہ کہ ضمہ اور فتح کو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باء کا اثر جڑ ہے۔ اس لئے باء کو بھی کسرہ دیا گیا تاکہ اثر اور مؤثر میں پوری مناسبت ہو جائے۔ تیسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حرف باء اسم کے ساتھ خاص ہے فعل اور حرف پر باء داخل نہیں ہوتی۔ اور کسرہ بھی اسم کے ساتھ خاص ہے لہذا حرف باء کو کسرہ دیا گیا، شدت مناسبت کی بناء پر۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ باء کو کسرہ دیکر کسر نفسی کی تعلیم و تربیت دینی مقصود ہے تاکہ شروع ہی سے یہ بات معلوم ہو جائے کہ کمال

عبودیت اور تقرب الی اللہ، کس نفسی اور اپنی نیستی و پستی میں مضمر ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص: ۱۹، ۲۰)

بسم اللہ کی ”ب“ کے متعلق قاعدہ کلیہ

بسم اللہ کی ”ب“ کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ب، کا متعلق فعل یا شبہ فعل مقدر ہوتا ہے۔ جس کی چار صورتیں یہ ہیں: (۱) بِسْمِ اللّٰهِ اَبْدًا (ب) بِسْمِ اللّٰهِ اِبْتِدَاءً (ج) اَبْدًا بِسْمِ اللّٰهِ (د) اِبْتِدَاءً بِسْمِ اللّٰهِ۔ (الکلمات الوحیدیۃ، بتغییر)

لفظ ”اسم“ پر کتنی لغات جائز ہیں؟

بعض اہل لغت نے لفظ اسم کے اندر اٹھارہ لغات بتائی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل دو اشعار سے ظاہر ہیں:۔

لِلْاَسْمِ عَشْرُ لُغَاتٍ مَعَ ثَمَانِيَةٍ	بِنَقْلِ جَدِّي شَيْخِ النَّاسِ اَكْمَلَهَا
سُمُّ سُمَاتٍ سُمَاوِاسْمٌ وَرَدْسِمَةٌ	كَذَا سُمَا بِتَشْلِيْثٍ لِاَوْلَهَا

(تحفۃ الطالبین، ص: ۲۳)

اللہ:۔ لفظ اللہ کی تحقیق میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ سریانی ہے، بعض کے نزدیک یہ عربی ہے البتہ اسم ذات یا علم نہیں ہے بلکہ صفت مشتقہ ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ کی دیگر صفات ہیں۔ بقول بعض اللہ، یہ اِلَٰهٌ، فِعَالٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے اور مفعول کے معنی میں ہے، اِلَٰهٌ یہ مَالُوْقَةُ کے معنی میں ہے۔ اَلَّهَ يَالَهُ (ف) اَلُوْهَةٌ، اِلَٰهَةٌ، اَلُوْهِيَّةٌ۔ عبادت کرنا۔ اَلَّهَ (س) اَلَّهَاءُ، بمعنی متحیر ہونا، پناہ لینا۔ لیکن امام سیبویہ، خلیل اور جمہور علماء کے نزدیک لفظ ”اللہ“ کسی سے مشتق نہیں ہے بلکہ ”هُوَ اِسْمٌ لِذَاتِ الْوَجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعِ لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ الْكَمَالِيَّةِ“۔ اور لفظ ”اللہ“ میں جو ”ال“ کا ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے، یہی وجہ ہے کہ ”یا اللہ“ میں ہمزہ درمیان کلام میں واقع ہونے کے باوجود گرتا نہیں، کیونکہ یہ ہمزہ قطعی ہے۔ بعض کے نزدیک یہاں الف لام عوض کا نہیں، بلکہ تعریف کا ہے اور الف لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، قطعی نہیں ہوتا۔ چنانچہ لفظ ”اللہ“ کا ہمزہ بھی وصلی ہے، درمیان کلام میں نہیں پڑھا جاتا جیسے ”بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ میں نہیں پڑھا جاتا، ”یا اللہ“ میں ہمزہ درمیان کلام میں ہونے کے باوجود پڑھا جاتا ہے۔ تو یہ لفظ ”اللہ“ کی خصوصیات میں سے ہے۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سی خصوصیات ہیں، مثلاً (الف) لفظ ”اللہ“ ہمیشہ منسوب الیہ ہوتا ہے، خود کسی طرف منسوب نہیں ہوتا، (ب) یہ کہ مخلوق میں سے کسی کا نام ”اللہ“ نہیں رکھا گیا (ج) یہ کہ حرف ندا ”یا“ کے بجائے اس کے آخر میں میم مشدولانا درست ہے، (د) یا اللہ میں ہمزہ وصلی وسط کلام ہونے کے باوجود نہیں گرتا (ھ) دو حرف تعریف اس میں جمع ہو جاتے ہیں ایک یا حرف ندا، دوسرا لام تعریف (و) حرف جار کو حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھتے ہیں۔ واللہ لافعلن کذا کے بجائے اللہ لافعلن کذا کہتے ہیں۔

(مزید تفصیل کیلئے، تمہیلات، اضافات، درس مقامات وغیرہ)

بسم اللہ کے اسرار

علماء نے بسم اللہ کے بہت سارے اسرار بیان کئے ہیں ان میں سے چند اسرار مندرجہ ذیل ہیں۔ پہلا سریہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہر حرف اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ابتدائی حرف ہے بایں طور کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ”بصیر“ ہے اس سے حرف باء لیا اور سمیع سے سین لیا۔ ملک سے میم لیا اور اللہ سے الف لیا، لطیف سے لام لیا۔ اور ہادی سے ہاء لیا اور ”رزاق“ سے راء لیا، اور حلیم سے حاء لیا۔ اور نور سے نون لیا۔ دوسرا سریہ ہے کہ بسم اللہ کا ابتدائی حرف باء ہے اور انتہائی حرف میم، دونوں حروف شفویہ ہیں، دونوں ایک ہی مخرج کے حروف ہیں۔ دونوں ہونٹ کے درمیان سے نکلتے ہیں۔ تیسرا سریہ ہے کہ دوزخ کے ذمہ دار انیس (۱۹) فرشتے ہیں اسی طرح بسم اللہ کے حروف کی تعداد بھی انیس ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص: ۱۳)

بسم اللہ اور بسم اللہ کافر: بسم اللہ بروزن ذخر جۃ یہ باب فعللۃ کا مصدر ہے۔ لغت میں اس کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک تو بسم اللہ کہنا دوسرا بسم اللہ لکھنا۔ مجازاً ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو بھی بسم لہ کہا جاتا ہے۔ یہ مصدر بمعنی مفعول کے قبیل سے ہے۔ بعض لوگ لفظ بسم لہ اور تسمیہ کے ایک ہی معنی سمجھتے ہیں۔ غایۃ المقصود میں ہے کہ بسم لہ اور تسمیہ میں فرق ہے۔ بایں طور کہ بسم لہ کے معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور تسمیہ کے معنی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور یاد کرنا خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی بھی نام سے ہو۔ حاصل فرق یہ نکلا کہ تسمیہ عام ہے بسم لہ خاص۔ (تحفۃ الطالبین فی تحقیق خطبۃ المصنفین، ص: ۱۰)

(۱) الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں، دونوں لفظ ”رحم“ سے مشتق ہیں، رَحِمَ بَابِ سَمْعٍ سے مصادر رَحْمَةٌ، مَرَحْمَةٌ، رُحْمًا وَرُحْمًا، رَحْمَاءُ بمعنی مہربانی کرنا، شفقت کرنا، نرمی کرنا، بخشنا۔ اور رَحْمَةٌ یہ رقت القلب کے معنی کیلئے بھی مستعمل ہے۔ اور دونوں مبالغے کیلئے وضع کئے گئے ہیں جیسے: غَضَبًا وَعَلِیْمٌ۔ یہ غضب و علم سے مشتق ہیں۔ اور دونوں (رحمن رحیم) اللہ تعالیٰ کے اسماء میں ہیں، البتہ دونوں میں کچھ فرق بیان کئے جاتے ہیں (۱) رحمن کے الفاظ رحیم سے زیادہ ہیں، اسلئے اس میں رحیم کی بہ نسبت مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ قاعدہ مسلمہ ہے ”کثرة المبانی تدل علی کثرة المعانی“ اب کوئی سوال کر سکتا ہے کہ اس میں توفی من الاعلیٰ الی الادنی ہوئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ”الرحمن“ مانند علم ہے۔ کیونکہ رحمن اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا، بخلاف لفظ ”رحیم“ کے، لہذا، رحمن کو لفظ اللہ کے متصل لایا گیا ہے۔ یا اسلئے رحمت دنیا مقدم ہے رحمت آخرت سے، لہذا لفظ رحمن کو مقدم کیا گیا (۲) رحمن کو رحیم پر مقدم کرنے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لفظ ”رحمن“ لفظ ”اللہ“ کی طرح اللہ جل جلالہ کا علم ہے دلیل آیت قرآنی ”قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن“ ہے اور لفظ ”رحیم“ یہ صفت ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ علم صفت پر مقدم ہوتا ہے (۳) رحمن کا اطلاق اس ذات پر ہوتا ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت کرنے والی ہو اور رحیم، اس ذات کو کہتے ہیں جو دنیا میں رحمت کرنے والی ہو، چنانچہ یَا رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اور یَا رَحِیْمُ الدُّنْیَا کہا جائے گا (۴) رحمن کا اطلاق اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی پر نہیں ہوتا جبکہ رحیم کا اطلاق مخلوق پر بھی ہو سکتا ہے، چنانچہ لا رحمن الا اللہ کہیں گے، لا رحیم الا اللہ نہیں کہیں

گے۔ (کما فی البیضاوی، اضافات و افادات و تفہیمات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُكَ عَلٰی مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَيَانِ وَالْهَمَّتْ مِنَ التَّبَيِّنِ كَمَا نَحْمَدُكَ عَلٰی مَا اَسْبَغْتَ

مِنَ الْعَطَاءِ، وَاسْبَلْتَ مِنَ الْعَطَاءِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم کو فصاحت کلام سکھائی، اور ڈالا تو نے اظہارِ مافی الضمیر کی کیفیت کو (اظہارِ سخن کی کیفیت کو ڈالا) جیسا کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم پر بخششوں کی تکمیل فرمائی اور ڈالا تو نے پردوں سے (یعنی تو نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دیا)

(۱) اَللّٰهُمَّ: اس کی اصل میں دو قول ہیں پہلا قول بصریوں کا ہے ان کے نزدیک اس کی اصل ”یا اللہ“ ہے، حرفِ ندا کو حذف کر کے میمِ مشدّد اس کے عوض میں زائد کیا گیا، اور دوسرا قول کو فیوں کا ہے، ان کے نزدیک اَللّٰهُمَّ کا میمِ مشدّد ایک مکمل جملے کا مخفف ہے، اس کی اصل یوں ہے ”یا اللہ اُمّ بخیر“ ابتدا سے حرفِ ندا کو حذف کر دیا اور آخر سے ”اُمّ بخیر“ میں سے باقی سب حذف کر کے صرف ”اُمّ“ کی میم کو باقی رکھا گیا اَللّٰهُمَّ ہو گیا، ”اُمّ“ بابِ نھر سے صیغہ امر ہے۔ اُمّ (ن) اَمَّا: ارادہ کرنا، قصد کرنا، تو اللہم کے معنی ہیں اے اللہ! (ہمارے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرما)۔ قولہ تعالیٰ: اِذْقَالُوا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارًا مِّنَ السَّمَاءِ.

(۲) نَحْمَدُكَ، حَمِيدًا (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔ حمد، یہ شکر سے عام ہے اور یہ ذم کی نفیض ہے، اسلئے کہ حمد خواہ صفات پر ہو یا احسان پر۔ شکر، یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے۔ لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔ اور حمد کیلئے پانچ چیزیں ضروری ہیں (۱) حامد (۲) محمود (۳) محمود بہ (۴) محمود علیہ (۵) صیغہ حمد، جیسے: حَمْدُكَ زَيْدًا عَلٰی اِنْعَامِهِ۔ پس یہاں ”حَمْدُكَ“ صیغہ حمد ہے، متکلم حامد، زید محمود ہے انعام محمود بہ ہے۔ اگرچہ انعام پر ”علیٰ“ داخل ہے، بعض جگہ محمود علیہ اور محمود بہ ایک ہوتا ہے، جیسے مثال مذکور میں انعام محمود علیہ بھی ہے اور محمود بہ بھی۔ اور شکر، یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے، لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے، اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔ (تفہیمات، ص: ۳۳)

(۳) عَلَّمْتَ: تعلیم سے ہے بمعنی سکھانا، تعلیم دینا، واز سَمِعَ جاننا، پہچاننا و یقین کرنا۔ علم اور معرفت میں فرق: ان دونوں کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے (۱) علم ادراک بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراک بالحواس کو کہا جاتا ہے (۲) علم کا استعمال کَلِمَات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جُزْئِيَّات میں ہوتا ہے (۳) علم جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے (۴) معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے (۵) معرفت متعدی بیک مفعول ہوتا ہے بخلاف علم کے کہ وہ کبھی متعدی بیک مفعول ہوتا ہے اور کبھی متعدی بدو مفعول۔

(۴) بَيِّنَات: یہ مصدر ہے یعنی جس کے ذریعے سے کوئی شے ظاہر کی جائے، نیز وہ کلام فصیح جس سے اظہارِ مافی الضمیر کیا جائے، اور بیان

کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں اور یہ نطق سے عام ہے، اور بیان انسان کے ساتھ خاص ہے۔ اور کلام کو بھی بیان کہہ دیتے ہیں، اور مجمل و مبہم کلام کی شرح کو بھی بیان کہا جاتا ہے۔ کَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ: بیان اور تبیان میں یہ فرق ہے، کہ بیان مطلق اظہار مافی الضمیر کو کہتے ہیں اور تبیان اظہار مافی الضمیر مع الدلیل کا نام ہے۔ اور بَيَانٌ بَيِّنٌ بَيَانًا. ضَرْبٌ يَضْرِبُ سے ہے اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اَبَانٌ يُبَيِّنُ اِبَانَةً اَزْ اَفْعَالٍ وَبَيِّنٌ يَبَيِّنُ اَزْ تَفْعِيلٍ وَتَبَيِّنٌ يَتَبَيَّنُ اَزْ تَفْعُلٍ وَاسْتَبَانَ يَسْتَبِينُ اَزْ اسْتَفْعَالٍ بَعْدَ اسْتَعْمَالِ هِيَ۔

(۵) اَلْهَمْتُ: اَلْهَامُ سے ہے، جس کے معنی ہیں اَلْقَاءُ الشَّرِّ وَالْقَاءُ الْخَيْرِ فِي الْقَلْبِ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا بیک وقت دل میں پڑ جانا: کَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: فَالْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا. لَهَا لَهَا (سَمِعَ) بمعنی ایک مرتبہ نکل جانا۔
الہام اور خواب میں فرق: حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ خواب میں خیال کو زیادہ دخل ہوتا ہے اور الہام میں خیال کو زیادہ دخل نہیں ہوتا، مگر اس کی صحت کیلئے صرف یہی کافی نہیں بلکہ اس کی صحت کیلئے علامت یہ ہے کہ خلاف شریعت نہ ہو، نیز اس کی صحت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ صاحب الہام صاحب نور ہوتا ہے اس کو الہام میں ایک نورانیت محسوس ہوتی ہے جس کو وہی سمجھ سکتا ہے نیز الہام میں ایک طبعی بشارت و فرحت اور انشراح معلوم ہوتا ہے۔

(۶) اَلتَّبَيَانُ: بیان اور تبیان دونوں باب ضرب کا مصدر ہیں۔ البتہ بیان اور تبیان کے مفہوم کے بارے میں بعض حضرات کہتے ہیں، کہ بیان کے معنی خود سمجھنے اور دوسرے کو سمجھانے کے ہیں۔ اور تبیان کے معنی خود اپنے آپ سمجھنے کے ہیں۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تبیان، بیان سے زیادہ بلیغ ہے اور کبھی ایک کو دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال کر لیا جاتا ہے، قَوْلُهُ تَعَالَى: وَانزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّلْكُلِّ شَيْءٍ۔

(۷) اَسْبَغْتُ، اِسْبَاغٌ سے ماخوذ ہے، از باب افعال اس کا مجرد نھر سے آتا ہے بمعنی تمام کرنا، کامل و مکمل کرنا، سَبَغَانٌ (سَبُوغًا) اس کے مصدر آتے ہیں۔ يُقَالُ سَبَغَ الْعَيْشُ: عَيْشٌ وَسَبِغٌ اَوْ رَاقِيزَةٌ هَوِي، قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاسْبَغْ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ، اَنْ اَعْمَلَ سَابِغَاتٍ۔
(۸) اَلْعَطَاءُ: وہ چیز جو بخش دیجائے، اس کی جمع اَعْطِيَةٌ اور جمع اَعْطِيَاتٍ، نیز عَطِيَّةٌ کی جمع عَطِيَّاتٌ و عَطَايَا آتی ہیں، عَطَا (ن) يَعْطُوْا بمعنی، دینا، بخشش کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: هَذَا عَطَاؤُنَا. عطیہ اور ہدیہ کے درمیان فرق: ہدیہ اور عطیہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں مگر بعض حضرات نے دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف یعنی چھوٹا بڑے کو دے (تلفذ دینے کو ہدیہ کہا جاتا ہے اور اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف (بڑا چھوٹے کو دے) انعام دینے کو عطیہ کہتے ہیں۔

(۹) اَسْبَلْتُ: اِسْبَالٌ (افعال) سے ہے بمعنی لٹکا دینا اور یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ چھوڑ دینا اس کا مجرد باب نھر سے ہے، یقال: اسبل الثوب: کپڑا لٹکانا۔ یہاں بھی معنی مراد ہے۔

(۱۰) اَلْعِطَاءُ، پردہ (یا وہ چیز جس سے کسی شے کو مستور کیا جائے) اس کی جمع اِغْطِيَةٌ ہے، عَطَا (ن) يَغْطُوْ غَطْوًا، ڈھاکننا، چھپانا۔

اور غَطِيَّةٌ عورت کے خاص پردے کو بھی کہتے ہیں، کقولہ تعالیٰ: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصُرَكَ الْيَوْمَ حَدِيدًا.



وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شِرَّةِ اللَّسَنِ، وَفُضُولِ الْهَذَرِ، كَمَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَعْرَةِ اللَّكْنِ، وَفُضُوحِ الْحَصْرِ

ترجمہ:- اور پناہ مانگتے ہیں ہم آپ کی گفتگو کی تیزی سے (زبان زوری یا فصاحت کی تیزی سے) اور بے ہودہ گوئی کی زیادتی سے، جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں، لکنت کے عیب سے اور محل گفتگو میں زبان بند ہوجانے کی رسوائی سے۔

(۱) نَعُوذُ: (ن) عَاذِيْعُوْذُوْا عُوْذًا وَاَوْعِيَاذًا وَاَوْعِيَاذًا وَاَوْعِيَاذًا. بمعنی پناہ چاہنا، پناہ مانگنا۔ کقولہ تعالیٰ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ.

(۲) شِرَّةٌ: بمعنی تیز چنگاری کا اڑنا، اصل میں شِرَّةٌ: وہ شعلہ ہے جو آگ سے نکلے، وَالشَّرُّ (بفتح الشين هو ضد الحير) شَرٌّ (ن، ض، س) يَشْرُ شَرًّا وَشِرَارَةً وَشَرًّا - شِرَّةٌ کی جمع شَرَرٌ وَشِرَارٌ وَاشْرَاءٌ ہیں، بمعنی آگ کی چنگاری، کقولہ تعالیٰ: اِنهَاترَمِيْ بَشْرًا كَالْقَصْرِ - (المرسلات)

(۳) اَللِّسَنُ: لِسْنٌ، بمعنی زبان آوری، فصاحتِ زبان. يقال لِسِنَ (س) لَسْنَا اى فَصَحَ بِلِسَانِهِ، فَصِحَ اللِّسَانُ هُوَ مُسْتَعْمَلٌ هِىَ اور لِسَنٌ کی جمع اَللِّسَنَةُ وَاَللِّسَنُ وَاَللِّسَنُ وَاَللِّسَنُ وَاَللِّسَنُ آتی ہیں، قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاِخْتِلَافُ اَللِّسَنِيَّتِكُمْ وَاَلْوَاوِيْنِكُمْ - (الروم)

(۴) فُضُولٌ: یہ فضل سے مشتق ہے، فضل کے معنی زیادتی کے ہیں جو اعتدال سے زیادہ ہو، اور زیادتی کی دو قسمیں ہیں: (۱) محمود، جیسے: علم کی زیادتی (۲) مذموم، جیسے جہالت کی وجہ سے غمے کی زیادتی، نیز فضل اور فضول کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ فضل کا اطلاق عموماً شے محمود پر ہوتا ہے۔ اور فضول کا استعمال فضولیات یعنی اشیائے مذمومہ پر ہوتا ہے۔ يقال فَضَّلَ فَضْلاً اى زَادَ (ن)، کقولہ تعالیٰ: يٰلِكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۵) اَلْهَذَرُ: (بفتح حین) بمعنی بے ہودہ اور لغو کلام، اور (بکسر الذال) بمعنی بے ہودہ کہنا۔ (ن، ض) يقال: هَذَا الرَّجُلُ فِى كَلَامِهِ هَذَرًا اى هَذِيْ هَذِيَاْنَا، وَاَزْمَعُ هَذِرَ كَلَامُهُ اى كَثُرَ فِى الْخَطَاِ وَالْبَاطِلِ.

(۶) كَمَا: اس میں کاف حرف جار ہے اور ما مصدر یہ ہے۔

(۷) مَعْرَةٌ: برائی، گناہ، اذیت، جنایت، عیب اور امر قبیح. عَرِيْعَةٌ عَرًا (ن، ض) اس کے اصلی معنی وہ اونٹ جو عارضہً خارش مبتلا ہو جائے، خارش چونکہ ایک عیب ہے اسلئے اس کے معنی بھی عیب کے ہو گئے، اور کبھی مَعْرَةٌ کا استعمال گناہ کے معنی کے لئے بھی ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ: فَتُصِيْبُكُمْ مِنْهُمْ مَعْرَةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ. اى فَتُصِيْبُكُمْ مُضْرَةٌ: يقال عَرَّ الْجَمَلَ عَرًّا، اى جَرَبَ.

(۸) اَللِّكْنُ: یہ مصدر ہے، يقال لِكِنَ (س) يَلْكُنُ لِكْنًا وَّلِكُوْنَا وَّلِكُوْنَا وَّلِكُوْنَا وَّلِكُوْنَا وَّلِكُوْنَا اى وَتَقَلَّ لِسَانُهُ، بمعنی الٹ الٹ کربات کرنا، ومنه اَللِّكُوْنَةُ.

(۹) فُضُوْحٌ: یہ مصدر باب فتح سے ہے اس کے معنی ہیں عیب کا ظاہر ہونا، يقال: فضحه فضحاً ای کشف عیبه، ومنه الفضيحة بمعنى رسوائی، وقوله تعالى: هُوَ لَآءِ ضِیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنَ.

(۱۰) الحصر: وهو العجز عن الكلام بالرعب او غيره من الحزن والسرور یعنی جو بات کرتے ہوئے رک جائے، يقال: حَصَرَ (س) حَصْرًا ای عجز فی النطق، وحصر صدره ای ضاق، وفي التنزيل: حَصْرَتْ صُدُورُهُمْ اِی ضَاقَتْ بِالْبُخْلِ وَالْحُبْنِ. ومنها الْحَصِيرُ بمعنى السِّجْنُ، كقوله تعالى: وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا.



وَنَسْتَكْفِي بِكَ الْاِفْتِنَانَ بِاطْرَاءِ الْمَادِحِ، وَاغْضَاءِ الْمُسَامِحِ؛ كَمَا نَسْتَكْفِي بِكَ الْاِنْتِصَابَ لِاِزْرَاءِ الْقَادِحِ، وَهَتِكَ الْفَاضِحِ.

ترجمہ:- اور ہم آپ سے کفایت کے طلبگار ہیں (فتنے میں پڑ جانے سے) مدح سرائی کرنے والے کی مبالغہ آرائی سے، اور چشم پوشی کرنے والوں کی چشم پوشی سے، (یا نرمی سے خطا پر گرفت نہ کرنے والوں کے فتنے سے) ایسے ہی کفایت (واستغناء) چاہتے ہیں ہم آپ سے عیب گیر کی عیب گیری سے، اور رسوا کرنے والوں کی پردہ دردی کا نشانہ بننے سے۔

(۱) نَسْتَكْفِي: اِسْتِكْفَاءٌ سے روزن استبصار از باب استفعال، اس میں سین اور تاء طلب کیلئے ہیں۔ لہذا استکفاء کے معنی ہوئے کفایت (یا استغناء) طلب کرنا، كَفِي يَكْفِي (ض) كِفَايَةً بمعنی کافی ہونا، واضح رہے کہ كَفِي کبھی استغناء کے معنی کے لئے بھی آتا ہے، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا. اِی شَهَادَةٌ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْ غَيْرِهَا.

(۲) الْاِفْتِنَانُ: اس کی دو لغات ہیں (۱) اِفتنان (ب) اِفتنان، لیکن صحیح بالتاء ہے۔ بمعنی فتنے میں پڑنا یا فتنے میں ڈالنا، لازم و متعدی دونوں کیلئے مستعمل ہے۔ فَتَنَ يَفْتِنُ (ض) فَتَنًا وَفُتِنُوا، فتنہ میں پڑنا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا.

(۳) اِطْرَاءٌ، باب افعال کا مصدر ہے بمعنی عمدہ طریقے سے تعریف کرنا، یہ کرم سے بھی مستعمل ہے، جیسے طَرَوْ (ك) يَطْرُوْ طَرَاوَةً وَطَرَاءَةٌ بمعنی تروتازہ ہونا، اور طَرَاءٌ (س) يَطْرُوْ طَرَاةً نرم و تروتازہ ہونا، ومنه لِحْمًا طَرِيًّا، وطرء يَطْرُءُ اور فتحی سے بھی مستعمل ہے۔

(۴) مَادِحٌ، صيغة اسم فاعل از مدح باب فتح، مدح اور حمد میں یہ فرق ہے کہ مدح غیر حمدی کی بھی ہوتی ہے اور حمدی کیلئے مخصوص ہے، جیسے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ.

(۵) اِغْضَاءٌ: باب افعال کا مصدر ہے بمعنی چشم پوشی کرنا۔ غَضًا يَغْضُو (ن) وَغَضِي يَغْضِي (س) غَضُوًّا بمعنی تاریک ہونا، چھپانا، غَضٌ يَغْضُ (ن) مَضَاعِفٌ ثلاثي. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اِنَّ الَّذِيْنَ يَغْضُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رُسُوْلِ اللّٰهِ.

(۶) الْمُسَامِحُ: یہ سَمَحٌ سے مشتق ہے، بمعنی تساہل و درگزر کرنے والا، سَمَحٌ يَسْمَحُ (ف) سَمَحًا وَسَمَاحَةً وَسُمُوْحَةً. بمعنی درگزر کرنا۔

(۷) الْأَنْصَابُ: یعنی لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، کھڑا ہونا، نصب ہونا، بلند و قائم ہونا، (لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، انصاف انتصاباً۔ نشانہ بننا از افعال، وَنَصَبٌ يَنْصَبُ (ض، س) نَصْبًا، نیز واضح رہے کہ نَصَبٌ تھکنے اور مشقت میں پڑنے کے معنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. فَإِذَا فَرَعْتَ فَإِنَّصَبْ.

(۸) لِإِزْرَاءِ: یہ ناقص یائی ہے ماخوذ زری سے، مستعمل از ضرب، بمعنی حقیر کرنا و عیب لگانا، یہ کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور کبھی متعدی بالباء ہوتا ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: تَزَدَرِي أَعْيُنُكُمْ.

(۹) الْقَادِحُ: صیغہ اسم فاعل، قَدَحٌ يَقْدَحُ (ف) قَدْحًا۔ بمعنی عیب و طعنہ دینا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَأَلْمُورِيَتْ قَدْحًا.

(۱۰) هَنْكٌ: باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی پردہ درری کرنا، یا پردہ پھاڑنا۔ هَنْكٌ ضد ہے سترکی۔

(۱۱) الْفَاضِحُ: صیغہ اسم فاعل مشتق "فضح" سے مستعمل ہے۔ فَضَحَ يَفْضَحُ (ف) فَضْحًا. رسوا کرنا۔ اور "الفاضح" وہ شخص ہے جو کسی کے عیوب کی تشہیر کرے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ.



وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سَوْقِ الشُّهُوَاتِ إِلَى سَوْقِ الشُّبُهَاتِ؛ كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطَوَاتِ إِلَى

خِطَطِ الْخَطِيئَاتِ. وَنَسْتَوْهَبُ مِنْكَ تَوْفِيقًا.

ترجمہ:- اور ہم آپ سے استغفار طلب کرتے ہیں اپنی خواہشات نفسانی کو شبہات کے بازار کی طرف لیجانے سے (یعنی لے جانے سے) ایسے ہی ہم آپ سے استغفار (اور پناہ) کے خواستگار ہیں سرزمین معصیت کی طرف قدموں کے بڑھانے (نقل کرنے) سے اور ہم آپ سے ایسی توفیق کے طلبگار ہیں۔

(۱) نَسْتَغْفِرُ: اسْتَغْفَرُ سے ہے، جس کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، از استفعال، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ. اس میں "س" ت" طلب کیلئے ہیں، یہ غَفَرْتُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں مجرد ضرب سے ہے، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَمَنْ يَغْفِرْ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ. غَفِرَ وَغَفِيرٌ وَغَفِيرَةٌ وَغَفْرَانٌ وَغَفْرَةٌ وَغَفُورٌ. ثلاثی مجرد سے یہ سب اس کے مصادر ہیں۔ استغفار اور توبہ میں فرق علامہ لوسی فرماتے ہیں استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے معافی مانگنا اور توبہ سے مراد آئندہ کیلئے دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے۔

(۲) سَوْقٌ: (بفتح السين) کے معنی ہکانے کے ہیں اور سَوْقٌ (بضم السين) بمعنی بازار۔ سَاقٌ يَسُوقُ (ن) سَوْقًا وَسَيَاقًا، ہکانا۔ سَوْقٌ اور قَوْذٌ میں فرق یہ ہے، کہ سَوْقٌ کے معنی پیچھے سے ہانکنے کے ہیں اور قَوْذٌ کے معنی گلے میں رسی ڈال کر آگے سے کھینچنے کے ہیں، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ وَكَمَا وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى النَّارِ. مجرد قَادٌ يَقْوُدُ (ن) قَوْذًا وَقِيَادَةٌ وَقِيَادَةٌ وَقِيَادَةٌ بمعنی گلے میں رسی ڈال کر کھینچنا (رہنمائی کرنا) قَوْذٌ (بفتح الواو) قصاص از نصر، قَوْذٌ قَوْذًا. مع سے،

گردن لمبی ہونا۔

(۳) الشَّهَوَاتُ: یہ شہوۃ کی جمع ہے اور شہوۃ کے معنی اصلی ہیں: حَرَكَةُ النَّفْسِ طَلْبًا لِلْمَلَائِمِ. (یعنی نفس کا خواہشات کی طرف مائل ہونا) نیز مجازاً چاہت اور محبت کے معنی پر بھی شہوۃ کا اطلاق ہوتا ہے، شہان (یشہو شہوۃ و شہی (س) یشہلی شہیاً۔ محبت کرنا، چاہنا۔ وفي التنزيل: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُیْ اَنْفُسُكُمْ۔

شہوت اور لذت میں فرق: شہوت، لذیذ و سرور کر دینے والی شے کی طرف نفس کے شدید شوق کو کہا جاتا ہے، جبکہ اللذۃ: ہر وہ چیز جس کی طرف نفس شوقین ہو، اور اسے حاصل کرنے کی خوب کوشش کرے، پس دونوں میں فرق بالکل عیاں ہے۔

(۴) سُوقٌ: (بضم السين) جمعہ اسواق۔ هو محل البیع و الشراء، یعنی بازار، مستعمل از نصر وفي التنزيل: قَالُوْا مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْسُوْهُ فِی الْاَسْوَاقِ۔

(۵) الشَّبَهَاتُ: شُبُهَةٌ وَ شُبُهَةٌ کی جمع ہے، بمعنی حق و باطل اور حلال و حرام کا التباس ہونا، ومنه شَبَهَ شَيْئًا بِشَيْءٍ وَ شَبِهَ بِشَيْءٍ بَابُ فَتَحٍ وَ سَمِعَ، الشَّبَهَ وَ الشَّبَهَ مَا نَدَّاسَ كِی جمع اشباہ، شَبِيْهَةٌ بِشَيْءٍ بِشَيْءٍ جمع اور تشبیہیہ باب تفعیل سے اس کا مصدر ہے اور اشباہہ باب افتعال سے اس کا مصدر ہے، بمعنی ایک دوسرے کا مشابہ ہونا، قَوْلُهُ تَعَالٰی: وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَّوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ شبہ اور مثل میں فرق: یہ بیان کیا گیا ہے کہ شبہہ کا استعمال مشاہدہ کی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے، چنانچہ الشبہہ شبہہ السواد کہنا ٹھیک ہے، اور القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک نہیں، جبکہ القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک ہے۔

فائدہ: جانا چاہئے کہ کلام عرب میں مماثلت بیان کرنے کیلئے صرف ”کاف“ اور ”مثل“ ہی اصل ہیں، جبکہ الشبہہ اور النظیر، المثل کی جنس میں سے ہیں، بایں وجہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾، ”کاف“ کو ”مثل“ میں داخل کیا حالانکہ دونوں ہی مماثلت کیلئے موضوع ہیں، پس اس سے اپنے آپ سے کسی بھی چیز کی مشابہت کی نفی میں تاکید پیدا کر دی۔“

(۶) نَقَلَ: يَنْقُلُ نَقْلًا از نصر منتقل کرنا، نقل کرنا، قدم تحقیقہ۔

(۷) الْخَطُوَاتُ: یہ خَطُوۃ کی جمع ہے، بمعنی دونوں قدموں کے درمیان کی کشادگی، خَطَايَ خَطُو (ن) خَطُوًا یعنی دونوں قدموں کو کھول کر چلنا، وفي التنزيل: وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ۔

(۸) خِطَطٌ: یہ خَطٌ وَ خِطَّةٌ کی جمع ہے، بمعنی وہ زمین جو کسی کی ملک یا جاگیر ہو (یا وہ زمین جس میں اترا ہو)، خَطٌ يَخِطُ (ن) خَطًا لکھنا۔ خِطَطٌ، چراگاہ کو بھی کہتے ہیں۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَلَا تَخِطْهُ بِيَمِينِكَ الْآيَةَ۔

(۹) الْخَطِيئَاتُ وَ الْخَطَايَا: خطیۃ کی جمع ہے، بمعنی گناہ (بالقصد گناہ کرنا)۔ (خطا، یہ صواب کی ضد ہے) خَطِيئَتِي يَخِطُّ (س) خَطُنًا (واضح رہے کہ خطا، اثم اور ذنب میں یہ فرق ہے کہ خطا سے مراد صغائر، اثم سے مراد کبائر اور ذنب عام ہے)۔ وفي التَّنْزِيلِ: وَاحَاطَتْ بِهٖ خَطِيئَتُهُ الْآيَةَ۔

(۱۰) نَسْتَوْهَبُ: اسْتِيْهَابٌ سے ہے بمعنی ہبہ طلب کرنا، وَهَبَ (ف) يَهَبُ وَهَبًا وَهَبَةً اِی اِعْطَاهُ بِالْاِعْوَضِ. وفي التَّنْزِيلِ:

وَوَهَبْنَا لَهُ اسْحَقَ وَيَعْقُوبَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ اسْمِعِيلَ وَإِسْحَقَ. بہہ اور ہدیہ میں فرق: ”ہدیہ“ اگرچہ بہہ کی ایک قسم ہے مگر وہ ایسی شے کے ساتھ متصل ہوتا ہے جو ہدیہ الیہ (جس کو ہدیہ دیا جا رہا ہے) اس کی عظمت کا احساس دلاتی ہے بخلاف بہہ کے، نیز بہہ میں ایجاب و قبول اور قبضہ سب شرط ہیں۔

(۱۱) تَوْفِيْقًا: تفعیل کا مصدر ہے اور یہ وفق سے ماخوذ ہے، وَفِيْقٌ يَفِيْقُ (ح) وَفَقًا سے مستعمل بمعنی منشا کے موافق ہونا، وَفِي التَّنْزِيلِ: وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.



قَائِدًا اِلَى الرُّشْدِ، وَقَلْبًا مُّتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ، وَلِسَانًا مُّبْتَحَلِيًّا بِالصِّدْقِ، وَنُطْقًا مُّوَيَّدًا، بِالْحُجَّةِ، وَاصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزَّيْغِ.

ترجمہ:۔ جو (توفیق) ہدایت کی طرف کے لے جانے والی ہو، اور ہم خواستگار ہیں آپ سے ایسے قلب کے جو پلٹنے والا ہو حق کے ساتھ (یعنی حق کی طرف) اور ہم طلبگار ہیں ایسی زبان کے جو آراستہ ہو سچائی سے، اور ہم آپ سے ایسی توفیق گویائی کے طلبگار ہیں جس کی تائید کی گئی ہو دلائل سے، اور ہم آپ سے ایسی درستگی رائے کے طلبگار ہیں جو سچانے والی ہو کج روی سے۔

(۱) قَائِدًا: قَادٍ يَقُوْدُ (ن) قُوْدًا وَّقِيَادًا وَّقِيَادَةً وَقِيَادَةً وَمَقَادَةً، آگے سے کیل یا رسی پکڑ کر کھینچنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَ اَنَا مِمَّا الصَّالِحُوْنَ وَمِنَادُوْنَ ذَالِكَ طَرِيقٌ قَدَدًا.

(۲) الرُّشْدُ: راستہ دیکھانا۔ رَشَدٌ (ن) يَرِشْدُ رِشْدًا وِرْشَادًا (س) رَشْدًا. وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى: قَدَتَّبَيَّنَ الرُّشْدَيْنَ الْغَيَّ، فَإِنِ انْبَسَمُ مِنْهُمْ رُشْدًا.

(۳) قَلْبًا: قلب کے معنی دل کے ہیں چونکہ دل میں خیالات پلٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے معنی پلٹنے کے آتے ہیں۔ وَفِي الْحَدِيثِ: قَلْبُ الْاِنْسَانِ بَيْنَ اصْبَعِي الرَّحْمَنِ يُقَلِّبُ كَيْفَ يَشَاءُ. اس کے بارے میں شاعر کا شعر ہے:

وَمَا سَمِيَّ الْاِنْسَانَ اِلَّا لِاُنْسِهِ وَمَا الْقَلْبُ اِلَّا اَنَّهُ يَتَقَلَّبُ

اس کی جمع قُلُوْبٌ وَاَقْلُبٌ آتی ہیں اور قلب کے معنی علم کے بھی آتے ہیں، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لِدُخْرِي

لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ. اِي عِلْمٌ وَفَهْمٌ.

(۴) مَع: یہ کلمہ ہے جو مصاحبت اور اجتماع پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسم ہے کبھی ساکن اور کبھی منون پڑھا جاتا ہے كَقَوْلِهِمْ جَاؤْا مَعًا. وَقَالَ الزَّجَّاجُ فِي قَوْلِهِ وَ اَنَا مَعَكُمْ۔ یہاں یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۵) الْحَقُّ: یہ مصدر ہے۔ یہ باطل کی ضد ہے بمعنی یقین، انصاف، اس کی جمع حقوق ہے۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: وَلَا تَلْبَسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ. حَقٌّ يَحِقُّ اِزْضَرْبٍ بِمَعْنَى ثَبَتٍ، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ. اِي الْقِيَامَةُ جَوَاقِيْنِ كَسَاتِحٍ ثَابِتَةٍ۔

حَقٌّ اَوْ صِدْقٌ فِي فَرْقٍ: حَقٌّ كَقَوْلِهِمْ جَاؤْا مَعَكُمْ۔ یہاں خارج کے مطابق ہونا اس چیز کے جو ذہن میں ہے اور صدق کہتے ہیں جو اس کے برعکس ہو۔

اور حق کی ضد باطل ہے اور صدق کی ضد کذب ہے۔ اور بعض نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ حق کا اطلاق اعتقادات پر ہوتا ہے اور صدق کا اطلاق قول پر ہوتا ہے۔ (افاضات ص: ۱۶)

(۶) لِسَانًا. بمعنی زبان، اَلله نَطَقَ، وَالْجَمْعُ اَلْسُنٌ وَ اَلْسِنَةٌ، لُئْسُنٌ وَ لِسَانَاتٌ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَ لِسَانًا إِذَا كَرَأَ لِسَانَ (ن) يَلْسُنُ لِسَانًا. بمعنی فصیح اللسان ہونا، اور سَمِعَ سے لَسْنَا مصدر ہے۔

(۷) مُتَحَلِّيًا: یہ حلاوة سے ماخوذ ہے بمعنی شیرینی کے ہیں کبھی یہ حلیہ سے مشتق ہوتا ہے از سَمِعَ بمعنی ہیئت وزینت۔ کما فی التنزیل: یحلون فیہامن اساور من ذہب. الآیة

(۸) اَلصِّدْقُ: یہ کذب کی ضد ہے۔ صَدَقَ (ن) یَصْدُقُ صِدْقًا وَ صَدَقًا. سچ کہنا، سچ بولنا، کما فی التنزیل: لَقَدْ صَدَقَكُمْ اللّٰهُ وَعَدَهُ.

(۹) نَطَقًا: نطق کا اطلاق کلام اور سمجھ اور کلیات کے معلوم کرنے پر کیا جاتا ہے عرف میں بولنے کو کہتے ہیں. وفی الفرقان: مالکم لا تنطقون. نَطَقٌ یَنْطَقُ (ض) نُطْقًا وَ نُطُوقًا۔ بولنا. ومنه المنطق والجمع مَنَاطِقُ.

(۱۰) مُؤَيَّدًا: یہ آیت سے مشتق ہے اس کے معنی قوی اور سخت قوت کے ہیں اس کا مصدر تَفْعِيل سے تأیید ہے کما فی التنزیل: واذ ایدتک بروح القدس. مجرد اَیَّدَ (ض) اَیَّدَا. کما فی التنزیل: والسماء بنینہا یاید. ای بقوة اَیَّدَ کے معنی بھاری ہونے کے جیسے: ولا یؤدہ حفظہما۔ از نصر ای لا یثقلہ.

(۱۱) بِالْحُجَّةِ: برہان، دلیل، غلبہ کے معنی میں مستعمل ہے، دلیل کو حجت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقابل پر غالب آجاتی ہے اس کی جمع حُجَجٌ وَ حِجَاجٌ آتی ہیں، از نصر، فی التنزیل: فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ.

(۱۲) اِصَابَةٌ: اس کے اصلی معنی ہیں الوصول الی الثواب۔ اور صَابَ (ن) یَصُوبُ صَوْبًا وَ صُیُوبَةً، بمعنی صواب (درستی) کو پہنچنے کے ہیں۔ یہ خطا کی ضد ہے. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ.

(۱۳) ذَائِدَةٌ: ص: (بالذال) ای دَائِعَةٌ یعنی دور کرنے والا اور وکسے والا از نصر كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ.

(۱۴) اَلزَّيْغُ: بمعنی حق سے باطل کی طرف پھر جانا، کج ہونا، زَاغٌ یَزِیغُ (ض) زَیْغًا وَ زِیغَانًا. بمعنی مائل ہونا۔ ای مال کما فی التنزیل: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى.



وَعَزِيمَةٌ قَاهِرَةٌ عَنِ هَوَى النُّفْسِ وَبَصِيرَةٌ نَدْرِكُ بِهَا عِرْفَانَ الْقُدْرِ وَأَنَّ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ إِلَى الدَّرَايَةِ وَتَعْضِدَنَا بِالْإِعَانَةِ عَلَى الْإِبَانَةِ.

ترجمہ:- اور ایسے پختہ ارادہ کی (درخواست کرتے ہیں) جو خواہشات نفسانی کو مغلوب کرنے والا ہو۔ اور ایسی بصیرت (قلب کی روشنی) عطا فرما جس کے ذریعہ ہم اپنے مرتبہ کو یا ہر چیز کے مرتبہ کو پہچان لیں۔ اور ہماری مدد فرما ہدایت کے ذریعہ علم و دانش کی

طرف۔ اور طاقت دے ہم کو اپنی مدد سے بیان کرنے پر یا مشکلات دور کرنے یا واضح کرنے میں۔

(۱) عَزِيْمَةٌ: بمعنی مؤکد ارادہ، پختہ ارادہ۔ اس کے اصلی معنی تَصْمِيْمُ الْقَلْبِ عَلَى شَيْءٍ. عَزَمَ يَعْزِمُ (ض) عَزَمًا وَعَزِيْمَةً وَعَزِيْمًا۔ یہ عَزِيْمَةٌ حق واجب، جمع عزومات آتی ہے، کقولہ تعالیٰ: فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

(۲) قَاهِرَةٌ: بمعنی غالب ہو جانے کے ہیں جب کہ اس کے صلہ میں ”علیٰ، الیٰ“ یا متعدی بنفسہ ہو، لہذا یہاں ”عن“ غلط ہے۔ کمافی التنزیل: فَمَا لِلْيَتِيمِ فَلَا تَقْهَرُ. (افاضات ص: ۱۷)

(۳) هَوَى: بمعنی عشق محبت خواہش از سماع اس کی جمع اَهْوَاء ہے، وفي التنزیل: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. فَاَجْعَلْ لِّفِتْنَةِ الْمَسَدِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ. امام راعب فرماتے ہیں کہ ہوی کے معنی نفس کا خواہش کی طرف مائل ہونا۔

(۴) نَفْسٌ: (بسكون الفاء) بمعنی روح، خون، جسم و عظمت و ارادہ۔ جب یہ روح کے معنی میں ہوگا تو مؤنث ہوگا اور جب جسم مراد ہوگا تو مذکر ہوگا۔ اس کی جمع اَنْفُسٌ وَنُفُوسٌ آتی ہیں، کقولہ تعالیٰ: يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ الْخَبِيرِ. اور نَفْسٌ (بفتح الفاء) بمعنی سانس جمع اَنْفَاسٌ آتی ہے۔ نَفْسٌ (س) نَفْسًا وَنَفَاسِيَةً بِالشَّيْءِ بمعنی بجل کرنا۔ نَفْسٌ (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ (ای بعین) نظر بدلگانا۔ نَفْسٌ (ك) نَفَاسَةً وَنَفَاسًا وَنُفُوسًا وَنَفِيْسًا بمعنی نفس و مرغوب ہونا۔ نَفْسٌ (تفعیل) تَنْفِيْسًا. عنه الكربة، غم دور کرنا۔ تَنْفَسٌ (تفعل) سانس لینا۔ نَافَسٌ مُنَافَسَةً (مفاعلة) بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۵) بَصِيْرَةٌ: بصیرت فعل قلب ہے اور بصر فعل حاسہ ہے اس کی جمع ابصار ہے از کرم بصارة مصدر ہے۔ وفي التنزیل: اذْعُوْا لِي اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيْرَةٍ.

(۶) نَذْرٌ: از افعال مصدر اذراك ہے بمعنی پالینا۔ کقولہ تعالیٰ: اِنَّمَا تَكُونُوْنَ اِيْدِرَ كِكُمْ الْمَوْتِ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بَرَجٍ مُّشِيْدَةٍ. ذَارِكُهُ مُدَارِكَةٌ وَذَارِكًا بِمعنی لاحق ہونا۔ تَدَارِكُ الْقَوْمَ آخر کا اول سے سے ملنا۔ استدراك الشئء بالشئء کسی چیز سے کسی چیز کو حاصل کر لینا استدراك (استفعال) ادراك کرنا۔ تدارك (تفاعل) بمعنی باہم ملنا۔

(۷) عِرْفَانٌ: مصدر ہے از ضرب پہچانا۔ کمافی الفرقان: فلما جاءهم ماعرفوا. علم اور معرفت میں فرق: ان دونوں کے درمیان مختلف وجہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے (ا) علم ادراك بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراك بالحواس کو کہا جاتا ہے۔ (ب) علم کا استعمال کلیات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جزئیات میں ہوتا ہے۔ (ج) علم یہ جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے۔ (د) معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے۔

(۸) الْقُدْرُ: بمعنی مبلغ الشئء. طاقت، عزت، بزرگی، وقار اور کسی چیز کا دوسری چیز کے بغیر کمی زیادتی کے بالکل برابر ہونا۔ قدر يَقْدِرُ (ض، ن) قَدْرًا أَوْ قُدْرَةً مصدر بمعنی مرتبہ کو پہنچانا، قادر ہونا۔ کمافی الفرقان: قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

(۹) تَسْعِدُنَا: از افعال مصدر استعادت ہے موافقت کرنا، مدد کرنا اور سعادت یہ شقاوت کی ضد ہے۔ وفي التنزیل: فَمِنْهُمْ شَقِيْقٌ وَسَعِيْدٌ. فتح سے اس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں سَعَدٌ (ف، س) يَسْعُدُ سَعْدًا أَوْ سَعُوْدًا۔

(۱۰) **الْهِدَايَةُ**: بمعنی ہدایت کرنا، کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے، یہ ضلالت کی ضد ہے۔ از ضرب، کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے: اهدنا الصراط المستقیم۔ کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے: الحمد لله الذي هدانا لهذا۔ کبھی الی کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔

(۱۱) **الدَّرَايَةُ**: مصدر بمعنی جاننا کما فی القرآن: وَمَا أَذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. دَرَى (ض) دَرِيًّا وَدَرَايَةً بمعنی جاننا۔ درایت اور فہم میں فرق: ان دونوں کے اندر کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) درایت ملکہ سمجھ کو کہتے ہیں اور فہم ایک بات کے سمجھنے کو کہتے ہیں (ب) درایت خاص ہے اور فہم عام ہے اور درایت کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علم پر جائز نہیں ہے۔

(۱۲) **تَعَضُّدًا**: یہ عَضُدًا سے مشتق ہے بمعنی بازو۔ عَضُدًا (ن) عَضُدًا بمعنی اعانت کرنا و مدد کرنا۔ کما فی التنزیل العزیز: وَمَا كُنْتَ مَتَّخِذَ الْمُضْلِينَ عَضُدًا.

(۱۳) **بِالْإِعَانَةِ**: یہ مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ از ضرب کقولہ تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ۔ اور کبھی استعانت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالتَّصَلَاةِ.

(۱۴) **إِبَانَةٌ**: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی بیان کرنا، وضاحت کرنا۔ یقال ابان الشيء ای اوضحه کقولہ تعالیٰ: أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ۔ (الزخرف) **أَبَانَ الشَّيْءَ** بمعنی ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ **بَانَ (ض)** **بَيْنًا وَبَيْنًا** و **بَيْنُونًا** و **بَيْنُونَةً**۔ عنہ بمعنی جدا ہونا۔ **بَانَ (ض)** **بَيْنًا وَبَيْنًا** بمعنی ظاہر کرنا، واضح ہونا۔



وَتَعْصِمَنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ حَتَّى نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْأَلْسِنَةِ وَنُكْفَى غَوَائِلَ الزُّخْرَفَةِ فَلَا نُرَدُّ مَوْرِدَ مَائِمَةٍ.

ترجمہ:۔ اور بچائیں ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں۔ اور باز رکھئے ہم کو جہالت و بیوقوفی سے خوش طبعی و مذاق کی باتوں میں پس نہ اتریں ہم کسی گناہ کی جگہ پر (اترانے سے بچا) یہاں تک کہ مأمون ہو جائیں ہم زبانوں کی کٹی ہوئی کھیتوں سے (بیہودہ گوئی سے) اور کفایت کئے (بچائے) جائیں ہم طمع سازی کی آفتوں سے یا مزین کلام کی برائیوں سے۔

(۱) **تَعْصِمَنَا**: یہ عَصَمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بچانا و محفوظ رکھنا، از ضرب کما فی التنزیل: سَاوَىٰ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ.

(۲) **الْغَوَايَةُ**: یہ مصدر بمعنی گمراہی و جہالت از ضرب و صبح کما فی التنزیل: وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ، ای جہل.

(۳) **الرِّوَايَةُ**: روایت کے معنی ہیں: نقل الکلام عن المروى عنه الی الراوی. روى (ض) بیروی روایة. مرتھیہ۔

(۴) **تَصْرِفْنَا**: صرف مصدر ہے از ضرب بمعنی رد کرنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا۔ کما فی التنزیل: ثُمَّ انصرفتوا صرف الله قلوبهم.

(۵) **السَّفَاهَةُ**: بمعنی جہالت کے ساتھ بیوقوفی بھی ہو، ہلاکین، جاہل ہونا، بداخلاقی و جہالت۔ **سَفِهَ يَسْفَهُ (س)** **سَفِهًا** بمعنی

جہالت کے ساتھ بیوقوفی کی۔ کما فی التنزیل: **إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ**۔ اس کی جمع **سَفَاءٌ** و **سُفَهَاءٌ**۔ اور نھر سے اس کے معنی ذلیل و حقیر کرنے کے آتے ہیں۔ **وَلَا تَوْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمِ**۔ (النساء)

(۶) **أَلْفِكَاهَةٌ**: بمعنی مذاق، ہنسی، دل لگی، خوش طبعی۔ **فكهاء** و **فكاهة** بمعنی مزے کی باتیں کرنا۔ **کما فی الفرقان: فَكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ**۔ **وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ**۔ **فِكِهَةٌ** (س) **فِكِهَةٌ**۔ خوش طبع ہونا۔ **فِكِهَةٌ** (تفعیل) سے ہے۔ **ظرافت** اور **فکاہت** میں فرق: **فکاہت** کہتے ہیں مزے مزے کی باتیں کرنا خواہ اس سے نفع ہو یا نہ ہو، بخلاف **ظرافت** کے کہ اس سے نفع ہوتا ہے اور علم کی بات بھی ہوتی ہے۔

(۷) **لِنَأْمِنَ**: یہ **أَمِنَ** سے ماخوذ ہے بمعنی مطمئن و بے خوف ہونا۔ **أَمِنَ** (س) **أَمِنَاوْ أَمَانًا** و **أَمَانَةٌ** بمعنی بے خوف و مطمئن ہونا اور ایک امانت ہے جو خیانت کی ضد ہے وہ کرم سے آتا ہے اور ایک ایمان ہے جو کفر کی ضد ہے۔ **كقوله تعالى: أَنْتُمْ كَمَا أَمِنَ السُّفَهَاءُ**۔

(۸) **حَصَانِدٌ**: یہ **حَصِيدَةٌ** کی جمع ہے بمعنی وہ بھیجتی جو کاٹی جائے۔ **از ضرب نصر کما فی التنزیل: وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ**۔

(۹) **الْأَلْسِنَةُ**: یہ لسان کی جمع ہے بمعنی زبان۔ **لَيْسِنَ** (س، ن) **لَيْسَانًا**، **فصح اللسان** ہونا۔ **قَالَ تَعَالَى: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ**۔ (ہود)

(۱۰) **تَكْفَى**: اس کا مصدر **از ضرب کفایت** بمعنی کافی ہونا، **و فی التنزیل: وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا**۔ **قد مر تحقیقہ**۔

(۱۱) **غَوَائِلٌ**: یہ **غَائِلَةٌ** کی جمع ہے بمعنی حادثہ اور ہلاک کرنے والی مصیبت **غَالَةٌ** (ن) **غَوَلًا**۔ ای اہلکہ من حیث لا یدری۔ **اچانک غفلت سے کسی کو قتل کر دینا**۔

(۱۲) **الزُّخْرُفَةُ**: بمعنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنا۔ **زُخْرُفَةٌ** مصدر ہے **بروزن فَعْلَلَةٌ**، **زخرف** سے ماخوذ ہے بمعنی سونا۔ چونکہ سونے میں زینت ہے اس لئے اب اس کے معنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنے کے ہو گئے، **جمع زُخْرَافٍ**۔ **غوائل الزخرف** سے مراد جھوٹے کلام کی برائی۔ **و فی الفرقان: حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا**۔

(۱۳) **فَلَانِرْدٌ**: یہ **وَرُوْدٌ** سے مشتق ہے **”ورود“** کے معنی وارد ہونا، اترنا، پانی پینے کے لئے گھاٹ پر پہنچنا۔ **وَرْدٌ** (ض) **يُرْدُورُودًا**۔ پانی پر آنا۔ **کما فی الحدیث: اتَّقُوا الْبِرَازِ فِي الْمَوَارِدِ أَيْ الطَّرِيقِ**۔

(۱۴) **مَوْرِدٌ**: بمعنی جائے ورود۔ پانی کا گھاٹ۔ اس کی جمع **مَوَارِدٌ**۔ **و فی التنزیل: فَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ**۔

(۱۵) **مَائِمَةٌ**: بمعنی گناہ، و خطا، **ائِمٌ**، **گناہ** اس کی جمع **آئِمٌ** اور **مَائِمٌ** کی جمع **مَائِمٌ** ہے **از جمع**۔ **قوله تعالى: قُلْ فِيهِمَا آئِمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعٌ لِلنَّاسِ**۔ (البقرہ)۔ **ائِمٌ** اور **عقاب** میں فرق: واضح ہو کہ **ائِمٌ** وہ بُرا کام جو انسان کرے اور **عقاب**: وہ بُرا کام جو انسان کرے، **اُس** میں گناہ بھی ہو اور یہ گناہ اس سے قصد ہو جاتا ہے اور کبھی نہ ہو۔



وَلَا نَقِفْ مَوْقِفَ مُنَدِمَةٍ وَلَا نُرْهَقَ بِتَبَعَةٍ وَلَا مَعْتَبَةٍ وَلَا نُلْجَأَ إِلَىٰ مَعْدِرَةٍ عَنِ بَادِرَةِ اللَّهِمْ فَحَقِّقْ لَنَا هَذِهِ

الْمُنِيَّةُ وَأَنْلَنَا هَذِهِ الْبُعِيَّةُ.

ترجمہ:- اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پشیمانی جگہ پر۔ اور نہ تکلیف دئے جائیں ہم کسی برے انجام سے اور ناراضگی سے۔ اور نہ مجبور کئے جائیں ہم اظہار معذرت کی طرف کلمہ بادرہ کی وجہ سے (بغیر سوچے سمجھے جلد بازی میں کی گئی بات کہ معذرت کرنا پڑے)۔ اے اللہ پوری کر تو ہماری اس آرزو کو اور ہمارا یہ مطلوب عطاء کر۔

(۱) وَلَا نَقْفُ: وَقُوفٌ اس کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا اور یہ جلوس کی ضد ہے از ضرب یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲) أَلْمَوْقِفُ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، از ضرب، و فی التنزیل: وَقُوفُهُمْ انْهَمُ مَسْئُولُونَ. مرتحقیقہ.

(۳) مَنْدَمَةٌ: یہ ندامت سے ہے بمعنی پشیمان ہونا، افسوس کرنا، توبہ کرنا۔ نَدِمَ (س) يَنْدِمُ نَدَمًا. نادم و شرمندہ ہونا۔ و فی القرآن:

فَاصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ.

(۴) وَلَا تُرْهَقُ: اِرْهَاقٌ مصدر سے ہے بمعنی تکلیف مالا یطاق کے ہیں، کسی کو ناقابل برداشت تکلیف دینا۔ اور اس کے معنی یہ وقوف ہونے۔ بر افعال کرنے اور ظلم کرنے کے بھی آتے ہیں۔ کما فی القرآن: وَلَا تُرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. مجرد سماع سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۵) بِنَبِيَّةٍ: بمعنی برا انجام و الْجَمْعُ تَبَعَاتٌ تَبَاعَاتٌ تَبِعَ (س) تَبَعًا وَتَبَاعَةً وَتَبَاعًا. تابع ہونا، پیچھے آنا، کما فی الفرقان: فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ. اصل میں اس کے معنی پیچھے آنا، یعنی کام کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہو لیکن زیادہ تر بد انجام میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۶) مَعْتَبَةٌ: بمعنی غصہ و عتاب، سرزنش۔ اس کی جمع مَعَاتِبٌ، عَتَبَ (ن، ض) يَعْتَبُ عِتَابًا وَعِتَابًا مَعْتَبَةً۔ مصادر ہیں۔

(۷) وَلَا نُلْجَأُ: اس کا مصدر اِلْجَاءٌ ہے بمعنی مجبور کرنا، مضطر کرنا۔ اِزْفَحَ سَمِعَ بمعنی پناہ گزین ہونا۔ وَمِنْهُ مَلْجَأٌ بمعنی پناہ کی جگہ۔

كقوله تعالى: وَظَنُّوا أَنَّهُ لَا مُلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ۔ (التوبة)

(۸) مَعْدِرَةٌ: یہ عُدْرٌ سے مشتق ہے بمعنی عذر کرنا۔ و الجمع مَعَادِيرٌ. و فی القرآن: وَلَوْ أَلْقَى مَعَادِيرُهُ۔ عذروہ ہے کہ انسان اپنے تصور کا اقرار کرے جس سے اس کی غلطی معاف ہو جائے۔

(۹) بَادِرَةٌ: کی جمع بَوَادِرَاتٌ آتی ہے۔ بادرہ: تیزی، وہ کلام جو انسان سے شدت غضب میں ظاہر ہو، گناہ، بغزش، بادر کی جمع بَوَادِرٌ ہے۔

بَدْرٌ يَبْدُرُ (ن) بُدُورًا بمعنی جلدی کرنا۔ و فی التنزیل: لَا تَأْكُلُوْهَا سِرَافًا وَبِدَارًا. ای مسارعة بادرہ۔

(۱۰) أَللَّهُمَّ: قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكُ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمَلِكَ مَن تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ۔ یہ

اصل میں ”يَا اللَّهُ“ تھا عند البصر بین۔ اور ”يَا اللَّهُ أَمَّنَا بِخَيْرٍ“ تھا، مرتحقیقہ۔

(۱۱) فَحَقِّقْ: فاء فصیحیہ ہے اور یہاں شرط محذوف ہے۔ ای اللهم ان كان هذا هو الحقُّ فَحَقِّقْ. لازمی اور متعدی دونوں میں

مستعمل ہے مجرد از نصر و ضرب۔

(۱۲) الْمُنِيَّةُ: (بکسر المیم و ضمها) بمعنی آرزو جمع منی و منی ہیں۔ وَهِيَ مَا يَتَمَنَّى الرَّجُلُ. منی (ض) منياً. مناً (ن) منوا بمعنی

آزما نا، بتلا کرنا۔ كقوله تعالى: وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ۔ (النساء) مُنِيَّةٌ آرزو جمع منی و منية. موت

فیصلہ الہی جمع مَنَایَا۔ منیۃ اور اُمْنِیۃ میں فرق: منیۃ چھوٹی باتوں کی آرزو کو، اور اُمْنِیۃ، بری باتوں کی آرزو کو کہتے ہیں۔
 (۱۳) اِنلَنَا: اِنَالَةٌ مصدر سے مشتق ہے نَالَ (ض، س) یَسَالُ نِیْلًا وَنَالًا۔ بمعنی دینا واپانا۔ کقولہ تَعَالٰی: لَنْ یَسَالَ اللّٰهُ لِحُومِهَا وَلَا دِمَائِهَا۔ (الحج) اِنَالَةٌ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور بیک مفعول بھی ہوتا ہے بمعنی دینا۔
 (۱۴) اَلْبَغِیۃُ: بمعنی حاجت، مقصود، مطلوب، بَغِی (ض) یَبْغِی بَغْیًا وَبَغْیًا بِمعنی طلب کرنا، اور بغاوت کے معنی میں مستعمل ہے
 کما فی الفرقان: یَبْغُونَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔



وَلَا تُضْحِنَا عَنْ ظَلِّكَ السَّابِغِ. وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِّلْمَاضِغِ. فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ يَدَ الْمَسْتَلَةِ. وَبَحَعْنَا
 بِالْاِسْتِكَاثَةِ لَكَ وَالْمَسْكِنَةِ وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمِّ۔

ترجمہ:۔ اور مت دور کر تو ہم کو اپنے کامل سایہ سے۔ اور مت بنا ہم کو گوشت کا ٹکڑا (یعنی باعثِ حسد) چبانے والوں کیلئے (حسد کرنے والے کیلئے) اس لئے کہ دراز کیا (بڑھایا) ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ۔ اور اپنی عاجزی اور فقیری کا اقرار کرتے ہیں (تیرے لئے یعنی تیرے سامنے) اور آپ کے بے شمار نزولِ رحمت کے طلب گار ہیں۔

(۱) تُضْحِنَا: یہ اَضْحَى يُضْحِي اِضْحَاءً سے، ضَحَا (ن) ضَحْوًا۔ جو ضحی سے مشتق ہے بمعنی دھوپ میں جانا، زائل کرنا اور کبھی ظاہر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ضَحَى (س) ضَحِيًا بمعنی مکشف ہونا، ظاہر ہونا۔ فی القرآن: اِنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيْهَا وَلَا تَضْحَى. وَمِنْهُ الضَّحَى. چاشت کا وقت۔

(۲) ظِلٌّ: سایہ اس کی جمع اظلال و ظلال و ظلون۔ كَمَا قَالَ تَعَالٰی: وَظِلَالُهُمْ بِالْعُدُوِّ وَالْاَصَالِ۔ مجرد اسم۔ ظل اور فی میں فرق: بعض علماء کے نزدیک فی اس سایہ کو کہتے ہیں، جو زوال کے بعد غروب سے قبل تک ہو اور ظل اس سایہ کو کہا جاتا ہے، جو زوالِ شمس سے پہلے پہلے ہو۔

(۳) السَّابِغُ: بمعنی کامل، اس کی جمع سَوَابِغ ہے از نصر کما فی القرآن: وَاسْبَغْ عَلَيْهِ نِعْمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً. مر تحقیقہ۔

(۴) وَلَا تَجْعَلْنَا: جعل مصدر فتح سے بمعنی کام کرنا اور کبھی اعطی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کما فی القرآن: وَاجْعَلْ لِيْ لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں جیسے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ كُلَّ شَيْءٍ اٰی خَلْقٍ كُلِّ شَيْءٍ. کبھی گمان و اعتماد کیلئے بھی آتا ہے، جیسے: وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا. اٰی ظنوا الملائكة اناثا۔

(۵) مُضْغَةٌ: وہ لقمہ جو دانت سے چبایا جائے، یا گوشت کا ٹکڑا۔ کما فی الفرقان: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً. اس کی جمع مُضْغٌ از فتح و نصر بمعنی چبانا، یہاں مراد باعثِ حسد ہے۔

(۶) مَدَدْنَا: یہ اس کا مصدر مَدَّ ہے مَدَّن (ن) يَمُدُّ مَدْمَدًى مَدِيْدَةً جب کہ وہ ہاتھ بڑھائے، مَدَّ اللّٰهُ عَمْرَهُ اللّٰهُ اس کی عمر دراز کرے۔ مَدَّكَ اسْتَعْمَالَ زیادہ تر مکر وہ میں ہوتا ہے کقولہ تَعَالٰی: وَيَمْدُهُمْ فِيْ طَعْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ اور امداد کا استعمال زیادہ تر اچھی چیزوں کیلئے ہوتا ہے۔

(۷) يَدٌ: قَالَ ابُو اسْحَاقَ: اَلْيَدُ مِنْ اطْرَافِ الْاَصْبَاحِ اِلَى الْكِفِّ - اس کی جمع ایدی ہے اور جمع الجمع ایا دینی ہے اور عربی يَدٌ مَوْنُثٌ مستعمل ہے۔

(۸) اَلْمَسْئَلَةُ: يَه سُوَالٌ سے مشتق ہے. يُقَالُ: سَأَلَ (ف) يَسْأَلُ سُوَالًا وَمَسْئَلَةً. اس کی جمع مسائل ہے، جس کے معنی سوال کرنا ومانگنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور دو مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے کما قال تعالى: سَأَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۹) بَخَعْنَا: (بتقديم الباء) بمعنی ذلیل ہونا۔ بَخَعَ (ف) يَبْخَعُ بَخْعًا. اور جب سح سے آئے گا تو اسکے معنی عاجزی سے اقرار کرنے کے ہوتے ہیں۔ وَفِي الْقُرْآنِ: فَالْعَلَّكَ بِاخِيعَ نَفْسِكَ عَلَى آثَارِهِمْ - اور یہاں پر اقرار کے معنی میں ہے۔

(۱۰) اَلْاِسْتِكَاَنَةُ: بمعنی عاجزی اور ذلت کے ہیں اس کی اصل ”کون“ ہے یعنی كَمَانَ (ن) يَكُونُ كَوْنًا. اِسْتِكَاَنَةُ اِسْتِعْمَالُ كِ تَعْنِي وَزْنَ - وَفِي التَّنْزِيلِ: فَمَا ضَعِفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا. اور بعضوں نے کہا کہ یہ ”کین“ سے مشتق ہے بمعنی شرمگاہ عورت کے۔ یعنی حقارت میں، بعض نے کہا سَكُونٌ سے ماخوذ ہے، استعمال سے بھی استعمال ہے۔

(۱۱) اَلْمَسْكِنَةُ: بمعنی فقر و ذلت و ضعف و بیچارگی۔ سَكَنَ (ن، ك) يَسْكُنُ سَكْنًا وَسُكُونَةً. وَفِي التَّنْزِيلِ: ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ.

(۱۲) اِسْتَنْزَلْنَا: يَه اِسْتَنْزَالٌ مصدر سے بمعنی اوپر سے نیچے آنا، ”س ت“ طلب کیلئے ہے، بمعنی نزول کا طلب کرنا، مجرد نزل از ضرب سے ہے بمعنی اترنا۔ کما قال تعالى: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - (القدر)

(۱۳) الْجَمُّ: جَمٌّ بمعنی کثیر یہ صفت کا صیغہ ہو سکتا ہے اور مصدر بھی، جمع اس کی جَمَامٌ، جُمُومٌ۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا. ای کثیرا، از ضرب، نصر.



وَفَضَّلَكَ الَّذِي عَمَّ بِضُرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْأَمَلِ ثُمَّ بِالرَّسُولِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ

الْمُشَفَّعِ فِي الْمُحَشِّرِ الَّذِي حَتَمَتْ بِهِ النَّبِيِّنَ.

ترجمہ:- اور آپ کے اس فضل کا جو عام ہے، اپنی عاجزانہ طلب کے ساتھ، اور سرمایہ یا امید کی پونجی کے ساتھ (طلبگار ہیں) پھر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے (جو مخلوق کے سردار ہیں) آپ کے انعامات کے طلبگار ہیں۔ اور ایسی شفاعت کرنے والے ہیں حشر میں جن کی شفاعت مقبول ہو چکی ہے، اور ختم کر دیا ہے آپ نے ان کی ذات پر نیوں کا سلسلہ۔

(۱) فَضْلٌ: مصدر ہے از نصر و سح بمعنی بزرگی، احسان، بڑائی جمع افضال ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۲) عَمٌّ: از نصر یہ خصوص کی ضد ہے اس کا مصدر عموم ہے بمعنی عام ہونا. يُقَالُ: عَمَّ الْمَطَرُ بَارِشًا عَامٌ هَوِيَ. عَمَّمَ بمعنی عام کرنا تفعیل سے، تَعَمَّمَ تَفَعَّلَ سے، پگڑی باندھنا۔

(۳) بِضُرَاعَةٍ: مصدر ہے بمعنی عاجزی کرنا، بگڑ گڑانا، از فتح کما فی القرآن: وَادَّكُرْنَاكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً.

(۴) اَلطَّلُبُ: مصدر از نصر بمعنی کسی چیز کو تلاش کرنا۔ كَمَا قَالَ تَعَالَى: فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلْبًا. ومنه طَالِبٌ والجمع طَالِبُونَ وطلبة وطلاب.

(۵) بِيضَاعَةٌ: مال کا وہ حصہ جو تجارت کیلئے ہو، سرمایہ، پونجی از فتح اس کی جمع بِيضَائِعٌ. كما في القرآن: وَجَنَابِ بِيضَاعَةٍ مَرْجَاةً.
(۶) الْأَمَلُ: امید جمع آمال یہ مصدر، از نصر کقولہ تَعَالَى: وَخَيْرٌ أَمَلًا. (الکھف) امل، رجاء اور طمع میں فرق: واضح ہو کہ ان الفاظ کے درمیان فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ قریب الحصول شی کی امید کرنے کو طمع کہتے ہیں اور بعید الحصول شی کی امید کرنے کو امل کہا جاتا ہے اور مترادف الحصول شی کی امید کو رجاء کہتے ہیں۔

(۷) التَّوَسُّلُ: یہ مصدر ہے از تفعل بمعنی وسیلہ پکڑنا۔ الوسيلة ما يتقرب به الى الخير. كما في الفرقان: وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ. مجرد از ضرب و سَلَّ يَسْلُ (ض) و وسيلة بمعنی تقرب حاصل کرنا۔

(۸) مُحَمَّدٌ: «صلی اللہ علیہ وسلم» یہ حمد سے ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَحْمِيدٌ ہے بمعنی بار بار تعریف کرنا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ.

(۹) سَيِّدٌ: بمعنی سردار جمع سَادَةٌ از نصر. وفي التنزيل: وَالْفَيَاسِيَّةَ هَالِدَى الْبَابِ.

(۱۰) الْبَشَرُ: بمعنی مخلوق اس کا اطلاق مذکر مؤنث واحد جمع سب پر ہوتا ہے یہ بَشْرَةٌ سے مشتق ہے از نصر جمع أَبْشَارٌ. في التنزيل: أَنْوَمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلَنَا. بَشْرَةٌ کے معنی ظاہری جلد کے ہیں۔

(۱۱) الشَّفِيعُ: بمعنی شفاعت کرنے والا و سفارش کرنے والا۔ شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً سفارش کرنا۔ شَفَعَ کی جمع شَفَعَاءُ، في التنزيل: وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً.

(۱۲) الْمَحْشِرُ: (بفتح الشين و كسر الشين) اکٹھا ہونے کی جگہ، میدان قیامت۔ از ضرب و نصر کقولہ تَعَالَى: وَحَشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودَهُ۔ (النمل)

(۱۳) حَتَمَتْ: یہ تم مصدر سے ہے از ضرب بمعنی آخر کو پہنچا دینا و مہر لگانا۔ كما في القرآن: حَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ. (البقرہ)
(۱۴) النَّبِيِّنَ: یہ جمع نبی کی بمعنی خبر دیے والا اور الہام الہی کے ذریعہ پوشیدہ اور آئندہ امور کی خبر دینے والا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ہمزہ ہے نباء سے ماخوذ ہے بمعنی خبر اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ناقص واوی ہے اور یہ نَبْوَةٌ یا نَبَاؤُف سے ماخوذ ہے بمعنی بلندی، ارتفع نبی کی جمع انبیاء و نبیین ہیں۔ کقولہ تَعَالَى: وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ.



وَأَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عَلِيِّنَ وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ.

ترجمہ:- اور بلند کیا ہے آپ نے ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں۔ اور جنکی تعریف کی ہے آپ نے اپنی کتاب مبین میں۔ جن کے بارے

میں آپ نے فرمایا۔ اس حال میں آپ سب سے زیادہ سچے کہنے والے ہے (کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔ (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے)

(۱) اَعْلَيْتَ: اس کا مصدر اَعْلَاءَ ہے بمعنی بلند کرنا یہ افعال سے ہے، مجرد عَلَا (ن) يَعْلُو عَلُوًا۔ بلند ہونا اور اسفل کی ضد ہے اور مع سے عَلَى يَعْلَى عَلَاءً ہے۔ وفي التنزيل: اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ.

(۲) دَرَجَةٌ: بمعنی مرتبہ، اس کی جمع درجات۔ اور دَرَجَةٌ کے معنی سیڑھی و طبقہ کے بھی آتے ہیں۔ يقال دَرَجَ (س) يَدْرَجُ دَرَجًا بمعنی بلند مرتبہ ہوا، ترقی کی۔ دَرَجَ (ن، ض) دَرَجًا، دُرُوجًا۔ وہ درجوں پر چڑھا۔ وفي القرآن: وَلِلرَّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ. (البقرہ)

(۳) عَلِيَيْنَ: یہ جنت میں ایک اونچے مقام کا نام ہے۔ جیسے دوزخ میں تھین ہے يَاعِلِيَيْنَ سے مراد وہ دفتر جہاں نیکیوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ یہ عَلِيَّة کی جمع ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عَلِيَيْنَ. (المطففين)

(۴) وَصَفْتَهُ: وصف مصدر سے ہے۔ وَصَفَ (ض) يَصِفُ وَصْفًا بمعنی صفت بیان کرنا، مزین کرنا۔ كما في القرآن: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ. صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے و اصف کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدہ عِدَّةٌ وَاوَكُحْدٌ کر دیا اور اس کے آخیز میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔

(۵) كِتَابٌ: یہ فعال کے وزن پر ہے، فعال اکثر مفعول کے معنی میں آتا ہے۔ تو كِتَابٌ بمعنی مکتوب ہے و الجمع كُتُبٌ. از نظر لکھنا۔ كما في القرآن: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ. ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ. (البقرہ)

(۶) الْمُبِينُ: اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے بمعنی بیان کرنا و ظاہر کرنا۔ یہ باب ضرب افعال و استفعال و تفعیل سے بھی لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَكُلُّ شَيْءٍ اَخْصَيْنَاهُ فِي اِمَامٍ مُّبِينٍ۔ (یس)

(۷) فَقُلْتُ: مصدر قول ہے بمعنی کہنا۔ قَالَ (ن، ض) يَقُولُ قَوْلًا قِيْلًا مَقَالَةً وَمَقَالًا. قَالَ کبھی اعتقاد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے: قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ اٰیٰی اَعْتَقَدُوا. اور افتراء کے معنی میں بھی جیسے: وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكُذْبُ. اٰیٰی يَفْتَرُونَ. قِيلَوْلَةٌ مصدر، از ضرب بمعنی دو پہر کو سونا۔

(۸) اَصْدَقُ: اسم تفضیل صدق سے ضد الكذب ہے باب نصر صدق صفت کا صیغہ ہے صدیق مبالغہ جمع اَصْدِقَاءُ كما في القرآن: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا.

(۹) الْفَاتِلِينَ: قول سے ہے بمعنی کہنے والا از نظر. قوله تَعَالَى: وَالْفَاتِلِينَ لِاٰخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اَيْنَا۔ (الاحزاب)

(۱۰) اَرْسَلْنَا: یہ ارسال مصدر سے ہے بمعنی بھیجنا اور چھوڑنا جیسے وَاَرْسَلْ بِهِ۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. رَسَلَ (س) رَسَلًا وَرَسَالَةً. الشُّعْرُ. بالوں کا لمبایا لٹکا ہوا ہونا۔ تفعیل سے رَسَلَ فِي الْقُرْآنِ، خوش آواز سے پڑھنا۔ ترسل باب تفعیل سے نرمی کرنا، یا رسول ہونے کا دعویٰ کرنا۔

(۱۱) رَحْمَةً: اس کے معنی رقتِ قلب اور احسان و مغفرت کے معنی میں بھی آتے ہیں از سرخ. قوله تعالى: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً
(۱۲) الْعَالَمِينَ: یہ جمع ہے عالم کی وَالْعَالَمِ (بفتح اللام) بمعنی الْخَلْقِ كُلُّهُ، عالم کی جمع عَوَالِمِ عَالَمُونَ۔ اور عَلَالِمِ بھی آتی ہے
اور بعض عَالَمِ کے معنی اُنس، جان لیتے ہیں۔ جیسے: لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔



اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ الْهَادِينَ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَادُوا الدِّينَ وَجَعَلْنَا لَهُدْيَهُ وَهَدْيِهِمْ
مُتَّبِعِينَ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ أَجْمَعِينَ۔

ترجمہ:- اے اللہ! رحمت نازل فرما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر جو رہنمائی کرنے والی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ان ساتھیوں پر جنہوں نے دین اسلام کو مضبوط کیا، اور بنادے ہم کو اتباع کرنے والا ان کی سیرت حسنہ کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آل و اصحاب کے طریقے کا اور نفع پہنچا ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آل و اصحاب کی محبت سے۔
(۱) اللَّهُمَّ: امام فراء کے نزدیک ”اللَّهُمَّ“ کے معنی ”يَا اللَّهُ أُمَّ بَيْحِيرٍ“ کے ہیں امام خلیل و سیبویہ و دیگر علماء کے ہاں اللَّهُمَّ بمعنی يَا اللَّهُ
ہے۔ کما جاء في القرآن: اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ۔

(۲) فَصِّلْ: یہ تَصْلِيَةٌ مصدر سے ہے یہ ماخوذ ہے صَلَاةً سے، جس کے معنی سرین کے ہیں، چونکہ صَلَاةً میں تحریک سرین ہوتی ہے۔
بعض اس کو صَلَاةً (بِالْمَدِّ) سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی گرم پتھر کے ہیں، بعض اس کو صَلَاةً سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی
دعا بالخیر و تسبیح کے ہیں۔ وفي القرآن: أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔

(۳) إِلَهِ: اس کے استعمال و لفظ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آل و اہل ایک لفظ ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل میں ”اول“ تھا اس
میں خلاف قیاس ہمزہ کو واو سے بدل لیا گیا، بعض آل کی اصل ”اہل“ بدلیل ”أَهْلِيلُ“ کہتے ہیں۔ پھر آل کا استعمال اشراف میں ہوتا
ہے اور اہل عام ہے۔ باب نصر و ضرب سے مستعمل ہے۔ كقوله تعالى: وَاعْرِفْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ۔ (البقرہ)

(۴) الْهَادِينَ: یہ جمع ہے ہادی کی، جیسا کہ قاضی کی جمع قضا ہے ہدیٰ از ضرب اس کے معنی ہدایت کرنا یا ہدایت پانا۔ یہاں یہی
مراد ہے یعنی ہدایت یافتہ۔ کما جاء في القرآن: وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ۔

(۵) أَصْحَابِ: یہ صحب کی جمع ہے صحب یہ صاحب کی جمع ہے اور صاحب کی جمع صُحْبَانٌ و صِحَابٌ ہیں اور اصحاب کی جمع
أَصْحَابِ آتی ہے۔ کما في القرآن: وَمَا صَاحِبِكُمْ بِمَجْنُونٍ. مَوْنٌ صَاحِبَةٌ جمع صَاحِبَاتٌ ہے از سرخ مصادر صُحْبَةٌ
و صَحَابَةٌ بمعنی ساتھ ہونا ملازم ہونا اور فتح سے مصدر صُحِبَا ہے بمعنی کھال کھینچ لینا۔

(۶) شَادُوا: یہ اجوف یائی ہے از ضرب یہ شیند سے مشتق ہے بمعنی گچ و چونا سے عمارت کو مضبوط کرنا۔ کما في القرآن: وَقَصْرٍ
مَشِيدٍ۔

(۷) أَلَدِينَ: بمعنی شریعت و بدلہ، جزا اس کی جمع ادیان آتی ہے۔ کما في القرآن: مَا لِكَ يَوْمَ الدِّينِ. یہاں دین سے مراد

شریعت اور مذہب دین اسلام ہے ذان (ض) یَدِينُنْ دیناً بمعنی قرض دینا، بدلہ دینا، مدت معلوم کیلئے مال دینا۔ کقولہ تَعَالَى: اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينِ الْآيَةِ وَمِنْهُ كَمَا تَدِينُنْ تَدَانٌ.

(۸) وَجَعَلْنَا: جعل مصدر سے بمعنی کام کرنا از فتح اور کبھی اعطی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں، اور کبھی گمان و اعتماد کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ اِنَاثًا. اى ظنوا الملائكة اناثا.

(۹) لِيَهْدِيَهُ: یہ مصدر ہے بمعنی ہدایت، اس کی جمع اَهْدِيَةٌ ہے از ضرب ہدایت کرنا کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچادے۔ یہ ضلالت کی ضد ہے۔ یہ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا. کبھی الی کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَا اِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ.

(۱۰) مُتَّبِعِينَ: یہ اتباع مصدر سے ہے از افتعال بمعنی پیروی کرنا۔ کما جاء في الحديث: اَمْرُنَا اِتِّبَاعُ الْجَنَانِزِ۔ مجرد از فتح۔ ومنه قوله تَعَالَى: لَمَّا اتَّبَعَتْ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ.

(۱۱) وَانْفَعْنَا: یہ نفع مصدر سے ہے اور نفع ضرر کی ضد ہے نَفَعٌ (ف) يَنْفَعُ نَفْعًا بمعنی فائدہ و نفع۔ ومنه الانتفاع بمعنی نفع حاصل کرنا از افتعال کقولہ تَعَالَى: يَوْمَ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ.

(۱۲) بِمُحِبَّتِهِ: یہ محبت ضد ہے بغض کی۔ حَبَّةُ (ض) حُبًّا وَحُبًّا یعنی اس نے محبت کی۔ اور خلاف قیاس ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو لفظ مجرد مضاعف ہو اور ضرب سے آئے، تو اس کیلئے لازم ہے کہ نھر سے بھی آئے، لیکن یہ نھر سے نہیں آتا۔ کما فی قَوْلِهِ تَعَالَى: وَالْقِيَّتْ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِّنِّي۔ (تفهيمات، بتغیر ص: ۵۷)

(۱۳) اَجْمَعِينَ: یہ جمع ہے اَجْمَعُ کی از فتح جَمَعَ (ف) جَمَعًا بمعنی اکٹھا کرنا، ملانا، ایک کرنا، عام کرنا۔ جامع بمعنی جمع کرنے والا والجمع جوامع۔ کقولہ تَعَالَى: اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ.



اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ.

وَبَعْدُ فَانَّهُ قَدْ جَرَىٰ بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْاَدَبِ الَّذِي رَكَدَتْ فِيْ هَذَا الْعَصْرِ رِيْحُهُ.

ترجمہ:- بیشک کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور دعا قبول کرنے کے لائق ہیں۔ (دعاؤں کو قبول کرنا آپ ہی کے شایان شان ہے)۔ اور (حمود و صلوة) کے بعد پس تحقیق شان یہ ہے (گزارش یہ ہے) کہ جاری ہوا (تذکرہ ہوا) بعض ادبی مجلسوں میں کہ وہ علم ادب کہ ٹھہر گئی ہے اس زمانہ میں (آج کل) جس کی ہوا۔

(۱) شَيْءٌ: بمعنی وہ چیز جو جانی جاسکے، خبر دی جاسکے۔ والجمع اَشْيَاءٌ، اَشْيَاءٌ ات، اَشْيَاءٌ اى، اَشْيَا. از فتح و جمع کما فی التنزیل: لَا تَسْتَلُوْا عَنِ اَشْيَاءٍ، وَفِي الْحَدِيْثِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ مَا لَمْ يَشَاءَ لَمْ يَكُنْ.

(۲) قَدِيرٌ: قَدِرٌ (ض، ص) يَقْدِرُ قَدْرًا، قُدْرَةً، مُقَدَّرَةً بمعنى قادر ہونا۔ کقولہ تَعَالَى: وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔ (الزمر)
 (۳) الإِجَابَةُ: یہ مصدر ہے بمعنی قبول کرنا از نصر اس کا مصدر اِنْجَابًا وَاجَابَةً بھی آتے ہیں اس سے مراد جواب دینا ہے۔ وفي القرآن: أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاكَ. اور یہ جواب سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا اور جواب اس لئے کہ سوال لاکتم قطع کرتا ہے۔
 (۴) جَدِيرٌ: بمعنی لائق۔ اس کی جمع جَدِيرُونَ، وَجَدْرَاءُ مِثْلَ فَتَاهٍ۔ يقال جَدْرٌ (ك) جَدَارَةٌ بمعنی لائق ہوا۔ واز نصر جَدْرًا بمعنی پھل نکلنا. يُقَالُ جَدْرَ الشَّجَرِ أَي خَرَجَ ثَمْرُهُ. کقولہ تَعَالَى: وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ۔ (الكهف)
 (۵) وَبَعْدُ فَإِنَّهُ۔ یعنی بعد فاء ہے یا تو ہم اَمَّا کیلئے فاء کائے ہیں یعنی ایسی جگہ اکثر اَمَّا لکھا جاتا ہے گویا یہاں بھی ”تو ہما“ لکھتے ہیں۔ اما مقدر ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ اما وہاں مقدر ہوتا ہے۔ جہاں فاء کا ما بعد امر ہو یا نہی یا استفہام ہو، جیسے: شارح رضی نے کہا ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ظرف کو شرط کے قائم مقام بنا کر فاء کا استعمال ہوا ہے۔ اور یہاں یہ دونوں مفقود ہیں۔ اور یہ ”بعد“ قبل کی ضد ہے۔ وفي التنزيل: لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ. (تفہیمات، بتغییر، ص: ۵۷)

(۶) جَرِيٌّ: فعل ماضی از ضرب ای جَرِيٌّ (ض) جَرِيًّا وَجَرِيَانًا، جَرِيَانَةٌ بمعنی جاری ہونا و فی التنزيل: هَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِ (زخرف) اور باب افعال سے متعدی ہوتا ہے۔

(۷) بَعْضٌ: بمعنی شے کا جزء، اس کی جمع أَبْعَاضٌ. وفي القرآن: وَإِنْ يَكَ صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يُعَذِّبُكُمْ. (المومن) اور بعض مصدر ہے اصل میں بمعنی قطع کرنا اور اس سے بَعْوَضٌ ہے (چمحر) کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے، بروزن فاعول ہے۔
 (۸) أُنْدِيَّةٌ: یہ ندی یا نادی کی جمع ہے بمعنی مجلس جماعت. ومنه النَّادِي وَالنَّدْوَةُ. وفي القرآن: وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرِ (العنكبوت) یہ لازم و متعدی دونوں میں استعمال ہوتا ہے و الجمع نَوَادِي و جمع الجمع أُنْدِيَّاتٍ. نَدَانٌ (ن) يَنْدُونُوا بمعنی مجلس میں حاضر ہونا۔

(۹) الْأَدَبُ: هو علم يحتز به من الخلل في كلام العرب لفظا وكتابة۔ ادب کے اصلی معنی دعا (پکارنے) کے ہیں ادب کو اس لئے ادب کہتے ہیں کہ اچھی چیز کی طرف بلا یا جاتا ہے اور اس سے بری باتوں سے روکا جاتا ہے از ضرب اور یہ کرم سے بھی آتا ہے تو اس کے معنی ادیب عالم ہونے کے آتے ہیں. يقال أَدَبٌ أَدْبَانِي صَارَ أَدْبِيًّا عَالِمًا. كما في الحديث: أَدْبِيٌّ رَبِّي فَأَحْسِنْ تَأْدِيْبِي.

(۱۰) رَكَدَتْ: اس کا مصدر از نصر رَكُوْدًا بمعنی ٹھہرنا، ساکن ہونا۔ يقال رَكَدَتْ أَيْ سَكَتَتْ. وفي التنزيل: فَيُظَلَّلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ۔ (الشورى)

(۱۱) الْعَصْرُ: یہ مصدر ہے از ضرب نچوڑنا کیونکہ زمانہ بھی انسان کو نچوڑ لیتا ہے لہذا اس کو عصر کہا جاتا ہے بمعنی دن رات۔ دن کے آخری حصہ کو بھی کہتے ہیں عصر کی جمع عُصُورٌ، أَعَصُرُ جَمْعُ الْجَمْعِ أَعَاصِرُ۔ عصر کے معنی صبح و شام اور دن رات کے بھی ہیں۔ كما في القرآن: وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ۔ (العصر) دہر، عصر اور قرن میں فرق: عصر کے معنی صبح و شام یا دن و رات کے آتے ہیں، اور دہر، زمانہ دراز یا ہزار سال کو کہتے ہیں یا عصر مثل دہر ہے۔ اور قرن، سو سال کا وقفہ کو کہا جاتا ہے۔ (مسودہ مقامات، ص: ۱۳)

(۱۲) رِيْحُهُ: بمعنی ہوا، اور خوشگوار ہوا۔ والجمع رِيَاخٌ وَأَرْوَاحٌ بعض کہتے ہیں چلنے والی ہوا۔ کما فی القرآن: وَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرًّا.



وَحَبَّتْ مَصَابِيْحُهُ ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بَدِيعُ الزَّمَانِ وَعَلَامَةُ هَمْدَانَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَعَزَى إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَانْدَرِيِّ نَشَاءَ تَهَا وَالِي عَيْسَى بْنِ هِشَامٍ رَوَاتَهَا.

ترجمہ:- اور گل ہو چکی ہیں جس کی شعیں (یا جس کا چراغ بجھ گیا) اس مقامات کا ذکر چھیڑا جن کا موجود علامہ بدیع الزمان ہمدانی ہیں (یا زمانے کے بدیع ہمدان کے علامہ)۔ (خدا ان پر رحمت نازل فرمائے) اور منسوب کیا ہے اس نے ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کی تصنیف کو اور عیسیٰ بن ہمام کی طرف اس کی روایت کو۔

(۱) حَبَّتْ: ای طَفَّتْ وَسَكَنْتْ. حَبَابٌ (ن) يَخْبُو خَبْوًا وَخُبُوَةٌ بمعنی آگ کا بجھنا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: كُلَّمَا حَبَّتْ زِدْنَا هُمْ سَعِيرًا. اور حَبَابٌ (ض) يَخْبِبُ بمعنی محروم ہونا۔

(۲) مَصَابِيْحُهُ: یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ۔ صَبِيحٌ (س) صَبَّحُوا صُبْحًا بمعنی چمکدار روشن ہونا صَبِيحٌ (ك) صَبَا حَةٌ بمعنی چمکدار و صاحب جمال ہونا۔ صَبِيحٌ (ف) يَصْبِيحُ صَبْحًا بمعنی صبح کو آنا۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَالصُّبْحُ إِذَا اسْفَرَ. (المدثر) سراج اور مصباح میں فرق: ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) سراج تو وہ ہے جو مائل بسرخی ہو اور مصباح وہ روشن چراغ ہو جو مائل بسفیدی ہو۔ (۲) سراج بہت بڑے چراغ کو کہتے ہیں اور اس میں روشنی بھی زیادہ ہوتی ہے اور مصباح وہ چھوٹا چراغ ہے جس میں روشنی بھی کم ہو۔

(۳) ذِكْرٌ: (بکسر الذال) بمعنی زبان سے یاد کرنا۔ ذُكِرَ (بضم الذال) بمعنی دل سے یاد کرنا، اور ذِكْرٌ (بفتح الذال) سے بمعنی یاد کرنا از نھر۔ اور یہ ذکر باللسان وبالقلب دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، ذِكْرٌ (ن) يَذْكُرُ ذِكْرًا۔ اور ذِكْرٌ بمعنی نصیحت ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ذَلِكْ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ۔ (ہود)

(۴) الْمَقَامَاتِ: یہ مقامات کی جمع ہے بمعنی مجلس اور مجمع قوم کے معنی میں آتے ہیں، مَقَامَاتِ (بافتح والضم) دونوں طرح مستعمل ہے۔ اگر اس کا مضاف الیہ اپنے اصلی موقع پر ہے تو اس کو بافتح پڑھیں گے ورنہ بالضم پڑھیں گے۔ اور ”بفتح میم“ مجرد ہے اور ”بضم میم“ مزید ہے اور مَقَامٌ (بفتح المیم و بضم المیم) مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے نصر سے یا افعال سے اور کبھی اسم ظرف کے اخیر میں تاء لگائی جاتی ہے جیسے مقبر سے مقبرۃ ہے۔ ایسا ہی یہاں ہے مقام کے معنی ٹھہرنے کی جگہ کے ہیں یا خطبہ کے معنی میں خواہ منظوم ہو یا منثور جیسے مقامات حریری، بجائے جگہ کے کلام کو مجازاً مقامہ کہا گیا ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى

النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔ (تفہیمات، ص: ۶۰)

(۵) ابْتِدَاعٌ: از افتعال بمعنی بے مادہ اور بے مثل پیدا کرنا۔ يُقَالُ بَدَعَ الشَّيْءَ بَدْعًا أَي اخْتَرَعَهُ ابْتِدَاعًا كَمَا فِي

القران: بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - واز کرم بدع بدعة و بدعا بمعنی جدید و محدث ہونا۔

(۶) الزَّمَانُ: وهو اسم لقليل الوقت و كثيره. والجمع أَرْمُنٌ وَأَرْمَنَةٌ وَأَرْمَانٌ. وقيل الزمان يكون شهرين إلى ستة اشهر. والدهر لا ينقطع.

(۷) عِلْمَةٌ: - یہ عالم کا مبالغہ ہے اور یہ تاء و بغیر تاء دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بمعنی بہت علم والا والجمع عَلَامُونَ وَعِلَامٌ۔

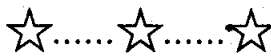
(۸) هَمْدَانٌ: (بفتح الهاء والميم) یہ خراسان کا ایک شہر ہے یہ دال مہملہ و ذال مجہد دونوں طرح ہے، مگر ذال مجہد کے ساتھ صحیح ہے۔ ہمدان نام شہر یا قبیلہ در ملک یمن۔ اور بدیع الزمان ہمدانی کا اصل نام ابو الفضل احمد بن حسین ہمدانی (متوفی: بروز جمعہ، ۱۰/۶/۳۹۸ھ) ہیں جو نہایت خوبصورت خوب سیرت، بڑے ذہین، یگانہ روزگار، عالم تھے۔ ۵۰-۵۰ اشعار سے زیادہ کا قصیدہ منکر نہایت روانی سے بلا کرم کا ست دُہرا دینا ان کے بائیس ہاتھ کا کھیل تھا۔ ۳۹۳ھ میں وفات پائی۔ (افاضات: ۲۶، مقامات ص: ۱۳، از مترجم) (۹) رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ جملہ دعائیہ مقررہ ہے۔

(۱۰) عَزْوِيٌّ: بمعنی نسبت کیا۔ عَزْوِيٌّ (ن) يَعْزُو عَزْوًا - عَزْوِيٌّ (ض) يَعْزُو عَزْوًا بمعنی منسوب کرنا۔ يقال عَزْوِيٌّ نَفْسُهُ إِلَىٰ بَنِي فَلَانٍ اِي نَسَبِهِ اِلَيْهِمْ اور اسی سے تعزیت ہے جہاں میت کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔

(۱۱) أَبُو الْفَتْحِ الْإِسْكَندَرِيُّ: - یہ مقامات بدیع میں بمنزلہ ابو یزید سروچی کے ہیں اور عیسیٰ بن ہمام بمنزلہ حارث بن ہمام کے ہیں۔ اور بدیع الزماں کا یہ طرز تھا کہ وہ ابو الفتح اسکندری کے قصائص بیان کرتے، اور عیسیٰ بن ہمام کو راوی بناتے تھے، لہذا علامہ حریری نے ان پر چوٹ کی ہے کہ وہ دونوں یعنی عیسیٰ اور ابو الفتح مجہول اور ایسے منکرہ ہیں کہ کبھی معرفہ نہیں بن سکتے۔ اگر یہی اعتراض کوئی علامہ حریری پر کرے کہ آپ نے بھی تو ہر مقامہ میں ابو یزید سروچی و حارث بن ہمام کا ذکر کیا ہے؟ وہ دونوں بھی تو مجہول ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ حارث بمعنی کھتی کرنے والا، دنیا میں ہر شخص آخرت کی کھتی کرتا ہے، لہذا وہ مجہول نہ رہا اور ہمام بمعنی ارادہ یا غم کرنے والا، اور ہر شخص کسی نہ کسی غم میں مبتلا، یا ارادہ کرتا رہتا ہے، لہذا وہ ”نکرة لاتتعرف“ نہ رہا۔ اور ابو یزید سروچی علامہ حریری کے زمانہ کا ایک فقیر تھا جو حاضر جوابی میں بے مثال تھا۔

(۱۲) نَشَاءُ تَهَا: بمعنی صنعت و کار گیری۔ يقال نَشَاءُ (ف) نَشَاءٌ وَنَشَوٌ وَنَشَاءَةٌ بمعنی پیدا ہونا، یا ہونا۔ كما في القرآن: وَإِنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ. (النجم) اور کرم سے نشاء مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا، اختراع و ایجاد کرنا۔ اور باب افعال سے اسی معنی میں مستعمل ہے کما سیاتی۔

(۱۳) روایتھا۔ باب ضرب سے روایہ مصدر ہے، اسکی تحقیق گزر چکی ہے۔



وَكَلَاهُمَا مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ وَنِكْرَةٌ لَا تَعْرَفُ فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ وَطَاعَتُهُ غُنْمٌ إِلَىٰ أَنْ أَنْشِئَهُ مَقَامَاتٍ، أَتَلَوْ فِيهَا تِلْوَوُ الْبَدِيعِ.

ترجمہ:- اور یہ دونوں ایسے مجہول ہیں، جن کی شناخت نہیں ہو سکتی (پہچانے نہیں جاسکتے) اور ایسا نکرہ ہے کہ معرفہ کیا ہی نہیں جاسکتا (یا ایسی تنکیر ہے کہ جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی) پس اشارہ کیا ایک ایسے شخص نے جن کا اشارہ بمنزلہ حکم ہے اور جن کی اطاعت میرے لئے غنیمت ہے، اس بات کی طرف کہ تصنیف کروں میں چند مقامات کو، جن میں پیروی کروں میں، بدیع الزماں ہمدانی کی۔

(۱) كَلَاهُمَا۔ یہ کلا کا تشبیہ معنی کے اعتبار سے ہے اور لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے مگر معنی میں متثنیہ ہے اس سے مراد عیسیٰ بن ہام و ابو الفتح اسکندری ہیں۔ اور لفظاً اعراب بالحركات کو چاہتا ہے اور معنی اعراب بالحروف کو۔ پس دونوں کا اعتبار کیا گیا ہے اگر اسم ظرف کی طرف اضافت ہو جو اصل ہے تو جانب لفظ کی رعایت سے اعراب بالحركة ہوگا کیونکہ لفظ بسبب معنی اصل ہے، لیکن اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ اس کے اخیر میں الف ہے اگر ضمیر کی طرف اضافت کی جائے جو فرغ ہے تو جانب معنی کا لحاظ کر کے اعراب بالحروف دیا جائے گا جو فرغ ہے۔

(۲) مَجْهُوْلٌ: اسم مفعول ہے اس کا مصدر جھل ہے یہ علم کی ضد ہے۔ جَهْلٌ (س) جَهْلًا و جَهَالَةً بمعنی بیوقوف و احمق ہونا۔ اَرْتَفَعَلَ بمعنی تکلف جاہل بنا اور جھل، یہ ضد العلم کی تین قسمیں ہیں (الف) ضد العلم، (ب) اعتقاد الشیء علی خلاف الاصل (ج) العمل علی خلاف علمہ۔ قوله تعالى: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔ (البقرہ)

(۳) لَا يُعْرَفُ: از ضرب اس کا مصدر عُرِفَانٌ ہے، بمعنی پہچانا۔ اور معرفت وہ علم ہے جو مسبوق بالجھل ہو اور اس کا اطلاق باری تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ومنه التعريف و التعرف معرفت بمعنی جو کلیات و جزئیات جاننے کو کہتے ہیں یا مطلق جاننے کو کہتے ہیں۔ قال تعالى: الَّذِينَ اتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَہُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ۔ (البقرہ)

(۴) نِكْرَةٌ: یہ معرفت کی ضد ہے بمعنی عام چیز اور انجان ہونا۔ وفي القران: نكروهم و اوجس منهم خيفة۔ (ہود) نِكْرٌ (س) نِكْرًا نِكْرًا و نِكْرًا بمعنی جاہل ہونا اور برا سمجھنا۔

(۵) لَا تَتَعَرَّفُ: از تَفَعَّلَ بمعنی پہچانا، جاننا۔ مجرد ضرب سے۔ اس کی تحقیق گزر چکی۔

(۶) اَشَارَ: یہ تصریح کی ضد ہے، اس کا مادہ ”شَوْرٌ“ ہے جس کے معنی شہد کے ہیں اور اسی سے مشورہ مشتق ہے، جیسے ”اَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ“ اس لئے کہ اس میں کہیاں جمع ہو کر شہد پیدا کرتی ہیں جس طرح لوگ جمع ہو کر مشورہ میں ایک بات کر لیتے ہیں۔ اور ”مشور“ وہ آلہ ہے جس سے شہد اتارا جائے۔ از نصر اور ”اشارہ“ کے صلہ میں ”علی، الی“ دونوں آتے ہیں اول لزوم تا کید کیلئے، ثانی استحباب کیلئے ہے۔ اور ”مَنْ اِشَارَتْهُ“ سے مراد ”شرف الدین نوشیروان بن خالد وزیر خلیفہ ہیں یا والی بصرہ ہیں“۔

(۷) حُكْمٌ: مصدر ہے بمعنی فرمان، جمع احکام۔ حَكَمَ (ن) يَحْكُمُ حُكْمًا و حُكْمًا یعنی حکم دینا و فیصلہ دینا۔ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ (النساء)۔

(۸) طَاعَتُهُ: یہ طوع و صدر سے مشتق ہے طاعت کے معنی خوشی سے مان لینا اس کی جمع طاعات آتی ہے، نصر سے، اور سماع سے طاعت کے معنی بھلائی کے بھی آتے ہیں۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَيَقُولُوْنَ طَاعَةً۔ (النساء) باب افعال سے بکثرت استعمال ہے جیسے

قرآن کریم میں ہے: مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ (النساء)

(۹) غَنِمْتُ: یہ غَنِيمَةً سے ہے۔ يقال غنم الشيء غنما ای فاز به وفاله بلا بدل۔ از سمع وفي التنزيل: فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا۔ (النحل)

(۱۰) اُنْشِئَ: یہ انشاء مصدر سے ہے بمعنی پیدا کرنا۔ افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، دنیا ہونا کقولہ تعالیٰ: اَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَ تَهَاوَمَ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ۔ (الواقعة) انشاء، تالیف اور تصنیف میں فرق: تالیف کہتے ہیں کسی غیر کے کلام کو جمع کرنا اور تصنیف کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضامین مختلف ہوں۔ انشاء کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضمون ایک ہی ہو اور انشاء کبھی انشاء کے مقابلہ میں بھی آتا ہے تو انشاء کے معنی یہ ہوں گے کہ شعر جو پڑھے وہ خود اس کے بنائے ہوئے ہوں اور انشاء کے معنی مطلق شعر پڑھنے کے ہیں خواہ اپنے ہوں یا کسی اور کے۔

(۱۱) اَتَلُوا: اگر تلاوة سے مشتق ہے تو معنی پڑھنا، یا یہ ”تَلَوْا“ سے مشتق ہے بمعنی پیچھے چلنا جمع اتلاء ہے۔

(۱۲) تَلَوْا: یہ تلو مصدر ہے بمعنی پیچھے چلنا يقال تلاه تلو ای تبعه۔ وتلاه تلاوة ای قرأ از نصر۔ وفي القرآن: وَاتَّبِعُوا مَا تَلَوُا الشَّيَاطِينُ۔ (البقرہ) اور تَلَى (س) يتلى تلى بمعنی باقی رہنا۔



وَأَنْ لَمْ يَذْرِكِ الظَّالِعِ شَاوِ الصَّلِيحِ فَذَا كَرْتُهُ بِمَا قِيلَ فِيمَنْ أَلْفَ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ وَنَظْمَ بَيْنَا أَوْ بَيْنَيْنِ وَاسْتَقْلَتْ مِنْ هَذَا الْمَقَامِ الْإِذَى يُحَارُ فِيهِ الْفَهْمُ.

ترجمہ:۔ اگر چہ نہیں پاسکتا ہے (ظاہر) لنگڑا ٹوٹیر رفتار (تیز، چالاک) گھوڑے کی (دوڑ) چال کو (لنگڑا آدمی انتہائی قوی آدمی کو نہیں پاسکتا) پس یاد دلا یا میں نے اس کو وہ مقولہ جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جوڑا ہو دو کلموں کو، اور نظم کیا ہو ایک یا دو بیت کو یعنی مَنْ صَنَّفَ فَقَدْ اسْتَهْدَفَ۔ اور معانی طلب کی میں نے اس مقام سے جہاں عقل حیران رہ جاتی ہے۔

(۱) يَذْرِكُ: صيغہ مضارع از افعال مصدر اذراك ہے، ذَرَكْتُ تفعيل سے ذَرَكُ الْمَطْرُ پے در پے برسا۔ ذَارَكَ ذَرَاكَ مفاعله سے لاحق ہونا، استدراك استفعال سے تلافی مافات کرنا۔

(۲) الظَّالِعُ: بمعنی لنگڑا تیل جمع ظَلَعُ ہے يقال ظَلَعُ الْبَعِيرُ ظَلْعًا از فتح جب کراونٹ لنگڑا ہو کر چلے۔ اور ظَالِعٌ ظَلَعُ کے تین معنی ہیں۔ (۱) تنگ ہو جانا (ب) لنگڑا ہو جانا یہ فتح سے ہے (ج) لنگڑے کی چال چلنا۔ ظَلَعُ صبح سے خَلْفَةُ لِنَظْمٍ ہونا، اور اسی سے ”ظلع“ بمعنی پسلی۔

(۳) شَاوُ: بمعنی قدم و چال، انتہاء و مدت، غایت، مدت نہایت۔ يقال شَاوُ الْقَوْمِ شَاوًا ای سَبَقَهُمْ۔ از باب نصر۔

(۴) الصَّلِيحُ: بمعنی تندرست، قوی مضبوط والجمع صُلَعٌ مضبوط پسلی والا گھوڑا۔ يقال صُلَعُ (ك) ضَلَاعَةٌ ای صَارَ قَوِيًّا قوی ہونا۔

(۵) فَذَا كَرْتُهُ: ذَا كَرْتُ. صيغہ واحد متکلم از مفاعله مصدر مَذَا كَرْتُ ہے بمعنی بہت زیادہ یاد دلا نایا اچھی طرح سے یاد دلا نا، تذکیر

تفعیل سے بمعنی نصیحت کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَذَكَرْ فَإِنَّ الدَّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (الذاریات)

(۶) اَلْف: اس کا مصدر تالیف ہے بمعنی جمع کرنا مجرد مع سے ہے اَلْف بمعنی محبت کرنا۔ ایلافاى انس کما فى القرآن: لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ۔ (سورہ قریش) ایلاف مصدر از افعال بمعنی الفت ڈالنا۔

(۷) بَيْن: اسم ظرف بمعنی اوسط، درمیان (بین بین) دونوں مبنی علی الفتح قولہ تعالیٰ: جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا۔ (بنی اسرائیل)

(۸) كَلِمَتَيْنِ: یہ کلمۃ کا تشبیہ ہے۔ اور اصطلاح میں: الكَلِمَةُ لَفْظٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى، اس کی جمع کَلِمَاتٌ وَكَلِمَاتٌ ہیں اور کلمۃ کی جمع کَلِمَاتٌ، کَلِمٌ (ن، ض) يَكْلِمُ كَلِمًا وَكَلِمَةً بمعنی زخمی کرنا، سب کے ایک ہی معنی ہیں قولہ تعالیٰ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ (البقرہ)

(۹) نَظَمَ: فعل ماضی از ضرب ای نَظَمَ نَظْمًا وَنِظَامًا بمعنی لڑی میں پرونا۔ يُقَالُ نَظَمَ اللَّوْلُو لِعِنِّ مَوْتَى كَوِطِيَا۔

(۱۰) بَيِّتَ: بمعنی شعر، بیت، جمع آيَاتٌ وَبُيُوتٌ ہیں۔ بیت و شعر، دو مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں، و فى القرآن الكريم: فَبُيُوتِ إِذْنِ اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَ۔ اور بَاتٌ بَيِّتٌ (ض) بَيِّتًا وَبُيُوتَةً شب گزارنا، تفعیل سے تَبَيَّتَ بمعنی رات میں کسی کام کو انجام دینا۔

(۱۱) اسْتَقَلْتُ: اس میں ہمزہ سلب کیلئے ہے بمعنی بات کو واپس لینا اس کا مجرد بعض نے ”قول“ بتایا ہے لیکن حقیقت میں ”قیل“ ہے یعنی اجوف یائی ہے صاحب صحاح نے اس کا مادہ (ق، ی، ل) لکھا ہے۔ یقال قاله البيع قبلا واقالة ای فسخره از ضرب کما فى الحديث: مَنْ أَقَالَ نَادِمًا أَقَالَ اللَّهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

(۱۲) يُحَارُ: حَارٌ (س) يَحَارُ: اس کے مصادر حَيْرًا وَحَيْرًا وَحَيْرًا وَحَيْرًا انا ہیں بمعنی حیرت کرنا و حیران ہونا کسی چیز کو دیکھ کر آنکھوں پر پردہ سا پڑ جانا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: وَفِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ۔ (الانعام)

(۱۳) الْفَهْمُ: دانائی، سمجھ، فہم، صاحب فہم، فہم کی جمع فُهْمَاءُ، سمجھ دار و دان از باب سح، فہم کی جمع فُهْمٌ بھی آتی ہے، فہم (س) فُهْمًا وَفُهْمَةً۔ کما فى التَّنْزِيلِ: فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّمْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا۔ ومنه افهام، تفہیم، تفہم۔



وَيُفْرَطُ الْوَهْمُ وَيُسْبَرُ بِهِ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَبَيَّنَ فِيهِ قِيَمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ. وَيُضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلَى أَنْ يَكُونَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ وَجَالِبِ رَجُلٍ وَخَيْلٍ.

ترجمہ:- اور وہم سبقت کر جاتا ہے، اور عقل کی گہرائی ناپی جاتی ہے (مقدار عقل معلوم کی جاتی ہے)۔ اور ظاہر ہو جاتی ہے اس میں انسانی فضیلت کی قیمت، اور مجبور ہو جاتا ہے اس کا صاحب (مصنف) اس بات کی طرف (یہ ایسی شان ہوتی ہے) کہ وہ ایسا ہو جائے جیسے رات کے وقت لکڑیاں جمع کرنے والے پایادہ اور سواروں کے کھینچنے والے کی طرح۔

(۱) يُفْرَطُ:- از نھر بمعنی زیادہ ہونا۔ اور فرط کے معنی سبقت کے بھی آتے ہیں، از ضرب۔ و فى القرآن: أَنْ يُفْرَطَ عَلَيْنَا. اور تفریط

کے معنی تفسیر کے ہیں (کو تا ہی کرنا) قَالَ تَعَالَى: يَحْسُرْتَنِي عَلَيَّ مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ - (الزمر) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: مَا فَرَطْتُمْ فِي يُوسُفَ الْخَدِ (يوسف) افراط بمعنی تجاوز کرنا۔

(۲) الْوَهْمُ: یہ مصدر ہے بمعنی وہم اور خدشہ جو دل میں گزرے اس کی جمع اَوْهَام ہے از ضرب اور وہم و ہوم بھی جمع آتی ہیں وَهْمٌ (س) یوہم وَهْمًا، بمعنی غلطی کرنا (وہم فی الحساب) بھول چوک ہوگئی، سہو ہو گیا۔

(۳) يُسْبِرُ: سَبْرًا (ن، ض) مصدر سے ہے بمعنی امتحان لینا، آزمانا۔ اس کے اصلی معنی زخم کی گہرائی کے، اور پانی کی گہرائی کے معلوم کرنے کے ہیں۔

(۴) غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، یقال غَارَ الْمَاءِ (ن) غَوْرًا ای ذهب فی الارض. وفي القرآن: قُلْ آرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاءٌ كُفْمٌ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ۔

(۵) الْعَقْلُ: یہ حق کی ضد ہے بمعنی منع، اور عقل کو اس لئے عقل کہتے ہیں کہ وہ لغوبات سے روکنے والی ہے، عقل کے معنی علم و سمجھ کے بھی آتے ہیں، جمع عقول ہے از ضرب کقولہ تَعَالَى: وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ - (العنکبوت)۔

(۶) تَبَيَّنَ: از تفاعل اس کا مصدر تبین ہے مادہ ”بیان“ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ کما فی القرآن: قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ - (البقرہ) (۷) قِيَمَةٌ: دام، قیمت۔ قَالَ تَعَالَى: فِيهَا كُتِبَ قِيَمَةٌ. والجمع قِيَمٌ. ثمن اور قیمت میں فرق: ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) ثمن اس کو کہتے ہیں کہ کسی شے کا جو دام مشتری اور بائع کے درمیان طے ہو جائے خواہ وہ بازاری دام سے کم ہو یا زیادہ یا برابر اور بازاری دام کو قیمت کہا جاتا ہے۔ (۲) قیمت شے، عین شے ہوتی ہے بخلاف ثمن کے کہ وہ عین شے نہیں ہوتی، اسلئے ہلاک بیع کی صورت میں ضمان میں قیمت واجب ہوتی ہے۔

(۸) الْمَرْءُ - یعنی امرء بمعنی مرد، اس کی جمع رجال آتی ہے جمع من غیر لفظ ہے اور ”امرء“ میں ما قبل آخر کی حرکت میں آخر کے تابع ہوتی ہے، اگر مفتوح ہو تو ما قبل آخر بھی مفتوح ہوگا اور اگر مکسور ہو تو مکسور، اور اگر مضموم ہو تو مضموم، جیسے: جَاءَ نِسِيْ امْرَأَةٍ رَأَيْتُ امْرَأَةً وَمَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ. قَالَ تَعَالَى: لِكُلِّ امْرَأٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ - (العنکبوت)۔

(۹) الْفَضْلُ: بمعنی زیادتی، جو اعتدال سے زیادہ ہو، فضیلت از نصر سح۔ فضل کا اطلاق اچھے کام پر، فضول کا اطلاق برے کام پر ہوتا ہے۔ قدر تحقیق۔

(۱۰) يُضْطَرُّ: اس کا مصدر اضطرار ہے بمعنی مجبور ہونا یا کرنا، لازم و متعدی دونوں مستعمل ہے اس کا مجرد ضرر ہے جس کے معنی نقصان کے ہیں از نصر۔ کقولہ تَعَالَى: فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ - (النحل) یعنی مجبور ہو گیا ہو۔

(۱۱) اصحاب: جمع اصحاب. صَحِبَ (س) صَحَبًا بمعنی ساتھی بنا. کقولہ تَعَالَى: وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَخْنُونٍ - (التکویر) (۱۲) حَاطِبٌ: بمعنی لکڑی چننے والا اور حاطب کی اضافت لیل کی طرف ”نی“ کے معنی میں ہے ”حاطب لیل“ سے مراد وہ شخص ہے جو نافع بھی ہو اور ضرر بھی۔ جیسا کہ رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا نہ وہ سانپ کے ڈسنے سے اور نہ بچھو کے ڈنگ مارنے سے

محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی طرح مصنف بھی اپنی تصنیف میں احتیاط نہیں کرتا۔ ضرب سے، حَطَبٌ وَالْجَمْعُ أَحْطَابٌ، کقولہ تَعَالَى: فَكَانُوا الْجَهَنَّمَ حَطَبًا.

(۱۳) لَيْلٌ: بمعنی رات۔ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک لیل ہے، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ جمع لیلال و لیلال ہے لیلۃ بمعنی ایک رات اس کی جمع لیلالات ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَالْفَجْرُ وَلَيْالٍ عَشْرٌ۔ (الفجر)

(۱۴) جَالِبٌ: از نذر و ضرب بمعنی کھینچنے والا، جَلَبْتُ كَمَا أَصْلَى مَعْنَى سَوَّقَ الشَّيْءَ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ آتِيهِمْ۔ كمافی الحدیث: لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ۔

(۱۵) رَجُلٌ: یہ جمع راجل کی ہے، بمعنی پیادہ چلنے والا۔ اس کی جمع رَجَالٌ ہے، جیسے: قَوْلُهُ تَعَالَى: فَرَجَلًا أَوْرَثْنَا. اِرْمِجْ بِمَعْنَى پیدل چلنا۔

(۱۶) خَيْلٌ: بمعنی گھوڑا، یا گھوڑے کا سوار، اس کا واحد نہیں آتا ہے، یہ اسم جمع ہے۔ كمافی القرآن: وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ۔ (بنی اسرائیل)



وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ أَوْ أُقِيلَ لَهُ عِشَارٌ فَتَمَّالَمَ يُسْعِفُ بِالْإِقَالَةِ وَلَا أَعْفَى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهُ تَلِيَّةَ الْمُطِيعِ وَبَدَلْتُ فِي مُطَاوَعَتِهِ جُهْدَ الْمُسْتَطِيعِ.

ترجمہ:- اور بہت زیادہ بولنے والا کم سلامت رہتا ہے یا درگزر کی گئی ہو اس کی لغزش، پس جب معافی نہ دی گئی (مجھ کو معاف نہ کیا) اور نہ درگزر کی اس نے گفتگو سے (بار بار کہنے سے) تو لیک کہا میں نے اس کے پکار پر (یا ان کی دعوت پر لیک کہا) فرمانبرداروں کی طرح اور خرچ کی میں اس کی اطاعت میں اپنی کوشش کو صاحب استطاعت کی طرح۔

(۱) قَلَّمَا: کے بعد ما مصدر یہ یا ما کا فہ ہے کہ ”قل، فاعل کے عمل روک رکھا ہے اور یہ ”قَلَّةٌ“ سے ماخوذ ہے جو ”الكثرة“ کی ضد ہے از ضرب۔ اور قَلَمَا کے متعلق علماء کی دورائے ہیں (۱) یہ کہ کا فہ ہے یہ مشہور قول ہے، مگر یہ ضعیف ہے اس لئے کہ ما کا فہ حرف ہے، اور حرف فعل کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا (۲) ما مصدر یہ ہے، یہ صحیح معلوم ہوتا ہے، قل بمعنی عدم جیسے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً۔ (البقرہ)

(۲) سَلِمَ: صیغہ ماضی سلیم (س) سَلَامًا وَسَلَامَةً مصدر ہے بمعنی سلامت رہنا۔ کقولہ تعالیٰ: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ.

(۳) مِكْثَارٌ: بمعنی بسیار گو۔ یہ کثرت سے مشتق ہے۔ اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں از کر م و منه التکثیر کقولہ تعالیٰ: أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ. (سورۃ التکثیر) الْمُكَاثِرَةُ بمعنی فخر کرنا۔ كمافی الحدیث: اِنِّي مُكَاثِرُكُمْ الْاُمَّمَ۔

(۴) أُقِيلُ: بمعنی درگزر کرنا، كما يقال اُقِيلَ لَهُ اعْشَارٌ. اى صَفَحَ عَنْ عَيْبِهِ. اِقَالَ يَقِيلُ اِقَالَةً بمعنی معاف کرنا فخر کرنا۔ كمافی الحدیث: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۵) عِشَارٌ: بمعنی لغزش و ذلت۔ يقال عَشَرَ (ن، ض) عِشَارًا وَعُشْرًا. اِذَا سَقَطَ. وَعَشِرَ (س، ك) عُشْرًا. اى اطلع عليه

غير طلب كما في القرآن: فَإِنْ غُيِّرَ عَلَىٰ آلِهِمَا اسْتَحْقَاقًا لِمَا - (المائدة)

(۶) لَمْ يُسْعَفْ: از باب افعال مصدر اسعاف ہے بمعنی موافقت کرنا و اعانت کرنا یا حاجت پوری کرنا۔ مرتحیقہ

(۷) اِقَالَةَ: قول سے ماخوذ ہے بعض نے کہا ”قیل“ سے ہے اور اہل لغت اس کا مجرد قیل بتاتے ہیں اور صاحب صحاح نے اس کا مادہ

(ق، ی، ل) کہا ہے یقال قاله البيع قیلا و اقاله۔ از افعال، مجرد ضرب۔

(۸) اَعْفَى: یہ اَعْفَاءُ مصدر سے از افعال بمعنی معاف در گذر کرنا۔ عَفَى (ن) یَعْفُو عَفْوًا ہے بمعنی معاف کیا، و یقال عفا الله عنه۔

یعنی خدا نے اس سے درگزر فرمایا (گناہوں کو معاف کر دیا) و فی التنزیل: عَفَا اللَّهُ عَنْكَ۔

(۹) اَلْمَقَالَةَ: از نصر ارجوف واوی۔ یہ قول سے مشتق ہے، بمعنی کہنا۔ قد مرتحیقہ۔

(۱۰) لَبَّيْتُ: اس کا مصدر ”کلبیۃ“ ہے ای قلت له لبيك مثل هليل ای قوله لا اله الا الله۔ فی الحديث: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ -

(۱۱) دَعْوَتُهُ: (بفتح الدال) بمعنی پکارنا از نصر اور اگر (بکسر الدال) ”دعوة“ ہو تو بمعنی نسب ثابت کرنا۔ اور اگر (بضم الدال)

”دعوة“ ہو تو بمعنی میدان جنگ میں بلانا۔ و فی القرآن: أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ)

(۱۲) اَلْمُطِيعُ: اسم فاعل از افعال تابعداری کرنا۔ اور مجرد نصر و سجع سے طاعة مصدر ہے، كقوله تَعَالَى: وَ لَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَ كَرْهًا۔

(۱۳) بَدَّلْتُ: اس کا مصدر بَدَّلُ ہے بمعنی خوشی سے خرچ کرنا۔ یہ مع کی ضد ہے از نصر۔ كما في حديث استسقاء: خَرَجَ

مُعْبَدًا وَ مُتَّخِفًا۔

(۱۴) مُطَاوَعْتِهِ: یہ باب مفاعلة کا مصدر ہے بمعنی موافقت کرنا اور کسی کے حکم کو ماننا، مجرد میں نصر سے، مرتحیقہ۔

(۱۵) جُهَدٌ: (بضم الحیم)۔ بمعنی مشقت اور (بفتح الحیم) ہو تو بمعنی طاقت۔ ومنه الجهاد۔ از فتح جَهْدًا: محنت و کوشش کرنا۔

كقوله تَعَالَى: وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ - (التوبة)

(۱۶) اَلْمُسْتَطِيعُ: یہ اسم فاعل از استفعال مصدر استطاعة ہے بمعنی طاقت رکھنا۔ كقوله تَعَالَى: فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوا

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا (الكهف)



وَأَنشَأْتُ عَلَىٰ مَا أَعَانِيهِ مِنْ قَرِيحَةٍ جَامِدَةٍ وَ فِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَ رَوِيَّةٍ نَاصِبَةٍ وَ هُمُومٍ نَاصِبَةٍ ”خَمْسِينَ

مَقَامَةً تَحْتَوِي عَلَىٰ جِدِّ الْقَوْلِ وَ هَزْلِهِ وَ رَفِيقِ اللَّفْظِ وَ جَزَلِهِ۔

ترجمہ:- اور لکھ دیا (شروع کیا) میں نے باوجودیکہ میں تکلیف اٹھا رہا تھا اپنی بستہ طبیعت (جسی ہوئی طبیعت) سے اور بجھی ہوئی

بزکاوٹ سے، اور خشک ہو جانے والی فکر سے، اور رنجیدہ کرنے والے غموں کے باوجود، پچاس مقامے (لکھ دئے میں نے) جو شامل ہیں

عمدہ اور دلگلی کی باتوں پر، جن میں باریک لفظ اور موٹے لفظ شامل ہیں (جس میں کلام شیریں فصیح الفاظ میں ہے)۔

(۱) اُنْشَأَتْ: صیغہ واحد متکلم از افعال انشاء مصدر سے ہے، بمعنی پیدا کرنا، افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، ونیا ہونا۔

(۲) اُعَانِيهِ: یہ مُعَانَاةٌ مصدر سے ہے از مفاعله بمعنی مشقت اٹھانا۔ اس کا مجرد عناء ہے از سماع ناقص یائی ہے، بمعنی مشقت میں پڑنا۔ عَنَانٌ (بمعنی عَنَوًا، ناقص واوی ہے اس کے معنی تابع دار ہونے کے ہیں، کما فی القرآن: وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ. ای خضعت وذلت۔

(۳) قَرِيحَةٌ: یہ قرح مصدر سے ہے جس کے معنی زخم کے ہیں از سماع فتح اور طبیعت کو قریح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں کبھی غم کبھی خوشی وغیرہ۔ اس کی جمع قراخ ہے، وفي التنزيل: اِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ.

(۴) جَامِدَةٌ: یہ سیلان کی ضد ہے۔ بمعنی جمی ہوئی چیز۔ جَمَدٌ (ن) جَمُودٌ او جَمَدًا یعنی کسی چیز کا جمنا و پھرنانا اور خشک ہونا، يقال جمدت يده یعنی وہ پختل ہو او منه الجمادات لانها من جمدة، جمود بمعنی بند ہو جانا، خشک ہونا، وفي القرآن: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسِبُهَا جَمَادًا - (النمل)

(۵) فِطْنَةٌ: بمعنی تیز تیزی یہ غبوات کی ضد ہے از نصر، والجمع فِطْنٌ. فطين بمعنی زیرک چالاک سمجھ دار، سماع اور کرم سے بھی آتا ہے۔

(۶) خَامِدَةٌ: از نصر و سماع يقال خمدت النار ای سکن لہبها ولم يطفأ جمرها۔ اس کا مصدر خُمُوْدٌ ہے جس کے معنی آگ کا شعلہ بجھنے کے ہیں، مگر اس طور کہ آگ باقی رہے۔ کما فی القرآن: فَاِذَا هُمْ خَامِدُونَ - (یس)

(۷) رَوِيَّةٌ - بمعنی فکر کرنا اور قوت متفکرہ اور اس کا مذکر ”رَوِيٌّ“ ہے اور جمع رَوَايَا ہے۔ اور رَوِيٌّ سماع سے بمعنی پیاس بجھنا، تسروى تفاعل سے بمعنی غور کرنا سوچنا۔

(۸) نَاصِبَةٌ: نَصَبٌ يَنْصُبُ (ن، ض) نَصُوبًا. نَصَبٌ اس کا مصدر ہے بمعنی خشک ہونا پانی کا کم ہو کر گہرائی میں چلے جانا۔

(۹) هُمُومٌ: هَمٌّ کی جمع ہے، بمعنی ارادہ، و غم از نصر و قولہ تَعَالَى: لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. هَمٌّ (ض) بِهَمٍّ وَهَمًا بمعنی تصور کرنا و خیال باندھنا۔ وَهَمَّ يُوْهَمُ (س) وَهَمًا بمعنی غلطی کرنا بھول چوک ہونا۔

(۱۰) نَاصِبَةٌ: صیغہ اسم فاعل نصب مصدر سے ہے بمعنی غم و مشقت و تعب میں پڑنا۔ از سماع، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَجُوَّةٌ يَوْمَئِذٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَاِذَا فَرَعْتَ فَاَنْصَبْ. نَصَبٌ بمعنی بیماری، تھکان، نصب بمعنی بت مجسمہ، نَصَبٌ (ض) يَنْصُبُ نَصْبًا، بمعنی قائم کرنا کھڑا کرنا۔

(۱۱) تَحْتَوِيٌّ: اس کا مصدر اِحْتَوَاةٌ ہے از افعال بمعنی شامل ہونا اور جمع کرنا، از ثلاثی حَوَى (ض) يَحْوِيٌّ بمعنی جمع کرنا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَوِ الْحَوَايَا اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ - (الانعام)

(۱۲) جِدٌّ: (بکسر الحیم) یہ مصدر ہے بمعنی حقیقت و سچ اور کوشش کرنا اور یہ ہزل کی ضد ہے از ضرب۔ کما فی الحدیث: ثلث

جِدُّهُنَّ جِدًّا، وَهَزَلَهُنَّ جِدًّا. جِدُّهُنَّ الْأَمْرَای حَقَّقَهُ تَحْقِیقَ كِی اور اہتمام کیا۔ جِدًّا جِدًّا (ض) جِدًّا: بمعنى قَطَعَ كَرْتًا، كَانًا۔
(۱۳) هَزَلَهُ: بمعنى نَدَاقَ اور یہ جِدِّ كِی ضِدِّ ہے از نصر ضرب۔ یَقَالُ هَزَلٌ هَزَلًا بِمَعْنَى اس نے نَدَاقَ كِیَا یا اس نے بے ہودہ بات كِی،
وفی التنزیل: إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَضْلٌ وَمَا هُوَ بِالْهَزَلِ۔

(۱۴) رَقِيقٌ: یہ غلیظ كِی ضِدِّ ہے رِقِیقٌ سے مراد بار كِی لفظ یعنی شَرِی كِی كَلَامٌ یَا لَفْظٌ، یَقَالُ: رَقٌّ (ض) بِرِقِّ رِقَّةً۔ یعنی اس پر رحم كِیَا. قَوْلُهُ
تَعَالَى: وَالطُّورُ وَكِتَابٌ مَسْتُورٌ فِی رَقٍّ مَنُشُورٍ۔ (الطور)

(۱۵) اللَّفْظُ: مصدر ہے یعنی وہ كَلِمَةٌ جو یو لاجائے۔ اس كِی جمع الفاظ ہے ”لَفْظَةٌ“ كِی مرتبہ یولنا۔ اس كِی جمع لَفْظَاتٌ ہے از ضرب
جیسے: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ۔ (ق)

(۱۶) جَزَلٌ: كے معنی موٹی كُڑی كے ہیں، جو رِقِیقٌ كے خلاف ہے۔ جَزَلٌ كِی جمع اجزآلٌ وجزآلٌ ہے، یَقَالُ: جَزَلٌ الشَّيْءُ
جَزَالَةً ای عَظَمَ از كَرَمٌ بِمَعْنَى كَثْرَتٌ سے ہونا، بہت ہونا۔



وَعَرَرَ الْبَيَانَ وَذَرَّرَهُ وَمَلَحَ الْأَدَبَ وَنَوَادِرَهُ إِلَى مَا وَشَّحَتْهَا بِهِ مِنَ الْآيَاتِ وَمَحَاسِنِ الْكِنَايَاتِ
وَرَصَّعَتْهُ فِيهَا مِنَ الْأَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ.

ترجمہ:- اور جس میں فصاحت بیان (روشن بیان) اور گوہر ہائے نایاب اور ادبی لطیف (ادب كِی نمکین باتیں شوخیاں) اور اس كے
عجائبات سب کچھ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ مزین کر دیا میں نے اس کو (ان مقامات کو) آیات قرآنی سے اور بہترین کنایات
سے، اور جزدیں میں نے (مرصع کیں) اس میں عربی مثالیں۔

(۱) عُرُوْرٌ: یہ عُرُوْرٌ كِی جمع ہے بمعنی وہ سفیدی جو گھوڑے كِی پیشانی پر ہوتی ہے یَقَالُ عُرُوْرٌ عُرَاْرَةٌ. ای صَارَ شَرِيْفًا. از باب سَمِعَ عُرُوْرٌ
وہو کہ كے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، از نصر اور عُرُوْرٌ، مہینہ كے پہلے تین روز کو کہتے ہیں۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ: عُرُوْرٌ مَجْجَلِيْنٌ مِنْ
اَثَارِ الْوُضُوْءِ.

(۲) اَلْبَيَانُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی جس كے ذریعہ كوئی شے ظاہر كِی جائے، نیز وہ كَلَامٌ فَصِيحٌ جس سے اظہار مافی الضمیر كِیَا جائے. قَوْلُهُ
تَعَالَى: ثُمَّ اِنْ عَلَيْنَا بَيَانُهُ.

(۳) ذُرُّوْرٌ: یہ ذُرُّوْرٌ كِی جمع ہے بمعنی بڑا موٹی اس میں تاء وحدت كِیلئے ہے، اور ”ذُرٌّ“ اسم جنس ہے جس كا اطلاق كِلِيْلٌ و كِشِرٌ دونوں پر ہوتا ہے
”ذر“ از ضرب بمعنی بہنا، اور از باب افعال سے بمعنی بہانا۔ ذر بمعنی دودھ یا بھلائی جیسے: وَوَلَلَهُ ذُرًّا الْقَائِلِ.

ذُرٌّ اور لَوْلُوْرٌ میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں كے درمیان یوں فرق بیان كِیَا جاتا ہے کہ ”ذُرٌّ“ اس موٹی كو کہتے ہیں جو بڑا ہو، خواہ چمکدار
ہو یا نہ ہو اور ”لَوْلُوْرٌ“ اس موٹی كو کہتے ہیں جو خوب چمکدار ہو، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

(۴) مِلْحٌ: یہ ہے مُلْحَةٌ، كِی جمع بمعنی نمکین مزیدار و سٹھری بات۔ یَقَالُ الْكَلَامُ الْمَلِيْحُ. مَا يَسْتَحْسِنُ وَيَسْتَظْفِرُ اِزْضَرْبِ

وَمَلَّحٌ وَمَلَّاحَةٌ وَمَلُّوحَةٌ اِزْكَرْمٌ بِمَعْنَى خَوْشٍ مَنظَرٌ هُوَ - فَتَحٌ سَعَى هُوَ - وَفِي الْقُرْآنِ: وَهَذَا مَلَّحٌ اُجَاجٌ. (الفاطر)
(۵) اَلْاَدَبُ: سے مراد ”علم ادب“ ہے، ابتدا میں اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۶) نَوَادِرُ: یہ جمع ہے، نَادِرَةٌ فِی جَمْعٍ ہے بمعنی غرائب، کمیاب، نہایت فصیح۔ نَدْرَ (ن) نَدْرًا وَنَدْرَةً وَنَدْرًا. يقال ندر الشيء یعنی وہ قلیل الوجود ہے۔ نَدْرَ الْكَلَامِ، فصیح الکلام از کرم۔ وَاَنْدَرَ (افعال سے) ای اُتَى بنا در من فعل او قول۔ (المنجد)

(۷) وَشَخْتُهَا۔ اس کا مصدر از تَفْعِيلِ تَوْشِيحٍ ہے اور تلوار کے نیام یہ وَشَاحٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی مزین کرنے کے ہیں اور ہار کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے کیونکہ جس طرح ہار عورت کے لئے زینت ہے ایسے ہی تلوار مرد کے لئے زینت ہے۔ وَشَاحٌ بمعنی عورتوں کے پہننے کا زیور، گلوبند، ہار، والجمعُ وَشَحٌ، اَوْشَحَةٌ، وَشَاحُجٌ.

(۸) اَلْاَيَاتُ: یہ آیہ کی جمع ہے، بمعنی نشانی و سُمِّيَتِ الْاَيَةُ اَيَةً لِانْهَاءِ اَعْلَامَةٍ لِانْقِطَاعِ مِنْ كَلَامٍ وَاَيَاتِ اللّٰهِ عَجَائِبُهُ وَفِي التَّنْزِيلِ: لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ اَيَاتٍ لِلِّسَّائِلِيْنَ. اس کی جمع آئی بھی آتی ہے اس میں واحد جمع کافر ق تاء سے ہے اور جو واحد جمع اور جمع واحد کا فرق صرف تاء سے ہو اس کا اطلاق جمع قلت اور کثرت دونوں پر ہوتا ہے۔

(۹) حَسَانٌ: یہ حسن کی جمع ہے علی خلاف قیاس ہے، بمعنی جمال و خوب صورتی از نصر و کرم۔ اس کی جمع حَسَانٌ وَحُسَانٌ ہیں۔ اور حَسَانٌ صِيغَةٌ مَبَالِغَةٌ هِيَ: كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا.

(۱۰) اَلْكِنَايَاتُ: یہ کنایہ کی جمع ہے اور کنایہ بمعنی اشارہ، اصطلاح میں شے معین کو اس طریقہ پر ادا کرنے کو کہتے ہیں کہ اس پر لفظ صراحتہ دلالت نہ کرے۔ كِنَا (ن) يَكْنُوْا اور كِنَسَا (ض) يَكْنِيْ كِنَايَةً. يقال كنى بالشيء عن كذا یعنی اس نے اس طرح سے ذکر کیا اس کی مراد کچھ اور ہے۔

(۱۱) رَضَعْتُهُ: از تَفْعِيلِ يقال رَضَعَ الشَّيْءُ یعنی اس نے اندازہ سے لگایا جزاؤ کرنا اور اس کا مجرد فتح و جمع سے آتا ہے۔ بمعنی موتیوں کو جڑنا اور بعض کو بعض سے ملانا۔

(۱۲) اَلْاَمْثَالُ: یہ مثل کی جمع ہے ضرب المثل قول مشہور کو کہتے ہیں اور مثال تین معنی میں مستعمل ہے (۱) تشبیہ کیلئے (ب) نفس الشیء و ذاتہ (ج) زائدہ۔ یہ واحد جمع مذکر مؤنث سب کے ساتھ وصف کیا جاتا ہے، يقال: هو وهى وهم وهن مثله. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ.

(۱۳) اَلْعَرَبِيَّةُ: یہ عرب کی طرف منسوب ہے اس میں یا تاء نسبت کی ہے اصل لفظ عَرَبٌ (بفتح الراء و کسرھا) ہے، يقال عَرَبٌ عَرَبًا وَعَرَبِيَّةٌ وَعَرَابَةٌ. اَيَ تَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَمْ يَكُنْ اِزْكَرْمًا. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ -



وَاللِّطَائِفِ الْاَدْبِيَّةِ وَالْاِحْجَايِ النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوَى الْاَلْفُوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُتَبَكِّرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ
وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَّةِ وَالْاَضْحَاكِ الْمُلْهِيَةِ مِمَّا اَمْلَيْتُ جَمِيْعَهُ.

ترجمہ:- اور ادبی لطیفوں سے اور شجری مطلق کلاموں سے اور لغوی قادی سے (لغوی مسئلے) اور نئے نئے رسالوں سے (نو ایجاد رسالے سے) اور مزین خطبوں سے اور زلزلے والے وعظوں سے اور ہنسانے والی وہ باتیں جو کھیل کود میں ڈالنے والی ہو۔ یہ سب کچھ لکھوایا میں نے۔

(۱) اللطائف: یہ جمع لطیفہ کی ہے، بمعنی عجیب و غریب بات اور وہ نکتہ جس کے بیان سے نفس خوش ہو از نصر۔ يقال لطف لطفًا بمعنی اس نے نرمی کی۔ واللطفیة وہی الکلام الذی یکون فی غایة الحسن۔ اور کرم سے لطفًا مصدر ہے بمعنی باریک و چھوٹا ہونا، پاکیزہ ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. (الانعام)

(۲) الأدبیة:۔ ادب سے مراد ”علم ادب“ ہے ادب ضرب سے ادب بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، ولیمہ کی دعوت دینا۔ ادب، تہذیب سلیقہ، شائستگی، قاعدہ، حسن عمل۔ جمع آداب، صفت ادیب، جمع ادباء۔ اور تفعیل سے تأدیب بمعنی اصلاح کرنا، شائستہ بنانا۔ کما فی الحدیث: أَدَّبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي.

(۳) الأحاجی: یہ أَحْجِيَّة کی جمع ہے بمعنی مطلق کلام جس کو چستان کہتے ہیں۔ یہ حَجَاء سے مشتق ہے جس کے معنی عقل کے ہیں والجمع أَحْجَاء، حَجَاء (بفتح الحاء) بمعنی کنارہ، (بکسر الحاء) بمعنی عقل حَجَا (ن) حَجَّوْا بمعنی ٹھہرنا۔

(۴) النحویة: یہ نحو کی طرف نسبت ہے، علم النحو۔ ہوا عراب الکلام العربی والمنتکلم بنحوہ منہاج کلامہم افراد او ترکیا۔ اس کا مجرد نَحَا (ن) يُنْحَوْنَ نحوا ہے۔ بمعنی قصد کرنا، نحو کی جمع نحویون، علم نحو والے اس کی جمع نَحَات آتی ہے۔

(۵) الفتاوی:۔ یہ فتویٰ کی جمع ہے، فتویٰ شریعت کے حکم کو کہتے ہیں۔ یہ فتاویٰ اصل میں ”فتنی“ سے مشتق ہے جس کے معنی ہے قوی جوان، کیونکہ مفتی اپنے قوی دلائل سے اس کے شبہ کو دور کرتا ہے۔ وفي التنزيل: يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمُ الْخِ وَالْمَنَ الْفَتَاءِ واستفتاء از افعال واستفعال.

(۶) اللقویة: یہ لغت کی طرف نسبت ہے، اس میں یاء، تاء نسبت کی ہے اصل کلمہ، لغت ہے۔ لغت کے معنی ہیں: الاصوات التي يعربها الناس عن اغراضهم. لغت کی اصل میں اختلاف ہے بعض لغو سے مشتق، اور بعض لغی سے کہتے ہیں لیکن اول صحیح ہے۔ کیونکہ جب اس میں یاء، تاء کی نسبت لگاتے ہیں، تو لغویۃ بالواو پڑھتے ہیں، بالیاء نہیں پڑھتے۔ لَغَا (ن) يَلْفُو لغوا سے بمعنی کلام کرنا، لغی (س) يَلْفِي لغی سے بمعنی گانا، آواز کرنا بالجر۔

(۷) الرسائل: یہ رسالہ کی جمع ہے بمعنی صحیفہ، ای ماصغر حجمه و کبر نفعه. اس کی جمع رسالات بھی آتی ہے، وفي التنزيل: لَقَدْ أَرْسَلْنَاكُمْ رِسَالَاتٍ رَبِّي. ارسال مصدر افعال سے ہے، رَسَل (س) رَسَلًا بمعنی لکنا۔ اور ”رسالہ“ وہ کلام ہے جس میں کلام مرسل لکھا جائے۔

(۸) المتبكرة: یہ ابتکار مصدر سے ہے بمعنی نئی ایجاد اس کا مجرد ”بکرو“ ہے جہاں (ب، ک، ہ) ہوں گے، تو وہ جدید کے معنی ہوں گے، جیسے: بَاكُورَةٌ بمعنی درخت کا نیا پھل۔ اور اسی سے ”البکرة“ صبح کی نئی روشنی، اور اسی سے بَاكُورَةٌ: دو شیرہ کے آتے ہیں

بَكَرًا (ن) بَيِّنًا بَيِّنًا بِمَعْنَى مُتَقَدِّمًا هَوْنَا، مَذْكَرٌ وَمَوْثٌ دَوْلُونَ مُسْتَمَلٌّ هِيَ. قَالَ تَعَالَى: يَقُولُ إِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بَكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ. (البقرة)

(۹) الْخُطْبُ: يَهِيَ خُطْبَةٌ (بِالضَّمِّ) كِي جَمْعُ هِيَ اِي مَا يُقْرَأُ عَلَي الْمَنِيرِ. خُطْبَاتٌ جَمْعُ هِيَ خُطْبَةٌ كِي. خُطْبَةٌ (بِالكَسْرِ) بِمَعْنَى عَوْرَتِ كِي پَاسِ نَكَاحِ كَا پِيغَامِ پِيچَانَا۔ جَمْعُ اس كِي خُطْبٌ هِيَ، وَمِنْهُ الْخُطِيبُ وَالْجَمْعُ خُطَبَاءُ اِزْ نَصْرٍ مَصَادِرُ خُطْبَةٌ وَخُطْبَانٌ وَخُطَابَةٌ هِيَ بِمَعْنَى وَعْظِ كِهِنَا۔ قَالَ تَعَالَى: فَمَا خُطْبُكُمْ اِيهَا الْمُرْسَلُونَ. (الحجر)

(۱۰) الْمَحْبِرَةُ: يَهِيَ تَخْيِيرٌ سَي هِيَ بِمَعْنَى تَرْكِيْنِ وَپَا كِي زِه۔ اس كَا مَجْرَدٌ حَبْرٌ هِيَ بِمَعْنَى زِينَتِ، مُنْقَشِ چَادِرِ، اِزْ نَصْرٍ اَوْ حَبْرٌ بِمَعْنَى عَالِمِ صَالِحِ، سِرْدَارِ دِيْنِ، جَمْعُ اَخْبَارٌ وَحُبُورٌ. قَالَ تَعَالَى: اِتَّخِذُوا اَخْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ. (التوبة)

(۱۱) الْمَوْعِظُ: يَهِيَ مَوْعِظَةٌ كِي جَمْعُ هِيَ بِمَعْنَى نَصِيحَتِ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ. وَعِظٌ (ض) يَعْظُ وَعِظًا وَعِظَةٌ. وَعِظٌ كِي صُلِيٌّ مَعْنَى جَسِ مِنْ دَلِ زَمِ هُو، جَيْسِي: يَعْظُكُمْ بِهٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.

(۱۲) الْمُبْكِيَةُ: اس كَا مَصْدَرٌ اِبْكَاءٌ اَزْ اَفْعَالِ بِمَعْنَى رَوَا دِيْنَا اس كَا مَجْرَدٌ بَكِي (ض) يَبْكِي بُكَاءً جَبْ اَنْوَكْلِي كِي پَرِي شَانِي سَي۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ. بَاكٌ جَمْعُ بُكَاءٍ. وَالْبَاكِيَةُ جَمْعُهَا بِاَكِيَاثٌ وَبَوَاكٌ.

(۱۳) الْاَضْحَاكُ: يَهِيَ اَضْحَاكَةٌ كِي جَمْعُ هِيَ جَسِ كِي مَعْنَى بَهْتِ بَسَانِي وَالِي كِي هِيَ۔ ضَحْكٌ (س) يَضْحَكُ ضَحْكًا۔ يَهِيَ بُكَاكِي ضِدُّ هِيَ۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَامْرَاَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحَكَتْ.

(۱۴) الْمُلْهِيَةُ: اس كَا مَصْدَرٌ اِلْهَاءٌ اَزْ اَفْعَالِ بِمَعْنَى خُوشِي مِيں ڈالنا و بَخْشِشِ كَرْنَا۔ اس كَا مَجْرَدٌ لِهْوٌ هِيَ اِزْ نَصْرٍ بِمَعْنَى لِهْوٌ لَعْبِ مِيں مَشْغُولٌ هَوْنَا، كِهِيْنَا۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ. اَوْ سَمِعَ سَي بِمَعْنَى بِي غَمِ هَوْنَا۔ لِهْيَ يَلْهِي لَهْيًا.

(۱۵) اَمَلِيْتُ: يَهِيَ مَصْدَرٌ اِمْلَاءٌ سَي هِيَ۔ جَسِ كِي مَعْنَى لَكْهَوَانِي كِي هِيَ، اس كِي جَمْعُ اَمَالِيٍّ وَاَمَالِيٌّ هِيَ۔ مَلَأْتُ سَي بَهْرْنَا، مَجْرَدِيْنَا اَفْعَالِ سَي لَكْهَوَانَا. قَوْلُهُ تَعَالَى: وَيُمَلِّلُ اللّٰدِي عَلَيْهِ الْحَقُّ.

(۱۶) جَمِيْعَةٌ: اس كِي مَعْنَى تَمَامِ وَاجْتِمَاعِ وَاَدْمِيُوں كِي جَمَاعَتِ كِي هِيَ هِيَ۔ يَهِيَ مَحْضٌ تَا كِي دِ كِي لِي بِي هِيَ اسْتِعْمَالِ هَوْنَا هِيَ، يَقَالُ: جَاؤُ هُ جَمْعُهُمْ وَمِنْهُ فِي التَّنْزِيلِ: يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ، اَوْ رُفِعَ سَي آتَا هِيَ جَمْعٌ مَصْدَرٌ هِيَ بِمَعْنَى اَكْثَا هَوْنَا، جَمْعٌ هَوْنَا وَ الْجَمْعُ، جُمُوعٌ۔



عَلَى لِسَانِ اَبِي زَيْدِ السَّرُوْجِيٍّ وَاسْنَدَتْ رِوَايَتُهُ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامِ الْبَصْرِيِّ وَمَا قَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِيْهِ اِلَّا تَنْشِيْطَ قَارِنِيْهِ وَتَكْثِيْرَ سِوَادِ طَالِبِيْهِ وَلَمْ اُوْدِعْهُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنِيْبِيَّةِ.

ترجمہ:- ابو زيد سرروجی کی زبان پر، اور منسوب کیا میں نے اس کی روایت کو حارث بن ہمام بصری کی طرف، اور نہیں قصد کیا میں نے اس کلام میں تبدیلی سے (انتقال سے) مگر اس کے پڑھنے والوں کو خوش کرنا، اور اس کے طالبین کی جماعت کو بڑھانا ہے۔ اور نہیں ودیعت رکھی میں نے (نہیں لکھا) اس میں کسی دوسرے کا شعر۔

(۱) لِسَانٌ: بمعنی زبان۔ والجمع أَلْسِنَةٌ وَلِسُنٌ. قد مر تحقیقہ۔

(۲) أَبُو زَيْدٍ السَّرُوجِيُّ: سروج میں، یا بے نسبتی لگا دی گئی ہے، یعنی سروج کا رہنے والا۔ یہ ایک شہر ہے، جو ”حَوَّان“ کے قریب واقع ہے جو دیار مصر میں ایک شہر کا نام ہے، جس کو عربوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا تھا، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ”حوامان“ کے قریب واقع ہے۔

(۳) أَسْنَدْتُ: اس کا مصدر اسناد ہے از افعال اس کے معنی نسبت کرنا اور تکیہ لگانے کے ہیں يُقَالُ أَسْنَدْتُ الْحَدِيثَ إِذَا رَفَعَهُ۔

(۴) رَوَيْتُهُ: روی (ض) بیرونی روایۃ بمعنی روایت کرنا، تحقیق گذر چکی ہے۔

(۵) الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: حارث سے مراد ”خود مصنف رحمہ اللہ“ ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كُنْتُ لَكُمْ حَارِثًا وَكُلُّكُمْ هَمَّامٌ۔ حرث باب نصر سے بمعنی کھیتی کرنا اور بمعنی کاسب اور هَمَّامٌ بمعنی کثیر الاهتمام۔

(۶) وَمَا قَصَدْتُ: اس کا مصدر قَصَدَ ہے ضرب سے بمعنی ارادہ کرنا، متوجہ ہونا۔ یہ افراط کی ضد کے معنی میں بھی آتا ہے، بمعنی میانہ روی، کمافی التنزیل: وَأَقْصَدُ فِي مَشِيكِ. وَفِي الْحَدِيثِ: الْقَصْدُ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ.

(۷) بِالْإِحْمَاضِ: اس کے معنی انتقال من اسلوب الی اسلوب آخر کے معنی میں آتے ہیں، اِحْمَاضٌ مصدر ہے از افعال اور مانوس باتوں کا تذکرہ ہونا مجرد اس کا نصر سے ہے یا واقعی باتوں سے ہزلیات کی طرف منتقل ہونا۔

(۸) تَنْشِيطٌ: مصدر، از تفعیل ہے بمعنی خوش کرنا اس کا مجرد نَشَاطٌ ہے از مَحْ جس کے معنی اونٹ کی باگ، تکمیل دینے اور چھوڑ دینے کے آتے ہیں، یہ کسل کی ضد ہے بمعنی خوشی اور از ضرب بمعنی نکل جانے کے ہیں یُقَالُ نَشِطَ (ض) يَنْشِطُ اِیْ خَرَجَ مِنْ بِلْدَانِی بِلْدٍ. وَفِي التَّنْزِيلِ: وَالنَّاشِطَاتِ نَشِطًا. اِی النُّجُومُ تَنْشِطُ مِنْ بَرَجِ الِی بَرَجِ.

(۹) قَارِئِهِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کی جمع قَارِؤُنَ آتی ہے۔ قَارِی کی جمع قَرَاءَةٌ آتی ہے، جیسے کافر کی جمع کَفْرَةٌ ہے۔ قَرَاءٌ (بالفتح) جس کے معنی حیض و طہر کے آتے ہیں۔ یہ من الاضداد ہے، اس کی جمع اَقْرَاءٌ ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ قُرُوءٍ.

(۱۰) تَكْثِيرٌ: مصدر از تفعیل، اس کا مجرد کرم سے آتا ہے، کمافی التنزیل: أَلْهَأَكُمُ التَّكَاثُرُ. تَكْثِيرٌ، کیت اور عدد کے اعتبار ہوتا ہے اور تعظیم کیفیت اور وصف کے اعتبار سے ہوتا ہے اور تعظیم کے مقابل میں تحقیر ہے اور تکثیر کے مقابل تقلیل ہے۔

(۱۱) سَوَادٌ: بمعنی سیاہی، جو جسم و شخص اور عوام آدمی اور جماعت کثیر کے معنی کے لئے مستعمل ہے یُقَالُ: سَوَادُ النَّاسِ یعنی عوام۔

(۱۲) طَالِبِيهِ: اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر طالب کی جمع طَلَبَةٌ وَطَلَّابٌ اور طَلَّبٌ وَطَالِبُونَ اور طَلَبَاءُ آتی ہیں بمعنی طلب کرنے والا۔

(۱۳) لَمْ أُوْدِعْهُ: یہ اِنْدَاعٌ سے ہے اور وَدِيعَةٌ سے ماخوذ ہے یُقَالُ اُوْدِعَهُ مَا لَا اِیْ دَفَعَهُ اِلَيْهِ لِيَكُونَ وَدِيعَةً عِنْدَهُ اور یہ لفظ من الاضداد ہے۔ اور اسی سے تَوْدِيعٌ آتا ہے جس کے معنی رخصت کرنے کے ہیں۔ کمافی الفرقان: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

وَمَا قَلَى. اس کا مجرد وَدَّعَ (ض) يَدَّعُ وَدَّعًا. آتا ہے جس کے معنی چھوڑنے کے ہیں۔

(۱۴) الْأَشْعَارُ: یہ شعر کی جمع ہے، شعر وہ کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ کا لحاظ ہو۔ اس کی جمع اشعار، صفت شاعر، جمع شعراء، کما

فی القرآن: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اس کا مجرد نضر سے آتا ہے اور اشعار کے معنی خردینے اور بتلانے کے بھی آتے ہیں۔
 (۱۵) الْأَجْنِبِيُّ: أَجْنَبِيٌّ میں یا مبالغہ کے لئے ہے یعنی بہت نیا، یہ جَنْبٌ (ن) يَجْنُبُ جَنْبًا سے آتا ہے، يقال جَنْبَ الرَّجُلِ
 اى نَحَاهُ یعنی اس کو دور کیا۔ ومنه الاجتنب اور اجنبت کے معنی بیگانہ کے ہیں اس کی جمع اجانب ہے۔ كما فى القرآن :
 وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اِنْ نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ



الْاَبْيَتَيْنِ فَذَيْنِ اَسَسْتُ عَلَيْهِمَا بِنِيَّةِ الْمَقَامَةِ الْحُلُوَانِيَّةِ وَآخِرَيْنِ تَوَامِينِ صَمْتَتْهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ
 الْكُرَجِيَّةِ وَمَاعَدًا ذَلِكُ فَخَاطِرِي اَبُو عَدْرِه

ترجمہ:- سوائے دو متفرق شعروں کے (جو جدا جدا ہیں) بنیاد رکھی میں نے ان دو شعروں پر مقامہ حلوانیہ کی (دوسرے مقامہ کی) اور وہ
 دو شعر جو جزواں ہیں (متصل ہیں) جن کو مقامہ کر جیہ کے ختم پر لایا ہوں (پچیسویں مقامہ کے اختتام پر) اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے
 میرا ذہن اس کا موجد ہے (یا میرا دل پہل کرنے والا ہے)

(۱) بَيْتَيْنِ:۔ یہ تشبیہ ہے بیت کا، اس کی جمع ابیات و بیوت آتی ہیں، در تھقیقہ۔

(۲) فَذَيْنِ: یہ "فَذُ" بالبدال صحیح ہے، بمعنی منفرد و تنہا۔ فَذُ کے معنی فرد کے ہیں فَذُ کے معنی شُدُّ کے بھی ہیں از نضر اس کی جمع أَفْذَاذُ و
 فُذُوذُ آتی ہیں، وفى الحديث: هذه الآية الفأذة أى المنفردة فى معناها۔ (افاضات، ص: ۳۴)

(۳) اَسَسْتُ: جس کے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں از تقییل تأسيس مصدر سے ہے اس کا مجرد نضر سے اساس ہے جس کے معنی بنیاد کے
 ہیں اس کی جمع اساس ہے۔ اساس، بناء اور بنية میں فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بنية تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور ا
 اساس، وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔ لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بناء اور بنية کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی
 کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری
 دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔ (افاضات، ص: ۳۴ ج ۱)

(۴) بِنِيَّةٍ:۔ وہ چیز جو بنائی جائے۔ اس کی جمع بنی و بنی ہے۔ يقال فلان صحيح البنية. اى الفطرة. وبنية الكلمة، یعنی صیغہ
 اور مادہ جس پر بنا کی جائے، بنى (ض) يَبْنِي بِنَاءً، بِنَاءَةً، بِنِيًا و بِنِيَانًا بمعنی جب کہ وہ تعمیر کرائے اور بناء ہدم کی ضد ہے۔

(۶) الْحُلُوَانِيَّةِ: یہ "حلوان" شہر کی طرف نسبت ہے جو ایک شہر کا نام ہے، حلوان نام کے مختلف شہروں کا نام ہے، ایک "حلوان"
 مصر میں نیل کے کنارے پرواقع خوبصورت بستی کا نام ہے، (۲) نیشاپور میں بھی ایک چھوٹا سا شہر اس نام کا ہے، لیکن سب سے زیادہ
 مشہور وہ "حلوان" عراق میں واقع ہے جسے حلوان بن علی نامی شخص نے بسایا تھا، جو بغداد سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور

مقامہ حلوانیہ دوسرا مقامہ ہے۔ (الکلمات الوحيدة، تفہيمات، الاضات)

(۷) آخِرَيْنِ: یہ آخر کا تشبیہ ہے جو اول و متقدم کی ضد ہے، جمع آخرون ہے اس کا مؤنث آخری ہے اس کی جمع اُخْرُوْ وَاخْرِيَاتُ ہیں، وفى

التزئیل: فَأَخْرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا۔ (المائدہ)

(۸) قَوَامَيْنِ: جڑواں بچے؛ اس کی جمع قَوَائِمٌ. يقال: اتَامَتِ الْمَرْأَةُ جَبَّ كَ عَمْرٍ تَدْبِجُ جَبَّ۔

(۹) ضَمَّتُهُمَا: یہ ازتفعیل ہے بمعنی ای جعلتہما متضمنا۔ اس کا مصدر تضمین ہے مجرد ضمین (س) ضَمْنَا وَضَمْنَا لِعَنِي وَهِيَ اس کا کفیل ہوا۔ تضمین اصطلاح شعراء میں دوسرے شاعر کے شعر کو اپنے اشعار میں شامل کرنا۔

(۱۰) خَوَاتِيمٌ: یہ خاتمة کی جمع ہے بمعنی آخر از ضرب، اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۱۱) الْكُوْجِيَّةُ: یہ کرج کی طرف منسوب ہے، جو ایک شہر کا نام ہے، کرج قرم۔ جزیرہ نما میں ایک قلعہ بند شہر ہے، جو یونانی اور رومانی تہذیب کا مشہور مقام رہا ہے۔ روسیوں نے ترکوں سے چھین لیا تھا۔ (تفہیمات، افاضات)

(۱۲) مَا عَدَا، ای ماسوی یعنی جو اس کے علاوہ، وہ دو شعرا بن سکرہ کے ہیں۔ (تفہیمات)

(۱۳) فَخَطِطِرِي: خطاطی۔ وہ چیز ہے جو دل میں کسی اور یا کسی تدبیر کے لئے خطرہ پیدا ہو اس کی جمع خَوَاتِطٌ ہے از ضرب و نصر خَطُوْرًا مصدر ہے۔

(۱۴) اَبُو عَذْرَةَ: مراد اس کی پہلا کاری گرو موجود۔ يقال هو ابو عذر هذا الكلام. ويقال فلان ابو عذر هذا یعنی وہ سب سے پہلا خاوند ہے، یہ ماخوذ ہے عَذْرَةَ سے بمعنی شئے نجس اور اسی سے قلفہ صبی کا نام عذرہ رکھا اور بکارت کے چڑھ کو بھی عذرہ کہتے ہیں قلفہ کے چڑے کے ساتھ بکارت کو تشبیہ دے کر کہا جاتا ہے عَذْرَتْهَا۔ میں نے اس کی بکارت زائل کی از ضرب و نصر۔ (افاضات)



وَمُقْتَضِبٌ حُلُوهُ وَمَرَّةٌ وَهَذَا مَعَ اعْتِرَافِي بِأَنَّ الْبَدِيْعَ "رَحِمَهُ اللهُ" سَبَاقِي غَايَاتٍ وَصَاحِبُ آيَاتٍ
وَأَنَّ الْمُتَصَدِّقِي بَعْدَهُ. لِإِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ أَوْتِي بِلَاغَةٍ قَدَامَةً لَا يَغْتَرِفُ.

ترجمہ:- اور کاٹنے والا ہے اس کی شیرینی کو اور تلخی کو یعنی کٹے میٹھے کی بدیہ کو خود میری زبان ہے اور یہ سب کچھ میرے اعتراف کے باوجود ہے (مجھ کو معلوم ہے) کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ (علمی گھڑ دوڑ میں) یا علمی میدانوں کی انتہاء میں علامہ بدیع رحمہ اللہ سب سے آگے پہنچنے والے ہیں اور (فصاحت و بلاغت میں) صاحب علامت ہیں (تمہہ یافتہ ہیں) اور اس بات کا بھی مجھے اقرار ہے کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ کے بعد جو شخص بھی مقامہ لکھنے کی جرأت کرے گا۔ اگرچہ وہ قدامہ جیسی بلاغت ہی کیوں نہ رکھتا ہو (قدامہ جیسی بلاغت کا مالک ہی کیوں نہ ہو) تو وہ نہیں چلو بھرے گا۔

(۱) الْمُقْتَضِبُ: یہ اقتضاب مصدر سے از افتعال يقال اقتضب الكلام یعنی اس نے فی البدیہ کلام کہا، مجرد از ضرب ومنه الْقَضِيْبُ بمعنی کٹی ہوئی شئی۔ جمع قَضِيْبَانٍ وَقَضِيْبَانٍ ہیں، اقتضاب انفعال سے بمعنی منقطع ہونا، اپنی جگہ سے منتقل ہونا، قولہ

تَعَالَى: فَانْتَبَاهِيَهَا حَبًا وَعِنَابًا وَقَضِيْبًا۔ (المبس)

(۲) حُلُوٌ: یہ مُرْكِي تَقِيْضٍ ہے بمعنی میٹھا، پاکیزہ، و خوشما ہونا۔ حَلَاوَنٌ (ك) يَخْلُو حُلُوًا، واز سح حَلِيٌّ يَخْلِي حَلَاوَةً

حُلُوًّا وَأَوْحُلُوًّا بِمَعْنَى يَبِيْطُهَا هُوْنَا وَبَا كِيْرَه هُوْنَا۔

(۳) مُرٌّ: یہ طلوکی ضد ہے بمعنی کڑوا، تلخ ہونا، مَرٌّ (ن، س) يَمُرُّ مَرًّا أَوْ مِرَاةً کے معنی کڑوا ہونے کے ہیں۔ کقولہ تَعَالَى: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ۔

(۴) اِعْتِرَافِي: یہ اعتراف افعال کا مصدر ہے بمعنی اقرار کرنا۔ مجرد ضرب سے آتا ہے، عَرَفَ (ض) عَرَفًا وَعَرَفَانًا مصدر سے بمعنی پہچانا۔ کقولہ تَعَالَى: فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحِقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ. (الملك)

(۵) اَلْبَدِيْعُ: اس سے بدیع الزمان ہدانی مراد ہیں۔ بَدَعُ (ف) يَبْدَعُ بَدْعًا وَأَبْدَعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا، اختراع کرنا، بدیع بمعنی رجب، عمدہ، موجود، خالق، بَدَعُ بَدَاعَةً گرم سے بمعنی باکمال ہونا، انوکھا ہونا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: بَدِيْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ (الاعراف)

(۶) سَبَاقٌ: بمعنی آگے سبقت کرنے والا، سَبَقَ (ن، ض) سَبَقًا بمعنی وہ آگے نکل گیا۔ اور اسی سے سابق ہے اس کی جمع سابقون و سُبَاقٌ ہے، قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكُمْ لَقَضِيَ بَيْنَهُمْ۔ (هود)

(۷) غَايَاتٌ: یہ غایۃ کی جمع ہے بمعنی انتہاء، نشان، غرض، مطلب اور جھنڈا۔ یہاں مطلب جو تیز دوڑنے کے میدان میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ اس کی جمع غَايَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۸) صاحب: جمع اصحاب۔ از سمع بمعنی ساتھی بنا۔ کقولہ تَعَالَى: وَمَا صَاحِبِكُمْ بِمَجْنُونٍ۔ (التکویر) مرتحقیقہ۔

(۹) آیات: یہ آیت کی جمع ہے بمعنی نشانی۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ. مرتحقیقہ۔

(۱۰) اَلْمَتَصِدِّي: اسم فاعل، مصدر تَصَدَّى ہے از تفاعل بمعنی درپے ہونا۔ اَلْمَتَصِدِّي بمعنی پیش آنے والا، مجرد و نھر سے۔ کقولہ تَعَالَى: فَأَمِنَ اسْتَعْنَى فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى۔

(۱۱) اَلنَّشَاءُ: مصدر از افعال بمعنی پیدا کرنا مجرد کرم پیدا ہونا فتح سے بمعنی صنعت و کاری گری۔ يقال: نشاء نشاء و نشوء و نشاءة۔ بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا، کما فی القرآن: وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشَاءَ الْأُخْرَى۔ اور کرم سے، نَشَاءٌ مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا اختراع و ایجاد کرنا۔ قدم مرتحقیقہ۔

(۱۲) مَقَامَةٌ: اس کی جمع مقامات بمعنی بیٹھنے کی جگہ، مجلس۔ از نھر کھڑا ہونا، مرتحقیقہ۔

(۱۳) أَوْتِي: اس کا مصدر اَتِيَانٌ ہے از ضرب بمعنی آنا، جانا، جو آسانی سے ہو، باب افعال سے اِتْيَاءٌ بمعنی ادا کرنا، دینا۔ "اَتِيَانٌ" خاص ہے اور "مَجِي" عام ہے۔

(۱۴) بَلَاغَةٌ: کے معنی فصاحت کے ہیں۔ يقال رجل بليغ اي فصيح جمع بُلغَاءٌ اور بليغ كواس لئے بليغ کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے، یہ کرم سے ہے اور نھر سے بَلِّغْ بَلِيغًا اس کے معنی پہنچنے کے آتے ہیں، کما فی التَّنْزِيلِ: هَذَا بَلَاغٌ مُّبِينٌ. افعال ابلاغ بمعنی پہنچانا. ومنه التبليغ.

(۱۵) قَدَامَةٌ: اس کا نام ”ابوالولید جعفر“ ہے یہ غایت درجہ کا فصیح و بلیغ تھا اس کی ایک کتاب بھی ہے اس کا نام ”سُرُّ البلاغة“ ہے یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

(۱۶) لَا يَغْتَرِفُ: یہ اغتراف مصدر سے ہے۔ اغتراف سے بمعنی چلو بھرنا اور ہاتھ میں پانی لینا از اغتراف اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی چلو سے پانی لینا مصدر غَرَفًا ہے۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: الْأَمِنْ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ۔ (البقرہ) غُرْفَةٌ سے ماخوذ ہے۔



الْأَمِنْ فُضَالَتِهِ وَلَا يَسْرِى ذَلِكَ الْمَسْرِى الْأَبْدَلَاتِيهِ وَلِلَّهِ ذُرُّ الْقَائِلِ. (نظم)

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَهَا بِكَئِثُ صَبَابَةٍ سُبْعُدَى شَفِيَتْ النَّفْسَ قَبْلَ التَّئُمِّ

ترجمہ متن: مگر اس کے بچے ہوئے (پانی) سے۔ اور نہیں چلے گا اس (اندھیرے) راستہ میں مگر اس کی راہنمائی سے۔ اور اللہ اس کہنے والے کا بھلا کرے کیا خوب کہا ہے یا (اللہ ہی کے لئے ہے بھلائی کہنے والے کی)۔

(ترجمہ شعر: ”پس اگر روتا میں، اس کے رونے سے پہلے (کبوتری سے پہلے) بوجہ عشق و محبت ہونے سعدی سے۔ تو شفا دیتا، میں اپنے نفس کو شرمندہ ہونے سے پہلے“۔

(۱) فُضَالَتِهِ: (بضم الفاء) بمعنی بچا ہوا پانی، از نصر و سح و افاضل یفضل وهو شاذ لا يستعمل. قوله تعالى: فَضُلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً، وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ۔ (الحجرات)۔

(۲) لَا يَسْرِى: سیر کرنا، چلنا۔ یقال سَرَى (ض) يَسْرِى سُرَى، مَسْرَى وَسُرِيَانًا وَسُرَى وَسُرَايَةً بمعنی رات کو چلنا اس کی جمع سُرَاةٌ ہے و ابن السمر۔ یعنی رات کا مسافر سَارِيَةٌ جو مؤنث السَارِيَةِ کی ہے بمعنی وہ جماعت ہے جو رات کے وقت سفر کرے اور سُرَى کے معنی عام طور پر رات کو چلنے کے معنی میں آتے ہیں، كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا. (بنی اسرائیل)

(۳) الْمَسْرَى: صیغہ اسم ظرف یا مصدر میسی ہے۔ قدمہ تحقیقہ آنفا۔

(۴) بَدَلَاتِيهِ: ذَلْ نَصْرٌ مِنْ دَلَالَةٍ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى بَتَانَا، رَهْنَمَايَ كَرْنَا، ضَرْبٌ مِنْ مَعْنَى نَاذِرٌ خَرَّةً كَرْنَا، يَدُ كَهَانَا دَلَالًا وَذَلَالًا مَصْدَرٌ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: هَلْ أَذِلُّكُمْ عَلَى تَبَاغِرَةٍ تَنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ.

(۵) ذُرُّ الْقَائِلِ: دراصل میں دودھ کو کہتے ہیں اور دودھ چونکہ اہل عرب بلکہ ہر ایک کے نزدیک عزیز ہوتا ہے اور اب خیر کثیر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے اوصاف حسنہ مراد ہوتے ہیں اسی موقع پر چار الفاظ بولے جاتے ہیں (۱) لیلہ ہوا (۲) لیلہ (۳) در القائل لیلہ (۴) درہ لافض فووة۔ لافض فوه۔ یہ لفظ کلام کے حسن پر دلالت کرنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس کے معنی یہ ہے کہ اس کا منہ بند نہ کیا جائے اور اللہ در القائل۔ اگر مضاف الیہ کی طرف دیکھا جائے تو فقط قول ہی پر دلالت کرنا چاہیے۔ لیکن اس سے قطع نظر کی جائے تو یہ صحیح اوصاف کے حسن پر دلالت کیلئے مستعمل ہے اور اللہ ہو یہ اوصاف اور ذات دونوں کے حسن پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) فَلَوْ قَبْلَ: یہ لو، بگٹ پر داخل ہے جو کہ بعد میں مذکور ہے اور قبل طرف مقدم ہے یہ ”بگٹ“ فعل کے متعلق ہے ضرورت شعر کی وجہ سے

نہ حصر کی وجہ سے۔ قبل کے معنی پہلے کے ہیں جو بعد کی نفیض ہے اور یہ ظرف زمان ہے معرب ہے جیسے: **لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ**۔
 (۷) **مَبْكَأَهَا**: یہ مصدر میسی ہے بمعنی رونے کی جگہ۔ **بَكِي** (ض) **بُكَاءً**۔ اس سے **بَكَيْتُ** واحد متکلم کا صیغہ ہے، جیسے:
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔

(۸) **صَبَابَةٌ**: عشق، محبت، شوق۔ از سبغ یقال: **صَبَّ** الیہ وہ اس پر عاشق ہوا۔ یقال **حَبَّبَ** (س) **يَصْبُ صَبَابَةً**۔ یعنی وہ اس پر عاشق ہوا۔

(۹) **بِسُعْدَى**: یہ معشوقہ کا نام ہے، جو شاعر کی معشوقہ تھی۔

(۱۰) **شَفِيَتْ**: شفاء مصدر سے بمعنی شفاء دینا از ضرب اشتفاء از افعال بمعنی شفا پانا یا شفاء حاصل کرنا۔ ومنہ الشافی یعنی شفاء دینے والا، والجمع اشفیه و اشاف۔ كقوله تعالى: **وَشَفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ**۔

(۱۱) **الْأَنْفُسُ**: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے یعنی نفسی اور نفس کی جمع نفس و نفوس آتی ہیں، وفي التنزيل: **اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ**۔ (الزمر)

(۱۲) **قَبْلُ**: بمعنی پہلے جو بعد کی ضد ہے اور یہ ظرف زمان ہے اور معرب ہے۔ تصغیر قبیل ہے اس کا مضاف الیہ کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں بناء علی الضم اور اعراب دونوں صورتیں جائز ہے خواہ تین لائیں یا نہ لائیں جیسے: **مَاتَ الْخَلِيفَةُ وَمَاتَ الْوَزِيرُ قَبْلَ مَنْ قَبْلَ قَبْلًا وَمَنْ قَبْلُ**۔ کما فی القرآن: **لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ**۔

(۱۳) **الْتَّنَادُ**: یہ ندامت سے مشتق ہے بمعنی بہت زیادہ ہشمان ہونا۔ اس میں الف لام عوض میں مضاف الیہ کے ہے یعنی تندی۔ اور ندامت بمعنی شرمندہ ہونا کیونکہ زیادتی الفاظ زیادتی معنی پر دلالت کرتی ہے۔ كقوله تعالى: **وَأَسْرُ النَّدَامَةِ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ**۔



وَلَكِنْ بَكَتُ قَبْلِي فَهَيَّجَ لِي الْبُكَاءُ **بُكَاءُ فَعَلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ**

وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ فِي هَذَا الْهَدْرِ الَّذِي أَوْرَثَهُ وَالْمُورِدِ الَّذِي تَوَرَّذْتَهُ۔

ترجمہ: شعر (۲) لیکن وہ بوتری روئی، میرے رونے سے پہلے، پس بھڑکا دیا (برا بیختمہ کر دیا) میرے رونے کو اس کے رونے نے۔ پس میں نے برجستہ کہا (نورا) کہا کہ فضیلت تو متقدمین کیلئے ہے۔ ”اور میں امید کرتا ہوں کہ نہ ہوں گا میں اس بے ہودہ گوئی میں جس میں میں پڑ چکا ہوں (یا اختیار کر چکا ہوں) اور اس گھاٹ جس میں میں اتر چکا ہوں۔“

(۱) **بَكَتُ**: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از ضرب بُكَاءُ مصدر ہے بمعنی رونا اور افعال سے بُكَاءُ مصدر ہے بمعنی رُلانا۔ قوله تعالى: **فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ**۔ (الدخان) مرتحقیقہ۔

(۲) **قَبْلِي**: یہاں قبل کا مضاف الیہ یا مضاف محذوف ہے ای قبل بکائی۔ اور قبل ظرف زمان ہے اس کی تصغیر قبیل آتی ہے، جیسے:
وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلِ الْبَيِّنَاتِ۔

(۳) يَهَيِّجُ: هَيِّجٌ تَهْيِجًا. بمعنی بھڑکانا از تفعیل اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی ہلنا اور بھینچنا ہونا اور مجرد لازمی بھی آتا ہے۔ هَاجَ (ض) يَهَيِّجُ هَيِّجًا وَهَيِّجَانًا وَهَيِّجًا مَصَادِرُ هِيَ۔ اور مجرد و مزید دونوں سے بھڑکانے کے معنی میں ہیں۔ لیکن مزید میں زیادہ بھڑکانا (مبالغہ) ہے: ثُمَّ يَهَيِّجُ فِتْرًا مُضْفَرًا۔ (الزم)

(۴) الْبُكَاءُ: مصدر ہے بمعنی رونا، اول مفعول ہے اور ثانی ”بُكَاهَا“ قاعِل ہے جو دوسرا ہے اور ”بُكَاهَا“ میں ”ها“ ضمیر معشوقہ کی طرف راجع ہے۔

(۵) فَعَلْتُ: قَوْلٌ مصدر سے بمعنی کہنا از نصر۔ اگر قیل ہو تو ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی قیلولہ کرنا اور افعال یقیل افعال سے بمعنی فتح کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي۔

(۶) أَلْفُضْلُ: میں الف لام استغراق کا ہے ای کل الفضل فضل بمعنی تمام فضیلت و بزرگی فَضْلٌ (ن، س) يَفْضُلُ سے لیکن قلیل الاستعمال ہے۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ۔

(۷) لِيَلْمُتَقَدَّمَ: متقدم اس کی ضد متاخر ہے يقال تَقَدَّمَ الْقَوْمُ یعنی قوم آگے بڑھی، از تفعیل اور اس کا مجرد: قَدَّمَ (ن) يَقْدُمُ قَدُومًا یعنی آگے بڑھا، قَدِمَ سَح سے بھی ہے بمعنی بہادری کرنا اور قَدِيمٌ بمعنی پرانا، والجمع قَدَمَاءُ. مؤنث، قَدِيمَةٌ جمع قدیمات ہیں۔ قَدَائِمٌ، قَدَامِيٌّ بھی ہیں۔ قَدَمٌ (ك) قَدَامَةٌ بمعنی بہت دیر تک اپنے وجود پر قائم رہنا جیسے: لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقْدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ۔ (المدثر)

(۸) أَرْجُو: امید کرنا، اجرف داوی ہے۔ رَجَائِرُ جُؤُنٌ (ن) رَجَاءٌ وَرُجُؤٌ وَرَجَاءٌ مَرَجَاءَةٌ۔ امید کرنا اور کبھی رَجَاءٌ کے معنی خوف کے بھی آتے ہیں، جیسے قرآن میں ہے: مَا لَكُمْ لَتَمُرُّنَّ جُؤُنٌ لِلَّهِ وَقَارًا. ای تخافون للهِ عظمتہ۔ اور رجاء کی جمع رَجَائٍ آتی ہے بمعنی طرف۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَالْمَلِكُ عَلَى أَرْجَائِهَا. (الحاقة)

(۹) اَكُونُ: یہ کون مصدر سے از نصر بمعنی ہونا تفعیل سے بمعنی بنانا۔ یہ افعال ناقصہ میں سے ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ اَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ. (البقرہ)

(۱۰) اَلْهَدْرُ: بمعنی بے ہودہ گوئی از ضرب و نصر، مرتحقیقہ۔

(۱۱) أَوْرَدْتُهُ: اس کا مصدر ”اَوْرَدُ“ ہے بمعنی وارد کرنا ”وَرَدٌ“ سے ماخوذ ہے۔ يقال: وَرَدَ (ض) يَرُدُّ. وَوَرْدًا ای حضر مجرد ضرب سے لازم آتا ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَإِنَّ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا. وَمِنْهُ الْمَوْرِدُ. وَالْجَمْعُ مَوَارِدٌ. بمعنی جائے ورود، گھاٹ۔ افعال سے بمعنی جانور کا گھاٹ میں پہنچا دینا، یا لے آنا۔

(۱۲) تَوَرَّدْتُهَ: از باب تفعیل اس کا مصدر ”تَوَرَّدُ“ ہے بمعنی تکلف وارد ہونا، یا گھس جانا۔ اور تورد کے معنی سرخ ہو جانا بھی ہے، جیسے: وَرَدٌ ہے بمعنی گلاب کا پھول كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَيَسَسُ الْوَرْدُ الْمَوْرُودُ۔ (مرد)

كَالْبَاحِثِ عَنِ حَتْفِهِ بِظَلْفِهِ. وَالْجَادِعُ مَارِنٌ أَنفِهِ بِكَفِّهِ فَالْحَقُّ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ صَلَّ سَعِيهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا.

ترجمہ:- مانند اس جانور کے جو تلاش کرتا ہے اپنی موت کو اپنے پیر (کھر) سے (خود اپنے پاؤں پر کلبھاڑی مارتا ہے) اور اس شخص کی طرح جو اپنی ناک کو (ناک کے نرمہ کو) اپنے ہاتھ سے کاٹنے والا ہو (یا ان کی طرح نہ ہو جاؤں) پس شامل نہ کر دیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں اور جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں بیکار ہو گئی ہے (ہو چکی ہے) حالانکہ وہ لوگ اپنے گمان کے مطابق اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۱) كَالْبَاحِثِ: بحث مصدر سے ہے از فتح بمعنی تحقیق کرنا، تلاش کرنا اور بحث کی جمع ابحاث آتی ہے اور وہ معدن (کان) جس سے سونا چاندی تلاش کیا جائے اور کھودا جائے۔ يُقَالُ بَحِثُ فِي الْأَرْضِ يَعْنِي اس نے جگہ کو کھودا، ومنه المباحثه بمعنی ایک دوسرے کو آزمانا۔ اعلم ان البحث طلب الشيء تحت التراب. والمحاولة: طلب الشيء بالحيلة. والالتماس: طلب الشيء باللمس. والمزاولة: طلب الشيء بالمعالجة.

(۲) عَنِ حَتْفِهِ بِظَلْفِهِ: حتف کے معنی موت کے آتے ہیں (اس کا فعل نہیں آتا) اس کی جمع حُتُوف ہے اور حَتْفٌ بمعنی بستر پر بغیر زخم کے مرنا، اور ظَلْفٌ (بالکس) بمعنی بکری و ہرن وغیرہ کے کھر کو کہتے ہیں جو چرا ہوا ہوتا ہے اس کی جمع أَظْلَاف ہے۔ قال ابن السكيت يُقَالُ رَجُلٌ الْإِنْسَانِ قَدِيمٌ، وَحَافِرٌ لِلْفَرَسِ، وَخَفَّ الْبِغْلُ، وَخَفَّ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ، وَظَلْفُ الْبَقْرَةِ وَالشَّاقَةُ وَالظُّبْيُ. كمافی الحديث: فَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا۔ (افاضات، ۲۷/۱)

(۳) وَالْجَادِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جَدَعٌ (ف) جَدَعًا، اس نے کانا اور سمع سے جَدِعَ جَدَعًا بمعنی اس نے ناک کان، ہاتھ اور ہونٹ کاٹے، فَهُوَ أَجْدَعُ.

(۴) مَارِنٌ: ناک کے نرمہ کو کہتے ہیں، جمع مَوَارِنِ آتی ہے از نصر مصدر مُرُونَةٌ، مُرُونًا وَمَرَانَةٌ بمعنی سختی میں نرمی کا ملا ہونا اور کرم سے مَرُونًا، مصدر بمعنی نرم ہونا۔ فی الحديث: وَفِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ النَّخ.

(۵) أَنْفٌ: ناک اس کی جمع أَنْافٌ وَأَنْوُفٌ آتی ہیں، أَنْفٌ سمع سے أَنْفًا بمعنی تکبر کرنا، ضرب سے بمعنی ناک پر مارنا۔
(۶) كَفٌّ: جھٹلی۔ اس کی جمع أَكْفٌ وَكُفُوفٌ وَأَكْفَافٌ آتی ہیں، كَفٌّ (ن) يَكْفُفُ كَفْفًا بمعنی روکنا، جمع کرنا۔ متعدی لازمی دونوں مستعمل ہیں۔ كمافی الحديث: الْمُؤْمِنُ إِخْوَالُ الْمُؤْمِنِ يَكْفُفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ أَي يَجْمَعُ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ وَيَضْمَعُهَا إِلَيْهِ.

(۷) فَالْحَقُّ: یہ الحاق مصدر سے ہے از افعال بمعنی ملادینا، للاحق کرنا، للاحق ہونا۔ اس کا مجرد، لِحَقٌّ (س) يَلْحَقُ لِحَاقًا۔ بمعنی للاحق ہونا۔ وَفِي الْقَنُوتِ: إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحَقٌ أَي للاحق.

(۸) بِالْأَخْسَرِينَ: یہ أَخْسَرُ (اسم تفضیل) کی جمع ہے، خَسِرَ (س) خَسِرًا وَخَسَارًا وَخُسْرَانًا بمعنی گمراہ ہونا، ہلاک ہونا، نقصان اٹھانا، جو رخ کی ضد ہے اور ضرب سے خَسِرًا وَخُسْرَانًا بمعنی کم کرنا، برباد کرنا۔ كمافی التنزيل: خَسِرَ

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ.

(۹) اَعْمَالًا: یہ عمل کی جمع ہے، یہ ”اَعْمَالٌ“ کی تیز ہے عمل کے معنی کام کاج کرنے کے ہیں، جس میں قصد و ارادہ کو دخل ہو اور عَمِلَ (س) عَمَلًا مصدر ہے، العامل بمعنی گورنر و حاکم جمع عَمَالٌ وَعَامِلُونَ ہیں، وَفِي التَّنْزِيلِ: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ. (۱۰) ضَلَّ: یہ از ضرب اس کے مصدر ضَلَّالٌ وَضَلَّالَةٌ آتے ہیں بمعنی گمراہی، جو ہدایت کی ضد ہے کما فی التَّنْزِيلِ: قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي (سبا)۔ وَمِنْهُ الضَّالُّ بِمَعْنَىٰ گمراہ۔ جَمْعُ ضَالُّونَ وَضَلَّالٌ ہيں ”ضَلَّ سَعِيَهُ“ کامیاب نہیں ہوا، اِضْطَالٌ وَتَضْلِيلٌ کے معنی گمراہ کرنے کے ہیں۔ سَعٍ وَحَسْبٍ سے بھی لکھا ہے اہل حجاز سَعٍ سے اور اہل نجد ضَرْبٍ سے کہتے ہیں۔ ضَالٌ اور ضَلَّانٌ میں فرق: پوشیدہ نہ رہے کہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ضَالٌ: وہ گمراہ ہے جس کی راہ پانے کی امید نہ ہو اور ضَلَّانٌ وہ ہے جو مطلق راہ گم کنندہ ہو خواہ یہ راہ پائے یا نہ پائے۔

(۱۱) سَعِيَهُمْ: یہ از فتح بمعنی کام کرنا و چلنا دوڑنا۔ يُقَالُ سَعَىٰ اِلَيْهِ. اس نے ارادہ کیا۔ کما فی التَّنْزِيلِ: وَاِنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم) معناه الاماعمل. قال الزجاج اصل السعى فى كلام العرب التصرف فى كل عمل. سَاعَىٰ بمعنی تا ص د جمع سَعَاةٌ.

(۱۲) اَلْحَيٰوةُ: یہ موت کی ضد ہے، حَيٌّ (س) حَيَاةٌ بمعنی باحیات ہونا۔ حَيٌّ (ض) يَحْيٰ حَيًّا. زندہ کیا۔ حَيٌّ کی جمع احياء ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

(۱۳) الدُّنْيَا: یہ آخرت کی ضد ہے اس کا مصدر ”دُنُوٌّ“ غیر مہوز ہے: دُنَا (ن) يَدُنُوْا دُنُوًّا وَفَهُوَ دَانَ بمعنی قریب ہونا، کیونکہ دنیا آخرت کے قریب ہے دنیا کی جمع دُنَىٰ آتی ہے۔ وَمِنْهُ الْاَدْنَىٰ جب اس کی نسبت دنیا کی طرف ہو تو دُنْيَوِيٌّ یا دُنْيَاوِيٌّ کہیں گے۔ دُنْيَىٰ (س) يَدُنَىٰ دُنَا وَدُنَايَةٌ بمعنی ضعیف و حقیر ہونا۔

(۱۴) يُحْسِبُونَ: گمان کرنا، مصدر حَسِبَ (ح، س) حُسْبَانًا وَمَحْسَبَةٌ بمعنی گمان کرنا۔ اور نَصْرٌ سے حَسْبًا وَحِسَابًا وَحِسْبَانًا وَحِسْبَةٌ وَحِسَابَةٌ بمعنی شمار کرنا۔

(۱۵) يُحْسِنُونَ: احسان۔ مصدر از افعال بمعنی احسان یا اچھا کام کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِنَفْسِكُمْ وَاِنْ اَسَاءْتُمْ فَلَهَا.

(۱۶) صُنْعًا: بمعنی کاریگری، کام، رزق، احسان. صَنَعَ (ف) صَنَعًا وَصُنْعًا. اس کی جمع اَصْنَاعٌ۔ صنع اور فعل میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فعل کا اطلاق عام ہے کہ اس میں کسی خاص ہنر کا دخل ہو یا نہ ہو، اور اس کی نسبت انسان، حیوان اور جمادات سب کی طرف ہوتی ہے، کیونکہ عمل حیوان کیلئے ہے، جماد کیلئے نہیں۔ اور صنع خاص انسانی عمل کا نام ہے، اور اس میں کچھ فنکاری بھی ہو۔



عَلَىٰ اَنِّي وَاِنْ اَغْمَضَ لِي الْفِطْنُ الْمُتَغَابِي وَنَضَحَ عَنِّي الْمُحِبُّ الْمُحَابِي لَا اَكَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ

أَوْ ذِي غَمْرٍ مُتَجَاهِلٍ يَضَعُ مَنِيَّ لِهَذَا الْوَضْعِ.

ترجمہ:- باوجود اس کے اگر کوئی (ذکی) یا سمجھ دار بتکلف اپنے آپ کو غبی بنا کر میرے عیوب سے چشم پوشی کر بھی لے۔ یا کوئی میرا شریف دوست محبت کرنے والا (ہمدرد) میری طرف سے (طعنہ دشمن کو) دفع بھی کر دے۔ تب بھی میں چھٹکارا نہیں پاسکوں گا نا تجربہ کار (بھولے بھالے) جاہل سے اور سخت کینہ و حسد رکھنے والے جاہل سے۔ اور گھٹائے گا وہ میرے مرتبہ کو اس تصنیف یا مقامات کی وجہ سے۔

- (۱) اَغْمَضُ: یہ اِغْمَاضُ مصدر سے بمعنی آنکھ بند کرنا از افعال۔ اصطلاح میں اِغْمَاضُ کے معنی بیچ میں درگزر کرنا۔ اس کا مجرد نضر سے ہے بمعنی چھپانا۔ كما في التزليل: اِلَّا اَنْ تَغْمِضُوْا فِيْهِ. اور ضرب سے بمعنی معاملہ میں چشم پوشی کرنا اور سب سے بھی آتا ہے۔
- (۲) اَلْفِطْنُ: یہ صفت مشبہ ہے بمعنی صاحب فطانت یعنی چالاک، ہوشیار و صاحب فہم۔ از نضر و سب سے بمعنی آتا ہے۔ اور یہاں فِطْنٌ کا موصوف مجرد ہے ای رَجُلٌ فِطْنٌ، پوری تحقیق گذر چکی ہے۔
- (۳) اَلْمُتَغَابِي: اس کا مصدر تَغَابَى از تفاعل بمعنی جان بوجھ کر غبی بنا اس کا مجرد غباوت آتا ہے، بمعنی کم فہمی از سب۔ يقال: غَبِيَ غَبَاوَةً بمعنی کند زہن ہونا و جاہل ہونا۔ غبی کی جمع اَغْبِيَاءُ و اَغْبَاءُ آتی ہیں۔
- (۴) نَضَحَ: نَضَحَ (ض، ف) ضحاً بمعنی دور کیا و دفع کیا اور چھڑکنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، يقال: نَضَحَ عَنِ نَفْسِهِ: دقاع کرنا۔

- (۵) اَلْمُحِبُّ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی دوست يقال: اُحِبُّهُ اِي وَدُّهُ وَحِبُّهُ اِي اس سے محبت کی حُبُّ الشَّيْءِ بمعنی رغبت کرنا کسی چیز کی۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے، مرتبہ حقیقہ۔ كقوله تعالى: اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ۔ (البقرہ)
- (۶) اَلْمُحَابِي: اس کا مصدر مُحَابَاةٌ وَحِبَاءٌ ہے بمعنی بہت زیادہ عطا کرنے والا، دوستی کرنا اور کسی کو اپنا حق معاف کرنا اس کا مجرد حُبًّا ہے جس کے معنی مطلق عطا یا قلیل عطاء کے ہیں۔ حَبَا (ن) يَحْبُو حَبْوًا۔ جس کے معنی بغیر بدلے کے عطا کرنے کے ہیں حِبَاءٌ عن كذا اي منعه۔ صلوة التسخیر کی حدیث میں ہے۔ الا احبك الا لمنحك اي الاعطيك.
- (۷) لَا اَكَاذُ: كَاذِيْكَ اَدَاوْمُكَ اَدَاوْمُكَ اَدَاوْمُكَ۔ بمعنی قریب ہونا اور کام نہ کرنا۔ و از سب اور كَاذٌ (ض) يَكْنِيْذُ كَنْيَاً بمعنی نکر و فریب کرنا۔ اور یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ان شاذ و نادر داخل ہوتا ہے اور كَاذٌ ارادہ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، كما في القرآن: اَكَاذُ اَخْفِيْهَا لِتُجْزِي. اي اُرِيْدُ اَخْفِيْهَا۔ (ظہ)

- (۸) اَخْلَصُ: خَلَصَ (ن) خُلُوْ صَا وَخَلَا صًا بمعنی خالص ہونا، نجات پانا و سالم رہنا، مرتبہ حقیقہ۔
- (۹) غُمْرٌ: (بضم الغین و سکون المیم) بمعنی نا تجربہ کار شخص اس کی جمع اَغْمَارٌ از کرم اور نضر و ضرب سے بمعنی ڈھانچ لینا، بلند ہونا اور مصیبت کو بھی غُمْرٌ کہتے ہیں اور (بفتح الغین) غُمْرٌ بمعنی ماہ کثیر جمع اَغْمَارٌ اور سب سے بھی آتا ہے از نضر غُمْرًا بمعنی بلند ہونا و اُحْكَنًا۔
- (۱۰) جَاهِلٌ: صیغہ اسم فاعل۔ بمعنی بیوقوف، ابلہ، یہ علم کی ضد ہے جہل سے ماخوذ ہے از سب جاہل کی جمع جُهَلٌ وَجُهَلَاءٌ اور جُهَلًا

آتی ہیں، اسی سے متعاجل ہے جو تکلف جاہل بنے۔ وفي القرآن: اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا. (الاحزاب)

(۱۱) ذِي غَمِيْرٍ: یعنی کینہ و حاسد پرور جاہل۔ از سح۔ اور کرم سے مصدر غَمَارَةٌ وَ غُمُوْرَةٌ بمعنی جاہل ہونا، مرتحقیقہ۔

(۱۲) يَضْعُ: از فتح روک دینا، ایجاد کرنا بلکہ بنا، گرا دینا، کسی کو مرتبہ سے کم کر دینا، بلند کرنا، نکیر کرنا اور کینہ ہونا نصر سے، اس کے معنی اختراع کے بھی ہیں یہاں ہذا حدیث موضوع وضع کے معنی بنانے کے بھی ہیں، مصدر ضَاعَةٌ وَ ضَعَةٌ. وفي التنزيل: وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاِنَامِ. (الرحمن)



وَيُنَدِّدُ بَاثَةً مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْأَشْيَاءَ بِعَيْنِ الْمَعْقُولِ وَأَنْعَمَ النَّظَرَ فِي مَبَانِي الْأَصُولِ نَظَمَ هَذِهِ الْمَقَامَاتِ فِي سَبَلِكِ الْإِفَادَاتِ .

ترجمہ:- اور پکار کر (چلا کر) کہے گا کہ تحقیق کہ یہ (تصنیف) ممنوعات شرعیہ میں سے ہے، (کیونکہ اس میں... وغیرہ ہے) اور لیکن جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے (دیکھے گا) اور کلام کی بنیادوں کو گہری نظر سے دیکھے گا، تو وہ پروئے گا ان مقامات کو افادات کی لڑی میں۔

(۱) يُنَدِّدُ: اس کا مصدر تَنْدِيْدٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، متفرق کرنا، آواز بلند کرنا۔ از تفعیل یہ نَدُّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی مقابل، شریک بنانے کے ہیں، جمع اَنْدَادٌ ومنه قوله تعالى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ اَنْدَادًا. (البقرہ) اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی بھاگنا، بد کرنا۔ يقال: نَدَّ الْبَعِيْرُ نُدُوْدًا. وفي الشعر: لَا ضِدَّ وَلَا يَنْدُو وَلَا حَدَّ لِمَوْلِي

(۲) مَنَاهِي: یہ جمع ہے منہی کی بمعنی امر ممنوع، اس کا مصدر ”نہی“ ہے از فتح و سح بمعنی روکنا منع کرنا، کما فی التنزیل: وَيَنْهِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (النحل). نَهِيَه (بضم النون) بمعنی عقل والجمع نہی بمعنی فاعل، روکنے والا۔ واز کرم، بہت زیادہ عاقل ہونا، مصدر نَهَاوَةٌ، کیونکہ عقل انسان کو برائی سے روکتی ہے۔

(۳) الشَّرْعُ: یہ مصدر ہے بمعنی شریعت و دین۔ ومنه الشريعة بمعنی سنت و احکام باری تعالیٰ: والجمع شرائع از فتح شَرَعًا وَ شُرُوْعًا بمعنی شروع کرنا، سیدھا کرنا، قریب ہو جانا، لکھنا، جاری کرنا، شرع بمعنی شروع کما فی التنزیل: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا. ای اظہر۔

(۴) نَقَدَ: از نصر اس کا مصدر ”نقد“ ہے بمعنی پرکھنا، اور سح سے، ٹوٹ جانا. نقد. در اہم جمع نُقُوْدٌ. مثال: النقود تدخل العقود۔

(۵) الْأَشْيَاءُ: یہ شیء کی جمع ہے، اس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ اصل میں شیء تھا اس میں الف ممدودہ غیر منصرف کا سبب ہے، جمع الجمع اشیاءات۔ شَيءٌ (س، ف) شَيْئًا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنا. مَشِيَةٌ، مَشَاءَةٌ، بھی مصادر ہیں، وفي القرآن: وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ۔ (الرعد)

(۶) عَيْنٌ: بمعنی آنکھ، تپلی، پلک وغیرہ کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ عین کے معنی ”خیار کل شیء“ بھی آتے ہیں۔ اس کی جمع عیان و عُیُونِ اور اَعْيُنَاتُ جمع الجمع ہے، کما فی التنزیل: لَهُمْ اَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا۔ (الانعام)۔ عین کی تغیر ”عَيْنَةٌ“ آتی ہے۔ عین، جاسوس کے معنی بھی مستعمل ہے۔ عین (س) عیناً و عینة بمعنی آنکھ کی سی ایسی بڑھ جانا۔ عاینہ مَعَايِنَةٌ مفاعلہ سے۔ (۷) الْمَعْقُولُ: یہ عقل سے مشتق ہے، از ضرب معقول مصدر ہے، جو بروزن مفعول مصدریسی ہے، کما فی القرآن: وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالَمُونَ۔ (العنکبوت)

(۸) اَنْعَمَ: از افعال مصدر اَنْعَامُ بمعنی باریک نظر سے، غور و تحقیق سے دیکھنا۔ ومنه امعان بمعنی بہت دیر تک فکر و غور کرنا، اس کا مجرد نضرو صبح و فتح سے آتا ہے۔ بمعنی اچھا، نرم، فراخ ہونا، یقال نعم الرجل نعماً۔

(۹) اَلنَّظَرُ: یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ سے دیکھنا۔ نظر (ن، س) يَنْظُرُ نَظْرًا او مَنْظَرًا وَمَنْظَرَةً، وَفِي التَّنْزِيلِ: وَاعْرِفْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَانْتُمْ تَنْظُرُونَ۔ (البقرہ) رویت اور نظر میں فرق: ان دونوں میں چند وجوہ سے فرق ہے (۱) رویت تو مرئی کے ادراک کو کہتے ہیں اور نظر کہتے ہیں آنکھ سے متوجہ ہو کر دیکھنے کو۔ (۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ بقول بعض نظر صرف آنکھ سے متوجہ اور دیکھنے کو کہا جاتا ہے اور رویت عام ہے چاہے آنکھ سے دیکھے یا قلب سے ہو اور ”مرئی“ کوئی چیز ادراک کرنے کو کہتے ہیں۔

(۱۰) مَبَانِي: یہ مبنی کی جمع ہے یا مبنی کی جمع اور مبنائی بمعنی اصول، مجموعہ قواعد معلومہ کو کہتے ہیں اور بنی (ض) يَبْنِي بِنْيًا، بِنَاءً، بِنْيَانًا بِنْيَانَةً، بِنْيَةً بمعنی بنانا، تعمیر کرنا۔ جیسے حدیث میں: بِنِي الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ۔

(۱۱) الْاُصُوْلُ: یہ اصل کی جمع ہے، یقال اصل الشیء ای صار ذال اصل۔ یہ کرم سے اِصَالَةٌ بمعنی اصل ہونا، آتا ہے جو فرع کے بالقابل ہے، اور اصل، جز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۱۲) نَظَّمَ: يَنْظُمُ نَظْمًا از ضرب بمعنی پرونا، قدم و تحقیقہ۔

(۱۳) سَلَكَ: جمع اَسْلَاكٌ یعنی وہ دھاگہ جس پر موتی وغیرہ پروئے جاتے ہیں، اس کا اطلاق اس دھاگہ پر بھی ہوتا ہے جس سے کپڑے سے جاتے ہیں اور سلك کا اطلاق خاص موتی کے دھاگہ پر ہوتا ہے۔ اور سبط: وہ دھاگہ جس میں جواہرات پروئے جاتے ہیں، سلك از ضرب بمعنی چلنا۔ ومنه مسلك والجمع مسالك بمعنی راستہ و داخل کرنا، اور خيط: عام ہے چاہے اس میں موتی پروئے یا کپڑے وغیرہ سیئے۔ اس سے۔ سلك، سبط اور خيط میں فرق: بھی واضح ہو گیا۔ كَذَلِكَ سَلَكْنَا فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ۔ (الحجر)

(۱۴) اِفَادَاتٍ: یہ اِفَادَةٌ کی جمع ہے بمعنی فائدہ۔ افادہ اور استفادہ میں فرق یہ ہے کہ فائدہ بمعنی کسی کو فائدہ دینا اور استفادہ بمعنی کسی سے فائدہ حاصل کرنا۔ افادہ کا اطلاق معلم پر، اور استفادہ کا اطلاق متعلم پر ہوتا ہے۔ یہ فَاذ (ض) يَفِيْدُ سے مشتق ہے بمعنی نفع و فائدہ دینا۔



وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوعَاتِ عَنِ الْعَجَمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ يَسْمَعْ بِمَنْ نَبَأَ سَمْعُهُ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ اَوْ اَتَمَّ رَوَاتَهَا فِي وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالْبَنِيَّاتِ

ترجمہ:- اور شامل کرنے گلان مقامات (حکایات یا کہانیوں) کو جو حیوانات اور جمادات (کی زبان) سے لکھے گئے ہیں یا (وضع کے گئے ہیں، جیسے کلیدہ ومنہ وغیرہ) اور نہیں سنا گیا (کسی شخص سے) کہ کسی کانوں نے اعراض کیا ہوا ان حکایات کو سننے سے۔ یا گنہگار سمجھا ہو اس کے بیان کرنے والے کو کسی وقت، پھر جب کہ اعمال کا دار و مدار نیقوں پر ہے۔

(۱) سَلَكَهَا: یہ سَلَكَ فعل ماضی ہے بمعنی چلنا، جانا، نصر سے ومنه مَسْلُكٌ وفي التنزيل: كَذَلِكَ سَلَكَنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُتَجَرِّمِينَ۔ (الشعراء)

(۲) الْمَوْضُوعَات: یہ موضوع کی جمع ہے، بمعنی مختصرات، اس میں جو الف لام داخل ہے وہ معنی میں الْكٰذِبِيْنَ کے ہیں، اور ”الموضوعات“ سے مراد وہ تصانیف ہیں جو چوپایوں، پتھروں وغیرہ کی زبان میں لکھی گئی ہیں، جن کی حقیقت کچھ نہیں اس سے مصنف کا مقصد طالب علموں کو سکھانا ان کی استعداد و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۳) الْعَجْمَاوَات: یہ عَجَمًا کی جمع ہے بمعنی گونگا۔ اس سے مراد جانور ہیں از نصر بمعنی نقطہ دینا۔ اور کرم سے بمعنی لکنت و گونگا ہونا۔ (۴) الْجَمَادَات: یہ جماد کی جمع ہے اور ”جُمُودَةٌ“ سے مشتق ہے جس کے معنی جمنے اور بستہ ہونے کے ہیں، از نصر ”جمادات“ وہ اشیاء ہیں، جس میں نہ حیات ہو اور نہ نشوونما ہو اس سے مقصد مصنف کا معلمین کو سکھانا و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۵) وَلَمْ يُسْمَعْ: سمع سے يقال سَمِعَا وَسَمَاعَا وَسَمَاعَةً۔ اس نے ساء، اس سے مراد ”قوت سامعہ“ ہے جو کان سے سنے ومنه استماع بمعنی کان لگا کر سنا۔ وفي القرآن: فَذَسْمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِي تَتَجَادَلُكَ۔ (المجادلة)

(۶) نَبَاً: یہ نَبُوؤَة سے ماخوذ ہے، بمعنی ارتفاع من الارض۔ دور ہونا، جدا ہونا، از فتح۔ اس کے معنی اُچٹ جانے کے بھی آتے ہیں، نَبُوؤَة کے معنی نفرت کرنے کے بھی آتے ہیں باب فتح سے ہے، نَبَاً (ف) نَبُو بمعنی دور ہو اور جدا ہوا۔ اور نصر سے اعراض کرنا، نَبَاً (ن) يَنْبُو نَبُوًا، بمعنی دور ہونا، الگ ہونا، کمافی حدیث الاحف: قدمنا على عمر مع وفد فنبت عيناه عنهم ووقعت على. اي تجافى فى نظره ولم ينظر اليهم نَبَاً بمعنی غیر مقبول ہونا، نفرت کرنا۔ يقال ”لِكُلِّ سَيْفٍ نَبُوؤَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبُوؤَةٌ“ نَبَاً مہوز کے ساتھ بمعنی خبر، جو یہاں مراد نہیں۔

(۷) سَمِعُهُ: سَمِعَ کے معنی کان کے ہیں، اس جمع اسماع ہے اور یہ اصل میں مصدر ہے (مصدر تشبیہ، جمع نہیں ہوتا) اس کا اطلاق واحد و جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے: خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ اور جمع الجمع اسماع و اسماع ہیں۔

(۸) اَلْحِكَايَاتُ: یہ حِكَايَة کی جمع ہے، بمعنی نقل کرنا۔ یہ مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی مُحْكِي اِزْضَرْب۔ حکایت اور نقل میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ”حکایت“ کہتے ہیں بیان حال کو اور ”نقل“ کہتے ہیں بیان قول کو۔ اور کبھی ایک کا دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ (مسودہ مؤلف ص ۳۰۰)

(۹) اَنْتُمْ: اس کا مصدر تَأْتِيْتُمْ ہے از تَفْعِيل بمعنی گناہ کی طرف نسبت کرنا۔ اَنْتُمْ سے ماخوذ ہے اس کا مجرد ضرب و سح سے ہے بمعنی گنہگار ہونا۔ کمافی الحدیث: وَالْاَنْتُمْ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ۔

(۱۰) رُوَاةٌ: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی نقل کرنے والا۔ جیسے داعی کی جمع ذُعاة ہے۔ رَوَى (ض) بِرَوِي رُوَاةٌ بمعنی روایت کرنا۔ از سحر سیراب ہونا۔ رَوَى رِيًا۔

(۱۱) وَقْتُ: مصدر ہے ضرب سے وقت مقرر کرنا۔ وقت بمعنی زمانہ کی مقدار اور مجموع اوقات، وَقَّتْ (ض) يَقْتُ وَقْتًا۔ ای اذابین له وَقْتًا. ومنه كقولہ تعالیٰ: اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء) ای موقتا مقداراً۔

اوان، حین اور وقت میں فرق: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وقت زمانہ کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو کسی کام کیلئے مقرر کر لی جائے۔ اور اوان اور حین وہ زمانہ ہے جو تھوڑا ہو یا بہت خواہ کسی وقت کیلئے مقرر کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

(۱۲) اَعْمَالٌ: یہ عمل کی جمع ہے از سحر بمعنی کام کرنا، اور اسی سے تقییل واستعمال معاملہ تعال آتا ہے، عامل کی جمع عاملون و عُمَّال۔

(۱۳) بِالنِّيَّاتِ: یہ نیت کی جمع ہے بمعنی ارادہ، قصد، پختہ ارادہ کبھی یا ہ کو مشدود سے مخفف بھی کر لیا جاتا ہے۔ یہ نَوَاقِعُ مشتق ہے بمعنی تخم، گٹھلی، کما فی الحدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ: مصدر نِيَّةٌ وَنِيَّةٌ وَنَوَاقِعُ ہیں بمعنی قصد و ارادہ کرنا۔ نَوَى (ض) نِيَّةً. ارادہ کرنا اور نَوَاؤًا وَامْنَاوَةً بمعنی دشمنی کرنا۔ نَوَّهَ تَنْوِيْهَاً تَفْعِيلٌ سے بلند کرنا، نَوَّهَ بِهِ، شہرت دینا، تعریف کرنا، ہمت افزائی کرنا۔



وَبِهَآ اِنْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ فَاَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَاءَ مُلْحًا لِلتَّنْبِيْهِ لِالْتَّمُوْدِ وَنَحَابِهَآ مَنْحٰى التَّهْدِيْبِ لِالْاَكَاذِيْبِ وَهَلْ هُوَ فِى ذٰلِكَ الْاَبْمَنْزَلَةِ مَنْ اِنْتَدَبَ لِتَعْلِيْمِ

ترجمہ:- اور ان ہی پر (نیٹوں پر) دینی معاملات کا انعقاد ہوتا ہے۔ پس کیا الزام ہے اس شخص پر جس نے تصنیف کی ہیں نمکین باتیں، لوگوں کی بیداری کے لئے۔ نہ کہ طمع سازی کے لئے۔ اور اس سے مقصد درستگی اخلاق ہے نہ کہ جھوٹی باتیں۔ اور وہ (مصنف) اس انشاء پر دازی میں مثل اس شخص کے ہے کہ جس نے علم سکھانے کے لئے پکار کا جواب دیا ہو (لیکن کہا ہو)۔

(۱) وَبِهَآ اِنْعِقَادُ: ”بہا“ کا متعلق ”انعقاد“ ہے، اس کی تقدیم حصر کے لئے ہے اِنْعِقَادٌ یہ مصدر انفعال ہے، یہ عقد سے مشتق ہے، یعنی کسی امر کو کوشش سے حاصل کرنے کو عقد کہتے ہیں۔ اور اسکے حاصل ہو جانے کو انعقاد کہتے ہیں، مجرد ضرب سے ہے بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، بند کر دینا۔ كقولہ تعالیٰ: بِمَا عَقَدْتُمْ الْاَيْمَانَ۔ (المائدہ)

(۲) الْعُقُوْدُ: یہ عقد کی جمع ہے اس کے معنی عہد کے آتے ہیں۔ کما فی التفسیر: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ۔ (المائدہ) از ضرب جو ضد الحل ہے۔ قدر تحقیقہ آنفا۔

(۳) الدِّيْنِيَّاتِ: یہ منسوب ہے دین کی طرف، باب تفعیل سے دین بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دین بمعنی جمادینا يُقَالُ: كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ. دین ملت کو کہتے ہیں لانہ یملى۔ دَانَ يَدِيْنُ (ض) دِيْنًا وَدِيَانَةً. مذہب اختیار کرنا، دَانَ (ض) دِيْنًا بمعنی فرمانبردار ہونا، اظہار عجز کرنا کسی کے سامنے۔

(۳) حَرَجٌ: بمعنی گناہ، اعتراض، تنگی۔ از سَمْعِ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: لَيْسَ عَلَيَّ الْاَعْطَى حَرَجٌ (الفتح)۔ علامہ ابن الاثیر نے کہا کہ حرج کے معنی اصل میں تنگی ہے، لیکن اس کا اطلاق گناہ اور حرام اشیاء پر بھی ہوتا ہے کما فی الآیة المذکورہ۔

(۵) اَنْشَأُ: یہ مصدر ہے بمعنی لکھنا، مرتحقیقہ، از افعال،

(۶) مُلْحَا: یہ مُلْحَا کی جمع ہے بمعنی نمکین و خوش ذائقہ اور مزیدار باتیں۔ اگر بالکسر ہو مُلْحٌ تو بمعنی نمک یہ مذکر مؤنث دونوں طرح آتا ہے، اس کی جمع اَمْلَاحٌ و مِلَاحٌ ہیں، مُلْحٌ (ض، ف) مُلْحَا بمعنی نمکین کرنا و نمکین ہو جانا۔ و فی التَّنْزِيلِ: وَ هَذَا مِلْحٌ اِجَاجٍ (الفاطر)

(۷) لِلتَّنْبِيْهِ: اس کے معنی سوتے ہوئے کو جگانے اور تاکید کرنے، خبردار کرنے کے آتے ہیں، اس کے معنی غافل بھی آتے ہیں۔ نَبِيْةٌ (س) نَبِيْهَا بمعنی بھگوار ہونا، کسی کو سمجھنا اس کی جمع تنبیہات آتی ہے، ”نَبِيْهَا“ جاگنا، از فروع و کرم سے نباہتہ۔ بزرگ ہونا، مشہور ہونا و مِنْهُ نَبِيْةٌ بمعنی شریف، زریک جمع نَبِيْهَاءُ۔

(۸) لِلتَّمْوِيْنِ: بمعنی طبع سازی کرنا، مَوَّةٌ و تَمْوَةٌ از تَفْعِيْلٍ و تَفْعُلٍ سے بمعنی سونایا چاندی کا پانی پھیرنا، اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کسی چیز کو طبع کرنا۔ یہاں مراد ایسا قول کہنا جو ظاہراً اچھا اور باطناً خراب ہو، مآء (ن) يَمْوُهُ مَوَّةٌ بمعنی اس نے پانی ملایا۔

(۹) نَحَا: اى قصد، بمقصد، التهديب نَحَا (ن) يَنْحُو نَحْوًا۔ قصد کرنا یا ہٹا دینا۔ اور مَنَحَى مصدر میسی ہے یا اسم ظرف ہے، کے معنی عقد کے ہیں، نَحَا سے اور نَحْوِ کے معنی طرف اور قسم کے ہیں، جمع انحاء ہے۔

(۱۰) التَّهْدِيْبُ: تَفْعِيْلٍ سے آتا ہے۔ هَدَبٌ (ض) هَدَبًا بمعنی زائد چٹوں کو چھانٹ دینا۔ تہذیب کے معنی درستگی، اخلاق، و شستہ کرنا اور درختوں کے پیکار شاخ، پتے چھانٹ کر درست کرنا۔

(۱۱) اَلْكَادِيْبُ: یہ ”اَلْكَادُوْبَةُ“ کی جمع ہے بمعنی بہت بڑا جھوٹ اور یہ کذب کا مبالغہ ہے كَذَبٌ (ض) كَذَبًا و كَذَابًا۔ جھوٹا ہونا یعنی کسی چیز کے متعلق دیدہ و دانستہ غلط خبر دینا۔ یہ صدق کی ضد ہے، جیسے: وَ كَذَبُوْا بِآيَاتِنَا كَذَابًا (النبا)

(۱۲) هَلْ هُوَ اى منشى. ذلك. ذلك. میں الف لکھنا غلط ہے۔ (تفہیمات، ص: ۸۷)

(۱۳) بِمَنْزِلَةِ: اس کی جمع ہے منازل، بمعنی درجہ و مرتبہ، مرتحقیقہ۔

(۱۴) اَلْاِنْتَدَبُ: کسی کی پکار کا جواب دینا، کسی کو بلانا۔ از اِنْتَعَالَ اور نَدَبٌ (ن) نَدَبًا و نَدَبٌ فَلَا تَالِاْمَ لِيْعْنِيْ اس کو بلا یا دا بھارا۔ کما فی الحدیث: اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيْلِهِ اى اجابہ لغفرانہ۔

(۱۵) اَلتَّعْلِيْمُ: یہ علم سے ماخوذ ہے، مصدر از تَفْعِيْلٍ ہے بمعنی تعلیم سکھانا، مَعْلَمٌ کو آئے نہ آئے، اس کا مجرد جمع سے ہے اسی سے اعلام و استعلام آتا ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَم. (العلق)



أَوْ هَدَىٰ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ. شعر:

عَلَىٰ اَنْبِيَّ رَاضٍ بِاَنَّ اَحْمِلَ الْهُوَىٰ

وَ اَخْلَصُ مِنْهُ لِاعْلَىٰ وَ لَالِيَا

و بِاللّٰهِ اَعْتَصِدُ فَيَمَّا اَعْتَمِدُ.

ترجمہ:- یا سیدھا راستہ دکھلایا ہو، شعر:

اس کے باوجود بھی میں اس پر بھی راضی ہوں کہ میں خواہشات نفسانی (کے الزام کو) کو برداشت کروں۔ اور اس کے (انشاء کے) نفع و نقصان سے چھٹکارا مل جائے کہ مجھے نہ فائدہ پہنچے نہ نقصان (کم از کم برابر ہو جائے)۔

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اس چیز کی جس کا میں قصد کر چکا ہوں۔

(۱) هَدَىٰ: يَهْدِي (ض) هِدَايَةً۔ بمعنی راستہ دکھانا اور یہ لازمی و متعدی دونوں کیلئے آتا ہے یہ ہدایت ضلالت کی ضد ہے ”اهْتِدَاء“ اکثر لازمی ہوتا ہے اور متعدی کم۔ اور یہ متعدی بنفسہ والی و لام ہوتا ہے اور ایصال الی المطلوب مجازی ہے، حقیقی نہیں، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.

(۲) صِرَاطٌ: زُرَاطٌ، اور صِرَاطٌ کے معنی بھی ایک ہے، بمعنی راستہ اور صراط کی جمع صُرُطٌ آتی ہے، ”صِرَاطٌ فِي الْاَضْلِ صِرَاطٌ“ تھا چونکہ (س، و، ج) قریب المخرج تھا اس لئے ”س“ کو ”ص“ سے بدل دیا۔ و فی التنزیل: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور سِرَاطٌ (ن، س) سِرَاطًا بمعنی نکلنا، مِسْرَاطٌ۔ نکلنے کا الہ (حلقوم)۔

(۳) مُسْتَقِيمٌ: یہ ”استقامة“ سے ہے از استفعال بمعنی سیدھا، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ مجرد نعر سے، قیام مصدر ہے۔ (۴) رَاضٍ: اسم فاعل سَمَّح سے، رَضِيَ رِضًا اور رَضًا۔ وَرِضًا وَرِضًا اور مَرْضَاةٌ بمعنی راضی و خوش ہونا، پسند کرنا۔ یہ سخط کی ضد ہے اور ”رَاضٍ“ یہ اَنَّ کی خبر ہے، جیسے: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔ (البينة)

(۵) اَحْمِلُ: صيغہ واحد متکلم ہے۔ يقال حَمَلَ (ض) حَمَلًا وَ حَمَلْنَا بمعنی بوجھ اٹھانا۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ حامل، مرد بوجھ اٹھانے والا، حاملہ، عورت بوجھ اٹھانے والی۔ (حمل بہ) كَفِيلٌ هُوَ۔

(۶) اَلْهُوَىٰ: بمعنی محبت کرنا از جمع مصدر هَوَىٰ ہے اور ضرب سے بمعنی بلند ہونا اور سقوط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ من الاضداد۔ اور هُوِيَ مصدر ہے۔ هَاوِيَةٌ جَنِّمٌ كَوَكَبَةٌ ہیں۔ هَوَىٰ بمعنی عشق اس کی جمع اِهْوَاءٌ آتی ہے اَلْهُوَىٰ میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور محبت کے اول درجہ کو ”هَوَىٰ“ اور انتہائی درجہ کو ”جَوَىٰ“ کہتے ہیں، جیسے: وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهُوَىٰ.

(۷) اَخْلَصُ: یہ صيغہ واحد متکلم ہے بمعنی چھٹکارا پانا۔ يقال خَلَصَ (س) خَلَاصًا۔ اور نعر سے بھی آتا ہے بمعنی خالص ہونا۔ خَلَصَ الیہ۔ (۸) لِاعْلَىٰ وَ لَالِيَا: ”علیٰ“۔ کا کلمہ ضرر کیلئے، اور ”لام“ نفع کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اصل میں ”لا هو علی و لالی“ تھا۔ اور ”لیا“ میں الف اشباع کا ہے اور یہ اصل میں ”لی“ تھا۔

(۹) اَعْتَصِدُ: یہ واحد متکلم کا صيغہ ہے، اس کا مصدر اِعْتَصَدَ ہے از افعال بمعنی مدد چاہنا قوی ہونا اور یہ عَصَدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو، اس کا

بمجرد نھر سے ہے بمعنی اعانت و مدد کرنا۔

(۱۰) اَعْتَمَدُ: اس کا مصدر اَعْتَمَدَ ہے از افتعال بمعنی قصد کرنا، بھروسہ کرنا، و تکیہ کرنا اور یہ عمد سے مشتق ہے جو باب ضرب سے مستعمل ہے، عمد الیہ ای قصد۔ اور یہ عمد، خطاء کی ضد ہے، کما فی التنزیل: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔ (نساء)



وَاعْتَصِمْ مَعَايِصِمُ. وَاسْتَرَشِدْ. اِلَى مَا يُرْشِدُ فَمَا الْمَفْرَعُ اِلَّا اِلَيْهِ. وَلَا اِلِسْتَعَانَةَ اِلَّا بِهٖ. وَلَا التَّوْفِيقُ اِلَّا مِنْهُ وَلَا الْمُوَيْلُ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ.

ترجمہ:- اور پناہ مانگتا ہوں (پنچا ہوں) ہر اس چیز سے جو عیب دار کر دے۔ اور (اسی ذات اللہ) سے رشد و ہدایت کا طالب ہوں۔ اس چیز کی طرف جس کی طرف وہ ہدایت کرے۔ پس نہیں ہے گھبرا کر بھاگنے کی جگہ سوائے اسی کی طرف (کیونکہ اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے) اور اسی ذات سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور نہیں ہے توفیق مگر اس کی ذات سے تو فیض کی امید ہے۔ پس نہیں ہے کوئی جائے پناہ، سوائے اس کے۔ اور اسی ذات پر توکل و بھروسہ کرتا ہوں۔

(۱) اَعْتَصِمُ: ای اطلب العصمة۔ مینہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِعْتَصَمْتُ اور یہ ماخوذ عَصْمَةً سے ہے جس کے معنی حفاظت کے ہیں اور اس کا مجرد عَصَمَ (ض) یعصمُ بمعنی بچانا، روکنا۔ قوله تَعَالَى: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے مابین فرق یہ ہے کہ انبیاء کرام مباح کام کرنے میں بھی اپنے نفسوں کی خواہش سے بھی معصوم ہوتے ہیں، بخلاف اولیاء کے (کہ ہو سکتا ہے ان کا کوئی کام نفس کی خواہش پر مبنی ہو، لہذا وہ معصوم نہیں ہوتے، بلکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ (مرتب غفرلہ)

(۲) یَعِصِمُ: مضارع کا صیغہ ہے از ضرب۔ یہ ”وَصِمْتُ“ سے مشتق ہے بمعنی عیب لگانا اور وصم کی جمع وصوم آتی ہے۔ الوصم عیب فی الحب۔ والوصمة عیب فی الکلام (فقہ اللغة)

(۳) وَاسْتَرَشِدُ: یہ از باب استفعال اس کا مصدر ”اِسْتَرَشَدْتُ“ ہے بمعنی طلب ہدایت۔ یہ ”رُشِدْتُ“ سے ماخوذ ہے ومنہ الارشاد بمعنی ہدایت کرنا۔ وفی التنزیل: یهدی الی الرشداً فاما یہ (الجن)

(۴) یُرْشِدُ: از افعال اس کا مصدر اُرْشَادُ ہے جس کے معنی بھلائی بتلانے اور ہدایت کرنے کے ہیں اور اس کا مجرد نھر سے ہے۔ وفی التنزیل: لعلہم یرشدون۔ (البقرہ)

(۵) الْمَفْرَعُ: بمعنی جائے پناہ اور یہ فروع سے مشتق ہے جس کے معنی گھبرانے کے ہیں اس کا مجرد فَرَعٌ (س، ف) فَرَعًا بمعنی اس نے خوف کیا، گھبرانا، دہشت کھانا، خوف کرنا ٹھکانہ پکڑنا، واحد جمع مذکر مؤنث سب کیلئے ہے۔ کما فی الحدیث: فَاذْعُوا اِلَى الصَّلْوَةِ. مفزع یہ مصدر میسی بھی ہے۔ مفزع اور موئل میں فرق: ان دونوں کے معنی ہے جائے پناہ۔ مگر دونوں میں اتنا فرق ہے کہ مفزع، وہ جائے پناہ ہے جہاں گھبرا کر پہنچا جائے، بخلاف موئل کے کہ اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ یعنی چاہے گھبرا کر پہنچے یا بغیر گھبرا کر

پہنچے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۳۳)

(۶) الْاِسْتِعَانَةُ: اِی طَلَبُ الْعَوْنَةِ۔ یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا اور یہ ”عَوْنٌ“ سے مشتق ہے جس کے معنی مدد کے ہیں

اس میں واحد جمع اور مذکر مؤنث سب برابر ہیں، کما فی القرآن: اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ (البقرہ)

(۷) التَّوْفِیْقُ: یہ مصدر ہے از تفعل اس کا مجرد۔ وَفَقٌ (ح) یَفِقُ وَفَقًا بمعنی ٹھیک ہونا اور منشاء کے مطابق ہونا۔ ومنه الموفقُ بمعنی

توفیق دیا گیا اور راستہ بتایا گیا کسی کام کے لئے اسباب خیر کا مہیا ہو جانا۔ اِی توجیہ الاسباب نحو المطلوب۔ کما یقال:

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ہود)

(۸) الْمَوْتَلُ: بمعنی جائے پناہ، یا جائے نجات یہ وَالٌ (ض) یُنَالُ سے پناہ لینا۔ یقال وَالٌ مِنْ كَذَا اِی طلب النجاة۔ ووائل

الیہ بمعنی اس نے پناہ لی۔ مؤکل اور مفرغ میں فرق گزر چکا ہے۔

(۹) تَوَسَّلْتُ: اس کا مصدر توکل ہے از تفعل توکل کے معنی ہیں اپنے کام کو کسی پر امید کر کے چھوڑ دینا، یعنی کسی غیر پر بھروسہ کرنا،

سونپ دینا۔ اتکل علی فلان معناه اِی اعتمادہ۔ کما فی التنزیل: وَمَنْ یَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ اور اس کا مجرد وَكَلٌ

(ض) یَكُلُ بمعنی سپرد کرنا و سونپنا، تفویض کرنا، کسی پر چھوڑ دینا۔ یقال وَكَلُ اِلَیْهِ الْاَمْرَ۔ یعنی سونپنا، کفایت حاصل کی۔ ومنه

التکلان۔ بمعنی اعتماد اور تفویض۔



وَإِلَیْهِ اُنِیْبُ وَبِهِ نَسْتَعِیْنُ. وَهُوَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ.

ترجمہ:- اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (لوٹتا ہوں) اور ہم سب اسی سے مدد چاہتے ہیں، وہی بہتر مددگار ہے۔

(۱) اُنِیْبُ: صیغہ واحد متکلم از افعال اس کا مصدر اِنَابَةٌ ہے جس کے معنی ہے رجوع کرنا متوجہ کرنا اور توبہ کرنے کے ہیں۔ یقال انا اب

فلان الی اللہ اِی تاب و لزوم الطاعة۔ کما فی القرآن: وَانِیْبُوا اِلَی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوا اِلَیْهِ (الزمر) ومنه ”النوائب“ جمع نَائِبَةٌ

بمعنی مصیبت و حوادث زمانہ اور قائم مقام ہونے کے۔ مجرد۔ نَابٌ (ن) یُنَوِّبُ نَوْبًا، مَنَابًا، نِیَابًا بمعنی دوبارہ لوٹنا، بار بار لوٹنا۔

(۲) نَسْتَعِیْنُ:۔ صیغہ جمع متکلم از استفعال اس کا مصدر اِسْتِعَانَةٌ ہے بمعنی مدد چاہنا، ”عَوْنٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی مدد و عون عاون

اعان بمعنی مدد کرنا، قوله تعالیٰ: وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. (الفاتحة)

(۳) نِعْمَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ یہ انشاء مدح کے لئے آتا ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زُنَيْدٌ اور کبھی کبھی اس کے تشبیہ و جمع بھی آتے ہیں

اور کبھی اس کے آخر میں ”ما“ لاحق کر دیا جاتا ہے اس وقت وہی صلہ کا قائم مقام سمجھنا چاہئے بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو۔ اور اہل عرب اس

کو۔ ان فعلت فیہا و نعمت۔ (بالتاء الساکنة) بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ نعمت النعلة۔ اور نعم

فعل مدح اس کا فاعل یا تو معرف باللام ہوتا ہے یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا ضمیر مہم میز بکرہ منصوبہ، اس کے بعد کو

مخصوص بالمدح یا بالذم کہتے ہیں۔

(۳) الْمُعِينُ: از افعال بمعنی مدد کرنے والا اس کا مصدر اِعَانَةٌ ہے۔ یقال: "اعانه علی الشیء" جب کہ وہ مدد کرے۔ عَانَ (ض) یَعِينُ عَيْنًا معنی نظر لگانا۔ اور عَيْنَ (س) یَعِينُ عَيْنًا، عَيْنَةً بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔

تمت مقدمة المقامات الحريرية

بحمد الله تعالى وعونه

فی شهر ذی الحجۃ، سنۃ ۱۴۱۴ھ

الموافق: مایو: ۱۹۹۴ء



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَقَامَةُ الْأُولَى الصَّنَعَانِيَّةُ

”پہلا مقامہ جو صنعانیہ (کے نام سے معروف) ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

علامہ حریری نے یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف منسوب کر کے اپنی کتاب کا پہلا مقامہ ”صنعانیہ“ رکھا ہے، اور آج کل یہ جنوبی یمن کے دارالحکومت کا نام ہے، یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے، مشہور ہے کہ جس نے اس شہر کو آباد کیا تھا اس کا نام ”صنعاء“ تھا اسی کی طرف منسوب کر کے اس شہر کا نام صنعاء رکھا گیا۔

اس مقامہ میں کل نو (۹) اشعار ہیں، علامہ حریری کی عادت کے مطابق کہ ان کی کتاب مقامات کے ہر دہائی کا پہلا مقامہ وعظ و نصیحت اور زہد و تقویٰ کی ترغیب پر مشتمل ہوتا ہے، چنانچہ ان کا یہ مقامہ بھی وعظ و نصیحت پر مشتمل ہے، جس میں انسان کی غفلت، آخرت کی تیاری اور دنیا کی بے ثباتی کو بڑے مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کیلئے علامہ حریری نے قصہ کو یوں ترتیب دیا ہے کہ ایک دفعہ حارث بن ہمام یمن کے مشہور شہر ”صنعاء“ میں گھومتے گھومتے ایک ایسی مجلس میں پہنچ گئے، جہاں رونے اور رلانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، تو علامہ حریری نے دیکھا کہ ایک صاحب تقریر کر رہے ہیں، اور تقریر ختم کرنے کے بعد وہ لوگوں سے چھپتے چھپاتے کچھ دور ایک غار میں اپنے ٹھکانے پر گئے، حارث بن ہمام کہتے ہیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے خفیہ طور گیا، تو وہاں جا کے دیکھا کہ وہ خطیب صاحب جو لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے، ان کے ساتھ ایک لڑکا ہے، سامنے شراب اور بھنا ہوا گوشت ہے، ابن ہمام نے کہا کہ یہ کیا؟ لوگوں کے سامنے تو زہد و تقویٰ کی نصیحتیں اور یہاں یہ حرکتیں؟ تو انہوں نے اس کا جواب اشعار میں دیتے ہوئے کہا کہ وعظ و نصیحت کا جال تو دنیا کمانے کیلئے بچھاتا ہوں، ابن ہمام نے سامنے بیٹھے لڑکے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لڑکا جواب دیتا ہے کہ یہ ادیبوں کے سرتاج ابو یسرو جی ہیں۔



الْمَقَامَةُ الْأُولَى الصَّنَعَانِيَّةُ حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ.

ترجمہ:- پہلا مقامہ (پہلی مجلس) جو (شہر) صنعاء کی طرف منسوب ہے، حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ۔

(۱) الْمَقَامَةُ: (بفتح المیم) بمعنی مجلس، سرداری، آدمیوں کے گروہ اور خطبہ اور نصیحت کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کلام فصیح کو بھی کہتے

ہیں جس کو اہل مجلس بذوق و شوق سنیں جمع اس کی مقامات ہے۔

مقامے کی پہچان کا خصوصی نشان :..... جو مقامہ ہر دہائی کا اول ہوگا مثلاً پہلا، گیارواں، اکیسواں، اکتیسواں، اکتالیسواں ان مقاموں میں مواعظ و پند کی باتیں ہوں گی۔ اور ہر وہ مقامہ جو دہائی کے پانچویں درجہ میں ہوگا یعنی دہائی کے بعد درجہ میں پانچواں ہوگا جیسے دسواں، پندرہواں، و بیسواں، و پچیسواں، و تیسواں۔ اس میں تمسخر آمیز باتیں ہوں گی اور جو مقامہ دہائی کے چھٹے درجہ میں ہوگا۔ جیسے چھٹا، بارہواں، اٹھارواں، وغیرہ اس میں ادب کی باتیں ہوں گی۔

(۲) الْأُولَى: یہ آخری کی ضد ہے اور اوّل کا مؤنث ہے اس کی جمع اوّل و اوّلیات آتی ہیں، جیسے أَخْرَوُ و أَخْرِيَات اور اوّل کی جمع أَوَائِلُ، أَوَالٍ، أَوْلُون ہیں۔ لیکن لفظ اوّل کو صفت قرار دیں گے تب غیر منصرف ہوگا، جیسے: لَقَيْتُهُ عَامًا أَوَّلًا۔ اگر صفت نہ ہو تو منصرف ہوگا، جیسے: مَارَأَيْتَهُ أَوْلًا وَآخِرًا۔ آل (ن) أَوْلًا، مَا لَأَيْتُهُ بمعنی لوٹنا، أَوْلًا إِلَيْهِ، تَأْوَلُ الْكَلَامَ تفسیر کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَتَلَاخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى۔ (الضحیٰ)

(۳) الصَّنْعَانِيَّةُ: صنعا ایک موضع کا نام ہے اس میں یاہ نسبت کی ہے نون اس میں خلاف قیاس زائد ہے۔ چونکہ ان مقامات میں ابو زید سروجی کے حالات اس موضع کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس مقامے کو اس موضع کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ صنعا قصبۃ ببلاد الیمین، بقریۃ بہاب دمشق۔ اور علامہ حریری نے یہ طرز اختیار کیا ہے کہ جس مقامے میں جس جگہ یا جس شخص کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس مقامے کو اس کی طرف منسوب کر دیا ہے چنانچہ صنعا کا اس مقامہ میں ذکر ہے لہذا اس کی طرف منسوب کر دیا۔ صنعا دو جگہ ہے (۱) یمن میں (۲) شام میں جو دمشق کے قریب ہے، اگر اول مراد ہو تو اس کو صنعا یمن کہتے ہیں اگر ثانی مراد ہے تو اس کو صنعا دمشق یا شام کہتے ہیں۔ یہاں اول مراد ہے اس کی طرف نسبت کی گئی ہے قیاس تو یہ تھا کہ صنعا یمنہ بالہمزہ آتا لیکن خلاف قیاس صنعا نیہ کر لیا ہے۔

(۴) حَدَّثَ: یہ تحدیث مصدر سے ہے، تحدیث کے معنی لغت میں کل کلام ینبغ الانسان من جهة السمع والوحي فی یَقْظَةُ او مَنَامِهِ۔ از تفعیل بمعنی مطلق باتیں کرنا ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری یقال: حَدَّثَ كَذَا یعنی بیان کیا۔ اور محدثین اس کو افعال و اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کرتے ہیں۔ اور حَدَّثَ (ن) حَدَّثُوْنَا بمعنی واقع ہونا، نیا ہونا۔ ومنہ احداث۔ حادثہ مفاعلہ سے باہم گفتگو کرنا۔ احْدَثَ: ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ فَحَدَّثَ گفتگو کرنا۔ حَدَّثَ (ك) حَدَاثَةٌ۔ نیا ہونا، نو عمر ہونا۔

(۵) الْحَارِثُ: یہ اسم فاعل ہے اس کی جمع حَوَاث و حَوَارِث ہیں، اس کے اصلی معنی زمین میں بیج ڈالنے کے ہیں۔ از نصر و ضرب اور علامہ حریری نے حارث اور ہام کو جو اختیار کیا ہے وجہ یہ ہے کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا الْحَارِثُ وَهَمَامٌ وَأَقْبَحُهَا الْحَرْبُ وَمَرَّةٌ۔ اور اپنے سچے ہونے کی وجہ بھی بتلائی کہ كُلُّكُمْ حَارِثٌ وَكُلُّكُمْ هَمَامٌ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو کاسب یعنی حارث بن ہام کہا ہے اور پھر ہام بمعنی کثیر الایہتمام ہو سکتا ہے پھر بھری جو اپنا شہر ہے اس کی طرف منسوب کیا ہے اور ابو زید یہ زمانہ کی کنیت ہے کیونکہ ابو زید جو اوصاف ہیں وہی زمانہ کے بھی

ہوتے ہیں۔



قَالَ ابْنُ هَمَّامٍ: قَالَ لَمَّا افْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ، وَأَنَا تِنِّي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ طَوَّحْتُ بِي طَوَائِحُ الزَّمَنِ، إِلَى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ، فَدَخَلْتُهَا خَاوِي الْوِقَاصِ.

ترجمہ: کہا ابن ہمام نے کہ جب میں مسافر ہونے کیلئے کوہان پر سوار ہوا۔ اور دور کیا مجھ کو غریبی و مفلسی نے میرے ہم عمروں سے تو پھینکا مجھ کو حوادث زمانہ نے صنعا یمین کی طرف پس داخل ہوا میں اس میں اس حال میں کہ میرا توشہ دان خالی تھا۔

(۱) ابْنُ: بیٹا جمع بنون و ابناء اس کی تصغیر بنی ہے، نسبت کے وقت، ابْنِی، بِنَوِی کہتے ہیں۔ مَوْنُثُ بِنْتُ، جمع بِنَاتُ اور تصغیر بِنِيَّاتُ آتی ہے، قدر تحقیق۔

(۲) هَمَّامٌ: یہ ”هَمَّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی ارادہ کرنا، کما فی القرآن: وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا. از نصر اور هَمَّامٌ اس شخص کو بھی کہتے ہیں، جو ارادہ کر لے اور وہ اس کو پورا کر کے ہی چھوڑے، مرتحقیق۔

(۳) لَمَّا: از ظرفیت کے معنی میں ہے کیونکہ یہ دونوں زمانہ ماضی پر دلالت کرتے ہیں اور لَمَّا و لَوْ کے اندر فرق یہ ہے کہ ”لَوْ“ دلالت کرتا ہے، انتفاء ثانی پر بہ سبب انتفاء اول کے اور لَمَّا ثبوت ثانی پر بہ سبب ثبوت اول کے اور لَمَّا کے مابعد فعل ماضی ضرور ہوگا خواہ لفظ ہو یا معنی، اگر مضارع ہے تو مجزوم ہوگا جیسے لم ہے لیکن لَمَّ اور لَمَّامِیں پانچ فرق ہیں۔ (ا) لَمَّ حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا اور ”أَنْ لَمَّا تَقَمُّ“ کہنا بالکل غلط ہے۔ ہاں اِنْ لَمْ تَقَمُّ کہنا صحیح ہے۔ (ب) لَمَّامِیں نفی استمرار ہے لَمْ میں نہیں ہے۔ لَمَّا کا منفی مسلم الٰہی الی الحال ہے اور مثنوی لَمْ میں نہیں انقطاع اور اتصال دونوں کا احتمال ہے جیسے قَالَ تَعَالَى: لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا۔ (الدھر) (ج) یہ کہ اکثر طور پر مثنوی لما قریب من الحال ہوتا ہے بخلاف مثنوی لم کے (د) یہ کہ مثنوی لما کا ثبوت متوقع ہے بخلاف مثنوی لم کے (ه) یہ کہ اگر کوئی دلیل یا قرینہ ہو تو مثنوی لما جائز الخذف ہے۔ (والنفسیل فی افادات، ص: ۳۴)

(۴) افْتَعَدْتُ: یہ ”افْتِعَادٌ“ مصدر سے ہے بمعنی سواری بنانا یا قعدہ بنالینا از افتعال۔ یہ ماخوذ ہے قَعْدًا یا قَعُودًا سے ہے نصر سے بمعنی بیٹھ جانا اور قعود اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سواری کی جائے اس کی جمع قُعْدَانُ وَقَعْدَانُ وَاقْعُدَةٌ ہیں۔ جو قیام کی ضد ہے ابو یزید نے کہا ہے کہ یہ قیام و قعود دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کا مجرد از نصر ہے بمعنی بیٹھنا۔ اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقَعُودًا.

(۵) غَارِبٌ: یہ اسم جامد ہے مشتق نہیں ہے اس کے معنی کوہان کا اگلا حصہ ہے اس کی جمع غَوَارِبُ آتی ہے غرب بمعنی دور ہونا، کما یقال: حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ اِذْهَبِي حَيْثُ بَشْتِ. مجرد نصر سے ہے بمعنی سفر کرنا، دور ہونا۔

(۶) الْاِغْتِرَابُ: بمعنی وطن سے دور ہونا، پردیسی ہونا، سفر کرنا، اور غیر اقارب میں شادی کرنا۔ یہ مصدر ہے از افتعال اور اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی دور ہونا وطن سے۔

(۷) اَنَا تِنِّي: اس میں قاعدہ قَدْ اَفْلَحَ جاری ہو سکتا ہے۔ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب ہے از افعال اس کا مصدر اِنَاءَةٌ ہے بمعنی دور کرنا

اس کا مجرد نھر سے ناقص واوی بمعنی دور ہونا و فتح سے ناقص یا بی مستعمل ہے۔ ومنہ النسائی كالقريب. كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَابَ جَانِبِهِ. (الفصلت)

(۸) الْمَتْرَبَةُ: یہ فقر وفاقہ کے معنی میں آتا ہے یہ ”مکرومہ“ کے وزن پر ہے کَمَا فِي الْقُرْآنِ: أَوْ مَسْكِينًا ذَامِتْرَبَةً۔ (بلد) ای لاصقا بالارض. خاک آلود ہونا۔ یہ صحیح سے آتا ہے۔ يُقَالُ تَرَبَ الثَّوْبُ كَثْرًا غَيْرًا أَوْ لُودًا۔ اور تَرَبَ (بکسر التاء) بمعنی ہم عمر، جمع اقرب ہے۔ (۹) الْأَثْرَابُ: یہ تَرَبَةٌ (بکسر التاء) کی جمع ہے۔ بمعنی ہم عصر و ہم عمر اور یہ تَرَبٌ صحیح سے ہے۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَكَوْأَيْبَ أَثْرَابًا۔ (النبا). تَرَبٌ اور توام میں فرق: تَوَامٌ: ان جڑواں بچوں کو کہتے ہیں جو ایک شکم سے یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے ہوں اور تَرَبٌ، وہ جڑواں بچے ہیں جو خواہ ظن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین (دو بطن) سے ہوں لیکن ہم عمر ہوں یا قریب العمر ہوں کَمَا فِي الْقُرْآنِ وَكَوْأَيْبَ أَثْرَابًا۔

(۱۰) طَلَوْحٌ: یہ تَطْوِيحٌ مصدر ہے بمعنی ضائع کرنا برباد کرنا اور پھینک دینے کے معنی میں بھی آتا ہے از تفعیل اور نھر سے بمعنی ہلاک ہونا، پریشان ہونا۔ وَمِنْهُ الطَّوَائِحُ بمعنی المہلکات۔ اور طَاحَ (ض) طَاحًا مصدر ہے بمعنی ہلاک ہونا یا قریب الی الہلاک ہونا۔ (۱۱) طَوَائِحُ: یہ طَائِحٌ کی جمع ہے بمعنی حادثات زمانہ طَائِحٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے، باب تفعیل سے اور قاعدہ ہے کہ کبھی ایسا کرتے ہیں کہ مزید فیہ سے حروف زائد دور کر کے مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ لاتے ہیں جیسے یہاں پر ہے اور طَاحَ (ن) يَطْوُحُ بمعنی ہلاک و برباد ہونا۔ (۱۲) الزَّمَنُ: زمانہ کی جمع ہے اور اَزْمَنُ، اَزْمَنَقُوا اَزْمَانًا بھی جمع ہیں باب صحیح سے آتا ہے زَمَنٌ (بفتح الميم) معنی زمان۔ زَمِنٌ (بکسر الميم) مثل مرد کو کہتے ہیں، کیونکہ زمانہ بھی آدمی کو بے کار کر دیتا ہے۔

(۱۳) صَنْعَاءُ: دو ہیں (۱) دمشق میں (۲) یمن میں۔ یہاں دوسرا مراد ہے۔ یعنی صنعا یمن میں ایک قلعہ، یا ایک شہر کا نام ہے۔ (۱۴) لَفَذَ خَلَّتْهَا: دُخُولٌ مصدر سے بمعنی داخل ہونا، از نھر كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (ال عمران) یہ خروج کی ضد ہے۔ اور دُخُلٌ کے معنی عیب و مکر کے بھی آتے ہیں كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ۔ (النحل) یہ داخل عام ہے خواہ دخول فی المكان ہو یا فی الزمان یا فی الاعمال۔

(۱۵) خَاوِيٌ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی خالی، خوسى (ض، س) يَخْوِيُ خَوَاءً. بمعنی خَلِي وَسَقَطَ (خالی ہونا، گرنا) خَاوِيٌ الْوِفَاضِ، یہ حال ہے ”دَخَلْتُ“ کی ضمیر سے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا. ای خالیہ و قبیل ساقطہ علی سقوفها. خالی اور خاوی میں فرق: ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خاوی اس جگہ کو کہا جاتا ہے جو جگہ جس چیز کی وجہ سے آباد تھی وہ چلی جانے کے بعد ویران بھی ہو گئی ہو۔ اور خالی کے معنی عام ہیں چاہے کوئی چیز خالی ہو کر وہ جگہ ویران ہو گئی یا بحال باقی ہو۔

(۱۶) الْوِفَاضِ: یہ وَفِيضَةٌ کی جمع ہے بمعنی چڑے کا تھیلہ یا وہ تھیلہ جس میں چرواہا کھانا وغیرہ رکھتے ہیں (توشہ دان) وَفَاضٌ۔ مفاعلة کا مصدر ہے اور ضرب سے بھی ہے بمعنی جلدی کرنا و دوڑنا یہاں مراد توشہ دان ہے یا ترکش یعنی وہ چڑے کا تھیلہ جس میں تیر

رکتے ہیں۔ کَمَا فِي التَّنْزِيلِ: كَانَهُمْ إِلَى نُصْبٍ يُؤْفَضُونَ. (المعارج)



بَادِيَ الْإِنْفَاصِ؛ لِأَمَلِكِ بُلْغَةً وَلَا أَجْدُ فِي جَرَابِي مُضَعَّةً فَطَفِقْتُ أَجُوبَ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ، وَأَجُولُ فِي حَوَامَاتِهَا حَوْلَانَ الْحَائِمِ.

ترجمہ:- جھاننا ظاہر تھا (یعنی بالکل خالی ہو گیا تھا) اور میں کسی ایسی چیز کا مالک نہ تھا جو قوت لایموت کے بقدر ہو۔ اور نہیں پاتا میں اپنی جھولی میں گوشت کا ٹکڑا۔ پس میں صنعا کے راستوں کو عاشق سرگرداں کی طرح قطع کرنے لگا۔ اور اس شہر کے راستوں میں پیاسے جانوروں کی طرح چکر لگانے لگا۔

(۱) بَادِي: ناقص واوی از نصر بمعنی ظاہر ہونا اس کا مصدر بُدُوْا وَبَدَاءَةٌ ہے۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: بَادِيَ الرَّأْيِ۔ (ہود) ای ظاہر الرأی۔ بَادِي از فح بمعنی شروع کرنا۔ ومنه الابتداء، بداء تفعیل سے بمعنی مقدم کرنا، ترجیح دینا۔

(۲) الْإِنْفَاصُ: مصدر افعال ہے بمعنی جھاڑ دینا یا توشہ کا ختم ہو جانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی حرکت دینا۔ یہ لازم و متعدی دونوں میں مستعمل ہے کما فی الحدیث الشریف: كَمَا فِي سَرِيَّةٍ فَأَنْفَضْنَا أَي فَنِي زَادْنَا. اصله نَفَضَ (ن) يَنْفِضُ بمعنی حرکت دینا۔

(۳) لَا أَمَلِكُ: از ضرب بمعنی مالک ہونا، اس کے مصادر مَلَكًا، مَلَكًا وَمَلَكًا وَمَمْلَكَةً وَمَمْلَكَةً ہیں۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: الْأَمَا مَلَكْتَ أَيْمَانُكُمْ (النساء)۔ اعلم أَنَّ الْمَلِكَ (بضم الميم) السُّلْطَانُ وَالْقُدْرَةُ وَالْمَمْلَكَةُ (بكسر الميم) مَا حَوْتَهُ الْيَدُ. وَهُوَ عَامٌ مِنَ الْمَالِ. وَقِيلَ بِالضَّمِّ يَعْمُ التَّنْصِيفُ فِي ذَوِي الْعُقُولِ وَغَيْرِهِمْ (وبالكسر) يَخْتَصُّ لِغَيْرِ الْعُقُلَاءِ وَالضَّمُّ هُوَ التَّسْلُطُ عَلَيَّ مِنْ يَأْتِي مِنَ الطَّاعَةِ. مَلِكٌ كَالْمَلِكِ فِي الْأَنْدَلُسِ حَرَكَاتٌ ثَلَاثَةٌ مِيمٌ، وَسُكُونٌ الْإِلَامُ، ائِضْرِبُ بِمَعْنَى مَالِكٌ هُوَ مَلِكٌ جَمْعُ أَمَلَاكٍ، مَلِكٌ جَمْعُ مَلُوكٍ، مَلِكٌ جَمْعُ مَلَايِكَةٍ

(۴) بُلْغَةً: عَلِيٌّ وَزَنْ فُعْلَةٌ۔ بمعنی اسم مفعول یعنی وہ مقدار کہ جس سے اپنی زندگی گزار سکے۔ قُوْتُ لَا يَمُوتُ. وَهُوَ مَقْدَارُ مَا يَبْلُغُ بِهِ مِنَ الْعَيْشِ إِلَى الْمَنْزِلِ أَيْ تَهْوِزًا تَوْشَةً كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ. ای وصلن۔

(۵) وَلَا أَجْدُ: ائِضْرِبُ وَحَسْبُ۔ اس کے مصادر وَجَدًا وَجَدَةً وَجُودًا وَوَجَدَانًا ہیں بمعنی مطلوب کو پالینا۔ فِي الْقُرْآنِ: وَلَكِنْ تَجَدَّلْنَا لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا. (احزاب) اور وجد کبھی علم کے معنی میں مستعمل ہے اس صورت میں یہ افعال قلوب میں سے ہوگا اور دو مفعولوں کو نصب دے گا۔

(۶) جِرَابِي: (بکسر الميم) بمعنی توشہ دان۔ خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ جو خالص چمڑے کا ہو۔ جَرَبٌ تَفْعِيلٌ سے آزمانا، آزماش کرنا۔ اس کی جمع أَجْرِيَّةٌ وَجَرَبٌ وَجَرَبٌ آتی ہیں اور "سَفَطٌ" بمعنی چھوٹا صندوقچہ، ڈبہ، عطر دان، "مَحْضٌ" تھیلہ "زَبِيلٌ" چمڑے کا تھیلہ، جَرَبٌ (س) جَرَبًا بمعنی خارش زدہ ہونا۔ جراب اور وفاض میں فرق: یہ دونوں لفظ توشہ دان کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

اور ان دونوں میں عام و خاص کی نسبت ہے کہ وفاض خاص ہے، یعنی وہ تو شہ دان جو خالص چمڑے کا ہو اور جراث عام ہے خواہ چمڑے کا ہو یا لکڑی کا۔

(۷) مُضَغَةٌ: وہ گوشت کا ٹکڑا جو چبایا ہوا ہو اس کی جمع مُضَغٌ و مُضَغَاتٌ آتی ہیں، بعض نے کہا کہ مُضَغَةٌ گوشت کے ٹکڑے کے علاوہ ہوتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضَغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضَغَةَ عِظَامًا. (المؤمنون)

(۸) طَفِيفٌ: از مع وضرب طفق بمعنی کسی کام کو کرنے لگنا، جعل و شرع۔ یہ افعال مقاربت میں سے ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَطَفِيفًا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ. (طہ)

(۹) أَجُوبٌ: یہ اجوف واوی ہے از مصدر جَوَّأَ و جَوَّأْنَا بمعنی سیر کرنا، شہروں کی سیر کرنا۔ كما فى التنزيل: وَتَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. (الفجر) جب افعال سے لائیں گے تو جواب دینے کے معنی ہونگے، کیونکہ جواب بھی سوال کو قطع کرتا ہے۔ ومنه الاجابة و امتحابة بمعنی جواب دینا۔ جَابٌ و جَوَّبٌ الثَّوْبُ بمعنی چپ بنائی۔

(۱۰) طَرَفَاتِهَا: یہ طریق کی جمع ہے بمعنی راستہ۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور طریق کی جمع طُرُقٌ، اطْرُقٌ و اطْرِقَةٌ و اطْرُقَاءٌ جمع الجمع الطُرُقَاتُ بھی آتی ہے، اس کے تین معنی ہیں (۱) کھٹکانا، جیسے: طرقت الباب (ب) رات میں آنا جیسے: هُوَ ضَيْفٌ طَارِقٌ فِى اَرْحَمِكُمْ الخ (ج) مکدہ ہونا جیسے طَرَقَ الْمَاءُ پانی گدلا ہو گیا۔ اور کبھی جمع بھی مستعمل ہوتی ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: كُنَّا طَرِيقًا قَدَدًا. طَرِقٌ (ن) طَرَفًا بمعنی کوٹنا، اطْرُقٌ۔ سوچ میں پڑنا۔ ومنه الطريقة، سیرت، حالت، مذہب۔

(۱۱) مِثْلٌ: جمع امثال ہے اور مثال اور مثل میں فرق یہ ہے کہ مثل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، اور مثال کہتے ہیں جو بعض اعراض میں شریک ہو، جیسے کسی انسان نے دیوار پر نقش کیا تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہیں۔ اس جیسا یہ مذکر و مؤنث تشبیہ جمع سب میں یکساں ہیں کبھی مطابقت بھی کر لیتے ہیں مِثْلٌ اور مِثْلٌ دونوں لغتیں ہیں، جیسے: مِثْلٌ (ن) مِثْلًا و مِثْلًا بمعنی اس جیسا ہونا۔

(۱۲) الْهَيْئِمْ: بمعنی سرگرداں ہونا یا زلفر بمعنی چکر لگانا، گھومنا یا ایسا جانور جو بہت پیاسا ہو لیکن ڈر کی وجہ سے نہ پی سکتا ہو اور گھومتا ہو از ضرب بمعنی محبت کرنا اور اسی طرح چلنا کہ پتہ نہ چلے کہاں جا رہا ہے۔ یعنی سرگرداں، متحیر: يقال هام فى الامراى اذا تحير. اس کے مصادر هَيْمًا، هَوَمًا و هَيْمَانٌ، هِمَانٌ و تهِمَانٌ ہیں، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فِى كُلِّ وَاوِيْهِيْمُوْنَ. (الشعراء) جمع هَيْمٌ و هِيَامٌ آتی ہیں، مثل: عَطَشَانٌ: فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهَيْمِ (الواقعه) هَيْمَانٌ بمعنی پیاسا ہونا۔ يُقَالُ: رَجُلٌ هَيْمَانٌ اى عَطَشَانٌ.

(۱۳) أَجُولٌ: اجوف واوی از نصر اس کے مصادر جَوَّأَ و جَوَّأْنَا بمعنی طواف کیا، گوما، چکر لگایا ای اذا طاف فى المكان. (بفتح الواو و سکونها) دو لغتیں ہیں، اجتعال التخال سے بمعنی چکر دینا اور تفعیل سے بمعنی بہت چکر دینا۔ يقال جَوَّأَ فى الارض، زمین میں بہت گوما۔

(۱۴) حَوْمَاتِهَا: یہ جمع ہے حَوْمَةٌ کی ای لکل شیء معظمة۔ زمین کے معظم حصہ کو کہتے ہیں جسے وسط بھی کہتے ہیں۔ اور حَوْمٌ

کے معنی گھونسنے کے بھی آتے ہیں از نضر کما فی حدیث الاستسقاء: اَللّٰهُمَّ اِرْحَمْنَا بِهَآئِمِنَا الْحَآئِمَةِ. وہی الٰہی تطوف
فلان جدماء ترده وکل عطشان.

(۱۵) اَلْحَآئِمِ: اجوف واوی از نضر ہے اس کی جمع حَوْمٌ ہے یعنی وہ شخص جسے بہت زیادہ پیاس ہو جس کی وجہ سے وہ چکر لگا کر گھومے
یا جانور کا چکر لگانا پانی پینے کے لئے، یہاں یہی مراد ہے۔



وَأَرُوذُ فِي مَسَارِحَ لَمَحَاتِي وَمَسَارِحَ غَدَوَاتِي وَرَوْحَاتِي كَرِيمًا أُخْلِقُ لَهُ دِينًا حَتْبِي.

ترجمہ:- اور تلاش کرنے لگا میں اپنی آنکھوں کی چراگاہ میں۔ اور صبح و شام کی سیاحت میں پھرنے کی جگہوں میں۔ ایسے کریم کو جس کے
سامنے میں اپنے چہرے کو پرانا (ذلیل) کروں (یعنی کچھ مانگوں)۔

(۱) أَرُوذُ: یہ ”رُوذُ“ سے ماخوذ ہے یہ اجوف واوی ہے، رَاذُ بَرُوذُ (ن) رُوذًا، رِيَاذًا، طلب کرنا۔ اس کے اصلی معنی ہیں پانی اور
گھاس کے طلب کرنے کے ہیں ای طلب السماء والكلاء. یہاں پر مطلب ہے طلب اور تلاش۔ کما فی حدیث علی
رضی اللہ عنہ: يَدْخُلُونَ رَوَاذًا وَيَخْرُجُونَ أَدْلَةً اَي يَدْخُلُونَ طَالِبِينَ لِلْعِلْمِ مِنْ عِنْدِهِ وَيَخْرُجُونَ اِدْلَةً هِدَاةً لِلنَّاسِ.

(۲) مَسَارِحُ: یہ، مَسْرَحُ کی جمع ہے بمعنی چراگاہ۔ مَسْرَحُ (ف) مَسْرَحًا، مَسْرُوحًا بمعنی چرنا یا جانوروں کو چھوڑ دینا چرنے کیلئے۔ یہ
لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَسِرْحُونٌ سَرَّاحًا جَمِينًا. (احزاب)

(۳) لَمَحَاتِي: یہ، لَمَحَةٌ کی جمع ہے اصلی معنی ہے گوشہ چشم سے دیکھنے کے ہیں۔ قَالَ الْفَرَاءُ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: كَلْمَحِ الْبَصْرِ.
قَالَ بِالْخُطْفَةِ بِالْبَصْرِ وَقِيلَ لَا يَكُونُ الْاَمِنْ بَعِيدًا. یہ فتح سے ہے بمعنی چپکے سے دیکھنا، اور فقه اللغة میں ہے (۱) جب انسان کسی
شے کو پوری آنکھ سے دیکھے تو اس کو ”عَيْنِيهِ وَرَمَقٌ“ کہتے ہیں۔ (ب) اگر کان کی جانب کے گوشہ چشم سے دیکھے تو اس کو لَمَحَةٌ
والثغاف کہتے ہیں۔ اگر جلدی سے دیکھے تو اس کو ”لَمَحٌ“ کہتے ہیں اگر ناک کی جانب کے گوشے سے دیکھے تو اسے مَاقٌ کہتے ہیں۔

(۴) مَسَارِحُ: یہ مَسِيرٌ یا مَسِيرَةٌ کی جمع ہے، اور مَسَارِحُ (ض) يَمْسِرُ مَسَارِحًا بمعنی چلنا، پھرنا۔ اور دجال کو بھی مسج کہتے ہیں
کیونکہ وہ بھی زمین پر بہت پھرے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسج اس لئے کہتے ہیں کہ آپ بہت سیر کرتے تھے۔ اس کی جمع مَسَارِحُ
وَأَسْيَاحٌ آتِي هُنَّ أَوْرَادٌ مَسَارِحًا وَتَسِيرَاتٌ وَتَسَارِحَاتٌ آتِي هُنَّ. اور اسی سے مَسَارِحُ بمعنی صائم ہے، کیونکہ جو سیر و سیاحت کرتا ہے اس کے ساتھ کھانے کا سامان
ہمیشہ نہیں رہتا، لہذا وہ صائم کی طرح کچھ نہیں کھاتا ہے۔

(۵) غَدَوَاتِي: یہ غَدَاةٌ کی جمع ہے بمعنی سویرا، شروع دن۔ غَدَا (ن) يَغْدُو غَدَاً بمعنی صبح چلنا۔ کبھی صار کے معنی میں بھی مستعمل ہے
اس وقت مبتدا مرفوع، خبر منصوب ہوگی۔ وہی مابین صلاة الصبح و طلوع الشمس. یہاں غدا، عشاء کے بالمقابل ہے
وَفِي الْحَدِيثِ: لَغَدَاةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. غَدَاةٌ بمعنی صبح کے وقت چلنے کے ہیں یہ رواج کی ضد

ہے۔ غداۃ کی جمع غَدَايَا، جیسے عشیۃ کی جمع عَشَايَا ہے۔ اور غداۃ کے بالتقابل آصال ہے۔ غَدِي (س) غَدًا بمعنی شروع دن میں کھانا، ناشتہ کرنا۔ صباح: اول ساعة النهار، بکُور: بعد الصبح قبل الطلوع ثم الغدوة بعد الطلوع ثم الضحیٰ۔

(۶) رَوْحَاتِي: يِرْوَحَةٌ کی جمع ہے بمعنی شام کے وقت جانا یا زوال سے غروب تک کے وقت کو کہتے ہیں، یا ایک مرتبہ جانا، اس کی ضد صباح ہے۔ اس کے مصادر رَاح (ن) رَوْحًا و رَاحًا بمعنی آخردن میں آنا اور آخردن میں جانا، شام کے وقت کام کرنا اور رَوْحًا کا اطلاق زوال شمس سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

(۷) كَرِيْمًا: یہ ”ارود“ کا مفعول ہے جو ضد اللئيم ہے بمعنی بخشش کرنے والا۔ والجمع كِرَامٌ، كَرَمَاءٌ۔ کریم وہ شخص ہے جو بغیر سوال کے کسی کو دے۔ کریم جو جمع صفات حمیدہ کا جامع ہو۔ اور کریم کی نسبت اگر خدا کی طرف ہے تو اس سے مراد اس کا احسان و انعام ہے، اگر کریم کی نسبت انسان کی طرف ہو تو اس سے اس کے عمدہ و نمایاں اخلاق مراد ہوتے ہیں۔ جو او، کریم اور نخی میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے پر کسی کو دیتا ہو اس کو جو آد کہتے ہیں اور جو بغیر مانگنے کے دوسروں کے نفع کیلئے بغیر اپنے ذاتی نفع کے عطا کرے اس کو کریم کہا جاتا ہے اور نخی وہ ہے جو جمع کرتا رہتا ہو اور مانگنے پر کسی کو محروم نہ کرتا ہو اور سفارش کو قبول کرتا ہو۔

(۸) اَخْلِقُ: اس کا مصدر اخلاق ہے بمعنی پرانا ہونا، یا پرانا کرنا۔ یہاں اول مراد ہے یہ لازم متعدی مذکر مؤنث دونوں میں مستعمل ہے از کرم خَلْقُ الثَّوْبِ۔ کپڑا پرانا ہو گیا اور نصر سے بمعنی پیدا کرنا جیسے: خَلَقْتُهُ۔ نیز سمع سے مصدر خَلَقًا نرم ہونا۔ و کرم سے خُلُوقَةٌ و خَلَاقَةٌ و خُلُوقًا بمعنی چکنا کر دینا، نرم ہونا یا کہ نہ ہونا اور خَلَقُ کی جمع اخلاق و خُلُقَانٌ آتی ہیں۔

(۹) دِيَابَجَتِي: یہ دیاچہ کا معرب ہے یا دَبَاج کا معرب ہے، جس کے معنی اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ و خِيَارُ كُلِّ شَيْءٍ کے ہیں، یہاں اس سے مراد چہرہ ہے ”دیاچ“ اصل میں اس کپڑے کو کہتے ہیں، جس کا تانا، بانادونوں خالص ریشم کا ہو۔ اس سے عمدہ مقصد ہے، لہذا چہرہ کو بھی کہتے ہیں، دِيَابَج کی جمع دَبَابِيَج دَبَائِج اور دَبِج (ن) دَبَجًا بمعنی منقش و مزین کرنا، و خوشنما بنانا۔ اور وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم سے ہو اس کو دیاچ کہتے ہیں۔ چونکہ اول ملاقات میں رخسار پر نظر پڑتی ہے اس میں اولیت موجود ہے اور کتاب کے دیاچہ میں بھی وجہ اولیت موجود ہے، کیونکہ وہ بھی کتاب کے شروع میں ہوتا ہے۔ اور صاحب کتاب کا چہرہ کو کہنے کرنے سے مراد ذلت کو برداشت کرنا ہے۔



وَأَبُوْحُ إِلَيْهِ بِحَاجَتِي أَوْ أَدِيْنَا تَفَرِّجُ رُوَيْتَهُ غُمَّتِي وَتُرْوِي رَوَايَتَهُ غُلْبَتِي، حَتَّى أَدْتَنِي خَاتَمَةَ الْمَطَافِ.
ترجمہ:- اور اپنی حاجت کو ان کے سامنے ظاہر کروں۔ اور تلاش کرنے لگا میں ایسے ادیب کو جس کا دیکھنا میرا غم کو دور کر دے۔ اور جس کی بات چیت میری پیاس کو بجھا دے۔ یہاں تک کہ پہنچا دیا ہے میرے آخری طواف (گھومنے) نے۔

(۱) أَبُوْحُ: صیغہ واحد متکلم اجوف وادی ہے۔ بَاح (ن) يَبُوْحُ بُوْحًا و بُوْحًا و بُوْحًا بمعنی ظاہر کرنا و ظاہر ہونا۔ اور یہ باء کے ذریعہ متعدی ہو جاتا ہے، کما فی قول الشاعر: كَم بَاحٍ بِاسْمِي بَعْدَمَا كُنْتُمْ الْهَوَى

(۲) بِحَاجَتِي: حاجت، ضرورت والجمع حَاجٌّ وِحَاجَاتٌ وِحَوْجٌ وِحَوَائِجٌ. حَاجٌّ (ن) يَحْوِجُ حَوَاجًا، حَاجٌّ إِلَيْهِ بِمَعْنَى مَحْتَاجٌ هُوْنَا۔ ومنه الاحتياج. ”بِحَاجَتِي“ میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔ قَالَ تَعَالَى: الْأَحَاجَّةُ فِي نَفْسٍ يَعْقُوبُ قَضَاهَا.

(۳) ادِيْنَا: بمعنی ظریف، عقل مند، صاحب ادب۔ اس کی جمع ادبَاءُ ہے مثل فقہاء از ضرب و کرم قدم تھقیقہ۔ جیسے: اَدْبَسِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَادِيْبِي.

(۴) تُفْرَجُ: از تفعیل بمعنی کھول دینا، کشادہ کرنا یا کسی کا غم دور کرنا و زائل کرنا۔ اس کا مجرد ”فَرَجٌ“ ضرب سے آتا ہے بمعنی شرمگاہ۔ و الجمع فُرُوجٌ اور فرج کہتے ہیں دو چیزوں کے درمیان کشادگی کو اور یہ ”فَرَجٌ“ ادیباً کی صفت ہے، كَمَا قَالَ تَعَالَى: وَالَّذِينَ هُمْ لِقُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ. (المؤمنون)

(۵) رُوْيَتْهُ: یہ، رویت مصدر ہے، رَأَى يَرَى (ف) رَأَى رُؤْيَةً، رَأَى يَرَى بِمَعْنَى دَيْكِنَا، آنَكْه سے دیکھنا۔ نظر بالعين والقلب دونوں کو رویت کہا جاتا ہے۔ اور اصل عبارت یوں ہے ”رُوْيْتِي يَاہ“ تھا۔ اور إِدَارِكْ. احاطہ بالکلیہ کو کہتے ہیں۔ وفي التنزيل: أَلَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلْوَفْ. (البقرہ).

(۶) عُمَمَةٌ: (بضم الغين وتشديد الميم) بمعنی غم، بے چینی و امر دشوار۔ نضر سے بمعنی ڈھکنا، ٹمگین ہونا۔ اس کی جمع عُْمُومٌ وَعُمَمٌ وَأَعْمَامٌ ہیں، كما في القرآن: ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ عُمَمَةً. (يونس)

(۷) تُرَوَى: یہ، از واء مصدر سے مشتق ہے از افعال بمعنی سیراب کرنا، اس کا مجرد سرح سے آتا ہے بمعنی سیراب ہونا، پیاس بھجنا۔ رِيًّا مصدر رِيًّا نافع ل جمع رُؤَاءُ. ومنه يوم التروية۔ اور ضرب سے اس کے معنی روایت کرنا اور نقل کرنے کے آتے ہیں۔

(۸) عُغَلِيٌّ: عُغْلَةٌ، (بضم الغين وتشديد اللام) بمعنی پیاس کو کہتے ہیں اور پیاس اول درجہ کو عطش، پھر ظمء، پھر صدی، پھر غلۃ، پھر لہبہ، پھر ہیام، پھر أوام پھر جُؤَادُ۔ (فقه اللغة) عُغْلَةٌ (بفتح الغين) بمعنی پیداوار، جمع عُغَلَاتُ۔ اور عُغْلَةٌ (بکسر الغين) بمعنی طوق جو قیدی کی گردن میں ڈالا جائے اس کی جمع عُغْلٌ وَأَعْلَالٌ ہیں۔ كما في القرآن: فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا. (يس) اور غلۃ کے اصلی معنی ہے حرارت جو ف، اور غَلٌّ (ن) يَغْلُ غُلُوًّا بمعنی خیانت کرنا۔ اور غَلٌّ (بکسر الغين) غلّا (ض) غليلًا بمعنی الحقد: حسد کرنا۔ اور سرح سے بھی آتا ہے بمعنی پیاسا ہونا۔

(۹) حَتْسِي اَدْتَنِي: یہ، تَادِيَةٌ مصدر سے بمعنی اَوْصَلْتَنِي یعنی پہنچا دینا۔ اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی پہنچنا، یہاں حتی اجول کیلئے غایت ہے اور ادى بالتخفيف مستعمل نہیں ہوتا ہے یعنی ادى کا خلائی اسی معنی کے اعتبار سے نہیں ہے، بلکہ ادى (ض) يَادِي اَدْيًا بمعنی ادا کرنا، پہنچانا. فَلْيُوذَّ الَّذِي اَوْثَمِنَ اَمَانَتَهُ. (البقرہ)

(۱۰) خَاتِمَةٌ: معنی کسی چیز کے اخیر کو کہتے ہیں، جیسے: خاتمة الشيء ای اقصاه اس کی جمع خَوَاتِيمٌ وِخَاتِمَاتٌ. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: خَاتِمَ النَّبِيِّينَ. لَانَهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ. (الاحزاب) ويقال: خاتم القوم (بفتح التاء وكسرها) ای آخرهم. ومنه خاتم النبيين. خاتَمٌ، بمعنی اٹکوشی۔

(۱۱) الْمَطَافُ: یہ مصدر میسی ہے بمعنی طواف کرنا، طواف سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کے گرد اگر پھرنا از نصر بمعنی گھومنا و چکر کھانا پھرنا ومنه كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآيَةٍ. (الدمر) ای اذا دار حولهم.

☆.....☆.....☆

وَهَدَّتْنِي فَاتِحَةُ الْأَلْطَافِ إِلَى نَادٍ رَحِيبٍ مُخْتَوٍ عَلَى زِحَامٍ وَنَحِيبٍ فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لِاسْتِبْرَاجِ مَجْلَبَةِ الدَّمْعِ.

ترجمہ:- اور پہنچا دیا ہے مجھ کو خدا کی شروع مہربانیوں نے (مہربانی کی ابتدائی)۔ ایک وسیع کشادہ مجلس کی طرف۔ جس میں بہت سے لوگ تھے۔ اور اس میں رونے کی آواز تھی۔ پس داخل ہوا میں جماعت کے بیچ میں۔ تاکہ رونے کا سبب معلوم کر سکوں۔

(۱) هَدَى: یہ ضرب سے ہے بمعنی راہ دکھانا، اِهْدَاءُ کے معنی ہدیہ دینا از افعال، کبھی برعکس بھی ہوتا ہے۔ اور افعال اِهْتِدَاءُ بمعنی ہدایت پانا۔ اور ہدایت کے دو معنی ہے (۱) ارءاء الطريق (ب) ایصال الی المطلوب۔ یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

(۲) فَاتِحَةُ: ہر چیز کے اول کو کہتے ہیں اس کی جمع فَوَاتِحُ ہے اس کا مجرد فتح سے ہے کقولہ تَعَالَى: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ (الفتح) اور فتوح کہتے ہیں موسم بہار کا سب سے پہلا مہینہ (بارش) اور یہ ”فتح“ اغلاق کی ضد ہے۔ ومنه يوم الفتح ای يوم القيامة.

(۳) الْطَافُ: (بفتح الهمزة و کسرھا) یہ جمع لُطْفِ کی ہے بمعنی مہربانی، اِلْطَافُ (بکسر الهمزة و فتحھا) یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی کسی کے سامنے عاجزی اور تضرع سے سوال کرنا۔ یا مہربانی کرنا، نرمی کرنا، کمافی حدیث الافک: ولا اری منك اللطف الذی كنت اعرفه. لُطْفٌ (ن، ک) لُطْفًا و لُطَافَةً بمعنی پاکیزہ ہونا۔ لطیف سے مراد ہر وہ چیز ہے جو قوت حاسہ ادراک نہ کر سکے۔

(۴) نَادًا: بمعنی مجلس اس کی جمع اَنْدَاءُ و اَنْدِيَةٌ ہے۔ ندی جمع سے آتا ہے یعنی تر ہونا۔ نَدَا (ن) يَنْدُو نَدْوًا بمعنی حاضر ہونا، کیونکہ لوگ مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ کمافی حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ: كُنَّا اَنْدَاءً فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۵) رَحِيبٌ: بمعنی کشادہ۔ رَحْبٌ (ك، س) رَحْبًا و رَحَابَةً بمعنی کشادہ ہونا۔ کقولہ تَعَالَى: ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ (التوبة) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) مُخْتَوٍ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اِخْتَوَاءً از افعال بمعنی شامل ہونے والا، جمع ہونے والا۔ حَوَى (ض) يَحْوِي حَيًّا و حَوَايَةً بمعنی جمع کرنا، حَوِيَّةٌ بمعنی آنت و الجمع حَوَايَا. کقولہ تَعَالَى: اَوِ الْحَوَايَا و مَا اِخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ (الانعام)

(۷) زِحَامٌ: (بکسر الزا) بمعنی بھیڑ، اژدھام، رش، ہجوم۔ ومنه يوم الزحام یعنی قیامت کا دن۔ زِحْمٌ (ف) زِحْمًا و زِحَامًا بمعنی تنگی میں ڈالنا، یا تنگ مقام میں ڈالنا، یا تنگی کرنا، بھیڑ کرنا۔ الزَّحْمَةُ تنگی (بھیڑ)

(۸) النَّحِيبُ: وهو صوت البكاء یعنی خوب زور سے رونا۔ نَحَبَ (ض، ف) نَحْبًا، نَحِيْبًا بمعنی رونا۔ اور نَحَبٌ کے معنی مدت وقت اور موت کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: وَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ. (الاحزاب) يُقَالُ: قَضَىٰ فلان نَحْبَهُ یعنی وہ مر گیا۔
 (۹) فَوَلَّجْتُ: یہ مشتق ہے وُلُوْجٌ سے، مثال واوی ہے۔ وَلَّجَ (ض) وَلَجًا بمعنی داخل ہونا، گھس جانا یا تگی میں داخل ہونا۔
 يقال: الخروج قبل الولوج. وفي القرآن: حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ. ومنه وَلِجَةٌ بمعنی ہمراز۔ دُخُولٌ اور وُلُوْجٌ میں فرق واضح ہو کہ ”ولوج“ کا استعمال اعیان اور معانی دونوں کیلئے ہوتا ہے اور ”دخول“ کا استعمال محض اعیان کیلئے ہوتا ہے اور ”ولوج“ عام ہے اور ”دخول“ خاص ہے۔

(۱۰) غَابَةٌ: اصل میں گنجان درختوں کے دشوار گزار جنگل کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع غابات ومنہ قولہ تعالیٰ: فِي غِيَابَةِ الْجَبِّ يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ۔ (یوسف) یہاں مراد ”غابہ“ سے وسط ہے اور درمیان کا حصہ ہے، اس کا مادہ ”غیب“ ہے۔
 (۱۱) أَلْجَمُعُ: بمعنی آدمیوں کی جماعت، اس کی جمع جُمُوعٌ آتی ہے، جو فتح سے ہے بمعنی جمع کرنا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ (القیامہ)
 (۱۲) أَسْبَرُ: صیغہ واحد متکلم ہے۔ سَبَرٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی تجربہ اور خبر حقیقت امر کو نکالنے کے ہیں یہاں اس کے معنی آزمانے کے ہیں، باب ضرب و نصر سے۔

(۱۳) مَجْلَبَةٌ: یہ، جَلَبٌ سے ماخوذ ہے معنی کھینچنے اور ابھارنے کے ہیں، از نصر و ضرب اور اجْتِلَابٌ افتعال سے بھی یہی معنی ہے، اور افعال سے آتا ہے، کقولہ تعالیٰ: وَأَجْلَبَ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ (بنی اسرائیل) جلب یعنی جو چیز دوسری چیز کو کھینچ کر اپنی طرف لائے۔ اور قاعدہ ہے کہ جو مصدر مفعلة کے وزن پر آتا ہے، اکثر سبب کیلئے ہوتا ہے جیسے مَجْلَبَةٌ۔
 (۱۴) الدَّمْعُ: آنسو، اس کی جمع دُمُوعٌ وَاَدْمُعٌ آتی ہیں، دَمَعٌ (س، ف) دَمْعًا بمعنی آنسو بہانا، بہنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَإِذَا سَمِعُوا مَا نَزَّلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ. (المائدة)



فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَحَتْ الْخَلْقَةَ عَلَيْهِ أَهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رِنَّةُ الْيَبَاحَةِ.

ترجمہ:- پس دیکھا میں نے اس حلقہ کے بیچ میں۔ ایک ایسے ضعیف الخلق شخص کو۔ جس پر سفر کا سامان تھا اور وہ زار و قطار رو رہا تھا۔
 (۱) فَرَأَيْتُ صیغہ واحد متکلم رُوِيَةٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔ اس کا استعمال رُوِيَةٌ قلبی و بصری دونوں میں ہوتا ہے۔ اور دوسرا آتا ہے ”رِنَّةٌ“ بمعنی تلی و جگر۔ قَالَ تَعَالَى: وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ. (الانعام)

(۲) بُهْرَةٌ: (بضم الباء) بمعنی وسط، درمیان زمان سے یا مکان سے اس کی جمع اَبْهُرٌ وُبُهْرٌ آتی ہیں۔ بَهْرٌ (ف) بُهْرَةٌ حس کے معنی غلبہ کے آتے ہیں، غالب ہونا، فضیلت میں بڑھ جانا۔ اور ”بُهْرَةٌ“ کا مدخول یہ چیزیں ہوتی ہیں، جیسے: لَيْلٌ، وَاْدَى، فَرَسٌ وَحَلْقَةٌ۔
 يقال بهرة الوادی وبهرة الفرس وبهرة الليل وبهرة الحلقة.

(۳) اَلْحَلَقَةُ: جَمَاعَةُ النَّاسِ۔ ہر گول چیز کو کہتے ہیں اس کی جمع حَلِيقٌ، حَلَاقٌ وَحَلَقَاتٌ آتی ہیں، حَلَقَةٌ مصدر بھی ہے جس کے معنی بال موٹڈ نے کے بھی ہیں باب ضرب اور تفعیل سے مستعمل ہے، وَفِي التَّنْزِيلِ: مُحَلِّقِينَ رُؤُسَكُمْ۔ (الفتح) وکما فی الحدیث: نَهَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْحَلْقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔

(۴) شَخْصًا: اس کی جمع اشخاصٌ، شَخُوصٌ وَأَشْخَصٌ آتی ہیں۔ شَخِصٌ (ف) شَخْصًا۔ بمعنی جسم، لغت کے اعتبار سے ہر جسم کو کہتے ہیں چاہے انسان کا ہو یا غیر انسان کا ہو جو دور سے نظر آئے۔ یہاں خاص جسم انسان مراد ہے۔ الشخص هو الجسم وقد يُراد به الذات. كما جاء في الحديث: لا شخص اعز من الله تعالى. شَخِصٌ بمعنی بھاری بھر کم جسم والا اور سح سے بھی آتا ہے، قال الله تعالى: إِنَّمَا يُؤَخَّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ. (ابراہیم) کرم سے موٹا ہونا۔ تفعیل سے بمعنی تیز کرنا۔

(۵) شَخَتْ: وہ شخص جو پیدائشی طور پر دبلا و پتلا ہونہ کہ کسی مرض سے دبلا ہو جائے۔ وَقِيلَ هُوَ الدَّقِيقُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. شَخَةٌ اس کی جمع شَخَاتٌ آتی ہے یہ باب کرم سے ہے بمعنی پرانا ہونا، ضعیف ہونا۔

(۶) اَلْحَلَقَةُ: (بالکس) بمعنی پیدائش و الجمع خَلِيقٌ یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای خلقہ۔ اور کبھی خلق کے معنی نئی چیز ایجاد کرنے کے آتے ہیں. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. اور کبھی خلق کے معنی کذب و جھوٹ کے بھی آتے ہیں جیسے وَتَخْلُقُونَ الْفِكَارَ خَلْقًا خَلْقًا وَخَلْقًا خَلْقًا بمعنی نرم و چکنا ہونا۔

(۷) أَهْبَةُ: بروزن فُعْلَةٌ. بمعنی سامان کے ہیں، وہ اسباب جو مسافر تیار کرتے ہیں۔ بعض سامان سفر کو کہتے ہیں وَالْجَمْعُ أَهْبٌ۔ یہ اَهَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلد غیر مدبوغ۔ یعنی وہ چیز جو دباغت نہ دیا گیا ہو۔ اهب تاهب للامر بمعنی تیار و آمادہ ہونا۔

(۸) اَلسِّيَاحَةُ: یہ مصدر ہے۔ بمعنی چلنا، سیر کرنا و سفر کرنا۔ سَاحٌ يَسِيحُ (ض) سَيِّحًا، سَيِّحَانًا مصادر ہیں وَالْجَمْعُ سَيَّاحٌ وَسَائِحُونَ اور بعض ادباء کہتے ہیں کہ سَاحٌ کے معنی عبادت بھی لیتے ہیں. يقال: سَاحَ فِي الْأَرْضِ اِى عَبْدًا.

(۹) رَنَةٌ: کے معنی آواز کرنے کے ہیں، یہ عام ہے چاہے خوشی کی ہو یا غم کی وَالْجَمْعُ رَنَاتٌ. رَنٌ (ض) يَرِنُ رَنِينَ بمعنی خوب زور سے رونایا زیادتی محبت میں چیخ چیخ کر رونا۔ ومنه رَيْنٌ، رونے کی آواز کو کہتے ہیں یا غمگین آواز کو کہتے ہیں۔

(۱۰) اَلسِّيَاحَةُ: بمعنی نوح کرنا، میت پر رونا، یا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا۔ نَاحٌ يَنُوحُ (ن) نَسُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَمَنَاحَةٌ مصادر ہیں، بمعنی مردے پر رونا (البكاء على الميت) ومنه النائحة یعنی وہ عورت جو خوب چیخ کرے وَالْجَمْعُ نَائِحَاتٌ وَنَوَائِحٌ وَنُوحٌ وَنَوَاحٌ.



وَهُوَ يَطْبَعُ الْأَسْبَاجَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعَظِهِ وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ.

ترجمہ:- اور وہ اپنے مقفی کلام کو اپنے الفاظ کے جواہرات سے مزین کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ سے کھٹکھا رہا ہے (متوجہ کر رہا ہے) اور مختلف جماعتوں نے اس کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔

(۱) یَطْبَعُ: صیغہ مضارع از فتح بمعنی ڈھالنا و مہر لگانا، پیدا کرنا۔ اصل معنی معدنیات وغیرہ کو پگھلا کر کسی چیز کو ڈھالنا و مہر لگانا۔ کما فی القرآن: طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ. (محمد) ومنه الطبیعة عادت والجمع الطَّبَائِعُ. طبع اللہ الخلق. پیدا کرنا، طبع السیف تلوار بنانا، ڈھالنا۔

(۲) الْأَسْبَاجُ: هو اجراء الفواصل علی قافیة واحدة۔ یہ سَجَع کی جمع ہے، اس کے اصل معنی کبوتر کے آواز کے معنی میں آتے ہیں اب یہ خود اصل کلمات اور مقفی کلام میں ہونے لگا یعنی مقفی کلام (قافیہ والی عبارت) کرنا۔ سَجَع (ف) سَجَعًا اس کی جمع سَجَعٌ وَسَوَاجِعٌ، أَسْبَاجٌ وَأَسَاجِیْعٌ آتی ہیں۔ کما فی الحدیث: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ایاکم وَسَجَعِ الْكُهَّانِ.

(۳) جَوَاهِرُ: یہ جوہر کی جمع ہے معرب ہے گوہر سے۔ اس کی واحد جَوْهَرَةٌ بھی آتی ہے۔

(۴) لَفِظٌ: مصدر ہے ضرب سے بمعنی الرمی، یقال اكلت التمره ولفظت النواة معناه الملفوظ. ای ما یتلفظ به الانسان. کما جاء فی القرآن: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ. (ق)

(۵) يَفْرَعُ: صیغہ مضارع قرع مصدر سے بمعنی کھٹکھٹانا، مارنا، کوٹنا۔ از باب فتح، کما جاء فی التنزیل: الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ۔

(۶) الاسماع: یہ جمع ہے سماع کی سماع بمعنی اچھی آواز جس سے انسان لذت حاصل کرے سمع۔ وہ قوت ہے جس سے آواز کا ادراک ہوتا ہے۔ کما قال تعالیٰ: فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانصِتُوا. الآیة.

(۷) بَزْرٌ وَاجِرٌ: یہ زَجْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی چھڑکنا، روکنا، اور زَجْرٌ (ن) زَجْرًا۔ یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے یہاں اضافت صفت الی الموصوف ہے۔ ای الوعظ الزواجر او المواعظ زاجرة۔ قَالَ تَعَالَى: فَإِنَّمَا هِيَ زِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ.

(النازعات)

(۸) وَغِظَةٌ: وَغِظٌ از ضرب بمعنی نصیحت کرنا اور عمدہ نصیحت جس سے خدا کی طرف لگاؤ ہو اور جس سے دل نرم ہو۔ ومنه الواعظ بمعنی نصیحت کرنے والا۔ والجمع واعظون، وعاظٌ. ومنه المواعظ یعنی وہ نصیحت جس سے سخت دل نرم ہو جائے اور آنسو بہنے لگیں اور وہ اچھے اعمال کرنے لگے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ۔ (البقرہ)

(۹) أَحَاطَتْ: صیغہ ماضی معروف ہے افعال و نصر سے بھی بمعنی گھیر لینا، یہاں یہی معنی مراد ہے اس کے مصادر حَوَّطًا وَحَيْطَةً وَحِيَاطَةً آتے ہیں۔ اور حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ ومنه الحائط بمعنی دیوار کیونکہ دیوار مکان کی حفاظت کرتی ہے والجمع حَوَائِطٌ، حَيْطَانٌ، حِيَاطٌ اجوف واوی ہے۔ قال تعالیٰ: وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (الطلاق)

(۱۰) أَخْلَاطٌ: یہ خَلَطٌ (بالکس) کی جمع ہے بمعنی مخلوط ہونا۔ قسم قسم کی ملی ہوئی چیزیں۔ یہاں مراد مختلف ہے خَلَطٌ (ن) خَلَطًا بمعنی ملاوٹ کرنا۔ قال تعالیٰ: خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا۔ (التوبہ) اور ضرب سے بھی آتا ہے، بمعنی ملانا۔

(۱۱) الزُّمُرُ: اس کا واحد زُمْرَةٌ ہے بمعنی گروہ، آدمیوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں قال تعالیٰ: وَسَيَقُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ

زَمْرًا۔ (الزمر) وقيل الجماعة في تفرقة. زَمْرٌ (ض، ن) زَمْرٌ أَوْ زَمِيرًا. بانسری بجانا۔ زَمْرٌ (س) زَمْرًا بمعنی کم بالوں والا ہونا۔
زَمَارَةٌ۔ بانسری بجانے کا پیشہ۔



إِحَاطَةُ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْأَكْمَامِ بِالثَمَرِ فَدَلَّفْتُ إِلَيْهِ لِأَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ وَالتَّقِطُ بَعْضُ فَرَائِدِهِ.

ترجمہ:- جیسے گھیر لینے ہالہ کے چاند کو۔ اور گھیر لینے چلکے کے پھل کو۔ پس آہستہ سے بڑھائیں اس شخص کی طرف تاکہ اس کے فوائد حاصل کروں۔ اور اس کے یکتا موتیوں (فوائد علیہ) کو چنوں۔

(۱) إِحَاطَةٌ: یہ احاطہ فعل کا مفعول مطلق ہے للوع ہے از نصر بمعنی احاطہ کرنا، گھیرنا۔ قال تعالیٰ: وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ۔ (البقرہ)
(۲) الْهَالَةُ: یہ چاند کے اس حلقہ کو کہتے ہیں جو اس کے گردا گرد ہوتا ہے یعنی جو دائرہ چا کے پاس ہوتا ہے۔ والجمع ہالات اور یہ طفاوۃ کی ضد ہے کیونکہ طفاوۃ دائرہ شمس کو کہتے ہیں۔

(۳) الْقَمَرُ: بمعنی چاند ”ہلال“ پہلی تاریخ کے چاند کو، اور ”بدر“ چودہ تاریخ کے چاند کو اس کے علاوہ پورے مہینے کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ والجمع أَقْمَارٌ. ومنه الْقَمَرَانِ یعنی چاند سورج۔ يقال قمر الشیء اذا اشتد بیاضه. قَمِرٌ (س) قَمْرًا بمعنی زیادہ سفید ہونا۔
وفي القران: وَالْقَمَرَ إِذَا تَلَاهَا. (الشمس)

(۴) وَالْأَكْمَامُ: یہ کَمٌّ (بکسر الکاف) کی جمع ہے بمعنی پھل کا چھلکا یا پھل کا غلاف اس کی جمع کِمَامٌ وَاكِمَّةٌ وَاكِمِيمٌ آتی ہیں، کَمٌّ يَكْمُ (ن) كَمًا. چھپانا، ڈھلکا. كَمٌّ: (بضم الکاف) آستین، جمع أَكْمَامٌ وَاكِمَّةٌ. وَاكِمٌ وَاكِمِيَّةٌ (بفتح الکاف) تعداد، مقدار۔ قال تعالیٰ: وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ. (الرحمن)

(۵) الثَّمَرُ: بمعنی پھل، اس کی جمع ثَمَارٌ وَثُمُورٌ آتی ہیں اور جمع الجمع أَثْمَارٌ آتی ہے اور ثَمْرَةٌ واحد ہے اس کی جمع ثَمَرَاتٌ آتی ہے۔
ثَمْرٌ (ن) يَثْمُرُ ثَمْرًا وَثُمُورًا بمعنی پھل نکلنا، پھلدار ہونا. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ. (الانعام)

(۶) دَلَّفْتُ: صیغہ واحد متکلم، دَلَّفَ (ض) دَلَّفَاوُ دَلَّفَانَاوُ دَلَّفَاوُ دَلَّفَاوُ بمعنی آہستہ چلنا، قریب ہونا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے کبھی زور سے چلنا کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے تَدَلَّفَ تَفَعَّلَ سے بھی آتا ہے يقال تَدَلَّفَ إِلَيْهِ یعنی چل کر قریب پہنچ گیا اور چلنے کیلئے ترتیب وار الفاظ یہ ہیں: أَوَّلٌ دَيْبِبٌ ثُمَّ الْمَشْيُ ثُمَّ السَّعْيُ ثُمَّ الْإِبْفَاضُ ثُمَّ الْهَرُولُ ثُمَّ الْعَدْوُ ثُمَّ الشَّدَّ يَهْ تَرْتِيبًا مَخْصُوصٌ هِيَ الْإِنْسَانُ كَيْلِيَّةٌ۔

(۷) أَقْتَبِسُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِقْتَبَسَ بمعنی روشنی سے فائدہ اٹھانا اور روشنی حاصل کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں (۱) قَبَسَ النَّارَ کے معنی آگ کو بھڑکا دینا (۲) آگ سے کچھ آگ لینا وازمع بمعنی اونٹنی کا زیادہ حاملہ ہونا يقال قَبَسْتُ السَّنَاةَ. والجمع أَقْبَاسٌ وَقَابُوسٌ بمعنی خوبصورت چہرہ اور پاکیزہ رنگ کا انسان۔ وفي القران الکریم: انظرونا نقتبس من نورکم. (الحديد)

(۸) فَوَائِدُهُ: یہ فائدہ کی جمع ہے از نصر اجوف واوی ہے بمعنی ثابت رہنا وچلا جانا گویا من الاضداد ہے اور فائدہ جو مشہور ہے وہ اجوف

یائی ہے ”فینذ“ سے مشتق ہے۔ فَاذْ يَفِيذُ، فَاذْ دینا جو ضرب سے آتا ہے ومنه استفادہ بمعنی فَاذْ حاصل کرنا جب یہ ضرب سے آتا ہے تو اس کے دو معنی ہے (الف) کسی کو کوئی چیز بغیر عوض کے دیدینا (ب) کسی کو کوئی چیز حاصل ہونا۔

(۹) اَلتَّقِطُ: یہ لفظ سے ماخوذ ہے بمعنی زمین سے اٹھالینا۔ صیغہ واحد متکلم از افعال اس کا مصدر اَلتَّقِطُ ہے بمعنی راستہ یا زمین سے کوئی چیز بغیر مشقت اٹھالینا۔ لَقَطَ (ن) لَقَطًا وَّلَقِيطًا. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ. (یوسف)

لقط اور لقیطہ میں فرق: لغت کے اعتبار سے لفظ اور لقیطہ میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز جو اٹھائی جائے اس کو کہا جاتا ہے لیکن فقہاء کرام کے یہاں فرق ہے کہ اگر غیر جاندار چیز کو اٹھایا جائے تو وہ لقیطہ ہے اور اگر جاندار کو اٹھایا جائے تو وہ لقطہ ہے۔

(۱۰) بَعْضُ: اس کی جمع اَبْعَاضُ ہے ”ای قِطْعَةٌ مِّنَ الشَّيْءِ“ اور اس کے معنی قطع کرنے کے بھی آتے ہیں یعنی بعض کو ”شکل“ سے گویا قطع کر لیا گیا اور بعض چھمر (پش) کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے۔ تفعیل سے جزء جزء کرنا۔ فی القرآن: وَإِذَا أَخْلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا اتَّخَذُوا نُهْمًا. (البقرہ)

بعض اور جزء میں فرق: مخفی نہ رہے کہ یہ دونوں لفظ قریب قریب ہم معنی ہیں، فرق اس قدر ہے کہ ”بعض“ کہتے ہیں کسی چیز کے حصہ یا ٹکڑے کو چاہے وہ باقی ماندہ حصہ سے بڑا ہو یا چھوٹا اور ”جزء“ کہتے ہیں اسکے برعکس و بر خلاف کو۔

(۱۱) فَرَايِدَةٌ: یہ فریئذہ کی جمع ہے بمعنی یکتا موتی، بہت قیمتی موتی، جس کی کوئی نظیر نہ ہو، یا فریئذہ کے معنی وہ عورت جو حسن میں یکتا و بے نظیر ہو۔ فَرَدًا (ن، ض، ك) فَرْدًا وَّفُرُودًا بمعنی فرد ہونا، اکیلا ہونا۔ والفرداء. بائع الفرائد اور ”فردای“ جمع ہے فرد کی۔



فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حِينَ خَبَّ فِي مَجَالِهِ وَهَدَرَتْ شِقَاقِيكَ ارْتَجَالِهِ أَيَّهَا السَّادِرُ فِي غُلْوَانِهِ السَّادِلُ فَوْبَ خِيَالِهِ.

ترجمہ:- پس میں نے فی البدیہہ فصیح تقریر کرتے ہوئے سنا، جس وقت وہ اپنی جولانگاہ میں جولانی (گشت) کر رہا تھا۔ اے بے باک! حد سے تجاوز کرنے میں اور غرور کے کپڑے کو لٹکانے والے۔

(۱) حِينَ: یہ عِبَّ کا مفعول فی ظرف زمان ہے یا حِينَ، عِبَّ کا مفعول فیہ ہے۔ كما فی القرآن: هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِّنَ الدَّهْرِ. (الدھر)

(۲) خَبَّ: از نصر بمعنی تیز دوڑنا، دوڑنا و لپک کر چلنا، مصادر خَبَّ و خَبَيْتَ ہے اور گھوڑے دوڑنے کے الفاظ یہ ہیں: خَبَّ پھر التقرب پھر امجاج پھر احضار پھر ارخاء پھر اهداد پھر اهماج. ہکذا فی فقہ اللغۃ. اور عِبَّ کے معنی بلند ہونے کے بھی آتے ہیں اور سب سے معنی میں آتے ہیں: اخبتوا الی ربہم الخ۔ (ہود)

(۳) مَجَالِهِ: یہ اسم ظرف مکان ہے بمعنی پھیرنے کی جگہ، یا جولانگاہ۔ یہ جولان سے مشتق ہے اور مجال کی جمع مجاول آتی ہے، جَالٌ جَوْلًا (ن) جَوْلَانًا و جَوْلَانًا، و جَوْلًا بمعنی گھومنا، چکر لگانا۔

(۴) هَدَرَتْ: هَدَرَ (ض) هَدَرًا او هَدُوْرًا، هَدِيْرًا بمعنی آواز بلند کرنا یا کبوتر کی آواز نکالنا یا بولنا یا کبوتری کی طرح آواز نکالنا، غٹ غٹانا وغیر غون کرنا و زھر بمعنی خون کو گرانا۔ اور اونٹ کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۵) شَقَاشِقُ: یہ "شَقِشِقَةٌ" بالکسر کی جمع ہے اس کا اصل معنی ہے مستی کی حالت میں اونٹ کے منہ سے جھاگ نکلتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے بات کرتے وقت بھی نکلتا ہے اسے مراد یہاں انتہاء درجہ کے فصاحت ہے یا جوش تقریر ہے اور اس کے معنی قوم کے سردار اور قوم کے شریف کے بھی آتے ہیں۔

(۶) اِرْتَجَالَ: فی البدیہہ کلام کرنا بغیر نظر کے بشرطیکہ وہ اچھا بھی ہو۔ از افعال اس کا مجرد جَل (ن، س) رَجَلًا بمعنی پایادہ چلنا اور بکری وغیرہ کے پیر باندھنا۔ رَجُلٌ جمع رجَالٌ و رَجُلٌ جمع اَرْجُلٌ و اَرْجَالٌ۔

(۷) اَيْهًا: قاعدہ ہے کہ جب منادی معرف باللام ہو تو اس کے فاصلہ کیلئے مذکر کے لئے اَيْهًا اور مؤنث کیلئے اَيْهَاتُا بڑھاتے ہیں۔

(۸) السَّادِرُ: اسم فاعل سَدَرَ (س) سَدْرًا او سَدْرَةً، سادر بمعنی بے باک و نڈر ہونا، یا بے شرم ہونا یا بے غم ہونا اور سجع سے بمعنی متحیر کرنا، حیران ہونا۔ يقال تَكَلَّمَ سَادِرًا یعنی غیر محقق و غیر مثبت کلام کیا۔ اور زھر اس کے معنی لٹکانے کے آتے ہیں، اور ضرب سے پھاڑ دینے کے آتے ہیں۔

(۹) غُلُوْا: (بضم الغین) بمعنی حد سے تجاوز کرنا یا بڑھ جانا یا اول شباب کی مستی غلا (ن) يَغْلُوْا غُلُوًّا بمعنی تجاوز کرنا، كقولہ تعالیٰ: لَا تَغْلُوْا فِی دِيْنِكُمْ الْاٰیةِ (النساء) زھر سے اکثر شر میں استعمال ہوتا ہے اور سجع سے جوش مارنا، حد سے بڑھنا۔ فی الشراو فی الخیر اور اس معنی میں غُلُوْا غُلُوًّا اور غُلُوْا ن آتے ہیں۔ ومنہ غالی یقال غلا بالمدین یعنی تشدد اور سخت ہو گیا۔ غُلُوَّةٌ بمعنی ایک مرتبہ تیر پھینکنا یا ایک مرتبہ ہرگا ہونا۔ جمع غُلُوَاتٌ و غِلَاءٌ. غُلِيٌّ (ض) یغلی غلیًا و غُلِيَانًا بمعنی جوش مارنا۔ ومنہ قولہ تعالیٰ: كَغُلِيِّ الْحَمِيْمِ.

(۱۰) السَّادِلُ: لٹکانے والا، لگانے والا، یا پھاڑنے والا۔ صیغہ اسم فاعل از (ن، ض) بمعنی پھاڑ دینا۔ كما فی الحدیث: نهی عن السَّدْلِ فی الصَّلوةِ اور سَدَلٌ و سَدَلٌ بمعنی پردہ جمع سُدُوْلٌ آتی ہے۔

(۱۱) ثَوْبٌ: بمعنی کپڑا، لباس، جمع اَثْوَابٌ، اَثْوَابٌ، ثِيَابٌ، مبالغہ ثَوَابٌ ہے بمعنی کپڑے والا یا کپڑا بیچنے والا اور ثِيَابِيٌّ، اس شخص کو کہتے ہیں جو کپڑوں کی حفاظت کا کام کرے۔ وَقَالَ تَعَالَى: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ (المدثر) ثَابٌ (ن) ثَوْبًا و ثَوْبًا بمعنی لوثنا، ثَنَوْبٌ بمعنی ثواب حاصل کرنا۔

(۱۲) خَيْلَاءٌ: یہ ماخوذ ہے خیال سے یا خال سے اس کے دو معنی ہیں (۱) غرور و خود پسندی (ب) عجب و تکبر۔ خَالَ (س) خَيْلًا و خَيْلَةً و خَالَ بمعنی تکبر کرنا۔ ومنہ جاء فی الحدیث: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلَاءَ خَالَ الشَّيْءِ. ومنہ اختال، قَالَ تَعَالَى: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (لقمن)

الْجَامِحُ فِي جَهَائِهِ الْجَانِحُ إِلَى خُرْعَائِهِ الْإِمَّ تَسْتَمِرُّ عَلَى غَيْكَ وَتَسْتَمِرُّ مَرَعَى بَغِيكَ
ترجمہ:- سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں اور مائل ہونے والے یہودہ باتوں کی طرف، کب تک اپنی گمراہی پر ثابت قدم رہیگا۔
اور کب تک تو اپنی بغاوت کی چراگاہ کو پسند کرتا رہیگا (اپنی چراگاہ کی گھاس ہضم کرتا رہے گا)۔

(۱) الْجَامِحُ: اسم فاعل یہ جَمَحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرکشی کرنا و قابو میں نہ آنا، از فتح اسکے مصادر جَمُوحٌ و جَمَاحٌ آتے ہیں،
یقال: جَمَحَ الْفَرَسُ بِصَاحِبِهِ اى اسرع. کقولہ تعالیٰ: لَوْلَا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ (التوبہ). جَمُوحٌ، سرکش گھوڑے کو
کہتے ہیں اور جَمَحٌ کے معنی زور سے باگ کھینچنا (ض) سے، بعض نے گھوڑے کی گردن کھینچنے کا معنی بیان کیا ہے۔

(۲) جَهَائِهِ لَاتُهُ۔ یہ جمع ہے جہالت کی، بمعنی نادانی۔ مرتحقہ

(۳) الْجَانِحُ: بمعنی مائل ہونے والا۔ جَنَحَ (ض، ن، ف) جَنَحًا بمعنی مائل ہونا۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَإِنْ جَنَحُوا لِلدِّسْمِ
فَأَجْنَحْ لَهَا۔ (الانفال) جَنَحَ مِنَ اللَّيْلِ۔ رات کا ایک حصہ، جَنَحَ الطَّرِيقِ كَنَارِهِ جَانِبٍ اور جب جنح کا صلہ "عن اورالی" آتے
ہیں تو اس کے معنی میلان کرنے کے ہوتے ہیں۔

(۴) خُرْعَائِهِ: یہ جمع ہے خُرْعَةٍ کی بمعنی مذاق کی باتیں دل خوش کن باتیں، یہودہ باتیں و اہیات و خرافات اور خُرْعَائِلُ
و خُرْعَائِلُ اور خُرْعَائِلُ کے معنی بھی یہی آتے ہیں خوش طبعی کی باتیں، باطل باتیں یقال خز عبل فی مشیتہ۔ لنگڑا ہونا۔

(۵) الْإِمَّ: اصل میں "إِلَى مَا" تھا۔ قاعدہ ہے کہ جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہوتا ہے تو "ما" کا الف، قرأت و کتابت
دونوں میں حذف کر دیتے ہیں، بشرطیکہ اس کے بعد لفظ "ذ" نہ ہو، جیسے: عَمَّ يَسَاءَ لَوْ نَ (نباء) اور مِمَّ خُلِقَ (طارق)۔ لِمَ
تَقُولُونَ (الصف) وغیرہ۔

(۶) تَسْتَمِرُّ: یہ استمر مصدر سے ہے از استفعال ہے "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی دوام و استمرار بھی ہے مجرد "مراء" فتح سے ہے
بمعنی کھانا کھانا۔ مَرَعَى سمع سے بمعنی مثل عورت کے ہو جانا "مراء" کرم سے صاحب مروت ہونا مصدر مَرَاءَةٌ بمعنی خوش گواری سے
نگل لینا بغیر تکلیف کے۔ قَالَ تَعَالَى: فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا۔ (النساء)

(۷) غَيْكَ: یہ، غَى و غَوَايَةٌ مصدر ہیں بمعنی گمراہی و ہلاکت کے ہیں از (س، ض) قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔ (البقرہ)
(۸) تَسْتَمِرُّ: یہ، استمر مصدر سے ماخوذ ہے جس کے دو معنی ہیں (۱) خوشگوار سمجھنا یا پانا (ب) ہضم کرنا۔ یہاں دوسرا معنی مراد
ہے اور مادہ "مری" ہے اس کے اصلی معنی ہے جو کھانا آسانی سے ہضم ہو جائے یہاں پر معنی ہضم ہونے کے ہیں مجرد (ف، س، ک)
سے مستعمل ہے۔ (۱) سمع سے بمعنی عورت کے مانند ہو جانا کما یقال مرأ الرجل اذا صار كالمرأة (ب) فتح سے بمعنی کھانا کھانا
یقال مرء الرجل اذا اكل (ج) کرم سے صاحب مروت ہونا۔ کما یقال مرأ الرجل۔

(۹) مَرَعَى: یہ مشتق ہے رَعَى سے بمعنی چراگاہ۔ ومنه قوله تعالیٰ: والذی اخرج المرعى. (الاعلیٰ) رَاعَى جس کی جمع
رُعَاةٌ، رُعَاءٌ و رُعِيَانٌ ہیں۔ اور مرعی کے معنی گھاس کے بھی آتا ہے، اور مرعی کی جمع مَرَاعٍ ہے بمعنی چراگاہ۔ رَعَى یَرَعَى (ف)

رَغِيًا، رِعَايَةً، مَرْغِيًا مَصَادِرُ هِيَ۔ اور راعی کے معنی نگہبان، حاکم، قوم کا والی، راعی الماشیہ، بمعنی چرواہا۔
 (۱۰) بَغِيكَ: بَغِي (ض) يَبْغِي بَغَاءً، بَغِيًا وَبَغَايَةً وَبُغْيَةً بمعنی طلب کرنا اور ظلم کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے یعنی حق سے تجاوز کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا تَمُ عَلَيَّهِ (البقرہ) وَالْجَمْعُ بَغِيَانٌ وَبُغَاةٌ أَوْ بَغِيٌّ بمعنی زانیہ اور فاحشہ فاجرہ عورت وَالْجَمْعُ بَغَايَا. بَغَايِنُغُونَ (ن) بَغْوًا مَصْدَرٌ هُوَ بِمَعْنَى ظَلْمٍ كَرْنَا، تَعْدَى كَرْنَا۔



وَحَتَّامٌ تَنَاهَى فِي زَهْوِكَ وَلَا تَنْتَهَى عَن لَهْوِكَ تَبَارِزٌ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكٌ نَاصِيَتِكَ وَتَجْتَرِي

بِقُبْحِ سَيْرَتِكَ.

ترجمہ:- اور کب تک تو انتہاء کو پہنچے گا اپنے غرور میں۔ اور کب تک کھیل کود سے باز نہ آئے گا۔ تو اپنے گناہ کے سبب اپنی پیشانی کے مالک (خدا) سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور تو جرأت کرتا رہتا ہے اپنی بری عادتوں کی وجہ سے۔

(۱) حَتَّامٌ: یہ اصل میں ”حَتَّى مَا“ سے مرکب ہے۔ یعنی جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف چار داخل ہوتا ہے تو الف ”ما“ کو قرأت و کتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے بعد لفظ ”ذ“ نہ ہو جیسے: عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ أَوْرَمَ خَلْقٍ، لِمَ تَقُولُونَ.

(۲) تَنَاهَى: اس کا مصدر تناہی ہے یا نہایت سے مشتق ہے بمعنی انتہاء کو پہنچنا، یہاں یہی مراد ہے اس کا مادہ نہیں ہے مجرد فتح سے ہے بمعنی روکنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔ (النازعات)

(۳) زَهْوُكَ: زَهْوٌ، تکبر اور فخر غرورہ خود پسندی کے معنی میں آتا ہے۔ مَصَادِرُ زَهَا (ن) زَهْوًا زَهَاءً آتے ہیں، بمعنی روشن ہونا، چمکنا روشن کرنا، بڑھنا، روشن پانا، جھوٹ بولنا۔ زَهَاءٌ کے معنی مقدار کے بھی آتے ہیں، یقال: عندی زهَاءٌ خمسين اور زَهَاءُ کے معنی تروتازگی، خوبصورتی۔ یقال: زُهَى الرَّجُلُ (بصیغۃً مجہول) فهو مزهو. اذا تكبر كما فى الحديث: ان الله لا ينظر الى العامل المزهو۔

(۴) تَنْتَهَى: یہ نہی سے مشتق ہے بمعنی روکنا، منع کرنا یا یہ ”نَهْوَةٌ“ سے ماخوذ ہے اس کو ”نَهْيَةٌ“ کہ لیا ہے جس سے نتھی ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَان لَّمْ تَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ.

(۵) لَهْوُكَ: لَهْوٌ سے مشتق ہے بمعنی کھیل کود (ن) سے ہے اور افعال سے اِلْهَاءٌ کے معنی ہیں کھیل کود میں ڈال دینا یعنی غافل کر دینا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ، وَكَمَا فِي الْحَدِيثِ: كُلُّ لَهْوٍ حَرَامٌ.

(۶) تَبَارِزٌ: اس کا مصدر مُبَارَاةٌ ہے از مفاعلت یہ ”براز“ یا ”بروز“ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس کا مجرد بَرَزَ (ن، س) بَرَزًا، مگر یہ اکثر لڑائی کے میدان میں ظاہر ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور بَرَازٌ کے معنی وسیع اور کھلے ہوئے میدان کے بھی آتے ہیں۔ وَمِنْهُ الْبَرَازُ. پاخانہ (بيت الخلاء)۔ وَفِي الْحَدِيثِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَادَ الْبَرَازَ ابْعَدَ

حتى لا يراه احد.

(۷) مَعْصِيَةٌ: بمعنی گناہ جمع معاصی ہے یہ ”عِصْيَانٌ“ سے مشتق ہے جس کے معنی نافرمانی و حکم عدولی کرنے کے ہیں معتل یا کئی ہے، عَصِي (ض) عَصِيًا، ایک واوی آتا ہے (ن) عَصُوًا بمعنی لکڑی یا تلوار سے مارنا۔ بمعصيتك میں باء استعانت کیلئے یا مصاحبت کیلئے ہے اور یہ باء متعلق تبارز کے ساتھ ہے۔ قال تعالى: وعصى آدم ربه فغوى (طہ) اور (ض) بمعنی اطاعت سے نکلنا، حکم کی مخالفت کرنا۔ فهو عاصٍ والجمع عاصُونَ وَعَصَاةٌ۔

(۸) مَالِكٌ: جمع مَلَاكٍ وَمَلَكٌ ہیں اور یہ (ض، ن) سے مصدر مَلَكٌ ہے (بکسر المیم) کما فی التنزیل: مالک یوم الدین اور تفعیل سے تملیک بمعنی مالک بنا دینا اور تفعیل سے بمعنی زبردستی مالک بنانا۔ اور ”مالک“ سے خدائے عزوجل مراد ہے۔ مالک اور ملک میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مالک کے اندر زیادہ مبالغہ ہے بخلاف ملک کے، لہذا مالک الروم تو کہہ سکتے ہیں نہ کہ مالک الروم اور بقول بعض ملک ذوی العقول ہوتا ہے جو غیر ذوی العقلاء پر فضیلت ہے۔ (مسودہ مقامات، ص: ۳۵)

(۹) نَاصِيَةٌ: بمعنی پیشانی اس کی جمع نَوَاصِيٌ، نَاصِيَاتٌ ہیں بمعنی مقدم شعر الرأس۔ سر کا اگلا حصہ۔ اور مالک ناصيتك یہ کمال قدرت سے کنایہ ہے کما جاء فی الحدیث: فَمَسَحَ عَلَيَّ نَاصِيَتِهِ۔ نصر سے آتا ہے بمعنی ناصیہ پکڑنا یا کھینچنا۔

(۱۰) تَجَرَّوْا: صیغہ واحد مذکر حاضر مضارع از افعال اس کا مصدر اجترأء آتا ہے بمعنی جرأت و دلیری کرنا، یہ جُرْأَةٌ سے ماخوذ ہے جو کرم سے آتا ہے بمعنی جری ہونا، بہادر ہونا، بیباک ہونا، اس کے مصادر جُرْأَةٌ وَجُرْأَةٌ وَجُرْأَةٌ. آتے ہیں اور جَرِيٌّ بمعنی مقدار والجمع اجترأء و اجترأء اور اجترأء بمعنی بیباکی: کما فی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: قال فیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ لکنہ اجترأء وجنا۔

(۱۱) بَقْبُحٌ: قُبْحٌ یہ ضد ہے حسن کی بمعنی برائی خواہ یہ برائی قول و فعل میں ہو یا صورت میں ہو حسن کی ضد ہے اور قُبْحٌ (ك) قَبْحًا قُبُوْحًا وَقَبَاحَةٌ وَقَبَاحًا آتے ہیں۔ بمعنی برا ہونا اور یہ (ف) بھی آتا ہے مصدر قَبْحًا قَبِيْحَةً، قَبُوْحًا بمعنی جدا کرنا دور کرنا اور قُبْحٌ کی جمع قَبَاحٌ اور قَبَائِحٌ ہے کما فی حدیث ام زرع: فعنده اقول لا قبیح. اس میں ”باء“ استعانت یا مصاحبت کیلئے ہے۔

(۱۲) سَيْرَتِكَ: سیرت یہ جمع ہے سیر کی بمعنی عادت و طریقہ مذہب برتاؤ کی کیفیت۔ وفي التنزیل: سیرتها الاولى. ومنه سیرت الرسول، وسیرت الرجل۔



عَلَى عَالِمٍ سَرِيْرَتِكَ وَتَوَارِي عَنْ قَرِيْبِكَ وَأَنْتَ بَمَرَأَى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِي مِنْ مَمْلُوْكِكَ

ترجمہ: اپنے بھید جاننے والے کے خلاف۔ اور تو اپنے عزیز و قریب سے چھپتا رہتا ہے۔ حالانکہ تو اپنے محافظ (خدا تعالیٰ) کے سامنے ہے۔ اور تو بہت چھپتا رہتا ہے اپنے غلاموں سے۔

(۱) عَالِمٌ: بروزن فاعل بمعنی بہت جاننے والا یا بہت بڑا عالم والجمع علماء و عُلَمَاءُ، عَالِمُونَ از (س) عَلَمًا جاننا۔ كقولہ تعالیٰ: عَالِمُ الْغَيْْبِ وَالشَّهَادَةِ. (الحشر)

(۲) سُرُوْرَتِكَ: یہ فعلیۃ کے وزن پر ہے۔ سر: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان ہو اس کی جمع اسرار۔ اور سریرہ: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان نہ ہو اس کی جمع سرا ر آتی ہے اور سُرُوْر کے معنی تخت کے بھی آتے ہیں اس کی جمع سُرُوْر ہے، وفی التنزیل: یوم تبلی السرائر (الطارق) سُرُوْر (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔ اور سُرُوْر ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط کو کہتے ہیں جمع اَسِرَّة آتی ہے۔

(۳) تَوَارِي: اس کا مصدر تواری ہے بمعنی چھپ جانا یا بہت زیادہ چھپانا۔ ومنہ قوله تعالیٰ: حتی توارت بالحجاب. (ص) اس کا مجرد وری (ض) بمعنی چھپا دینا۔ ومنہ الْوَرِي بمعنی مخلوق۔ اور (ف) سے مصدر وریاً بمعنی چھپ جانا۔

(۴) قَرِيْبُكَ: قریب بمعنی نزدیک و قریب یہ ”بعید“ کی ضد ہے یعنی رشتہ دار یا بڑوسی۔ اس کی جمع اَقْرَبَاءُ و قُرَبَاءُ۔ قُرَب (ك، س) قُرَبًا و قُرَبَانًا مصادر بمعنی پاس ہونا، نزدیک ہونا۔ كَمَافِي الْقِرَانِ: ان رحمة اللہ قریب من المحسنين (الاعراف) اور قریب میں برابر ہیں مذکر و مؤنث مفرد اور جمع کے لئے بھی یکساں ہے۔

(۵) مَرَامِي: یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میسی ہے۔ یہ رویت مصدر سے بمعنی دیکھنے کی جگہ یہاں بمعنی سامنے ہے۔ كَمَا يُقَالُ: وَانْتَ بَمَرَامِي مِنْ سَعَادٍ وَمَسْمَعِ الْخ.

(۶) رَقِيْبُكَ: رقیب، بمعنی محافظ و نگہبان، چوکیدار، حارس و منتظر۔ اس کے معنی چچا زاد بھائی کے بھی آتے ہیں۔ اور شعراء ایک معشوق کے جو دو عاشق ہوں ہر ایک کو رقیب کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی محبوب کے لگاؤ کو ثابت کرتے ہیں۔ وَالْجَمْعُ رُقَبَاءُ وَرُقْبٌ ہے۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ ہے از (ن) رُقُبًا و رُقَابَةً و رُقَبَانًا بمعنی انتظار کرنا۔ كَمَافِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي۔ (طہ)۔ اور قریب و رقیب کے اندر قلب البعض ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ کے حروف علی الترتیب مقلوب نہ ہوں۔

(۷) اَسْتَخْفَى۔ اس کا مصدر اَسْتَخْفَاءُ ہے اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے اکثر مبالغہ کے معنی کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپانا یا چھپنا، ظاہر ہونا پوشیدہ ہونا، یہ خفیہ یا خفاء سے ماخوذ ہے اس کا مجرد (ن، ہ) سے چمکانا ظاہر ہونا اور سح سے پوشیدہ ہونا۔ اَسْتَخْفَاءُ و اَسْتَخْفَاءُ دونوں کے معنی چھپ جانے کے آتے ہیں اور اور (ض) سے بمعنی ظاہر کر دینا یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ اور اَسْتَخْفَاءُ چھپی ہوئی چیز، اَسْتَخْفَاءُ پوشیدہ کرنا۔ كَمَافِي التَّنْزِيلِ: وَانَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ. (الممتحنہ)

(۸) مَمْلُوْكُ: جس کے معنی غلام اور باندی کے ہیں وَالْجَمْعُ مَمَالِيْكُ اور مَمَالِيْكُ بمعنی بادشاہ جمع مَمْلَكَءُ ہے، مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: مَمْلِيْكُ مَقْتَدِرٌ (القسم) اور مملیک کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بخلاف ملک کے کہ اس میں مبالغہ کم ہے۔ اور مَمْلَكَ (ض) مَمْلَكَوْا مَمْلَكَوْا مَمْلَكَوْا مَمْلَكَوْا بمعنی مالک ہونا۔



وَمَا تَخْفَى خَافِيَةً عَلَى مَمْلِيْكِكَ اَتَطْنُ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذَا اَنْ اُرْتَحَالَكَ

ترجمہ:۔ اور حالانکہ نہیں ہے کوئی چیز مخفی تیرے مالک پر۔ کیا تیرا یہ خیال ہے! کہ تیری عزت و مال تیرے انتقال کے وقت فائدہ

ونفع پہنچا بیگے۔

(۱) وَمَا تَخْفَى: مانا یہ ہے تَخْفَى مضارع کا واحد حاضر کا صیغہ ہے یہ خِفَاء سے مشتق ہے بمعنی پوشیدہ رہنا، از سَمْع۔ کما فی القرآن: وَتَخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا لِلَّهِ مَبْدِيهِ۔ (الاحزاب)

(۲) خَافِيَةٌ: بمعنی پوشیدہ چیز اور یہ علانیہ کی ضد ہے۔ کقولہ تعالیٰ: يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ۔ (الحاقہ)
(۳) مَلِيكَكَ: مَلِيكَكَ یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے جیسے: عِنْدَ مَلِيكَ مَقْتَدِر (القمر) مَلِيكَكَ کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بمعنی شہنشاہ بخلاف مَلِك کے اس میں مبالغہ کم ہے وَالْجَمْعُ مُلْكَاءُ وَمُلُوكٌ مَلِكٌ: فرشتہ جمع مَلَائِكَةٌ، وَمَلَائِكٌ اور مَلَائِكٌ جمع مَلَائِكٌ وَمُلُوكٌ ہیں۔

(۴) اَتَّظُنُّ: اس میں ہمزہ استفہام انکاری کیلئے ہے۔ اس کا مصدر رَظُنُّ ہے (ن) یہ افعال قلوب میں سے ہے بمعنی گمان کرنا، یقین کرنا، جانتا۔ کقولہ تعالیٰ: وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا۔ (الاحزاب) اور اس کے معنی علم کے بھی آتے ہیں۔ اَلظُّنُونُ: یہ ظن کی جمع ہے اور جمع اَطَّانِينَ۔ (خلاف قیاس)

(۵) سَتَنْفَعُكَ: اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے نفع مادہ ہے از استفعال مجرد اس کا (ف) سے ہے بمعنی نفع دینا۔ اور یہ ضرر کی ضد ہے۔ کقولہ تعالیٰ: لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا۔ (یونس)

(۶) حَالُكَ: حَالٌ یہ مؤنث ہے بمعنی کیفیت و حالت، کسی چیز کی صفت۔ اس کی جمع اَحْوَالٌ وَاَحْوَالَةٌ۔ اور حالت کی جمع حالات آتی ہے اور یہ حَالٌ حَوَالٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پلٹنے اور بدلنے کے ہیں۔ اسی وجہ سے حَوْلٌ، سَالٌ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ختم ہو کر لوٹتا ہے اور اس میں تغیر ہوتا ہے۔ وَمِنْهُ اَلْحَوْلُ بمعنی پھیرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَحَالٌ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمَغْرِبِينَ۔

(۷) اَنْ: اس میں حروف اصلی (ء، ی، ن) ہے اور یہ "این" سے ماخوذ ہے بمعنی وقت کا آنا۔ کقولہ تعالیٰ: اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا (حَدِيد) از (ض) بمعنی حان و قرب اور اب اس کے حروف کی ترتیب اس طرح ہوگی (ء، ن، ی) تو اس وقت یہ ناقص یا ئی ہوگا اور اَیْنِ کے معنی تھکنے و مشقت میں پڑنے کی بھی آتے ہیں۔ اِنْ، اَجَلٌ اور حِیْنِ کے درمیان فرق: اَنْ وہ زمانہ ہے جس میں تو موجود ہے، اور اَجَلٌ وقت معین کو کہتے ہیں۔ اور حِیْنِ مطلق زمانہ یا وقت کو کہتے ہیں چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۸) اِرْتَحَالَ: کے معنی کوچ کرنے کے ہیں اور مُنْقَلٌ ہونے کے ہیں۔ از اِتْعَالَ اور یہاں مراد مرنا ہے یہ رَحَلٌ سے ماخوذ ہے، رَحَلٌ (ف) رَحَلًا وَرَحِيلًا وَتَرَحِيلًا ہیں بمعنی چھوڑ دینا۔ فاعل راحل اور اس کی جمع رَاحِلُونَ وَرَحَالٌ وَرَحَلٌ آتی ہیں، و فی التنزیل: رَحَلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ۔ (قریش)



أَوْ يُنْقِذُكَ مَا لَكَ حِينَ تُوْبِقُكَ أَعْمَالُكَ أَوْ يُغْنِي عَنْكَ نَدْمُكَ إِذْ زَلَّتْ قَدَمُكَ.

ترجمہ:۔ یا تجھے چھڑائے گا تیرا مال جبکہ ہلاک کریں گے تجھ کو تیرے اعمال۔ یا نفع دیگی تجھ کو تیری پشیمانی تجھ کو جس وقت

پھیلے گا تیرا قدم۔

(۱) يَنْقُذُكَ: انقاذ مصدر سے ہے از افعال بمعنی چھٹکارا پانا، نجات پانا اور چھڑا دینا، رہائی دلانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی چھڑانا۔ کما فی قولہ تعالیٰ: فانقاذکم منها۔ (ال عمران) نقذای نجا۔

(۲) مَالُكَ: مال کی جمع اموال ہے مذکر مؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔ مال وہ شے ہے جو ملکیت میں ہو، مَالٌ (ن، س) يَمْوُلُ مَوْلًا وَمَوْلًا اجوف و او ی، ای صارذ افعال اور اجوف یا ی از سماع بھی آتا ہے تو اس میں میل سے مشتق ہوگا۔ لانہ یمیل الیہ القلب کقولہ تعالیٰ: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن) اور تمول تفعّل سے مال داری۔

(۳) حِينٍ: وقت مبہم کو کہتے ہیں خواہ کم یا زیادہ جس میں تمام زمانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کی جمع اَحْيَانٌ ہے اور جمع الجمع اَحْيَانٍ آتی ہے کقولہ تعالیٰ: هل آتی علی الانسان حین من الدهر (ض) حِينًا وَحَيْنًا بمعنی وقت کا قریب آنا یا ہلاک ہونا۔

(۴) تَوْبِقٌ: اس کا مصدر اِتْبَاقٌ ہے بمعنی ہلاک کر دینا از افعال اس کا مجرد وِبِقٌ يُوْبِقُ (ض، س، ح) وَبِقًا، وَوُوبِقًا، مَوْبِقًا سے مشتق ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: وجعلنا بينهم موبقا۔ (الکھف)

(۵) اَعْمَالُكَ: یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عَمِلٌ (س) عَمَلًا سے ہے کقولہ تعالیٰ: ولنا اعمالنا ولكم اعمالکم۔

صنع، فعل اور عمل کے درمیان فرق: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ فعل سب سے عام ہے جو ہر چیز کے کام کو کہتے ہیں چاہے اختیاری ہو یا غیر اختیاری ہو ذی روح ہو یا غیر ذی روح ہو۔ اور عمل جو فعل سے خاص ہے اور یہ صرف جاندار کیلئے بولا جاتا ہے اور صنع یہ سب سے انحص ہے جو خاص انسان کیلئے بولا جاتا ہے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۲۸)

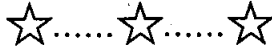
(۶) يُغْنِي: یہ اغناء مصدر ہے بمعنی نفع دینا بے پرواہ کرنا یا غنی کر دینا، از افعال۔ کما فی التنزیل: لن يغنوا عنك من الله شيئا. (الحاشية). ای لن ينفعوك اس کا مجرد غَنَى ہے از سماع بمعنی مالدار ہونا یا قال غنَى غِنَاءً وَغْنِيَةً بمعنی مالدار ہوا، اسکے معنی کسی جگہ ٹھہرنے کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: كان لم تغن بالامس۔ (یونس) اَلْغْنَى دُوْمَسْدَجٌ اَغْنِيَاءُ. يقال اغنى الرجل عنه یعنی کافی ہوا، یا اغنى الرجل كذا یعنی دور کیا جدا کیا۔

(۷) نَدَمُكَ: نَدَمٌ مصدر سے ہے بمعنی ندامت و شرمندگی اٹھانا، از سماع، اور کسی گذشتہ بات پر حسرت کرنا اور اس سے نَدَمَانٌ آتا ہے بمعنی پشیمان ہونا، نادم کی جمع نَادِمُونَ وَنُدَامٌ وَنَدَمَانٌ بمعنی پشیمان جمع نَدَامِي، نَدِيمٌ بمعنی ساتھی جمع نِدَامٌ وَنُدَمَاءُ وَنَدَمَانٌ. کقولہ تعالیٰ: وَاَسْرُوْا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاُوا الْعَذَابَ.

(۸) زَلَّتْ: زَلَّةٌ سے بمعنی پھسلنا، اس کے مصادر زَلٌّ (ض، س) زَلًّا، زُلُوْلًا، زَلًّا، زَلِيْلًا، مَزَلَّةٌ، وَزَلَّةٌ. کما فی القرآن: فاز لهما الشيطان۔ (بقرہ) اور زَلَّةٌ کی جمع زَلَّاتٌ آتی ہے، جسکے معنی ہے ایک مرتبہ پھسلنا اور سماع سے بمعنی لغزش ہونا اس کے اصل معنی ہیں بلا ارادہ پیر کے پھسل جانا اور بطور تھبہ بلا ارادہ گناہ ہو جانے کو بھی کہتے ہیں اور زلت قدم سے مراد موت یا قیامت کا وقت ہے۔

(۹) قَدَمُكَ: یہ زیادہ تر مؤنث استعمال ہوتا ہے اور مذکر کم ہے والجمع اَقْدَامٌ و(قیل) قِدَامٌ، کقولہ تعالیٰ: يعرف المعجمون

بسیمہم فیؤخذ بالنواصی والاقدام (الرحمن) اور قدم جمع سے بمعنی پیش آنا اور نسر سے پیش قدمی کرنا۔ اور بعض نے کہا قدم کی جمع قَدَام ہے۔ قَدَم (ك) قَدَامَةٌ وَقَدَمًا بمعنی پرانا ہونا تقدم بمعنی آگے بڑھنا۔ قَدَام آگے، تصغیر قَدِيمَةٌ۔



أَوْ يُعْطَفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحْجَةً اهْتِدَائِكَ وَعَجَلْتَ
مُعَالَجَةَ ذَانِكَ .

ترجمہ:- یا مہربانی کرے گا تجھ پر تیرا قبیلہ۔ اس دن جبکہ تجھ کو تیرا محشر ملائے گا۔ کیوں نہیں چلا تو اپنے ہدایت کے راستہ پر اور کس لئے جلدی نہیں کی تو نے اپنی بیماری کے علاج کرانے میں۔

(۱) يُعْطَفُ: از عَطَفَ (ض) عَطَفًا وَعُطُوفًا مصدر ہے بمعنی مہربانی کرنا اور اس کے صلہ میں اکثر ”اللی“ آتا ہے اور ”عن“ بھی آتا ہے جب کہ وہ اس کی طرف مائل ہو اور جھکے۔ اور اس کے صلے میں ”علی“ بھی آتا ہے یہ نقصان اور نفع دونوں کے لئے آتا ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور عَطَفَ (بکسر العین) بمعنی بغل اور ہر چیز کا پہلو والی جمع اعطاف عطف و عطوف۔ عَطَفَ (بفتح العین) ایسی محبت جس میں شفقت بھی ہو اور شفقت کہتے ہیں اپنی ہمت کو لوگوں کی تکلیف دور کرنے کیلئے صرف کرنا، یا شفقت ایسے میلان کو کہتے ہیں جس کے ساتھ خطرہ بھی شامل ہو تو یہ لفظ خدا کی صفت نہیں بنتے۔ قال تَعَالَى: ثَانِي عَطْفِهِ لِيَضِلَّ
عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ۔ (الحج)

(۲) مَعْشَرُكَ: مَعْشَرٌ بمعنی گھروالے، جماعت، گروہ، اس کا اطلاق جن وانس دونوں پر ہوتا ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالانْسِ (الرحمن) معاشر اس کی جمع ہے عَشْرٌ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے ایک لینا۔ عَشْرٌ (ن) عَشْرًا او عَشْرًا بمعنی رسواں حصہ لینا۔ اور عَشِيرَةٌ (بمعنی ساتھ رہنے والے) کی جمع عَشَائِرُ وَعَشِيرَاتٌ. عَشِيرٌ بمعنی خاوند، دوست، عزیز، کنبہ، قبیلہ، بیوی جمع عَشْرَاءُ، اَعَشْرَاءُ اور العشیر بڑی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) يَوْمٌ: صبح، طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یا مطلق وقت کو کہتے ہیں۔ والجمع ایام و جمع الجمع ایام ویم دن یا وقت مراد ہے، اگر یہ جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہو تو بنی علی الفتح ہوتا ہے۔ قوله تَعَالَى: يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ افْوَجًا.

(۴) يَضُمُّكَ: يَضُمُّ (ن) يَضُمُّ بمعنی ملانا، ملنا، ومنه انضمام بمعنی ملنا ومنه الحدیث لاتضامون فی رؤیتہ، ضم الشیء الیہ کھینچنا، ضم علی الشیء قبضہ کیا، ضم فلاننا الیہ ساتھی بنانا، ضمه الی صدرہ معانقہ کیا، بغل گیر ہوا، ضم الحرف پیش لگانا حرف کو قال تَعَالَى: وَاَضْمَمْتُ يَدَكَ الِیْ جَنَاحِكَ۔ (ظہ: ۲۲)

(۵) مَحْشَرُكَ: مَحْشَرٌ بمعنی اٹھانا و جمع کرنا والجمع مَحَاشِرُ از نسر مَحْشَرٌ (بفتح المیم والشین) ہے اسم ظرف مکان ہے بمعنی اٹھانے کی جگہ۔ یعنی روز قیامت۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدًا۔ (مریم: ۸۵)

(۶) هَلَّا: یہ حرف تخفیف ہے جو ابھارنے اور برا بیچنے کرنے کیلئے آتا ہے جب کہ یہ مضارع پر داخل ہو اگر یہ ماضی پر داخل ہو تو اس

سے ترک فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے اور یہ بل اور لا سے مرکب ہے، کما یقال ہلا تو من۔ تو کیوں ایمان نہیں لاتا۔

(۷) اِنْتَهَجْتَ: انتہا ج مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا و قصد کرنا طریقے پر چلنے کا ارادہ کرنا اچھی طرح سے دیکھنا از افعال اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا۔ النهج والمنہاج ای الطريق الواضح۔ کقولہ تعالیٰ: ولکل جعلنا منکم شرعوا منها جا (المائدہ) اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے۔

(۸) مَحْجَّةٌ: یہ حجت سے ماخوذ ہے بمعنی مقصد و قصد طریق یا وسط راہ ہے یہ مفعلة کے وزن پر ہے اور اس کے معنی ہدایت کے راستہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ الحجة کقولہ تعالیٰ: فلله الحجة البالغة۔ (الانعام)۔ مجرد نھر سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا بمعنی راستہ اس لئے کہ اس کا بھی قصد کیا جاتا ہے۔

(۹) اِهْتَدَيْتَ: اہتداء، مصدر سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی راستہ پانا اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی راستہ دکھلانا۔ کما فی التنزیل: من اهدای فانما یبتدی لنفسه۔ (یونس) اور کبھی برعکس معنی کیلئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور ہدایت یہ متعدی کبھی بنفسہ و کبھی الی سے اور کبھی لام سے ہوتی ہے۔

(۱۰) عَجَّلْتُ: از تفعلیل اس کا مصدر تعجیل ہے بمعنی جلدی کرنا یہ عجلت سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی، اس کا مجرد فتح سے آتا ہے، اور عاجلہ بمعنی جلدی یہ ضد ہے اجلہ بمعنی دیر کی، عَاجِلَةٌ بمعنی دنیا میں جلدی کرنا، جیسے: من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا مانشاء۔ (بنی اسرائیل) عجلت اور سرعت میں فرق: عجلت کہتے ہیں کہ کسی چیز کا اپنے وقت (مقررہ) سے پہلے ہونا اور یہ مذموم ہے، اور سرعت کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کے زیادہ قریب وقت سے پہلے کرنا اور یہ لائق تعریف محمود ہے۔

(۱۱) مُعَالَجَةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مصدر علاجا بھی ہے بمعنی علاج کرنا کسی چیز کو ہمیشہ استعمال کرنا دوا کرنا۔ عَلَجَ (ن) عَلَجًا مصدر ہے بمعنی علاج میں غالب آنا۔

(۱۲) ذَانِكَ: یہ اجوف دواوی ہے از جمع بمعنی بیمار ہونا۔ اذواء جمع ہے کما فی الحدیث: لکل داء دواء۔ ذاء یداء (ف) دواؤا و ادواء بمعنی بیمار ہونا۔ دواء کی جمع ادویۃ ہے یقال: سوء الخلق لیس لہ دواء۔ اور بیماری کے الفاظ کی ترتیب یہ ہے: اول مایکون المریض ہو علیہ ثم سقیم و مریض ثم وتیہ ثم و نف ثم حوص و محوص۔ دوا۔ ایک اسم ہے جو ہر مرض اور ہر روز کے عیب پر جامع ہے چاہے ظاہری ہو یا باطنی استعمال ہو یا ”داء“ اس بیماری کو کہتے ہیں جو اندرونی ہو یا جگر اور پیٹھ پھرے سے تعلق رکھتی ہو اور مرض جو باقی بدن میں ہو اس سے ”داء اور مرض“ کا فرق بھی واضح ہو گیا اور اطباء نے الم کو اعراض میں شمار کیا ہے نہ کہ امراض میں۔



وَقَلَّلْتَ شِبَاةَ اِعْتِدَانِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَانِكَ اَمَا الْحِمَامُ مِيعَادُكَ فَمَا اَعْدَاؤُكَ!

ترجمہ:- اور کیوں نہیں کند کی تو نے اپنی حد سے بڑھنے کی دھار کو۔ اور کس وجہ سے اپنے نفس کو باز نہیں رکھا۔ حالانکہ وہ سب سے بڑا

دشمن ہے۔ کیا موت تیرا وعدہ نہیں ہے۔ پس تیرے پاس وہاں (آخرت) کیلئے کونسا توشہ تیار ہے۔

(۱) فَلَلْتُ: یہ فُلُوْتُ سے مشتق ہے بمعنی کند کر دینا توڑنا۔ یقال فل السیف تلوار کو کند کر دیا۔ فَلَ (ن) فَلَا و فُلُوْا بمعنی کند کرنا۔
(۲) شَبَاةٌ: بمعنی تلوار کی دھار، نوک، بچھو، بچھو کا ڈنک، زرد بچھو، تلوار کی نوک۔ یہاں سب معنی بن سکتے ہیں۔ اس کی جمع شَبَوَاتٌ وَ شَبَاءٌ. شَبَايشِبُو (ن) شَبَوَا بمعنی بلند ہونا۔ یقال شبا الشیء بلند ہوئی، ہر شے کی تیزی اور اس گھوڑے کو بھی کہتے ہیں جس کے منہ میں باوجود لگام ہونے کے قابو میں نہ آئے۔

(۳) اِعْتَدَاكَ: یہ عَدُوٌّ سے ہے بمعنی دوڑنا یا یہ عُدُوَانٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ یُقَالُ اِعْتَدَاءٌ عَنِ الْحَقِّ یعنی حق سے تجاوز کیا۔ اِعْتَدَاى و تَعَدَاى على فلان۔ فلاں پر ظلم کیا، اس کا مجھ پر سے ہے عَدُوًّا مصدر بمعنی ظلم کرنا اور عَدُوٌّ كى جمع اَعْدَاءٌ جمع الجمع اَعَادِيہیں۔ اِغْرَعْدَاوَةٌ سے مشتق ہے تو دشمنی کرنا اور اِعْتَدَاءٌ بمعنی تجاوز کرنا۔ قال تعالى: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ
(۴) قَدَعَتْ: قَدَعٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی روکنا اور باز رکھنا۔ قَدَعٌ كى معنی ناپینا کے بھی ہیں کیونکہ وہ بھی چلنے سے روک دیا جاتا ہے اور ضرب سے بھی آتا ہے کسی شخص کو کسی چیز سے روکنا اور اس کے معنی گھوڑے کی لگام کو روکنے کے بھی آتے ہیں۔

(۵) نَفْسَكَ: (بسكون الفاء) بمعنی ذات اس کی جمع اَنْفُسٌ و نَفُوسٌ آتی ہیں، نَفْسٌ (بفتح الفاء) معنی سانس اس کی جمع اَنْفَاسٌ ہے، جیسے: يَا اَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ (الفح) نَفْسٌ (س) نَفْسَا و نَفَاسَةً و نَفَاسًا، نَفَسَتْ الْمَرْأَةُ غُلَامًا بچہ جننا، زچہ ہونا، و نَفَاسِيَةً بِالشَّيْءِ، بخل کرنا۔ نَفَسٌ (ن) نَفَسًا. نفس (ای بعین) نَفَرٌ بَدَلًا كَانَا۔ کرم سے نَفَاسَةٌ نَفِيسٌ و مرغوب ہونا و نَفَسٌ تَفَعَّلَ سے سانس لینا، مفاعلہ سے نَافَسٌ و مُنَافَسَةٌ بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۶) اَكْبَرُ: كَبُرٌ سے ماخوذ ہے جو صغر کی ضد ہے بمعنی زیادہ بڑا و الجمع اَكْبَرُ و اَكْبَرُونَ یقال: اَكْبَرُ الْقَوْمِ اى شرفائهم۔ كَبُرَ (س) كَبُرًا (بکسر الكاف)، بڑھا ہونا اور کرم سے كَبُرًا بمعنی جسیم ہونا، عظمت والا ہونا مصادر كَبُرَ و كِبَارَةٌ ہے۔ اور نَصْر سے بمعنی عمر میں بڑا ہونے کے آتا ہے، و فى القرآن: و ان كان كبر عليكم مقامى و تذكيري۔ (یونس)

(۷) اَعْدَاكَ: جمع عدو کی بمعنی دشمن جو صدیق کی ضد ہے، اعداء جمع ہے اور عدو کا اطلاق واحد جمع دونوں پر ہوتا ہے۔ كما جاء فى القرآن: فانهم عدولى۔ اور عدو کی جمع اَعَادٍ. عَدِيٌّ عَدَاةٌ بھی آتی ہیں۔ اور عَدِيٌّ (بکسر العين) وہ دشمن جس سے تو سر دست جنگ کر رہا ہے۔ عَدُوٌّ: وہ دشمن جس سے بالفعل جنگ نہ ہو اور كَاشِحٌ: وہ دشمن جو بغض رکھنے والا ہو اور پہلو بچائے۔

(۸) اَمَّا. ہمزہ استفہام انکاری ہے اور "ما" نافیہ ہے، یا "أما" حرف تثنیہ ہے۔

(۹) اَلْحِمَامُ: (بکسر الحاء) بمعنی موت و حَمَامٌ (بفتح الحاء) بمعنی کبوتر و قمری (فاختہ) یا ہر وہ جانور جس کے گلے میں طوق ہو۔ حَمَامَةٌ (کبوتر) کی جمع حَمَامَاتٌ اور حَمَامٌ، حَمَائِمٌ آتی ہیں، حَمَامٌ (بضم الحاء) بمعنی چوپائے کا بخار یا ہر جانور کے بخار کو کہتے ہیں۔ حَمَامٌ بمعنی نہانے کی جگہ، غسل خانہ اور انسان کے بخار کو حُمَّى کہا جاتا ہے جمع حُمَيَاتٌ. حَمٌّ (ن) حَمًّا گرم کرنا (س) حَمَمًا بمعنی کالا ہونا۔

(۱۰) مِبْعَاذُكَ: مِبْعَاذُ، وعدہ کی جگہ یہ اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے اور مصدر مسمیٰ بھی بمعنی جائے وعدہ از ضرب۔ وفي القرآن: ان الله لا يخلف الميعاد والجمع مَوَاعِدُهُ مَوَاعِيدُهُ اور مصاروغًا وَعِدَةٌ بمعنی وعدہ کرنا۔ وعید کے معنی برائی کا وعدہ کرنا، ڈرانا، دھمکانا۔

(۱۱) اِعْدَاذُكَ: (بالفتح) عدد کی جمع، بمعنی تعداد، اِعْدَاذُ (بالکس) افعال کا مصدر ہے اور یہ عِدَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سامان سفر اور عد بمعنی گنتی کرنا اور مجرد عِدَّةٌ وَاغْرُوسٌ سے بمعنی شمار کرنا۔ کما فی التنزیل: واعدوا لهم ما استطعتم۔ (الانفال) اور عِدَّةٌ بمعنی رسی جمع عِدَّةٌ ہے۔ اُهْبَةُ اور عِدَّةٌ میں فرق: دونوں کے معنی سامان کے ہے، مگر دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے عِدَّةٌ وہ سامان جس کی تعداد شمار کی جاسکے، بخلاف اُهْبَةُ کے اس کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی ہو۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۵۰)



وَبِالْمَشِيبِ اِنْدَاذُكَ فَمَا اَعْدَاذُكَ! وَفِي اللّٰحْدِ مَقِيلُكَ فَمَا قِيلُكَ اِوَالِى اللّٰهِ مَصِيْرُكَ فَمَنْ

نَصِيْرُكَ!

ترجمہ: کیا بڑھا پاتھ کو ڈرانے والا نہیں، پس تیرے پاس کیا عذر ہوگا۔ کیا تجھے قبر میں سونا نہیں۔ پس تیری کیا گفتگو ہوگی۔ کیا تجھے خدا کی طرف لوٹنا نہیں۔ پس تیرا کون مددگار ہوگا؟

(۱) الْمَشِيبُ: شَاب (ض) شَيْبًا وَشَيْبَةً وَمَشَيْبًا بمعنی بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا۔ کما فی التنزیل: واشتعل الرأس شيبًا۔ (مریم) شَاب يَشُوْبُ (ن) شَوْبًا بمعنی آمیزش کرنا، اجوف واوی ہے۔ لفظ ”شيب“ مرد کیلئے ہے جن کے بال سفید ہوں اور عورت کیلئے شيب نہیں کہتے بلکہ اس کو ”شَمْطَاءُ“ کہتے ہیں اور شَمْطُ (س) شَمْطًا، شَعْرَةٌ بمعنی جس کے سر پر سفیدی غالب آجائے۔ اور پچاس (۵۰) سے اسی (۸۰) تک ”شَمْخُ“ مستعمل ہے اور ومنه الشائبة ای حوادث۔ اس کی جمع شوائب ہے۔ اور شَيْبٌ وَمَشَيْبٌ میں فرق یہ ہے کہ شَيْبٌ شعر کی صفت ہے ای بیاض الشعر فی الوجه۔ اور مشيب یہ رجال کی صفت ہے، المشيب هو دخول الرجل في حد الشيب۔

(۲) اِنْدَاذُكَ: افعال کا مصدر ہے بمعنی ڈرانے کے ہے۔ کما فی القرآن: وانذروهم يوم الآزفة (المؤمن) اس کا مجرد جمع سے ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا۔ ومنه النذير والمنذر بمعنی ڈرانے والا والجمع نَذْرٌ. نَذَرْتُ (ن، ض) نَذَرْتُ او نَذَرْتُ بمعنی نذر ماننا، غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کر لینا۔ نَذَرْتُ (س) نَذَرْتُ بمعنی جاننا، چوکنا ہونا، تیاری کرنا۔

(۳) اَعْدَاذُكَ: (بفتح الهمزة) ہے عذر کی جمع ہے بمعنی عذر، اگر (بالکس) ہے تو یہ افعال کا مصدر ہوگا بمعنی عذر کا ظاہر کرنا، مجرد از نذر سے ہے، قد مرتقیقہ۔

(۴) اَللّٰحْدُ: بمعنی قبر، اس کی جمع اَللّٰحَادُ وَاَلْحُوْدُ وَاَلْحُدُ۔ اس کے اصلی معنی مائل ہونے کے ہیں چونکہ قبر بھی میلان کی جگہ ہوتی ہے، لیکن یہاں مراد قبر کا کونہ ہے (ف) بمعنی دفن کرنا مائل ہونا، لحد، وہ قبر جس میں جانب مغرب میں شق ہوں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں۔ کما فی الحدیث: اللحد لساوا الشق لغيرنا، لا حد گور کن۔ اور اجدات، پرانی قبروں کو کہتے ہیں، جو جدت کی جمع ہے۔ قال

تعالیٰ: فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون۔ (یس)

(۵) مَقِيلُك: مَقِيلٌ یہ اسم ظرف ہے قیلولة مصدر ضرب سے ماخوذ ہے بمعنی خواب گاہ و آرام گاہ۔ كما فی القرآن: اصحاب الجنة یومئذ یمتدحیر مستقرا و احسن مقیلا۔ (الفرقان)

(۶) قِيلُك: قِيلٌ، اسم مفعول کے معنی میں ہے، بعض کا قول ہے، اس کا مصدر قول ہے بمعنی گفتگو بعض نے کہا کہ ”قیل“ اسم مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے جیسے ذن مذ بوح کے معنی میں ہے۔

(۷) مَصِيرُك: اس کا مصدر صَيْرُورَةٌ ہے، صَارَ (ض) صَيَّرَ او صَيَّرُورَةٌ بمعنی لوٹنا اور پھیرنا و منتقل ہونا یقال: صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا یہ افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی ہوا۔ اور یہ مصیر یا اسم ظرف یا مصدر میسی ہے بمعنی رجوع۔ كقوله تعالیٰ: وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ۔ (النور)

(۸) نَصِيْرُك: نَصِيْرٌ بمعنی ناصر ہے بمعنی مددگار یہ نصرۃ مصدر سے صیغہ صفت ہے بمعنی مظلوم کی مدد کرنے والا اور نَصِيْرٌ جمع انصار آتی ہے، جیسے شریف کی جمع اشراف ہے و ناصِرٌ جمع نصّار ہے جیسے کافر کی جمع کفار ہے۔ اور مطلق انصار سے مراد انصار النبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ و منہ النصرانی شہر ناصرہ کی طرف اس کی نسبت، خلاف قیاس ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقلدین کو کہا جاتا ہے، مؤنث کیلئے نصرانیہ ہے و الجمع نصاریٰ. قَالَ تَعَالٰی: وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ دَعَلَى شَيْءٍ. (البقرہ)



طَالَمَا اَيَقْظُكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَ جَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ وَ تَجَلَّتْ لَكَ الْعَبْرُ فَتَعَامَيْتَ.

ترجمہ :- بہت عرصہ سے زمانہ تجھ کو جگا رہا ہے۔ پس تو جکف سو رہا ہے۔ اور وعظ و نصیحت تجھ کو کھینچ رہے ہیں پس تو سینہ نکالے جا رہا ہے۔ اور عبرتیں تیرے لئے ظاہر ہو رہی ہیں۔ مگر تو جکف اندھا بنا جا رہا ہے۔

(۱) طَالَمَا: اس میں طال فعل ہے طَوَّلَ مصدر ہے بمعنی طویل ہونا اور اس میں ”ما“ مصدر یہ زائد ہے صاحب حاشیہ نے مائے کافہ کہا ہے لیکن مائے مصدر یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ الغاء عمل بلا ضرورت اچھا نہیں ہے۔ اور بعض نے کہا یہ مائے کافہ ہے اس لئے کہ یہ فاعل کو نہیں چاہتا جیسے کہ قَلَّمَا و رُبَّمَا و اِنَّمَا و غیرہ۔ یہ مذہب ابن جی و دیگر محققین کا ہے اور ابن دستویہ علاوہ نعم بنس کے اور کسی فعل پر ما کافہ کو نہیں داخل کرتے۔

(۲) اَيَقْظُكَ: یہ اَيَقَظُ سے ہے از افعال بمعنی جگا دینا اور یہ يَقْظَةُ سے ماخوذ ہے جو نوم کی ضد ہے (س، ک) بمعنی جاگنا و بیدار ہونا، كقوله تعالیٰ: وَ تَحْسِبُهُم اَيَقَظُوْهُم رَقُوْدٌ۔ (الکہف) اس سے يَقْظُ و يَقْظَانٌ و يَقْظَةُ صیغہ صفت ہے یہاں اس سے مراد تشبیہ کرنا و سمجھانا ہے۔ و الجمع اَيَقَظُ. ابو الیقظان، مرغ۔

(۳) الدَّهْرُ: (بسکون الہاء و فتحها) بمعنی زمانہ، وقت۔ دَهْرٌ (ف) دَهْرٌ بمعنی امر ناپسندیدہ واقع ہونا۔ اس کی جمع دھور ہے۔ كما فی الحدیث: لا تسبو الدهر فان الله هو الدهر. ہجرت، دہر، عصر اور قرن کے درمیان فرق: دہر زمانہ طویل کو کہتے ہیں، یا سو سال کیلئے بھی اطلاق ہوتا ہے۔ اور عصر بھی زمانہ طویل یا سو سال کیلئے مستعمل ہے۔ اور ہجرت، چالیس سال کے وقفہ کو کہتے ہیں، اور

بقول بعض اسی سال کی مدت کہتے ہیں۔ اور قرن سو سال کے عرصہ کو کہتے ہیں۔ (مسودہ مؤلف، ص ۵۲)

(۴) فَنَنَاعَسْتُ: اس کا مصدر تَنَاعَسٌ ہے از تقاعل، نَعَاسٌ سے مشتق ہے اس کا مجرد (ف، ن) ہے بمعنی اوٹھنا۔ فی التنزیل: ثم انزل علیکم من بعد الغم امانة نعاسا۔ سِتَّةٌ نَوْمٌ اور نَعَاسٌ میں فرق: ”نَعَاسٌ“ کو اردو میں اوٹھ کہتے ہیں یعنی وہ نیند جو ابتدائی حالت میں سونے کی وجہ سے سر میں گرانی اور بوجھل پن پیدا ہو جائے اور سِنَّةٌ، اس نیند کو کہتے ہیں جس میں آنکھ بند ہو جائے اور پلک جھپکنے لگیں اور نَوْمٌ، مطلقاً وہ نیند ہے جس میں انسان خوب غافل ہو جائے۔

(۵) وَجَذَبَكَ: اس کا مصدر جَذَبٌ ہے، بمعنی کھینچنا یا دفع کی ضد ہے، از ضرب، جذب دراصل اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو کھینچنا۔ ومنه الجاذب والمجذوب بمعنی کھینچنے والا والجمع جَوَازِبٌ وَجِذَابٌ۔

(۶) أَلْوَعَطُ: مصدر ہے بمعنی نصیحت کرنا از ضرب، والجمع وَأِعْظُونَ۔ ایسی اچھی باتیں جن سے دل نرم ہو جائے۔ وفي القرآن: انی اعطک ان تکون من الجاهلین۔ (ہود: ۴۶)

(۷) فَتَقَاعَسْتُ: واحد مذکر حاضر از تقاعل تَقَاعَسٌ مصدر ہے اور قَعَسٌ سے مشتق ہے جسکے معنی پیٹھ میں گڑھا ہونا کہ پشت اندر گھس جائے اور سینہ آگے کو نکل آئے اس کا مجرد مع سے ہے، والجمع قَعَسٌ اور (ن، ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بناوٹی چال چلنا۔

(۸) تَجَلَّتْ: یہ تجلی سے مشتق ہے اور یہ واوی ہے اس کا مجرد، جَلَّابٌ جَلُونٌ (ن) جَلَاءٌ بمعنی صاف کرنا، واضح و ظاہر ہونا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ جلاء السیف۔ تلوار کو ماٹھنا۔ جیسے: فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ. (الاعراف)

(۹) الْعَبْرُ: یہ عَبْرَةُ کی جمع ہے، بمعنی دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ جتنے الفاظ ”فعلة“ کے وزن پر آئیں گے ان کی جمع فعل کے وزن پر آئے گی۔ وفي القرآن: ان فی ذلك لعبرة لأولی الابصار۔ (ال عمران)۔ (س) بمعنی آنسو بہنا اور عَبْرَانٌ (ن) عَبْرُونَ بمعنی گذرنا، ٹھکنے ہونا، آنسو کا بہنا۔ كما فی الحدیث: اللهم اجعلنا ممن يعبر الدنيا ولا يعبرها ای لا يموت ربعا سبعة بمعنی آنسو کا ایک قطرہ جمع عَبْرُونَ عَبْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۱۰) فَتَعَامَيْتُ: از تقاعل بمعنی تکلف اندھا بننا، یہ می سے ماخوذ ہے اس کا مجرد (س) آتا ہے، بمعنی اندھا ہونا واز (ض) بمعنی آنکھ کا بالکل جاتا رہنا، اور آنکھ سے پانی بہنا اور جاہل ہونا۔ كقوله تعالى: وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ. (المؤمن) والعمی فی العین والعمی فی القلب.



وَحَصَّحَصَّ لَكَ الْحَقُّ فَنَمَارَيْتُ وَأَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَنَنَاسَيْتُ وَأَمَكَّنَكَ أَنْ تُوَاسِيَ فَمَا آسَيْتُ.
ترجمہ:- اور بارہا ظاہر ہوا تیرے لئے حق۔ پس تو نے جان بوجھ کر شک کیا۔ اور بہت دفع موت نے تجھے اپنی یاد دلائی۔ پس تو نے تکلف اس کو بھلا دیا (بھول گیا)۔ اور بسا اوقات قدرت ذی تجھ کو زمانے نے غم خواری کی پس تو نے غم خواری نہیں کی۔
(۱) حَصَّحَصَّ: یہ نصر سے متعدی ہے یہ ”حَصَّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ كما فی القرآن: الْآنَ حَصَّحَصَّ الْحَقُّ.

(یوسف) اور بعض اس کو ”حصّۃ“ سے ماخوذ مانتے ہیں بمعنی ظاہر ہونا۔ اور حصّ حصّ کے معنی حرکت دینے و ظاہر ہونے کے بھی آتے ہیں۔ اور بقول بعض یہ حصّ سے ماخوذ ہے بمعنی بالوں کا چلا جانا، یا گر جانا جس کے بعد نیچے کا حصہ نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ظہور کے معنی اس میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲) الْحَقُّ: یہ باطل کی ضد ہے اور (ض، ن) سے بمعنی ثابت ہونا۔ جیسے: الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

(۳) فِتْمَارِيَّةٌ: فِتْمَارِيَّةٌ سے ہے بمعنی بتکلف شک کا اظہار کرنا۔ ناقص یا ئی ہے۔ یہ ”مَوِيَّةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی شک کرنا و جھگڑا کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَبَايَ الْآءِ رَبِّكَ تَمَارِي. (النجم) اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) وَأَذْكُرُكَ: یہ ذَكَرٌ (بفتح الذال) سے مشتق ہے۔ بمعنی یاد کرنا، از نصیہ ذَكَرٌ، بِاللِّسَانِ وَبِالْقَلْبِ دُونِ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اِذْ ذَكَرٌ (بِالضَّمِّ) ہو تو ذَكَرٌ (بِالضَّمِّ) ہو تو نَفْظٌ ذَكَرٌ بِاللِّسَانِ مراد ہے۔ الذِّكْرَى۔ بمعنی الذِّكْرُ بِاللِّسَانِ وَبِالْقَلْبِ. التذكير. بِالْقَلْبِ وَمَذَاكِرَةٌ لَا تَكُونُ إِلَّا بِاللِّسَانِ. اذْكَارٌ بمعنی یاد دلانا جو جمع ذکر ہے۔ كمافی القرآن: فَادْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُوا. (البقرہ)

(۵) الْمَوْتُ: بمعنی مرنا اس کی جمع أَمْوَاتٌ وَمَيِّتُونَ ہیں یہ از (ن، س) يقال الموت الابيض طبعی موت مرنا، الموت الاحمر شہادت کی موت، الموت الاسود گلا گھونٹ کر مرنا۔ قَالَ تَعَالَى: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ. (ال عمران) مرنا حیات کا ازل ہونا، روح کا تن سے جدا ہونا۔ يقال رجل ميت وقوم موتى.

(۶) فِتْنَسَيْتَ: اس کا مصدر ”تَنَاسَى“ ہے بروزن تفاعل ہے اور یہ نسیان سے ماخوذ ہے بمعنی بتکلف بھول جانا اور یہ حفظ کی ضد ہے مجرد صغ سے ہے بمعنی بھولنا۔ اس کے مصادر نَسِيْنَا وَنَسُوْنَا وَنَسِيْنَا فِيهِ۔ وفي الحديث: اَوَّلُ النَّاسِ اَوَّلُ نَاسٍ۔ اور مبالغہ کیلئے: نَسَاءٌ وَنَسِيَانٌ آتے ہیں۔

(۷) وَأَمْكُنُكَ: یہ ”امكانٌ ومكنة“ مصدر سے بمعنی قدرت کے، از افعال. يقال امكن الامر فلاناً یعنی وہ اس پر قدرت رکھتا ہے یا اس کا کرنا آسان ہے۔ ومنه التمکن والتمكن ہے اور امکان کے معنی قدرت ہونا یا قدرت دینا. مَكْنٌ (ك) مَكَانَةٌ صاحب مرتبہ ہونا۔ مَكْنٌ (تفعیل) وَأَمْكُنُ (انفعال) بمعنی قدرت دینا۔ ولیمکنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم.

(۸) تَوَاسَى: یہ ”مُوَاسَاةٌ“ مصدر سے ہے از مفاعلة بمعنی غم خورای کرنا، اس کا مجرد صغ سے آتا ہے، بمعنی غمگین ہونا۔ اور اس کے معنی دوا کرنے کے بھی آتے ہیں، يقال اسی الجرح، زخم کی دوا کی اس معنی میں اَسَا يَأْسُو (ن) اَسُوْا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا۔ كمافی القرآن: فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (المائدہ)

(۹) أَسَيْتَ: ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر از مفاعله ”مُوَاسَاةٌ“ مصدر سے بمعنی غمگین ہونا۔ اور وَاَسَى يُوَاسِي بِالْوَاوِ اور اَسَى يَأْسِي (بِالْهَمْزَةِ) دُونِ طَرِيقَةٍ سے مستعمل ہے، لیکن بعض نے کہا کہ وَاَسَى يُوَاسِي ضعیف ہے، جیسے: فَكَيْفَ أَسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ.



تَوَثِّرُ فَلَسًا تَوْعِيَهُ عَلَيَّ ذِكْرٍ تَعِيَهُ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تَعْلِيَهُ عَلَيَّ بِرِ تَوْلِيِهِ وَتَرْعُبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيهِ.

ترجمہ: تو ترجیح دیتا ہے اس پیسہ کو جس کو تو برتن میں رکھتا ہے (جمع کرتا ہے)۔ اس ذکر (فیضیت) پر جس کو تو یاد رکھتا ہے، اور پسند کرتا ہے تو شاندار عمارت کو اپنی بخشش کے مقابلہ میں، جس کو تو بھٹا کرے (دے) اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ہدایت کرنے والے سے کہ ہدایت طلب کرتا ہے تو اس سے۔

(۱) تَوَثِّرُ: اس کا مصدر افعال سے، ایضاً آتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ غیر کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا۔ اس کا مجرد۔ اَثْرُ (ض ن) اَثْرًا وَاثْرَةً آتے ہیں، بمعنی نقل کرنا و نشان کرنا اور صبح سے بھی آتا ہے۔ وَالْجَمْعُ اَثَارٌ وَمِنْهُ الْقَوْلُ الْمَثْوَرُ. وَفِي الْقُرْآنِ: وَيُوثِرُونَ عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. (الحشر)

(۲) فَلَسًا: (بضم الفاء) بمعنی تانے یا پیتل کا پیسہ، یا رنگ کا سکہ، اس کی جمع فَلَوَسٌ وَاَفْلَسٌ آتی ہیں یعنی وہ پیسے جو رائج الوقت ہوں فَلَسٌ (بکسر الفاء) ایک بت کا نام ہے، فَلَسٌ (بفتح الفاء) بمعنی جزیہ کی رسید، اس کا مجرد نِسْلٌ آتا ہے، اِفْلَاسٌ افعال سے آتا ہے بمعنی مفلس ونگال ہونا۔ اور مُفْلِسٌ کی جمع مَفَالِيسٌ وْمُفْلِسُوْنَ۔ اور فَلَاسٌ، پیسے بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳) تَوْعِيَهُ: اِيْعَاءٌ، سے ماخوذ ہے اور وَعَى سے مشتق ہے بمعنی نگاہ رکھنا، جمع کرنا، اور یا "وَعَاءٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی برتن اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ افعال اَوْعَى بمعنی حفاظت کرنا، جمع کرنا، کسی چیز کو برتن میں رکھنا۔ وَقَالَ تَعَالَى: لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا اذْنًا وَاَعْيَةً. (الحاقة)

(۴) ذِكْرٌ: بمعنی یاد کرنا، وَالْجَمْعُ اذْكَارٌ اَنْزُرُ، تَدْمِرُ حَقِيقَةً۔

(۵) تَعِيَهُ: وَعَى يَعْى (ض) وَاَعْيًا بمعنی حفاظت کرنا۔ بِرِ حَقِيقَةً۔ وَمِنْهُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً اَسْمَعَ مَقَالَتِي وَوَعَاهَا وَاَدَاهَا كَمَا سَمِعَ. اَلْوَعَى اور اَلَايْعَاءٌ میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "الوعى" کے معنی ہے کسی چیز کو بذات خود حفاظت کرنا۔ اور "الايعاء" کے معنی ہے کسی چیز کو دوسروں کے ہاتھ میں حفاظت کرنا۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۵۴)

(۶) تَخْتَارُ: اس کا مصدر اِخْتِيَارٌ ہے بمعنی اچھا بنا لینا، پسند کر لینا اِزْا افعال بمعنی پسند کرنا و اختیار کرنا۔ اس کا مجرد خَيْرٌ ہے جو ضرب سے آتا ہے بمعنی صاحب خیر ہونا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: وَاخْتَارَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ (الاعراف) اور خَيْرٌ تَفْعِيلٌ سے اختیار دیا گیا، تَرْجِيحٌ کے معنی میں بھی مستعمل ہے، وَالْجَمْعُ اَخْيَارٌ وَاخْيَارٌ وَاخْيَارَةٌ آتی ہیں. خَارٌ (ك) خِيَارَةٌ بمعنی بزرگی، شرف۔

(۷) قَصْرًا: بمعنی محل اس کی جمع قُصُورٌ ہے قصر، ہر گھر کو کہتے ہیں، بعضوں نے کہا ہر وہ گھر جو پتھر سے بنایا گیا ہو، كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا. (الفرقان) اور یہاں مراد اعلیٰ مکان ہے جس میں بادشاہ وغیرہ رہتے ہیں. الْقَصْرُ هُوَ الْمَنْزِلُ وَقِيلَ مَحَلُّ ثَبْتٍ مِنْ حَجَرٍ. اور قُصَيْرٌ تَصْمِيرٌ ہے، قَصْرٌ (ن) قُصُورٌ بمعنی کم ہونا، وکم کرنا۔

(۸) تَعْلِيَهُ: اس کا مصدر اِعْلَاءٌ ہے اِزْ افعال یہ اَعْلُوْا سے ماخوذ ہے بمعنی بلند ہونا یا کرنا۔ مجرد عَلَا يَعْلوْنَ (ن) عَلُوًّا بمعنی بلند ہونا. عَلِيٌّ يَعْلى (س) عَلَاءٌ بمعنی بلندی شرف اور علیٰ۔ مذموم و محمود دونوں کیلئے مستعمل ہے، جیسے: وَاَنْ فَرَعُونَ عَلَا فِي الْاَرْضِ. وَالْجَمْعُ

عَلِيَّةٌ وَعَلِيُونَ.

(۹) بِرٌّ: (بکسر الباء) مصدر ہے بمعنی نیکی بھلائی واحسان، بِرٌّ بِالْفَتْحِ بمعنی خشک، جنگل، بڑا نیک اور مہربان ”بِرٌّ“ (بالضم) بمعنی گیہوں ہو قال: ابو منصور ”البر بالکسر“ خیر الدنیا والآخرۃ. وفي التنزیل: اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ (البقرہ)۔ ای الخیر (و بالفتح) انه هو البر الرحیم (طور)۔ والجمع اَبْرَارٌ، وبارٌّ جمع بَرَّةٌ. اور بَرٌّ (س، ض) بَرٌّ اَبْرَارَةٌ وِبُرٌّ اَبْرَارَةٌ مصادر ہیں۔

(۱۰) تَوْلِيهِ: اس کا مصدر اِنْلَاءٌ ہے بمعنی عطاء کرنا یا تم کھانا یہ مجرد تولی سے ماخوذ ہے جو باب حسب سے آتا ہے بمعنی والی ہونا۔ تولی کے معنی مالک ہونا، نزدیک ہونا، قدرت پانا۔ ومنه الوالی. وِلْيٌ وَوَلِيَةٌ، وَوَلِيَةٌ بِمَعْنَى اِنْجَامِ دِيْنِ اَوْ وِلَايَةِ بِمَعْنَى حُكُوْمَتِ يَه مَعْتَلِ فَاءٍ وَنَاقِصِ يَائِيٍّ هِيَ اِسْ وَقْتِ اِنْلَاءٍ كَمَعْنَى حَاكِمِ بِنَانِ كَيْ هِيَ۔

(۱۱) تَرَعَّبَ: یہ رَعْبَةٌ سے ماخوذ ہے از سَمْعِ خَوَاشِشِ كَرْنًا، رَعْبَةٌ كَرْنًا۔ مصادر رَعْبًا وُرَعْبًا وَرَعْبَةٌ هِيَ اِسْ كَا صِلَةٌ ”عَنْ“ آتا ہے تو اعراض کے معنی میں ہوتا ہے۔ وَقَالَ تَعَالَى: وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ. (البقرہ) اگر ”الی“ صلہ ہو تو میلان کے معنی میں ہوتا ہے جب ”فی“ ہو تو زیادہ رغبت کے معنی آتا ہے، جب ”باء“ ہو تو ترجیح دینے کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۲) هَادٍ: یہ هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے بمعنی ہدایت کرنے والا از ضرب یہاں ہدایت سے مراد یہ ایصال الی المطلوب ہے نہ اِرَاةَ الطَّرِيقِ ہے بلکہ معنی الدلالة باللفظ ہے۔

(۱۳) تَسْتَهْدِيهِ: یہ اسْتِهْدَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی ہدایت طلب کرنا، یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے از استفعال ہے اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی راہ دیکھنا اور برعکس بھی ہوتا ہے اور متعدی بنفسہ اور الی اور لام کیساتھ ہوتا ہے اور اِهْدَاءٌ کے معنی ہدیہ دینا۔
وفي القرآن: انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء. (القصص)



إِلَى زَادٍ تَسْتَهْدِيهِ وَتَغْلِبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِيهِ عَلَى ثَوَابٍ تَشْتَرِيهِ.

ترجمہ:۔ ایسے توشہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے تو اس سے۔ اور غالب کرتا رہتا ہے تو اس کپڑے کی محبت کو جس کو تو چاہتا ہے تو اس سے ایسے ثواب پر کہ خریدے تو اس کو۔

(۱) زَادٌ: ہو طعام السفر والحضر بمعنی توشہ اس کی جمع اَزْوَادٌ وَاَزْوَادٌ ہیں از نصر بمعنی زاد راہ دینا۔ وفي القرآن: وتزودوا فان خيرا الزاد التقوى. (البقرہ) ومنه، مَزَادَةٌ بمعنی توشہ دان، والجمع مَزَادٌ اور یہ اجوف واوی ہے۔

(۲) تَسْتَهْدِيهِ: یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر اسْتِهْدَاءٌ ہے بمعنی ہدیہ طلب کرنا ”س، ت“ طلب کیلئے ہے اور ہمز اللام ہے ہداء لازم و متعدی دونوں مستعمل ہیں اور مجرد ضرب سے مصادر هُدًى وَهَدَايَةٌ، هَدَايَةٌ وَهَدْيَةٌ ہیں بمعنی ہدایت کرنا، راستہ بتلانا۔ فی

القران: اهدنا الصراط المستقيم. (الفاتحہ)

(۳) تَغْلِبُ: از تَغْلِيْلٍ اس کا مصدر تَغْلِيْبٌ ہے بمعنی غالب کرنا یعنی ایک کو غالب اور دوسرے کو مغلوب کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا

ہے اس کے مصادر غَلْبًاو غَلْبًاو غَلْبَةً آتے ہیں بمعنی غالب ہونا۔ کما فی التنزیل: وہم من بعد غلبہم سیغلبون۔ (الروم)
(۴) حُبٌّ: (بضم الحاء) بمعنی محبت، ومنہ الحبيب بمعنی معشوق والجمع أَحْبَابٌ وَأَحِبَّةٌ. کما قال الشاعر:

عَدْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِ النَّاسِ وَهَوَى الْأَحِبَّةِ فِي سَوَادِنِه

حُبٌّ (بفتح الحاء) بمعنی دانہ و (بکسر الحاء) بمعنی دوست، عاشق و معشوق اور افعال و ضرب دونوں سے آتا ہے بمعنی محبت کرنا اور کرم سے بمعنی محبوب ہونا۔

(۵) قُوبٌ: کپڑا، لباس۔ اس کی جمع اَنْوَابٌ و ثِيَابٌ و اَنْوَابٌ آتی ہیں۔ ثَابٌ يَنْوُبُ (ن) ثَوْبًا و ثَوْبًا بِمَعْنَى لَوْثًا و اَكْثَا هَوْنًا۔ و فی التنزیل: و اذ جعلنا البيت مَثَابَةً لِّلنَّاسِ. (البقرہ)

(۶) تَشْتَهِيهِ: اس کا مصدر اِشْتَهَاءٌ ہے یہ ماخوذ ہے ”هَوَاءٌ“ سے بمعنی خواہش کرنا، از سبب يقال شَهِي شَهِي يَشْهِي (س) شَهْوَةً. ای اذ احب و رغب كقوله تعالى: ولهم ما يشتهون. (يس) اور شَهْوَةٌ کی جمع شَهَوَاتٌ آتی ہے۔

(۷) اَنْوَابٌ: یہ عذاب کی ضد ہے اور صواب خطا کی ضد ہے اور اب ثواب ہر کام کے بدلے کو کہتے ہیں خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اس کا استعمال خصوصاً اچھا کام کے بدلے کیلئے ہوتا ہے چاہے دنیا میں ملے یا آخرت میں بخلاف جزاء کے اس کا اطلاق آخرت کے بدلے ہی پر کیا جاتا ہے اور ثواب یہ نصر سے آتا ہے۔ كقوله تعالى: لَمَثُوبَةً مِّنَ اللّٰهِ. اجروا ثواب میں فرق: ”ثواب“ اگر چہ لغت میں وہ بدلہ ہے جو عامل کی طرف اس کے عمل کے بدلہ میں ہو اور یہ بھلائی اور برائی دونوں میں ہوتا ہے، مگر عرف میں نعمتوں کے ساتھ مختص ہے اعمال صالحہ پر عقائد حقہ اور اعمال بدنیہ و مالیہ سے اور صبر کی جگہ میں صبر کرنا بایں طور کہ مطلقاً جب بولا جائے تو یہی معنی سبقت کرتا ہے۔ جبکہ اجر طاعات میں سے صرف اعمال بدنیہ میں ہوتا ہے۔“

(۸) اِشْتَرَيْهِ: یہ اِشْتِرَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے از اِشْتَرَا اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی خریدنا و حاصل کرنا اس کا مادہ ”شِرَاءٌ“ ہے اور شَرَفْتَ اَضْدَادِیْ مِنْ سَعَى بَيْعَانَا اور خریدنا دونوں معنی پر اطلاق ہوتا ہے، كقوله تعالى: ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم. (التوبہ)



يَوَاقِيْتُ الصَّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَمُعَالَاةِ الصَّدَقَاتِ اَثْرُ عِنْدَكَ مِنْ

مَوَالِي الصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:- اور بخششوں کے موتی زیادہ فریفتہ کے والے ہیں، تیرے قلب کو اوقات نماز سے۔ اور گراں کرنا مہروں کا تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، پے در پے صدقہ دینے سے۔

(۱) يَوَاقِيْتُ: یہ یاقوت کی جمع ہے یا قوت ایک عمدہ بیش بہا قیمتی پتھر کو کہتے ہیں خواہ سرخ ہو یا زرد ہو یا زبرجد لیکن مشہور ہے کہ یاقوت سرخ ہوتا ہے لیکن یہاں مراد اس سے نفیس عطایا ہیں اس کا واحد يَاقُوتَةٌ ہے۔ و فی التنزیل: كانهن الياقوت و

المرجان۔ (الرحمن)

(۲) الصَّلَاتُ: یہ جمع ہے صَلَۃ کی بمعنی عطیہ واحسان وانعام یہ مثال واوی ہے از ضرب یقال وصل وصلای یعنی مایوصل بہ یعنی جس کے ذریعہ ایک آدمی دوسرے سے ملے یعنی عطا یا وہدایا اور ایک صلوات ناقص واوی ہے وہ صلوات الفتح سے مشتق ہے یعنی وہ پتھر جو گرم کر کے اس پر کوئی چیز بھونی جائے، جیسے: ثم لنحن اعلم بالذین ہم اولیٰ بہا صلیا۔ (مریم: ۷۰)

(۳) اَعْلَقُ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی مرغوب تر، یہ عَلَق سے ماخوذ ہے۔ علق کہتے ہیں وہ مرغوب و محبوب نفس چیز جو دیکھ جائے اور دینے سے دل دکھے از مع اور علق کے معنی حاملہ ہونا۔ یقال: علقت المرأة یعنی عورت حاملہ ہوئی اگر اس کے بعد باء ہو تو عاشق اور فریفتہ ہونے کے معنی میں ہوتے ہیں۔

(۴) بِقَلْبِكَ: قَلْب بمعنی دل جمع قلوب ہے اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی پلٹنا۔ کما فی التنزیل: الابذکر اللہ تطمنن القلوب۔ نواد اور قلب میں فرق: دونوں کے معنی دل کے ہیں لیکن نواد کی صفت رِقْتہ آتی ہے جو غلطی کی ضد ہے اور قلب کی صفت لین ہے جو خشونت کی ضد ہے نیز قلب کے اندر کا حصہ یا پردہ قلب کو فیاذ کہا جاتا ہے۔

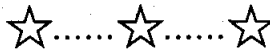
(۵) مُوَاقِیْتُ: یہ جمع ہے میقات کی (جیسے مواعید جمع میعاد) میقات اس وقت کو کہیں گے جو کسی کام کیلئے مقرر ہو یا وہ جگہ جو کسی کام کیلئے مقرر ہو، یہاں پر مطلق وقت کے معنی میں ہے اور یہ طرف زمان و مکان دونوں کیلئے مستعمل ہے، ومنہ میقات الحج۔ از ضرب بمعنی وقت مقرر کرنا، وفی التنزیل: ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا۔

(۶) الصَّلَوةُ: (واوی) ماخوذ ہے صلوة سے بمعنی تحریک الصلوین یا اس کے معنی گرم پتھر کے آتے ہیں یعنی جس طرح گرم پتھر ہنکاتا ہے اسی طرح نماز بھی شیطان کو ہنکاتی ہے۔ لیکن لغت میں اصلی معنی دعا کے ہیں۔ اب اس کا اطلاق مجازاً اسکے معنی میں ہونے لگا ہے شرع کے اعتبار سے بالعکس ہے، جیسے: ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا۔ (النساء)

(۷) مُغَالَاةٌ: بمعنی گراں کر دینا، غَلَا یَغْلُو (ن) غَلُوًا بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ یقال غلت القدور ”جب کہ ہانڈی جوش مارے“ از افعال۔ قال تعالیٰ: کغلی الحمیم (الدخان)۔ الغلَاءُ وَ الغْلِیَانُ۔ جوش مارنا، جیسے: از ضرب اور غلو کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا اور جب بھاؤ چڑھ جائے تو کہتے ہیں غَلَا السَّعْرُ غَلَاءً اور بلند مرتبہ میں بھی غلو کا استعمال کرتے ہیں اور ہانڈی کے جوش مارنے کو غلی یا غلیان کہتے ہیں۔

(۸) الصَّدَقَاتُ: یہ، صَدَقَةٌ کی جمع ہے صدقہ وہ مال کہلاتا ہے جو ہم کسی فقیر محتاج کو دیتے ہیں، ثواب کی نیت سے اور اس کو صدقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو صدق دل سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور (بضم الدال) عورت کا مہر صدقات بھی جمع آتی ہے۔ اور صَدَقَةٌ کہتے ہیں عورت کے مہر کو کیونکہ شوہر عورت کو صدق دل سے دیتا ہے۔ اسی طرح سے صَدَاق بھی مہر کیلئے مستعمل ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ ومنہ قول عمر رضی اللہ عنہ: لَا تَغْلُوا صَدَقَاتِ النِّسَاءِ اور صدقات (بفتح الدال) سے مراد ما یتصدق بہ یعنی صدقہ کرنا والجمع اَصْدَقَةٌ، صُدِّقَ جو صَدَاق کی جمع ہے، بمعنی مہر، صَدِّقَ (ن) صَدَقًا، صَدَقًا۔ سچ بولنا۔

- (۹) اَنْسُ: اسم تفضیل کا صیغہ ہے اَنْسُ کے معنی ترجیح کے ہیں از افعال مجرد اس کا (ن، ض) بمعنی محبوب و افضل ہونا اثر کے معنی نقل کرنے کے بھی ہیں اس کی جمع اَنْسَار ہے اَنْسُ نشان قدم کو بھی کہتے ہیں، جیسے: ویؤثرون علی انفسہم ولو کلن بہم خصاصة۔
- (۱۰) عِنْدَكَ: عند اور لدیٰ میں فرق یہ ہے کہ لدیٰ میں حضور و موجود ہونا شرط ہے لیکن عند میں یہ شرط نہیں ہے۔
- (۱۱) مُوَالَاتٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی پے درپے دینا اور اس کے معنی دوستی کے بھی آتے ہیں۔ قدر تحقیقہ
- (۱۲) اَلصَّدَقَاتُ: یہ، صَدَقَةٌ کی جمع ہے "الصدقة ما یرجى فیہا الثواب بخلاف العطیة" اور الصدقات جمع صدقہ بمعنی خیرات یعنی وہ مال جو ثواب حاصل کرنے کیلئے عطاء کیا جاتا ہے۔ صَدَقٌ (ن) صَدَقًا و صَدَقًا یُجْرَبُ بولنا، جیسے: ان تبدوا الصدقات فنعماہی۔ (الآیة)



وَصَحَافُ اَلْاَلْوَانِ اَشْهَى اِلَيْكَ مِنْ صَحَائِفِ اَلْاَدْيَانِ وَدُعَابَةُ اَلْاَقْرَانِ اَنْسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

ترجمہ:- اور رنگ برنگ پیالے، تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں دینی کتابوں سے۔ اور ہم نشینوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا تجھے زیادہ پسندیدہ ہے قرآن مجید کی تلاوت سے۔

- (۱) صِحَافٌ: (بکسر الصاد) یہ، صَحْفَةٌ کی جمع ہے، صفحہ: وہ پیالہ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں۔ کما فی التنزیل: یطاف علیہم بصحاف من ذهب۔ الصحيفة بالتصغیر: برتن جس میں ایک آدمی کھانا کھا سکے۔ قال الثعلبی فی ترتیب القصاص اولہا الفیحة ثم الصحيفة ثم المنکلة ثم الصحيفة ثم القصعة ثم الجفنة۔ وقال بعضهم الاسبعة اکبرها۔ (فقہ اللغة)
- (۲) اَلْاَلْوَانُ: یہ لَوْنُ کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ اس میں الف و لام عوض مضاف الیہ ہے۔ یقال عنده لون من الثیاب۔ واتی بالوان من الاجداث یعنی نوع نوع اور قسم قسم کی چیز وہ لایا۔ اور لَوْنٌ، وَقَلْوَنٌ تَفْعیل و تَفْعُلٌ سے بھی آتے ہیں مجرد سے نہیں ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَاخْتِلَافِ السِّنِّكُمْ وَالْوَانِکُمْ۔ (الروم: ۲۲)

(۳) اَشْهَى: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ خواہش اور زیادہ مرغوب از مع شَهْوَةٌ مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، راغب کرنا اور شَهْوَةٌ کی جمع شہوات آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى: زین للناس حب الشهوات من النساء۔ (ال عمران)

(۴) صَحَائِفٌ: یہ جمع ہے، صَحِيفَةٌ کی۔ صحیفہ اصل میں وہ کتاب جس پر لکھا جائے پھر صحیفہ کے معنی مصحوف یعنی کتاب کے آنے لگے، والجمع صُحُفٌ از نصر کقولہ تعالیٰ: فی صحف مکرمة۔ (العبس)

(۵) اَلْاَدْيَانُ: یہ دین کی جمع ہے بمعنی جزاء، مذہب، عبادت، بدلہ اور اطاعت۔ اور دین بمعنی قرض اس کی جمع دُیُونٌ آتی ہے۔ کما یقال کما تدین تدان۔ "صحائف الادیان" سے مراد کتب سماویہ ہیں۔ دَانَ (ض) دَيْنًا بمعنی کسی کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا۔ یقال دان له (ض) دَيْنًا و دِيَانَةً بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دِيَانَةٌ بمعنی مذہب و الجمع دِيَانَاتٌ، جیسے: من بعدو صیة صیہ صی بہا او

دین۔ (النساء: ۱۱)

(۶) دُعَابَةٌ: یہ اسم بھی ہو سکتا ہے اور مصدر بھی از فتح بمعنی مذاق و خوش طبعی بات (مزاح) و ظرافت دُعَابَةٌ (بضم الدال) مشہور ہے (بفتح الدال) صحیح ہے۔ دَعَبَ (ف) دَعَبًا و دُعَابَةٌ بمعنی مذاق کرنا و دفع کرنا۔

(۷) الْأَقْرَانُ: قَرْنٌ سے بمعنی ہم نشین، ساتھی، ہم جنس۔ اس کے اندر اختلاف ہے کہ یہ قَرْنٌ (بفتح القاف و سکون الراء) کی جمع ہے۔ اور قَرْنٌ کے معنی ہم عمرو و ہم عصر کے بھی ہیں۔ صاحب جوہری نے کہا کہ یہ قِرَانٌ (بکسر القاف) کی جمع ہے، وہ شخص جو شجاعت میں برابر ہو اور الجمع قُرُونٌ اور قَرْنٌ کے معنی سینگ کے بھی ہیں اس کی جمع قُرُونٌ ہے اور قُرُونٌ کے معنی زمانہ اور سو برس کے بھی ہیں۔ قَرْنٌ (ض) قَرْنًا بمعنی ملایا اور باندھا۔ اور (ن، س) سے بھی استعمال ہے۔ اور سَمْعٌ سے قَرْنٌ قَرْنًا بمعنی ہوس ملی ہوئی ہوں۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا. (النساء: ۳۸)

(۸) أَنَسٌ: یہ أَنَسٌ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ مانوس ہونا از (س، ض، ک) مصادر أَنَسًا، أَنَسًا أَنَسَةً بمعنی مانوس ہونا۔ اور أَنَسٌ کی جمع إِنْيَاسٌ ہے بمعنی دیکھنا۔ کقولہ تعالیٰ: انی انست نارا (القصص)

(۹) تِلَاوَةٌ: مصدر ہے بمعنی پڑھنا و تلاوت کرنا از نمر کمافی القرآن: يتلونه حق تلاوته. (البقرہ)

(۱۰) الْقُرْآنُ: مصدر بمعنی پڑھنا۔ بروزن فُعْلَانٌ ہے اور قِرَاءَةٌ سے مشتق ہے بمعنی مَقْرُوءٌ یا اس کو قِرَانٌ (بکسر القاف) سے مشتق مانا جائے تو اس وقت قرآن کے معنی ہونگے مجموعہ قرآن، مصدر ہے ضرب سے۔ اور قرآن بمعنی مقرون کے ہو تو معنی ہوگا کہ قرآن کا بعض حصہ بعض حصہ سے ملا ہوا ہے، یا اس لئے کہ اس میں قصے، امر و نہی وعدہ اور وعید آیات (نشانیات) اور سورتیں سب اس میں جمع ہیں۔ کمافی القرآن: ان علينا جمعه وقرآنه. (القیمة)



تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَهِيكَ حِمَاهُ وَتَحْمِي عَنِ النُّكْرِ وَلَا تَتَّحَمَاهُ وَتَرْحِزُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ.
ترجمہ:- اور حکم کرتا ہے تو (دوسروں کو) بھلائی کا مگر تو خود اس بھلائی کی باڑھ کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اور دوسروں کو تو برائی (منکرات) سے روکتا ہے مگر خود اس سے نہیں بچتا ہے۔ اور دور کرتا ہے تو لوگوں کو ظلم سے پھر تو خود اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔
(۱) تَأْمُرُ: یہ امر سے مشتق ہے بمعنی حکم کرنا از (ن) أَمْرًا مصدر ہے جو متعدی مفعول ثانی کی طرف کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے اور کبھی بواسطہ حرف جر ہوتا ہے۔ کمافی التنزیل: واما اهلك بالصلوة (ظہ) اور امرتک بالصلوة۔ اور یہ سَمْعٌ سے بھی آتا ہے بمعنی امیر و مالدار ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی صاحب امر ہونا، مصادر اِمَارَةٌ و اَمْرَةٌ ہیں۔

(۲) الْعُرْفُ: (بضم العين) عرف صیغہ صفت بمعنی معروف یعنی اچھی بات و سخاوت اور یہ منکر کی ضد ہے، وقال تعالیٰ: واما بالعرف و اعرض عن الجاهلین. اور عُرْفٌ (بفتح العين) بمعنی خوشبو اور عُرْفٌ (بالکس) بمعنی صبر کے آتے ہیں۔ از ضرب اور عرف بطور مصدر استعمال ہوتا ہے۔ لہذا جمع نہیں آتی۔ عُرْفٌ اور معروف میں فرق: عُرْفٌ: کے معنی اچھی بات کے ہیں اور عُرْفٌ

عام ہے چاہے وہ اخلاقی ہو یا مذہبی، اور معروف اس کے برخلاف ہے یعنی اس کا اطلاق صرف مذہبی باتوں پر ہوتا ہے۔

(۳) تَنْهَكَ: اس کا مصدر اَنْهَكَ ہے از اَنْعَالَ یعنی بے عزتی کرنا، لاغر کرنا، پردہ دری کرنا، وچاک کرنے کے آتے ہیں مجرد نَهَكَ (س، ح) نَهَكَ، نَهَاكَ وَنَهَكَا بمعنی ذلیل کرنا، ولاغر کرنا۔ اور فُحَّ سے نَهَكَا وَنَهَاكَ بمعنی غالب ہونا اور کرم سے نَهَكَ (ك) نَهَاكَ بمعنی بہادر ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَانَّهُ عَنِ الْمَنْكِرِ.

(۴) حِمَاةُ حِمَى: بروزن غذا بمعنی المکان الذی منع منه تعظیماً یا چراگاہ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں گھاس کھڑی ہوتی ہو۔ یہاں مراد عزت ہے۔ کما فی الحدیث: لا حِمَى الا حِمَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ. حِمَى (ض) حَمِيًا وَحَمِيَةً وَحَمَايَةً وَحَمِيَّةً مصادر ہیں بمعنی حمایت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا۔ اور حِمَى: وہ چراگاہ ہے جہاں مالک کے سوا اور کسی کی گائے بھینس نہ چر سکے، اور یہاں حِمَى سے مراد بھلائی کا مکان ہے یا یہاں شتر مرغ مراد ہے، وَقَالَ تَعَالَى: يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا (التوبہ) اور سَمَّ سے بمعنی گرم ہونا۔

(۵) تَخَمِي: بمعنی روکنا۔ یہ ماخوذ حمت المريض الطعام سے ہے یعنی میں نے مریض کو کھانے سے روکا اور ضرب حمی الشیء بمعنی بچالینا۔

(۶) اَلْكَوْرُ: یہ صیغہ مصفّت ہے بمعنی منکر جو عرف کی ضد ہے یعنی بری بات، نکر بمعنی منکر جیسے عرف بمعنی معروف از سَمَّ نَا اَشَاؤَ اَبْرَا سَجْمَا نِكْرَ (س) نِكْرًا وَنِكْرًا مصادر ہے: کما فی القرآن لَقَدْ جَنَّتْ شَيْئَانِ كَرًا. (الکھف)

(۷) تَنَحَّاهَا: اس کا مصدر تَحَامَى آتی ہے۔ از تَقَاعَلَ بمعنی بچنا و باز رہنا اور دور ہونا یہ لازم استعمال ہوتا ہے بمعنی مبالغہ کے ساتھ بچنا، بہت زیادہ بچنا، قدم چھیننا۔

(۸) تَزْحُجُ: از باب مخر صیغہ مضارع معروف بمعنی پیچھے ہٹنا و فرج کرنا، روکنا و جدا ہونا، اس کا مجرد از نصر بمعنی دور کرنا و فی القرآن: فَمَنْ رُحِجَ عَنِ النَّارِ وَاذْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ (ال عمران) اور ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی دور ہونا۔

(۹) اَلظُّلْمُ: مصدر از ضرب بمعنی ظلم کرنا اور ظلم کے اصلی معنی میلان اور خد سے تجاوز کرنے کے ہیں، کما فی حدیث الوضو: فَمَنْ زَادَ وَنَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ. اور سَمَّ سے بمعنی اندھیرا ہونا، و الجمع ظُلُمَاتٌ اور ظلم کے مقابل جور کے معنی ہیں، حکم میں استقامت سے ہٹ جانا۔ اور حد سے تجاوز کرنا اور ظلم اپنے سے کم درجہ کا حق مارنا، وضع الشیء فی غیر محلہ۔

(۱۰) تَغَشَّاهُ: یہ ماخوذ ہے غَشَى سے بمعنی ڈھانپنا، چھپا دینا، ارتکاب کرنا۔ غَشَا يَغْشُو (ن) غَشَاوُ غَشِيَانًا اور سَمَّ سے، غَشَى يَغْشَى (س) غَشَاةً وَغَشِيَانًا بمعنی ڈھکنا۔ اور غَشِيَةٌ بمعنی مصیبت و قیامت، کما فی القرآن: هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ - الْغَاشِيَةِ - پردہ اس کی جمع غَوَاشٍ، جیسے: فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيًّا۔ (الاعراف)



وَتَخَشَى النَّاسَ وَاللَّهَ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ اَنْشُدْ:

(۱) تَبَّالِطَالِبِ الدُّنْيَا نَبِيَّ الْيَهَانَ نَصَبَابَةَ

ترجمہ:- اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

(۱) ہلاکت ہو طالب دنیا کے لئے۔ جس نے اپنی خواہش کو اس کی طرف مائل کر دیا۔

(۱) تَخْشَى: صیغہ مضارع از مَحْشِيَةً وَخَشِيًا وَخَشِيَانًا مصادر بمعنى ڈرنا، خوف کھانا۔ کما فی التنزیل: يَخْشُونَ رَبَّهُمْ وَيَخْفَوْنَ سُوءَ الْحِسَابِ. (الرعد) یہاں خوف بمعنی توقع کرنا۔

(۲) النَّاسُ: یہ جمع ہے انسان کی جو جنات و انسان دونوں پر بولا جاتا ہے اور ناس کے معنی بھولنے والا، بخلاف ناس کے اس کا اطلاق صرف انسان پر ہوتا ہے، از (س) بمعنی بھولنا، کقولہ تعالیٰ: وَمَا نَسَايَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ. (الكهف)

(۳) أَحَقُّ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی زیادہ حقدار۔ کما فی القرآن: لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا (المائدہ) از ضرب اور حق بمعنی مثبت از نصر یقال حق الامر ای ثبت۔ حَقًّا مصدر ہے بمعنی ثابت ہونا، یقین کرنا، حق پانا۔ باب افعال سے احقاق بمعنی ثابت کرنا۔

(۴) تَخْشَاهُ: یہ، خَشِيَةً مصدر سے از مَحْشِيَةً بمعنی ڈرنا، کما فی القرآن: انما يخشى الله من عباده العلماء۔

(۵) اَنْشَدَ: یہ، اِنْشَادٌ مصدر سے از افعال بمعنی شعر پڑھنا یا شعر پڑھ کر سنانا۔ مجرد، نَشَدَ (ن، ض) نَشَدًا وَنَشْدَةً بمعنی گم شدہ کو ڈھونڈنا و تلاش کرنا۔ اِنْشَاءٌ اور اِنْشَادٌ میں فرق: ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ”اِنْشَادٌ“ کے معنی شعر پڑھنا، یہ عام ہے خواہ اپنے شعر پڑھے، یا غیر کے شعر۔ اور اِنْشَاءٌ کے معنی ہے خاص اپنے شعر پڑھنا۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اِنْشَادٌ کے معنی خوش آوازی سے اشعار پڑھنا، اور ”اِنْشَاءٌ“ میں خوش آوازی شرط نہیں ہے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۵۹)

(۶) تَبَّأَ: یہ مصدر اور مفعول مطلق ہے جس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے جب کہ اس کی نسبت فاعل یا مفعول کی طرف ہو خواہ وہ حرف جر کے واسطے سے ہو یا بغیر حرف جر کے یہ تب سے مشتق ہے تب بمعنی هلك اس کا مصدر تَبَّ (ن، ض) تَبَّأَبًا وَتَبَّأًا اور تَبَّيْنَا آتے ہیں۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کما فی القرآن: وما كيد فرعون الا في تباب (المؤمن) (ن) بمعنی کاٹ ڈالنا اور (ض) سے بمعنی ہلاک کرنا۔ اور تَبَّأَبٌ کی جمع اْتَبَّأَبٌ آتی ہے۔

(۸) لِطَالِبٍ: صیغہ اسم فاعل از نصر بمعنی طلب کرنا، مصدر الطَّلَبُ ہے والجمع طَلَبَةٌ، طُلَّابٌ وَطَالِبُونَ اور طالب کی جمع طلباء غلط ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ طَلَبَاءٌ جمع ہے طَلِيبٌ کی، اور طلبہ جمع ہے طالب کی۔ (فرائد منثورہ، ص: ۵۹)

(۹) الدُّنْيَا: یہ ماخوذ ہے دُنُوٌّ سے بمعنی قریب ہونا، چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزا و حساب سے قریب ہے یا یہ ماخوذ ہے ”دُنَاءَةٌ“ سے بمعنی ذلیل ہونا والجمع دُنْيَى، اگر انسان عمل صالح کرے تو اسے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے اور جو برے اعمال کرے اسے قرب شیطان حاصل ہوتا ہے۔ کما فی الحدیث: لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة الخ۔

(۱۰) اَنْشَى: از ضرب بمعنی دوڑنا، لپٹنا، روکنا اس کے مصادر اَنْشَى وَاَنْشَىا هُنَّ۔ از فتح بمعنی دوگنا کرنا و پھیلنا ہے۔ کما فی التنزیل: الا انهم يشنون صدورهم. ومنه اِنْشَاءٌ کیونکہ اِنْشَاءٌ کی طرف موڑ دیتا ہے۔ اِنْشَاءٌ بمعنی تعریف کرنا یا درمیان (بفتح الالف)

(۱۱) اِنْصَبَّاهُ: یہ ماخوذ ہے اَنْصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ بمعنی بہا دینا، از افعال، نصر و از افعال بمعنی مائل ہونا، اِنْصَبَّابٌ بمعنی مائل ہونا،

عاشق ہونا۔ یہ ”صَبَّ“ سے ماخوذ ہے از لُصْبِ بِمَعْنَى بَهَادِيٍّ أَوْ رَسِيحٍ سَبَابَةً مُصَدَّرَةٌ بِمَعْنَى عَاشِقٍ هَوْنًا۔ بہنا اور اِنْصِبَابَةً كِي ضَمِيرٍ رَاجِعٍ ہے طالب کی طرف۔ قَالَ تَعَالَى: اِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا. (العس: ۲۵)



(۲) مَا يَسْتَفِيحُ غَرَامًا بِهَا وَقُرْطٌ صَبَابَةٌ

(۳) وَلَوْ دَرَى لَكِفَاهُ مِمَّا يَرُومُ صَبَابَةٌ

ترجمہ:- (۲) اور دنیا کے ساتھ زیادہ محبت اور شدت حرص کی وجہ سے وہ ہوش میں نہیں آتا ہے۔ (۳) اور اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جان لے تو البتہ کافی ہوتی وہ بچی ہوئی چیز جس کو وہ چاہتا ہے۔ (ادنیٰ سی چیز بھی کافی ہے)۔

(۱) يَسْتَفِيحُ: یہ، اسْتَفَاقَةٌ يَاسْتَفَاقُ سے ماخوذ ہے اس میں ”س، ت“ مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے ہے، اصلی حروف (ف، و، ق) بمعنی ہوش میں آجانا، اچھا ہونا اس کا مجرد فِاقٌ يَفُوُّقٌ از لُصْبِ بِمَعْنَى فَوْقِ لَيْتَ لَ جَانًا، ہوش میں آجانا۔ يقال افاق المريض (افعال) مریض نے صحت پائی۔ اور ہوش میں آیا۔ قَالَ تَعَالَى: فَلَمَّا أَفَاقَ سُبْحَانَكَ تَبْتُ إِلَيْكَ. (الاعراف: ۱۴۳)

(۲) غَرَامًا: الغرام ہوشدت حب النوم لہ از سے مراد فریبگی ہے یہ غَرْمٌ سے مشتق ہے بمعنی میلان کے ہیں۔ اس کے معنی عاشق ہونے کے بھی آتے ہیں۔ ومنه المَغْرَمُ بمعنی العاشق اور غرام کے معنی کبھی ہلاک ہونے کے بھی آتے ہیں اور تاوان کے بھی ومنه غَرِيمٌ بمعنی قرض خواہ جمع غَرَمَاءُ وَفِي التَّنْزِيلِ: اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان)۔ ای دایمہ۔ از جمع غَرَامَةٌ بمعنی نقصان اٹھانا۔ يقال غرم في التجارة. ای خسر۔ اور غراما بہا میں ”بہا“ کا متعلق ”غراما“ سے ہے اور ”ہا“ کا مرجع ”الدنيا“ ہے۔

(۳) قُرْطٌ: بمعنی زیادتی و مجاورۃ عن الحد۔ حد سے تجاوز کرنا ”قرط صبابہ“ عطف ہے ”غراما“ پر ”غراما“ اور ”قرط صبابہ“ معطوف اور معطوف علیہ ملکر مفعول لہ ہے ما یستفق کا، از لُصْبِ قَالَ تَعَالَى: قَالَ لَرَبَّنَا اِنَّا اِنْحَافٌ اِنْ يَفْرَطُ عَلَيْنَا. (طہ: ۴۵)

(۴) صَبَابَةٌ: (بفتح الصاد) اس کے معنی عشق کے آتے ہیں از (ن) بمعنی بہانا، یا بہادینا اور سح سے بھی آتا ہے بمعنی عاشق ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ. (الفجر)

(۵) وَلَوْ دَرَى: ”دِرَايَةٌ“ سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنی جاننا یا لینا سمجھ لینا و سمجھنا۔ اور درء مہوز اللام از فتح ہے اور ”دری“ کی ضمیر راجع ہے طالب دنیا کی طرف۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَاتَدْرَى نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا. (لقمن: ۳۴)

(۶) لَكِفَاهُ: لام جواب لو ہے، كِفَاهٌ (ض) يَكْفِي كِفَايَةً بمعنی کافی ہونا۔ و كَفَى بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا. (الفرقان: ۵۸)

(۷) يَرُومٌ: اجوف واوی اس کے مصادر ”مَرَامٌ وَرُومٌ“ ہے از لُصْبِ بمعنی قصد کرنا۔ ومنه المرام بمعنی مقصد۔ رَامَ (ن) يَرُومٌ رَوْمًا. ارادہ کرنا۔ والجمع رُومٌ وَرُومًا (مقصد) اور رَامَ يَرِيْمُ (ض) رِيْمًا بمعنی زائل ہونا اور ”رِيْمٌ“ (بکسر الراء) بمعنی ہرن (یا ہرن کا بچہ) والجمع اَرَامٌ۔

(۸) صَبَابَةٌ: (بضم الصاد) بمعنی بقیۃ کل شیء اور اس کے معنی پانی یا شراب کے تپھٹ کے بھی آتے ہیں، اور تھوڑی سی چیز کے، اور وہ چیز جو بچ جائے اور یہ ترکیب میں ”لکفاه“ کا فاعل ہے، اس میں تاء اصل ہے جو حالت وقف میں ہاء ہو گئی اس کے معنی تھوڑا پانی یا تھوڑا دودھ جو برتن میں رہ جائے، از (ن) اور صَبَابَةٌ کی جمع صَبَابَاتٌ آتی ہے اور صَبَابَةٌ (بفتح الصاد) بمعنی عشق، فریفتگی۔ کما مر



ثُمَّ إِنَّهُ لَبَدَّ عَجَاجَتَهُ وَغَيْضَ مُجَاجَتِهِ وَاعْتَصَدَ شُكُوْتَهُ وَتَابَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّارَنْتِ الْجَمَاعَةَ إِلَى تَحْقُرِهِ.

ترجمہ:- پھر تحقیق کہ اس نے ٹھہرایا اپنے غبار کو اور خشک کیا اس نے اپنے تھوک کو (تقریر بند کردی) اور بازو پر رکھا اس نے اپنے مشکیزہ کو اور بغل میں دبایا اپنی لاشی کو۔ پس جب کہ دیکھا جماعت نے اس کے سینے کو۔

(۱) لَبَدَّ: صیغہ ماضی مذکر ”تَلْبِيْدٌ“ مصدر از تَفْعِيل بمعنی چلتے چلتے ٹھہر جانا، بات کرتے کرتے بند ہو جانا، غبار جھاڑنا اور تسکین دینا، کھڑا کر دینا اس کا مجرد (ن، ض، س) بمعنی ٹھہرنا، بات ختم کرنا۔ اور نَصْرٌ سے لَبُوْدًا مصدر بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔ اور سَجٌّ سے لَبَدَّ مصدر بمعنی چمٹنا و ٹھہرنا اور ضرب سے مصدر لَبَدًا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: يَقُولُ اِهْلَكَ مَا لَا لَبَدًا. (البلد: ۶)

(۲) عَجَاجَتُهُ: قال بعض واحده عَجَاجٌ. بمعنی گرد و غبار جو طویل اور عظیم ہو اس کے معنی دھوئیں کے بھی آتے ہیں اس میں تاء اور غیر تاء کا فرق ہے واحد کیلئے عَجَاجٌ بولتے ہیں اور جمع کیلئے اَعَجَاجٌ، یہ خاص غبار کو کہتے ہیں بخلاف عَجَاجَةٌ کے جو مطلق غبار کو کہتے ہیں از نصر آواز بلند کرنا اور عَجَّ (س) عَجَّجًا، عَجَجِيًّا بمعنی آواز بلند کرنا۔ کما فی الحدیث: افضل الحج العج والشج یعنی بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ہدی کا خون بہانا۔

(۳) غَيْضٌ: تَغْيِيضٌ مصدر سے بمعنی خشک کر دینا۔ غَيْضٌ اصل میں اس بچہ کو کہتے ہیں، جو نام تمام پیدا ہو، اب تَفْعِيل سے اس کے معنی ہے کہ کم کرنا یا خشک کر دینے کے ہو گئے مجرد از ضرب غَيْضًا بمعنی خشک ہونا۔ غَاضُ الْمَاءِ۔ پانی کا سوکھ جانا یا خشک ہو جانا یا گھس جانا یہ کنایہ ہے سکوت کرنے سے۔ ومنه قوله تعالى: وَغَيْضُ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ۔ (هود)

(۴) مُجَاجَتُهُ: یہ مَجَّ سے ماخوذ ہے مُجَاجٌ فعال کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے اس کے معنی اصل میں اس تھوک کو کہتے ہیں جو بات کرتے وقت منہ سے (جھاگ) نکلے از نصر بمعنی پھینکنا یا منہ سے پھینکنا۔ کما جاء فی حدیث محمود بن ربیع: علق من رسول الله ﷺ محجة مجها.

(۵) اِعْتَصَدَ: یہ عَصْدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو میں رکھ لینے یا کندھے پر رکھ لینے کے ہیں، اور اِعْتَصَادٌ بمعنی تقویت و بمعنی بازو پر کسی چیز کو رکھ لینا، اِعْتِعال سے ہے۔ قال تعالیٰ: وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضْلِيْنَ عَصْدًا۔ (الکہف: ۵۱)

(۶) شُكُوْتُهُ: (بالفتح) اس کے معنی ہے بمعنی مشکیزہ لیکن اس کا اصلی معنی ہے بکری کے بچہ کی کھال کی مشک، بنوالی جائے اس کی جمع شُكُوَاتٌ و شُكَاةٌ ہیں، اس کے معنی چمڑے کے ڈول کے اور چھاگل کے بھی آتے ہیں، شُكِيٌّ يَشْكُوْذُ (ن) شُكَايَةٌ بمعنی شکایت

کرنا نھر سے۔ کما فی التنزیل: انما اشکو بی وحزنی الی اللہ۔ (یوسف)

(۷) تَأْبَطُ: یہ ”اِبْطُ“ سے مشتق ہے بمعنی بغل یا وہ چیز جس کو بغل میں دبایا جائے۔ یقال تابط ہر او تہ ای اخذ عصاه تحت ابطہ۔ اس کی جمع اَبَاط و اَبْط ہیں، تَأْبَطُ شَرًّا۔ ایک شخص کا نام ہے، جس کا قصہ مشہور ہے۔ استعمال سے بھی آتا ہے استعابط الرجل او پر سے تنگ اور اندر سے چوڑا گرٹھا کھودنا۔ (یہ مذکورہ مونتھ دونوں میں مستعمل ہے)

(۸) هِرَاوَةٌ: بمعنی لاشی و موٹا ڈانڈا، اس کی جمع هِرَاوِي و هِرِي ہیں، قیاس پر مثل مَطَايَا اور غیر قیاس پر اس کی جمع هُرِي ہے هِرِيَهْرُو (ن) هِرُوًا بمعنی موٹے ڈنڈے سے مارنا، اور عُنُقَاةٌ: اس لاشی جس کے نیچے لوہا جڑا ہوتا ہے۔ اور ”مِخَجَنٌ“ ٹیڑھی لاشی، حدیث سطح میں ہے، خرج صاحب الہر او قار ادبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۹) رَتَّتْ: یہ رَنَائِرُونُو سے مشتق ہے۔ اس کے مصدر ”رَنُوْا و رَنُوْنَا“ از نھر بمعنی دیکھنا، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا، و قال بعض۔ گوشہ چشم سے دیکھنا، و قال بعض: خوب تیزی سے دیکھنا، یا بہر ن کی طرح دیکھنا۔

(۱۰) تَحَفَّزُ: یہ تَفَعَّل سے ہے بمعنی آمادہ ہونا اور ”حَفَزُ“ سے ماخوذ ہے بمعنی جمع کرنا، جلدی کرنا (ض) سے ہے اسی سے لازم ”تَحَفَّزُ“ آیا ہے، اس کے اصلی معنی ہے دوزانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا یعنی اکڑوں بیٹھے، پھر کھڑا ہو جائے اور ”تَحَفَّزُ“ کے معنی سامان اور جلدی کے بھی آتے ہیں (ض) سے مصدر ”حَفَزًا“ ہے بمعنی جلدی کرنا۔ کما جاء فی حدیث: ابی بکر رضی اللہ عنہ ”انہ دب الی الصف را کعوا قد حفزه النفس ای اعجله۔ استعمال سے ”اختفاز“ بمعنی کوشش کرنا و جلدی کرنا۔



وَرَأَتْ تَأْهَبَهُ لِمَزَايِلَةٍ مَرَكَزِهِ اَدْخَلَ كُلَّ مِثْمُهُمْ يَدُهُ فِي جَيْبِهِ، فَأَقْعَمَ لَهُ سَجَلًا مِنْ سَبِيهِ.

ترجمہ:- اور دیکھا لوگوں نے اس کی تیاری کو اپنے مرکز سے جدا ہونے کیلئے۔ تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ داخل کئے۔ پس بھر دیا اس کے ڈول (تھیلی) کو اپنی عطاء اور بخششوں سے۔

(۱) رَأَتْ: یہ، رُؤْيَةٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی دیکھنا از باب فتح۔ کقولہ تعالیٰ: الم تر الی الذین خرجوا من ذیابہم وہم الوف۔ (البقرہ)

(۲) تَأْهَبَهُ: یہ، اُهْبَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی آمادگی اور ”اُهْبَةٌ“ سامان سفر کو بھی کہتے ہیں یا اس سے مراد مطلق تیاری ہے، یا سامان سفر طے کرنا، تَفَعَّل سے بمعنی تیار کرنا، اور تَفَعَّل تَأْهَبُ، بمعنی تیار ہونا۔

(۳) لِمَزَايِلَةٍ: مَزَايِلَةٌ بمعنی چھوڑنا و جدائی کرنا، باب مفاعلہ و اَزَالَةٌ. (انفعال و تفعیل سے) یہ زَوَال سے مشتق ہے، زَالَ يَزِيلُ (ض) زَيْلًا بمعنی ہٹنا و جدا ہونا۔ ومنہ مازال یعنی ہمیشہ رہا، و متفرق ہونا۔ کما فی التنزیل: لو تزیلو العذبنَا (الفتح) و قال

تعالیٰ: فزیلنا بینہم۔ (یونس)

(۴) مَرَكَزِهِ: رِكَزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی گاڑ دینا۔ ”ومنہ رِكَازٌ“ جو فقہ میں ہے، رِكَاز، سونا چاندی کے وہ ٹکڑے جو زمین سے

نکالے جاتے ہیں۔ کمافی الحدیث: وفي الركاز الخمس یہ (ض، ن) سے آتا ہے بمعنی زمین میں گاڑنا، دفن کرنا، اور ہر درمیان کی چیز کو کہتے ہیں، نیز مطلقاً جگہ کو بھی کہتے ہیں۔ واحد كَزْوَةٌ والجمع أَرْكَزَاتٌ وَرَكْزَاتٌ۔

(۵) أَدْخَلَ: اس کا مصدر اَدْخَالَ ہے از افعال بمعنی داخل کرنا اس کا مجرد (ن) آتا ہے بمعنی داخل ہونا جیسے الدخول در آمدن۔

کمافی القرآن: فادخلى في عبادى وادخلى جنتى. (الفجر)

(۶) كُلُّ مِثْمُهُمُ: ”کُلُّ“ کی اضافت نکرہ کی طرف ہو یا معرفہ کی طرف ہو، ہر حالت میں استغراق افراد مراد ہوتا ہے لہذا ”اُكَلَّتْ كُلَّ رِمَانٍ“ کہنا صحیح ہوگا یعنی جتنے انار ہمارے پاس تھے سب کھالئے۔ اور اُكَلَّتْ كُلَّ الرِّمَانِ صحیح نہیں ہوگا اس لئے انار کے تمام اجزاء کھانے کے لائق نہیں ہوتے اس میں چھلکا بھی ہوتا ہے جو کھایا نہیں جاتا۔ قَالَ تَعَالَى: إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔

(القمر: ۴۹)

(۷) يَدٌ: کے دو معنی ہیں ایک معنی احسان و نعمت کے ہیں، اس کی جمع يَادِيٌّ آتی ہے، دوسرے معنی اعضائے مخصوص یعنی ہاتھ کے

ہیں اس کی جمع يَادِيٌّ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ. (اسراء: ۲۹)

(۸) جَيْبٌ: بمعنی گریبان اس کی جمع جُيُوبٌ آتی ہے۔ يُقَالُ جَيْبُ الْقَمِيصِ وَالذَّرْعِ. كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَيَضْرِبُ بَخْمَرٍ

هَنَ عَلَىٰ جَيْبِ بَيْتِهِ. (النور) اور یہ جَيْبَةٌ بھی مستعمل ہے، والجمع جِيَابٌ. جَابَ يَجِيبُ (ض) جَيْبًا بمعنی گریبان پھاڑنا۔

(۹) فَاعَمَّ: صیغہ ماضی از افعال افعال مصدر سے ہے بمعنی بھردینا، خوب بھرنا، لہریز کر دینا۔ اس کا مجرد نعر سے آتا ہے، اور کرم سے

فَاعَمَّ وَفُعُومَةٌ مصدر ہیں بمعنی بھر جانا، یہ لازم آتا ہے۔ اور سح سے بمعنی ناراض کرنا۔ اور فَعَمَّ (ف) فَعَمًا، بھردینا۔ کمافی

الحدیث: لو ان امرأة من الحور العين اشرفت لافعمت ما بين السماء و الارض ریح المسك الخ۔

(۱۰) سَجَلٌ: (بفتح السين و کسرھا) سَجَلٌ (بالفتح) بمعنی پانی کا ڈول جو بھرا ہوا ہو یا بڑا ڈول، اس کی جمع سَجَالٌ وَسَجَلَاتٌ آتی

ہیں اور سَجَلٌ (بکسر السين) بمعنی پستان کو کہتے ہیں اس کی جمع سُجُولٌ آتی ہے اور سُجَلٌ (بضم السين) اس ناقہ کو کہتے ہیں،

جس کا پستان لٹکا ہوا ہو، اور اس میں دودھ بھرا ہوا ہو۔ اور خالی ڈول کو ”ذَلْوٌ“ کہتے ہیں، جمع ادلاء ہے، سَجَلٌ (ن) سَجَلًا بمعنی گرانا

اوپر سے پھینکنا ”ذُنُوبٌ“ جو ڈول پانی سے بھرا ہوا ہو ”سَلْمٌ“ وہ ڈول ہے جس میں پکڑنے کی رسی ہو۔ ”غروب“ وہ ڈول جو بڑا ہے۔

(۱۱) سَيْبٌ: کے معنی عطاء و بخشش کے ہیں والجمع سَيُوبٌ. يُقَالُ سَابَ يَسِيبُ (ض) سَيْبًا بمعنی جاری ہونا اور چاروں طرف

کو بہنا۔ يُقَالُ: سَائِبَةُ الدَّابَّةِ۔ یعنی وہ جہاں چاہے چرتا پھرے۔ ومنه سائبة بمعنی چھوٹی ہوئی۔ آزاد کردہ غلام اور وہ اونٹنی جو نذر

ومت کی بناء پر چھوڑ دی جائے۔ والجمع سَيِّبٌ وَسَوَائِبٌ. كما جاء في حديث الاستسقاء: اللهم سيبانافعا. يُرِيدُ

عطاءً۔ اور ذَابَةٌ کو سائبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے یا چرتا ہے۔



وَقَالَ إِضْرِبْ هَذَا بِي نَفْقَتِكَ أَوْ قَرِّفْهُ عَلَيَّ رُقْفَتِكَ فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُفَضِيًّا وَأَنْشَىٰ عَنْهُمْ مَثِيًّا.

ترجمہ:- اور ہر ایک نے کہا کہ خرچ کرو اس مال کو اپنے نفع میں۔ یا تقسیم کر دو اپنے ساتھیوں پر۔ پس قبول کیا اس شخص نے ان سے عطایا کو اس حال میں کہ وہ شرمانے والا تھا۔ اور واپس ہوا، ان لوگوں سے اس حال میں کہ وہ تعریف کرنے والا تھا۔

(۱) قَالَ: قَوْلٌ مَّصْدَرٌ سَ كَهْنَا اِزْ نَصْرٍ۔ قَالَ اِزْ (ض) بِمَعْنَى قِيلَوْلُهُ كَرْنَا۔ اِزْ نَصْرًا جَوْفٌ وَاوَىٰ هُوَ۔

(۲) اِضْرَفٌ: صِيغَةُ اَمْرٍ هِيَ۔ يَهْ ضَرْفٌ مَّصْدَرٌ سَ مُشْتَقٌّ هُوَ بِمَعْنَى خَرَجَ كَرْنَا اِزْ (ض) اَوْ رَصْرَفَ كَ مَعْنَى پھیرنا اور انصرف کے معنی پھر جانا۔ اِزْ اِنْفَاعٌ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَاِنْ لَّا تَنْصُرْ عَنِي كَيْدَهُنَّ (يوسف) وَمِنْهُ التَّنْصُرُ وَالتَّنْصِيفُ۔

(۳) نَفَقْتِكَ: نَفَقٌ بِمَعْنَى خَرَجَ كَرْنَا اِسْ كِي جَمْعُ نَفَقَاتٍ وَنِفَاقٍ۔ مَجْرَدُ اِسْ كَانَصْرٍ سَ هُوَ مَصَادِرُ نَفَقًا وَنِفَاقًا هِيَ، اِزْ اِنْفَاعٌ "اِنْفَاقًا" هُوَ اَوْ (ن، س) سَ بِمَعْنَى خْتَمَ هُوَ، فَنَاءٌ هُوَ، كَمَ هُوَ۔ نَفَقٌ كَ مَعْنَى خَاصٌ اِثْنِي حَاجَتِ كَ اِنْدَرْ خَرَجَ كَرْنَا كُو كَهْتِ هِيَ۔ اَوْ نَفَقَ خَرَجَ كَرْنَا هُوَ۔ قَالَ تَعَالَى: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تَنْفُقُوا اِمَّا تَحِبُّوْنَ۔ (ال عمران)

(۴) فَرَّقَ: صِيغَةُ اَمْرٍ "تَفْرِيقٌ"، مَصْدَرٌ اِزْ تَفْعِيلٌ بِمَعْنَى جَدَا كَرْنَا، يِهَ اِسْ تَقْسِيمٌ مَرَادُ هُوَ تَفْرُقْ، تَفْعُلُ سَ هُوَ اَوْ اِسْ كَا مَجْرَدٌ نَصْرٌ سَ هُوَ بِمَعْنَى جَدَا كَرْنَا، اَلْكَ كَرْنَا۔ فَرَّقَ (ن، ض) فَرَّقًا وَفَرَّقَانًا مَصْدَرٌ هِيَ نَصْرٌ وَتَفْعِيلٌ دَوْنُوں سَ مَتَعَدِيٌّ اِسْتِعْمَالٌ هُوَ تَا هُوَ۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ: لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مَتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ مَجْتَمِعٍ۔ اِنْفِرَاقٌ وَاِفْتِرَاقٌ تَفْرُقُ لَازِمٌ مُسْتَمَلٌ هِيَ۔

(۵) رُفِقْتِكَ: رُفُقَةٌ اِسْمُ جَمْعٍ هُوَ، اِسْ جَمَاعَتٌ كُو كَهَا جَاتَا هُوَ جَوْسُفٌ فِي هِمْرَاهُ هُوَ اِزْ اِمْلَاقٌ دَوَسْتُ كُو كَهْتِ هِيَ، يَا وُهَ مَسَافِرٌ جَوْسُفٌ فِي سَاطِحِ هُوَ، سَاطِحِي، اِسْ كِي جَمْعٌ رُفَاقٌ هُوَ رُفِيقٌ مِهْرِيَانٌ سَاطِحِي اِسْ كِي جَمْعٌ رُفُقَاءٌ آتِي هُوَ، اَوْ كَرَمٌ سَ رُفَاقَةٌ مَصْدَرٌ هُوَ بِمَعْنَى مِهْرَاهُ هُوَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَحَسَنٌ اَوْلَاكَ رُفِيقًا۔ (نساء: ۶۹)

(۶) فُقِقِلَهُ: يَه قَبُولٌ مَصْدَرٌ سَ هُوَ اِزْ مَجْعٌ بِمَعْنَى قَبُولٌ كَرْنَا اِزْ تَفْعِيلٌ بِمَعْنَى يُوَسُدُ دِيْنًا اَوْ تَفْعُلُ سَ بَحِي اُتَا هُوَ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَتَقْبَلُهَا رِبْهًا بِقَبُولٍ حَسَنٍ (ال عمران) وَاِزْ اِنْفَاعٌ اِقْبَالٌ بِمَعْنَى پِشْ قَدَمِي كَرْنَا، مَقَابِلَةٌ كَرْنَا اَوْ قَبُولٌ بِمَعْنَى كِسِي چيز كُو لِيْمَا، مَعَ الرِّضَاءِ، قَبْضَةٌ هُوَ يَا نَهْ هُوَ اَوْ تَقْبِيلٌ كَ مَعْنَى بَحِي اِخْذِ الشَّيْءِ مَعَ الرِّضَاءِ كَ هِيَ، لِيَكُنْ قَبْضٌ ضَرُورِي هُوَ۔

(۸) مُغْضِيًّا: يَه، اِغْضَاءٌ سَ مَا خُوذَ هُوَ اِزْ اِنْفَاعٌ بِمَعْنَى چِشْمِ پُوشِي كَرْنَا اَوْ رِيهَ حِيَاءٌ كَنَا يَه سَ هُوَ اَوْ رِيهَ حَالٌ هُوَنِي كِي وَجْهَ سَ مَنصُوبٌ هُوَ اِسْ كَا مَجْرَدٌ نَصْرٌ سَ هُوَ۔ قَالَ تَعَالَى: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْضُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا اَفْروْجَهُمْ۔ (النور: ۳۰)

(۹) وَاَنْشَى: بِمَعْنَى پھیرنا اور خصیت ہونا۔ اِنْشَاءٌ، مَصْدَرٌ هُوَ ضَرْبٌ سَ اَوْ اِنْفَاعٌ سَ اِنْشَاءٌ مَصْدَرٌ هُوَ بِمَعْنَى وَاپس جانا، پھیرنا۔ يَقَالُ اِنْشَى اِي رَجَعَ وَاَنْصَرَفَ جَفْنَهَ حِيَاءً۔ اَوْ اِنْشَاءٌ بِمَعْنَى تَعْرِيفٌ كَرْنَا اَوْ اِنْشَاءٌ (بِالْفَتْحِ) بِمَعْنَى دَرْمِيَانٌ۔

(۱۰) مُثْنِيًّا: يَه اِنْشَاءٌ مَصْدَرٌ سَ اِزْ اِنْفَاعٌ اِسْ كَا مَجْرَدٌ اِنْشَاءٌ هُوَ بِمَعْنَى تَعْرِيفٌ كَرْنَا۔ يَقَالُ اِثْنِي عَلَيْهِ، اِسْ نَ تَعْرِيفٌ وَاِذْ حَ كِي۔ اِنْشَاءٌ بِمَعْنَى تَعْرِيفٌ وَالجَمْعُ اَثْنِيَّةٌ۔ قَالَ تَعَالَى: اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صُدُوْرَهُمْ۔ (هود: ۵۰)



وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشِيعُهُ، لِيَخْفَى عَلَيْهِ مَهِيْعُهُ وَيَسْرِبُ مَنْ يَتَّبَعُهُ لِكِي يُجْهَلَ مَرَبْعُهُ.

ترجمہ:- اور الوداع کہنے لگا ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ تاکہ مخفی رہے ان لوگوں پر اس کا راستہ۔ اور رخصت کرتا تھا ہر ایک کو جو اس کے پیچھے تھا۔ تاکہ معلوم نہ ہو اس کا گھر۔

(۱) جَعَلَ: بمعنی أَخَذَ وَطَفِقَ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اور جعل کبھی صیر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ: وَجَعَلَنِي نَبِيًّا۔ (مریم) قول اور کسی چیز پر حکم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور خلق کے معنی بھی آتا ہے۔ اور کبھی ظن کے معنی بھی آتا ہے۔ وَالْجُعْلُ (بالضم) بمعنی الاجرة اور جَعَالَةٌ کے معنی بھی مزدوری ہے از فتح بمعنی بنانا، پیدا کرنا، مقرر کرنا۔

(۲) يُودِعُ: از تفعیل مصدر تَوَدِيعٌ ہے بمعنی رخصت کرنا حی و میت دونوں کیلئے ہے و چھوڑنا مسافر و مقیم دونوں کیلئے ہے۔ اس کا مجرد فتح سے ہے مصدر و دَاعٍ بمعنی چھوڑنا، کقولہ تعالیٰ: مَا وَدَعَكَ رِبِكُ وَقَلِي. (الضحیٰ) ای ترک ک.

(۳) يُشِيعُ: مصدر اس کا تَشْيِيعٌ ہے بمعنی مسافر کو رخصت کرنے کیلئے پیچھے پیچھے جانا، پیچھا کرنا، ساتھ ساتھ جانا۔ اور تَشْيِيعٌ و مُشَايَعَةٌ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ يقال شيعه ای خرج معه عند رحيله ليودعه ويبلغ منزله۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے يقال شَاعَ يُشِيعُ (ض) شِيَاعًا بمعنی پیچھا کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنا۔ وفي التنزيل: وَاِنْ مِنْ شِيعَتِهِ لَآبِرَاهِيمَ.

(۴) لِيُخْفِي: از مع خَفَاءٌ مصدر ہے بمعنی پوشیدہ ہونا، خَفَا يُخْفِي (ن) خَفُوًا و خَفُوًا بمعنی ظاہر ہونا اور ضرب سے خَفِيًّا بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: يَوْمَئِذٍ تَعْرِضُونَ لِمَنْ خَافِيهِ. (الحاقہ: ۱۸)

(۵) مَهْيَعُهُ: اس کے حروف اصلیہ میں اختلاف ہے، عند البعض (م، ہ، ع) بروزن فعیل ہے وعند البعض (ہ، ی، ع) ہے بروزن مفعول ہے لیکن ثانی صورت صحیح ہے اس لئے کہ فعیل کلام عرب میں نہیں پایا گیا۔ (بفتح المیم) از (ض، س) یعنی کشادہ اور ظاہر راستہ۔ اور مَهْيَعٌ کی جمع مَهَايِعٌ. اور هَاعٌ يَهْيَعُ (ض) هَيْعَايَ اِذَا انْبَسَطَ. اجوف یائی بمعنی پھیلنا۔ اور واوی از نصر بمعنی قنہ کرنے اور پھیل جانے اور بزدلی کے معنی بھی آتے ہیں اور راستہ پر چلتے ہوئے ڈرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۶) يُسْرِبُ: تَسْرِيبٌ مصدر سے ہے اور ”تسرب“ کے اصلی معنی جانوروں کے گلے کے ہیں اور یہ ”سارِبٌ“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی بہت اچھی طرح سے دیکھنے کے ہیں۔ یاسْرِبُ (س) سَرَبًا سے ماخوذ ہے بمعنی سوراخ۔ یا ماخوذ ہے سَرَبٌ سے، جس کے معنی اونٹوں، عورتوں، ہرنوں کی جماعت کے ہیں، سَرَبٌ يَسْرِبُ (ن) سَرَبًا ای خرج بمعنی نکلنا یا پانی کا بہنا یہاں اس کے معنی چھوڑنے اور رخصت کرنے کے ہیں اور تَسْرِبٌ تَفْعَلٌ سے بمعنی بہانا۔ قال تعالیٰ: فَاتَّخِذْ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا۔ (الکھف)

(۷) يَتَّبِعُهُ: از مع بمعنی پیچھے ہونا اتِّبَاعُ افعال سے پیچھے کرنا، اتِّبَاعٌ سے بمعنی پیروی کرنا۔ قوله تعالیٰ: فَمَنْ تَبِعَنِي فَآنَا مَعِي.

(۸) لِكَيْ: یہ حرف تعلیل ہے، یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اپنے مابعد کو بتقدیر اَنْ نصب دیتا ہے، لیکن اس کا زیادہ استعمال لام کئی کے بعد ہوتا ہے جیسے جنت لکی تکرمنی، و جَاءَ كَيْ يَسْأَلُ اُورِیہ ماء استنفا میہ پر داخل ہوتا ہے جیسے: کیم جنت اور یہ ”ما“ مصدر یہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: یمرمی الفتی کیمایضرو وینفع. اور ان مصدریہ پر (جس کا اضا رواجب ہے) داخل ہوتا ہے جیسے: جِئْتِكَ كَيْ تَكْرَمَنِي.

(۹) مَرْبَعَةٌ: یہ ”زَبِيعٌ“ سے ماخوذ ہے، والجمع مَرَابِعُ وَرُبُعٌ وَأَرْبَاعٌ بمعنی مکان اور ”مربع“ اونٹ کے بچے کو بھی کہتے ہیں جو موسم ربیع میں پیدا ہوا ہو، اور اس کے معنی منزل اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں۔ مربع وہ گھر جو موسم ربیع میں رہنے کے لئے بنایا جائے یا موسم بہار کی بارش والجمع اَرْبَعٌ وَرُبُوعٌ وَرِبَاعٌ وَأَرْبَاعٌ، اَرْبَعَةٌ. رَبِيعٌ (ف) رَبِيعًا معنی توقف کرنا انتظار کرنا، اقامت کرنا کما فی حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ: قال صلی اللہ علیہ وسلم هل ترک عقیل من ربیع. وفی روایة رباع ۷



قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِياعَهُ عِيَانِي وَقَفَوْتُ اِثْرَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَانِي حَتَّى اِنْتَهَى اِلَى مَعَارَةِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے کہا۔ پس پیچھے لگا میں اس شخص کے، اس حال میں کہ چھپانے والا تھا میں اپنے جسم کو اس سے، اور پیچھے ہولیا میں اس کے نشان قدم کے، جہاں سے وہ مجھے نہ دیکھ لے۔ یہاں تک کہ پہنچا وہ ایک غارت تک۔

(۱) فَاتَّبَعْتُهُ: یہ اِتَّبَعَ مصدر سے بمعنی تابعداری کرنا اور پیچھے پیچھے چلنا۔ از افعال اس کا مجرد (س) سے ہے بمعنی اتباع کرنا و امتثال کے بھی آتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: واتبعت ملقہ ابانی ابراہیم واسحاق ويعقوب. (یوسف: ۳۸)

(۲) مُوَارِياعَهُ اس کا مصدر مُوَارِىعُ ہے از مفاعلہ بمعنی کسی چیز کو چھپا دینا اس کا مجرد (ض) بمعنی چھپنا۔ کما فی القرآن: ما ووری عنہما (الاعراف) ومنہ الوری بمعنی مخلوق اس لئے کہ بی زمین کو چھپالیتی ہے۔ اور مواریع یہ اتبع کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔ (۳) عِيَانِي: یہ عین کی جمع ہے بمعنی ذات و چشم اور خود اس کے معنی دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ یہاں پر جسم کے معنی مراد ہیں، اس کی تفسیر عِيْنَةٌ ہے والجمع عِيْنٌ، اَعْيُنٌ، اَعْيِنَةٌ اور عِيَانٌ مفاعلہ کا مصدر بھی ہو سکتا ہے، مجرد عَانَ يَعِيْنُ (ض) عِيْنًا. دیکھنا۔ عِيْنٌ (س) عِيْنًا وَعِيْنَةٌ بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پٹی والا ہونا۔ باب افعال، تفعیل، تفعّل اور مفاعلہ وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: عِيْنًا فِيهَا تَسْمَى سَلْسِيْلًا. (الذھر)

(۴) قَفَوْتُ: یہ متکلم کا صیغہ ہے۔ قَفَا يَقْفُو (ن) قَفُوْا وَقَفُوْا مصادر ہیں بمعنی پیچھے جانے کے ہیں واز (ض) بمعنی گدی و پشت پر مارنے کے آتے ہیں۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور ”قَفُوْ“ سے ماخوذ ہے بمعنی گردن کی پشت، گدی۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ.

(۵) اِثْرٌ: (بکسر الهمزة و بفتحها) بمعنی نشان قدم و علامت والجمع اَثَارٌ وَ اَثْوَرٌ کقولہ تعالیٰ: سِيْمَاهُمْ فِي وَجُوْهِهِمْ مِنْ اِثْرِ السَّجُوْدِ (الفتح) دونوں معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اِثْرٌ (بالضم) جو آتے ہیں اس کے معنی ہیں زخم کے اچھا ہونے کے بعد جو نشان باقی رہ جاتا ہے۔ اِثْرٌ (ن، ض) اِثْرًا وَ اِثْرًا وَ اِثْرَةٌ. الحدیث بمعنی نقل کرنا. اِثْرٌ (س) اِثْرًا. يفعل كذا. کرنے لگا۔ اِثْرٌ تفعیل سے اثر کرنا۔ اِثْرًا يَافِرًا، اكرام کرنا، فضیلت دینا۔ وفی التنزیل: يُوْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ. (الحشر)

(۶) حَيْثُ: یہ اسمائے ظروف میں سے طرف مکان مبنی علی الضم علی الاصح یا ظرف مبہم مضموم ہے بعض عرب اس کو فتح

بھی دیتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ (ظہ)

(۷) لَا یَرِئَانِی: یہ ”رؤیة“ مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، از فح. کقولہ تعالیٰ: فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یراہ. (الزلزال: ۷)

(۸) اِنْتَهٰی: از افعال اس کا مصدر انتہاء ہے بمعنی آخر کو پہنچنا۔ نہی سے مشتق ہے، مجرد (ن، س، ک) سے آتا ہے۔ حتی انتہی

ای حتی وصل. قال تعالیٰ: ولا تقولوا ثلاثۃ، انتہوا خیرا لکم. (نساء: ۱۷۱)

(۹) مَعَارَۃ: بمعنی غار اور مطلق گڑھے کو کہتے ہیں اور غار کی جمع اَعْوَارٌ اور مَعَارَۃ کی جمع مَعَارَاتٌ آتی ہے۔ غَارٌ (ن) یَغْوُرُ غَوْرًا بمعنی

پانی کا نیچے چلے جانا، اور یہ (ف، س، ک) وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: ارنیتم ان اصبح مائکم غورا. (ملک)



فَانْسَابٌ فِیْهَا عَلٰی غَرَارَةٍ فَاْمَهْلَتُهُ رِیْثًا مَخْلَعٌ نَعْلِیْهِ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَیْهِ.

ترجمہ:- پس چپکے سے اس میں داخل ہوا۔ پھر مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ نکالے وہ اپنے دونوں جوتوں کو اور دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر۔

(۱) فَانْسَابٌ: یہ اِنْسِیَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اچانک داخل ہونے اور جانے کے ہیں یا اچانک غفلت میں کسی کے پاس داخل ہونا یا جلدی سے چلنا (ض) سے اور اس کے معنی سانپ کے سوراخ میں گھس جانے کے بھی آتے ہیں، تو اس وقت یہ ”نَسِیْبٌ“ سے مشتق

ہوگا۔ یقال انسبت الحیة ای اذامشت علی الارض، یہ نسر سے آتا ہے۔ انساب فلان یعنی لوٹنا اور واپس ہونا۔ قَالَ

تَعَالٰی: فاذا نفع فی الصور فلان سباب بینہم. (المؤمنون: ۱۰۱)

(۲) غَرَارَةٌ: یہ ”غَرَارٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی تلوار کی دھار، غَرِیْفُوٌّ (ن) غَرُوٌّ اور غَرُوْرٌ بمعنی دھوکہ دینا یا باطل لالچ دینا یا کسی کو غفلت میں دھوکہ دینا اور غَرُوْرٌ (بفتح) بمعنی وہ دھوکہ جو انسان کو شیطان دے۔ کما فی القرآن: لا یغرنکم باللہ الغرور (فاطل) غَرِیْفُوٌّ (س) غَرَارًا، غَرُوْرَةٌ بمعنی بھولا بھالانا تجربہ کار نو جوان ہونا۔ صیغہ رصفت غَرُوْرٌ ہے، بمعنی جاہل نا تجربہ کار اس کی جمع اَعْوَارٌ اور اغوار کے معنی درغلانا بھی ہے۔ اور (ض) سے غَرُوٌّ اور غَرَارَةٌ مصدر ہیں یعنی تجربہ کار اور عاقل ہونے کے بعد بیہوشی کی طرح بن جانا۔

(۳) فَاْمَهْلَتُهُ: پس میں نے اس کو مہلت دی، یہ امہال مصدر سے بمعنی مہلت دینا و چھوڑ دینا۔ اس کا مجرد مہل (ف) مہلًا بمعنی بغیر جلد بازی کے کام کرنا، اطمینان سے کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: امہلہم رویدا (الطارق) مہل (س) مہلًا بمعنی بھلائی میں پیش قدمی کرنا۔ استفعال سے مہلت مانگنا۔

(۴) رِیْثًا: اس کا مصدر ”رِیْثٌ“ (ض) بمعنی دیر کرنا اس میں ”ما“ مصدر یہ ہے اور ”رِیْثٌ“ کا استعمال ”ما“ کے ساتھ اور ”ما“ کے بغیر دونوں طرح ہوتا ہے۔ مگر اکثر استعمال ما کے ساتھ ہوتا ہے، اس کے معنی اب مقدار و اندازہ کے آتے ہیں۔ کما فی الحدیث:

فلم یلبث الاریثما ای قدر ذلک اور لفظ ”ما“ زائدہ ہے یا مصدر یہ اور ”رِیْثٌ“ تفعیل سے بمعنی مشقت میں پڑنا، تھک جانا۔

(۵) خَلَعٌ: ماضی کا صیغہ ہے از (ف) خَلَعًا بمعنی نکالنا و اتارنا۔ کقولہ تعالیٰ: فاخلع نعلیک۔ (ظہ) اور خَلَعٌ بمعنی کھینچنا بھی آتا ہے،

اور بقول بعض خلع کے معنی میں کچھ مہلت ہوتی ہے بخلاف نزع کے۔ اور خلع کے معنی خلعت دینے کے بھی آتے ہیں۔

(۶) نَعْلَيْهِ: یہ نعل کا تشبیہ ہے بمعنی جوتا، جمع نَعَالٍ وَأَنْعَالٌ آتی ہیں اور نَعْلٌ (س) نَعْلًا، جوتا پہننا۔ یقال: نَعَلَ يَنْعَلُ نَعْلًا إِذَا بَسَّ النَعْلَ۔ اور نَعَلَ وہ لوہے کا کڑا جو گھوڑے وغیرہ کے سموں میں لگایا جاتا ہے اور نَعَلَ بمعنی الارض الغليظة۔ كما في الحديث: إِذَا بَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلَاةُ فِي الرِّجَالِ.

(۷) غَسَلَ: صِيغَةُ مَاضِي (ض) غَسَلًا بمعنی دھونا اور غَسَلٌ (بالضم) بمعنی تمام بدن کو دھونا اور غَسَلٌ (بِالْفَتْحِ) یہ عام ہے دھونا یا پانی سے پاک صاف کرنا۔ اور غَسَلَ کے معنی میل کے دور کرنے کے بھی آتے ہیں عام ہے کہ کپڑے سے ہو یا بدن سے اور اغْتَسَلَ بمعنی غسل کرنا۔ قال تعالى: فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ. (المائدة)

(۸) رَجَلَيْهِ: (الرجل بالكس) ہی من الفخذ إلى الاصابع. وَالْقَدَمُ: من الاصابع إلى الكعب۔ اور رَجَلَيْهِ تشبیہ ہے رَجَلٌ کا ہے بمعنی پیر، اس کی جمع أَرْجُلٌ جمعُ الجمعِ أَرَجِلٌ، أَرَجَالٌ آتی ہیں، رَجَلٌ بمعنی پیدل چلنے والا جمع راجل کی۔ قال تعالى: وَمِنْهُمْ مَنْ مَشَى عَلَى رِجْلَيْنِ. رَجَلٌ (س) رَجَلًا پیدل چلنا (ن) رَجَلًا، الفصیل بمعنی اونٹ کے بچے کو دو وہ پینے کے لئے آزاد چھوڑ دینا۔

(۹) هَجَمْتُ: یہ ”هَجُومٌ“ سے مشتق ہے بمعنی اچانک داخل ہونا۔ یعنی بغیر اجازت داخل ہونا یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہے، هَجَمْتُ (ن) هَجَمًا هَجُومًا مصدر ہیں۔ اچانک آنا، دفعتاً آنا یا ایک بیک کسی پر پہنچنا۔



فَوَجَدْتُهُ مُتَأَفِّفًا يَلْمِئِدٌ عَلَى خُبْرٍ سَمِيذٍ، وَجَدِي حَيْنِيذٍ وَقَبَالَتُهُمَا خَابِيَةٌ نَبِيذٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا هَذَا!!

ترجمہ:- پس پایا میں نے اس کو ایک شاگرد کے پاس (برابر) بیٹھا ہوا، میدہ کی روٹی پر۔ اور بھنے ہوئے بکری کے پچ پر۔ اور ان دونوں کے سامنے ایک شراب کا مٹکا تھا۔ پس کہا میں نے اس سے اے شخص!۔

(۱) وَجَدْتُ: صِيغَةُ وَاحِدٍ مُتَكَلِّمٍ أَضْرَبٌ بِمَعْنَى پانا اس کا مصدر وَجَدَانٌ ہے یہ افعال قلوب میں سے ہے، قرال تعالیٰ: وَوَجَدَكَ ضَالًا فَهْدَى. (الضحى) قد مر تحقیقہ۔

(۲) مُتَأَفِّفًا: یہ تَفْفِيفَةٌ أَوْ مُتَأَفِّفَةٌ سے مشتق ہے بمعنی گھٹنوں کو گھٹنوں کے ساتھ ملا کر بیٹھنا۔ زانو سے زانو کو ملا کر بیٹھنا۔ صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ اس کام مجرد تَفَفَّنَ (ض) تَفَفَّنًا بمعنی لازم پکڑنا و چٹ جانا۔ اور تَفَفَّنَةٌ (بفتح التاء و الفاء و سکون فاء و بضم التاء و بفتح الفاء) بمعنی اونٹ کی ہڈی جو مٹی کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

(۳) يَلْمِئِدٌ: (بکسر التاء) بمعنی شاگرد۔ اس کے اصلی معنی ہیں جو شخص کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دے و الجمع تَلَامِيذٌ وَتَلَامِيذَةٌ وَتَلَامِيذٌ وَتَلَامٌ بروزن جَوَارٍ (ای بحذف الذال)۔

(۴) خُبْرٌ: (بالضم) بمعنی روٹی، خُبْرٌ (ض) بمعنی روٹی پکانا۔ اِنْخَبَرْنَا اَنْعَالَ سے بمعنی پست ہونا، اور اِنْعَالَ سے بھی اِنْخَبَرْنَا اِنْخَبْرًا

روٹی پکانا۔ قال تعالیٰ: وقال الآخراعی ارانی احمّل فوق رأسی خبزاً۔ (یوسف: ۳۶)

(۵) سَمِينَةٌ: (بالدال وبالذال) دونوں طرح مستعمل ہے، یہ سَمِينَةٌ بروزن فَعِيلٌ ہے اس کے معنی ہے، میدے کی روٹی، اور دال کے بھی آتے ہیں اور سفید گیہوں کے بھی آتے ہیں اور یہ دال کیساتھ (سَمِينَةٌ) زیادہ فصیح ہے اور ”خبز سَمِينٌ“ مضاف، مضاف الیہ ہے، لہذا خبِزٌ میں توین نہ ہونی چاہیے، مگر استعمال مع التوین صفت موصوف کی طرح ہے، سَمِدٌ (ن) سَمُوْدًا بمعنی حیران ہونا، تفعیل سے سَمِدٌ الارض بمعنی کھاؤ والا۔

(۶) جَذِيٌّ: بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو، اس کی جمع أَجْدِدٌ وَجَذِيَّانٌ آتی ہیں۔ اور یہ جَدِيٌّ: شاة، غنم، بکری اور بھیڑ دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ”معز“ صرف بکری پر ”ضأن“ صرف بھیڑ پر۔ معز میں جو مذکر ہو اس کو تیس کہتے ہیں اور جو مؤنث ہو اس کو ”معز“ کہتے ہیں۔ اور ضأن میں جو مذکر ہو اس کو ”کبش“ اور مؤنث ”نعاجنہ“ کہتے ہیں جس کی جمع نَعَاجٌ ہے اور ”عناق“ جو مؤنث ہو۔

(۷) حَنِيبٌ: اس کے مصادر حَنَدٌ وَحَنِيبٌ وَتَخْنَادٌ ہیں، حَنَدٌ (ض) حَنَدًا، حَنِيبًا بمعنی بھوننا یا بھون کر پکانا۔ یہاں مصدر بمعنی مفعول کے ہیں یعنی بھنا ہوا گوشت۔ قال تعالیٰ: أَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ حَنِيبًا۔ (ہود) بمعنی بھونا ہوا، پختہ تلا ہوا۔

(۸) قَبَالَةٌ: یہ قَبَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مقابل و سامنے، وَالْقَبَالَةُ بمعنی ضمانت۔

(۹) خَابِيَةٌ: یہ ناقص یا ئی ہے بمعنی مکابا یا بظرف والجمع خَوَابِيٌّ اور یہ خَوَابِيٌّ ”خبات“ سے مشتق ہے، خَبَأَ يَخْبِئُ (ف) خَبَأَ بمعنی چھپانا، یا چھپی ہوئی چیز، ”مخبي“ چھپی ہوئی چیز۔ خَبَأَ يَخْبِئُ (ن) خَبَأَ بمعنی آگ بھجنا۔

(۱۰) نَبِيذٌ: اس کے معنی مطلقاً پھینکنے کے ہیں از (ض) یا جس پانی کو چھوارے وغیرہ سے نکال کر پھینک دیا جائے نگراب یہ شراب کے معنی میں مستعمل ہونے لگا ہے اور یہ انگوری شراب، خرما کی شراب، مطلقاً شراب، تینوں پر اطلاق ہوتا ہے اس کی جمع أَنْبِذَةٌ ہے نَبَذَ (ض) نَبَذًا بمعنی نبیذ بنانا، پھینکنا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَانْبِذْهُمْ إِلَىٰ سَوَاءٍ (الانفال) اور نبیذ کی چار قسمیں ہیں (۱) سرفع: جو ترش ہو (ب) مائع: جو زیادہ سرخ ہو (ج) خالف: جو زیادہ خراب ہو (د) کبیس: جو بہت خالص و عمدہ ہو۔

(۱۱) فَفَقُلْتُ لَهُ: قول کے بعد لام زندہ آتا ہے جس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا اور ”لہ“ سے مراد وہی واعظ ہے اور ”ذاك“ خبر مقدم ہے اور ”خبيرك“ اسم مؤخر ہے۔

(۱۲) يَا هَذَا۔ یہ تحقیر کے لئے ہے جیسے: ما هذا فلان۔ اس میں یا ندا یہ ہے یا یہ اسم اشارہ تحقیر کے لئے ہے۔ قال تعالیٰ: ما هذا بشران هذا الا مَلَكٌ كَرِيمٌ۔ (یوسف)



اَيُّكُونُ ذَاكَ خَبِيرُكَ! وَهَذَا مَخْبِرُكَ فَزَفَرِ زَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحْمَلِقُ إِلَىٰ.

ترجمہ۔: کیا وہ تیرا ظاہر، حال تھا۔ اور یہ تیرا باطنی حال ہے؟ پس اس نے یہ سکر لہبی سانس لی، گرمی کی طرح اور قریب تھا کہ (اس کے

اعضاء) کٹڑے کٹڑے ہو جاتے غصہ کی وجہ سے۔ اور برابر دیکھتا رہا وہ میری طرف۔

(۱) اَيْكُونُ: میں ہمزہ استفہام انکاری ہے کیونکہ افعال ناقصہ سے ہے اس کا مصدر ”کون“ ہے بمعنی ہونا از نصر۔

(۲) ذَاكَ: یہ بمعنی ذلک ہے یا یہ متوسط کے معنی میں ہے۔ اِی ذَاكَ الْوَعْظُ -

(۳) خَبْرُكَ: خبر، ظاہری حال کو کہتے ہیں۔ خَبْرٌ (ن) خَبْرٌ اَوْ خَبْرَةٌ بمعنی علم ہونا، یا تجربہ سے معلوم کرنا۔ اور خبر کبھی خود سنی ہوئی

بات کو کہتے ہیں، اس کا اطلاق کبھی باطن پر بھی ہوتا ہے والجمع اَخْبَارٌ وَاخْبَائِرٌ اور خبر ظاہر حال کو جاننے کا نام ہے۔ قَالَ تَعَالَى:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا. (الزلزلہ: ۴)

(۴) مَخْبِرُكَ: مَخْبِرٌ بمعنی کسی شے کی حقیقت کو خبر یا تجربہ سے کسی بات کو جاننا محض نظری طریقہ سے۔ اور خبر باطنی حال جاننے کا

نام ہے۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (المجادلہ)

(۵) فَرْقُوْ: صیغہ ماضی (ض، ن) بمعنی لپی لپی سانس لینا۔ فَرْقُوْ (ن، ض) زَفْرَةٌ وَاَزْفِرٌ آتے ہیں۔ یقال زفر الرجل۔ یعنی آدمی نے

لپی سانس کھینچی۔ اور زَفْرَةٌ کے معنی زور سے سانس لینا اور گرم سانس والجمع زفرات اور ”زفر“ کے معنی چیخ چیخ کر رونے، یا گلہ

کی ابتدائی آواز کو کہتے ہیں۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيْقٌ (هود)۔ ”شہیق“ گلہ کی آخری آواز کو کہتے ہیں۔

(۶) الْقَيْظُ: مصدر ہے (ض) بمعنی سخت گرمی یا موسم کا گرم ہونا، قَيْظٌ كِي تَجْعَلُ قَيْظًا وَقَيْظًا آتی ہیں ومنہ یوم قَائِظٌ سخت گرمی کا دن۔

(۷) كَادَ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ”عن“ داخل ہوتا ہے۔ اور كَادَ يَكَادُ (س) كَيْدًا اَوْ كَيْدًا وَدَّةٌ بمعنی قریب ہونا

(ض) بمعنی فریب دینا، دھوکہ دینا۔ قَالَ تَعَالَى: اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا اَوْ اَكِيدُ كَيْدًا۔ (طارق)

(۸) يَتَمَيِّزُ: یہ تمیز مصدر سے بمعنی کٹڑے کٹڑے ہو جانا از تفاعل۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ (ملك)۔ اس کا مجرد

ماز (ض) يَمِيْزُ بمعنی جدا ہونا، باب تَفْعِيلٍ وَاِتْعَالٍ سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔

(۹) الْغَيْظُ: بمعنی الْغَضَبُ ہے بمعنی غصہ ہونا۔ غَاظٌ (ض) غَيْظًا بمعنی غصہ دلانا یا غصہ میں ڈال دینا۔ اس کا اصلی معنی ہے انسان کو غصہ

آئے اور وہ اس کو برداشت نہ کر سکے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ. (ال عمران)

(۱۰) لَمْ يَزَلْ: یہ نفی محمد لم ہے زَالَ (ن) يَزُوْلُ زَوَالًا سے ماخوذ ہے بمعنی ہمیشہ رہنا، اور لم يَزَلْ افعال ناقصہ سے ہے بمعنی ہمیشہ رہا

(س) سے بھی ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَلَا يَزَالُ الدِّينُ كُفْرًا وَافِي مَرِيْقَةٍ مِنْهُ. (الحج)

(۱۱) يُحْمَلِقُ: از باب بعثر مضارع معروف کا صیغہ، اس کے مصادر حَمَلَقٌ (بضم الحاء و كسرهما) و حَمَلَقٌ و حَمَلَقٌ

آتے ہیں، بری اور تیز نظر سے دیکھنے کے معنی میں آتے ہیں۔ اِی يَحْدُنْظَرُهُ مِنْ شِدَّةِ الْغَيْظِ اَوْ حَمَلَقِ الْعَيْنِ بمعنی آنکھوں کا

اندرونی حصہ۔ پلکوں کا باطنی حصہ جس میں سرمہ لگاتے ہیں۔ يُحْمَلِقُ حَمَلَقَةً سے ماخوذ ہے بمعنی گھور کر دیکھنا۔



حَتَّى خِفْتُ أَنْ يَسْطُو عَلَيَّ فَلَمَّا أَنْ حَبَّتْ نَارُهُ وَتَوَارَى أَوَارُهُ أَنْشَدَ:

(۴) لَبِسْتُ الْخَمِيصَةَ أَبْغَى الْخَيْبَةَ وَأَنْشَبْتُ شَيْصِي فِي كُلِّ شَيْصِهِ

(۵) وَصَيَّرْتُ وَعْظِي أُجْوَلَةَ أُرْبِعُ الْقَيْنِصَ بِهَا وَالْقَيْنِصَةَ

ترجمہ:- یہاں تک کہ مجھے خوف ہو اس کا کہ حملہ کرے گا مجھ پر۔ پس جب اس کی آتش غضب بجھ گئی۔ اور اس کے غصہ (گرمی) کی آگ جاتی رہی۔ تو اس نے یہ اشعار پڑھے: (۴) پہن لیا میں نے منقش کملی کو اس حال میں کہ طلب کرتا ہوں حلوے کو۔ اور گاڑ دیا میں نے اپنا کاٹا (جال) ہر شکار میں۔ (۵) اور بنا لیا میں نے اپنے وعظ کو دھوکے کا جال۔ جس کے ذریعہ میں ہرزو مادہ کو شکار کرتا ہوں۔

(۱) خِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی خَاف (س) يَخَافُ خَوْفًا، خَيْفًا وَخَيْفَةً وَمَخَافَةً مصدر ہیں بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔ کقولہ تعالیٰ:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ. (النازعات) وَالْجَمْعُ خَائِفُونَ، خُوفٌ، خَيْفٌ.

(۲) يَسْطُو: (ن) سَطَوًا، سَطْوَةً سے ماخوذ ہے بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، غصہ ہونا، وغالب ہونا۔ يقال سَطَا يَسْطُو سَطْوًا

وَسَطْوَةً عَلَيْهِ وَبِهِ۔ یعنی وہ اس پر کودا، یا اس پر حملہ کیا۔ کقولہ تعالیٰ: يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا. (الحج)

(۳) أَنْ خَبَتْ: میں ”ان“ زائدہ ہے، کیونکہ ”لَمَّا“ کے بعد اکثر ”ان“ زائدہ ہوتا ہے۔ خبت بمعنی سکت۔ کما فی القرآن:

كَلِمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا۔ يقال: خبا (ن) يَخْبُو خَبْوًا وَخَبْوَةً بمعنی آگ بجھ گئی اور فتح سے خما یا خبا بمعنی چھپانا۔

(۴) نَارَةٌ: نَارٌ بمعنی آگ اس کی تصغیر ”نَوِيرَةٌ“ آتی ہے اس کی جمع اَنْوَرٌ وَنَوِيرَانٌ وَنَبْرَةٌ وَنَبْرَانٌ اصل میں نَارٌ نَوِيرٌ (ن) نُورٌ بمعنی

روشن ہونا۔ اس کا مادہ (ن، و، ر) ہے یہاں ان کے غصہ کو نار سے تشبیہ دی گئی ہے، کقولہ تعالیٰ: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. (البقرة: ۲۴)

(۵) تَوَارَى: صیغہ ماضی از تفاعل بمعنی استتر یعنی چھپ جانا، یا غائب ہو جانا۔ مجرد (ض) مرتفعہ۔

(۶) أَوَارَهُ: (ب) أَوَارَهُ: بمعنی گرمی، شعلہ، دھواں، آواز، پیاس، یا سورج کی گرمی اور اس کی لپٹ۔ يقال الأوارای حر النار

والشمس. یہاں استعارہ کر کے اس کے معنی غصہ کیلئے استعمال کیا گیا ہے والجمع أَوَارَاتٌ بمعنی بھڑکنے والا۔

(۷) أَنْشَدَ: یہ اصل میں نَشَدَةٌ وَنَشْدَانٌ سے مشتق ہے بمعنی آواز بلند کرنا۔ ومنه انشد الشعر یعنی اس نے شعر پڑھا۔ اور (ض)

سے بمعنی گم ہونا۔

(۸) لَبِسْتُ: (س) سے اس کا مصدر لَبَسَ ہے بمعنی کپڑا پہننا، ومنه اللباس۔ یعنی وہ چیز جو پہنی جائے خواہ کپڑا ہو یا درع یا ہتھیار

والجمع لَبَسٌ وَالْبَسَةُ وَمِنْهُ لِبَاسُ التَّقْوَىٰ اور ضرب سے اس کا مصدر لَبَسْتُ آتا ہے بمعنی فتنہ دھوکہ میں ڈالنا۔ اس کے معنی

ملانے کے بھی آتے ہیں کما فی القرآن: وَلَا تَلْبَسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (البقرة) لَبِيسٌ بمعنی مثل، نظیر، کپڑا۔ باب تفعیل، افعال اور

تفعل سے بھی شائع ہے۔

(۹) الْخَمِيصَةُ: یہ خَمِيصٌ کا مؤنث ہے بمعنی منقش چوکور سیاہ کبل یا وہ کپڑا جو زیادہ موٹا نہ ہو، والجمع خَمَائِصٌ. خَمَصَ (ن)

(۱۹) اُرِیغُ: اس کا مصدر ”اِرَاغَةُ“ ہے۔ رَوُغُ کے معنی مکر کے ساتھ پوشیدہ طریقے سے نکل بھاگنا۔ یہ رَاغُ (ن) رَوُغَاوَرُ وُغَاْنَا سے مشتق ہے بمعنی طلب کرنا، مائل ہونا۔ ارَاغَةُ کے معنی مائل کرنے و طلب کرنے کے ہیں۔

(۲۰) اَلْقَنِیصُ: بمعنی شکار کرنا اور ”قَنِیصُ“ نر شکار کو کہتے ہیں اور ”قَنِیصَةُ“ مادہ شکار کو کہتے ہیں، یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے بھی مستعمل ہے، قَنَّصَ (ض) قَنَّصًا بمعنی شکار کرنا، مقصد ہر قسم کا شکار ہے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا نر ہو یا مادہ وغیرہ اور قَنِیصُ مصدر بمعنی مفعول ہے اس کی جمع اَقْنَاصُ ہے اور قَنِیصَةُ کی جمع قَنَائِصُ ہے (بمعنی مؤنث شکار) اور ”ارِیغُ القَنِیصُ بہا و القَنِیصَةُ“ سے مراد حیلہ سے روپے حاصل کرنا یہ ضرب المثل ہے۔



(۶) وَالْجَائِي اللَّهْرُ حَتَّى وَلَجَ ثُ بَلُطْفٍ اِحْتِيَالِي عَلَى اللَّيْثِ عِيصَةَ

(۷) عَلَى اَنْبِي لَمْ اَهَبْ صَرْفَهُ وَلَا نَبَضَتْ لِي مِنْهُ فَرْنِصَةَ

ترجمہ:- (۶) اور مجبور کیا ہے مجھ کو زمانے نے، یہاں تک کہ داخل ہوا میں اپنے لطیف حیلوں سے شیر پر اس کی کچھار میں۔ (۷) باوجود ان تمام باتوں کے، پھر بھی میں گردشِ زمانہ سے نہیں ڈرا۔ اور نہ حرکت کی میرے شانے کے گوشت نے، اسی زمانے کی وجہ سے۔
(۱) اَلْحَاءُ نَبِي: از افعال بمعنی مجبور کرنا پناہ پکڑنا و حاجت مند بنانا اور یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ ساکن پڑھا گیا ہے ہمزہ مفتوحہ کو الف سے خلاف قیاس بدل لیا ہے اس کا مجرد (س، ف) سے آتا ہے بمعنی پناہ پکڑنا، کیونکہ ہمزہ متحرک ہے اور اس کے ماقبل بھی متحرک ہے لہذا یہاں ہمزہ کو الف سے بدلنے کا قاعدہ نہیں پایا جاتا ہے۔

(۲) اَللَّهْرُ: بمعنی زمانہ۔ والجمع دُهُورٌ وَاذْهَارٌ. اَلدَّهْرُ الزَّمَنُ الطَّوِيلُ اور فتح سے ہے بمعنی ناگواری کی بات آن پڑنا اور دہر زمانہ کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ آدمی کو مصیبت میں ڈالتا ہے، وفي الحديث: لا تسبوا الدهر فان الله تعالى هو الدهر.

(۳) وَلَجَتْ: اس کا مصدر وُلُوْجٌ ہے بمعنی داخل ہونا از نصریہ مثال واوی ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی داخل ہونا، مصدر وَلَجَاوُ لُوْجًا ہیں۔ كقوله تعالى: حتى يبلج الجمل في سم الخياط۔ (الاعراف)

(۴) لَطْفٌ: بمعنی مہربانی و ابلج الطاف اس کے معنی پاکیزہ اور لطیف ہونے اور پاک و صاف رہنے کے بھی آتے ہیں، لَطْفٌ (ك) لَطَافَةٌ مصدر ہے اور (ن) لَطَفًا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: اِنَّ اِللهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ.

(۵) اِحْتِيَالِي: یہ حَيْلَةٌ سے مشتق ہے بمعنی تدبیر و حیلہ سازی اور احتیال، افعال سے بمعنی حیلہ کرنا۔ یہ حَوْلٌ سے مشتق ہے حال نصری سے بمعنی رکاوٹ بنانا، رکاوٹ ڈالنا، حائل ہو جانا۔ حَوْلٌ (س) حَوْلًا بمعنی بھینکا ہوا۔ حَوْلٌ تَفْعِيلٌ سے منتقل کرنا، گھمانا، حالت بدلنا۔ حَوْلٌ محاولہ مفاعلہ سے کوشش کرنا، احال افعال سے بمعنی سپرد کرنا، تحول تَفْعُلٌ سے بدلنا بدل جانا۔ قَالَ تَعَالَى: وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ. (هود)

(۶) اَللَّيْثُ: بمعنی شیر والجمع لَيْوُثٌ اس سے مراد بخیل لوگ ہیں اور لَيْثَةٌ وَاَمْلِيَةٌ بمعنی شیرنی، تَوْبَى اَوْثَنِي کو بھی کہتے ہیں والجمع

نِثَاتٍ اِز تَفْعِيلٍ بِمَعْنَى شِيرٍ جَيْسًا هُوْنَا۔

(۷) عَيْصَه: اس میں ہاءِ ضمیر کی ہے اور عیص کے معنی شیر کی جھاڑی (گھنا جنگل) کے ہیں اس کے اصلی معنی ہیں جہاں درخت جنگل میں زیادہ اور قریب قریب ہوں۔ یہاں مراد شیر رہنے کی جگہ۔ اس کی جمع عَيْصَانٌ وَاغْيَاصٌ آتی ہیں اور مَعْصٌ بمعنی درخت اگنے کی جگہ۔ اور حیوانات کے مکانوں کے مختلف نام ہے، تفصیل کیلئے۔ (تہذیبات، ص: ۱۳۰ و ۱۳۱)

(۸) لَمْ اَهْبُ: ای لَمْ اَخْفُ۔ از (س) یہ هَبَةٌ وْمَهَابَةٌ سے ماخوذ ہے هِبَةٌ مَهَابَةٌ هِيسَا مَصَادِرُ بِمَعْنَى ذُرْنَا، بَجْنَا، پَرِهِيْزُ كَرْنَا اور (ض) هَيْبَةٌ بِمَعْنَى تَعْظِيمٍ وَتَوْقِيرٍ كَرْنَا۔

(۹) صَرْفُهُ: (بفتح الصاد) بمعنی حوادثِ زمانہ و الجمع صُرُوفٌ (ض) صَرْفًا بمعنی پھیرنا دلونٹا و منہ صرف المال۔ اس نے مال خرچ کیا۔ اس کی ضمیر ”الْجَانِي“ کی طرف راجع ہے اور صَرْفٌ (ك) صَرْيَفًا بمعنی دانتوں کی رگڑ سے آواز کا پیدا ہونا اور حوادث کو بھی کہتے ہیں، تبدیل ہونا ایک شے کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَاِنْ لَا تَصْرَفْ عَنِي كَيْدَهْنَ۔ (یوسف)

(۱۰) وَلَا تَبْضُتْ: مصدر اس کے۔ بَضٌ (ض) تَبَضُّوا تَبَضُّاتًا بمعنی حرکت کرنا، ہلنا اور کانپنا اور جب یہ نھر سے ہو تو اس کے معنی ہے زمین کے اندر بیٹھنا، یا زمین میں چلے جانا ہے۔ و منہ یقال للطيب نباض و الجمع اَنْبَاضُ۔ اور نبض: وہ رگ ہے جس کو طیب پکڑتا ہے۔

(۱۱) فَرِيضَةٌ: شانے کے گوشت کو کہتے ہیں، و الجمع فَرَائِضٌ و فَرِيضٌ اور ”فَرِيضَةٌ“ سین کے ساتھ جس کے معنی ہے شکار کو پھاڑنا اس کی جمع فَرَائِيسُ ہے۔ فَرَصٌ (ض، س) فَرَصًا مصدر ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے بمعنی شکار کو پھاڑنا۔ کما جاء فی الحدیث: جنی بہماتر تعد فرانصہما۔



(۸) وَلَا شَرَعْتَ بِي عَلَي مَوْرِدٍ

(۹) وَلَوْ اَنْصَفَ الدَّهْرُ فَنِي حُكْمِهِ

بُدَيْسُ عِرْضِي نَفْسٌ حَرِيصَةٌ

لَمَامَلَكَ الْحُكْمَ اَهْلَ النَّقِيصَةِ

ترجمہ:- (۸) اور نہیں داخل کیا مجھے کو کسی ایسے گھاٹ پر۔ جو گندا کر دے میری آبرو کو حریص نفس نے۔ (۹) اگر زمانہ انصاف کرتا اپنے حکم میں، تو ہرگز کینوں (یا عیب والوں کو) کو حاکم نہ بناتا۔

(۱) شَرَعْتَ: بمعنی داخل ہونا، داخل کرنا یعنی جب اس کا صلہ ”فی“ یا ”باء“ ہو، تو یہ داخل ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس کا صلہ ”علی“ نہیں آتا ہے اور جب یہ ”باء“ کیساتھ متعدی ہوگا تو اس کے معنی داخل کرنے کے ہونگے۔ اور یہاں علی مع کے معنی میں ہے، بعض نے کہا کہ جب ”علی“ صلہ ہو تب بھی داخل ہونے کے معنی ہوتے ہیں یہاں بقاء تعدیہ کیلئے ہے اور شرع کا قائل ”نَفْسٌ حَرِيصَةٌ“ شرع (ف) سے بمعنی ابتداء کرنا۔ قال تعالیٰ: لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرَعًا وَمِنْهَا جَا۔

(۲) مَوْرِدٌ: یہ وردے مشتق ہے بمعنی گھائی یا گھاٹ کے ہیں۔ ومنه الورود والصدور۔ كمافی القرآن: فلما ورد ماء مدین (قصص)۔ (ض) وُرُوْدًا بمعنی حاضر ہونا، والجمع أُوْرَادٌ. ومَوْرِدٌ بمعنی جائے ورود والجمع مَوَارِدٌ.

(۳) يَدْنَسُ: از تفعلیل اس کا مصدر تَدْنَسُ ہے بمعنی میلا کر دینا و میلا ہو جانا۔ دَنَسَ مِيلًا کو کہتے ہیں اس کی جمع أَذْنَانٌ آتی ہے، اس کا مجرد دَنَسَ (س) يَدْنَسُ دَنَسًا بمعنی میلا ہونا اور ”يدنس“ کا فاعل ”مورذ“ ہے۔

(۴) عَرَضِيٌّ: (بکسر العین) بمعنی آبر و عزت، جان و نفس والجمع أَعْرَاضٌ. عَرَضٌ اگر (بفتح العین) ہو تو اس کے معنی ہے ”چوڑائی“ جو طول کی ضد ہے۔ قوله تعالى: وجنة عرضها السموات والارض. (ال عمران) اگر عَرَضٌ (بضم العین) ہو تو معنی مال و اسباب، وفي الحديث: ان اعراضكم حرام كحرمة يومكم هذا. يا عرض (بفتح) بمعنی مال والجمع عروض۔ اور عَرُوضٌ شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع أَعَارِيضُ۔

(۵) نَفْسٌ: کی جمع أَنْفُسٌ وَنُفُوسٌ آتی ہیں بمعنی روح اور جسم، شخص، انسان۔ اگر نفس سے مراد روح لی جائے تو یہ مؤنث ہے اگر شخص و انسان مراد ہے، تو یہ مذکر ہے۔

(۶) حَرِيصَةٌ: ای شدیدۃ الحرص یا شدۃ الارادة الی المطلوب۔ كمافی القرآن: حریص علیکم۔ (یوسف) یہ حریص سے مشتق ہے اور یہ مفت کا صیغہ ہے از (ض، س) بمعنی لالچ کرنا، و خواہش کرنا اور حَرِيصٌ جمع حُرَصَاءُ، حُرَاصٌ، حُرَاصٌ اور حَرِيصَةٌ کی جمع حُرَاصٌ وَحَرَائِصُ ہیں۔

(۷) أَنْصَفَ: از افعال انصاف مصدر سے بمعنی انصاف کرنا، برابر کرنا، اس کا مجرد نَصَفَ (ض، ن) نَصْفًا مصدر ہے بمعنی آدھا لینا یا آدھا ہونا، (ك) سے مصادر نَصَفًا وَنَصَافَةً وَنَصَافَةً بمعنی آدھا لینا۔ کیونکہ عدل و انصاف میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ہر ایک کو اس کا اپنا حق دیا جاتا ہے۔

(۸) الدَّهْرُ: زمانہ طویل والجمع دُهُورٌ وَأَذْهَارٌ. تدمر تحقیق، فتح سے دھرا مصدر ہے اس کا واحد نہیں ہے، كقوله تعالى: هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا.

(۹) حُكْمُهُ: حُكْمٌ بمعنی حکم کرنا۔ حَكَمَ (ن) حُكْمًا وَحُكُومَةً ای حکم بالامر و حاکمہ ای الحاکم بمعنی دعویٰ دائر کیا اور حکمہ کی ضمیر راجع ہے ”دہر“ کی طرف ہے۔

(۱۰) لَمَّا: میں ”ما“ نافیہ ہے۔ (۱۱) مَلِكٌ: تملیک مصدر سے بمعنی مالک بنانا۔ يقال مَلِكٌ القوم فلانا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی مالک ہونا اور مَلِكٌ کا فاعل الدَّهْرُ ہے اگر یہ مجرد سے ہو تو اس کا فاعل أَهْلُ النَّقِيصَةِ ہے اس صورت میں الدَّهْرُ ”مَلِكٌ“ فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔

(۱۲) أَهْلٌ: اس کی تفسیر أَهْلٌ آتی ہے ای مستحق و مستوجب لہ یہ واحد جمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ كقوله تعالى: هو اهل التقوى و اهل المغفرة۔ (المدثر) أَهْلٌ (س) أَهْلًا بمعنی آباد ہونا (ض، ن) سے بمعنی شادی کرنا۔ أَهْلٌ تَفْعِيلٌ سے مصدر

تاھیلا بمعنی لائق کرنا، استاھل باب استعمال بمعنی واجب کر لینا، انصاف حاصل کرنا، ہلانا۔

(۱۳) النَّقِيصَةُ: یعنی بری عادت، عیب۔ والجمع نَقَائِصُ، النقصۃ۔ وہ کام ہے جس سے انسان کی عزت گھٹ جائے۔ یہ فعلیۃ کے وزن پر ہے مفعولہ کے معنی میں ہے ای منقوصہ بمعنی نقصان و عیب۔ اس کا مجرد نَقَصَ (ن) نَقَصًا و نَقَصَانًا۔ یعنی تمام ہونے کے بعد کم ہونا۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے، لیکن نقصان کا اطلاق دین اور عقل کے متعلق نہیں ہوتے۔ کما فی الحدیث: شہر اعیذ لاینقصان۔



ثُمَّ قَالَ لِي أُذُنٌ أَفْكُلُ وَإِنْ شِئْتُ فَفَقُمْتُ وَقُلْتُ فَالْتَفَتَ إِلَى تَلْمِيذِهِ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْأَذَى لِتُخْبِرَنِي مَنْ ذَا.

ترجمہ:- پھر اس نے مجھ سے کہا کہ قریب ہو جاؤ اور اس میں سے کھاؤ، اور اگر چاہو تو کھڑے ہو اور (جو کچھ کہنا ہو) کہو۔ پس متوجہ ہو میں اس کے خادم کی طرف۔ اور کہا میں نے اس سے، قسم دیتا ہوں میں تجھ کو اس ذات کی جس سے تکالیف دفع کی جاتی ہیں تو مجھے بتا کہ یہ کون ہے؟

(۱) أُذُنٌ۔ صیغہ امر ہے، ذُنًا يَذْنُو (ن) ذُنُوًّا بمعنی قریب ہونا۔ ومنه الدنيا چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزاء حساب سے قریب ہے اس لئے دنیا کہا جاتا ہے۔ ومنه قوله تعالى: ودانية عليهم ظلالها. (الذھر) بمعنی قریب کرنا۔

(۲) فَكُلْ: یہ کُلْ (یہاں ہمزہ واجب حذف ہے) امر کا صیغہ ہے از اكل (ن) یا کُلْ اَكْمَلًا بمعنی کھانا۔ وقال تعالى: كلوا واشربوا هنيئًا مبثوثًا.

(۳) شِئْتُ: یہ، شَاءَ (س، ف) شَاءَ بمعنی چاہتا اس کا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے شاء شينًا مشيئة بمعنی ارادہ کرنا، ومنه الشيء لانه تعلق به المشيئة. قال تعالى: هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورًا. (الذھر)

(۴) فَفَقُمْتُ: قیام مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کھڑا ہونا، یہ از جوف واوی ہے از نصر۔ جلوس کی ضد ہے اس کے معنی عزم کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالى: وانه لما قام عبد الله يدعوه الآية (الحن) ای لما عزم کبھی یہ محافظت اور اصلاح کے معنی میں بھی آتا ہے، کبھی ٹھہرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، کما فی القرآن: واذا ظلم عليهم قاموا۔ (البقرہ) ای وقفو۔ اور وان شئت فقم وقل سے مصنف کی مراد ہے ”کہ اگر تو میرا عیب شائع کرنا چاہتا ہے تو کھڑا ہو جا اور جو کچھ چاہے کہہ لے۔“

(۵) قُلْ: یہ، قول مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کہنا از (ن) واز (ض) قِيلُوْلَةٌ بمعنی دو پہر کو سونا۔ دونوں کا فعل قال آتا ہے باقی مصدر میں فرق ہے۔ قال تعالى: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني. (ال عمران)

(۶) فَالْتَفَتَ: یہ، التفات مصدر سے ہے لفتح ال سے بمعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور اس کے معنی متوجہ ہونے کے بھی آتے ہیں تَلَفَّتَ اليه

تفعل سے بمعنی اپنے چہرہ کو اس کی طرف گھمانا، مائل کرنا۔ لَفْتًا سے ماخوذ ہے بمعنی ایک نگاہ، ایک توجہ یا نظر کرم یا گوشہ چشم سے دیکھنا (ض) لَفْتًا بمعنی گھمانا، دائیں بائیں موڑنا، تفعلیل سے بھی یہی معنی ہے، گردن موڑ کر دیکھنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ.

(۷) تَلْمِيذٌ: (بکسر التاء) ہو صبح بمعنی شاگرد، اس کی جمع تلامیذ آتی ہے تَلْمِيذٌ (بفتح التاء) کا استعمال قلیل ہے اور تلمیذ کے معنی خادم کے بھی آتے ہیں اور تلمیذ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دے اور یہ باب بعثر سے آتا ہے وَالْجَمْعُ تَلَامِيذٌ وَتَلَامِيذَةٌ وَتَلَامٌ وَتَلَامِيٌّ۔ (افاضات، ص: ۷۸)

(۸) قُلْتُ: یہ، قول مصدر سے ہے بمعنی کہنا (ن) واز (ض) قَبْلُولَةٌ بمعنی دوپہر کو سونا، دونوں کا فعل (قال) برابر آتا ہے، صرف مصدر میں فرق ہے، مرتحقیقہ۔

(۹) عَزَمْتُ: اس کا مصدر عزم آتا ہے بمعنی مصمم ارادہ کرنا از (ض) اس کے مصادر عَزَمًا، مَعَزَمًا، عَزَمًا وَعَزَمًا وَعَزَمًا مَانًا بھی آتے ہیں جب اس کا صلہ ”علی“ ہو تو قسم دینے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ یہاں ہے، قال تعالیٰ: فَادْعُهُمْ فَيُؤَكِّلُ عَلَى اللَّهِ.

(۱۰) يُسْتَدْفَعُ: ای طلب للدفاع۔ اس کا مصدر ”اِسْتَدْفَاعٌ“ از استفعال ہے بمعنی بہت زیادہ دفع کرنا، یا جدا کرنا، رد کرنا اس میں (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے، طلب کیلئے نہیں، اس کا مجرد (ف) سے دَفَعًا وَدَفَاعًا مَدْفَعًا آتے ہیں بمعنی جدا کرنا، رد کرنا دور کرنا۔ دفع جب ”الی“ سے متعدی ہو تو معنی مائل کرنا ہوتا ہے۔ اگر دفع کے بعد ”عن“ ہو تو حمایت کے معنی میں ہوتا ہے۔۔ کقولہ تعالیٰ: فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ۔ (النساء)۔

(۱۱) الْأَذَى: یہ اذیت ہے بمعنی تکلیف دینا از (س) اور ”اذی“ کے معنی نجاست و گندگی کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: قُلْ هُوَ أَذَىٰ (البقرہ) اس کے مصدر اذاقوا ذی و اذیة ہیں بمعنی تکلیف پہنچانا اور افعال سے ایداء بمعنی تکلیف پہنچانا۔

(۱۲) لَتُخْبِرُنِي: اِخْبَارٌ سے مشتق ہے از افعال بمعنی خبر دینا صیغہ صفت ہے امر کے معنی میں ہے۔ یہ جملہ انشائیہ ہے یا خبر بعد خبر ہے از سجع۔ قال تعالیٰ: وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا. (الكهف: ۶۸)

(۱۳) مَنْ ذَا: یا تو یہ استفہام ہے یا ”ذا“ اسم اشارہ ہے اور مشارالیه ”واعظ“ ہے۔



فَقَالَ هَذَا أَبُو زَيْدٍ السَّرُوجِيِّ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْأَدْبَاءِ فَانصَرَفَتْ مِنْ حَيْثُ آتَيْتُ وَقَصِيئْتُ

الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ.

ترجمہ:- اس تلمیذ نے کہا کہ یہ ابو زید سروجی ہے، جو مسافروں کا چراغ اور ادیبوں کا تاج ہے۔ پس واپس ہوا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں اپنے تعجبات کو اس چشم دید واقعہ سے کہ دیکھا میں نے۔

(۱) اھذا۔ یا تو مبتداء ہے اور ”ابوزید“ خبر ہے یا یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے ہذا کو تعظیم کے لئے لایا گیا ہے۔ السروجی: بمعنی سروج کارہنے والا ”سراج“ جگہ کی طرف منسوب ہے۔

(۲) سِرَاجٌ: یہ واحد ہے بمعنی چراغ، لیپ، قدیل۔ اس کی جمع سُرُج ہے۔ وفي التنزيل: وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا۔ (الاحزاب) یہ (ن) سے مستعمل ہے جس کے معنی جھوٹ بولنے کے ہیں۔ اور سُرُج (بفتح السين) بمعنی زین پوش والجمع سُرُوج۔ سِرَاجٌ (س) سِرَاجًا بمعنی چہرے کا دکھنا، خوبصورت ہونا سِرَاجٌ تفعیل سے خوب صورت بنانا۔ سِرَاجٌ، تل کا تیل۔

(۳) الْغُرَبَاءُ: یہ غریب کی جمع ہے بمعنی مسافر، پردیسی و مفلس یا اس سے مراد طالب علم ہے۔ لانه من الغرباء في العلم۔ اس کے معنی اجنبی اور مسافر کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ابوزید سر و جی غریبوں کے واسطے چراغ ہے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں۔ اور نصر سے بمعنی غریب ہونا وطن سے دور ہونا، غُرُبٌ (ك) غُرَابَةٌ مصدر غریب و نادر ہونا۔ كمافی الحدیث: ان الاسلام بدأ غربا وسيعود كما بدأ۔

(۴) تَاجٌ: بمعنی شاہی ٹوپی جس میں جواہرات جڑے ہوتے ہیں۔ یا مطلق ٹوپی والی جمع تَيْجَانٌ و تَوَاجٌ و اتوآج۔ لیکن مشہور جمع تَيْجَانٌ ہے، تَاجٌ (ن) تَوَاجًا بمعنی تاج پہننا۔ كمافی الحدیث: العمائم تَيْجَانٌ الْغُرَبِ۔

(۵) الْأَدَبَاءُ: یہ، اَدِيبٌ کی جمع ہے۔ اَدِيبٌ وہ ہے جو ملکہ، فصاحت و بلاغت اور کلامِ نظم و نثر میں رکھتا ہو۔ اور اَدَبٌ (ض، ن، ك) یا دَبٌ اَدَبًا۔ مزید میں تفعیل سے ہے، كمافی الحدیث: اَدَبِيٌّ رَبِّي فَأَحْسَنُ تَأْدِيْبِيٌّ۔

(۶) فَانصَرَفْتُ: یہ، انصِرَافٌ مصدر سے از انفعال بمعنی لوٹنا و پھر جانا مجرد (ض) سے آتا ہے بمعنی پھیرنا۔ قال تعالیٰ: ثم انصرفوا صرف الله قلوبهم۔ (التوبہ)

(۷) اَتَيْتُ: یہ اَتَيْتَانٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی آنا۔ از (ض) اور جب اس کے صلہ میں باء آتی ہے، تو لانے کا معنی ہوتا ہے اور اتیان عام ہے، یہ آنے اور جانے دونوں کیلئے مستعمل ہے اور افعال سے بھی آتا ہے اس وقت اس کا مصدر "ايتاء" ہے اور اتی کبھی "كان" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے: ولا يفلح الساحر حيث اتى (طله) ای حیث كان۔ اور اتی کے معنی قریب کے بھی ہیں، جیسے: اتى امر الله فلا تستعجلوه۔ اس کے معنی بلاک کرنے، و بنیاد گرانے کے بھی آتے ہیں۔

(۸) قَضَيْتُ: یہ قِضَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی تمام کرنا، فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، اندازہ کرنا، پورا کرنا۔ از (ض) كقولہ تعالیٰ: فلما قضى موسى الاجل۔ (القصص) ای اتم۔ اور قَضَى بمعنی حکم کے بھی آتا ہے، اور یہ عمل کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور اس کے معنی پہنچانے کے بھی آتے ہیں، قضی بمعنی اپنی مراد کو پہنچانا۔ ادا کرنا بھی آتا ہے، قضاء بمعنی فیصلہ کرنا۔ ومنه قاضى شرعى حاكم والجمع قُضَاةٌ اور قَضَى بمعنی بیان کے بھی آتا ہے۔ اور قَضَى کے معنی پیدا کرنے کے بھی ہیں۔

(۹) الْعَجَبُ: یہ تعجب سے ماخوذ ہے، یہاں بمعنی زیادہ تعجب کرنے کے ہے اس کی جمع اَعْجَابٌ ہے۔ كمافی القرآن: وان تعجب فعجب قولهم۔ (الرعد) اور العجب بمعنی وہ افعال نفسانی جو کسی چیز کی بڑائی سے یا کسی چیز پر خوشی سے یا انکار کے موقع پر ہوتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی طرف نسبت ہوتی ہے تو اس کے معنی رضا اور خوشنودی کے ہوتے ہیں۔ عَجَبِيَّةٌ کی جمع عَجَابٌ، اور اَعْجُوْبَةٌ بمعنی قابل تعجب چیز والجمع اَعْجَابٌ اور عَجَابٌ کا واحد عَجَبٌ ہے۔ عَجِبْتُ (س) عَجَبًا بمعنی تعجب ہونا۔

(۱۰) رَأَيْتُ: یہ رؤیۃ سے مشتق ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔ اور ”إِرَاءَةٌ“ افعال سے بمعنی دیکھانا۔ اور کلام پاک میں جہاں بھی لفظ ”رؤیۃ“ استعمال ہوا اور آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، تو وہاں رویت سے رویت بصری نہیں، قلبی مراد ہے۔

تمت المقامة الاولى .

بعون الله وتوفيقه

وانا العبد الفقير المدعو بنور حسين قاسمی

غفر الله له ولوالديه ولمن له حق عليه

فی يوم الاحد: ۱۵/۱/۹۱ھ

الموافق: ۲۰/۶/۱۹۹۴ع



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلَوَانِيَّةُ

”دوسرا مقامہ حلوانیہ ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں جن میں سے پندرہ (۱۵) مصنف کے ہیں جو بزبان ابوزید سروجی ہیں، ایک ابو عبادہ بختری کا، ایک اور ابو الفرج غسانی دمشقی کا ہے۔ علامہ حریری نے اس مقامہ میں عجیب تشبیہات پر مشتمل چھ اشعار پیش کئے، اور واقعہ یوں بیان کیا کہ ابوزید سروجی کیساتھ ابن ہمام کی عراق کے مشہور شہر حلوان میں یادگار مجلسیں جمتی تھی، عرصہ بعد ابوزید سروجی عراق سے سفر کر کے چلا جاتا ہے، اور دونوں کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے، مصنف بھی اپنے وطن لوٹ جاتا ہے، اور وہاں ایک دن ادیبوں کی محفل میں مصنف حاضر ہو گیا، تو پتہ چلا کہ ایک شخص آیا اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا، ایک دوسرے آدمی سے کہا کہ آپ کوئی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتا ہے، کہ میں مشہور شاعر ابو عبادہ البختری کی کتاب پڑھ رہا ہوں، تو پوچھتے ہیں ”اس میں کوئی انوکھا شعر نظر سے گزرا؟“ وہ کہتا ہے کہ ”ہاں“ تو وہ بختری کا ایک شعر سناتا ہے، جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے، تو آنے والے صاحب (ابوزید سروجی) کہتے ہیں کہ ”یہ کوئی خاص شعر تو نہیں“ اور پھر خود دانتوں کی تشبیہات پر مشتمل دو اشعار سنائے، تو حاضرین مجلس نے انہیں خوب پسند کیا اور کہا کہ یہ کس کے شعر ہیں؟“ تو وہ صاحب کہتے ہیں، میرے ہیں۔ تو حاضرین مجلس کو یقین نہیں آیا، اسلئے ایک آدمی نے کسی مشہور شاعر کا ایک شعر سنایا اور کہا کہ اگر آپ حقیقتاً شاعر ہیں، تو اس طرح مزید شعر سنائیں، تو انہوں نے نرالے انداز میں برجستہ اور چار اشعار سنائے، تب حاضرین مجلس کو یقین آیا کہ یہ صاحب ماہر ادیب و صاحب فضل ہیں، حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنے والا شخص ابوزید سروجی ہیں، جس کی ڈاڑھی اب سفید ہو چکی ہے، اور حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ تو تعجب سے پوچھنے لگا کہ اس قدر جلد تغیر کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب ابوزید سروجی اشعار میں دیتے ہیں کہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کر دیا ہے۔



حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ كَلِفْتُ مُذْمِئِطَتَ عَنِّي التَّمَائِمُ وَبَيَّطْتُ بِي الْعَمَائِمُ بَانَ أَعْشَى مَعَانِ

الآدَبِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ عاشق ہوا میں کہ جب سے دور کئے گئے مجھ سے تعویذ اور باندھی گئی دستار (یعنی شعور کو

پہنچا) کہ میں جاؤں کسی ادبی مجلس میں۔

(۱) الْمَقَامَةُ: (بفتح المیم) مجلس، مقام اور وہ جگہ جہاں آدمی اکٹھے ہوں۔ والجمع مقامات کقولہ تَعَالَى: وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ. (مرتحقیقہ)

(۲) الثَّانِيَةُ: یہ ثانی کا مؤنث ہے بمعنی دوسرا، اور ثانیہ، دقیقہ ساٹھویں حصہ (۱/۶۰) کو بھی کہتے ہیں والجمع ثَوَانِي. قَالَ تَعَالَى: ثَانِيِ اثْنَيْنِ اِذْهَمَا فِي الْغَارِ. ثِنِي (ض) ثِنْيًا بمعنی موڑنا، پلیٹنا، فعیل سے ثِنِي تَشْبِيهُ بمعنی دوہرا کرنا، اثنی افعال سے دوسرا ہونا۔ اثنی الرجل، اثنی علیہ تعریف کرنا۔

(۳) اَلْحُلُوَانِيَّةُ: یہ حلوان کی طرف منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے یا ایک جگہ کا نام ہے اور اسی کی طرف شمس الائمہ الحلوانی منسوب ہیں، اس کو حلوان بن عمرو نے بسایا تھا، لہذا اسی نام سے مشہور ہے، یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر ہے، حَلَاوَن (ن) حَلُوًا حَلُوًا (ك) حَلِي (س) حَلَاوَةٌ وَحُلُوَانًا بمعنی بیٹھا ہونا۔

(۴) حَكِي: صيغہ ماضی۔ حَكِي (ض) يَحْكِي حِكَايَةً بمعنی نقل کرنا، نقل اتارنا۔ حَكِي عَنْهُ الْكَلَامُ بمعنی نقل کیا، حَكِي عَلَيْهِ بمعنی چغلی کھائی۔

(۵) كَلِفْتُ: (س) كَلَفًا بمعنی عاشق ہونا، فریفتہ ہونا اور (ن) سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا۔ اور محبت کے بہت سے درجات ہیں جو حسب ذیل ہیں اول درجہ میں الهوی (ابتدائی درجہ محبت) پھر العَلَاقَةُ (لازمی دائمی محبت) پھر الكَلْفُ (انتہائی محبت) پھر العَشْقُ (اندرونی جلن) پھر الشَّغْفُ پھر الجَوِيّ پھر التيم (ایسی محبت جس سے غلام بنا لے) پھر التيل (ایسی محبت جو بیمار بنا دے) پھر التدلّیہ (ایسی محبت جس سے عقل جاتی رہے) پھر الهوم یعنی غلبہ عشق جدھر منہ اٹھے چل پڑے۔ کما جاء فی الحدیث: اراک کلفت علم القران: ومنه التکلف۔

(۶) مُذْمِيْطٌ: ای رفعت وازیلت. ماط (ض) مِيْطًا وَمِيْطَانًا بمعنی جانا، لے جانا، زائل کرنا، دفع کرنا و ہٹانا، دور کرنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور اَمَاطٌ اِمَاطَةٌ افعال سے دور کرنا، جدا کرنا، ہٹانا۔ کما فی الحدیث: اِمَاطَةُ الْاِذْيِ عَنْ الطَّرِيقِ.

(۷) اَلْتَمَائِمُ: یہ تَمِيْمَةٌ کی جمع ہے اس کے اصلی معنی تمام کرنے کے ہیں اب اس کے معنی تعویذ کے آتے ہیں کیونکہ وہ علاج کو تمام کرنے والا ہوتا ہے یا وہ بچوں کے گلے میں نظر بد اور آسیب وغیرہ سے محفوظ رکھنے کیلئے لٹکائے جاتے ہیں۔ اس کی جمع تسمیات بھی آتی ہے۔ اور تَمٌّ (ض) تَمًّا، تَمَامًا، تَمَامَةً بمعنی پورا ہونا کامل الاجزاء ہونا۔ وفی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ: التمام والرقی والتولع من الشرك.

(۸) وَنِيْطٌ: یہ نَاطٌ يَنْوِطُ (ن) نَوَاطًا وَنِيْطًا بمعنی لٹکانا و متعلق ہونا و کرنا۔ یقال: نِيْطُ عَلَيْهِ الشَّيْءُ یعنی وہ چیز لٹکا دی گئی۔

(۹) اَلْعَمَائِمُ: یہ عِمَامَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع عِمَامٌ بھی آتی ہے "فِعَالَةٌ" (بکسر الفاء) کے وزن پر جتنے الفاظ آتے ہیں سب میں احاطہ کے معنی

پائے جاتے ہیں۔ عامہ (صافہ) پگڑی کو کہتے ہیں۔ جو سر پر باندھی جاتی ہے۔ عَمَّ يَعْمُ (ن) عَمَّا بمعنی عام ہونا، پگڑی باندھنا۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ: الْعَمَائِمُ تَيْجَانُ الْعَرَبِ.

(۱۰) اَغْشَى: (س) بمعنی ڈھانپنا، ڈھانپ لینا، اور بان اغشى یہ مفعول ہے ”کلفت“ کا۔ قولہ تعالیٰ: فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ. (یس)

(۱۱) مَعَانٍ: جائے قیام، یہ ”مَعْنٍ“ سے ماخوذ ہے بمعنی منزل، گھر اور شام میں ایک کتب خانہ ہے جس کا نام ”معان الادب“ ہے یا اس سے مراد مطلق کتب خانہ ہے، ”فتح“ سے بمعنی اقامت کرنا یعنی منزل گھر۔ ومنہ معان الادب یعنی ادب کا مکان۔

(۱۲) الْأَدَبُ: یعنی فصاحت و بلاغت میں ماہر ہونا۔ اَدَبٌ يَأْدُبُ (ن، ض) اَذْبًا. مرتحقیقہ.



وَأَنْضَى إِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِأَعْلَقٍ مِنْهُ بِمَا يَكُونُ لِي زِينَةً بَيْنَ الْأَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَ الْأَوَامِ.

ترجمہ:- اور لاغر کردوں اس کی تلاش میں طلب کی اونٹنیوں کو۔ تاکہ ہو جاؤں (حاصل کر لوں) اس ادبی مجلس سے اس چیز کو جو میرے لئے باعث عزت ہو لوگوں کے درمیان۔ اور سخت پیاس کے وقت بارش کا کام دے۔

(۱) أَنْضَى: انضَاء مصدر سے از افعال بمعنی لاغر کر دینا۔ یہ ”نَضُو“ سے مشتق ہے جو بدلے اونٹ کو بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کا گوشت گویا کہ اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔ والجمع انضَاء. وجمع الجمع اَنْاضِي از نصر بمعنی کھینچنا، اور (ض) نَضِيًا بمعنی کھینچ لینا. بِنَضْوَةٍ بمعنی پرانا کپڑا، والجمع اَنْضَاء.

(۲) رِكَابٌ: یہ، رِاحِلَةٌ کی جمع من غیر لفظ ہے اور ”رُكْبٌ“ کی جمع رِكَابٌ و رُكْبٌ و رِكَابَاتٌ بھی ہیں از (س) سوار ہونا، رُكْبُونًا وَمَرْكَبًا مصدر ہیں۔ قال تعالیٰ: فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ. (الحشر: ۵۹)

(۳) لِأَعْلَقٍ: ای لازم بمعنی جما ہوا خون از مع ومنہ العلقۃ الی یكون منها الولد. قَالَ تَعَالَى: خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اور تعلق تفعل سے بمعنی لگانا علق تفعل سے لگانا، باندھنا، ومنہ علق وعلقۃ: بمعنی خون بستہ۔

(۴) زِينَةٌ: بمعنی رونق و زینت دینا۔ یہ ”شین“ کی ضد ہے زَانٌ یزین (ض) زَيْنًا بمعنی زینت دینا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَخَرَجَ عَلَيَّ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ تفعل سے بمعنی مزین کرنا، یا زینت حاصل کرنا۔

(۵) الْأَنَامُ: بمعنی مخلوق۔ یعنی جن والس۔ اس کی جمع انیم و اَنَامٌ و اَنَامٌ بمعنی مخلوق ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ فِيهَا فَالِكِهْتَهُ. اور انیم کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے فعل میں نہیں ہوتا۔

(۶) مُزْنَةٌ: جمع مُزْنٌ ہے (بضم المیم) بمعنی بادل کا ٹکڑا یعنی برسنے والا بادل، اس کے معنی ڈالہ واولہ کے بھی آتے ہیں (ن) سے مَزْنًا وَمُزُونًا بمعنی چلا جانا۔ ووزنٌ (بالکسر) بمعنی سفید چوٹی. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ. (الواقعه)

(۷) اَوَامٌ. والجمع اَیْمٌ بمعنی سخت پیاس، دھواں و پیاس کی گرمی۔ اَمَّ یَسُوْم (ن) اَوْمَای اشد عطشہ۔ اور ”الاوام“ میں ادب کو تشبیہ دی ہے بادل کے ساتھ۔ بمعنی سخت پیاسا ہونا اور ”اِیَامٌ“ (بکسر الہمزہ) بمعنی دھواں ہے والجمع اَیْمٌ۔



وَ كُنْتُ لِفِرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهِ وَالطَّمَعِ فِي تَقْمُصٍ لِبَاسِهِ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاسْتَسْقَى الْوَبْلَ وَالطَّلَّ.

ترجمہ:- اور میں نے بوجہ زیادتی حرص کے اس کے ساتھ روشنی حاصل کرنے کے۔ اور بوجہ زیادہ لالچ کے اس کے لباس پہننے کی وجہ سے بحث کرتا تھا میں ہر چھوٹے اور بڑے سے۔ اور ہر بڑی و چھوٹی بارش سے میں سیرابی طلب کرتا تھا۔

(۱) فِرْطٌ: کے معنی ہے زیادہ یا زیادتی یا حد سے تجاوز۔ (ض) فِرْطٌ بمعنی آگے بڑھنا، سبقت کرنا۔ قَالَا رَبِنَا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَفِرُّطَ عَلَيْنَا.
(۲) اللّٰهَجُ: مصدر ہے بمعنی زیادتی حرص و لالچ۔ لَهَجٌ (س) لَهَجًا يُقَالُ: لَهَجَ بِالشَّيْءِ یعنی اس پر شدت سے حریص ہوا۔ اور عاشق ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہے۔

(۳) اِقْتِبَاسٌ: مصدر ہے بمعنی چن لینا، از افعال اور اس کا مجرد قَبَسٌ (ض) سے ہے روشنی حاصل کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اور ”باقتباسہ“ اس کا متعلق ”لہج“ ہے۔

(۴) الطَّمَعُ: بمعنی لالچ کرنا جو ”پاس“ کی ضد ہے، طَمَعٌ (س) طَمَعًا وَ طَمَاعًا وَ طَمَاعِيَةً (بالنخفيف و التثديد) بمعنی اس نے لالچ کی۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اِفْتَطَمِعُونَ اِنْ يٰؤْمِنُوا لِكُمْ. (البقرہ) اور طَمَعٌ كِي جَمْعِ اَطْمَاعٍ، طَمَاعَاءُ، طَمِعُونَ. اور طَمَعٌ (ك) طَمَاعَةً بمعنی بے انتہاء لالچی ہونا۔ طَمَعٌ (بکسر الميم) بمعنی لالچی مرد۔

(۵) تَقْمُصٌ: مصدر از تَفَعَّلَ بمعنی تھیں پہننا اور تَقْمِصٌ بمعنی تھیں پہننا از تَفَعَّلَ۔ یہ قَمِصٌ سے مشتق ہے بمعنی پہننا یا تھیں پہننا اس کی جمع اَقْمِصَةٌ وَ قَمِصَاتٌ آتی ہیں، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَاِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدْمًا دَبْرًا. (يوسف) مجرد (ن، ض) قَمِصًا وَ قَمِصًا بمعنی گھوڑے کا اگلی دونوں ٹانگوں کو اکٹھا ہی اٹھانا اور اکٹھا ہی رکھنا۔

(۶) لِبَاسٌ: ای مَا يَلْبَسُ. وہ چیز جو پہنی جائے (س) اس کی جمع لَبِيسٌ وَ اَلْبِيسَةُ هِيَ۔ قَالَ تَعَالَى: هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ قدر تحقیق۔

(۷) اُبَاحِثُ: یہ از مفاعلت ہے بحث سے مشتق ہے جس کے معنی سوال کرنے اور کھودنے کے بھی آتے ہیں، طلب کرنے کے ہیں مجرد (ف) ہے اور کھودنے اور تلاش کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَبِعِثِ اللّٰهُ غُرَابًا يَبْحِثُ فِي الْاَرْضِ۔ (المائدہ)

ومنہ البحث والمباحثہ.

(۸) جَلٌّ: یہ جَلِيلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی عظیم الشان اور مرتبہ میں بڑے ہونے کے ہیں جَلٌّ (ض) جَلَّالًا وَ جَلَّالَةً بمعنی بڑا ہونا باعتبار مرتبہ کے۔ اور جلال انتہائی عظیم المرتبت کیلئے ہے۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَيَقِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. جلیل کی جمع

أَجْلَاءً، أَجَلَّةٌ، جَلَّةٌ أَوْ جَلَّالٌ (بغیر التاء) انتہائی عظیم المرتبت ہوتا۔

(۹) قَلٌّ: یہ قَلِيلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی حقیر ہونے کے ہیں۔ قَلٌّ (ض) بِقَلِّ قَلَّةٌ بمعنی کم ہونا باعتبار مقدار کے، قلت جو ضد الکثرة ہے، کقولہ تعالیٰ: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثُرَ كَمْ (الآیة) اور یہاں باعتبار مرتبہ کم ہونا مراد ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ جل کے مقابلہ میں حقیر لانا چاہیے تھا، یہاں قَلٌّ کیوں لایا ہے؟ جواب یہ ہے کہ بعض کتب لغت میں صراحت ہے کہ قَلٌّ کے حقیر کے بھی آتا ہے لہذا کوئی اعتراض نہیں۔

(۱۰) اسْتَسْقَى: جس کے معنی ہے سیرابی طلب کرنا استعمال۔ یہ ”سَقَى“ سے مشتق ہے سَقَى (ض) سَقِيًّا بمعنی سیراب کرنا، پانی طلب کرنا، عیب لگانا یہ متعدی بدو مفعول استعمال ہوتا ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا.

(۱۱) أَلْوَبُلٌ: بمعنی سخت بارش۔ اس کے تین لغات ہیں (ا) وبل وابل ہیں خوب زوردار بارش (ض) ووبلا بمعنی خوب بارش برسنا۔ کقولہ تعالیٰ: فَاصْبِرْهَا وَابِلٌ فَتَرَكَهُ۔ (البقرہ)

(۱۲) طَلٌّ: کم بارش کو کہتے ہیں، اس کی جمع طَلَلٌ وَطَلَّلٌ آتی ہیں۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَإِنْ لَمْ يَصْبِهْهُ أَوَّابٌ لَمْ يَطَّلِ (ن) طَلًّا بمعنی ہلکی ہلکی بارش برسنا اور طَلٌّ کے معنی خفیف بارش و شبنم کو کہتے ہیں۔ بارش ترتیب کے اعتبار سے بایں طور ہے۔ وش، طش، طل، رد اد، نضح، هطل۔ بعض نے وابل وطل کے معنی شبنم بتائے ہیں۔ یہاں بڑے ادیب کو ”وطل“ سے چھوٹے کو ”طل“ سے تشبیہ دی ہے۔



وَأَتَعَلَّلَ بِعَسَىٰ وَلَعَلَّ فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلُوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْإِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْأَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَا شَانَ وَزَانَ.

ترجمہ:- اور دل بہلاتا تھا میں امید اور طمع کے ساتھ۔ پس جب کہ میں اتر احوالوان شہر میں۔ اور جانچا میں نے اپنے بھائیوں کو اور آزما یا میں نے اوزان کو۔ اور جانچ لیا میں نے (معلوم کر لیا) ان چیزوں کو جو عیب دار کرنیوالی ہیں اور زینت دینے والی ہیں۔

(۱) اتَعَلَّلُ: از تَعَلَّلُ ہے۔ اس کے ماخذ دو ہو سکتے ہیں (۱) عَلَاةٌ سے جس کے معنی ہے تھوڑی چیز کے ہیں یا یہ علت سے ہے جس کے معنی بہانہ یا بہانہ پکڑنے کے بھی آتے ہیں اور عَلَاةٌ جس کے معنی دلیل پکڑنے کے ہیں یہی معنی یہاں مراد لئے جاسکتے ہیں اور اس کے معنی نقل کے بھی آتے ہیں اور اس کا مجرد (ض، ن) سے بمعنی دوبارہ دودھ پینا یا متواتر پینا یا دل بہلانے کے بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) عَسَىٰ: افعال مقاربہ میں سے ہے اور فعل جامد ہے محبوب شے میں امید و رجاء کیلئے آتا ہے۔ اور مکروہ امر سے ڈرانے دھمکانے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور یہ حرف بھی ہو سکتا ہے لیکن یہاں جملہ مراد لیا ہے یعنی عَسَىٰ سے رجائی معنی مراد ہے یعنی قریب و نزدیک کے ہیں جیسے: قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدْفٌ لَكُمْ الْآيَةِ. کبھی یقین کے معنی میں آتا ہے۔ عَسَىٰ اور لَعَلُّ مفرد بولا جاتا ہے۔ لیکن مرکب مراد ہے جیسے: الْاَدِيبُ أَنْ يَلْقَانِي وَلَعَلَّ الْاَمِيرُ يَلْقَانِي.

(۳) لَعَلُّ: حرف مشبہ بفعل ہے جو توقع و ترجی اور امر محبوب کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اس پر ”ماکانہ“ بھی داخل کیا جاتا ہے جیسے لعل لعل۔ امید و توقع کیلئے کلام پاک میں آیا ہے اور مکروہ سے ڈرانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: لعل الشدة نازلة. اور لعل ممکن کے

ساتھ مخصوص ہے اور جس کے حصول کے متعلق وثوق ہو اس کے لامِ اَوَّل کو حذف کر کے ”عل“ کہنا بھی جائز ہے اور جب اس پر بیاہ متکلم کا اضافہ کیا جاتا ہے تو اکثر نون و قایہ سے تجرید کر لیتے ہیں، جیسے لعلی۔

(۴) حَلَلْتُ: یہ حُلُوْنَ مصدر سے ہے جس کے معنی نازل ہونے و اترنے کے ہیں اور احرامِ وحج کے ختم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (ن، ض) حَلَّوْا وَحَلَّلُوْا، بمعنی حلال ہونا، کقولہ تعالیٰ: فَلَمَّا حَلَّ لَهُ مِنَ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ (البقرہ)

(۵) حُلُوْا ن: (بالضم) یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ جس کا بانی حلوان بن عمران تھا ان کی نسبت سے یہ شہر مشہور ہے۔ الف نون زائد تان و عیبت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ یہ شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوا تھا۔ حَلَّ (ن، س، ک) حَلَّ، حُلُوْا نًا بمعنی بیٹھا ہونا اور (ن) سے بمعنی طلع کرنے کے بھی ہے۔

(۶) بَلُوْتُ: (ن) بَلَاءٌ وَبَلُوْا بمعنی آزمائش کرنا، امتحان کرنا، تجرید کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٍ۔ اور یہ (س) سے بھی آتا ہے جس کے معنی پرانا ہونے کے ہیں۔ يُقَالُ بَلَى الثَّوْبُ. کپڑا پرانا ہوا۔

(۷) اِخْوَانٌ: یہ جمعِ آخ کی بمعنی بھائی اس کی جمع اِخْوَانٌ (بالضم) اِخْوَةٌ (بکسر الهمزة وضمها) وَاخُوْتُ وَاخَاءُ بھی آتی ہیں اس کا فعل از نرفنا قص وادی ہے۔ کما فی القرآن: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ. الآیة. وَالْجَمْعُ اِخْوَانٌ، (بالضم وکسر) اور بعض کے نزدیک آخ جو دوست کے معنی میں ہے اس کی جمع اِخْوَانٌ ہے۔ اِخْوَانٌ اِخْوَةٌ. بھائی دوست بنا۔ تاخی دوست یا بھائی بنانا۔ وفی التنزیل: فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ۔ (النساء)

(۸) سَبْرٌ: اس کا مصدر ”سَبَرٌ“ ہے بمعنی آزمانا (ن، ض) سَبَرٌ کے اصلی معنی ہے زخم کی گہرائی ناپنا، یا وہ آلہ جس سے گہرائی ناپتے ہیں۔

(۹) اَوْزَانٌ: یہ وزن کی جمع ہے بمعنی بوجھ، تول۔ کقولہ تعالیٰ: وَزَنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ۔ (الشعراء) وَزَنَ يَزِنُ (ض) وَزْنًا وَزِنَةٌ بمعنی تولنا، وزن کرنا وَزْنٌ (ک) وَزَانَةٌ بمعنی ثقیل و بوجھل ہونا۔

(۱۰) خَبْرٌ: (ک) بمعنی تجرید کرنا و آزمانا۔ یقال خبرت ای عرفته (ن) سے بھی آتا ہے اس کا مصدر خَبِرْتُ (خاء تینوں حرکتوں سے) آتے ہیں ظاہری و باطنی حال معلوم کرنے کو کہتے ہیں، مرتحیہ۔

(۱۱) مَاشَانٌ: ما موصولہ ہے اور شانہ جوف یائی ہے اس کا مصدر شَيْنٌ ہے (ض) سے بمعنی عیب لگانا۔ یہ زین کی ضد ہے، یقال شان شَيْنًا بمعنی عیب لگایا۔ شان (ن) شَوْنَا بمعنی سر کے کندھے کشادہ کرنا، تاکہ جوئیں نکل جائیں اور شَيْنٌ تَفْعِيلٌ سے بمعنی خوشنما لکھنا۔

(۱۲) زَانٌ: زان یزین (ض) زَيْنًا وَزَيْنَةٌ بمعنی زینت دینا اور ”شان“ و ”زان“ دونوں کے مفعول محذوف ہیں ”ای شانها و زانها“ اس میں ”ها“ ضمیر حلوان کی طرف راجع ہے یا ”شانهم و زانهم“ میں ”هم“ کی ضمیر اخوان کی طرف راجع ہوگی، یا تقدیری عبارت ہوگی شاننی و زاننی، یا شان الناس و زان الناس۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ۔ (الملك)



الْفَيْتُ بِهَا اَبَارُؤُ الدُّسْرُوْجِي يَتَقَلَّبُ فِي قَوَائِبِ الْاِنْتِسَابِ وَيَخِيْطُ فِي اَسَالِيْبِ الْاِخْتِسَابِ فَيَدْعِي

تَارَةً أَنَّهُ مِنَ الْإِسْأَانِ.

ترجمہ:- تو میں نے پایا اس شہر میں ابو زید سرودی کو۔ جو اپنے نسب کو رد و بدل کر کے بیان کر رہا تھا۔ اور اپنے کمائی کے مختلف راستوں میں لڑکھڑاتا پھرتا تھا (ہاتھ پیر مارتا تھا) پس وہ کبھی دعویٰ کرتا تھا ساسان کی اولاد ہونے کی۔

(۱) اَلْفَيْتُ: اس کا مصدر اَلْفَاءُ ہے جس کے معنی پالینے کے آتے ہیں اس کا مجرد لَفَاءُ کے ہیں بمعنی حقیری کے ہیں کیونکہ جو چیز انسان پائے وہ بعد حصول حقیر معلوم ہونے لگتی ہے۔ یا وہ حقیر چیز جو ہر کس و نا کس اٹھا سکے۔ کقولہ تَعَالَى: بَلِ نَتَّبِعُ مَا لَفَيْنَا عَلَيْهِ اِبَاءَ نَابِهًا. اِی فیہا اور ایک لفظ آتا ہے ”وجدان“ جو مطلق پالینے کو کہتے ہیں، لَفَاءُ (ف) لَفَاءُ و لَفَاءُ. اَلْعُوْدُ بمعنی لکڑی چھیلن اور (س) سے لَفَاءُ الشَّیءِ بمعنی باقی رہنا۔

(۲) یَتَقَلَّبُ: از تَفَعَّلَ بمعنی الٹ پلٹ کرنا۔ و فی القرآن: فَلَا یَغْرُکْ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ. اور تَفَعَّلَ سے قَلَّبَ بمعنی گھمانا۔ مجرد (ض) قَلَّبًا بمعنی پلٹنا، اَلثَّنَا کرنا، اَلثَّنَا کرنا بمعنی دل، تبدیلی، عکس، جمع قلوب۔ قَلَّبَ بمعنی بادام یا اخروٹ کی گری جمع قَلُّوْبَاتٌ۔ (۳) قَوَّالِبِ: جمع ہے قالب کی ہے بمعنی سانچہ و نمونہ جس سے اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ یہ (بکسر اللام و الفتح) دونوں طرح مستعمل ہیں اور قَالِبٌ (بفتح اللام و کسرها) اسم جامد ہے بمعنی سانچہ صحیح نخوں میں قَوَّالِیْبِ (بالیاء) ہے مگر یہ صرف وزن کی ضرورت کی وجہ سے جمع کیلئے نہیں۔

(۴) اِنْتِسَابٌ: مصدر ہے از اِتِّعَالَ بمعنی نسبت بیان کرنا یا منسوب ہونا اس کا مجرد (ن، ض) سے ہے۔ کقولہ تَعَالَى: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا۔ (الفرقان) اس کے مصادر نَسَبًا و نِسْبَةً بمعنی نسبت بیان کرنا، اور نَسَبٌ کی جمع اِنْسَابٌ ہے بمعنی قرابت۔ (۵) یَتَخَبَّطُ: از (ض) خَبَطًا بمعنی خوب پیٹنا، بھٹکتے پھرنا، ٹٹولتے پھرنا۔ یعنی راہ یاب نہیں ہونا، اصل میں بمعنی درخت کے پتے جھاڑنے کے آتا ہے۔ یا کوئی کام بغیر سوچے سمجھے کرنا۔ لیکن یہاں مراد اونٹنی کا پیاس کی وجہ سے اوپر اوہر پاؤں مارنا ہے۔ کقولہ تَعَالَى: یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔ (البقرہ)

(۶) اِنْسَالِیْبِ: یہ جمع ہے اسلوب کی بمعنی طرز و طریقہ خواہ فعلی ہو یا قولی اور اس کے معنی شیر کی گردن کے بھی آتے ہیں (ن) سَلَبًا و سَلْبًا، بمعنی زبردستی چھیننا، سَلَبٌ (س) سَلَبًا بمعنی ماتم کے کپڑے پہننا۔ اِنْسَلَبٌ: تیز چلنا۔

(۷) اِنْحِسَابٌ: مصدر از اِحْتِئَالَ بمعنی اپنے لئے کمانا، اور اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی غیر کیلئے کمانا ہے مصدر كَسَبًا و كَسْبًا ہے، کقولہ تَعَالَى: لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ.

(۸) فَيَدْعُوْهُ: اصل میں یدتعی تھا۔ از اِدْتِعَالَ دعویٰ سے مشتق ہے اس کا مصدر دَعْوَةٌ ہے (بالفتح) بمعنی کسی اور کے دعویٰ کرنا اور دَعْوَةٌ بِالْكَسْرِ کے معنی نسب کے دعویٰ کے آتے ہیں یہاں پر دعویٰ کرنا مراد ہے، دَعَا (ن) دُعَاةٌ بمعنی بلانا دعا کرنا۔ قال تَعَالَى:

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ. (یس)

(۹) تَسَارَةٌ: بمعنی ایک مرتبہ، ایک بار، کبھی۔ جمع اس کی تارات آتی ہے اور تَسَرُّوْرَةٌ بھی جمع ہیں۔ اور ”مِنُو“ بھی جمع ہے۔ اور تَارَةٌ

بعض کے نزدیک واوی ہے اور بعض کے نزدیک یائی ہے بمعنی مرتبہ (ف) تارہ تارہ بمعنی چھڑکنا۔ افعال سے اِتَّارَہُ بمعنی دیکھنا۔
قال تعالیٰ: ام امنتم ان یُعیدکم فیہ تارَہُ اُخروی۔

(۱۰) ساسان: یہ شاہان فارس کا لقب ہے یا فارس کے باشاہوں میں سے اول بادشاہ کا نام ہے جو مغلوب ہو کر بھاگ گیا تھا تو اس کے قبیلہ والوں نے یہ کہا کہ ہم آل ساسان میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے۔



وَيَعْتَزِي مَرَّةً إِلَى أَقْيَالِ غَسَّانٍ وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِي شِعَارِ الشُّعْرَاءِ وَيَلْبَسُ حِينًا كِبْرَ الْكُبْرَاءِ.
ترجمہ: اور کبھی وہ نسبت بیان کرتا تھا شاہان غسان کی طرف۔ اور کبھی وہ شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا تھا۔ اور کبھی بزرگوں کا لباس پہنتا تھا۔

(۱) يَعْتَزِي: اس کا مصدر اِعْتَزَاءُ آتا ہے از اِتْعَالَ بمعنی نسبت بیان کرنا، منسوب کرنا یا کسی کی طرف منسوب کرنا اور تَفْعِيل سے تعزیه کے معنی صبر دلانا اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی صبر کرنا۔ عَزَا (ن) عَزَوًا بمعنی منسوب کرنا، نسبت کرنا، الزام لگانا عَزَى (ض) عَزِيًا بمعنی منسوب کرنا۔ تَفْعِيل سے منسوب ہونا۔

(۲) مَرَّةً: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع مَرَاتٍ و مَرَاثٍ اور مَرُورٌ و مَرُورٌ بھی جمع آتی ہیں، کما فی الفرقان: سنعذبهم مرتین (التوبہ) اور مِرَّةً (بالکس) مِرَاةً بمعنی صفراء، پت۔ مَرُ (بالضم) بمعنی کڑوا، تلخ، تکلیف۔ مَرَّ (ن) مَرُورًا بمعنی گذرنا، عبور کرنا، اور ”مِرَاةً“ بمعنی تلخی، کڑواہٹ، مَرُورٌ تَفْعِيل سے کڑوا بنانا، مَرَّ (س) مَرَاةً بمعنی کڑوا ہونا۔

(۳) أَقْيَالٌ: یہ قَيْلٌ (بالتشديد والتخفيف) کی جمع ہے بمعنی سردار، رئیس اس کی جمع قِيُولٌ بھی آتی ہے۔ أَقْوَالٌ و قِيُولٌ آتی ہیں اور جو لفظ قبیل کے وزن پر ہوتا ہے، اس میں تشدید و تخفیف دونوں ہوتے ہیں جیسے: میت، جید۔ اور قبیل اصل میں قبول تھا اور قبیل کے معنی وزیر یا بڑے بادشاہ کے بھی آتے ہیں۔

(۴) غَسَّانٌ: ملک شام میں ایک کنواں کا نام ہے، ایک یمنی قوم اس کے پاس اتری تھی اور اسی کی طرف منسوب ہو گئی یا غسان شام میں اس چشمہ کا نام ہے کہ جہاں اہل یمن نے میل عرم سے بھاگ کر سکونت اختیار کی تھی، یا ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے اس لئے مشہور تھا کہ دوسرے قبائل اس کے مقابلہ میں ہتھیج تھے۔ غسان، از (ن) بمعنی چھپانا۔ یا چھپانے والا گویا جو قبیلہ ان کے مقابل ہوتے اس کو چھپالیتے تھے۔ یا غسان ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے۔

(۵) يَبْرُزُ: صیغہ مضارع اس کا مصدر بَرَزًا آتا ہے بمعنی ظاہر ہونے اور نکلنے کے ہیں برسزیرز (ن) برسزای خروج۔ ومنہ البراز۔ کما فی القرآن: لبرز الذين كتب عليهم القتال۔ اور براز کے اصلی معنی ہے خروج الی البراز۔ کما فی الحدیث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا اراد البراز ابعده۔ اور براز کے معنی ظاہر کرنا۔

(۶) طَوْرًا: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع اطوار ہے یا اندازہ کے معنی میں استعمال ہے۔ کما فی القرآن: وقد خلقکم اطوارا

(نوح)۔ (ن) طور او طور انا بمعنی قریب ہونا۔

(۷) شِعَارًا: اس کی جمع أَشْعُرَةٌ و شُعْرٌ آتی ہیں یعنی وہ خاص آواز جس کو چند لوگ آپس میں مخصوص کر لیتے ہیں تاکہ کوئی اور نہ سمجھ سکے، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے لئے میدان جنگ میں ”اللہ اکبر“ کو متعین کر لیا تھا۔ یا لڑائی وغیرہ کے وقت پکارنے کی خاص آواز یا اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر پر بالوں سے متصل ہو۔ یا اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو عورت اپنے سر پر ڈالتی ہے تاکہ کپڑا تیل سے محفوظ رہے جیسے بنیان، میل خوری وغیرہ۔ اس سے اوپر والا کپڑا کو ”ذَنَارٌ“ کہتے ہیں۔ الذَنَارُ الَّذِي فَوْقَ الشُّعَارِ۔ کمافی الحدیث: الانصار شِعَارًا وَالنَّاسِ ذَنَارًا۔ اور ذنار کی جمع ذنر ہے اور اس کے (شعار) کے معنی گھوڑے کی جھول بھی ہے شعر الثوب (ن) سے کپڑے میں بال بھرنا۔ شعر الرجل (ن) سے شعر کہنا۔

(۸) الشُّعْرَاءُ: یہ شاعر کی جمع ہے یہ (ن، ک) سے مستعمل ہے بمعنی علم و بمعنی شعر کہنا۔ شِعْرًا و شِعْرًا و شِعْرًا بمعنی جانتا محسوس کرنا۔ فی التنزیل: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ۔ (الشعراء)

(۹) يَلْبَسُ: از مع بمعنی لباس پہننا۔ اور لباس کی جمع لِبْسٌ و الْبَسُ آتی ہیں: وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خَضْرَاءَ۔ (الكهف)

(۱۰) حِينٍ: بمعنی وقت جمع اس کی أَحْيَانٍ و أَحْيَانِينَ آتی ہیں۔ (ض) قریب ہونا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ۔ (الانبیاء)

(۱۱) كَبِيرٌ: (بکسر الکاف) بمعنی بڑائی و عظمت و بڑا گناہ جیسے کفر و شرک۔ کبیر کی ضد صغیر ہے اس کی جمع كِبَارٌ و كِبَرَاءٌ آتی ہیں یہ (ک) سے ہے مصدر كَبَّرَ او كَبَّرَاتٌ بمعنی بڑا ہونا۔ اور کبیر کی جمع كِبَرَاءٌ و كِبَرٌ و كِبَرَةٌ و كِبَارَةٌ بھی آتی ہیں۔



بَيِّدَ أَنَّهُ مَعَ تَلَوْنٍ حَالِهِ وَتَبَيَّنَ مُحَالِهِ يَتَحَلَّى بِرُوءٍ وَرِوَايَةٍ وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ.

ترجمہ:- لیکن علاوہ اس بات کے تحقیق کہ وہ باجوہ رنگ برنگ ہونے اپنی حالت کے۔ اور ظاہر ہونے جھوٹ (دروغ گوئی) کے۔ پھر بھی وہ حسن صورت و نقل و حکایت اور باہمی رواداری اور عقلمندی اور تعجب میں ڈالنے والی بلاغت کے۔

(۱) بَيِّدَ: یہ علی اور غیر کے معنی میں آتا ہے۔ یہ اسم لازم آن اور اس کے اسم خبر (معمولین) کی طرف مضاف ہوتا ہے بمقابل: فلان کثیر المال بیدانہ بخیل ای غیرانہ بخیل۔ بَادِيْبِيْدُ (ض) بَيِّدًا بمعنی ہلاک ہونا، جنگل کو بھی کہتے ہیں کیونکہ جنگل بھی لوگوں کی ہلاک ہونے کی جگہ ہے۔

(۲) تَلَوْنٌ: یہ تفاعل کا مصدر ہے اور یہ لون سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ برنگ ہونے کے ہیں اور رنگ بدلنے سے حالت بدل جاتی ہے لہذا اس کے معنی تغیرات کے بھی آتے ہیں تفعیل سے تَلَوِينٌ بمعنی رنگین کرنا۔ (ض) لَيْنًا بمعنی نرم ہونا۔

(۳) حَالِهِ: حال کے معنی حالت اور شان کے آتے ہیں، حَلٌّ (ن) حَلَّالٌ العقدة بمعنی کھولنا۔ حَلٌّ (ن، ض) حَلَلًا و حَلُولًا بمعنی نازل ہونا (ض) سے حَلَالٌ بمعنی حلال ہونا، (س) حَلَلًا پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔

(۴) تَبَيَّنَ: یہ تفاعل کا مصدر ہے لازمی ہے بمعنی ظاہر ہونا کمافی القرآن: فَدَتَبَيَّنَ الرَّشِدُ مِنَ الْعِي (البقرہ)۔ مجرد (ض) سے

بمعنی بیان کرنا۔ مرتحقیقہ۔

(۵) مُحَالٌ: مُحَالٌ (بضم المیم و کسرھا) اس کے معنی ناممکن اور جھوٹ و باطل کے آتے ہیں اور (بکسر المیم) مُحَالٌ۔ بمعنی مکروفریب کے آتے ہیں (س، ف) مَخْلًا وَمُخْوَلًا (ک) مَحَالَةٌ بمعنی قحط زدہ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَهُوَ شَدِيدُ الْمُحَالِ۔

(۶) يَتَحَلَّى: یہ حُلُوْا مصدر (ن) سے بمعنی شریں ہونا، اجوف واوی ہے۔ اگر اجوف یائی ہو تو اس کا مصدر حَلِيَّةٌ (س) ہے بمعنی زیور و زینت اور مزین ہونے کے آتے ہیں۔

(۷) بَرُوَاءٌ: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر، رونق اور اصل میں یہ روی و روی (س) سے بمعنی سیراب ہونا صفت رِيَّانٌ ہے، (ض) بمعنی نقل الحدیث اگر (بکسر الراء) ”رواء“ بہو تو بمعنی جس سے چوپائے پر سامان باندھتے ہیں۔

(۸) رِيَّانٌ: بمعنی نقل کرنا مصدر ہے از (ض) یا نقل الحدیث یا نقل الکلام مراد ہے اور (س) سے بمعنی سیراب ہونا، افعال سے سیراب کرنا، اس کی صفت رِيَّانٌ ہے بروزن عطشان بمعنی سیراب اور ”رِئِي“ (بکسر الراء) بمعنی سیرابی، قد مرتحقیقہ۔

(۹) مُدَارَاةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی رعایت کرنا اور ملاحظت اور نرمی کرنا اور صلح آشتی کرنا، خاطر تو واضح کرنا اور دھوکہ دینا و دغا بازی کے معنی بھی آتے ہیں اور مداراة اصل میں ذَرِيًّا (ض) بمعنی دھوکہ دینا، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا تاکہ ان کی بدگوئی اور شر سے بچا جاسکے اسی وجہ سے اس کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی جاتی۔

(۱۰) دِرَايَةٌ: یہ مصدر ہے بمعنی سمجھنا۔ ذَرِيًّا و دِرَايَةٌ مصدر ہیں (ض) عقلمندی و دانائی کے بھی آتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهُ يَحْدُثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا. (الطلاق)

(۱۱) بَلَاغَةٌ: ای مطابقت الکلام لمقتضى الحال۔ یہ مصدر ہے از کرم. يقال بلغ الرجل. ای صار بليغا۔ فصيح و بليغ ہونا، اور (ن) بُلُوغًا بمعنی پہنچنا، قال تعالیٰ: وَقُلْ لَهُمْ فِي انْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا۔ (النساء)

(۱۲) رَائِعَةٌ: بمعنی گھبرانے والا و تعجب میں ڈالنے والا، رَاعٍ يَرُوْعُ (ن) رَوْعًا، رَوْعًا، رَوْعًا بمعنی گھبرانا۔ اور رَوْعٌ بمعنی خوبصورت چیز کے اپنے بھلی معلوم ہونے کے ہیں، اس کی جمع آرَوَاعٌ و رَوْعٌ بھی ہے۔ اور (س) رَوْعًا یعنی وہ شخص جس کا حسن یا شجاعت تعجب انگیز ہو۔ قَالَ تَعَالَى: فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ۔ (ہود)



وَبَدِيَهِيَّةٍ مُطَاوِعَةٍ وَأَدَابٍ بَارِعَةٍ وَقَدَمٍ لِأَعْلَامِ الْعُلُومِ فَارِعَةٍ فَكَانَ لِمَحَاسِنِ الْآتِيَةِ.

ترجمہ:- اور فی البدیہہ عمدہ کلام کی قدرت، اور ایسے آداب کے جو سبقت کرنے والے تھے۔ اور ساتھ ایسے قدم کے جو چڑھنے والے تھے علوم کی چوٹیوں پر۔ پس تھا وہ ابو زید ان سب آلات (صفات) سے مزین۔ (یعنی علوم کی خوبیوں سے)

(۱) بَدِيَهِيَّةٌ: یہ مصدر ہو سکتا ہے یعنی وہ کلام جو بلا سوجے کہے مگر اچھا بھی ہو از فتح اس کا مصدر بَدَاهَةٌ ہے۔ بَدَةٌ (ف) يَبْدُهُ بَدَهَا و بَدِيَهِيَّةٌ و بَدَاهَةٌ بمعنی جھٹ پٹ، اچانک ہونا یا اچانک جا لینا۔

(۲) مُطَاوَعَةٌ: (بکسر الواو، اسم فاعل) ہو تو معنی ہے، پیچھے پیچھے چلنے والا، اگر (بفتح الواو، اسم مفعول) ہے تو معنی ہے اطاعت اور خوشی سے کام کرنا۔ اور طَوَّعَ سے ماخوذ ہے۔ اور مطاوعۃ مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مجرد طَاعَ (ن) طَوَّعًا بمعنی تابع فرمان ہونا، فرما بردار ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَكَذَلِكَ نَسَلْنَا مِنَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوَّعًا وَكَرْهًا۔ (ال عمران)

(۳) آذَاب: یہ ادب کی جمع ہے بمعنی علوم، تمیز، اخلاق، سلیقہ، طریقہ شائستگی، حسن عمل۔ آذَبَ (ض) آذَبًا بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت ولیمہ کرنا، آذَبَ تَأْدِيبًا از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، قدم تحقیقہ۔

(۴) بَارِعَةٌ: ای فَائِزَةٌ بمعنی فوقیت لے جانا اور کامل ہو جانا بقال برع الرجل اذا فاق علی غیرہ۔ اس کے معنی کبھی تعجب میں ڈالنے کے آتے ہیں مصدر بُرِزَ وَبَرَّاعَةٌ (ف، ک، س) بمعنی علم و فضل یا جمال میں فوقیت لے جانا تبرع تفعیل سے ہے۔

(۵) قَدَّمَ: اس کی جمع قَدَمٌ وَأَقْدَامٌ ہیں۔ قدمت بمعنی قدم ہونا۔ قَدَّمَ، آگے، سامنے۔ قَدَّمَ (س) قَدَّمَ مَعْنَى آتَا، لَوْثًا۔ قَدَّمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی پرانا ہونا، قَدَّمَ تَقْدِيمًا، بمعنی آگے کرنا، پرانا کرنا، آگے بڑھانا، ترقی دینا، پیشکش کرنا، تقدم بمعنی آگے بڑھنا، ترقی کرنا۔

(۶) لِأَعْلَامٍ: یہاں لام ”علی“ کے معنی میں ہے اور ”أَعْلَامٌ“ یہ عَلَمٌ کی جمع ہے بمعنی علامت، پہاڑ، یا پہاڑ کی چوٹی یا جھنڈا، وافی التنزیل: وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشِئَاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (الرحمن) اور علم (س) سے جانا۔ عَلَمُهُ (ض، ن) عَلَمًا بمعنی نشان لگانا۔

(۷) فَرَّارَةٌ: یہ قَدَمٌ کی صفت ہے۔ ای صَاعِدَةٌ بمعنی چڑھنا۔ یہ لفظ من الاضداد ہے یہاں معنی اول مراد ہے، فرع (ف) فَرَّوَعًا وَفُرُوعًا بمعنی اترنا و چڑھنا دونوں معنی میں مستعمل ہیں ومنه التفریع۔

(۸) لِمَحَاسِنٍ: ای لاجل محاسن۔ یہ حسن کی جمع ہے جیسا کہ (مساوی سوء کی جمع ہے) اور حسن بمعنی خوبیاں، حُسْنٌ (ك) حُسْنًا بمعنی بہتر ہونا، عمدہ ہونا، افعال سے بمعنی احسان کرنا، بھلائی کرنا۔ استحسان استفعال سے بمعنی پسند کرنا، اچھا سمجھنا، تحسین تفعیل سے بمعنی بہتر بنانا، تحسن تفعیل بہتر ہونا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَحَسَنَ أَوْلَئِكَ رَفِيقًا۔ (النساء)

(۹) الْآلَاتُ: یہ آلۃ کی جمع ہے جس کے ذریعہ سے کاروبار کیا جائے، آلہ، ہتھیار، اوزار۔ اور اس کی جمع آل بھی آتی ہے، آلۃ وہ ظرف جس کے ذریعہ کاروبار کیا جائے بمعنی اوزار، ہتھیار۔ یہاں پر مراد علوم ہیں الآت، و آل بھی جمع ہیں۔ آلۃ یصل میں آلۃ تھا اس میں تاء عوض کی ہے۔ آل (ن) آلًا بمعنی نیزے سے مارنا۔ آل (ض) آلًا، الْيَلَاوُ الْآلَا الْمَرِيضُ بمعنی کراہنا۔ آلَت (ض) الْتَاوُ الْيَلَاوُ بمعنی گھٹانا۔ ومنه قوله تَعَالَى: وَمَا التَّنْهَمُ مِنْ عَمَلِهِمْ۔ (الطور)



يُنْبَسُ عَلَى عِلْمِهِ وَلَسَعَةً رَوَيْتَهُ يُضْبِي إِلَى رُوَيْتِهِ. وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهِ يُرْعَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهِ
ترجمہ:- اور پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر۔ اور اس کے علم و روایات کی وسیع ہونے کے سبب اور اس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی۔ اور بوجہ دھوکہ دینے اس کی قوت کلام کے، اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلے سے۔

(۱) يُنْبَسُ: از (س) لَبَسًا بمعنی کپڑا پہننا اور (ض) سے بمعنی مل جانا یا مشابہ ہونا خلط ملط کرنا اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں

ومنہ اللباس بمعنی مایلبسُ. قَالَ تَعَالَى: يَلْبَسُونَ ثِيَابًا مِّنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ. (الكهف)

(۲) عَلَّاهُ: یہ علّٰی کی جمع ہے بمعنی حالت یا عیب یا بیماری کے۔ لیکن عیب کے معنی، مجاورہ کے خلاف ہیں یہاں اس سے مراد بیماری ہے اس کی جمع علل بھی آتی ہے جمع أَعْلَالٌ. عَلٌّ (ن، ض) سے بمعنی مریض ہونا، معیوب ہونا اور عَلَّی عَلَّاهُ یہ یلبس کا نائب فاعل ہے یا علی بمعنی مع کے ہے۔

(۳) لِسَعْتِهِ: بمعنی کشادہ ہونا قدرت، طاقت، مالداری، سہولت. وَسِعَ (س) سِعَةً وَسَعًا بمعنی وسیع ہونا گنجائش رکھنا (س، ح) یہ ضیق کی ضد ہے کقولہ تَعَالَى: وَسِعَتْ رَحْمَتِي كُلَّ شَيْءٍ. (الاعراف)

(۴) يَصْبِي: صَبَى (ن) صُبُوٌّ وَصُبُوءٌ مصدر آتے ہیں بمعنی مائل ہونا، افعال سے اِصْبَاءٌ مائل کرنا اور (ض) سے مائل ہونے کے آتے ہیں ومنہ الصبی کیونکہ بچوں کی طبیعت ہر چیز کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہے. کقولہ تَعَالَى: أَصْبُ إِلَيْهِنَّ. صَبَى کی جمع صَبِيَّانِ آتی ہے اور صبی کو صبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ کھیل کود کی طرف مائل رہتا ہے۔

(۵) خَلَابَةٌ: بمعنی دھوکہ دینے اور فریفتہ کرنے کے آتے ہیں. خَلَبَ (ن) خَلْبًا وَخِلَابَةً ای خدعہ بمعنی باتوں باتوں میں دھوکہ دینا، (ض) سے بھی یہی معنی ہے۔ ومنہ البرق الخلب۔ بہت دھوکہ دینے والی بگلی۔ الذی لا غیث فیہ کانہ خَادِعٌ.

(۶) عَارِضَةٌ: ای ماییدومن الوجه وقت الضحك بمعنی چہرہ، بیان۔ عَرَضٌ سے مشتق ہے بمعنی کلمات ذوات عرض، یعنی پیش کرنا، چہرہ، اور فصاحت و بلاغت فی الکلام اس کے معنی آتے ہیں (ض) یقال عرض الشيء بفلان. یعنی اس کو ظاہر کیا، عرض علیہ پیش کیا یا دکھایا اور مفاعلہ سے عارض مُعَارِضَةٌ وَعَوَارِضًا بمعنی عدول کرنا، بچنا، معارضتہ بمعنی مقابلہ کرنا بھی آتا ہے۔

(۷) يَرْغَبُ: از (س) رَغْبَتٌ کرنا اور مَحَبَّتٌ سے ارادہ کرنا مصدر رَغْبًا وَرُغْبًا وَرُغْبَةً جب صلح آتا ہے اس کے معنی اعراض کے آتے ہیں. کما فی الحدیث: النکاح من ستنی. فمن رغب عن ستنی فلیس منی۔ اگر صلہ ”الی“ ہو تو رغبت کرنے کے معنی میں ہے۔ رغب الیہ. رغبت کرنا۔

(۸) مُعَارِضَةٌ: ای مقابله. یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مقابلہ کما فی الحدیث: ان جبرئیل علیہ السلام یعرض القرآن فی کل سنة. عرض (ض) سے پیش کرنا (س) ظاہر ہونا و ہمیشہ نہ رہنا، (ک) عَوَارِضَةٌ چوڑا ہونا۔ صفت عربیض و عَوَارِضٌ ہیں۔ عَرَضٌ (ن) عَرَضًا مکہ، مدینہ یا ان کے درمیان اطراف میں جانا. عَرَضٌ لَهُ تَفْعِيلٌ ہے پیش کرنا۔ اعراض عنہ روگردانی کرنا۔



وَلَعْدُوْبَةٌ اِيْرَادِهِ يُسَعْفُ بِمُرَادِهِ فَتَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِهِ لِخَصَائِصِ آدَابِهِ. وَنَافَسْتُ فِي مُصَافَاتِهِ لِنَفَائِصِ صِفَاتِهِ. ترجمہ:- اور بسبب شیریں ہونے اس کے کلام لانے کے۔ پوری کیجاتی تھیں اس کی مرادیں۔ پس پزلایا میں نے ان کے دامن کو اس کے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے۔ اور رغبت کرنے لگائیں نے اس کی عمدگی صفت کی وجہ سے اس کی سچی دوستی میں۔

(۱) عَدُوْبَةٌ: یہ مصدر ہے (بضم العين) بمعنی شیرینی، شیریں کلام، پاکیزہ ہونا، خوشگوار ہونا. عَدُوْبَةٌ (بفتح العين) بمعنی بیٹھا ہونا.

کما فی القرآن: هَذَا عَذَبٌ مُرَاتٍ. عَذَبَ (ض) عَذَبًا بمعنی چھوڑنا و ترک کرنا۔ اور عَذَبَ کے اصل معنی منع کے ہیں چونکہ یہ عَذَبَ بمعنی پیاس کو منع کرتا ہے از کرم اور تَعَفُّل سے تعذیب بمعنی ازالۃ العذوبۃ ای عذوبۃ الحیوۃ یعنی ایذا رسانی، تکلیف دینا اور (س، ف) سے بھی آتا ہے عَذَبًا وَعَذُوبَةً بمعنی بیٹھا ہونا۔

(۲) ایزاد: مصدر از افعال بمعنی عمدہ کلام بیان کرنا یا جانوروں کو پانی پلانے کیلئے گھاٹ پر لیجانا اس کا مجرد از (ض) وارد ہونا۔ کما فی حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ: اخذ بلسانہ وقال هذا الذی اور ذنی فی المواردی موارد المہلکۃ۔

(۳) یُسَعَفُ: اسعَاف، مصدر سے ہے بمعنی کامیاب کر دینا۔ یہ سَعَفَ (ف) سَعَفًا بمعنی کامیاب ہونا، پورا کرنا۔ یقال سَعَفَ بمرادہ ای قضی حاجتہ وساعد مطلوبہ۔ اسعَاف بمعنی مراد کے مطابق کامیاب کرنا یا کامیاب کر دینا۔ یا امیدوار کے مقصد سے بہت زیادہ پورا کرنا۔

(۴) مُرَادٌ: ایزاد مصدر افعال سے ہے بمعنی مطلوب و مقصود۔ اور ”بمُرَادِهِ“ میں باز آمدہ ہے ای مرادہ یُسَعَفُ کا قائم مقام فاعل ہے اور رَادٌ (ض) یُرُوذِرُوذًا بمعنی طلب کرنا۔

(۵) فَتَعَلَّقَتْ: اس کا مصدر تعلق ہے از تَعَلَّقَ بمعنی متعلق ہونا۔ یقال تعلق بہ۔ جب کہ وہ اسکے ساتھ لڑکا ہوا ہو۔ عَلِقَ (س) عَلَقًا وَعَلَقْتُو عَلُوًا بمعنی متعلق ہونا۔

(۶) اَهْدَابٌ: یہ هَذَبٌ وَهَذَبٌ کی جمع ہے بمعنی طرہ، پھندا، دامن۔ اور هَذْبَةٌ واحد ہے از (س) اس کا مصدر هَذَبًا ہے بمعنی پلک یا دامن یا هَذْبَةٌ وہ تا کہ جو کپڑے کے کنارے پر لگتا ہو۔ اسی لئے پلک کے بال کو کہتے ہیں۔ یقال: هَذِبَ الْعَيْنُ هَذْبًا جبکہ پلک کے بال لائے ہوں۔ کما فی حدیث رفاعہ رضی اللہ عنہا: مَا مَعَهُ إِلَّا كَهَذْبَةِ الثَّوْبِ، باهدابه میں باء تعدیہ کیلئے ای اخذت باهدابه۔ هَذِبَ يَهْدِبُ (س) هَذْبًا بمعنی پلک بڑھ جانا اور (ض) سے بمعنی قطع کرنا۔

(۷) خَصَائِصٌ: یہ خاصیت کی جمع ہے بمعنی مایختص بالشئ یعنی جو چیز اپنے نفس کیلئے پسند کی جائے یا خاص کی جائے، کقولہ تعالیٰ: یختص برحمته من یشاء (البقرہ) خَصَّ (ن) خَصًّا وَخُصُوصًا وَخُصُوصِيَّةً۔ ای منسوب الی الخاصۃ ضد العامۃ۔

(۸) نَفَاسَتْ: صیغہ واحد متکلم از مفاعلت اس کے مصادر مُنَافَسَةٌ وَنَفَاسًا ہیں بمعنی کسی نفس چیز میں محبت کرنا یا رغبت کرنا۔ یقال نَافَسَ نِفَاسًا وَنِفَاسَةً یعنی اس نے محبت کی، نَفَسَ (ك) نَفَاسَةً بمعنی نفس عمدہ ہونا۔ نَفَسَ عَلَيْهِ بِالشَّيْءِ بَجَلٍّ کی از (س) نَفَاسًا وَنِفَاسِيَّةً۔

(۹) مُصَافَاتٌ: یہ مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی خالص دوستی، باہم و دیگر خالص محبت کرنا یہ صَفَوْتُ سے مشتق ہے۔ صَفَا (ن) يَصْفُو صَفْوًا وَصَفَاءً یعنی وہ محبت جو کدورت کے خلاف ہے۔ و فی القرآن: ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و ال ابراہیم و ال عمران علی العلمین۔ (ال عمران) اور افعال سے اصطفاء بمعنی اختیار پسندیدہ۔

(۱۰) نَفَائِسٌ: یہ نَفِيسَةٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ و نَفِيسٌ و مرغوب ہونا۔ نَفَسَ (ك) نَفَاسَةً وَنِفَاسًا وَنُفُوسًا نَفَسًا بمعنی نفس ہونا،

مرغوب ہونا۔ مرتحقیقہ

(۱۱) صِفَات: یہ صفت کی جمع ہے بمعنی الاخلاق والاعادات. وَصَفَ (ض) يَصِفُ وَصْفًا وَصِفَةً یعنی اس کی تعریف بیان کی۔
صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے واصف
کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدہ
عدۃ واد کو حذف کر دیا اور اس کے آخر میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔



(۱) فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوهُمُومِي وَأَجْتَلِي
(۲) أَرَى قُرْبَهُ قُرْبِي وَمَعْنَاهُ غُنِيَةٌ
وَلَيْشَاعَلِي ذَلِكَ بُرْهَةً.

ترجمہ:- (۱) پس دور کرتا تھا میں اس کی وجہ سے اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں اپنے زمانہ کو کشادہ پیشانی روشن چمک دار (چہرہ)
سمجھتا تھا (یا چہرہ روشن پاتا تھا)۔ (۲) اور دیکھتا تھا میں ان کی قربت کو (قرب مکانی کو یا قریب رہنے کو) رشتہ داری اور اس کے گھر
کو باعث استغناء۔ اور اس کے دیدار کو سیرابی۔ اور اس کی زندگی کو اپنے لئے بارش خیال کرتا تھا۔ اور ٹھہرے ہم اس کے پاس اسی
حالت میں ایک دراز زمانہ تک۔

(۱) كُنْتُ بِهِ: میں باء کا مجرور اور ہاء کا مضاف محذوف ہے، ای بصحتہ وبرؤیتہ۔ کان یكون افعال ناقصہ از (ن)۔
(۲) أَجْلُو: از (ن) مصدر جلاء ہے اس کے معنی ہے وطن سے نکالنے اور ظاہر ہونے اور روشن ہونے کے آتے ہیں۔ ومنہ جلاء
السيف اس کے معنی ماٹھنے وزنگ دور کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اس کے مصادر جَلَوْا وَجَلَاءُ بمعنی لوہے کے زنگ کو دور کرنا۔ اگر
جلاء کا صلہ ”من“ یا ”عن“ ہو تو معنی ہوگا نکلنا و نکالنا۔

(۳) هُمُومِي: یہ ہم کی جمع ہے بمعنی غم یہاں پر شاعر نے هُمُوم کو تلوار سے تشبیہ دی ہے اور اسکے معنی قصد، ارادہ، غم، رنج سب آتے
ہیں۔ اهتم افعال سے توجہ دینا، اہمیت دینا، ہمتہ بمعنی حوصلہ، عزم، والجمع هِمَمٌ. هَمٌّ (ن) هَمًّا رَجِيْدَةً کرنا (ض) سے بھی
آتا ہے۔

(۴) أَجْتَلِي: اس کا مصدر اجتلاء از افعال بمعنی دیکھنا و نظر کرنا۔ جَلَاءُ (ن) سے، مرتحقیقہ۔

(۵) زَمَانِي: یہ، اَزْمَنَةٌ وَ اَزْمَانٌ اس کی جمع ہیں بمعنی زمانہ، یہاں ”زمانی“ مفعول اول ہے اجتلی فعل کا، زَمِنَ (س) زَمْنَا وَ زَمْنَةٌ بمعنی
لجبا ہونا، اَزْمَنَ الشَّيْءُ۔ وریک باقی رہنا، مرتحقیقہ۔

(۶) طَلَّقَ: (بفتح الطاء) اسکی جمع اطلاق آتی ہے بمعنی کشادہ روشن و ہنس مکھ چہرہ۔ یقال طلق الرجل طلاقاً ای انبسط وجهه.
طلق (ك) طلاقاً بمعنی ہنس مکھ چہرہ ہونا۔ اور طلق (بکسر الطاء) بمعنی زیادہ فصیح ہونا۔ كما جاء في الحديث: افضل الايمان ان

تلقى أخاك بوجه طلق.

(۷) أَلْوَجْهُ: وہ چہرہ ہے جس میں آنکھیں، ناک اور منہ شامل ہیں۔ والجمع أَوْجَةٌ وَأُجُودٌ وَأُجُودَةٌ. يقال: وَجْهَ الرجل وجهًا ووجهًا ای صار وَجْهًا (ك) بمعنی سردار ہونا قوم کا، یا بلند مرتبہ والا ہونا، جمع وَجْهَاءُ، مصدر وَجْهَةٌ جمع وَجْهَاتٌ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَجُوهٌ يُؤْمِنُهَا نَصْرَةَ الْإِلَهِ رَبَّهَا نَظَرَهُ.

(۸) مُلْتَمِعٌ: یہ صیغہ اسم فاعل التِمَاعِ مصدر سے از اجتماع بمعنی چمکنا۔ يقال التمع البرق بجلي، چمکی. لَمَعَ (ف) لَمَعًا لَمِيحًا و لَمَعَانًا و لَمُوعًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۹) الضياءُ: مصدر ہے بمعنی روشن ہونا، روشنی، نور والجمع أضواءٌ وضياءٌ. (ضياء) الف ممدودہ کے ساتھ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے الف مقصورہ کر لیا گیا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے جب کہ کسی کلمہ ممدودہ پر وقفہ کیا جائے تو اسے مقصورہ پڑھتے ہیں۔ کما فی التزیل: هو الذي جعل الشمس ضياءً والقمر نوراً۔ (یونس) ضَاءٌ يَضُوءُ (ن) ضَوْءٌ أو ضِيَاءٌ بمعنی روشن ہونا چمکنا۔ اور "الضياء" حال ہے "زمانی طلق الموجة" سے۔ نور اور ضياء کے درمیان فرق: "ضياء" کہتے ہیں اُس روشنی کو جو ذاتی ہو (یعنی بالذات ہو) اور زیادہ ہو اور "نور" اس روشنی کو کہا جاتا ہے جو نہ بالذات ہو بلکہ بالعرض ہو یعنی جو دوسرے سے مستفاد ہو اور نہ زیادہ ہو کما فی القرآن: هو الذي جعل الشمس ضياءً والقمر نوراً.

(۱۰) أَرَى: رُؤْيَةٌ مصدر سے از (ف) بمعنی دیکھنا اور "اروی قُرْبَةً" یہ مفعول اول ہے اور "قربنی" مفعول ثانی ہے "اروی" کا، یہ افعال قلوب سے ہے قرب بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان کے، قوله تَعَالَى: اِنِّیْ اَرَى فِی الْمَنَامِ اِنِّیْ اُذْبِحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى۔ (۱۱) قُرْبَةٌ: نزدیکی۔ قرب بعد کی ضد ہے بمعنی قریب ہونا، يقال قُرْبُ الشَّيْءِ قُرْبًا وَقُرْبَانًا وَقُرْبَةٌ بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان و مقام کے اور قُرْبُنِي قُرْبَةً وَقُرْبَانَةً بمعنی قریب ہونا باعتبار رشتہ داری کے سب کے۔ اور قُرْبٌ (ك) سے ہے اور ایک کو دوسرے پر مجازاً استعمال کرتے ہیں۔ اور قربت بمعنی باعتبار مرتبہ کے قریب ہونا اور سب کا مادہ (ق، ر، ب) ایک ہی ہے۔

(۱۲) مَغْنَاهُ: مغنی کے معنی ہے طرف، پھرنے کی جگہ، بے پردہ ہونا، منزل، اور دار کے آتے ہیں والجمع مَغَانٌ وَمَغَانِي. (س) غَنِيٌّ وَمَغْنِيٌّ بمعنی اقامت کرنا، و دولت مند ہونا۔ دار اور مغنی میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ لفظ "دار" بہت وسیع اور دیواروں سے گھرے ہوئے گھر کو کہا جاتا ہے اور "مغنی" چھوٹا مکان کو کہا جائیگا جس میں انسان گزارہ کرے۔

(۱۳) مَغْنِيَّةٌ: (بضم الغین و کسرھا) بمعنی بے پردہ اور جو بے پردہ کر دے اور یہ فُعْلَةٌ کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہے یا فاعل کے معنی میں اس کا مجرد (س) سے آتا ہے۔

(۱۴) رِيًّا: (بفتح الراء و کسرھا) بمعنی سیرابی و تازگی مصدر ریا ہے۔ اصلی حروف (ر، و، ی) ہے از (س) اس کی صفت کا صیغہ "ریان" ہے۔ کما مر

(۱۵) مَخِيَّاهُ: بمعنی چہرہ یا یہ حیاء (بالمدو بالقص) سے ماخوذ بمعنی شرم کے ہیں تو محیاء کے معنی شرم کی جگہ کے ہونگے کیونکہ شرم کا

اثر چہرہ پر زیادہ ہوتا ہے اس لئے چہرہ کو مہیاء کہنے لگے۔ یا یہ حیا (بالقص) سے ماخوذ ہے جس کے معنی بارش کے ہیں اور مہیاء اسم ظرف ہے یا مصدر ہے اور مہیاء بمعنی چہرہ یہ ”نَحِيَّةٌ“ کا ظرف ہے تحیۃ کے معنی سلام کے ہیں۔ اور مہیاء مصدر مہی ہے بمعنی حیات، جیسے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (انعام) حَيٌّ بمعنی زندہ ہونا۔

(۱۶) حَيَاءٌ: (بالمدو بالقص) دونوں طرح جائز ہے۔ هو من السماء المطر و ذلك لان المطر اذا احيا الارض بعد موتها فهو حياء. اور اس کے معنی بارش اور گھاس کے ہیں کیونکہ گھاس بارش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى: فَاحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ (النحل: ۱۶)

(۱۷) لَبِئْسَ لَبِئْسَ (س) لَبِئْسَ لَبِئْسَ لَبِئْسًا بمعنی ٹھہرنا و اقامت کرنا۔ يُقَالُ لَبِئْسَ بِالْمَكَانِ. اس نے مکان میں اقامت کی۔ قاعدہ: جو لفظ باب سَمْع سے آتا ہے تو لازمی اس کا مصدر متحرک العین ہوتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى: فَمَا لَبِئْسَ اَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ حَيْنِيذٍ (هود)۔

(۱۸) بُرْهَةٌ: (بالضم والفتح) بمعنی زمانہ قلیل کے ہیں یا مطلق زمانہ خواہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس کے معنی مدت طویل کے بھی آتے ہیں، والجمع بُرْهَاتٌ و بُرْهَاتٌ۔ اور بُرْهَاتٌ، ”بُرْهَةٌ“ سے عام ہے کیونکہ مدت کا استعمال قلیل و کثیر دونوں کیلئے ہوتا ہے، بُرْهَةٌ (س) بُرْهًا، بمعنی بیماری کے بعد جسم کا اصلی حالت پر آنا۔



يُنْشِئُ لِي كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً. وَيَدْرَأُ عَن قَلْبِي شُبْهَةً، اِلَى اَنْ جَدَحْتُ لَهُ يَدًا لَمْلَاقٍ كَأَسَ الْفِرَاقِ. وَأَعْرَاهُ عَدَمُ الْفِرَاقِ.

ترجمہ:- پیدا کرتا تھا وہ میرے لئے ہر دن ایک نئی تازگی۔ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو، یہاں تک کہ ملا دیا اس کیلئے مفلسی کے ہاتھ نے فراق کا پیالہ۔ (یہاں تک کہ تنگدستی نے جدائی کا پیالہ تیار کیا) اور بھڑکا یا ہے اس کو خالی ہڈی کے نہ ہونے نے۔ (یعنی خالی ہڈی تک بھی محتاجی نے اس کو امادہ کر لیا)۔

(۱) يُنْشِئُ: انشاء مصدر سے از افعال۔ پیدا کرنا، نَشَأَ (ف، ك) سے نو پیدا ہونا، زندہ ہونا۔ وَقَالَ تَعَالَى: وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثَّقَالَ۔ (الرعد)

(۲) نُزْهَةٌ: بمعنی بے عیب ہونا، دور ہونا، پاکیزگی، تازگی، خوشی۔ یقال فلان نزہ، یعنی وہ بری عادتوں سے دور ہے۔ اب اس کے معنی فائدے اور پاکیزگی کے ہو گئے ہیں۔ ومنه التَّنْزُّهُ بمعنی باغ میں سیر کر نیکے ہیں اور نُزْهَةٌ (س، ك) نَزَاهَةٌ وَنَزَاهِيَةٌ، بمعنی عیب سے پاک ہونا، بری بات سے بچنا، پاکدامن ہونا۔

(۳) يَدْرَأُ: از (ف) اس کا مصدر ”دَرَأٌ“ و ”دَرَاءَةٌ“ ہے بمعنی دفع کرنا دور کرنا، یا سختی سے دور کرنا۔ وفي التنزيل: ويدروا عنها العذاب ان تشهداربع شهادات بالله. (النور)

(۴) شُبْهَةٌ: (بضم الشين) اس کی جمع شُبُهَاتٌ و شُبُهَاتٌ آتی ہیں (بفتح الباء وضم الباء و سکون الباء) اور یہ مفعول ہے تینوں

حالتوں میں یدرَا کا۔ شبہ بمعنی تشبیہ دینا تفعیل سے یا مشابہ بنانا۔ تشبہ تفعیل سے بمعنی مشابہ وہم شکل ہونا۔ اِشْتَبِه اِتْعَالَ سے شک کرنا۔
قال تعالیٰ: وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم۔ (النساء)

(۵) جَدَحَتْ: از (ف) جَدَحًا بمعنی خاص ستودہ یا پانی میں ملانے کے ہیں۔ گوندھنا یا خلط ملط کرنا، یا مخلوط ہو جانا۔ ومنه المجدحُ: وہ آلہ جس سے ستولائے جائیں، ستارہ۔ كما فی الحدیث: انزل فاجدح لنا۔ (مسلم)

(۶) اِمْلَاق: بمعنی تنگدست ہونا، فقیری محتاج ہونا۔ وفی القرآن: لا تقتلوا اولادکم خشية اِمْلَاق۔ (بنی اسرائیل) از افعال نرم کر لینا اس کا مجرد مَلَقَةٌ: بمعنی سخت پتھر گویا مفلس بھی مثل سخت پتھر کے ہوتا ہے، اس سے کسی کو فیض نہیں پہنچتا۔ یا یہ مَلَقٌ (بفتح اللام) سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ زمین چونکہ مفلس بھی کھلی زمین پر پڑا رہتا ہے، مَلَقٌ (ن) نرم ہونا، اور تملق تفعیل سے بمعنی چا پوسی کرنا۔ کیونکہ یہاں بھی اپنے کو دوسروں کے سامنے نرم کر دیا جاتا ہے اگر فقیر کے معنی ہوں تو (س) سے ہے۔

(۷) کَاسٌ: (مؤنث) شراب سے بھرا ہوا پیالہ والجمع کُؤسٌ وَاكُؤُسٌ كَاسَاتٌ وکِنَاسٌ۔ كما فی القرآن: وَكَاسٍ مِنْ مَعِينٍ۔ (الواقعه) یا وہ پیالہ جس میں کچھ نہ کچھ ہو، خالی نہ ہو، اور خالی پیالہ کو ”زجاجہ“ کہتے ہیں اور ”کَاسٌ“ شراب کو بھی کہتے ہیں۔ کَاسٌ یكوس (ن) کُؤسًا البعيرُ بمعنی اونٹ کا ایک ٹانگ میں زخم کی وجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا۔

(۸) الفِرَاقُ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے ای المفارقة۔ ومنه التفريق ہے۔ (ن، ض) فَرَقًا بمعنی جدا کرنا، فرق کرنا۔ (س) فَرَقًا بمعنی گھبرانا، ڈرنا۔ فَرَقٌ تفعیل۔ جدا کر دینا، ڈرانا، منتشر کرنا۔ تفرق منتشر ہونا، برباد ہونا۔ فراق بمعنی اختیار، خصوصیت والجمع فُرُوقٌ۔ فِرَاقٌ رداگی، فریق جماعت۔ قال تعالیٰ: هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنِكَ۔ (الکہف)

(۹) اَعْرَافٌ: یہ اِعْرَافٌ مصدر سے ہے بمعنی برا بیخنتہ کرنا، از افعال۔ اور مجرد (س) اَعْرَافٌ بمعنی فریفتہ ہونا، اور (ن) سے چٹ جانا۔ اور کج سے برا بیخنتہ ہونا، ابھارنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) اَعْدَمٌ: (بفتح العين وضمه) بمعنی کم ہونا، فقدان ہونا، اور یہ اَعْدَمٌ، اَعْدَمٌ، اَعْدَمٌ اور اَعْدَمٌ بمعنی کم ہونا، فقدان ہونا، اَعْدَمٌ (س) اَعْدَمًا وَاَعْدَمًا بمعنی کم ہونا۔ اور افعال سے اَعْدَامٌ بمعنی فقیر ہو جانا اور اَعْدَمٌ نظیر جمع اَعْدَمَاءٌ۔ اَعْدَمٌ اور اَعْدَمٌ میں فرق: دونوں کے معنی کسی چیز کے موجود نہ رہنے کے ہیں پھر دونوں میں فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ فقدان کا اطلاق عام ہے، چاہے کوئی چیز شروع سے نہ ہو یا بعد میں وجود نہ رہے اور اَعْدَمٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو شروع سے وجود ہی نہ ہو۔ خلاصہ: یہ نکلا کہ فقدان عام ہے اور اَعْدَمٌ خاص ہے۔

(۱۱) اَلْعَرَاقُ: (بضم العين) عَرَقٌ کی جمع ہے یعنی وہ ہڈی جس پر گوشت نہ رہا ہو یا بہت بارش۔ عَرَقٌ يَعْرِقُ (ن) عَرَقًا وَمَعْرُوقًا بمعنی ہڈی کا کل گوشت کھا لینا۔ اور عَرَاقٌ (بضم العين) بمعنی نطفہ اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں اور عَرَاقٌ (بکسر العين) ایک مشہور ملک کا نام ہے، بعض نے عراق کو جمع کہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ فعال کے وزن پر جمع نہیں آتی۔ عراق وہ ملک جو طولاً، عبادان سے متصل تک ہے اور عَرَضًا قادیسیہ سے حلوان تک پھیلا ہوا ہے۔



بِتَطْلِيقِ الْعِرَاقِ وَلَفْظَتُهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلَى مَفَاوِزِ الْاَفَاقِ وَنَظْمَهُ فِي سِلْكِ الرَّفَاقِ.

ترجمہ: عراق چھوڑنے پر۔ اور پھینک دیا ہے اس کو (معدوی سہولت نے) نفع نہ ہونے نے۔ اطراف کے جنگلوں کی طرف یا دنیا کے جنگلوں کی طرف۔ اور پرو دیا ہے اس کو مسافروں کی لڑی میں۔

(۱) تَطْلِيقٌ: یہ تفعیل کا مصدر ہے بمعنی چھوڑ دینا۔ یقال: طَلَقْتُ الْقَوْمَ اِی تَرَکْتُهُا۔ یہ اکثر (ک) سے آتا ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے مگر کم۔ قَالَ تَعَالَى: وَاِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ۔ (البقرہ)

(۲) اَلْعِرَاقُ۔ یہ ایک شہر کا نام ہے کما فی الحدیث: اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَّتْ لاهِلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

(۳) لَفْظَتُهُ: لفظ مصدر ہے از (ض) بمعنی پھینک دینا۔ قَالَ تَعَالَى: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَيْنِدٌ۔ (ق)

(۴) مَعَاوِزُ: یہ مَعُوذُ کی جمع ہے اس کے معنی ہے ضرورت کے وقت نہ ملنا یا یہ مَعُوذُ مصدرِ مَبْنِي کی جمع ہے بمعنی مطلق نا کامیابی اور (س) سے اس کے معنی کامیاب ہونا، معدوم ہونے کے آتے ہیں اور یہاں پر مراد بد حالی، اور تنگ دستی ہے۔ عَاوِزٌ مَعُوذُ (ن) عَوِزًا بمعنی محتاج ہونا۔

اور مَعَاوِزٌ مَعَاوِزَةٌ مَعُوذَةٌ بمعنی پھنسا پرانا کپڑا، یا ہروہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کی جائے والجمع مَعَاوِزٌ وَمَعَاوِزَةٌ۔

(۵) اِرْفَاقٍ: افعال سے مدد کرنا اس کا صلہ "لام علی" کے ساتھ آتا ہے "رَفَقٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی نفع دینا یا اٹھانا، یا رَفِيقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی رفیق بنانا اور رَفِيقٌ یہ عنف کی ضد ہے اور اِرْفَاقٌ بمعنی اعانت (ن) رَفِيقًا بمعنی نفع پہنچانا، اور (ک) رِفَاقَةٌ، بمعنی رفیق ہونا اور

(س) رَفِيقًا مَرْفُوقًا بمعنی نرمی و مہربانی کرنا و نرم ہونا۔ و فی الحدیث: مَا كَانَ الرَّفِيقُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ۔

(۶) مَفَاوِزُ: یہ مَفَاوِزَةٌ کی جمع ہے بمعنی جنگل اور یہ فَوْزٌ سے ماخوذ ہے اس کے اصل معنی کامیاب ہونے، ہلاک ہونے کے ہیں چونکہ جنگل میں ہلاکت و کامیابی دونوں کے سامان موجود ہوتے ہیں والجمع مَفَاوِزَاتٌ۔ قَالَ تَعَالَى: فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَفَاوِزِ الْعَذَابِ۔ (الآیة)۔ فَارِيقُ فَوْزٌ (ن) فَوْزًا بمعنی کامیاب ہونا۔

(۷) اَفَاقٍ: یہ جمع ہے افق کی بمعنی کنارہ آسمان یا اطراف از (ض) قَالَ تَعَالَى: سَنُرِيهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ۔ (حم السجدہ) اس کی جمع اَفَاقٌ بھی ہے۔ اَفَقٌ (ض) اَفَقًا بمعنی آفاق میں گھومنا۔

(۸) نَظْمُهُ: یہ نظم سے ہے از (ض) بمعنی موتی پرونا، نظام وہ دھاگہ ہے جس میں موتی پروئے جاتے ہیں اس کی جمع نُظْمٌ آتی ہے مثل کتب اور یہ متعدی بغیر حرف جر کے ہوتا ہے۔

(۹) سِلْكٌ: وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے جاتے ہیں خواہ بالفعل ہو یا نہ ہو اور "سلك الرفاق" سے مراد وہ راستہ ہے جس میں چلتے وقت پروئے جاتے ہوں۔ اور "خَيْطٌ" مطلق دھاگہ کو کہتے ہیں اور "سَمَطٌ" وہ دھاگہ ہے جس میں موتی بالفعل موجود ہوں اور "سِلْكٌ" یہ سِلْكَةٌ کی جمع ہے اور جمع الجمع اَسْلَاكٌ يَأْسَلُوكُ آتی ہیں از (ن) بمعنی داخل ہونا، اتباع کرنا۔

(۱۰) اَلرِّفَاقُ: یہ رِفْقَةٌ یا رَفِيقٌ کی جمع ہے بمعنی وہ دوست جو ہمراہ ہو یہاں مراد مسافر ہے۔ اس کی جمع رَفِيقَاءٌ۔ رَفِيقٌ (ک) رَفِيقًا بمعنی نفع پہنچانا، اور (س) سے بمعنی نرم کرنا، نرمی کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ جَ وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا۔

خُفُوْقٍ رَأْيِيَةِ الْإِخْفَاقِ فَشَخَذَ لِلرَّحَلَةِ غِرَارَ عَزْمِيَّتِهِ وَظَعْنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزْمِيَّتِهِ.

ترجمہ: نامرادی کے جھنڈے کی حرکت نے (بدبختی نے) پس تیز کیا اس نے کوچ کے واسطے ارادے کی دھار کو۔ اور روانہ ہو گیا وہ اس حال میں کہ کھینچتا تھا ہر شخص کے دل کو اپنی لگام سے (محبت کی انگلیوں سے)۔

(۱) خُفُوْقٍ: بمعنی حرکت کرنا، ڈورنا، ہلنا، غروب ہونا، ڈوب جانا، طلوع ہونا۔ من الاضداد۔ از (ن، ض) خَفَقُوا وَخُفُوْقًا خَفَقْنَا۔ يقال اخفق الصياد۔ جب صیادنا کام رہے۔ اور ضرب سے بمعنی مضطرب ہونا، بے قرار ہونا، گھبرانا۔

(۲) رَأْيِيَّةٌ: بمعنی جھنڈا و نشان و الجمع رَايَاتٍ اور رَائِيٌّ جو لَوَاءٌ سے بڑا ہوتا ہے، کیونکہ لَوَاءٌ چھوٹے جھنڈے کو کہتے ہیں لَوَاءٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اور باب افعال سے بمعنی جھنڈا گاڑنا۔

(۳) الْإِخْفَاقُ: نامرادی یہ مصدر ہے از افعال بمعنی محروم ہونا اور نقصان میں رہنا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) فَشَخَذَ: از (ف) شَخَذًا بمعنی چھری کا تیز کرنا شَخَذٌ۔ وہ پتھر جس پر چھری تیز کی جائے شَخِنُوْا شَخُوْدًا۔ تیز چھری کو کہتے ہیں۔ يقال: شَخَذَ السَّيِّحِينَ شَخَذًا۔ جب کہ وہ چھری کو تیز کرے، وفي الحديث: هَلَمَّتْ الْمَدْيَةُ مِشَخَذًا بمعنی تیز کرنے کا آلہ و الجمع مِشَاخِذٌ۔

(۵) رِحْلَةٌ: بمعنی ارتحال یعنی کوچ کرنا و چلے جانا از (ف) اور رَاحِلٌ کی جمع رُحُلٌ آتی ہے۔ وفي التنزيل: رحلة الشتاء والصيف (قریش) اور اذرت حال و تَوْرَحَلٌ کے معنی بھی کوچ کرنے کے ہیں۔ مجرد (ف) سے بمعنی ترک وطن کرنا، تفریق سے کوچ کرنا۔

(۶) غِرَارٌ: یہ غرغری جمع ہے بمعنی تلوار یا نیزے کی دھار اور تیزی کو کہتے ہیں اور اس کی جمع غِرَارَةٌ آتی ہے ورجوع فعللة (بکسر الفاء) کے وزن پر ہو تو وہ افعال کے معنی میں ہوتا ہے۔

(۷) عَزْمِيَّةٌ: بمعنی چتتا ارادہ کرنا۔ از (ض) كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ۔ (ال عمران) عزمت عليه اور اعترمت عليه ایک ہی معنی ہیں (ضرب، افعال) بمعنی قصد مصمم ہے۔

(۸) ظَعْنٌ: یہ، ظَعْنٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی کوچ کرنے کے ہے ظَعْنٌ (بفتح العين و سكونها) دونوں طرح مستعمل ہے۔ كما في القرآن: يوم ظعنكم ويوم اقامتكم۔ (النحل) اس کے مصادر ظَعْنَا وَظَعْنَا وَظَعْنَا وَظَعْنَا وَظَعْنَا وَظَعْنَا وَظَعْنَا۔ چلنا، کوچ کرنا، اور ظَعْنِيَّةٌ: وہ عورت ہے جو ہودج پر بیٹھ کر کوچ کرتی ہو۔

(۹) يَقْتَادُ: یہ، اِقْتِيَادٌ مصدر ہے از افعال یہ لازمی و متعدی دونوں مستعمل ہے بمعنی اونٹ کو کھینچنا یا لگام کھینچنا، اور اونٹ کی ناک میں جو لکڑی داخل کرتے ہیں اس کو بُرَّةٌ کہتے ہیں اور اسکے قریب جو چھوٹا سادھا گہ ہوتا ہے۔ اس کو مِسْقُوْدٌ کہتے ہیں اور بڑی مہار کو زِمَامَةٌ کہتے ہیں اور ”يَقْتَادُ الْقَلْبَ“ یہ حال ہے، ظعن کی ضمیر سے، اور (ن) سے بمعنی آگے سے کھینچنا۔ و بمعنی قصاص لینا (س) سے بمعنی گردن دراز ہونا۔ اور يَقْتَادُ الْقَلْبَ میں ”القلب“ کے الف لام، عوض مضاف الیہ ہے ای قلبی یا یہاں قلب بمعنی قلوب کے ہے۔

(۱۰) بِأَزْمِيَّةٍ: یہاں باء استعانت کیلئے ہے، یہ زمام کی جمع ہے بمعنی نکیل، لگام، مہار، باگ از (ن) بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا۔ زَمٌّ

الْحِمَامَ كَيْلِ ذَالِي۔ يقال زَمَّتِ الناقَةُ اِذْ اعْقَلَتْ عَلَيْهَا الزَّمَامَ۔ اَزَمَّتْهُ كِي ضَمِيرِ طَعْنٍ فَاعِلٌ كِي طرف راجع ہے۔ الْقَلْبُ مِيں قَلْبٌ، قَلْبِي كے معنی میں ہے اور اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ایک اونٹ کیلئے ایک رسی ہوتی ہے پھر مصنف یہاں جمع کیوں لائے؟ تو جواب یہ ہے کہ اپنے دل کو بہت سے اونٹوں سے تشبیہ دی ہے یا قلب یہ قلوب کے معنی میں ہے اور ازمۃ کی ضمیر قلب کی طرف راجع ہے تو اس وقت یہ معنی ہو گئے کہ وہ کھینچتا تھا لوگوں کے دل کو ان کی بالوں (رسیوں) کے ساتھ:



(۳) فَمَارَاقِنِي مَن لَّاقِنِي بَعْدَ بَعْدِهِ

(۴) وَلَا لَاحَ مُذْنَدٍ نَدِلَ فَضْلِهِ وَلَا ذُو خِلَالٍ حَازٍ مِثْلَ خِلَالِهِ

ترجمہ:- (۳) پس نہ تعجب میں ڈال سکا مجھے جس نے بھی ملاقات کی اس کے جانے کے بعد۔ اور نہ مجھے شوق میں ڈال سکا جس نے بھی ہنکایا (طلب کیا) کسی شخص کی ملاقات و ہم نشینی کیلئے۔ (۴) اور نہیں ظاہر ہو امیرے لئے کوئی شخص جب وہ چلا گیا اس جیسا فضیلت والا۔ اور نہ کوئی ایسا دوستیوں والا ظاہر ہوا کہ جس نے اس جیسی خصالتیں جمع کی ہوں۔

(۱) رَاقِنِي: از (ن) رَوْقًا وَرَوْقَانًا مصدر ہیں یہ اجوف واوی ہے بمعنی تعجب میں ڈالنا، پسند آنا، خوشگوار ہونا و صاف ہونا۔ یہ متعدی بنفسہ آتا ہے۔ يقال راقني الشيء رواقني تعجب میں ڈالنا۔ اس کی جمع رُوقٌ وَرُوقَةٌ ہیں۔ اور لاقني وراقني کا تعلق تنازع فعلین سے ہیں۔

(۲) لَاقِنِي: لاق (ض) لَيَقُوا وَيَلْقَانَا وَيَلْقَانَا بمعنی پناہ پکڑنا، لازم پکڑنا، سمٹ جانا، مل جانا۔ یہاں اس کے معنی ملنے کے نہیں ہیں، کیونکہ ملنے کے معنی میں آتا ہے تو یہ (س) سے آتا ہے جو کہ ناقص ہے اور اس جگہ اجوف ہے، لہذا اس کے معنی انصاف کے ہوں گے۔ اور یہ (ض) سے آتا ہے یا ئی ہے بمعنی روکنا۔

(۳) بَعْدُ: از کر م بَعْدًا، بمعنی دور ہونا، مرنا، اور (س) بَعْدًا بمعنی دور ہونا۔ جو قرب کی ضد ہے: لله الامر من قبل ومن بعد۔ اور بَعْدُ كے معنی دوری و ہلاکت کے بھی ہے۔ كما في التنزيل: الْاَبْعَادُ لِمَدِينٍ كَمَا بَعْدَتِ ثَمُودَ (هود) اور بَعْدُ بمعنی جدائی ہے۔

(۴) شَاقٌ: (ن) شَوْقًا بمعنی شوق میں ڈالنا۔ ومنه الشائق بمعنی معشوق یا مشتاق۔ اور یہ (ن) سے اجوف واوی ہے۔ اور متعدی بنفسہ ہے اور یہ اجوف یا ئی بھی آتا ہے۔ اور شائق لغت کے اعتبار سے عاشق کو نہیں کہتے ہیں، مجاورہ میں اس کے معنی میں لینا صحیح ہے اور شوق کے معنی کسی چیز کی خواہش دل میں پیدا ہو۔ قال تعالى: اين شر كائي الدين كنتم تشاقون فيهم۔

(۵) سَاقِنِي: یہ سَوْقٌ مصدر سے ہے بمعنی پیچھے سے کھینچنا، ہنکانا و چلانا وَمِنْهُ السُّوقُ۔ کیونکہ لوگ بازار کی طرف اپنا سامان ہنکا کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو سوق کہتے ہیں۔ قال تعالى: وَسَيَقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ (الزمر)

(۶) لِيَوْصَالِهِ: وَصَلَ (ض) وَصَالًا بمعنی ملنا و ملانا۔ یہ قطع کی ضد ہے اور لِيَوْصَالِهِ میں بھی تنازع فعلین ہے۔ قال تعالى: فما كان لشر كائهم فلا يصل الى الله۔ (انعام)

- (۷) لَاحَ: يَلُوْحُ (ن) لَوْحًا بِمَعْنَى ظَاهِرٍ هَوْنًا وَجَمَلًا. يُقَالُ: لَاحَ الرَّجُلُ لَوْحًا. أَي بَرَزَ وَظَهَرَ وَوَلَّاحَ.
- (۸) نَدَّ: از (ض) بِمَعْنَى اَوْنَتْ كَابْهَاجٍ جَانًا. يُقَالُ نَدَّ الْبَعِيرُ، وَنَدَّتِ الْاِبِلُ. اس کے مصادر نَدَّ او نَدِيدًا او نَدُوْدًا آتے ہیں اور نَدَّ (بالکسر) کی جمع اَنْدَادٌ آتی ہے بمعنی مماثل، نظیر، مثل، قوله تعالى: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ اِندَادًا. (البقرہ)
- (۹) لِفَضْلِهِ: الفضل بمعنی العلم والفضيلة (ن). قوله تعالى: وَلَا يَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ.
- (۱۰) حِلَالٌ: یہ عطف ہے ”نَدَّ“ پر یہ حُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی یا حِلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت۔ یا حِلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی محتاج ہونا، دوستی کرنا، اس کے معنی تلوار کے بھی آتے ہیں، دوستی معنی ہو تو جمع حِلَالٌ و حِلَلٌ ہیں، اگر خصلت ہو تو جمع حِلَالٌ یا حِلَلٌ ہے بھائی چارہ۔ جمع اس کی حِلَلٌ و حِلَالٌ. ومنه خَلِيلٌ بِمَعْنَى خَالِصٍ دَوَسْتٍ وَالْجَمْعُ اَخِلَاءٌ، وَخُلَانٌ. قَالَ تَعَالَى: وَاتَّخَذَ اللَّهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (النساء) اور خُلٌّ دوست جمع اَخِلَاءٌ (ن، ض) سے خَلَا و خُلُوٌّ دِلا ہونا. اور تَفَعَّلَ سے تَخَلَّلَ بمعنی درمیان سے نکلنا۔ اختلال: افتعال سے خرابی آنا کمزوری آنا۔ تَفَعَّلَ سے سرکہ بنانا، خلال کرنا۔ افعال سے کسی کام میں ڈالنا۔
- (۱۱) حَاَزَ: بمعنی جمع کرنا۔ اصل میں ”حَوْزٌ“ تھا (ن) حَوْزًا وَحِيَازَةً بِمَعْنَى مَلَانًا، جَمْعٌ كَرْنَا۔ اِغْرِيَابِيٌّ هُوَ تَوَقُّعِيٌّ اَوْنَتْ كَشِدْتِ سے تھکنے کے آتے ہیں۔ اِخْتِيَازٌ بِمَعْنَى اِسْنَةٍ لِنَجْمٍ كَرْنَا. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَوْتَحِيْزِ اِلَى فِتْنَةٍ. (انفال)
- (۱۲) حِلَالِهِ: یہ حُلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت یا دوستی کرنا و الجمع حِلَالٌ خَلَلٌ. قدمر تحقیقہ.



- وَاسْتَسْرَعْنِي حِينًا لَا اَعْرِفُ لَهُ عَرِيْنًا وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مَبِيْنًا فَلَمَّا ابْتُ مِنْ غُرْبَتِي اِلَى مَنِيْبِ شُعْبَتِي.
- ترجمہ:- اور وہ ایک عرصہ دراز تک مجھ سے ایسا پوشیدہ رہا کہ میں اس کا مکان (بن) بھی نہ جانتا تھا۔ نہ کوئی ایسا شخص پاتا تھا جو اس کی خبر دینے والا ہو۔ پس جب میں اپنے سفر سے واپس اپنے وطن کی طرف لوٹا۔
- (۱) وَاسْتَسْرَعْتُ: بمعنی بہت زیادہ چھپنا ”س، ت“ طلب کیلئے نہیں، مبالغہ کیلئے ہے یہ ماخوذ ہے سِرٌّ سے بمعنی چھپنا، سر جہاں بھی ہوگا پوشیدگی کے معنی پائے جائیں گے۔ یعنی بہت زیادہ پوشیدہ ہوا، سِرٌّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا، خوش ہونا۔ سِرٌّ، راز جمع اَسْرَارٌ۔ سِرِّيُوْرٌ: چارپائی، تخت و الجمع سَرَائِرٌ۔ مِسْرَةٌ: ٹیلی فون جم۔ سِرٌّ۔ ہتھیلی کے خطوط و نشان سِرَارٌ پیشانی کے خطوط ہیں سَرَاءٌ۔ خوشی و خوشحالی، شادمانی. قَالَ تَعَالَى: يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ. (الطارق)
- (۲) حِينًا: کے اندر توین تعظیم کیلئے ہے بمعنی مطلق زمانہ یا مطلق وقت جمع احیان ہے و جمع الجمع احائین آتی ہے از (ض) بمعنی قریب ہونا۔ قوله تعالى: هَلْ اَتَىٰ عَلٰى الْاِنْسَانِ حِيْنَ مِنَ الدَّهْرِ. (الدھر)
- (۳) اَعْرِفُ: بمعنی علم و معرفت از (ض) یا معرفت سے مراد وہ علم ہے جو مسبوق بالعدم ہو، قدمر تحقیقہ۔
- (۴) عَرِيْنٌ: کی جمع عُرُوْنٌ مثل عُنُقٌ آتی ہے (ن، ض) عَرْنَا السَّهْمَ یعنی تیروں کو ترتیب سے رکھنا اور عَرِيْنَةٌ کی جمع عَرَائِنٌ بمعنی شیر کی جھاڑی جس میں شیر بھی موجود ہوں اور معلوم نہ ہو۔ یہاں مراد مکان ہے اور عَرِيْنٌ کے معنی گھر کے صحن کے بھی آتے ہیں۔ اور

غابہ، اس جنگل کو کہتے ہیں جس میں شیر چھپ سکے اور معلوم نہ ہو۔ اور ہرن کی جھاڑی کو ”کناس“ کہتے ہیں۔

(۵) أَجْدُ: وَجْدَانٌ (ض) سے واحد متکلم ہے، قَالَ تَعَالَى: اَوَا جِدْعَى النَّارَ هُدًى۔ (ظہ)

(۶) مُبِينًا: اسم فاعل ہے از افعال بمعنی ظاہر کرنے والا اس کا مصدر اِبَانَةٌ آتا ہے، مجرد (ض) سے ہے بمعنی مافی الضمیر کو بیان کرنا۔
قوله تَعَالَى: اِنِّى اِذْ اَلْفَى ضَلَالِى مَبِين۔

(۷) اُبْتُ: بِرُوزِنٍ قَلْتِ۔ اس کا مصدر ”اُوتُ“ ہے بمعنی مطلق رجوع کرنا اور عود کے معنی ہے اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف رجوع کرنا، از (ن) اُوْتًا مَابًا بمعنی واپس ہونا۔ يقال: اَبَّ اِلَى الشَّيْءِ اِى رَجَعَ اَوْ بَاوَا يَابًا اس کے مصادر ہیں والجمع اَبْيُونٌ. اُوْتًا وَاِيَاتٍ بمعنی مرجع۔ كما فى الحديث: اَبْيُونٌ تَابِيُونٌ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ومنه مآبٍ بمعنی مرجع۔ وفى التنزيل: اِنِّى نَبَا اِيَابِهِمْ۔ (الغاشية)

(۸) فَلَمَّا: سببویہ نہ کہا ہے کہ تمام کلموں میں عجیب ترکیب ”فَلَمَّا“ ہے، یہ اسم پر داخل ہونے سے مستثنیٰ ہوتا ہے، غرضیکہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے، جیسے: فَلَمَّا اَنَّ جَاءَ الْبَشِيرُ۔ (یوسف)
(۹) غُرْبَةٌ: وَغُرْبٌ وَاعْتِرَابٌ کے معنی سفر کے ہیں اور تعریب کے معنی جلاوطن کرنے کے ہیں۔ غُرْبٌ (ن) غُرُوبًا بمعنی سفر کرنا، اغتراب کے بھی یہی معنی ہے۔

(۱۰) مَنِيْتُ: (بفتح الميم و كسرها)۔ اى موضع النِّبَاتِ بمعنی اُگنے کی جگہ۔ يقال نَبَتَ (ن) نَبَتًا وَنَبَاتًا یعنی وہ چیز اُگی اور زمین سے نکلی اور مَنِيْتُ (بالكس) خلاف قیاس ہے ورنہ (بفتح الباء) آنا چاہیے افعال سے اِنْبَاتٍ بمعنی اُگانا۔ كما فى القرآن: تَنبِتُ بِالذَّهْنِ۔ (المؤمنون)

(۱۱) شُعْبَةٌ: بمعنی گروہ، فرقہ، خواہ کسی چیز کا ہو، درخت کی شاخیں، پہاڑ کی گھاٹی، والجمع شُعَبٌ وَشُعَابٌ یہ واحد ہے بمعنی قبیلہ و شاخ یہاں مراد وطن ہے۔ شُعَبٌ (ف) شُعْبًا. يقال شُعِبَ الشَّيْءُ یعنی چیز کو جمع کیا، پراگندہ کیا، درست کیا، فاسد کیا، یہ من الاضداد ہے (بضم الشين) بمعنی شاخ جمع اشعاب، وشُعَبٌ ہیں اور شعب کے اصلی معنی ہے جمع کرنا، و متفرق کرنا۔ اصلاح و افساد کے معنی ہیں۔ من الاضداد۔ كما فى الحديث: الحياء شعبة من الايمان. (س) سے بھی آتا ہے، افعال و تفعّل سے بمعنی ہمیشہ کیلئے جدا ہونا۔ اور ”منبت شعب“ سے مراد وطن ہے۔



حَضْرَتُ دَارِ كُتُبِهَا اَلَّتِي هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَادِبِينَ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِينَ مِنْهُمْ وَالْمُتَعَرِّبِينَ فَدَخَلَ ذُو الْحِيَةِ كَثَّةً وَهَيْئَةً رَثَّةً.

ترجمہ:- تو حاضر ہوا میں ایسے کتب خانہ میں جو ادیبوں کی مجلس اور مقیموں اور مسافروں کی ملاقات کی جگہ تھی۔ (تو میں نے دیکھا کہ) پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا شخص پراگندہ حالت میں۔

(۱) حَضْرُوتُ: اس کا مصدر حضور ہے بمعنی حاضر ہونا۔ یہ جواب لَمَّا ہے۔ یہ غَيْبٌ وَغَيْبَةٌ کی ضد ہے۔ يقال: حَضَرَ (ن) حَضُورًا وَحَضَارَةً یعنی وہ حاضر ہوا۔ یہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی ہے۔ احضَارٌ بمعنی حاضر کرنا از افعال۔ اور (س، ک) سے بھی آتا ہے بمعنی حاضر ہونا۔ كما فى القرآن: واذا حضر القسمة۔ (النساء) اور (س) جو آتا ہے وہ غیر فصیح ہے۔

(۲) دَارٌ كُتِبَہَا: دار یہ مذکور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے لیکن بطور مؤنث زیادہ استعمال ہے، بمعنی گھر و مسکن۔ دَرٌّ (ض) دَرًّا۔ وجہہ بمعنی بیماری کے بعد کھرنا، (ض) دَرِيْرًا۔ تیز دوڑنا۔ والجمع ذُوْرٌ، اذُوْرٌ، اذُوْرَةٌ، اذُوَارٌ، دِيَارٌ، و دِيَارَاتٌ و ذَارَةٌ۔ والدار اخص معناها المحل۔ دارٌ كُتِبَہَا سے بعضوں سے ”مدرسة العلم“ مراد لیا ہے اور بعضوں نے کتب خانہ مراد لیا ہے۔ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ولنعم دار المتقين۔

(۳) مُنْتَدَى: مجلس۔ اجتماع سے یہ صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی ادباء کی مجلس یا ادباء کا جائے اجتماع والجمع منتديات۔ واصلہ ندا القوم ندوا۔ آدمیوں کا جمع ہونا مجلس میں حاضر ہونا اور (ک) سے بمعنی شہنم، تری، سخاوت۔ اجتماع انتداء مصدر سے بمعنی اجتماع۔ ندوت القوم۔ اى جمعهم فى النادی۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، نَدْوَةٌ جماعت، جمع نَدَوَاتٌ ہے۔ ماخوذ ”ندی“ سے ہے بمعنی جمع ہونا و منہ نادبہ بمعنی مجلس، محفل۔ قال تعالى: وتأتون فى نادیکم المنکر۔ (العنکبوت)

(۴) اَلْمُنْتَدِيْنَ: یہ جمع ہے متادب کی بمعنی بڑا ادیب، ادب سے ماخوذ ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۵) مُلْتَقَى: اس کا اسم ظرف یا مصدر مہمی دونوں ہو سکتے ہیں بمعنی ملاقات، موضع ملاقات یا جائے ملاقات۔ واصلہ لقی فلان فلانا۔ اللقاء مقابلة الشىء ومصاوفته: كما فى الحديث: من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه۔ مجرد (س) لِقَاءٌ، لِقَاءَةٌ، لِقَائَانًا، لِقَائَانَةً، لِقَائًا، لِقَائًا، لِقَائِيًّا، لِقَائِيَّةً، لِقَائِيًّا، لِقَائِيَّةً، لِقَائِيًّا، لِقَائِيَّةً، لِقَائِيًّا، لِقَائِيَّةً، لِقَائِيًّا، لِقَائِيَّةً۔ بمعنی ملاقات کرنا، ملنا۔ مفاعلہ سے لاقى يلاقى مَلَقَاةً، لِقَاءً۔ ملاقات کرنا، مقابل ہونا۔

(۶) اَلْقَاطِيْنَ: یہ قَاطِنٌ کی جمع ہے بمعنی مقیم ہونا۔ قَطَنَ (ن) قَطُونًا بمعنی اقامت کرنا، وٹھہرنا اور قاطن کی جمع قُطَانٌ وَقَطِيْنٌ ہے۔ كما فى الحديث الافاضة: نحن قطين الله۔

(۷) اَلْمُتَغَرِّبِيْنَ: یہ، غُرْبَةٌ يَتَغَرَّبُ سے مشتق ہے بمعنی مسافرت۔ اور متغربین یہ جمع ہے مُتَغَرَّبٌ کی بمعنی مسافر، پر دیسی، غُرْبٌ (ك) غُرَابَةٌ۔ نادر ہونا۔

(۸) فَدَخَلَ: بمعنی داخل ہوا۔ الدُخُولُ مصدر سے بمعنی آنا، داخل ہونا۔ (ن) فادخلوا ابواب جهنم خالدین۔

(۹) لِحْيَةٌ: (بالکس) بمعنی داڑھی والجمع لُحَى وَلِحْيٌ (بضم اللام و کسرہا) كما فى الحديث: أغفوا للطحى اور ”لحیة“ کے معنی اس جگہ کے بھی ہیں جہاں بال گھنے ہوں، اور نسبت کے وقت لحوى کہتے ہیں۔ اَلْحَى وَلِحْيَانِيٌّ بمعنی لہی داڑھی والا۔ جب لحيہ میں یا ئے متکلم لگتی ہے تو لحياتی ہوتا ہے۔ لحيتی نہیں ہوتا اور ذو لحيہ میں تین مبالغے (۱) ذو (۲) تنوين (۳) کثہ ہیں۔

(۱۰) كَثَّةٌ: بمعنی گھنی و گنجان۔ يقال كث اللحيته۔ اس کی داڑھی گھنی ہوئی۔ كَثٌّ (ض) كَثَاةٌ وَكُثُوْنَةٌ بمعنی داڑھی کا کثیر ہونا

گھنی ہونا۔ اور (س) کثناً بمعنی غلیظ، وخصین اور گھنا ہونا۔

(۱۱) هَيْئَةً: بمعنی صورت و شکل کیفیت، حالت اور جمع هَيْئَاتٍ آتی ہے از (ض، ف، ک) مستعمل ہو۔ یا هیئۃ العلم (علم ہیئت) یعنی وہ علم جس میں اجرام فلکی کے احوال سے بحث کی جاتی ہو۔ هَاءَ (ض) هِيَ هِيَاءٌ. (س) هِيُوُ (ك) هَيْئَةً بمعنی حسن ہیئات ہونا۔ هِيَاءٌ (ف) سے مشتاق ہونا۔ قال تعالیٰ: انی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر۔ (ال عمران)

(۱۲) رَثَّةٌ: بمعنی پرانا ہونا، رَثَاتٌ وِرْثُوْتُ مصدر ہے۔ رَثٌ (ض) رَثَائَةٌ بمعنی پرانا ہونا۔



فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَاسِ وَجَلَسَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِي مَا فِي وَطَائِهِ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِينَ بِفَضْلِ خِطَابِهِ.

ترجمہ:- پس سلام کیا حاضرین مجلس پر۔ (بیٹھنے والوں پر) اور آخری صف میں بیٹھ گیا۔ (لوگوں کی) پھر ظاہر کرنے لگا جو کچھ اس کے مشکیزے میں تھا (دل میں) (بانی الضمیر) علوم و معارف سے اور حاضرین کو تعجب میں ڈالنے لگا اپنے فضل خطاب سے۔

(۱) فَسَلَّمَ: تسلیم مصدر سے بمعنی سلام کرنا۔ از تفعیل اس کا مجرد (س) سے بمعنی صحیح و سالم ہونا۔ قال تعالیٰ: سلام علیکم بما صبرتم۔ (الرعد)

(۲) الْجُلَاسُ: یہ جالس کی جمع ہے اور جلوس بھی جمع ہے۔ اور جَالِسُونَ بھی جمع ہے، جُلُوسٌ سے مشتق ہے۔ اور جلس بمعنی ہمنشین اس کی جمع جُلُوسَاءُ اور جُلُاسٌ آتی ہے جَلَسَ (ض) جُلُوسًا یہ قیام کی ضد ہے یعنی بیٹھنا۔ قَالَ تَعَالَى: وَاذْأَقِيل لَكُمْ تَفْسُوحًا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسُحُوا۔ (المجادلة)

(۳) أُخْرِيَاتٍ: یہ آخری کی جمع ہے بمعنی اطراف اور یہاں موصوف محذوف ہے، ای جماعات اخریات یا ای فی جماعة اخریات الناس. اخرا تأخیر تفعیل سے پیچھے کرنا، تا آخر پیچھے رہنا۔ قَالَ تَعَالَى: وَلِي فِيهَا مَآرِبٌ أُخْرَى۔ (طہ)

(۴) النَّاسُ: بعضوں نے اس کی جمع الأناس کہی ہے یا اسم جمع ہے، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ کسی وقت عوض اور معوض ایک جگہ جمع نہیں ہوتے ہیں۔ قوله تعالیٰ: قل اعوذ برب الناس.

(۵) أَخَذَ: افعال تلوپ میں سے ہے جو شروع کے معنی میں ہے الاخذ پکڑنا از (ن) مہوز فاء ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى۔ (ہود)

(۶) يُبْدِي: ای يظهر. بَدَأُ (ن) بَدَاءٌ وَبُدُوًا بمعنی ظاہر ہونا۔ کما فی القران: ثم بدالهم من بعد ما لاراؤ آیات۔ (یوسف) ابداء افعال سے بمعنی ظاہر کرنا۔

(۷) وَطَائِبٌ: یہ، وَطَبٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق مشک یا وہ مشکیزہ جس میں دودھ رکھا جاتا ہو۔ یہاں مراد ابو زید سروجی کا سینہ ہے، جو ظرف ہے علم و فضل کا۔ وعند بعض وطب چھوٹی مشک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ مشک ہے جو بکری کی کھال کی ہو جس میں

دودھ رکھا جائے اس کی جمع اَوَطَابٌ، اَوَطُبٌ آتی ہے۔ جمع اَوَطِبٌ اور وَطَابٌ کی ضمیر راجع ہے ذوالحیہ کی طرف۔ دودھ کی مشک کو وَطِبٌ کہا جاتا ہے۔

(۸) يُعْجِبُ: یہ باعجاب مصدر سے بمعنی خوش کرنا تعجب میں ڈالنا از افعال؛ مجرد عَجِبَ (س) عَجِبًا بمعنی تعجب کرنا۔ قال تعالیٰ: فَلَا تَعْجَبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ۔ (التوبة)

(۹) الْحَاضِرِينَ: یہ حاضر کی جمع ہے جس کے معنی موجود کے ہیں اور حاضر غائب کی ضد ہے اور حاضر کے معنی شہر کے رہنے والے کے بھی آتے ہیں جو ”قرئی یا بادیه“ کی ضد ہے اور حضر کی جمع حَضْرٌ وَحَضَارٌ وَحُضُورٌ وَحَضْرَةٌ آتی ہیں از (ن) اور حاضر کی جمع حَاضِرُونَ وَحَضَارٌ. قال تعالیٰ: وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ۔ (النساء)

(۱۰) بِفِضْلِ: یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے، ای الموصوف بخطابه الفصل. ای القول الفاصل بین الحق والباطل اور فیصل کے معنی فیصلہ کے آتے ہیں از (ض) كَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ وَمَاهُو بِالْهَزْلِ۔ (الطارق) اور فصل مصدر ہے (ض) بمعنی جدا کرنا۔ یا دو چیزوں کے درمیان آڑ، حد، کو کہتے ہیں بدن کا جوڑ، حق و باطل کا فیصلہ اور ”بفصل الخطاب“ متعلق ہے بعجب فعل کے ساتھ۔

(۱۱) خِطَابٌ: مصدر ہے (ک) سے بمعنی کلام کرنا، تقریر کرنا. قال تعالیٰ: وَعَزَّيْنِي فِي الْخِطَابِ۔ (ص)



فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِي تَنْظُرُ فِيهِ. فَقَالَ دِيْوَانُ أَبِي عُبَادَةَ الْمَشْهُودُ لَهُ بِالْإِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيْمَا لَمْ يَحْتَهُ عَلَيَّ بِدِينِ اسْتَمْلَحْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ:

ترجمہ:- پھر اس نے اپنے برابر والے سے پوچھا کہ کونسی کتاب ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ پس کہا اس نے جواب دیا کہ ابو عباده کا دیوان ہے۔ جس کے اچھا ہونے کی گواہی دی گئی ہے۔ پس کہا اس نے کیا پایا ہے آپ نے کوئی عمدہ کلام جو آپ کو بھلا معلوم ہوا ہو؟ (مزے دار) تو اس نے کہا ہاں۔ اس کا یہ قول (شعر) ہے:

(۱) يَلِيهِ: اس کا مصدر ہے وَلِيَ، وَوَلَايَةٌ آتے ہیں۔ جس کے معنی قریب ہونے اور والی ہونے کے آتے ہیں وَوَلِيَ (ض، س، ح) سے بمعنی مددگار، دوست، بزرگ جمع اَوْلِيَاءٌ. وَوَلَاءٌ (بفتح الواو) دوستی، محبت، رشتہ داری. وَوَلَاءٌ (بکسر الواو) بمعنی تسلسل، ووالِ حاکم، گورنر جمع وُولاةٌ. وَوَلَايَةٌ (بکسر الواو) حکومت، اختیار، بالادستی، ریاست۔ اور حسب سے اس کے معنی قائم اور والی ہونے کے ہیں اور تفعل سے تو لِي بمعنی منہ پھیرنا کے آتے ہیں. قَالَ تَعَالَى: إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ۔ (ال عمران)

(۲) دِيْوَانٌ: وہ کتاب جس میں قصائد جمع ہوں۔ اس کے اصلی معنی ہے پکھری وعدالت اصلی حروف (د، و، ن) ہیں لہذا اصل میں ”دووان“ تھا ایک واؤ کو یا سے بدل دیا کیونکہ اس کی جمع ”دَوَاوِين“ آتی ہے، اگر دو واؤ کے بجائے ایک واؤ اور ایک یا سے ہوتی تو جمع دِيَاوِين ہوتی اور بعض کے نزدیک ”دَوْنٌ“ سے مشتق ہے بمعنی جمع کرنا۔ از تفعیل. اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی ذلیل ہونا. وفسی

الحديث: الكَيْسُ من دان نفسه الخ. اور (ض) سے اس کے معنی جزاء کے آتے ہیں۔ یہ لفظ معرب ہے یعنی نجی زبان کا لفظ ہے بعد میں عربی ہوا۔ جب نوشیرواں کا زمانہ آیا تو اس نے کارکنوں کو دیکھ کر کہا۔ دیوانیانہ سستہ اند۔ اس وقت سے عدالت کو ”دیوان“ کہا جانے لگا۔ اور دیوان کبھی شعر کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ شاعروں کے اشعار سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔

(۳) اَبِي عُبَادَةَ. هو الوليد بن عبادَةَ البحتري، من افصح شعراء العرب.

(۴) نَعَم: ما قبل کی تقریر کیلئے آتا ہے اور بل نفی کیلئے ہے۔ یا بل ایجاب نفی کیلئے آتا ہے۔

(۵) اَلْمَشْهُودُ ذَلَّةٌ: اَلْمَشْهُودُ ذَلَّةٌ یہ صفت ہے دیوان کی یا ابو عبادہ کی یعنی المشهود له میں ضمیر راجع ہے ان دونوں میں سے کسی کی طرف۔ شَهِدَ (س) شُهِدُوا بمعنى حاضر ہونا۔ شَهِادَةٌ بمعنى گواہی دینا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ) اشہدوا واستشهدوا بمعنى شہید ہونا۔ افعال واستفعال سے ہے شَهِدَ بمعنى دلیل جمع شُؤْأَهْدِ ہے، مَشْهُدٌ بمعنى اجتماع، جلوس، منظر، جمع مَشَاهِدٌ. اشہد. افعال سے حلف اٹھانا، قسم کھانا۔ شَهِدَ (ك) شَهِادَةٌ سے بھی آتا ہے۔

(۶) اَلْاِجَادَةُ: اگر مشہود لہ دیوان کی صفت ہے تو اجادۃ مصدر مجہول ہے یعنی اچھا کیا جانا۔ اگر مشہود لہ کی ضمیر ابو عبادہ کی طرف راجع ہے تو الاجادۃ مصدر معروف ہے بمعنی اچھا کرنا۔ جَادَ يَجُوذُ (ن) جُوذًا، بمعنى بخشش کرنا (ن) جُوذَةً، بمعنى عمدہ ہونا جید کرنا، کھرا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: بِالْعَشِيِّ الصَّافِئَاتِ الْجِيَادِ. (ص)

(۷) هَلْ! خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور بل اسم پر نہیں آسکتا بخلاف ہمزہ کے۔ لہذا ”هَلْ زَيْدًا قَائِمًا“ نہیں کہتے ہیں ”أَزَيْدًا قَائِمًا“ کہتے ہیں۔

(۸) عَشْرَتٌ: از (ن) بمعنی جھوٹ بولنا اس کا صلا گرام ہو تو مطلع کے معنی میں آتا ہے جیسے یہاں ہے۔ يقال: عَشْرَتٌ (ن) عَشْرًا، وَعَشُورًا. يقال عشر على الامرای اطلع. كما فى التنزيل: وكذالك اعثرنا عليهم۔ (الكهف) اور ”عثر“ ٹھوکر کھانے کے معنی میں مستعمل ہو تو فتح کے علاوہ سب بابوں سے آتا ہے۔

(۹) لَمَحَتْهُ: لَمَحَتْهُ مصدر ہے از (ف) بمعنی خفیف نظر سے دیکھنا یا جلدی سے دیکھنا یعنی اشارہ سے۔ كما فى القران: كلمح البصر یا جھٹ پٹ دیکھنا۔

(۱۰) بَدِيعٌ: بمعنی نادر، اچھا اس کی جمع بدائع ہے۔ شاعروں کی اصطلاح میں بدیع وہ شعر ہے جو اشعار میں سب سے اچھا ہو بدیع (ك) بَدَاعَةٌ. قَالَ تَعَالَى: يَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ (البقرہ)

(۱۱) اِسْتَمْلَحْتُهُ: یہ استملاخ مصدر سے ہے بمعنی مزے دار سمجھنا، یا نمکین سمجھنا، چڑھنا سمجھنا از استفعال اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے نہیں ہے ظن کیلئے ہے۔ یہ ”مَلَحٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی نمکین، مَلَحٌ (ف) مَلَحًا مَلَا حَةً، مُلُو حَةً. ای صار مالحاً۔ پانی نمکین ہو گیا۔ (ك، ن) سے بھی آتے ہیں:



(۵) كَأَنَّ مَاتِبِسْمُ عَنْ لَوْلُو مَنْصُدِ أَوْ بَرْدِ أَوْ أَقَاحِ

فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمُوَدَّعِ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ يَا لَلْعَجَبِ وَلِضِعَةِ الْأَدَبِ.

ترجمہ:- (۵) گویا وہ (محبوبہ) مسکراتی تھی اپنے ایسے مسلسل دانتوں سے جو مثل موتی یا اولہ یا مثل گل بابونہ کے تھے۔ پس اس نے (ابو عبادہ نے) تشبیہ میں جدت پیدا کی ہے جو اس میں ودیعت رکھی گئی ہے۔ پس اس نے کہا کہ اے لوگو! تعجب کرو (یا فسوس ہے) علم و ادب کے ضائع ہونے پر (ادب کی بربادی ہو رہی ہے)

(۱) كَانَ: مشہور یہ ہے کہ کان تشبیہ کیلئے ہے اس کے آخر میں (ما) لاحق ہے مگر اس میں تحقیق یہ ہے کہ اگر اس کی خبر جامد ہوگی تب تو یہ تشبیہ کیلئے ہوگا۔ جیسے: کان زید اسد۔ اگر خبر مشتق ہو تو یہ شک کیلئے ہوگا جیسے: کان زید اقامت۔ کبھی یہ تحقیق کیلئے ہوتا ہے جیسے: کان الارض لیس لها هشام۔ کبھی یہ تقریب کیلئے ہوتا ہے جیسے: کان الشتاء مقبل۔

(۲) تَبَسَّمَ: از (ض) یہ بَسَم سے مشتق ہے بمعنی ہنسا بغیر آواز کے اس طرح کہ دانت کھلیں۔ اس کے اصلی معنی مطلقاً دانت نکالنے کے آتے ہیں۔ کما فی التنزیل: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا (النمل) وَبَسَمًا (بکسر المیم) بمعنی آگے کے دانت جمع مَبَسَامًا. بَسَامًا وَبَسَامًا بمعنی بہت مسکرانے والا۔ ”تبسم“ میں ضمیر محبوبہ کی طرف راجع ہے۔

(۳) لَوْلُو: بمعنی موتی اس کا واحد لَوْلُوۃ ہے اس کی جمع لالسی آتی ہے۔ اور لَسَالٌ، لَالَاءٌ بمعنی موتی بیچنے والا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّوْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ. لَالَاءٌ لَالَاءُ النِّجْمِ وَالْبَرْقِ. ستارے یا بجلی کا چمکنا۔

(۴) مَنْصُدٌ: یہ، تَنْصِيْدٌ مصدر سے بمعنی تہ تہ رکھنا، یا تہ تہ لپٹا ہوا۔ یقال رای منصد یعنی مضبوط و محکم رای۔ مجرد (ض) سے ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَطَلَحَ مَنصُودًا. اور (ض) مَنْصُدًا بمعنی بعض کو بعض سے ملانا۔ اور تہ تہ لپٹے ہوئے سامان کو منصود، نصید، منصد کہتے ہیں۔

(۵) بَرْدٌ: اس کا واحد ”بَرْدَةٌ“ ہے جس کے معنی اولے کے ہیں بَرْدٌ (ن) بَرْدًا ہے بَرْدٌ بمعنی سردی کے بھی آتے ہیں یہ کرم سے بَرُوْدَةٌ آتا ہے بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (النبا) اور بَرُوْدٌ (بضم الباء) بمعنی چادر کے آتے ہیں بَرُوْدٌ (ك) بَرُوْدَةٌ وَبَرْدٌ (ن) بَرْدًا ٹھنڈا ہونا۔ سردی لگنا، زکام لگنا۔ ابراد و تبرید بمعنی ٹھنڈا کرنا، حوصلہ پست کرنا۔

(۶) أَقَاحٌ: بمعنی گل بابونہ۔ جو سرنخی کی طرف مائل ہو اس کی جمع أَقْحُوَانٌ وَفُقُوَانٌ آتی ہیں اور جمع الجمع أَقَاحِيٌّ ہے یعنی ایک قسم کی گھاس ہے، جس میں چھوٹے چھوٹے خوشنما دانت جیسے پتے ہوتے ہیں اور پھول سفید ہوتا ہے اور نرسین وغیرہ چمکتے ہوں جن کے ساتھ دانتوں کو تشبیہ دیجاتی ہے یہ پھول سفید ہوتے ہیں۔

(۷) أَبْدَعَ: یعنی کسی چیز کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنا جو عمدہ بھی ہو۔ ومنہ قولہ تعالیٰ: بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - (البقرة) ابداع از افعال۔ اس کا مجرد (ف) ابداع ای خلق اور احداث کے معنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا عام ہے کہ نمونہ سے ہو یا بغیر نمونہ کے اور (تکونین) کہتے ہیں آہستگی کے ساتھ کسی چیز کو وجود دینا، اور بدیع میں ایک صنعت ہے جس کا نام تجاہل عارفانہ ہے یعنی شاعر جان بوجھ

کر کہتا ہے کہ محبوبہ موتی اور گل بابونہ سے ہنس رہی ہے گویا اس کے منہ میں دانت نہیں ہے ”فانہ“ یہ دلیل ہے شعر کے عمدہ ہونے کی۔

(۸) او: یا تو اس کو کثرت کے لئے مانا جائے تو اس وقت اس سے غرض ہوگی کہ ان میں سے ایک انشاء نہیں کیا جاسکتا ہے مطلب یہ ہوا کہ لفظ ”لؤلؤ“ یا ”برود“ تشبیہ کیلئے کافی نہیں ہے۔ اور لفظ ”او“ بل کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہ معنی یہاں ہو سکتے ہیں یعنی پہلے دانتوں کو موتی سے تشبیہ دی لیکن وہ ٹھنڈے نہیں ہوتے لہذا ”او“ بل کے معنی میں ہو گیا۔ دانتوں کو اولوں سے تشبیہ دی لیکن اولاً بالکل سفید ہوتا ہے اور خالص سفید دانت مذموم ہیں۔ لہذا اس کو گل بابونہ سے تشبیہ دی جو گندم گوں ہوتا ہے۔ اور تشبیہ دو طرح کی ہوتی ہیں (الف) ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے جس میں مخاطب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشبہ اور یہ مشبہ بہ ہے جیسے زیند کالاسد (ب) اعلیٰ درجہ کی تشبیہ جس میں مخاطب کو مشبہ، مشبہ بہ میں تمیز نہیں ہوتی۔ جیسے زیند اسد یہ پہلی تشبیہ کے مقابلہ میں زیادہ بلخ ہے۔

(۹) الْمُوذَعُ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ایداع مصدر سے از افعال بمعنی الموضوع یعنی رکھے گئے ہیں۔ اس کا مجرد از (ض) افعال سے ایداع بمعنی ودیعت رکھنا، قبول کرنا مجرد (ف) و ذ غ بمعنی چھوڑ دینا۔ قال تعالیٰ: ودع اذاهم وتوکل علی اللہ۔ (الآیة)

(۱۰) لِلْعَجَبِ: اگر (بفتح اللام) ہے تو یہ مستغاث ہوگا ای احضر فہذا وقتک اگر (بکسر اللام) ہے ”مستغاث لہ“ ہو جائے گا ای یا قوم احضروا الأجل العجیب۔ وللعجب میں (بفتح اللام و کسرھا) دونوں درست ہے۔ از (س) بل عجبا ان جاء ہم منذر منهم۔ (ق)

(۱۱) لِضَيْعَةٍ: ضَيْعَةٌ وَضِياعٌ دونوں مصدر ہیں از (ض) بمعنی ضائع ہونا، برباد ہونا، ہلاک ہونا۔ یہ لازم ہے۔ یقال ضاع الشيء ای هلك اور ارضاعَةٌ بمعنی ضائع کرنا۔ اور تضييع واضاعت یہ متعدی ہیں اور یہ ضيعة کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: ماکان اللہ لیضيع ایمانکم (البقرہ) ای صلواتکم۔



لَقَدْ اسْتَسْمَنَتْ يَا هَذَا اذ اورم وَنَفَخَتْ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ اَيْنَ اَنْتَ! عَنِ الْبَيْتِ النَّذْرِ الْجَامِعِ
مُشَبَّهَاتِ الثُّغْرِ وَاَنْشَدَ:

ترجمہ:- بیشک آپ نے موٹا سمجھا ہے اے شخص! اورم والے کو۔ اور پھونک مارنا شروع کر دیا ہے غیر آگ میں بغیر لکڑی کے۔ کہاں غافل ہے تو اس نادر شعر سے۔ جو دانتوں کی تمام تشبیہات کو جامع ہو۔ اور اس نے یہ شعر پڑھا۔

(۱) اسْتَسْمَنَتْ: اس میں ”س“ت، ”ظن کیلئے ہے بمعنی موٹا سمجھنا یہ ”سَمَنَ“ سے مشتق از (س) بمعنی چربی کا زیادہ ہونا، یا موٹا ہونا اور یہ ہزل کی ضد ہے اور نھر سے سَمْنَا بمعنی گھی ملانا، وفی قولہ تعالیٰ: افصافی سبع بقرات سمان (یوسف) اور قد استسمنت ذاورم۔ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ بڑی چیز کو انسان اچھا سمجھے۔ اور صیغہ صفت سَمِينِ کی جمع سِمَانِ ہے۔ کما فی الآیة المذکورہ۔

(۲) اورم: از (ح) بمعنی بیماری سے جسم کا پھول جانا اور سوج جانا اور بعض لغات میں اس کو (ض) سے بھی لکھا ہے والجمع اورم فی الحدیث: قام حتی تورمت قدماء۔

(۳) نَفَخَتْ: نَفَخَ (ن) نَفَخًا بمعنی منہ سے ہوا نکالنا، پھونک مارنا، یقال نَفَخَ فِي النَّارِ. اس نے آگ میں پھونک ماری، اس ہ صِلْتِي آتَاہ۔ کقولہ تَعَالَى: فَانْفِخْ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا۔ (ال عمران)

(۴) ضَرَمَ: بمعنی ایندھن یا وہ لکڑیاں جن سے آگ جلائی جائے اس کا واحد ”ضَرَمَةٌ“ ہے اور یہ اصل میں ضَرَمَتِ النَّارِ ضَرَمًا سے مشتق ہے ای اشْتَعَلَتْ. اور (س) ضَرَمًا بمعنی بھڑکنا۔ (نَفَخَتْ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ) یعنی تونے بے فائدہ اور لالی یعنی کام کیا۔

(۵) اَيْنَ: اگر اس پر لفظ من داخل نہ ہو تو مکان مدخل سے سوال ہوتا ہے اور داخل ہونے کی صورت میں مکان مخرج سے سوال ہوتا ہے جیسے: مِنْ اَيْنَ۔ تو کہاں سے نکلا؟ اور ”اين“ کے بعد ”من“ اور ”عن“ دونوں آتے ہیں اگر ”من“ ہو تو ”اين“ کا مدخول مفضول عنہ اور ”من“ کا مدخول افضل ہوگا جیسے اين زید من عمرو۔ اگر ”عن“ ہو تو ”اين“ کے مدخول میں غفلت مراد ہوگی جیسے اين انت عنہ۔ ای غافلا عنہ۔

(۶) اَلْبَيَّتُ: بمعنی گھر، شعر جمع بَيُوتٌ وَايَاتٌ آتی ہیں، مذکر مستعمل ہے۔ بَاتَ يَبِيْتُ (ض) بَيْتًا وَبَيْتُوتَهُ بمعنی رات گزارنا۔ قَالَ تَعَالَى: فِي بَيْوتِ اذْنِ اللّٰهِ ان تَرْفَعِ۔ (النور)

(۷) النَّذْرُ: (بسكون الدال) یہ مصدر ہے بمعنی نادر و عجیب اور یہ از (ن) نَذَرًا، نَذُورًا. یقال نَذَرَ الشَّيْءَ اِی قَلَّ وَجُودَهُ. يُقَالُ نَذَرَ الْكَلَامَ یعنی کلام فصیح ہوا یہ (ك) نَذْرَةٌ آتا ہے بمعنی نادر ہونا، اور ندر صفت مشبہ ہے۔

(۸) اَلْجَمَاعُ: اس کی جمع جوامع ہے (ف) سے کما فی الحدیث: او تیت جوامع الکلم. شارح کہتا ہے کہ علامہ حریری نے تمام دانتوں کی تشبیہوں کو یہاں جمع نہیں کیا، بلکہ بعض تشبیہوں کو بتلایا ہے کیونکہ دانتوں کو آگ اور بجلی اور روشنی سے بھی تشبیہ دیتے ہیں۔

(۹) مُشَبَّهَاتٌ: یہ تشبیہ مصدر سے از تفعیل بمعنی مشابہ بنانا یا ایک چیز کا وصف دوسری چیز کیلئے ثابت کرنا، تشبیہ دینا۔ اسم مفعول کی جمع مؤنث. شبہ علیہ. ناقابل فہم ہوا. تشبیہ تفاعل سے مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا۔

(۱۰) اَلثُّغُورُ: بمعنی دانت، اگلے دانت، دو ملکوں کی سرحد، جمع ثُغُورٌ. اور صاحب صحاح نے اسکے معنی آگے کے دانت کے بیان کئے ہیں اور صاحب قاموس نے مطلق دانت کے معنی بیان کئے ہیں۔ ثُغُورٌ (ف) ثُغُورًا بمعنی توڑنا، سوراخ کرنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب تک دانت اپنی جگہ پر ہوں تو سب کو ”ثُغُورٌ“ کہا جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ ایک دانت کو ثُغُور کہتے ہیں چاہے وہ اپنی جگہ پر لگا ہوا یا اکھڑ گیا ہو اور وہ جگہ جہاں دشمن کے حملہ کا ڈر ہو، تو اس کی جمع ثُغُورٌ آتی ہے:



(۶) نَفْسِي الْفِدَاءَ لِثُغُورِاقِ مَبِيئَةٍ

وَرَأَيْتُ شَنْبَ نَاهِيكَ مِنْ شَنْبِ

وَعَنْ أَقْسَاحِ وَعَنْ طَلْعِ وَعَنْ حَبَبِ

يَفْتَرُ عَنْ لَوْلُوءٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرْدِ

ترجمہ:- (۶) میری جان قربان ہوں دانتوں پر کہ تعجب میں ڈال دیا لوگوں کو اس کے مسکرانے نے یا ہونٹ نے۔ جس کا منہ خوشنما معلوم ہو اور زینت دے رکھی ہے اس کو چمک نے (دانتوں کی تازگی اور ان کی چمک نے) کافی ہے تجھ کو یہ چمک دمک۔ (۷)

مسکراتا ہے (ہنستی ہے) وہ (محبوبہ) نئے موتی سے اور اولے اور گل بابونہ سے اور پھولوں کی کلی سے اور حباب (بلبلے) سے (ہنستی ہے)

(۱) نَفْسِي الْفِدَاءُ: یہ یا تو جملہ انشائیہ ہے یا جملہ خبریہ ہے۔ نَفْس (س) نَفْسًا بِالشَّيْءِ بخل کرنا، نَفْس (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ نظر بد لگانا۔ نَفْسَتِ الْمَرْأَةِ: زچہ ہونا۔ ومنه النفاس (بچہ جننا) نَفْس (ك) نَفَاسَةً عمدہ ہونا، نَفْس ومرغوب ہونا۔ قوله تعالیٰ: وما أبرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء۔ (یوسف)

(۲) الْفِدَاءُ: بمعنی فدیہ دینا۔ فِدَاي (ض) فِدَاءٌ۔ وفي التنزيل: وفديناه بذبح عظيم۔ (الصفات) قدمر تحقیقہ۔
(۳) رَاق: اجوف واوی بمعنی اچھا ہونا اور صاف معلوم ہونا از (ن) اور یہ جب اجوف یائی سے آتا ہے تو معنی اس کا بہانے کے آتے ہیں اس کا مصدر ”اراقہ“ آتا ہے۔ ومنه اِرَاقَةُ الدَّمِ۔ اور رَاق کا مفعول بہ محذوف ہے ای اعجب الناس، ”تعظیم“ کی غرض سے حذف کر دیا۔ قَالَ تَعَالَى: وَقِيلَ مَنْ سَكَنَ رَاقٍ۔ (القیامہ)

(۴) مَبْسَمَةٌ: یہ مصدر میسی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی ہنسنے کی جگہ یعنی منہ یا ہونٹ۔ اگر مصدر میسی ہے تو بمعنی مسکراتا ہے از (ض) بَسْمًا، مسکراتا۔ اِبْتَسَمَ وَتَبَسَّمَ کے ایک ہی معنی ہیں۔ قَالَ تَعَالَى: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا۔

(۵) زَانَةٌ: زان (ض) زَيْنَةٌ بمعنی زینت دینا، مزین کرنا۔ وفي التنزيل: انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب۔ (الصف)۔
(۶) شَنْبٌ: اس کے معنی ہے دانتوں کی لطافت اور اس کی خوبصورتی و تازگی اور خوشبو کے آتے ہیں یا دانتوں کی صفائی چمک دمک۔ از (س) شَنْبًا، اور اَشْنُبُ اس شخص کو کہتے ہیں، جس کے دانت صاف ہوں۔

(۷) نَاهِيكَ: ای حَسْبِكَ، ناہی بمعنی کافی ہے از (س)۔ يُقَالُ نَهَى الرَّجُلُ مِنَ اللَّحْمِ اِذَا كَفَى اِذَا كَفَى اور یہ یا تو ”نہی“ سے مشتق ہے یا ”ناہی“ سے مشتق مانتے ہیں تو یہ اسم فعل ہوگا جو ”انته“ کے معنی میں ہے اور یہ تعجب یا برائی کے موقع پر کہتے ہیں۔

(۸) يَفْتَرُ: یہ، اَفْتَرُ مصدر سے از افعال بمعنی مسکراتا، چمکنا، ظاہر ہونا، ہنسنا خوشنمائی سے، بھاگنا، سوگھنا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے جب کہ وہ دانت کھولے یہاں ہنسنا مراد ہے۔ ”فاء“ اور ”راء“ جہاں جمع ہوں ظہور کے معنی مراد ہوں گے مصدر قَرَأَ، فَرَأَا۔

(۹) لُؤْلُؤٌ رَطْبٌ: بمعنی وہ موتی ہے جو پیمپی سے تازہ نکالا گیا ہو اور چمکدار ہو، یا نیا موتی، نہ وہ کہ جو پانی میں موتی کو بھگولیا ہو۔ اور رطب (س، ك) رَطْبًا وَرَطُوبَةً بمعنی تر ہونا، یا تراوٹ۔ جو ”يابس“ کی ضد ہے۔ قوله تعالیٰ: ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين۔ جمع رُطْبٌ ہے۔ رَطِيبٌ وَرَطْبٌ بمعنی تر و تازہ۔ رُطْبٌ بمعنی پختہ کھجور۔ واحدرُطْبَةٌ۔ والجمع رِطَابٌ وَارِطَابٌ۔

(۱۰) بَرْدٌ: بمعنی اولے، واحدرُ بَرْدَةٌ بمعنی سردی، بُرْدٌ، چادر۔ بَرْدٌ (ن) بَرْدًا۔ قَالَ تَعَالَى: قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا۔ (الانبیاء)

(۱۲) طَلَعٌ: شگوفہ، پھول کی کلی یا نئی کلی کو کہتے ہیں۔ طَلَع (ن) طَلُوعًا مَطْلَعًا، ظاہر ہونا، نکلنا، اس کا واحد طَلَعَةٌ ہے وفي القرآن: لهاطلع نصيذ (ق)۔ اور بعض کے نزدیک کھجور کی نئی ٹیلی و کلی کو کہتے ہیں جو سفید ہوتی ہے۔

(۱۳) حَبَبٌ وَحَبَابٌ: بلبلے یا پانی کے بلبلے یا دانتوں کا تہہ ہونا۔ حَبٌّ (ض) حُبًّا جَبًّا بمعنی رغبت کرنا۔ یا وہ خطوط ہیں جو صراحی

میں پانی ملانے سے پیدا ہو جائیں اور حُبَابِ جھاگ کو کہتے ہیں، بعض کے نزدیک دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

فَاسْتَجَادَهُ مِنْ حَضْرٍ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هَذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَى قَائِلُهُ أَوْ مَيِّتٌ.

ترجمہ:- پس حاضرین مجلس نے اس کو اچھا سمجھا و شیریں سمجھا۔ اور ان سے دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ اور اس کو املاء کرایا (اس شعر کو) اور پوچھا گیا کہ یہ کس کا شعر ہے، اور کیا اس کا کہنے والا زندہ ہے یا مر گیا۔

(۱) فَاسْتَجَادَهُ: یہ خود سے ماخوذ ہے بمعنی بارش کا خوب برسنا، یقال: جَادَتِ الْمَطَرُ. پانی خوب برس اور ”س، ت“ طلب کیلئے ہے از استفعال۔ اور اس کے معنی اچھا سمجھنے کے ہیں، مجرد (ن) سے۔

(۲) حَضْرٌ: بمعنی حاضر ہونا از (ن) اور یہ فصیح ہے اور سجع سے بھی آتا ہے لیکن یہ غیر فصیح ہے۔ قَالَ تَعَالَى: فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا.

(۳) اسْتَحْلَاهُ: یہ، حُلُوَّةٌ سے مشتق ہے۔ ای وجدہ حُلُوَّةٌ یہ از استفعال ہے بمعنی شیریں یا اچھا سمجھنا اس کا مجرد (ن، ک، س) سے بھی آتا ہے بمعنی مزین ہونا۔

(۴) اسْتَعَادَهُ: یہ استفعال کا مصدر ہے ”س، ت“ طلب کیلئے طلب اعادہ کے ہیں، یہ خود سے مشتق ہے اس کے معنی طلب اعادہ کے ہیں دوبارہ پڑھنے کیلئے کہنا اور عود بمعنی لوٹنا، عَادَ (ن) عَوْدًا ای اعد الشعر. قال تَعَالَى: فَمَنْ اضْطَرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ.

(۵) اسْتَمْلَاهُ: یہ بھی استفعال کا مصدر ہے ”س، ت“ طلب کیلئے ہے اس کا مصدر اسْتَمْلَاءٌ ہے بمعنی طلب املاء کرنا یعنی لکھوانا۔ املاء یعنی ایک شخص بولتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے یا لکھوانے کی خواہش کرنا۔ قال تَعَالَى: وَامْلِي لَهُمْ اِنْ كِيدِي فِتْنِينَ۔

(۶) سُئِلَ: صیغہ ماضی مجہول سُوَالٌ مصدر بمعنی سوال کرنا۔ اس کے صلہ میں عن نہیں آتا اگر آجائے تو اس کے معنی کسی کی جانب سے سوال کرنے کے ہوتے ہیں۔ یقال سَأَلَ يَسْأَلُ (ف) سُؤَالًا جب کہ وہ دریافت کرے۔ قَالَ تَعَالَى: سَلَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۷) الْبَيْتِ: شعر جمع ابیات و بیوت۔ شعر ہو تو جمع ابیات اگر معنی بیت کا گھر ہو تو جمع بیوت ہے، از (ض) بمعنی رات گزارنا۔

(۸) حَى: بمعنی زندہ جو میت کی ضد ہے اس کی جمع احیاء آتی ہے (س) سے ہے زندہ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ (البقرہ)

(۹) قَائِلُهُ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنے والا۔ از (ن). قَالَ تَعَالَى: اِنَّه لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَاهُو بِالْهَزَلِ. مرر تحقیقہ.

(۱۰) مَيِّتٌ: بمعنی مردہ یا وہ شخص جو مر گیا ہو۔ اور مَيِّتٌ کے معنی یہ ہیں جو اب تک نہیں مرے ہوں اور آئندہ مرے گا اور مَيِّتٌ کی جمع مَيِّتُونَ آتی ہے اور مَيِّتٌ (بالتخفيف) کی جمع اَمْوَاتٌ وَ مَوْتَى ہیں اور یہ باب (ن، س) سے آتے ہیں اور مَيِّتُونَ (بالتشديد والتخفيف)

دونوں طرح مستعمل ہے اور بقول بعض ”المَيِّتُ“ (بالتشديد) عام ہے یعنی جو مر چکا ہو اور مرے گا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ.



فَقَالَ: أَيُّمُ اللَّهِ لِلْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ وَلِلصِّدْقِ حَقِيقٌ بَانَ يُسْتَمَعُ إِنَّهُ يَأْقُومُ لِنَجِيَّتِكُمْ مُدِ الْيَوْمِ.

ترجمہ:۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم۔ حق بات پیروی کے زیادہ لائق ہے۔ اور البتہ سچ بات کا سننا ہی زیادہ مناسب ہے تحقیق کہ وہ کہنے والا اے لوگو! بیشک ان اشعار کا کہنے والا آج بھی تم سے سرگوشی کرنے والا ہے۔ (یعنی میں ہی ان اشعار کا کہنے والا ہوں)

(۱) أَيُّمُ اللَّهِ: (بفتح الهمزة وكسرها) اس کی اصل ”أَيُّمُ اللَّهِ لِأَزْمَةٍ لِي“ ہے وقال بعض اس کا اصل أَيُّمُنُ اللَّهُ ہے۔ اور ”ایمن“ اس کا واحد ”يَمِينٌ“ ہے بمعنی قسم۔ پس أَيُّمُ اللَّهِ بمعنی اللہ کی قسم۔ اور بھی اس کی بہت سی لغات ہیں۔ یہ مبتداء ہے، خبر واجب الحذف ہے ای ایم اللہ قسمی۔ اور ایم اللہ کوہیم اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ ہمزہ کو باء سے بدل دیا گیا۔ اور بعض دفعہ محض میم پر اکتفاء کرتے ہیں اور تمام حروف کو حذف کر دیتے ہیں۔ پس أُمُّ اللَّهِ لِيَفْعَلَنَّ كَذَا. بولتے ہیں۔

(۲) لِلْحَقِّ: یہ جواب قسم۔ قائم مقام خبر کے ہے، قاعدہ ہے کہ جہاں مبتدا مقسم بہ ہو اور خبر مقسم ہو تو خبر کو حذف کر کے جواب قسم کو قائم مقام خبر کے بنا دیتے ہیں اور خبر واجب الحذف ہو جاتی ہے اور ”للحق“ میں لام تاکید کا ہے یہ باطل کی ضد ہے حق حقیقت کے موجود ہونے کے معنی میں آتا ہے اور صادق کے معنی میں بھی مستعمل ہے باب (ض) سے واجب ہونا (ن) سے حَقًّا بمعنی حق میں غالب آنا۔ قَالَ تَعَالَى: الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ۔ (البقرہ)

(۳) يُتَّبَعُ: یہ اتباع مصدر سے از افعال بمعنی پیروی کرنا اس کا مجرد (س) سے ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَيَتَّبِعُ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ۔

(۴) الصِّدْقُ: صَدَقَ باب (ض) سے اور یہ کذب کی ضد ہے اور صدق کا اطلاق اقوال میں ہوتا ہے اور فوہاء کا اطلاق اقوال و افعال دونوں میں ہوتا ہے۔ یہ تفعیل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى: لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤُوبًا بِالْحَقِّ۔ (الفتح)

(۵) حَقِيقٌ: ای جَدِيدٌ وَحَرِيٌّ. يقال حق الامر. ای اثبتہ و اوجبتہ۔ اس کا مصدر حق ہے از (ن) بمعنی لائق. وحق ای غلبہ علی الحق اور (ض) سے حَقٌّ وَحَقَّةٌ مصدر آتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَى: حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ۔ (اعراف)

(۶) يُسْتَمَعُ: استسماع مصدر سے از افعال یا (استفعال)۔ بمعنی غور سے سنا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اس کا مجرد جمع ہے بمعنی سنا۔

(۷) قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت۔ جمع اقوام جمع الجمع اقوام، اقوام، اقائم آتی ہیں۔ مرد، عورت سب انسانوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے یہ اصل میں یا قومی تھا یا کوکثرات استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ قوم، دشمنوں کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع قیمان آتی ہے۔ یہ قَامٌ (ن) قِيَامًا بمعنی قائم ہونا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: كَذَبَتْ قَوْمَ نوح ان المرسلين۔ (الشعراء) قوم کا اطلاق انسانوں پر ہوتا ہے خواہ مردوں کی جماعت ہو یا عورتوں کی، جمع اقوام۔ اور ایک دادا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

(۸) لِنَجِيَّتِكُمْ: یا تو یہ نجوی سے ماخوذ ہے یا نَجْوَةٌ سے بمعنی سرگوشی کرنا، آہستہ آہستہ کلام کرنا۔ اور وہ بات جس سے خوشی حاصل ہو والجمع النجیة. وفي التنزيل: خَلَصُوا نَجِيًّا (يوسف)۔ يقال نَجَانٌ وَنَجْوَى وَنَاجِيٌّ يُنَاجِيٌّ مُنَاجَاةً وَنَجَاءً از مفاعلہ بمعنی سرگوشی کرنا و اپنا بھید ظاہر کرنا۔ اور لِنَجِيَّتِكُمْ یہ ان کی خبر ہے، نَسَجَانِجَاةٌ بمعنی نجات پانا، باب تفاعل سے بھی آتا ہے، جیسے قال

تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا - (المجادلة)

(۹) مُذِ الْيَوْمِ: اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ ”مُذِ، الْيَوْمِ“ دونوں مستقل لفظ ہیں بعضوں نے کہا کہ یہ دونوں مستقل لفظ نہیں ہیں بلکہ ”مُذِ“ الگ ہے اور ”اليوم“ الگ ہے اس لئے کہ مذومند ابتدا زمانے کیلئے آتے ہیں اور ”اليوم“ اس کی جمع ایام ہے اور ایام کی جمع ایامونم آتی ہے۔ کما فی التزیل: فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ. (البقرہ) یوم بمعنی دن ہے۔ کبھی اس سے مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے جیسے یوم الدین. یَاوَمٌ مِیَاوَمَةٌ. مفاعلہ سے بمعنی ایام کی باری متعین کرنا۔



قَالَ فَكَأَنَّ الْجَمَاعَةَ إِزْتَابَتْ بَعَزْوَتَهُ وَابْتِ تَصْدِيقِ دَعْوَتِهِ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِي أَفْكَارِهِمْ.

ترجمہ: پس ابو زید نے کہا پس گویا لوگ شک میں پڑ گئے۔ نسبت کرنے میں اس شخص کے اس شعر کو۔ اور اس کے دعویٰ کی تصدیق کرنے سے انکار کرنے لگے۔ پس معلوم کر لیا اس شخص نے قوم کے خیالات کو (یعنی ان کے ناپسند یا ناخوشی کو)۔

(۱) قَالَ: قَوْلٌ مَّصْدَرٌ مِنْهُ اس کا فاعل حارث بن ہمام ہے۔ یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲) إِزْتَابَتْ: یہ اِزْتَابَتْ مصدر سے اِزْتَابَتْ بمعنی شک میں پڑ جانا اور اگر یہ ”رَبِيبَةٌ“ سے مشتق ہو تو اس کے معنی تہمت لگانے کے آتے ہیں اس کا مجرد رَابٌ يَرِيبُ (ض) رَبِيبًا بمعنی شک میں ڈالنا۔ یا امر مکروہ دیکھنا۔ اور رَبِيبٌ کے معنی نفس کا مضطرب ہونا اور شک میں بھی نفس چونکہ مضطرب ہوتا ہے اس لئے ريب شک کو کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ: افى قلوبهم مرض ام ارتابوا۔ (النور)

(۳) بَعَزْوَةٌ: بمعنی منسوب کرنا نسبت کرنا۔ اِزْتَابَتْ (ض)۔ اگر یہ (ن، س) سے ہو تو صبر کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ ومنه تَعَزِيَةٌ بمعنی صبر دلانا۔ باء سبب کیلئے یا ”نی“ کے معنی میں تعدیہ کیلئے۔ اس میں اگر ضمیر کا مرجع ”رجل“ ہے۔ تو اس وقت اِزْتَابَتْ الی الفاعل ہوگی اگر شعر ہو تو اِزْتَابَتْ الی المفعول ہوگی۔ اور مع سے بمعنی منسوب ہونا۔

(۴) ابْتِ: یہ اِبَاءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا اِزْتَابَتْ یہ عطف ہے ”اِزْتَابَتْ“ پر اور یہ (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی انکار کرنا، و ناپسند کرنا۔

يُقَالُ ابْتِ الشَّيْءِ وَتَابِي بِمَعْنَى نَافِسْتِ كَمَا: اِبَاءٌ وَاِبَاءَةٌ مَصْدَرٌ هِي، وَالْجَمْعُ اِبْوَانٌ، اِبَاءَةٌ، اِبَاءَةٌ. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ابِي وَاسْتَكْبِرَ.

(۵) تَصْدِيقٌ: مصدر از تَفْعِيلِ بمعنی قابل تصدیق ہونا، تصدیق کرنا، اور یہ مضاف ہے مفعول بہ کے اگر شعر کو لڑکی سے تشبیہ دیں تو

استعارہ بالکنایہ ہوگا۔ وقال تعالیٰ: وَلَكِنْ تَصْدِيقِ الَّذِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلِ الْكِتَابِ - (یونس)

(۶) دَعْوَةٌ: اگر (بافتح) ہے تو اس کے معنی بلانے کے ہیں خواہ دعوت میں ہو یا مطلق بلانا ہو۔ اگر (بکسر الدال) ہو تو اس کے معنی

نسب ثابت کرنے کے ہیں اگر (بضم الدال) ہے تو اس کے معنی ہیں مقابل کو لڑائی کے لئے بلانا۔ دَعْوَةٌ مصدر ہے از (ن) دُعَاءٌ بھی

مصدر ہے قال تعالیٰ: أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ - (البقرہ)

(۷) تَوَجَّسَ: یہ صیغہ ماضی ہے از تَفْعِيلِ بمعنی نرم آواز سے بات کرنا یا خفیف آواز پر کان لگانا۔ یہ ”وَجَسَ“ سے ماخوذ ہے اور اس

کے معنی کان لگا کر سننے اور پوشیدہ بات سمجھنے کے بھی آتے ہیں اس کے صلہ میں لام آتا ہے اور یہاں یہ دونوں متعدی بنفسہ ہیں۔

وَجَسَّ (ض) وَجَسَّ وَجَسَانًا بمعنی پوشیدہ ہونا، خفیہاً آواز کو سننا۔ الہام، تو جس اور تفرس میں فرق۔ ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ ”تو جس“ کہتے ہیں کسی ظاہری قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور ”تفرس“ کہتے ہیں کسی خفیہ قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور ”الہام“ کہتے ہیں بغیر کسی قرینہ کے خواہ قرینہ خفیہ ہو یا ظاہرہ کسی بات کا معلوم کرنا۔

(۸) هَجَسَ: از (ن، ض) هَجَسًا بمعنی گذرنا، دکھانا یا خطرہ گذرنا۔ جمع هَوَاجِسُ. قَالَ تَعَالَى: وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً۔
(۹) أَفْكَارٌ: یہ فکر کی جمع ہے فُكْرٌ (بافتح) اس کا مصدر ہے از (ن) تَفَكَّرَ تَفَعَّلَ بمعنی تامل وغور و خوض کرنا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ (الروم) افکر، تفکر، فکر، وافتکر۔ بمعنی خوب غور کرنا۔



وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنْ اسْتِنْكَارِهِمْ وَحَاذَرَ أَنْ يَفْرُطَ إِلَيْهِ ذَمٌّ فَقَرَأَ، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ۔
ترجمہ:- اور سمجھ لیا اس نے ان کی چھپیں ہوئی ناخوشی کو۔ اور اس بات سے ڈرا کہ سبقت کر جائے اس کی طرف کوئی برائی۔ یا عیب اس کو لاحق ہو جائے۔ پس اس نے فوراً یہ آیت پڑھی۔ بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔ (یاسب گناہ ہو جاتے ہیں)۔
(۱) فَطِنٌ: از (س) بمعنی عقلمند ہونا، سمجھنا۔ فَطِنٌ (س) فَطَانَةٌ وَفُطُونًا۔ اور صیغہ صفت فَاظِنٌ وَفَطِينٌ آتے ہیں اور یہ (ن، ک) سے بھی مستعمل ہے اس کے صلہ میں ”لام، باء، اور من“ آتے ہیں۔

(۲) بَطِنٌ: بمعنی پوشیدہ ہونا از (س، ن) اس کا معنی پیٹ کا بڑا ہونا، عظیم البطن ہونا۔ ومنه البطن یعنی بڑے پیٹ والا۔ يقال بَطَنَ بَطُونًا وَبَطْنًا یعنی اس نے چھپایا۔ ومنه الباطن جو ظاہر کی ضد ہے۔ قال تَعَالَى: وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔
(۳) اسْتِنْكَارٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے۔ بمعنی برا سمجھنا، اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے اور یہ نِكْرٌ سے ماخوذ ہے، نِكْرٌ (س) نِكْرًا متعدی مستعمل ہوتا ہے۔ اور کرم سے لازم آتا ہے يُقَالُ نَكَّرَ نِكَارَةً، قَالَ تَعَالَى: فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مَنَكْرُونَ۔ (یوسف)
انکار اور جھوٹ میں فرق: انکار کہتے ہیں کسی کا زبان و قلب دونوں سے انکار (نفی) کرنا اور یہ انکار زبان و قلب دونوں سے ہو سکتا ہے اور جھوٹ کہتے ہیں انسان صرف زبان سے انکار کرے لہذا جھوٹ کی نفی قلب سے نہیں ہو سکتی۔

(۴) حَاذَرَ: از مفاعله اس کا مصدر ”مُحَاذَرَةٌ“ ہے بمعنی احتیاط کرنا اور شب کو بیدار رہنا اور ڈرنا، بچنا، حَذِرٌ (س) حَذْرًا وَحَذْرًا، محذرة بمعنی وہ اس سے ڈرا، یا بچنا، ڈرنا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاحْذَرِهِمْ۔ (المائدہ)

(۵) أَنْ يَفْرُطَ: یہاں من محذوف ہے اور یہ فرط سے مشتق ہے فرط ای سَبَقَ. يقال فرطت القوم فرطای سبقتهم الى السماء. وفرط عليه ای عجل وعدا از (ن) بمعنی زیادہ ہونا اور ”فاء، راء، طاء“ جہاں ہوں وہاں سبقت کے معنی پائے جاتے ہیں ومنه الافراط والتفريط. وفي التنزيل: اننا نخاف ان يفرط علينا۔ (ظہ)

(۶) ذَمٌّ: مصدر ہے جو مدح کی ضد ہے جو مذموم کے معنی میں ہے بمعنی برائی اس کی جمع ذُمُومٌ. ذَمٌّ يَذُمُّ (ن) ذَمًّا وَمُذَمَّةٌ بمعنی برائی بیان کرنا۔ اگر (بالراء) ہو تو ”ذم“ کے معنی لگام لگانا ہے اور ضم بمعنی ملا دینا ہے۔ قَالَ تَعَالَى: يَصْلُهَا مَذْمُومًا مَذْحُورًا۔

- (۷) فَقْرًا: یہ قرآنہ مصدر سے بمعنی پڑھنا۔ قَرَأَ (ف) قِرَاءَةً وَقَرَأْنَا. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَاذْأَقْرَأْنَا فَاتَّبِعْ قِرَاءَهُ۔ (القیامۃ)
- (۸) الظَّنُّ: یہ مصدر ہے از (ن) اور ان بعض الظن انم. (الحجرات) یہ آیت قرآنی ہے یا حدیث کا ٹکڑا ہے جو بغیر صراحت کے لایا گیا ہے اور وہ تین قسم پر ہیں (۱) مقبول، جو خطبہ وغیرہ میں لاتے ہیں (ب) مباح، جو اس جگہ استعمال ہو جہاں مزاج مراد نہ ہو (ج) مراد وہ ہے جو مزاج اور استہزاء کی جگہ استعمال کرے۔ محشی فرماتے ہیں کہ بعض یہاں پر کل کے معنی میں ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اگر یہ ظن انم ہو تو معاذ اللہ نبی علیہ السلام کا قول ظنوا المؤمنین خیراً یہ کیسے صادق ہو سکتا ہے۔
- (۹) انم: یہ (س) سے، اس کی جمع آثام ہے۔ قَالَ تَعَالَى: فَإِنَّهُ آثَمُ قَلْبِهِ.



ثُمَّ قَالَ يَارُوَاةَ الْقَرِيضِ وَأَسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِيضِ إِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ؛ وَيَدَّ الْحَقِّ تَصَدُّعُ رِذَاءِ الشَّلْكِ

ترجمہ:۔ پھر کہا ابو زید نے اے راویان شعر! اور اے قول مریض کے طبیبوں! تحقیق کہ خالص جوہر پگھلانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور سچائی کا ہاتھ (حق بات) پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو۔

- (۱) قَالَ: الْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، اجوف واوی ہے از (ن) اور قال اجوف یا قیلولة، مصدر (ض) سے بمعنی دوپہر کو سونا۔
- (۲) رُوَاةٌ: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی کلام کو نقل کرنے والا۔ سیراب کرنے اور تازگی بھی اس کے معنی آتے ہیں اس کا مصدر روایت ہے، از (ض)۔

(۳) الْقَرِيضُ: بمعنی شعر، یہ فعلیل کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے از (ض) بمعنی شعر کہنا، کاٹنا، جو قروض سے ماخوذ ہے بمعنی قطع ہے یہاں اس کے معنی شعر کے ہیں یا "قراضة" سے ماخوذ ہے بمعنی سونے کے ٹکڑے جو زیور بنانے کے بعد بچ جاتے ہیں اور شعر کو بھی قریض اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آخر سے بہ سبب اس کی ہمواری کے کٹا ہوا ہوتا ہے یعنی اس کو (اوزان پر تراشا جاتا ہے) گویا قینچی سے اس کی زبان کاٹ لی ہے۔ قال الجوہری القریض قول الشعر خاصة.

(۴) أُسَاةٌ: یہ اسی کی جمع ہے بمعنی طیب مؤنث اسیۃ جمع اسیات أو اس. أسا (ن) أسوا بمعنی دوا کرنا، مرہم رکھنا. يقال: أسی بینہم۔ صلح کرائی اور (س) سے بمعنی ٹمکین ہونا، غضب ناک ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: فَكَيْفَ أَسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ.

(۵) الْمَرِيضُ: بیمار۔ یہاں القول المریض اس قول کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی خرابی اور نقصان ہو، یا القول المریض سے مراد وہ قول ہے جس کا راوی ضعیف ہو۔ اور مریض کی جمع مرضی ومرأضی. اور مروض (س) مروضاً مرصاً بمعنی بیمار ہونا، اس کی جمع مروضی، مروضی، أمراض آلی ہیں، وفی التنزیل: ومن كان مریضاً (البقرہ)۔ اور مرض بمعنی بیماری، دکھ، روگ. اور مرض کے معنی ہیں، خروج عن الاعتدال.

(۶) خُلَاصَةٌ: (بضم الخاء المعجمة وکسرہا) بمعنی خالص چیز (مفعول ہے) اصلہ خلص الشیء خلوصاً ای صار خالصاً،

خَلَصَ (ن) يَخْلُصُ خَلَاصًا وَخَالِصًا وَخُلُوصًا بِمَعْنَى خَالِصٌ هُوَ، پاك و صاف ہونا، نجات پانا۔ قَالَ تَعَالَى: اَللّٰهُ الدِّينَ الْخَالِصَ۔ (الزمر)

(۷) اَلْجَوْهَرُ: اس کی جمعہ جوہر ہے بمعنی گوہر موتی کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو نافع اور قیمتی ہو (معدنیات) یہاں مراد سونا اور چاندی ہے اور ”جوہر“ یہ معرب ہے ”گوہر“ کا۔

(۸) تَطْهَرُ: بمعنی ظاہر ہونا از (ف) از افعال بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: وَلِلهِ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيَا وَحِينَ تَطْهَرُونَ۔ (الروم)

(۹) بِالسَّبْكِ: یہ مصدر ہے سَبَكًا، از (ن، ض) بمعنی سونے اور چاندی کو پگھلانا یا سانچے میں ڈالنا۔ يُقَالُ: سَبَكَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، یعنی چاندی کو پگھلایا۔ سَبَكَ الْكَلَامُ بات کو مہذب یا صاف کیا۔

(۱۰) تَصَدَّعَ: اس کا مصدر صَدَعٌ، بمعنی پھاڑ دینا، تکلیف اٹھانا، کسی چیز یا حق و باطل کے درمیان فرق کرنا، یا صفائی کے ساتھ بیان کر دینا۔ یہاں اول مراد ہے اور (س) سے اس کے معنی درد میں مبتلا ہونے کے آتے ہیں، ومنه صَدَاعٌ بمعنی درد سر۔ قَالَ تَعَالَى: فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ۔ (الحجر)

(۱۱) رِدَاءٌ: وہ کپڑا جو عبا اور جبہ وغیرہ کے اوپر پہنا جائے بمعنی چادر و الجمع أَرْدِيَةٌ. ”رِدَاءٌ“ جو نصف اعلیٰ پر پہنچ جائے۔ اور ”أَرْدَا“ جو نصف اسفل پر پہنچ جائے۔ دونوں کو حُلَّةٌ کہتے ہیں۔ اور رِدَى (س) سے بمعنی ہلاک ہونا، کیونکہ یہ چادر ہلاک ہونے والی ہے۔ اور أَرْدَاءٌ بمعنی لبس الرداء ہے یہ یائی ہے، واوی نہیں ہے۔

(۱۲) اَلشُّكُّ: بمعنی شک کرنا، گمان کرنا۔ جو خلاف اليقین ہے از (ن) شَكٌّ فِي الْأَمْرِ شَكٌّ كَرِهْنَا۔ شَكٌّ عَلَيْهِ الْأَمْرُ بمعنی شاق گذرنا۔ شَأْنٌ كِي جَمْعُ شُكَّاكَ آتِي هُوَ أَوْرَاءُ الشُّكِّ۔ یہاں اضنافت المشبه به الی المشبه ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَانْتَهَم لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَرِيْبٌ۔ (هود)

(۱۳) يَذُوحُ الْحَقُّ: یہاں ”یذ“ کو مرفوع و مفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ اس کا عطف ”خِلاصَةُ الْجَوَاهِرِ“ پر ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر ان کے اسم و خبر پر دوسرا جملہ عطف کیا جائے تو لفظ و محل دونوں کا اعتبار کرتے ہوئے اعراب دیا جائے گا، اگر مفرد کا عطف ہے تو پھر اختلاف ہے۔ ید کی جمع ایدی و ایا دینی ہیں، اگر ہاتھ کے معنی ہوں تو جمع ایدی ہے، اگر نعمت کے معنی ہوں تو ایا دینی جمع ہے بعض نے ید کی جمع یدن بھی کہا ہے۔



وَقَدْ قِيلَ فِيمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ: ”عِنْدَ الْإِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ أَوْ يُهَانُ“ وَهَذَا أَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيئَتِي لِلْإِخْتِيَارِ.

ترجمہ:- اور تحقیق کہ کہا گیا ہے (پرانا مقولہ) گذشتہ زمانے میں امتحان کے وقت مرد یا سرخرو ہوتا ہے یا ذلیل و خوار۔ اب ہوشیار

(آگاہ ہو) ہو جاؤ۔ پیش کرتا ہوں میں اپنی پوشیدہ قابلیت کو امتحان کیلئے۔

(۱) غَسَرَ: گذرنا، باقی رہنا، ختم ہو جانا، گزر جانا، جو باقی اور ماضی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے از (ن) یہ لفظ من قبیل الاضداد ہے۔
غُبر (بضم الغین) وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے دوہنے کے بعد والجمع اَعْبَارُ کما فی التنزیل: الاعجوز اَفی الغابریں۔ اور
(ک) سے بمعنی غبار آلود ہونا۔ یہ (س) سے بھی آتا ہے بمعنی رنخ کا اچھا ہونا اور اندرونی فساد کا ظاہر ہونا۔

(۲) اِمْتَحَانَ: یہ افعال کا مصدر ہے یہ ”مَحْنٌ وَمِحْنَةٌ“ سے مشتق ہے از (ف) بمعنی آزمانا۔ محنت و مشقت میں ڈالنا، کیونکہ بوقت امتحان محنت و مشقت اٹھانا پڑتی ہے، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: اُولَئِكَ الَّذِیْنَ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ۔ اور
محنت کے اصلی معنی کوڑا مارنے کے ہیں، یقال: مَحَنَهُ عَشْرَیْنِ سَوَاطِلًا۔

(۳) یُکْرَمُ: یہ اکرام سے ہے از افعال۔ اکرام و عزت کرنا۔ مجرد (ک) سے۔ بزرگ شدن۔

(۴) رَجُلٌ: مرد جمع رَجَالٌ. رَجُلٌ، پاؤں جمع اَرْجُلٌ۔ رَجُلٌ (س) رَجَلًا بمعنی پیدل چلنا، رَجَلَ (ن) رَجَلًا، ٹانگ پر مارنا، رَجَلَةٌ
تفصیل سے قوی کرنا، الشَّعْرُ کنگھی کرنا، اَرْجَلُهُ افعال سے مہلت دینا، تَرَجَّلَ پیدل چلنا، سواری سے اتر کر۔ قولہ تعالیٰ: وَاِنْ كَانَ
رَجُلٌ یُّورِثُ کَلَالَةً۔ (النساء)

(۵) اِیْهَانَ: یہ صیغہ مضارع مجہول ہے اِهَانَةٌ مصدر سے جو اکرام کی ضد ہے بمعنی ذلیل کرنا، رسوا ہونا۔ یہ ”هَوْنٌ“ سے ماخوذ ہے جس
کے معنی آسان ہونے کے آتے ہیں۔ یا یہ ”هَوَانٌ“ سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا۔ هَانَ (ن) هَوْنًا، هَوَانًا، مُهَانَةً بمعنی ذلیل ہونا،
حقیر ہونا۔ هَوَانٌ، سے یہاں ذلت ہی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقُهُ فَيَقُولُ رَبِّیْ اِهَانِیْ۔
(الفجر) اور اِهَانٌ، بمعنی نرم آسان ذلیل کرنا۔

(۶) عَرَضْتُ: یہ تعریض مصدر سے بمعنی پیش کرنا، و نشانہ بنانا۔ از تفعیل اس کا مجرد عَرَضٌ (ض) عَرَضًا بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔ مجرد
و مزید دونوں کے صلہ میں لام آتا ہے تو معنی بیع و شراء کے ہوتے ہیں جب ”علی“ آتا ہے تو ”استعمال“ کے معنی ہوتا ہے۔ عَرَضٌ بمعنی
چوڑائی جمع اَعْرَاضٌ و عَرُوضٌ. عَرُوضٌ (بالکسر) بمعنی آبرو، جمع، اَعْرَاضٌ. عَرُوضٌ (بالضم) بمعنی گوشہ، جانب۔ عَرُوضٌ (ک)
عَرَضًا و عَرَاضَةً بمعنی چوڑا ہونا، تفعیل سے چوڑا بنانا۔ و قال تعالیٰ: لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَضْتُمْ بِهٖ۔ (البقرہ)

(۷) خَبِیْتِیْ: یہ فیعلیۃ کے وزن پر خَبِیْتَةٌ ہے۔ جو مفعول کے معنی میں ہے اور یہ خَبَاہِ (مخفی چیز) سے ماخوذ ہے جسکے معنی پوشیدہ کرنے
کے ہیں اس سے مراد باطن ہے۔ خَبِیْتَةٌ، کی جمع خَبَاہِ آتی ہے۔ فتح سے بمعنی چھپا دینا، اور افعال سے بمعنی جانچنا، آزمائش کرنا۔

(۸) اِلْاِخْتِبَارٌ: یہ افعال کا مصدر ہے یہ خَبَرَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی آزمانے و تجربہ کرنے کے آتے ہیں۔ اور خُبْرَةٌ (بضم
الخاء) کے معنی ہے باطنی حال کو جاننا، خُبِرَ (ک) خُبْرَةً، مَخْبِرَةٌ بمعنی حقیقت حال سے واقف ہونا (ف) خَبَرًا، یہی معنی ہے۔
خَبَرَ تفعیل سے آگاہ کرنا۔

وَعَرَضْتُ حَقِيبَتِي عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَاَبْتَدَرَ اَحَدٌ مِنْ حَضَرَ. وَقَالَ اَعْرِفْ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلَيَّ مِنْوَالِه. وَلَا سَمَعْتُ قَرِيحَةً بِمِثَالِه.

ترجمہ: اور پیش کر دیا میں نے اپنی گھڑی کو کھول کر (تھیلی کو) آزمانے کے لئے ڈالتا ہوں یقین کے سامنے۔ پس سبقت کی ایک نے حاضرین مجلس میں سے۔ اور کہا پہچانتا ہوں (یاد ہے) میں ایک ایسے شعر کو کہ نہیں بنا گیا (نہیں کہا گیا آج تک) اس جیسا شعر (یا اس کے نمونہ پر) اور نہیں جو اس مردی کی (جرات کی) کسی طبیعت نے اس کے مثل لانے پر۔

(۱) عَرَضْتُ: یہ، تَعْرِيفُ مصدر سے بمعنی پیش کرنا از تفعیل۔ مجرد (ض) سے بمعنی لاحق ہونا، پیش آنا۔ وَقَالَ تَعَالَى: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَضْتُمْ بِهِ۔ (البقرہ)

(۲) حَقِيبَتِي: حَقِيبَةٌ، وہ چڑے کی گھڑی یا تھیلی جو اونٹ والا کجاوہ کے پیچھے باندھے اور جس میں مسافر لوگ اپنا تو شر رکھتے ہیں۔ والجمع حَقَائِبُ. واصلہ حَقْبُ الشَّيْءِ حَقْبًا بمعنی احتبس مجرد مع سے۔

(۳) الْاِعْتِبَارُ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی آزمانا، غور کرنا۔ کما فی التنزیل: فاعتبروا با اولی الابصار. مجرد عَبَرَ (ن) عَبْرًا، بمعنی ٹمگین ہونا، آنسو بہانا (س) عَبْرًا، آنسو بہانا۔ تفعیل سے تعبیر بیان کرنا۔

(۴) فَاَبْتَدَرَ: یہ اِبْتَدَارُ مصدر ہے از افتعال بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، دوسروں سے آگے بڑھ جانا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے اسی سے "بَدَرَ" ہے (چودھویں کا چاند) کیونکہ وہ بھی تاروں پر سبقت لے جاتا ہے۔

(۵) اَحَدٌ: بمعنی واحد، عدیم المثال، ایک، یکتا، اکیلا۔ يُقَالُ: فُلَانٌ اَحَدٌ لِاِحْدِیْنِ یعنی وہ عدیم المثال ہے، احد کی جمع آحاد، اُحْدَانٌ آتی ہیں۔ اور اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہیں: اَحَدٌ، تَفْعِيلٌ سے اور وَاحِدٌ دونوں کے معنی ایک کر دینا، اَتْحَدَ اکٹھا کر دینا، اِسْتَاَحَدَ، اکیلا ہونا۔ وفی التنزیل: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں: تین معنوی ہیں اور دو لفظی، معنوی یہ ہیں: (۱) احد باری تعالیٰ کیلئے خاص ہے اور واحد عام ہے (ب) بعض کے نزدیک احد خاص ذوی العقول کیلئے ہے اور واحد عام ہے (ج) واحد کے مقابلہ میں تاء آتی ہے اور احد کے مقابلہ میں تاء نہیں آتی۔ اور لفظی فرق یہ ہے کہ (۱) واحد کی مؤنث واحدة آتی ہے اور احد کی کوئی مؤنث نہیں دوسرا فرق یہ ہے کہ احد کی جمع آتی ہے اور واحد کی جمع نہیں آتی۔

(۶) اَعْرِفْ: واحد متکلم از (ض) بمعنی پہچانا، جیسے: یعرفونه کما یعرف ابناء هم۔ (البقرہ)

(۷) البیت: شعر، اگر اس کا معنی شعر ہو تو جمع آیات ہے، اگر بیت کا معنی گھر ہو تو جمع بیوت ہے۔ مرتحققہ

(۸) لَمْ يُنْسَجْ: یہ نَسَجَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کپڑا بننے کے آتے ہیں یا صرف بننا۔ (ن، ض) نَسَجَ السَّخَائِكُ الثُّوبَ نَسَجًا ومنه النساج بمعنی کپڑا بننے والا یعنی جولابا۔

(۹) مِنْوَالٌ: بمعنی اسلوب، طرز و طریقہ۔ اس میں تین لغات ہیں مِنْوَالٌ، مِنْوَالٌ، نَوَالٌ، یعنی جولابے کی وہ لکڑی یا آلہ ہے جس سے جولابے کپڑا بنتے وقت لپٹتے یا ٹھونکتے ہیں، جمع مناول۔ اور نوال، جولابے کی طرح حشویوں میں ایک ذلیل قوم ہوتی ہے

بقول بعض نول بھی طرز و طریقہ کو کہتے ہیں، نول کی جمع انوال ہے۔ اور منوال و منول کی جمع مناویل و منایل آتی ہیں۔ نَسَال (ن) نَسُوْلًا نَوَالًا بمعنی دینا، تنویل، تفصیل سے بھلائی پہنچانا۔

(۱۰) سَمَحَتْ: یہ سَمَحَ (ف) سَمَحًا وَسَمَاحًا وَسَمَاحَةً سے بمعنی بخشش کرنا اور (ک) سے بھی آتا ہے، جو ان مردی کرنا۔ ومنه التسامح و المسامحة۔ صیغہ صفت ہے اور جمع سَمَحَاءُ بروزن فقہاء ہے۔

(۱۱) قَوْبِيْحَةٌ: بمعنی زخمی یا طبیعت کے ہیں کیونکہ طبیعت بھی زخمی ہوتی ہے لہذا طبیعت کے معنی میں مستعمل ہے اس کی جمع قَوْبَائِحُ آتی ہے۔

(۱۲) مِثَالٌ: از (ن، ض) مَثَلًا وَمُثَلَّةً. الرجل عذاب دینا (ن، ہک) سے مَثُوْلًا کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ اور ”بمثالہ“ یہ متعلق ”سَمَحَتْ“ سے ہے، مثال کی جمع امثلہ ہے۔ قَالَ تَعَالَى: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ. مثال اور مِثْل کے درمیان فرق: (۱) مِثْل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے لیس کمثلہ شیء. اور مثال اس کو کہتے ہیں جو بعض اغراض میں شریک ہو جیسے انسان نے دیوار پر نقش کئے تو یہ نقش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہے۔ (۲) مثال تو وہ ہے جو بعض صفات مِثْل لہ کے مشابہ ہو اور مِثْل وہ ہے جس کا ”من کل الوجہ“ میں مِثْل لہ کے مشابہ ہونا ضروری ہے۔



فَإِنْ أَثَرَتْ إِخْتِلَابَ الْقُلُوبِ فَانْظُمِ عَلَيَّ هَذَا الْأُسْلُوبِ وَأَنْشُدْ:

(۸) فَأَمْطَرَتْ لَوْلَا مِنْ نَوْجِسٍ وَسَقَتْ وَرَدًا وَعَصَّتْ عَلَيَّ الْعُنَابُ بِالْبُرْدِ

ترجمہ:۔ پس اگر لوگوں کے دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو نظم کیجئے اس طرز پر شعر کو۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

(۸) پس اس محبوبہ نے نرگس (آنکھ) سے موتی (آنسو) برسا کر، گلاب (رخسار) کو سیراب کر دیا۔ اور اس نے اولوں سے

(دانتوں سے) عناب (سرانگل یعنی پوروں) کو کاٹ دیا۔

(۱) اَثَرَتْ: اِنْثَارٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ترجیح دینا و اختیار کر لینا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: لَقَدْ اَثَرَكِ اللهُ عَلَيْنَا (یوسف) و اصله اَثَر

فلانا ای اکر مہ۔ و المصدر اَثَرٌ و اثاره. از (ن)۔

(۲) اِخْتِلَابٌ: یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ کرنا۔ یہاں فریفتہ کرنا مراد ہے اس کا مجرد خَلْبٌ و خَلَابَتْ ہے۔

اصلہ خَلْبٌ (ن) خَلْبًا و خَلَابَةً ای خدعہ۔ خَلَابَتْ کے معنی دھوکہ دینے اور اچھے اقوال سے فریفتہ کرنے کے آتے ہیں۔

(۳) قُلُوبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل (ض) سے پلٹنا۔ افعال، تفصیل، تفعل سے بھی آتا ہے، مرتحیقہ۔

(۴) اُسْلُوبٌ: بمعنی طور و طریقہ اس کی جمع اَسَالِيْبٌ ہے اصل میں اس کے معنی ہیں شیر کی گردن اور اسلوب اصل میں طریق فی

الجبیل کو کہتے ہیں لیکن اب مطلق طرز اور روش کو کہتے ہیں سَلْبٌ (ن) سَلْبًا، زبردستی چھیننا (س) سَلْبًا، ماتم کے کپڑے پہننا۔

(۵) اَنْشُدْ: از افعال بمعنی شعر پڑھنا (جو اپنا ہی ہو) مجرد (ض) سے ہے، مرتحیقہ۔

(۶) فَاَمْطَرَتْ: یہ امطار مصدر سے بمعنی برسانا، بارش نازل کرنا۔ از افعال اور مجرد (ن) سے ہے بمعنی برسنا، بارش ہونا۔ اور مَطَارٌ و

مَطَارَةٌ. وہ کنواں جس میں پانی بہت زیادہ ہو۔ یقال مطرت السماء وامطرت یعنی مینہ برسا۔ ومنہ سحاب مطار یعنی بہت زیادہ برسنے والا ابر۔ کمافی التنزیل: وامطرونا علیہم مطرا۔ (الشعراء) مَطَرٌ (بفتح العین) بمعنی بارش کا پانی والجمع امطار۔

(۷) لَوْلُوَةٌ: بمعنی موتی والجمع لالی یہاں مراد آنسوای شبه الدمع باللؤلؤ۔ یعنی آنسو کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۸) نَرَجِسٌ: یہ معرب ہے ”نرگس“ کا۔ نرگس ایک قسم کا پھول ہے جو سفیدی مائل بزردی ہے، یا مطلق زردی۔ اور یہاں آنکھ کو نرگس سے تشبیہ دی ہے۔ اعتراض ہے کہ زرد آنکھ مذموم ہوتی ہے تو جواب یہ ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں مشابہت من کل الوجوه ہو جیسے زید کا الاسد۔ نرگس (بکسر النون) بھی مستعمل ہے اس کا واحد نرجسة ہے۔

(۹) سَقَّتْ: یہ سقّی مصدر سے بمعنی سیراب کرنا از (ض) اور سقی کا استعمال اہل جنت کی شراب کیلئے ہے جیسے وسقاہم ربہم شرابا طهورا یعنی وہ سیرابی جس میں تکلیف نہ ہو۔ اسی وجہ سے اس کا ذکر اہل جنت کے بارے میں کیا گیا ہے۔ اور اسقَاء (مزید فیہ) کہتے ہیں وہ سیرابی جس میں تکلیف ہو اور اس کا ذکر اہل دنیا کیلئے کیا گیا ہے۔ قال تعالیٰ: لاسقیناہم ماء غدقا۔ (الجن)

(۱۰) وَرْدٌ: گلاب کا پھول۔ یہ وَرْدَةٌ کی جمع ہے، اس کی جمع وَرْدٌ، وَرَادٌ، اَوْرَادٌ بھی آتی ہیں، یہاں ”وَرْدٌ“ کو ”رخسار“ سے تشبیہ دی ہے۔ وَرْدٌ (ض) وَرْدًا. کمافی التنزیل: فکانت وردة کالدھان۔ (الرحمن)

(۱۱) عَصَّتْ: یہ (س) سے بمعنی دانت سے کاٹنا یا دانتوں سے پکڑنا۔ وقیل هو من النصر والفتح من الشاذ. اور اس کا صلہ علی آتا ہے، کما جاء فی حدیث عرباض: عضو علیہا بالنواجذای خذوہا بجمع الاسنان لبعض علماء نے (ن) سے کہا بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔

(۱۲) الْعُنَابُ: یہ جمع ہے عُنَابَةٌ کی بمعنی ایک قسم کا سرخ دانہ ہے جو بیر کی طرح ہوتا ہے جو کنا یہ ہے ہونٹوں سے اور عناب ایک دوا کا نام بھی ہے اور مردطویل الانف کو بھی کہتے ہیں، عناب کنا یہ ہے مہندی لگی ہوئی انگلیوں یا ہونٹوں سے۔

(۱۳) بِالْبُرْدِ: الْبُرْدُ، اولے یہاں دانتوں سے کنا یہ ہے جمع اَبْرَادٌ. اس کا ایک معنی اونچے اونچے پہاڑ کے بھی ہے من الاضداد.

قال تعالیٰ: وينزل من السماء ومن جبال فیہامن برد۔ (النور)

خلاصہ:..... اس شعر میں پانچ تشبیہیں ہیں (۱) آنسوؤں کو موتی سے (۲) آنکھوں کو نرگس سے (۳) رخساروں کو گلاب کے پھول سے (۴) مہندی لگی ہوئی انگلی کے پوروں کو عناب سے (۵) اور دانتوں کو اولوں سے۔



فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلِمَحِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ حَتَّى أَنْشَدَ فَأَغْرَبَ:

(۹) سَأَلْتَهَا جِنَّ زَارَتْ نَضُوبَ رُفْعِهَا ل — قَانِي وَإِدَاعَ سَمْعِي أَطِيبَ الْخَبْرِ

(۱۰) فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا عَشِي سَنَا قَمَرٍ وَسَاقَطَتْ لَوْلُؤًا مِنْ خَاتَمِ عَطْرِ

ترجمہ:۔ پس دیرنکی اس نے مگر نظر جھپکنے کی بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ اس نے یہ نادر شعر پڑھا:

(۹) درخواست کی میں نے محبوبہ سے جب کہ وہ ٹلی (یا بوقت ملاقات) اس کے برقعہ اتار دینے کی۔ جو بہت سرخ تھا اور ودیعت رکھنے کی میرے کانوں میں کوئی اچھی خبر۔ (۱۰) پس دور کیا محبوبہ نے (برقعہ) کو (چہرے سے) جس نے ڈھانک لیا تھا چاند کی روشنی کو (چہرے کے حسن کو)۔ اور گرائے اس نے موتی خوشبودار انگوشی سے (تنگ منہ سے جو معطر تھا)۔

(۱) کَلْمَحٍ: لَمَحَ کہتے ہیں آنکھوں کا جھپکنا۔ لَمَحَ البصر۔ کسی چیز کی طرف نظر کو دراز کیا۔ از (ف)۔ قال تعالیٰ: وما امرنا الساعة الا کلمح البصر۔

(۲) اَلْبَصْرُ: بمعنی آنکھو الجمع اَبْصَارُ از (ن) دیکھنا۔ فی القرآن: لا تدرکہ الابصار۔ (الانعام)

(۳) اَقْرَبُ: یہ قُرْبُ سے مشتق ہے جو ضد ہے، بُعْدُ کی بمعنی قریب ہونا۔ از (ک س) بمعنی نزدیک ہونا اور "اَقْرَبُ" و "اَعْرَبُ" میں مناسبت لفظیہ تامہ ہے، مناسبت کی تعریف یہ ہے کہ صحیح کے آخری لفظ ہم وزن ہوں اگر دونوں کا قافیہ بھی ایک ہے تو تامہ ہے ورنہ ناقصہ ہے۔ قال تعالیٰ: یومئذ اقرب منهم الایمان۔

(۴) اَنْشَدَ: یُنشِدُ اِنْشَادًا۔ از افعال بمعنی شعر کہنا۔ مجرد (ض) سے، رتھتہ۔

(۵) اَعْرَبُ: یہ عَرَبُ سے ماخوذ ہے بمعنی نادر چیز یا گھوڑے کی تیز چال (یعنی دوڑانے کے) آتے ہیں۔ اور کلام کے اندر عجیب کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کے معنی غریب الوطن کے بھی ہیں اگر یہ افعال سے ہو تو معنی ہے عجیب و غریب شے لانے کے یہاں یہی معنی مراد ہے مجرد از کرم۔

(۶) سَأَلْتُهَا: اگر رسال کے بعد "عن" ہو تو مسؤل عنہ کوئی اور ہوگا، جیسے: سألت عنک۔ ای عن احوالک اس کے مابعد مدخول عنہ ہے تو یہ مسؤل ہوگا جیسے سألتک تو یہاں مخاطب ہی مسؤل ہے سأل (ف) سؤالا سوال کرنا۔ قال تعالیٰ: ان سألتک عن شیء بعدہا فلا تصاحبنی۔ (الکھف)

(۷) حَیْنٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع اَحْیَانٌ جمع الجمع اَحْیَانِ آتی ہیں۔ اور حین یہ ظرف زمان یا توہنی ہے، کیونکہ ظرف جب جملہ کی طرف مضاف ہو تو اس کا مثنی ہونا جائز ہے یا معرب منصوب ہے بوجہ واقع ہونے ظرف کے۔ از (ض) وقت کا آنا۔ فسأل تعالیٰ: ولکم فی الارض مستقروا متاع الی حین۔ (الاعراف)

(۸) زَارَتْ: زَارَتْ (ن) زُوْرًا، زِیَارَةً، زُوْرًا، زُوْرًا۔ قصد ملاقات کیلئے آنا، ملاقات یا زیارت کرنا۔ ومنہ الزائر والزوار ملاقات کرنے والے، لیکن بوجہ تعظیم ہو الجمع زائرون۔ فی الحدیث: لعن رسول اللہ ﷺ زوارات القبور۔

(۹) نَضُوْ: مصدر از (ن) بمعنی لاغر ہونا دور کرنا یا کھولنا، پھینک دینا، اتار دینا۔ یقال نضاً ثوبه نضواً ای خلعه والقاه۔ اس کا معنی کھینچنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) بَرَقَعَهَا: (بکسر الباء وفتح القاف) بمعنی آسمان، اس میں تین لغت ہیں: بُرُقُوْعٌ، بُرُقَعٌ، بُرُقَعٌ۔ (بضم الباء والقاف) یہ آخری فصیح ہے اس کے اصلی معنی ہے برقع پہن لینے کے آتے ہیں۔ والجمع بَرَاقِعٌ۔ از فح۔

(۱۱) اَلْقَانِي: مادہ (ق، و، ن) ہے حد سے زیادہ سرخ یا وہ شاخ جس میں پتے زیادہ ہوں از (ن) اگر سرخ رنگ کا مبالغہ ہو تو احمر قانی کہتے ہیں۔ اگر سفید رنگ کا مبالغہ ہو تو ابیض ناصع، اور زرد رنگ کے مبالغہ کیلئے اصفر القانع اور سیاہ رنگ کا مبالغہ کیلئے اسود حالک کہتے ہیں۔ اور قانی، تاکید الاحمر کیلئے ہے از (ف) مہموز اللام بمعنی زیادہ سرخ ہونا، اور (ن) سے ناقص واوی ہے بمعنی جمع کرنا، اور (س) سے ناقص یائی ہے بمعنی لازم ہونا۔

(۱۲) اِنْدَاعٌ: از افعال بمعنی ودیعت یا امانت رکھنا مراد بات کرنا ہے ای ایداعہا فی سمعی مفعول اول ہے۔

(۱۳) اَطِيبٌ: مصدر (ض) طَيَّبًا، طَابًا، طَيِّبَةً، تَطَيَّبًا ہیں بمعنی لذیذ، شیریں، پاکیزہ ہونا، خوشنما و عمدہ ہونا۔ ومنه الطيب بمعنی خوشبو و الجمع اَطْيَابٌ و طَيُّوْبٌ. اول شعر میں تو پانچ تشبیہیں ہیں اور ثانی میں چار ہیں، پانچویں تشبیہ نہیں لائے۔ اور یہاں اَطِيبٌ النخب مفعول ثانی ہے ایداع کا، اَطِيبٌ صفت مشبہ ہے یعنی مزے کی باتیں اس میں تفضیل نہیں ہے۔ وفي التنزيل: طبتم فادخلوها خالدين۔ (الزمر)

(۱۴) فَرَحٌ حَزْحَتْ: یہ زَحْرٌ حَقَّةٌ از بَعَثَ بمعنی دور ہونا، یا دور کرنا، بلند کرنا، قال تعالى: فمن زحزح عن النار. زَحَّ يَزُحُّ (ن) سے بمعنی دور کر دینا، یا ہٹا دینا۔

(۱۵) شَفَقٌ: بمعنی حُمْرَةٌ اَوْ بَيَاضٌ. علی اختلاف الاقوال. از مع بمعنی خیر خواہی کرنا از افعال بمعنی ڈرانا، یہاں حُمْرَةٌ سے وہ سرخی مراد ہے جو شام کو آسمان کے کناروں پر نظر آتی ہے۔ جس کو برقع کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ قال الراغب: الشفق اختلاط ضوء النهار بسواد الليل عند غروب الشمس.

(۱۶) غَشِي. ای غَطَى از (س) ڈھانپ لینا یہ مبالغہ ہے جیسے اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ فَمَا يَغْشَى۔ (النجم)

(۱۷) سَنَاءٌ: (ممدوداً و مقصوراً) یہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اگر ممدوداً ہو تو معنی ہے بجلی کی روشنی کے ہونگے اگر مقصوراً ہو تو معنی ہے بلندی کے ہیں۔ سَنَائِسُنُو (ن) سَنُوْا بمعنی چمکنا اور اس روشنی کو بھی کہتے ہیں جو بجلی کو نڈتے وقت ہوتی ہے سنابرقہ یذہب بالابصار۔

(۱۸) قَمَرٌ: از (س) بمعنی حیرت کے ہیں لغوی معنی غلبہ کے ہیں و الجمع اَقْمَارٌ. یہاں چہرہ کو قمر (چاند) سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ چاند کی روشنی بھی ستارے کی روشنی پر غالب ہوتی ہے۔ وفي التنزيل: وَالْقَمَرَ اِذَا تَلَّهَا۔ (الشمس)

(۱۹) سَاقَطَتْ: یہ اسْقَطَتْ کے معنی میں ہے، مصدر مُسَاقَطَةٌ و سِقَاطًا. گرا دینا۔ از مفاعلہ اس میں مشارکت نہیں ہے اس کا مجرد سَقَطَ (ن) سَقُوْطًا مَسْقَطًا زمین پر گرنا، گر جانا۔

(۲۰) خَاتِمٌ: بمعنی انگوٹھی و الجمع خَوَاتِمٌ و خَوَاتِيمٌ چونکہ معشوق بہت کم باتیں کرتا ہے اس لئے اس کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے گویا اس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کم بولتا ہے از (ض) قال تعالى: اليوم نختم علی افواہہم و تکلمنا ابلیہم۔ (یس)

(۲۱) عَطْرٌ: (بکسر العین) از (س) عَطَّرًا بمعنی خوشبودار ہونا، یا معطر ہونا۔ عَطَّرٌ صیغہ صفت ہے بمعنی خوشبو و الجمع عَطُورٌ.



فَحَارَ الْحَاضِرُونَ لِبِدَاهَتِهِ وَاعْتَرَفُوا بِزَاهِيَةِ فَلَمَّا نَسَّ اسْتِنْتِنَاسَهُمْ بِكَلَامِهِ. وَانْصَبَ إِلَيْهِمْ إِلَى شُعْبِ
اِكْرَامِهِ. اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ.

ترجمہ:- پس متحیر ہو گئے حاضرین ان کی بدیہہ گوئی سے۔ اور اس کے پاکیزگی کلام کا اعتراف کیا۔ پس جب کہ اس نے دیکھا ان کے مانوس ہونے کو اپنے کلام کے ساتھ اور اپنی تعظیم کی گھاٹی کی طرف ان کے مائل ہونے کو۔

(۱) حَارَ: بِحَارٍ (س) حَيْرٌ قَوْ حَيْرًا اَنَا بِمَعْنَى تَحِيرٍ هَوْنَا، حَيْرَانٌ هُوْنَا۔ يُقَالُ حَارَ بَصْرَهُ اَوْ حَارَ يَحْوِزُ (ن) حَوْرًا بِمَعْنَى لَوْثًا. كَمَا يُقَالُ اَعْوَذُ بِاللَّهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ. قَالَ تَعَالَى: كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانٌ۔ (الانعام) اور فَحَارَ فِي مِثْلِ نَاءٍ تَعْقِيبَ كَيْلَيْهِ هُوَا۔

(۲) لِبِدَاهَتِهِ: بِدَاهَةٌ مُصَدَّرٌ هُوَا (ف) بِمَعْنَى كُوْنِي كَلَامٌ اِجَابًا لِكُرَامِيَّةٍ اَوْ اِجَابًا لِكُرَامِيَّةٍ هُوَا، اِزْكَرْمٌ۔

(۳) اِعْتَرَفُوا: يِعْتَرَفُ مُصَدَّرٌ هُوَا بِمَعْنَى اِقْرَارِ كُرَامِيَّةٍ اِزْ اِعْتِرَاعِ اسْ كَا مَجْرُودِ (ض) سُوَا هُوَا، بِمَعْنَى اِجَابًا۔ قَالَ تَعَالَى: فَاَعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ فَسَحَقْنَا لاصْحَابِ السَّعِيرِ. (الملك)

(۴) نَزَاهَةٌ: بِمَعْنَى صِفَاتِي، پاكيزگى۔ اى بَرَأَقَمِنِ السُّوَا. (ف، ك، س) يُقَالُ نَزِهَ نَزَاهَةً وَنَزَاهِيَةً بِمَعْنَى وَهَّ بَرَأَى اَوْ مَلَاسَمَتِ سُوَا دُوْرٍ هُوَا۔ اَوْ نَزَاهَتِهِ كِي ضَمِيرٍ رَاجِعٌ هُوَا "شَعْرٌ" كِي طَرَفٌ يَا "ذُو لِحْيَةٍ" كِي صُوْرَتٌ ثَانِيَةٌ فِي اِمْتِنَانِ رَضْمَا رَازِمٌ اَتَا هُوَا، لِهَذَا اِبْدَاهَتِهِ فِي بَعْضِ ضَمِيرٍ ذُو لِحْيَةٍ كِي طَرَفٌ رَاجِعٌ كَرْنَا زِيَادَةً بَهْتَرٌ هُوَا۔ بِدَاهَتِهِ كِي ضَمِيرٍ اِغْرَافِ طَرَفِ رَاجِعٌ هُوَا تُو مُصَدَّرٌ مَجْهُولٌ هُوَا اَوْ شَعْرٌ كِي تَمَامِ ضَمِيرٍ فِي اِمْتِنَانِ قَبْلِ الذِّكْرِ هُوَا اَوْ مَرْجِعٌ مَجْهُوبٌ هُوَا۔ اَوْ تَبْرِيْزِي شَارِحٌ حَمَاسَةٌ نُوَا كَمَا هُوَا كِي مَجْهُوبٌ فِي اِمْتِنَانِ قَبْلِ الذِّكْرِ جَا زِيَادَةً اَوْ رُوَاهُ يُوَا: خَمْرٌ، حَرْبٌ، فَرْسٌ، مَعْشُوقٌ، سَيْفٌ اَوْ رَلْفُ اللّٰهِ هُوَا۔ (مَسُوْدَةُ مَقَامَةُ دُوْمٌ، ص: ۶۸، اِزْ رَاقِمٌ)

(۵) اَنَسَ: اِزْ مَفَاعَلَةٍ اسْ كِي اَصْلِيٌّ مَعْنَى مَانُوسٌ هُوَا هُوَا يِهَا اِلْمٌ كِي مَعْنَى فِي سُوَا اَوْ اسْ كِي مَعْنَى دِي كَيْفِيَّةٍ كِي بَعْدُ اَتُوَا هُوَا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اِنِّي اَنْسْتُ نَارًا۔ (قَصَصٌ) مَجْرُودِ (س) سُوَا هُوَا مُصَدَّرٌ اَنَسَ هُوَا بِمَعْنَى مَانُوسٌ هُوَا۔

(۶) اسْتِنْتِنَاسٌ: مُصَدَّرٌ هُوَا اِزْ اسْتِفْعَالِ بِمَعْنَى مَانُوسٌ هُوَا۔ يُقَالُ: اَنَسَ مَوَانِسَةً بِمَعْنَى اِجْمَعِي طَرَحٌ سُوَا اِنَا۔ وَمِنْهُ مَوَانِسَةٌ بِمَعْنَى نَزْمِي كَا بَرْتَاؤُ كَرْنَا۔ اِزْ مَفَاعَلَةٍ مَلَاطِفَتِ كِي اَنَسَ مَوَانِسَةً بِمَعْنَى اِجْمَعِي طَرَحٌ سُوَا اِنَا يَا اِجْمَعِي بَرْتَاؤُ كَرْنَا۔

(۷) اِنْصَبَّ: يِه مُصَدَّرٌ هُوَا اِزْ اِنْفِعَالِ بِمَعْنَى مائلٌ هُوَا اَوْ يِه "صَبَابَةٌ" سُوَا مَخُوْذٌ هُوَا مُصَدَّرٌ اِزْ (س) بِمَعْنَى عَاشِقٌ هُوَا، صَبَّ عَاشِقٌ كُو كِي هُوَا يِه كِي وَكَلْمَةٌ اَسْكِي اَنْكَلُ سُوَا يِه مَدِيْشَةُ پَانِي جَارِي رِهْتَا هُوَا. صَبَّ (ن) صَبًّا بِمَعْنَى بَهَادِيْنَا۔ اِنْصَبَّ اِنَا، اِنْفِعَالٌ سُوَا لَازِمٌ هُوَا بِمَعْنَى مِيْلَانٌ۔

(۸) شُعْبٌ: اس كِي جَمْعُ شُعْبَاتٍ بِمَعْنَى پَهَاڑِي رَاسْتَه، گھاٹی، جگہ اَوْ لَعْنٌ نُوَا شُعْبٌ كِي مَعْنَى زَمِيْنٌ سُوَا پَانِي بِنِي كِي بِيَانِ كُنُوَا هُوَا۔ اَوْ (ف) شُعْبًا بِمَعْنَى شَاخٌ دَر شَاخِ شُدْنٌ۔ شُعْبٌ مَعْنَاهُ، الْجَمْعُ وَالتَّفْرِيقُ وَالاِصْلَاحُ وَالاِفْسَادُ. مِنْ الاِضْدَادِ.

شُعْبٌ بِمَعْنَى قَبِيْلَةٍ، بَزْرُگٌ، قَوْمٌ، جَمَاعَتٌ، عَوَامٌ۔ وَالجَمْعُ شُعُوْبٌ اَوْ شُعْبَةٌ، شَاخٌ، وَالجَمْعُ شُعْبٌ۔

(۹) اَطْرَقَ: اِطْرَاقٌ مُصَدَّرٌ هُوَا اِزْ اِنْفِعَالِ بِمَعْنَى سَكُوْتٌ كِي سَاكْتُتٌ هُوَا۔ لَعْنٌ نُوَا لَعْنٌ كِي خَامُوْشِي، دُوْر كِي وَجِي سُوَا، يَا اِطْرَاقٌ بِمَعْنَى سُرُ

جھک لینا۔ طَرَقَ (ن) طَرَقًا بمعنی کوٹنا، طَرَقَ المطریق۔ راستہ پر چلنا۔ طَرَقَ بالبال۔ دل میں آنا۔ طَرَقَ الباب۔ دروازہ کھٹکھٹانا۔
تطرق البہ راہ پانا، خاموشی سے پہنچنا۔

(۱۰) طَرَفَةُ الْعَيْنِ: جس کے معنی آنکھ یا پلک کے جھپکنے کے ہیں۔ یقال: طرف (ض) طَرَفًا بمعنی تھپڑ مارنے کے ہیں اور طرف جو نظر کے معنی میں ہے۔ اس کا تشبیہ و جمع مستعمل نہیں، کقولہ تعالیٰ: لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ. طَرَفٌ. جانب جمع اطراف، اس کے معنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ، نوک کے بھی آتے ہیں۔ اطَّرَفَ افعال سے بمعنی انوکھی بات کہنا۔ طَرَفٌ تفعیل سے بمعنی کنارہ پڑ کرنا۔ تطرف تفعیل سے بمعنی حد سے زیادہ بڑھنا، انتہا پسندی۔ طَرَفَةٌ: چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طَرَفٌ. طَرِيفَةٌ: انوکھی بات، تحفہ، ہدیہ جمع طَرَائِفٌ۔ طَرِيفٌ بمعنی انوکھا و عجیب۔ اپنا حاصل کردہ مال۔ مُتَطَرِفٌ: انتہا پسند، غیر معتدل۔



ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ بَيْنَيْنِ آخِرِينَ وَأَنْشَدَ:

سُوْدٌ تَعْصُ بِنَانَ النَّادِمِ الْحَصْرِ

(۱۱) وَأَقْبَلْتُ يَوْمَ جَدِّ الْبَيْنِ فِي حُلِّ

عَصْنٌ وَضَرَسَتْ الْبُلُورُ بِالْبَدْرِ

(۱۲) فَلَا حَ لَيْلٌ عَلَيَّ صُبْحَ أَقْلَهُمَا

فَجِيئِنِيذِ اسْتَسْنَى الْقَوْمِ قِيَمَتَهُ. وَاسْتَغَزَرُوا دِيَمَتَهُ.

ترجمہ:- پھر کہا لیجئے اور دو شعر، اور یہ شعر پڑھے: (۱۱) اور متوجہ ہوئی معشوقہ جس روز کہ ثابت ہو گئی جدائی۔ سیاہ لباس پہن کر (ایسی حالت میں کہ) کاٹتی ہوئی پشیمانی کے پوروں کو۔ بات نہ کرنے والے کے مانند۔ (خاموش اور پشیمان کی طرح دانتوں سے انگلیاں کاٹتی ہوئی آئی)۔ (۱۲) پس ظاہر ہوئی رات (زلف) صبح پر۔ (چہرہ پر) کہ بلند کیا ہے ان دونوں کو ایک شاخ (قد) نے۔ اور کاٹا ہے اپنے شیشے کو (انگلیوں) کو موتیوں سے (دانتوں سے)۔

پس اس وقت قوم نے اس کو بیش قیمت جانا اور اس کی بارش کو بہت زیادہ خیال کرنے لگے۔

(۱) دُونَكُمْ: دون یہ اسم فعل ہے بمعنی خذوا، یقال دونك الشيء. اور یہ دون، فوق کی بھی نقیض ہے اور دون کے معنی حقیر و خیس کے بھی آتے ہیں اور ”بَيْنَيْنِ“ دُونَكُمْ کا مفعول بہ ہے۔ قال تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِاطْنَانَةٍ مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْتُلُونَكُمْ خِيَالًا۔ اور علامہ حریری پہلے دو شعر سے ابوالفرج کے شعر کا مقابلہ پورے طور پر نہ کر سکے، تو دو اور شعر لائے، اس کی تفصیل یہ کہ ان دو شعروں میں امطرت کا مقابلہ ساقطت سے کیا ہے اور لَوْلَوْلَا کا مقابلہ لَوْلَوْلَا سے اور زجر جس کا مقابلہ خاتم سے اور ورد کا مقابلہ ”سناقمر“ سے اور ”عَصَتْ عَلَيَّ الْعَنَابُ بِالْبَدْرِ“ کا مقابلہ ”وَضَرَسَتْ الْبُلُورُ بِالْبَدْرِ“ سے اس طرح پہلے شعر کے مقابلہ میں اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا۔

(۲) آخِرِينَ: أَحْرَتْ أَخِيرًا وَتَأَخَّرَ - تَفَعَّلَ وَتَفَعَّلَ دُونِ دُونِ مِنْهُ - فَجَلَسْنَا هُمْ سَلْفًا وَمِثْلًا لِآخِرِينَ - (الزخرف)۔
أَخْرَ اور أَخْرَ مِنْ فَرْقٍ: اگر یہ (بفتح الخاء) ہو تو مطلق مغائر پر بولتے ہیں، خواہ وہ ماقبل کے جنس سے ہو یا نہ ہو۔ اور اگر

(بکسر الخاء) ہو تو یہ مغائر ہم جنس پر بولتے ہیں، جیسے جاء ننی رَجُلٌ آخِرٌ یعنی آیا میرے پاس دوسرا آدمی۔ اور بائِی کی صورت میں مطلق دوسرے کے ہیں خواہ آدمی ہو یا نہ ہو۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ آخِرٌ کا مؤنث آخرتہ آتی ہے، اور آخِرٌ کا مؤنث آخرتہ آتی ہے۔
(۳) اَنْشَدَ: بمعنی شعر پڑھا۔ از افعال۔ نَشَدَ (ن، ض) نَشَدَةٌ وَنَشَدَانًا. بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا۔ مفاعلہ سے نَشَدْنَا شَدَّةً وَنَشَادًا بمعنی تم کھلانا۔

(۴) اَقْبَلْتُ: اقبال مصدر سے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، متوجہ کرنا، سامنے آنا۔ اور اقبال ادبار کی ضد ہے۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی پیش ہونا اور (س) سے قبول کرنا۔ اور تقبیل تفعیل سے بوسہ دینا۔ قَالَ تَعَالَى: وَاقْبِلْ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَتَسَالَوْنَ۔ (الصفۃ)
(۵) يَوْمٌ: میں حرکت بنائی ہے یا اعرابی ہے۔ جمع ایام ہے۔

(۶) جَدَّةٌ: یہ جَدُّ سے مشتق ہے بمعنی ثابت کرنا یا ہونا و تحقق ہونا۔ یہ ہزل کی ضد ہے۔ از (ض) جَدًّا. بڑا مرتبہ والا ہونا۔ جَدَّةٌ بمعنی نیا، تازہ ہونا، اگر مصدر جَدُّ ہو تو بمعنی کاٹنا، (ن) جَدًّا بمعنی کوشش کرنا، جَدُّ بمعنی محنت، کوشش۔

(۷) اَلْبَيْنُ: جدائی، ملاپ اور یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ بَانَ (ض) بَيْنًا وَبَيْنًا اى فارق و وصل۔ بیان ظاہر ہونا اور یہاں بَيْن بمعنی جدائی مراد ہے اور البین جسمانی دوری کے لئے بھی آتا ہے اور بَوْنٌ عزت و شرف کی دوری کیلئے آتا ہے۔

(۸) حُلَّةٌ: یہ حُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق چادر یا بھینی چادر یا ازار، اور اس کے مجموعہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ حال ہے اقبالت کی ضمیر سے اى كائنه فى حلال۔ اور حلة سے مراد ازار و رداء ہے۔ حَلٌّ (ن) حُلُوٌّ لَا اِتْرَانًا، جلول ہونا (ض) سے حلال ہونا۔

(۹) سُوْدٌ: بمعنی سیاہ۔ یہ جمع ہے اسود کی ہے اس کا مؤنث سوداء اور اس کی جمع سُودَانٌ بھی آتی ہے۔ اور یہ بیاض کی ضد ہے اسود کی تَصْغِيرُ اَسْوَدٌ، اَسِيْدٌ، سُوْدٌ (س) سُوْدًا بمعنی کالا ہونا۔ كما فى التنزيل: يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهُ وَتَسْوَدُ وُجُوهُ۔ (ال عمران)
(۱۰) تَعَضُّ: اس کا مصدر عَضُّ ہے بمعنی دانت سے کاٹنے کے ہیں۔ دانت مارنا، منہ مارنا۔ از (ن) اور (س) سے بھی ہے۔

(۱۱) بِنَانٌ: بمعنی انگلی یا انگلی کے پوروں۔ بَنٌّ (ض) بِنًّا، اقامت کرنا، تبیین۔ جلدی نہ کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے۔ قولہ تعالیٰ: بَلِي قَادِرِيْنَ عَلٰی اَنْ نَسُوْبَ اَبْنَانَةَ (القِيَمَةِ) اصَالِحٌ، انا مل اور بنان میں فرق: بِنَانٌ: تو انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں اور انا مل کہتے ہیں انگلیوں کے سرے سے پہلے جوڑ تک کو اور انگلی کے سرے سے جڑ تک کو اصالح کہتے ہیں۔

(۱۲) اَلنَّادِمُ: نَدِمٌ (س) يَنْدَمُ نَدَمًا بمعنی شرمندہ ہونا، نادم ہونا، مرتحققہ۔

(۱۳) اَلْحَصْرُ: یہ صیغہ صفت ہے حصر وہ شخص ہے جو بولنا چاہے اور بول نہ سکے۔ از (ن) بمعنی روکنا اور (س) بمعنی رک جانا۔ یہاں ثانی مراد ہیں اور اول متعدی ہے، لہذا حصر اور سکوت میں فرق واضح ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَوْ جَاؤْكُمْ حَصْرَتٌ صَدُوْرِهِمْ اَنْ يَقَاتِلُوْكُمْ۔ (النساء)

(۱۴) اَلْحُجُوْحُ: يَلُوْحُ (ن) لُوْحًا بمعنی چمکنا ظاہر ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور اس کے معنی چمکنے کے بھی آتے ہیں اور لُوْحٌ بمعنی تختی والجمع اَلْوَاْحُ۔ لَا نَحْتَهُ. ظاہری شکل، پروگرام، سرکاری قانون، جمع لَوَائِحُ. وَقَالَ تَعَالَى: فِى لُوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ (البروج)

(۱۵) لَیْلٌ: رات، جمع لَیَالٍ یہاں بالوں کو رات سے (لیل) سے تشبیہ دی ہے۔ افعال سے اَلَّالُ الْقَوْمُ اَلَّالًا بمعنی رات میں داخل ہونا۔
 (۱۶) صُبْحٌ: اول دن کو کہتے ہیں جو ساء کی ضد ہے۔ اس کی جمع اَصْبَاحٌ آتی ہے اور (ف) سے صَبَاحًا بمعنی صبح کے وقت آنا۔
 (س) صَبْحًاوَصُبْحَةً بمعنی چمکدار ہونا۔ (ک) سے بھی یہی معنی ہے۔ صَبَاحَةٌ: یہاں چہرہ کو صبح سے تشبیہ دی ہے۔ والصبح ہو
 اول ساعة النهار، والبکور یكون بعد الصبح وقبل طلوع الشمس ثم الغدوة بعد طلوعها. ثم الضحی. قال
 تعالیٰ: ایس الصبح بقرب۔ (ہود)

(۱۷) اَقْلَهُمَا: یہ ماخوذ ہے قَلَّةٌ (بضم القاف) بمعنی بلندی یا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا دینا۔ یہاں یہی مراد ہے یعنی ان کو اٹھا رکھا تھا۔ یا یہ
 ماخوذ ہے قلت سے بمعنی قلیل ہونے کے ہیں از (ض) کم و تھوڑا ہونا۔ یا اَقْلَالٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اٹھا دینا، پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔
 (۱۸) غُضْنٌ: (بالضم) بمعنی درخت کی شاخ یا چھوٹی شاخ۔ وَالْجَمْعُ غُضُونٌ وَغُصَانٌ وَغُصْنَةٌ. آتی ہیں۔ یہاں ”غُضْنٌ“
 سے قد و قامت کو تشبیہ دی ہے۔ اور غُضْنٌ یہ فاعل ہے اَقْلَهُمَا کا از (ض) بمعنی کاٹنا۔ شاخ کو غُضْنٌ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ شاخ
 بھی کاٹی جاتی ہے۔

(۱۹) ضَرَّسَتْ: از تفعیل مصدر تَضَرَّسَتْ ہے بمعنی ڈاڑھوں سے دکھ پہنچانا، شدت میں ڈالنا، یا ڈاڑھ سے خوب زور سے کاٹنا۔ اور یہ
 ”ضرس“ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ڈاڑھ اور دانت کے آتے ہیں۔ يُقَالُ ضَرَّسْتُ الرَّجُلَ ضَرَّسًا وَضَرَّاسَةً وَتَضَرَّسًا۔
 مجرد (ض) سے بمعنی تکلیف پہنچانا، ڈاڑھ سے کاٹنا۔ ضرس کی جمع ضراس و ضروس آتی ہیں اور اضر اس بھی ہے، بمعنی ڈاڑھ۔
 (۲۰) اَلْبَلُورُ: بمعنی شیشہ یا شیشہ نما پتھر۔ یہ کیئی طرح مستعمل ہے۔ بَلُورٌ (بکسر الباء و تشدید اللام مع الفتح) بروزن سنوور۔
 بَلُورٌ (بفتح الباء و تشدید اللام مضمومہ) علی وزن تَنُورٌ. بَلُورٌ (بکسر الباء و سکون اللام) بمعنی ایک قسم کا پتھر ہے۔

(۲۱) اَلدَّرُّرُ: یہ دُرُّ کی جمع ہے معنی موتی۔ یہاں آگے کے دانت کو موتی سے تشبیہ دی ہے۔ اور دُرُّ، یہ دُرَّةٌ کی جمع ہے۔ دَرٌّ (س) دَرًّا
 وجہہ بمعنی بیماری کے بعد کھرا آنا۔ (ض) سے دَرِيْرٌ الفرس تیز دوڑنا۔

(۲۲) اَلْحَيْنِيذُ: بمعنی اس وقت۔ یہ حَانَ (ض) حَيْنًا بمعنی وقت کا آنا۔ یا وقت کا ہونا۔ اور حِينٌ بمعنی وقت، زمانہ، موقع۔ جمع
 اَحْيَانٌ آتی ہے، حَيْنٌ (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔ فِی حِينٍ بمعنی بروقت۔ حِينًا بَعْدَ حِينٍ بمعنی موقع بہ موقع۔ حِينًا. جب۔ ”حَانَ
 وَحَانَةٌ“ بمعنی شراب خانہ۔

(۲۳) اِسْتَسْنَى: بمعنی بڑا اور بلند مرتبہ سمجھا اور یہ ”سَنَاءٌ“ سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلندی اور بیش قیمت سمجھنے کے ہیں یہ سَنَى (س)
 سَنَاءٌ ای ارتفع، و صار ذارفعة یعنی بلند مرتبہ و صاحب مرتبہ ہوا۔

(۲۴) اِسْتَعَزَّوْا: یہ استفعال سے ہے۔ یہ ماخوذ ہے عَزَّزٌ یا عَزَّازَةٌ سے بمعنی زیادہ ہونے کے ہیں اور استعزز کے معنی زیادہ سمجھنے کے
 ہیں اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے یا مبالغہ کیلئے، مجرد عَزَّزٌ (ك) عَزَّازَةٌ بمعنی زیادہ ہونا۔ ومنه عَزَّزٌ بمعنی کثیر و الجمع عَزَّازٌ.

(۲۵) دَيْمَةٌ: وہ بارش جو ہلکی اور لگاتار ہو یہ واوی اور یائی دونوں طرح ہے۔ از (ن) دَيْمًا بمعنی بارش برسا و الجمع دَيْمٌ دَيْمٌ و عند

البعض وہ بارش جو بغیر بجلی کی کڑک کے ہو۔ یا وہ بارش جو برابر ہو اور گرج و چمک نہ ہو بعض نے کہا وہ بارش جو سکون کے ساتھ ہو۔ اور بعض نے کہا وہ بارش جو پانچ دن یا چھ دن تک ہو اور بعض نے کہا وہ بارش جو ایک دن ایک رات یا اکثر ہو۔ یہاں علم کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔



وَأَجْمَلُوا عِشْرَتَهُ وَجَمَلُوا قِشْرَتَهُ "قَالَ الْمُخْبِرُ بِهَذِهِ الْحِكَايَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُبَ جَذْوَتَهُ وَتَأَلَّقَ جَلْوَتَهُ.

ترجمہ:- اور بہت اچھا خیال کیا اس کی صحبت کو اور آراستہ کیا اس کیلئے خوب صورت لباس کو راوی کہتا ہے پس جب کہ میں نے اس کے بھڑکتے ہوئے (علمی) شعلوں کو دیکھا۔ اور اس کے چمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

(۱) أَجْمَلُوا: از افعال اِجْمَلْ مصدر سے بمعنی خوبصورت کر دینا اور خوبصورت ہونا۔ یہاں اول مراد ہے تَجْمِيلُ بمعنی خوب صورتی والا کر دینا۔ یقال اجمل الشيء، خوشنما کیا یا زیادہ کیا یہ اور (ک) جَمَلًا بمعنی خوبصورت و خوب سیرت ہونا۔ ومنه الجمال و الجمیل تفعیل سے بمعنی خوبصورت بنانا، سنوارنا، قال تعالیٰ: واهجرهم هجر اجمیلا (المزمل)

(۲) عِشْرَةٌ: بمعنی صحبت و میل جول و الجمع عِشْرٌ اور معاشرت کے معنی کسی کیساتھ اٹھنا بیٹھنا، عِشْرًا و عِشْرًا (ن) المال۔ دسواں حصہ لانا، اَعَشْرُوا کر دینا، تفاعل، مفاعلہ، اِتِّعَالَ سے بھی آتا ہے، قال تعالیٰ: واندلر عِشْرَتِكَ الاقربین۔ (الشعراء)

(۳) جَمَلُوا: از تفعیل، تَجْمِيلُ مصدر بمعنی زینت و خوبصورتی، یقال جمیل ای زین، مجرد (ک) سے ہے، قال تعالیٰ: فَصَبَّرَ جَمِيلًا۔ (یوسف)

(۴) قِشْرَةٌ: (بالکسر) بمعنی چھلکا، کھال، غلاف، جھلی، درخت کی چھال، پوست، لباس کے معنی میں ہے اس کا واحد قِشْرٌ ہے اس کی جمع قِشْرٌ، (ن، ض) قِشْرًا بمعنی چھلکا اتارنا، کھینچ لینا۔ درخت کی کھال خواہ پیدائشی ہو یا عارضی۔ پوشاک، لباس۔

(۵) الْمُخْبِرُ: بمعنی خبر دینے والا۔ از افعال اخبار مصدر ہے (ن) خُبْرًا و خُبْرَةٌ، آزمانا، (ک) خُبْرَةٌ و اِتِّعَالَ سے حقیقت حال سے واقف ہونا۔ تفعیل و افعال سے آگاہ کرنا۔ قال تعالیٰ: یومئذ تحدث اخبارها۔ (الزلزال)

(۶) حِکَايَةٌ: مصدر ہے از (ض) بمعنی باتیں اور کلام نقل کرنا، مرتحقیقہ۔

(۷) رَأَيْتُ: یہ صیغہ واحد متکلم ماضی، رؤیة مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از (ف)، مرتحقیقہ۔

(۸) تَلَهُبُ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آگ کا شعلہ کا نکالنا۔ اور یہ لَهَبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بھڑکنا۔ اور مجرد (س) لَهَبًا و لَهَبِينَا و لَهَابًا و لَهَابَانَا، بمعنی بھڑکنا، روشن ہونا اور تَلَهُبُ تفعیل سے بھی یہی معنی ہے۔ قال تعالیٰ: لا ظلیل ولا یغنی من اللهب.

(۹) جَذْوَةٌ: (بالحرکات الثلاثة) بمعنی آگ کی دکتی ہوئی چنگاری، انگارہ اس کی جمع جُذْدَى و جِذْدَى و جُذْدَاءٌ ہیں (ن) سے استعمال ہے اور اس میں جَذْدَاءٌ قیاس کے موافق ہیں۔

(۱۰) تَأَلَّقَ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی چمکنا اور روشن ہونا اور یہ اَلَّقَ یَأَلِّقُ (ض) اَلَّقَا لِنَقَا، روشن ہونا۔ اور تَأَلَّقَ و اسْتَأَلَّقَ البرق بمعنی چمکنا

اور اِلْقِ الرَّجُلُ (س) جھوٹ بولنا۔

(۱۱) جَلَوْتُ: کے اصل معنی ہیں کسی عورت کا اپنے منہ سے نقاب اٹھا دینا یا بناؤ سنگھار کرنا۔ اور یہ مفعول کے معنی بمعنی چہرہ۔ يقال جلوت العروس اذا زلت نقابها و اظہرت وجهها یہ جَلَانٌ (ن) يَجْلُو جَلَاءً بمعنی صاف کرنا اور زنگ کا دور کرنا، قال تعالیٰ: وَلَوْلَا ان كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا۔ (الحشر)



أَمَعْنَتُ النَّظَرِ فِي تَوَسُّمِهِ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِي مَيْسَمِهِ فَإِذَا هُوَ شَيْخِنَا السَّرُّوجِيُّ. وَقَدْ أَقْمَرَ لَيْلَهُ

الدَّجُوجِيُّ.

ترجمہ:- تو میں نے گہری نظر سے اس کو پہچاننے میں غور کیا۔ تو اس کی علامتوں پر نظر کو دوڑانے لگا۔ پس اچانک وہ ہمارا شیخ سروجی تھا۔ اور اس حال میں کہ روشن ہو گئی تھی اس کی تاریک رات (داڑھی سفید ہو گئی تھی)۔

(۱) أَمَعْنَتُ: اِمْعَانٌ مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا (از افعال) ماخوذ ہے ”مَعْنٌ“ سے۔ مَعْنُ الْمَاءِ بمعنی پانی کا تیزی سے بہنا۔ مجرد (ف) سے ہے بمعنی بہنا۔ اور اِمْعَانُ کے معنی گھوڑا دوڑانے کے بھی آتے ہیں۔ اور مَعَانٌ کے معنی گھوڑے کو دور تک دوڑانے کے ہیں۔

(۲) النَّظْرُ: دیکھنا۔ از (ن) والجمع اَنْظَارٌ. ناظِرَةٌ بمعنی آنکھ جمع نَوَاطِرُ. ناظِرٌ. نَبِجْرٌ، ناظِمٌ، ذَا اَرْكَرٌ۔ والجمع نَظَارٌ، مِنْظَارٌ بمعنی دور بین جمع مَنَاطِيرٌ.

(۳) تَوَسُّمُهُ: یہ ”وَسْمٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت سے پہچاننے کے ہیں۔ از (ض) مصدر و سَمًا و سِمَةً بمعنی علامات کرنا یا لوہے کو گرم کر کے داغنا، نیز جمال کے معنی بھی ہیں۔ وَسْمٌ (ك) و سَامًا و سَامَةً. و سِيمٌ بمعنی خوبصورت و حسین ہونا اور ”مَيْسَمٌ“

اسم آلہ ہے یعنی وہ لوہا یا کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ قَالَ تَعَالَى: إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ۔ (الحجر)

(۴) سَرَّحْتُ: یہ تَسْرِيحٌ مصدر ہے یا یہ ”سَرَّحٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی جانوروں کو چرانے کے ہیں اگر تَسْرِيحٌ سے ماخوذ ہو تو چھوڑنے کے معنی میں ہے۔ مجرد (ف) سَرَّحًا بمعنی چھوڑنا، چرانے کیلئے مویشی کو لے جانا یا ضرورت کیلئے جانا۔ كما في القرآن:

او تَسْرِيحٌ بِأِحْسَانٍ۔ (البقرہ)

(۵) الطَّرْفُ: (بالفتح) جمع اطراف بمعنی آنکھ و گوشہ چشم۔ و الطَّرْفُ (بکسر الطاء) بمعنی تیز گھوڑا. طَرَفٌ (بالحرکات الثلاثة) پارٹی، جماعت، جہت، عضو۔ طَرْفَةٌ، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرُوفٌ. طَرَفٌ (ض) طَرَفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ (ض) طَرْفَةٌ بمعنی

ٹھانچہ مارنا (ک) طَرْفَةٌ، نیا مال ہونا۔ اطَّرَفَ: نئی عمدہ چیز لانا۔ قَالَ تَعَالَى: وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عَيْنٍ۔ (الصف)

(۶) مَيْسَمَةٌ: یہ واوی ہے یا ئی بھی آتا ہے۔ یہ اسم آلہ ہے، وہ لوہا یا کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ یا وہ آلہ جس سے جانوروں پر نشان لگاتے ہیں۔ یہ ”وَسْمٌ“ سے ماخوذ ہے یا ”وَسَامَةٌ“ سے ماخوذ ہے جسکے معنی خوبصورتی کے ہیں از (ک) اور مَيْسَمَةٌ بمعنی لوہا یا کوئی

چیز کو داغا جائے۔ نشان، حسن و جمال۔ والجمع مَيَاسِمٌ اور (ض) وَسَمًا بمعنی علامت لگانا۔ تَسْوِيْمٌ بمعنی علامت لگانا۔ تسامی بمعنی

علامت لگانا۔ قَالَ تَعَالَى: ان فی ذلك لآیات للمتوسمین۔ (الحجر)

(۷) شَيْخٌ: بمعنی بوڑھا، استاد، بزرگ، عالم۔ والجمعُ شيوخ، أشياخ، شينخان، شخوة ومشيخة، ومشاخ ہیں، جمع الجمع مشايخ، مشايخ، تصغير. شَيْخٌ، شَاخٌ يَشِيخُ (ض) شَيْخًا وَشَيْخَةً، شَيْوَةٌ شَيْوَةٌ شَيْوَةٌ بِمَعْنَى بُوڑھا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وابونا شيخ كبير۔ (القصص)

(۸) أَقْمَرٌ: از افعال بمعنی قر کے مانند ہونا یعنی روشن اور ماہتاب ہونا یہاں اس سے مراد سفید ہونا ہے۔ قَمِرٌ (س) قَمْرًا بمعنی روشن ہونا، سفید ہونا، قَمْرٌ (ض) قَمْرًا بمعنی جو اھلینا۔ قَمْرَةٌ بمعنی کرہ۔ قِمَارٌ، جَوَارٌ۔ قَالَ تَعَالَى: فلما رأى القمر بازغاً قال هذا ربي۔

(۹) لَيْلَةٌ: بمعنی رات۔ والجمع لَيَالِي، لَيَالٍ، وَلَيْلِيٌّ بمعنی رات کا، شبینہ۔ افعال الْأَلَّ إِلَّا لَا بمعنی رات میں داخل ہونا۔

(۱۰) أَلْدَجُوجِيٌّ: یہ ماخوذ۔ دُجٌّ وَدُجَّةٌ سے ہے بمعنی تاریکی و سخت اندھیری اس میں یاہ مبالغہ کی ہے۔ اور دَجُوجٌ صینہ کھفت ہے، تاریک رات کو کہتے ہیں۔ اس کا مجرد دَجٌّ يَدُجُّ (ض) دَجِيحًا وَدَجِيحَانًا، اور (ن) دَجُوجًا، دَجُوجًا بمعنی اندھیرا ہونا۔ ومنہ دجى الليل وادجى الليل یعنی رات تاریک ہوئی۔



فَهَنَاتٌ نَفْسِي بِمَوْرِدِهِ وَابْتَدَرْتُ اسْتِلاَمَ يَدِهِ وَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي أَحَالَ صِفَتَكَ حَتَّى جَهَلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ.

ترجمہ:- پس مبارک بادوی میں نے اس کی آمد پر اپنے نفس کو۔ اور اس کے ہاتھ چومنے میں۔ میں نے جلدی کی۔ اور کہا میں نے اس سے کس چیز نے متغیر کیا ہے آپ کی حالت کو یہاں تک کہ میں آپ کو پہچان نہ سکا۔ اور کس چیز نے آپ کی ڈاڑھی کو سفید کر دیا۔

(۱) فَهَنَاتٌ: یہ ”تہنیۃ“ مصدر سے بمعنی مبارک باد دینا۔ اس کا مجرد (ک) سے ہے بمعنی حلق سے بغیر تکلف کے اتر جانا، کقولہ تعالیٰ: كلوا واشربوا هنيئاً بما كنتم تعملون۔ (المرسلت)۔ اور (ض) سے بمعنی آسانی سے کھانا، بضم ہو جانے اور خوشگوار ہونے کے آتے ہیں اور (ف) بمعنی معلوم کرنے کے آتے ہیں۔

(۲) مَوْرِدٌ: اسم ظرف، وَرْدٌ يَرْدُ (ض) وَرُودًا بمعنی وارد ہونا، آنا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ مصدر مہمی ہے ظرف نہیں ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وبنس الورد المورود۔ (هود)

(۳) ابْتَدَرْتُ: مصدر ”ابْتَدَارٌ“ بمعنی جلدی کرنا از افعال۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی سبقت کرنا۔ ومنہ البدر لانه يسبق من غروب الشمس.

(۴) اسْتِلاَمٌ: بمعنی بوسہ دینا یہ ”سَلِيمَةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی پتھر اس کی جمع سِلَامٌ آتی ہے۔ ومنہ استسلام الحجر۔ اس کے معنی مطلق چومنے کے آتے ہیں اور (س) سے سلامت رہنے کے آتے ہیں اور استلام کے اصلی معنی چھونے کے ہیں کیونکہ ہاتھ چومنے میں چھونا ہوتا ہے۔ یہاں مراد بوسہ دینا یا مصافحہ کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: بل هم اليوم مستسلمون۔ (الصف)

- (۵) أَحَالَ: یہ، اِحالة مصدر سے از افعال بمعنی متغیر کرنا۔ حَالَ يَحُولُ (ن) حَوْلًا بمعنی متغیر ہونا۔ يقال حال عليه الحال یعنی اس پر سال گذرا۔ قال تعالى: وحال بينهم الموج فكان من المفرقين۔ (ہود)
- (۶) صِفَتْ: بمعنی حالت والجمع صفات۔ يقال تَفَصَّصْتُ الرَّجُلَ قَوِيًّا وَمَضْبُوطًا هَوْنًا۔
- (۷) مَعْرُوفَةٌ: بمعنی جاننا، پہچاننا۔ عَرَفَ (ض) عَرَفَانًا مصدر ہے۔ عَرَفَ تَفَعِيل سے تعریفاً مصدر بمعنی بتانا باخبر کرنا، وضاحت کرنا، کاہن کا پیشگوئی کرنا، تعارف کرنا۔ اعتراف افعال بمعنی اقرار کرنا۔
- (۸) شَيْبٌ: یہ تشبیب مصدر تَفَعِيل سے ہے بمعنی بوڑھا کر دینا یا بالوں کا سفید ہو جانا۔ یہ شَابٌ کی ضد ہے واصلہ شَيْبًا وَشَيْبَةً اى اَبْيَضَ شَعْرُهُ۔ از (ض) بمعنی بوڑھا ہو جانا۔ قَالَ تَعَالَى: واشتعل الرأس شيبًا۔ (مریم)
- (۹) لَحِيَّةٌ: بمعنی داڑھی۔ لَحَى وَلَحَى اس کی جمع ہے۔ لَحَى بمعنی جِزْءُ الْجَمْعِ الْحَاءِ۔ لَحَى يَلْحَى (ض) لَحْيًا بمعنی درخت کی چھال اُتارنا۔ اَلتَّلْحَى افعال سے بمعنی داڑھی رکھنا۔ قال تعالى: لا تأخذ بلحيتي ولا برأسي۔ (ظہ)



حَتَّى اَنْكَرْتَ حَلِيَّتَكَ فَاَنْشَأَ يَقُولُ: ۱۳
وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلُوبٌ
۱۴) اِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ
فَفِي غَدٍ يَتَغَلَّبُ

ترجمہ:- یہاں تک کہ میں نے اس کو پرا سمجھا تمہاری ہیئت کو۔ پس وہ یہ اشعار پڑھنے لگا:-

(۱۳) حوادث و مصائب کے نزول نے مجھ کو بوڑھا کر دیا۔ اور زمانہ لوگوں اَلتَّلْحَى پلٹتا رہتا ہے۔ (۱۴) اگر تابت بعد از ہو جائے زمانہ کسی دن کسی شخص کے لئے۔ پس دوسرے دن ہی اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔

(۱) انکرت: برا سمجھا میں نے۔ از افعال۔ مجرد (س) سے، مرتحققہ۔

(۲) حَلِيَّتَكَ۔ (بکسر الحاء) بمعنی زیور، حَلِيَّةٌ (بالکسر) بمعنی ہیئت اچھی ہو یا بری ہو استعمال میں حسنہ ہی مراد ہوتا ہے۔ (بضم الحاء) خلقت والجمع حُلَى وَحَلَى۔ حَلَا (ن) حَلَاوَةٌ بمعنی شیریں ہونا، از (س) بمعنی آراستہ و مزین ہونا۔ حَلَّةٌ (بفتح الحاء) بمعنی دھکن دار دیگی۔ حَلَّةٌ (بضم الحاء) بمعنی پوشاک، کپڑا۔ والجمع حُلُلٌ۔ حَلِيلٌ بمعنی خاوند۔ جمع اِحِلَاءٌ۔ حَلِيلَةٌ بیوی جمع حَلَائِلُ۔ قال تعالى: وتستنخر جو امنه حلية تلبسونها۔

(۳) فَاَنْشَأَ: افعال سے مجرد (ن، ض) سے بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، مرتحققہ۔

(۴) وَقَعَ: یہ بلاؤں اور اذیوں اور دونوں صورتوں میں لازم استعمال ہوتا ہے بعض نے کہا کہ بالواو لازم ہے اور بلاؤں متعدی ہے۔ وَقَعَ (ف) وَقُوعًا بمعنی گرنا۔ وقع بمعنی واقع ہونا، جنگ کرنا، اور افعال سے یہ متعدی ہے اِنْقَاعٌ مصدر ہے بمعنی ٹوٹ پڑنا، حملہ کرنا، اور

بارش کا برسنا۔ قال تعالى: واذ واقع القول عليهم اخر جنالهم دابة۔ (النمل)

(۵) الشَّوَابُ: یہ شائستگی کی جمع ہے بمعنی عیب، آلودگی، آمیزش، مصیبت، حوادث۔ شَابٌ يَشُوبُ (ن) شَوَّبًا شَيْبًا بِأَمْعْنِ خَلَطَ مَلَطَ کر دینا، ملا دینا۔ (ض) سے بمعنی بوڑھا ہونا۔

(۶) شَيْبٌ: یہ تشبیب مصدر سے بمعنی بوڑھا کرنا۔ اس کا مجرد (ض) سے بمعنی سفید ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: يَوْمَ أِيْجَعِلُ الْوَالِدَانِ شَيْبًا.

(۷) الدَّهْرُ: زمانہ دراز و الجمع دُهُورٌ. دَهْرِيٌّ بمعنی عمر رسیدہ۔ از (ف) مصدر دَهْرًا ہے۔ وَقَالَ تَعَالَى: هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ الْخُدَّ - (الذھر)

(۸) قَلْبٌ: یہ صیغہ مبالغہ ہے بمعنی بہت زیادہ لٹنے پلٹنے والا۔ اب اس کے معنی دغا بازی و مکاری کے ہو گئے اس لئے کہ وہ الٹ پلٹ کر کے فریفتہ کرتا ہے۔ یا اس لئے کہ وہ اپنے مطلب براری کیلئے ہر قسم کی کوشش کرتا ہوا انقلاب، تَقَلُّبٌ - تقابل و مقابلہ۔ تَقْلِبٌ -

قَلْبٌ (ن، ض) سے بمعنی قلب پر مارنا (س) سے لئے ہونٹ والا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَنَقَلَبْ بِهِ أَفْئِدَتَهُمْ وَابْصَارَهُمْ.

(۹) دَانَ: از (ض) بمعنی قریب و مطبوع و تابع دار ہونا۔ اور اس کے معنی قرض دینے کے بھی آتے ہیں۔ (ك) دَنَاءَةٌ بمعنی کمینہ و زلیل، خسیس، تنگ نظر ہونا، گھٹیا ہونا۔ دَنِيٌّ كِي حَجَّ دُنَاءً. دَنَانٌ (دُنُوًّا) قَرِيبٌ هُوَ - قَالَ تَعَالَى: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى - (النجم)

(۱۰) يَوْمًا: بمعنی دن جمع آیام. يَوْمًا فَيَوْمًا. دن بدن، رفتہ رفتہ۔ يَوْمِيَّةٌ بمعنی روزنامچہ، ڈائری. يَوْمًا مَفَاعَلَةٌ سے بمعنی دن کے حساب سے باری مقرر کرنا۔

(۱۱) لَشَخْصٌ: آدمی اس کی جمع اشخاص۔ از (ف) شَخْصًا بمعنی دیکھنا۔ قَالَ تَعَالَى: انْمَايُؤْخِرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْابْصَارُ - (ابراہیم)

(۱۲) عَدِيٌّ: بمعنی آئندہ کل (مستقبل). عَدَاءٌ بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا، عَدْيٌ تَفْعِيلٌ سے تَعْدِيَةٌ بمعنی ناشتہ دینا عَدَاءٌ بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا. عَدَى (ض) عَدَاً بمعنی زخم سے پیپ نکلنا۔ قَالَ تَعَالَى: ارْسَلَهُ مَعْنَاغِدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبُ - (يوسف)

(۱۳) يَتَغَلَّبُ: از تَفْعَلُ بمعنی غالب آجانا۔ مجرد غَلَبَ (ض) غَلَبًا وَغَلْبَةً بمعنی وہ غالب ہوا۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَهَمٌّ مِنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سِيغْلِبُونَ - (الروم)



(۱۵) فَلَاتِيْقٌ بِوَمِيْضٍ مِنْ بَرَقِهِ فَهُوَ خُلْبٌ

(۱۶) وَاضْبُرْ إِذَا هُوَ اضْضُرِيْ بِكَ الْخُطُوْبُ وَالْأَب

ترجمہ:- (۱۵) پس ہرگز اعتماد نہ کر بجلی کی چمک پر اس لئے کہ یہ دھوکہ دینے والی ہے۔ (۱۶) اور صبر کیجئے جب زمانہ تجھ پر مصیبتیں ڈالے (جمع کر کے)۔ (یعنی زمانہ تجھ پر مصائب کو برا بھیجتے کر کے جمع کر دے)۔

(۱) فَلَاتِيْقٌ: وِتْقٌ (ح) ثِقَّةٌ، وَثُوْقًا، مَوْثِقًا بمعنی امین سمجھنا، بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ اور مفاعلہ سے وَثَاقَةٌ وَثَقَةٌ مصدر ہے ومنہ

الْمِثَاقِ بِمَعْنَى عَهْدٍ مُؤَكَّدٍ - قَالَ تَعَالَى: حَتَّى تَوْتُونَ مَوْثِقًا مَنِ اللَّهُ - (يوسف)

(۲) وَمِئُضٌ: از (ض) بمعنی چمکنا یا بجلی کے چمکنے کے آتے ہیں۔ مصدر اس کے وَمَضًا وَمِئُضًا وَمَا ضَانًا.

(۳) بَرَقَهُ: بجلی والجمع بُرُوقٌ - بَرَقَ (ن) بَرَقًا، بُرُوقًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔ ومنه قوله تَعَالَى: فِيهِ ظِلْمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبُرُوقٌ. (البقرہ) اور ”بَرَقَهُ“ کی ضمیر راجع ہے ”دہر“ کی طرف۔

(۴) خُلِبَ: وہ بجلی جو چمکے اور بارش نہ ہو۔ اور وہ ابر جو گڑگڑائے اور نہ برسے یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ خَلَابَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی دھوکا دینے کے اور فریفتہ ہونے کے ہیں۔ گویا اس نے لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ نصر سے خَلَابَةٌ مصدر ہے بمعنی دھوکا دینا۔

(۵) اصْبِرْ: یہ صبر سے ماخوذ ہے بمعنی صبر کرنا۔ از (ض) صَبَرَ عَنْهُ رُوك دیا گیا اس سے۔ صَبَرَ عَلَيْهِ اس کیلئے بیٹھ گیا۔ کما فی التنزیل: فاصبر كما صبر اولو العزم - (احقاف)

(۶) اضْرَى: اس کا مصدر اضْرَاءُ ہے بمعنی جانوروں کا بھڑکانا اور (س) سے ناقص یائی ہے جس کے معنی شکار کرنے کے آتے ہیں۔ از افعال۔ مجرد (س) سے ہے بمعنی لازم کر دینا، فریفتہ کر دینا، حریص کر دینا، برا بیختہ کرنا، آمادہ کرنا۔ یقال اضْرَى الكلب علی الصيد۔ کتے کو شکار پر برا بیختہ کیا۔

(۷) اَلْخُطُوبُ: یہ خُطْبٌ (بفتح الخاء) کی جمع ہے بمعنی بھاری چیز کو کہتے ہیں۔ ای امر عظیم و امر صغیر دونوں میں مستعمل ہے۔ قَالَ تَعَالَى: قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ - (الذاریات)۔ از (ض) لیکن زیادہ، بیشتر اس کا استعمال امر عظیم مکروہ کے موقع پر ہوتا ہے۔

(۸) اَلْبُ: اس کا مصدر تَأَلَّبٌ ہے از تفعیل بمعنی جمع کرنا۔ مجرد (ن) ض) اَلْبَا سے ہے بمعنی جمع ہونا اکٹھا کرنا، سمیٹنا، اور اَلْبُ، وَ اَلْبُ - بمعنی جمع کرنا۔



(۱۷) فَمَاعَلَى التَّبَرَعَارِ فِي النَّارِ حِينَ يُقْلَبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهُ وَمُسْتَضِجِبَانَ الْقُلُوبِ مَعَهُ.

ترجمہ:- (۱۷) اس لئے کہ خالص سونے کو اگر آگ پر لوٹا پوٹا جائے تو یہ اس کے لئے کوئی عیب کی بات نہیں۔ پھر وہ وہاں سے کھڑا ہوا اس حالت میں کہ وہ جدا ہونے والا تھا اپنی جگہ سے اور حاضرین کے دلوں کو اپنے ساتھ لے جانے والا تھا۔

(۱) عَلَى: کا ما بعد اگر مجرد ہوگا تو یہ صرف جار ہے اور اگر منصوب ہوگا تو ”عَلَى“ کے لام پر فتح پڑھیں گے تو اس وقت یہ فعل ماضی ہوگا۔ عَلَانِ) بِمَعْنَى مَكَانٍ فِي بَلَدٍ هُوَ - اور اگر عَلَى کے لام پر کسرہ پڑھیں تو بھی یہ ماضی ہوگی از (س) بمعنی بلند مرتبہ ہونا۔ اور یا متحرک ہو اور ماقبل کسور ہو تو اس یا کو ساکن پڑھیں گے اور بتوہم تو بجائے فتح یا کے بالسکون پڑھتے ہیں۔

(۲) اَلتَّبَرُّ: (بکسر الباء) بمعنی سونا جو پگھلایا نہ گیا ہو یا وہ سونا جس سے سکہ وغیرہ نہ بنایا گیا ہو۔ الواحد تَبْرَةٌ ہے۔ اور جب پگھلایا

گیا ہو تو اس کو عین کہتے ہیں (ض، ہ) سے بمعنی ہلاک ہونا۔ ماخوذ ”من التبار“ ہے بمعنی ہلاکت از (ن) قال تعالیٰ:
ولا تزدد الظالمین الا تباراً۔ (نوح)

(۳) عَارَ: بمعنی عیب، وشرم۔ یا ہر وہ قول یا فعل جس سے عار دلائی جائے۔ یہ اجوف واوی ویائی دونوں طرح آتا ہے واوی بمعنی عیب دار ہونا اور یائی بمعنی متردد اور پریشان ہونا۔ اس کی جمع اَعْيَارُ آتی ہے۔ عَارَ (ض) عَيْرًا عیب لگانا۔

(۴) النَّارُ: آگ اس کی جمع نِیْرَانٌ آتی ہے۔ نَارٌ (ن) نُورًا بمعنی روشن ہونا ”فی النار“ یہ متعلق ہے ”یقلب“ کے ساتھ۔ اور اس کی جمع اَنْوَارٌ، نُورٌ، نِیَارٌ، نِیْرَانٌ بھی آتی ہیں۔ ”یا فی النار“ حال ہے ”تبر“ سے فَمَا عَلَى التَّيْرِ۔ یہ علت ”اصبر“ کی۔ قال تعالیٰ:
وقالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودة۔ (بقرہ)

(۵) حَيْنٌ: (بالکسر) بمعنی وقت جمع اَحْيَانٌ وجمع الجمع اَحْيَانِ (ض) سے قریب ہونا۔ حَيْنٌ. (بالفتح) بمعنی موت، ہلاکت۔

(۶) یَقْلَبُ: یہ تغلیب مصدر سے بمعنی ڈھالنا۔ اَلْبَطْ پلٹ کرنا۔ مجرد (ض، ہ) سے ہے۔ باقی تحقیق گذر چکی ہے۔ قال تعالیٰ:
يَوْمًا تَقْلَبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ. (النور)

(۷) نَهَضَ: اسکے مصادر، نُهُوضًا (ف) و نَهَضًا بمعنی اٹھنا، و کھڑا ہونا۔ اگر صلہ ”عن“ ہو تو بمعنی علیحدہ ہونا اگر صلہ ”لام“ ہو تو بمعنی تیار ہونا۔

(۸) مُفَارِقًا: از مفاعلت بمعنی جدا ہونا اور مجرد (ض، ن) سے ہے اور مُفَارِقًا یہ حال ہے ”نَهَضَ“ سے فرق۔ (ن) سے بمعنی جدا

کردینا۔ اور (س) سے بمعنی ڈرنا۔ قَالَ تَعَالَى: قَالَ هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ۔ (الکھف)

(۹) مَوْضِعُهُ: یہ وضع سے مشتق ہے بمعنی رکھنا، یہاں اس سے مراد جگہ ہے موضع کی جمع مواضع آتی ہے۔ قال تعالیٰ: يَحْرَفُونَ
الْكَلِمَ عَنِ مَوَاضِعِهِ۔ (المائدة) اور ”موضعہ“ یہ مفعول بہ ہے ”مفارقا“ کا۔

(۱۰) مُسْتَضْحِبًا: یہ اسْتَضْحَابٌ مصدر سے از استفعال بمعنی ساتھ ہونا یا ساتھ رہنا یہ ”ضْحْبَةٌ“ سے ماخوذ ہے اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے یا مبالغہ کیلئے ہے، صَحَبٌ مجرد (س) سے۔ اور مستضحبا حال ہے ”نَهَضَ“ سے۔

(۱۱) اَلْقُلُوبُ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔ قدمر تحقیقہ۔ كما قال تعالیٰ: سَأَلْتَنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّغْبَ۔

تمت المقامة الثانية

فالحمد لله رب العالمين.

فی ۱۶/ صفر ۱۴۱۵ھ الموافق: ۱۹۹۶/۷/۲۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ الثَّلَاثَةُ الدِّينَارِيَّةُ

”تیسرا مقامہ جو دیناریہ ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں علامہ حریریؒ نے کل ۲۳ اشعار ذکر کئے ہیں، اور اشعار کے اندر مصنفؒ نے دینار کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف و توصیف بھی کی اور ساتھ ساتھ مذمت بھی بیان کی ہے۔ اور راقم کے نزدیک اس مقامہ میں مصنف نے ادبی خصوصیت کے ساتھ طلباء و علماء دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور بتایا کہ دنیا اور دینار کی حقیقت کیا ہے۔ اور عملی منافقت کی حقیقت بھی کھول کر بیان کی۔ اور واقعہ یوں بیان کیا ہے، کہ علامہ حریری ایک دفعہ چند دوستوں کیساتھ شعر و شاعری کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا اور بڑے فصیح و زودتاً شیر انداز میں اپنی بد حالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کر دیا، مصنف اسکے بلیغ الفاظ سے متاثر ہو کر ایک درہم نکال کر، اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے نظم میں اس کی تعریف کی تو تمہیں یہ دیدیا جائے گا، تو اس نے گیارہ شعروں میں اس کی تعریف کر دی تو مصنف نے ایک دوسرا درہم نکال کر کہا کہ اگر تم نے اس کی مذمت اشعار میں بیان کر دی تو تمہیں یہ بھی مل جائے گا، تو وہ فقیر نے نو اشعار میں دینا کی مذمت فی البدیہہ بیان کر دی۔ تو اس طرح شاعر نے درہم کی تعریف اور مذمت بیان کر کے دونوں درہم وصول کر لئے۔ اس واقعہ کو اگر اس مقامہ کا خلاصہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ مذمت اس مقامہ کی جان ہے۔ تو اب مصنف کو اندازہ ہوا کہ یہ ابو زید سروجی ہی ہے، اور اس کا لنگڑا بننا مکرو فریب ہے، پھر مصنف اس کے پاس جا کر کہتا ہے کہ ”درست چال چلو، میں نے تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو، اور کیوں لنگڑے بنے ہوئے ہو“ تو ابو زید سروجی نے تین اشعار میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کی، اسی کے ساتھ مقامہ کا اختتام بھی ہے۔



رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ نَظَمَنِي وَأَخَذَانَا لِي نَادٍ لَمْ يَخْبِ فِيهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْ حُ زَنَادٍ وَلَا ذَكْتُ
نَارُ عِنَادٍ فَبِينَا نَحْنُ نَتَجَادِبُ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيدِ وَنَتَوَارَدُ طُرْفَ الْأَسَانِيدِ إِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِي
مِشْيَتِهِ قَزَلٌ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے روایت بیان کی ہے، کہ میں اور میرے چند دوست ایک ایسی مجلس میں جمع ہوئے۔ جس میں کوئی لہاسل محروم نہ جاتا تھا۔ اور چھماق کی مار۔ بے آگ نہ ہوئی (یعنی حاجت مند اپنی حاجت پوری کر کے اس مجلس سے لوٹتا تھا) اور نہ کبھی

بغض و عناد کی آگ اس مجلس میں بھڑکی تھی۔ پس اس دوران کہ ہم لوگ آپس میں اشعار کے دامن کھینچ رہے تھے۔ (بحث کر رہے تھے)۔ اور آپس میں عجیب عجیب سندوں (اہم واقعات) پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اچانک ایک شخص گڈری پہنے ہوئے ہمارے پاس آیا۔ اس کی چال میں لنگڑاپن تھا۔

(۱) الدِّينَارِيَّةُ۔ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ دینار اصل میں دینار تھا بدلیل دناسیر۔ ایک نون کو تخفیفاً حذف کر کے یاء سے بدل دیا، جمع دینار ہے۔ ذَنْرٌ تَدْنِيرٌ بمعنی دینار بنانا، وسكٌ ذُهَالِنَا۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَنْهُمْ مَنْ أَنْ تَأْمَنَهُ بَدِينَارٍ لَا يُؤَدُّهُ الْيَكُ۔ (ال عمران)

(۲) نَطْمَنِي: اى جمعنى، نَطْمَاو نَطْمَا (ض) بمعنی لڑی میں موتیوں کو پرونا اور جمع کرنا، مرتحقیہ۔

(۳) أَخْدَانًا: یہ خَدْنٌ (بکسر الخاء وفتحها) کی جمع ہے اس کے معنی خالص دوست، سفر کے دوست، عاشق اور معشوق کے آتے ہیں۔ يُقَالُ خَادَنَهُ اى صاحبه از مفاعله دوستی رکھنا۔ وفى التنزيل: وَلَا تَتَّخِذُوا أَخْدَانَ (النساء) اور مذکر و مؤنث میں ”خدن“ ہی مستعمل ہے اور اس میں ”لنی“ اضافت کیلئے ہے اى اخدانى۔ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے برابر ہے اس کی جمع خدناء بھی آتی ہے۔ (ض) خَدَيَاو خَدَيَانَا بمعنی چلنا یا تیز دوڑنا۔

(۴) نَادٍ: بمعنی مطلق مجلس والجمع اَنْدِيَتْو نَادٍ اس کی جمع الجمع اَنْدِيَاتِ آتی ہے، مؤنث نَادِيَةٌ ہے جمع نَادِيَاتِ ہے، بعض کہتے ہیں نَادٍ۔ دن کے بیٹھنے کی مجلس کو کہتے ہیں اور ”سَمْر“ (بکسر الميم وفتحها) رات کی مجلس کو کہتے ہیں۔ وعند بعض ”نَادٍ“ اس کو کہتے ہیں جب تک لوگ اس میں موجود ہیں۔ نَدَى (ن) نَدَوُا بمعنی جمع ہونا مجلس میں حاضر ہونا۔

(۵) لَمْ يَخِبْ: (بکسر الخاء المعجمة) اجوف یائی ہے، خَابَ يَخِيبُ (ض) خَيْبًا وَخَيْبَةً اس کے مصدر ہیں بمعنی محروم ہونا، ناکام رہنا، امید منقطع ہونا، اور خَابَ يَخُوبُ (ب) خَوْبًا وَخَوْبَةً بمعنی محتاج ہونا دونوں ابواب سے یہاں ہو سکتا ہے، خَبَا يَخْبَأُ (ف) بمعنی چھپا دینا۔

(۶) مُنَادٍ: یہ نداء مصدر سے از مفاعلت بمعنی ندا کرنے والا، آواز دینے والا یہ ”لَمْ يَخِبْ“ کا فاعل ہے مراد سائل ہے۔ کما فى القرآن: يَوْمَ يَنَادُ الْمَنَادُ۔ (ق)

(۷) كَبَا: یہ ناقص واوی ہے از (ن) اس کے مصادر كَبُوا وَكُبُوا آتے ہیں بمعنی بے آگ ہونا یا روشن نہ ہونا اور اس کے معنی گھوڑے کی چوٹ کھا کر گرنے اور پتھر کو پتھر پر مارنا یا رگڑنا آگ نکالنے کیلئے مارنا اور اس سے آگ نہ نکلے۔

(۸) قَدَحٌ: بمعنی عیب لگانا۔ اور پتھر کو پتھر پر مارنا، رگڑنا آگ نکالنے کے لئے از (ف) یعنی چمق سے آگ نکالنا اور اس کی جمع اَقْدَاحٌ وَقَدَاحٌ، وجمع الجمع اَقَادِيْحٌ۔

(۹) زِنَادٌ: یہ، زِنْدَةٌ کی جمع ہے۔ ”زند“ وہ پتھر ہے جو آگ نکالنے کیلئے دوسرے پتھر پر مارا جائے، اس کی جمع اَزْنَدُو زِنُوْدٌ وَاَزْنَادٌ بھی آتی ہیں۔ زند بمعنی چمق جو اوپر رکھا جاتا ہے ”زندہ“ نیچے والے پتھر کو کہتے ہیں۔ وہ حصہ جس پر آگ روشن کرنے کیلئے مارا جاتا ہے اور دونوں کو (زندان) کہیں گے۔ زَنْدٌ (ن، ض) زَنْدًا بمعنی روشن کرنا یا آگ نکالنا۔ اور زِنْدَةٌ میں تاء وحدت کیلئے ہے۔ اور عرب میں

تین طریقوں سے آگ نکالتے تھے (۱) لکڑی کو لکڑی پر مار کر (۲) لوہے کو لوہے پر مار کر (۳) پتھر کو پتھر پر مار کر۔

(۱۰) ذَكَتْ: (بالذال المعجمة) آگ کا شعلہ مارنا۔ (ن) ذُكُوْا وِذْكَاءٍ یعنی آگ کی لپٹ تیز ہوئی، بمعنی بھڑکنا۔ ذِكَاءٌ بمعنی سرلیج الفہم ہونا (ن، س) ذُكُوَةٌ بمعنی ذبح کرنا۔ كما فی الحدیث: ذِكَاءُ الجبین ذِكُوَةٌ۔ یہاں بھڑکنا مراد ہے۔

(۱۱) نَارٌ: بمعنی آگ، یہ واوی ہے اس کی جمع نِیْسْرَانٌ و نِیْسْرَةٌ آتی ہیں اس کی تصغیر نُوِیْرَةٌ آتی ہے۔ نَارٌ (ن) نُورًا روشن ہونا۔ نُوْرٌ تفعیل سے بمعنی روشن کرنا۔ نیز باب تفعیل واستفعال سے بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) عِنَادٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی دشمنی۔ عِنَادًا و مُعَانَدَةً مصدر ہیں۔ كما فی القرآن: وخاب کل جبار عنید (ابراہیم) عِنْدَ یَعْنُدُ (ن، ض، س، ك) عُنُوْدًا۔ تجاوز کرنا۔ والجمع عُنُدٌ۔

(۱۳) فَبَیْنَا: یہ بَیْنٌ سے مشتق ہے بمعنی جدائی اس کے بعد کبھی الف بڑھادیتے ہیں ”بَیْنَا“ جب جملہ کے شروع میں ہوتا ہے تب اس کے بعد اذا مفاعلاتیہ ضرور ہوگا اور معنی مفاعلات مراد لیں گے۔ جمہور اس کے مابعد کو مرفوع پڑھتے ہیں اس بعد مبتدا اور خبر ہوا کرتے ہیں اور بَیْنَا و بَیْنَما میں الف اور کلمہ ما اوقات کے عوض میں ہیں پھر ان کو حذف کر کے الف اور ما کو جانشین بنایا گیا ہے اس کا مابعد مجرد ہوگا۔ بَانَ (ض) بَیْنَا۔ ظاہر ہونا، جدا ہونا۔ اِبَانَةٌ بمعنی ظاہر کرنا، جدا کرنا، وضاحت کرنا۔ تَبَیَّنَ ظاہر ہونا۔

(۱۴) نَتَجَادَبُ: تَجَادُبٌ از تقابل ہے بمعنی ایک دوسرے کو کھینچنا۔ یہ جذب سے ماخوذ ہے جو (ن، ض) سے آتا ہے بمعنی کھینچنا۔

(۱۵) اَطْرَافٌ: یہ طرف کی جمع ہے۔ جمع الجمع اَطَارِیْفٌ بمعنی کنارہ یا ہر شے کا آخری حصہ۔ طَرْفٌ یہ طَرْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی چٹکے، دلچسپ بات، نمکین، نہایت خوب، اور نئی بات۔ (ك) طَرْفَةٌ بمعنی طرفہ ہونا نادر ہونا، طَرْفٌ (بکسر الطاء) عمدہ گھوڑے کو کہتے ہیں والجمع طُرُوفٌ و اَطْرَافٌ، مجرد (ض) سے طَرْفًا۔ اطراف افعال سے بمعنی تحفہ دینا، تطرف حد سے زیادہ بڑھنا۔

(۱۶) اَنَاشِیْدٌ: یہ اَنَشُوْدَةٌ کی جمع ہے یعنی جس کو پڑھا جائے اور سنا جائے نظم ہو یا نثر نَشْدَةٌ بمعنی طلب کرنا۔ اَنَشُوْدَةٌ وہ اشعار جو آپس میں بیٹھ کر سنائے جائیں۔ بروزن افعولہ ہے اور یہ وزن اکثر بمعنی مفعول آتا ہے بمعنی طلب کرنا۔ مَا یُنَشِدُ یعنی وہ اشعار کہ جس کو گایا جائے یا آپس میں بیٹھ کر سنا جائے۔ نَشَدٌ (ض، ن) بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، اور لوگوں سے سبقت کرنا۔ نَاشَدٌ مفاعلہ سے بمعنی قسم کھلانا۔

(۱۷) تَسْوَارِدٌ: اس کا مصدر تَسَوَّرٌ و تَسَوَّرٌ از تقابل بمعنی مزاحمت کرنا، اور پانی پر جا کر ٹھہرے رہنا، یکے بعد دیگرے وارد ہونا۔ اس کا مجرد و رود (ض) سے جو صدور کی ضد ہے اور توارد کے اصلی معنی ہیں اُونُوْرٌ کا پانی پینے کے لئے ہجوم کرنا۔ و فی التنزیل: ولما ورد ماء مدین۔ پھر علامہ حریری نے عجیب واقعات کے محفوظ کرنے میں انکی شرکت کو توارد الا بل علی الماء کے قبیلہ سے قرار دیا ہے۔

(۱۸) طَرْفٌ: یہ طَرْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی نمکین، نہایت خوب، عجیب اور نئی بات (ك) طَرْفَةٌ مصدر ہے بمعنی نادر ہونا۔ اور (ض) طَرْفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ اَطْرَافٌ: انوکھی بات، طرف: آنکھ، کنارہ، نوک، ہر چیز کا آخری حصہ جمع اَطْرَافٌ۔

(۱۹) اَسَانِیْدٌ: یہ اَسْنَادٌ کی جمع ہے اور اسناد، سند کی جمع ہے بمعنی چٹان کے ہیں۔ اور خود اس کے معنی کلام نقل کرنے کے آتے ہیں۔ یقال استندالیہ بمعنی اعتمد علیہ از (ن) یا اسناد کی بات کو سلسلہ وار تک پہنچادینا یہاں یہی مراد ہے۔

(۲۰) وَقَفَّ: ای قام یعنی ٹھہرنا و کھڑا ہونا (ض) وَقَفَّاءُ وَقُوفًا مصدر ہیں وقف یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ کما قال
تعالیٰ: وَقُوفِهِمْ انْهَمِمْ مَسْتُولُونَ۔ (الصف)

(۲۱) سَمَلٌ: بمعنی پٹھا پرانا کپڑا، یا حوض میں بچا کھچا پانی۔ والجمع اَسْمَالٌ۔ سَمَلٌ (ن) سُمُولًا سے بمعنی پرانا، پٹھا ہونا، اور
(ك) سَمَالَةٌ مصدر ہے بمعنی بوسیدہ و کھنہ ہونا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی پرانا ہونا۔

(۲۲) مِشِيْتَهٌ۔ (بکسر المیم و فتحها و بتشدید الياء) بمعنی چلنے کی ہیئت کے ہیں۔ (بغیر تشدید الياء) بمعنی مرتبہ کے ہیں (ض) سے
بمعنی تیزی سے چلنا۔ سعی اور مشی کے درمیان فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مشی عام ہے خواہ وہ جلدی سے چلے یا دیر سے چلے،
اور سعی صرف تیز اور دوڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۱۱۸)

(۲۳) قَزَلٌ: بمعنی لنگڑا پن یا بہت بڑا لنگڑا پن، از (ض) قَزَلًا وَقَزَلَانًا بمعنی کودنا، لنگڑوں کی طرح چلنا، واز (س) قَزَلًا بمعنی برے
طریقے سے لنگڑا پن ہونا، خلقی لنگڑا پن ہونا، کودنا۔



فَقَالَ يَا آخِائِرَ الدُّخَانِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عَمُوا صَبَاحًا وَانْعَمُوا اضْطَبَّحُوا وَانظُرُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ ذَانِدِي
وَنَدِي وَجَدَّةٌ وَجَدِي وَعَقَارٌ وَقَرِيٌّ وَمَقَارٍ وَقَرِيٌّ فَمَا زَالَ بِهِ قَطُوبُ الْخَطُوبِ وَخُرُوبُ الْكُرُوبِ وَشَرُّ شَرِّ
الْحَسُودِ وَانْتِيَابُ الثُّوبِ السُّودِ.

ترجمہ:- کہنے لگا اے بہترین مال جمع کرنے والو! اور اپنوں کو خوشخبری دینے والو۔ تمہیں صبح مبارک ہو۔ اور صبح کی شراب ٹھنڈی ہو۔ (یعنی
خوشحال رہو صبح کی شراب سے) نظر عنایت کرو اس شخص کی طرف جو کبھی مجلس والا، مالدار، بخشش والا، زمین دار، گاؤں والا، خوالوں
والا و مہمانی کرنے والا تھا۔ پس ہمیشہ اوقات کی ترش روئی (نزول بلا) اور غموں کے حملے، اور حاسدوں کی شرارت (بدخواہی) اور پے
در پے سخت مشکلات کا سامنا ہوتا رہا۔

(۱) آخِائِرٌ: یہ اخیار کی جمع ہے اور اخیار یہ اخیو (بالتشدید و التخميف) کی جمع ہے، مؤنث خوری ہے اور خیوی بھی آتا ہے (ض) خِئِرًا
بمعنی صاحب خیر ہونا یا اخیو کی جمع اخیار ہے اور یہ اخیو اسم تفضیل ہے بمعنی پسندیدہ، خَارِ يَخِيْرُ (ض) خَيْرَةٌ بمعنی پسند کرنا۔
(۲) الذخائِرُ: یہ ذخیرہ کی جمع ہے بمعنی ڈھیر، گودام۔ یا وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور بیش قیمت بھی ہو۔ ذَخْرٌ (ف) ذَخْرًا بمعنی وقت
ضرورت کیلئے پوشیدہ رکھنا۔ ذَاخِرٌ بمعنی مونا۔ وفي القرآن: وَمَاتَدَّخِرُونَ فِي بَيْوتِكُمْ۔ (ال عمران)

(۳) بَشَائِرٌ: یہ بشارات جمع ہے۔ الْبَشْرَى اَوِ الْبِشَارَةُ (بضم الباء و كسرها) بمعنی خوشخبری، نیک شگون، حسن و جمال۔ اگر
بُشَارَتٌ (بالتضم) ہو تو وہ مال جو خوشخبری کے وقت مجرب طوراً نعام دیا جائے۔ اگر بشارات (بالتفتح) ہو تو حسن و جمال کے معنی میں
ہے اور اگر بشارات (بالکسر) ہو تو بمعنی خوشخبری کے ہیں۔ اور بَشَارَةٌ کے معنی مزدوری کے بھی آتے ہیں، بَشْرٌ (ن) بَشْرًا اَوْ بَشُورًا
بمعنی خوش کرنا، اور بَشْرٌ (ض) بَشْرًا بمعنی مزدور ہونا، ہنس مکھ ہو کر ملنا۔ تَبَشِيرٌ تَفْعِيلٌ سے مبارک باد دینا۔ کما قال تعالیٰ:

فبشرناہ بغلام حلیم۔ اور خوشخبری دینے والے کو بشارت اور بُشری کہتے ہیں۔

(۴) اَلْعَشَائِرُ: یہ عشیرۃ کی جمع ہے بمعنی قبیلہ، کنبہ۔ اس کی جمع عشیرات بھی آتی ہے۔ عَشْرَ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے لینا (ن) عَشْرًا وَعَشُورًا بمعنی دسواں حصہ لینا۔ اَعَشَرَ افعال سے دس کر دینا۔ قَالَ تَعَالَى: وَاَزَاجِكُمْ وَعَشِيرَتِكُمْ۔ (التوبة)

(۵) عَمُوا: یہ وَعَمَ يَعْمُ (ض) بمعنی آرام سے شراب پینا (یہ مثال واوی ہے) یا یہ نَعَمَ (ح) يَنْعَمُ یعنی تمام وقت نعمت میں ہونا، یا صبح کے وقت نعمت میں ہونا۔ اور صبح کے وقت کی تخصیص اس لئے ہے کہ عرب والے صبح کے وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ اور رات بھر گپ شپ میں گزار دیا کرتے تھے۔

(۶) صَبَاحٌ: یہ صبح کی جمع ہے بمعنی اول دن جو "مساء" کی ضد ہے۔ یا صبح کے معنی وہ شراب جو صبح کے وقت پی جائے۔ اس وقت یہ صُبُوْحٌ کی جمع ہوگی۔ اور صَبَاْحًا، صَبِيْحَةً، اُصْبُوْحَةً اول نہار کہتے ہیں (ف) صَبَاْحًا بمعنی صبح کے وقت آنا اور (س) صَبَاْحًا وَصَبِيْحَةً بمعنی چمکانا، روشن ہونا (ك) صَبَاْحَةً بمعنی روشن و خوب صورت ہونا۔

(۷) اَنْعَمُوا: یہ افعال سے ہے اس کا مجرد (ن، ف، س) ہے اس کے مصادر نَعْمَةٌ وَمَنْعَمًا آتے ہیں، خوشگوار ہونا، خوشحال ہونا۔ اَنْعَمَ میں اکثر ہمزہ کو حذف کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ یقال: عَمَ صَبَاْحًا. عَمَ مَسَاءً۔

(۸) اِصْطَبَاْحًا: یہ صُبُوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی صبح کے وقت شراب پینا۔ اور صبح سے ماخوذ ہے اصطباحا باب افعال کا مصدر ہے "ت" کوطاء سے بدل لیا ہے اور "عبوق" وہ شراب جو شام کو پی جائے۔

(۹) اِلَى مَنْ: سے مراد خود اپنی ذات ہے۔

(۱۰) نَدَى: (بتشديد الياء) نَدَى (بالهمزة) و نَادَى تَيُوْنُ کے معنی مجلس کے ہیں جمع۔ اَنْدِيَّةٌ. نَدَا (ن) نَدَاؤًا بمعنی جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا۔

(۱۱) نَدَى: (بفتح النون و كسرها) یہ مصدر ہے بمعنی بزرگی، بخشش، بھلائی، گھاس، شبنم، مینہ۔ (س) اَنْدَا، نَدَاوَةٌ، وَنَدْوَةٌ بمعنی تر ہونا۔

(۱۲) وَجَدَةٌ: بمعنی تو نگری مالدار، یہ "وَجْدٌ" سے مشتق ہے اس میں واؤ کو حذف کر دیا اس کے عوض اخیر میں تاء لے آیا جیسے وَعْدَةٌ عِدَّةٌ ہے۔ وَجَدٌ (ن) يَجِدُ جَدًّا بمعنی بخشش کرنا۔ اور (ض) وُجُوْدًا بمعنی پانا، جاننا، اور (وجد) مال کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۳) جِدَى: (بالكسر) بمعنی عطاء، زیادہ بارش، مرتھقیقہ۔

(۱۴) عَقَارٌ: (بفتح العين) یہ مصدر ہے بمعنی زمین و منزل و متاع البیت ہے یا ہر وہ سامان جو منتقل نہ ہو سکتا ہو جیسے زمین، مکان وغیرہ۔ والجمع عَقَارَاتٌ اور عَقَارًا (بضم العين) معنی شراب کے ہیں۔ اور یہاں ضمہ و فتح دونوں ہو سکتے ہیں اور اس کے معنی گھوڑے وغیرہ کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالنا۔ كما في التنزيل: فكذبوه فعفر وها۔ اگر (بکسر العين) ہو۔ عَقْرًا (ض) عَقْرًا بمعنی زخمی کرنا، زخم کرنا، (ك) عَقْرًا او عَقَارَةً بمعنی بانجھ ہونا و از (س) عَقْرًا بمعنی حیران ہونا، کانپنا۔

(۱۵) قُرَى: (بضم القاف) یہ قُرَيْةٌ (بکسر القاف و فتحها) کی خلاف قیاس جمع ہے بمعنی گاؤں و بڑا شہر، اور قریہ عام ہے اور

لوگوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔ قَرَأَ (ن) قَرَوًا بمعنی قصد کرنا، گاؤں کی طرف جانا۔ قَرِيٌّ يَقْرِي (ض) بمعنی ضیافت کرنا یا جمع کرنا اور قَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ۔ مدینہ شریف کو کہتے ہیں۔ قَرِيَّتَانِ مَکَّةَ مَعْظَمَةَ اور طَائِفَ۔ قَالَ تَعَالَى: عَلِيٌّ رَجُلٌ مِنَ الْقَرِيبِينَ عَظِيمٌ۔

(۱۶) مَقَارٌ: یہ مَقْرَآةٌ کی جمع ہے بمعنی حوض و بڑا پیالہ، دسترخوان والا جس میں مہمان کو کھلائیں از (ض) مہمان نوازی کرنا۔ یقال قَرِيٌّ الضَّيْفِ یعنی اس نے مہمان کی ضیافت کی۔ مَقْرِيٌّ وَمَقْرَآةٌ (بکسر المیم) بمعنی میزبان۔

(۱۷) قَرِيٌّ: (بالکسر) مصدر ہے بمعنی مہمانی کرنا کسی آنے والے کی۔ قَرِيٌّ بمعنی جو چیز مہمان کے آگے رکھی جائے۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع ہو۔

(۱۸) قُطُوبٌ: یہ مصدر ہے بمعنی ترش روئی کرنا۔ از (ض) بمعنی ترش رو ہونا۔ یا بد خلقی کی وجہ سے منہ بگاڑنا۔

(۱۹) أَلْخُطُوبُ: یہ خُطْبٌ کی جمع ہے بمعنی حوادث و مصائب۔ امر عظیم۔ خُطْبٌ (ك، ن) خُطْبَةٌ۔ تقریر کرنا، منگنی کرنا۔ (س) خُطْبًا بمعنی نیزہ مائل سرخ زرد ہونا۔ افعال سے منگنی کرنا۔

(۲۰) خُرُوبٌ: یہ حَرْبٌ کی جمع ہے بمعنی لڑائی، مقابلہ (ن) خُرْبًا۔ اس کی تصغیر خُرَيْبٌ۔ قَالَ تَعَالَى: فَأَذْنُوبُ ابِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

(۲۱) الْكُرُوبُ: یہ كَرْبٌ کی جمع ہے، بے چین ہونا، وہ مصیبت جس کی وجہ سے انسان سانس نہ لے سکے۔ اور اس کے معنی دکھ، غم اور تکلیف کے آتے ہیں (ن) "كَرْبًا" بمعنی بے چین ہونا، مصیبت اٹھانا۔ كَرْبٌ بھی جمع ہے جیسے: وَنَجِينَاهُ وَاهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ۔

(۲۲) شُرُوزٌ: بمعنی شعلہ، یا آگ کی چنگاری اس کا واحد شُرُوزَةٌ۔ (ن) شُرُوزٌ شُرَاةٌ بمعنی ضد الخیر۔ شر کی جمع شرور ہے۔ قال تَعَالَى: أَنهَاترُمِي بِشُرُورِ كَالْقَصْرِ (المرسلات)

(۲۳) الْحَسُودُ: (بفتح الحاء) یہ حاسد کا مبالغہ ہے۔ (ن، ض) حَسَدًا وَحَسَادًا بمعنی وہ شخص جس کی فطرت میں حسد بھرا ہوا ہو یہ مذکورہ نمٹ دونوں کیلئے یکساں ہے۔ حَسُودٌ کی جمع حُسُودٌ ہے۔ اور حَاسِدٌ کی جمع حُسَادٌ، حَسَدٌ وَحُسُودٌ آتی ہیں۔ قال تَعَالَى: أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ - (النساء) حسد، غبطہ اور شائستگی میں فرق یہ ہے کہ شائستگی کہتے ہیں دشمن کا مصیبت میں خوش ہونا، اور غبطہ کہتے ہیں حصول نعمت کی آرزو کرنا جسے دوسروں میں ہے۔ اور حسد کہتے ہیں زوال نعمت غیر کی تمنا کرنا، اپنے وہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ (سورۃ مؤلف، ص: ۱۲۰)

(۲۴) إِنِّيَابٌ: از افعال بمعنی پے در پے آنا، قائم مقام ہونا۔ (اس میں واؤ کو یاء سے بدل لیا ہے)۔ نَابٌ (ن) نَوْبَةٌ، مَنَابَأٌ، نِيَابَأٌ وَمِنْهُ النَّائِبَةُ بمعنی مصیبت، واقعہ، نوبت، نبوت آنا۔ وَالْجَمْعُ نَوَائِبٌ وَنَائِبَاتٌ۔ عام واقعہ کے پیش آجانے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں، و جاء في حديث صلوة الجمعة: كان الناس يتناوبون الجمعة من منازلهم۔

(۲۵) نُوبٌ: یہ نَوْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی مصیبت۔ یا یہ نَوَائِبٌ کی جمع ہے بمعنی وہ مصیبت جو ٹل نہ سکے، چاہے خیر ہو یا شر۔ اور یہاں یہی معنی ہے ومنه الانابة بمعنی رجوع کرنا۔ كما قال تعالى: خردا كعوا انابا۔ اور نوب کے اصل معنی ہیں نازل ہونا۔

(۲۶) السُّودُ: یہ سَوْدَاءُ کی جمع ہے بمعنی سیاہ اور یہ مشتق ہے سَوْدٌ (بکسر الواو) سے۔ سَوْدٌ يَسْوُدُ (س) سَوْدًا بمعنی صارا سود۔ یا جمع ہے اَسْوَدَ کی۔ جیسے حرج احمر کی ہے بمعنی کالا ہونا۔ یہاں مصیبت کو سیاہی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ مصیبت بھی آنکھ کو سیاہ و اندھا کر دیتی ہے۔ اور ”نوب سود“ سے مراد سخت مصیبت ہے۔



حَتَّى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبِعُ وَبَا الْمَرْبِعُ وَأَقْوَى الْمَجْمَعُ وَأَقْضَ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَأَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَّتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَأَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ۔
ترجمہ:- یہاں تک کہ اس کا ہاتھ خالی ہو گیا (تھیلی) اور اس کا سگن صاف ہو گیا (ویران ہو گیا) اور اس کا چشمہ خشک ہو گیا۔ اور اس کا گھر ناموافق ہو گیا (رہنے کے قابل نہ رہا) اور خالی ہو گئی اس کی مجلس۔ اور اس کا بستہ کنکر یوں والا ہو گیا (گرد آلود) اور اس کی حالت بگڑ گئی، بدل گئی۔ اور اس کے بال بچے پیچنے لگے۔ اور اس کے اصطبیل خالی ہو گئے۔ اور اس کے حسد کرنے والے رحم کھانے لگے۔ اور ان کے مال ناطق (مواشی) اور خاموش دولت (سونا چاندی وغیرہ مال صامت) ہلاک ہو گئے۔

(۱) صَفِرَتْ: از (س) بمعنی خالی ہونا۔ یقال: صفرا الاناء صفرا و صفورا صفورة ای خلا۔ صَفِرًا بمعنی خالی جمع اَصْفَارًا۔ از (ض) بمعنی ہاتھ سے سیٹی بجانا، یا آواز کرنا، اور (ک) سے زرد ہو جانا یہ معروف کم اور مجہول زیادہ مستعمل ہوتا ہے۔
(۲) الرَّاحَةُ: مصدر ہے بمعنی خوشی ہونا اور اسم جامد بمعنی تھیلی، میدان والجمع رَاحٌ وَرَاحَاتٌ یہ اجوف واوی ہے۔ (ازس) واصلہ رَوْحٌ وَرَوَاحًا۔ (بفتح الواو) ای اتسع یعنی وسیع و کشادہ ہونا۔ اور رَاحَةٌ بمعنی آرام و شراب اور باطن الیرکوبھی کہتے ہیں۔
(۳) قَرِعَتْ: از (س) خالی ہونا ویران ہونا۔ یقال قرع المكان قَرَعًا وَقَرَعًا (بالتحريك والسكون) ای خلا (خالی ہوا) اور قَرَعٌ سے بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا۔ ومنه القارعة ای القيامة۔ كما في التنزيل: القارعة ما القارعة۔
(۴) الْأَسَاحَةُ: بمعنی فناء الدار، صحن و میدان و آنگن کنارہ۔ والجمع سَاحٌ وَسُوحٌ وَسَاحَاتٌ۔ سَاحٌ (ض) سَيْحًا بمعنی سفر کرنا۔ ومنه السَّيَاحُ۔

(۵) غَارَ: بمعنی پانی کا زمین میں جذب ہونا۔ یقال: غار يغور (ن) غَوْرًا یعنی پانی زمین میں چلا گیا۔ اجوف واوی ہے و فی التنزيل: ان اصبح ماء کم غورا۔ اور اجوف یائی ہو تو (ض، س) سے آتا ہے بمعنی لوٹنا۔
(۶) الْمَنْبِعُ: بمعنی پانی نکلنے کی جگہ، چشمہ، اور سُوتٌ۔ يَنْبُوعٌ کے معنی بھی چشمہ کے آتے ہیں والجمع يَنْبِيعٌ۔ واصلہ يَنْبِعُ الْمَاءُ (ف) نَبَعًا وَنُبُوعًا وَنَبَعَانًا (بالتحريك) ای خرج من العين۔ وفي التنزيل: الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع النخ۔ یہاں پرنج سے کنایہ ہے رزق سے۔ والجمع مَنَابِعُ وَمَنَابِيعٌ۔ (ن، س، ك) مَنْبَعًا، نُبُوعًا نَبَعَانًا بمعنی چشمہ سے پانی نکلتا۔

(۷) نَبَا: نَبَأٌ نَبِئًا (ن) نُبُوءًا وَنُبُوءَةً بمعنی ناموافق ہونا، بلند ہونا، ناسازگار ہونا۔ یہ ماخوذ ہے نبوة السيف سے جس کے معنی ناموافق ہونے

کے ہیں یا تو اور کا چٹ جانا۔

(۸) الْمَرْبِيعُ: اصل میں وہ مکان جو موسمِ ربیع کے لئے تیار کیا جائے۔ لیکن اب مطلق مکان کے معنی ہو گئے ہیں۔ والجمع مَرَابِيعُ اور یہ مشتق ہے ربع المکان ربعاى اقام فیہ (ف) ٹھہرنا۔ اور رُبْعٌ (گھر) جمع اَزْبَاعٌ وَرُبُوعٌ آتی ہیں۔

(۹) اَقْوَى: مصدر قَوَايَةُ۔ اس کے معنی خالی ہونے اور متفرق ہونے کے آتے ہیں۔ یقال قویت الدار قیابا وقوایة ای خلت من ساکنیہا۔ قَوَى (س) قُوْتًا بمعنی قوی ہونا، ضعیف ہونا۔ من الاضداد۔ قال تعالیٰ: ومتاعا للمقویں۔ (الواقعة)۔ اور کبھی متعدی بنفسہ استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کا صلی آتا ہے۔ اَقْوَى افعال سے اقوا مصدر بمعنی خالی ہونا، ہمزہ سلب کیلئے ہے۔

(۱۰) الْمَجْمَعُ: بمعنی مجلس وموضع الاجتماع والجمع مجامعُ كما قال الشاعر:

أَوْلَيْكَ أَبَائِي فَجَعَلْنِي بِمِثْلِهِمْ إِذَا جَاءَ تَسَاءُلاً يَجْرِي الْمَجَامِعُ

اور مجمع سے کبھی اہل مجمع مراد ہوتے ہیں۔ (ف) جَمَعًا بمعنی ملانا، اکٹھا کرنا، عام کرنا۔

(۱۱) اَقْضُ: از افعال مضاعف ہے ای المضجع۔ بے چینی و بے قراری سے کنایہ ہے از (س) بمعنی کھانے میں کنکریوں کا پڑ جانا۔ بے چینی کی بناء پر تیندکانہ آنا، واز (ن) بمعنی سوراخ کرنا یا سختی سے گرانا۔ یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔ و قال تعالیٰ: فوجدنا فيها جدارا يريد ان ينقض فاقامہ۔ (الكهف)

فائدہ: ان الفاظ سے کنایہ ہے اپنی حالت کے بدلنے اور مال کے چلے جانے سے یعنی جس گھر میں ہم تھے اور ہمارا مال تھا سب تباہ ہو گیا۔

(۱۲) الْمَضْجَعُ: بمعنی بستر، والجمع مَضَاجِعُ۔ اور اس کے معنی خواب گاہ کے بھی آتے ہیں واصلہ ضَجَعَ الرَّجُلُ (ف) ضَجَعًا وَضَجُوعًا ای وضع جنبہ بالارض وتمدد بمعنی کروٹ لینا۔ ومنه الاضطجاع. وفي التنزيل: تتجافى جنوبهم عن المضاجع۔ (الم السجدہ)

(۱۳) اسْتَحَالَتْ: از استفعال یقال اسْتَحَالَتْ الْحَالُ ای تغییرت یعنی حالت کا بدل جانا و تنغیر ہو جانا، حَلَّ (ض) حَلًّا بمعنی حلال ہونا، جائز ہونا۔ حَلَّ (ن) حَلًّا بمعنی کھلنا۔ حَلَّ بمعنی تذبذب، رہائی، خاتمہ جمع حَلُولٌ. حُلَّةٌ بمعنی جوڑا جمع حُلُلٌ. حَلِيلٌ بمعنی خاوند جمع اَحْلَاءُ. حَلِيلَةٌ بیوی جمع حَلَائِلُ.

(۱۴) اَعْوَلٌ: یہ عَوَلٌ سے مشتق ہے (اجوف واوی ہے) از (ن) بمعنی چلا چلا کر رونا۔ اگر یائی ہو (ض) تو کثیر العیال ہونا۔ اور اعال، اعول اور اعیل ان تینوں کے معنی محتاج ہونے کے بھی آتے ہیں۔ وفي التنزيل: ان خفتم عيلة فسوف يغنيكم الله۔ عَالٌ (ض) عَيْلًا بمعنی کثیر العیال ہونا، بوجھل کر دینا اور غمگین کر دینا۔ یا اہل خانہ و خورد و نوش کا ذمہ دار ہونا، مذکر و مؤنث سب پر اطلاق ہے عِيَالٌ (بالکس) بمعنی بال بچے اور عِيَالٌ (بالفتح) وہ شخص جو عیال کا ضامن ہو۔

(۱۵) اَلْعِيَالُ: (بالکس) بال بچے، اس کا واحد عَيْلٌ ہے (بتشديد الياء) یعنی وہ لوگ جن کی کفالت میں تان و نفقہ واجب ہو۔ اس

کی جمع عَيَابِلُ اور عَائِلَةٌ آتی ہیں۔ یقال عال یعال و عولا ای کفاهم معاشهم۔

(۱۶) خَلَّتْ: (ن) خَلَّایْخُلُوْا خُلُوْا او خَلَّاءُ یعنی جب کہ وہ خالی ہو۔ یا اس کے ساتھ تہائی اور خلوت میں جمع ہوا۔ کما فی التنزیل:

واذ اخلوا الی شیاطینہم۔ (البقرہ)

(۱۷) الْمَرَابِطُ: یہ جمع ہے مَرَبِطٌ (بفتح المیم) کی بمعنی گھوڑ اور چوپایہ باندھنے کی جگہ (اصطبل) اور (بکسر المیم) بمعنی باندھنے کا

آلہ اور یہ مشتق ہے ”رَبَطَ بہ“ سے ای شَدَّہُ بہ (ض، ن) بمعنی مضبوط باندھنا۔ و فی التنزیل: لولا ان ربطنا علی قلبہا۔

(۱۸) الْغَابِطُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی غبط کرنے والا غبط کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اچھے حال کو دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ میرا

حال بھی اس جیسا ہو جائے مگر اس کی اچھی حالت بھی رہے اور اس سے وہ نعمت زائل نہ ہو۔ ورنہ وہ حسد ہو جائے گا۔ کقولہ علیہ

السلام: المؤمن یغبط ولا یحسد۔ والجمع غُبَطٌ (ض، ف) غَبَطَاوْ غَبَطَةٌ بمعنی غبط کرنا۔ اغبطت افتعال سے بمعنی خوش

ہونا، اچھی حالت میں ہونا۔

(۱۹) اَوْدَى: از (ض) بمعنی ہلاک ہونا یعنی لازم و متعدی دونوں کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ اور یہ مادہ جس ترتیب سے بھی پایا جائے

گا ہلاکت کے معنی ہونگے دوا۔ کو اس لئے دوا کہا جاتا ہے کہ یہ ہلاکت سے بچانے والی ہے۔ اور دیت کو دیت اس لئے کہتے ہیں کہ

قاتل کو ہلاکت سے بچاتی ہے ہیں اس کے اصلی معنی بہادینے کے ہیں اس سے مراد ہلاکت ہے۔ افعال سے مصدر اِنْدَاءُ ہے۔

(۲۰) النَّاطِقُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از (ض)۔ یقال نَطَقَ نَطَقًا یعنی ایسی آواز سے بات کرنا جس کے معنی سمجھ میں آسکیں۔ یہاں

ناطق سے مراد جانور ہیں یا جاندار مال جیسے حیوان وغیرہ۔ کما فی القرآن: وما ینطق عن الہوی۔ (النجم)

(۲۱) الصَّامِتُ: یہ اسم فاعل ہے، صَمَتَ (ن) صَمْتًا و صُمُوْتًا بمعنی چپ ہونا یا چپکا ہونا۔ یہاں اس سے مراد سونا چاندی ہے۔ یعنی

وہ مال جس میں روح نہ ہوں جیسے سونا چاندی وغیرہ۔ و فی الحدیث: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ سَكُوْتٌ اور صموت میں فرق: ان دونوں

کے درمیان تین قسم کے فرق ہیں (۱) ترک الکلام مع القدرت کو سکوت کہتے ہیں۔ اور صموت عام ہے خواہ مع القدرت ہو یا بلا قدرت

ہو (۲) سکوت قول حق سے رُک جانا بخلاف صموت کے (۳) صموت میں بہت دیر تک چھپ رہنے کا اعتبار ہے بخلاف سکوت کے

کہ اس میں وہ اعتبار نہیں۔



وَرَثِي لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَالْبَسَا الدَّهْرُ الْمَوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلَى اَنْ اِحْتَدَيْنَا الْوَجْهِي

وَاعْتَدَيْنَا الشَّجِي وَاسْتَبَطْنَا الْجَوِي وَطَوَيْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَي الطَّوِي وَاکْتَحَلْنَا الشَّهَادَ وَاسْتَوَطْنَا الْوِهَادَ۔

ترجمہ:- اور ہماری حالت زار پر دشمن و بدخواہ (مصیبت پر خوش ہو نیوالے) سب رونے لگے۔ اور حملہ کیا ہم پر مہلک زمانہ اور خاک

میں ملانے والا فقر (محتاجی) نے۔ یہاں تک کہ پہناتے ہم نے فرسودگی پاؤں کے جوتے اور ہم نے غم و غصہ کو اپنی غذا بنا لیا۔ اور

چھپایا ہم نے اندرونی سوزش (جلن) کو۔ اور بہت زیادہ چھپایا ہے ہم نے اندرونی سوزش کو۔ لپیٹا ہم نے آنتوں کو بھوک کے اوپر۔

اور سرمہ لگایا ہم نے بیداری کا۔ اور ہم پست زمین (گڑھے) کو اپنا وطن بنا لیا۔

(۱) وَرَدْنِي: یہ فعل ماضی از ضرب بمعنی رحم کرنا و مرثیہ کہنا، رَوْنًا رَئَا (ن) يَرَوْنًا. رَدْنِي يَرَدْنِي (س) دَيْنًا وَرَدْنَاءً، وَرَثَاءً، مَرْتَبَةً، مَرْتَبَةً. رَحْمَ كَهَانًا، مَرْتَبَةً كَهَانًا. مردہ کے محاسن بیان کر کے رونا۔ رَدْتُ (ض) رَدْنًا بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔

(۲) اَلْحَامِيذُ: بمعنی حسد کرنے والا۔ از (ن، ض) حَسَدًا وَحَسَادَةً بمعنی حسد کرنا۔ دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔ دوسرے کی نعمت کا زوال اور اپنے لئے خواہش کرنا۔

(۳) اَلشَّمَامَةُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بمعنی دشمن کے ضرر یا اس کی تکلیف پر خوش ہونا۔ دشمنوں کا خوش ہونا یا کسی کی خرابی و بد حالی پر خوش ہونا۔ يقال شَمِمْتُ (س) شَمَمَاتًا وَشَمَمَاتَةً اَي فَرَحَ بِبَلِيَّةٍ. وَفِي التَّنْزِيلِ: فَلَا تَشْمِتْ بِي الْاَعْدَاءَ. وَالْجَمْعُ شُمَمَاتٌ۔ اس کی واحد شَمَمَاتَةٌ بمعنی دشمن کی خوشی۔ اور افعال سے اِشْمَاطٌ کے معنی ہے خوش کرنا، تفعیل سے چھینکنے والے کا جواب دینا۔

(۴) اَلْبَنَاءُ: بمعنی لوٹنا، رجوع کرنا۔ اَلْ (ن) اِلَّا. يقال: اَلْ اَوْ لَا وَمَا لَا بمعنی لوٹنا و حملہ کرنا، واز (س) بمعنی درگزر کرنا اور ”اَل بِنَاءُ“ میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔ ومنه التاويل.

(۵) اَلدَّاهِرُ: زمانہ جمع اَذْهَرُ، دُھُوْرٌ اور دُھِرٌ عصر وغیرہ میں فرق کا بیان گزر چکا ہے۔

(۶) اَلْمَوْقِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے افعال سے اِنْقَاعٌ مصدر بمعنی واقع کرنا، حملہ کرنا، نیزہ مارنا۔ يقال: اَوْقَعَ الدَّهْرُ عَلَيْهِ لِعَنِي زَمَانَةً اس پر حملہ کیا۔ وَقَعَ تَوْقِيعٌ تَفْعِيلٌ سے بمعنی دستخط کرنا۔ مجرد (ض) سے۔

(۷) اَلْفَقْرُ: (ك) فَقَارَةٌ یعنی ضد الاستغناء محتاج ہونا، فقیر ہونا، صاحب ضرورت ہونا۔ ومنه افتقارُ اَي احتیاج یعنی مال دار نہ ہونا جو غنی کی ضد ہے اور یہ فَقَارَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پشت کی ہڈی کے ہیں اب اس کے معنی محتاجی کے ہو گئے۔ ومنه الفقير والجمع فَقَرَاءٌ اور مَوْنٌ فقيرَةٌ. جَمْعُ فُقَيْرَاتٍ، فَقَائِرٌ (س) فَقَرًا بمعنی ریڑھ کی ہڈی میں درد پیدا ہونا اور (ن، ض) سے بمعنی کھودنا۔

(۸) اَلْمُدْقِعُ: اسم فاعل کا صیغہ ہے اگر یہ ”اِدْقَاعٌ“ سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی ہیں مٹی میں ملا دینا، ذلیل کرنا محتاج کرنا۔ اور ذلیل محتاج ہونا اور مٹی میں گرا دینے کے معنی بھی آتے ہیں۔ اگر ”دَقْعٌ“ سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی کسی حقیر چیز پر راضی ہونے کے آتے ہیں۔ مجرد (س) دَقَعًا بمعنی تھوڑی سی معیشت کے ساتھ راضی ہو جانا۔

(۹) اِخْتَدَيْنَا: از اِخْتَعَالَ۔ حِدَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جوتا پہن لینا۔ اگر اس کا مجرد حَذُوٌّ ہے تو اس کے معنی برابر ہونے کے آتے ہیں تو احتذاء کے معنی برابر کر دینے کے ہوں گے۔ مجرد حَذَا (ن) حَذُوٌّ اَوْ حِدَاءٌ بمعنی نمونہ پر جوتی قطع کرنا، کاٹنا۔

(۱۰) اَلْوَجْسِيُّ: یہ اسم مقصور ہے بمعنی آسودگی یا اس کے اصلی معنی پیر کے گھس جانے کے آتے ہیں اب مجازاً گھس جانے کے ہو گئے، وَجِي (س) وَجِيَةٌ، وَجِيَةٌ بمعنی ننگے پاؤں ہونا چلتے چلتے پاؤں کا گھس جانا اور پتلا ہو جانا۔

(۱۱) اِغْتَدَيْنَا: بمعنی غذا بنا لینا۔ از اِخْتَعَالَ اس کا مجرد غَدَا (ن) غَدُوٌّ، بمعنی غذا دینا، خوراک دینا، کھلانا، غَدَاءٌ بمعنی خوراک والجمع اَغْدِيَةٌ تفعیل سے غَدَى تَغْدِيَةٌ بمعنی خوراک دینا۔

(۱۲) اَلشَّجِي: بمعنی وہ ہڈی جو پھنس کر رہ جائے، مراد اس سے غم و بد حالی ہے اور اس کے اصلی معنی رنج و غم اور عشق کی سوزش کے ہیں (کنایہ ہے بری حالت سے)۔ شَجِي يَشْجُو (ن) شَجُوًا معنی غمگین کرنا، وجد میں لانا، من الاضداد، شَجِي (س) شَجِيًا معنی غمگین پریشان ہونا۔
 (۱۳) وَاسْتَبَطْنَا: از استفعال اس کا مصدر اسْتَبَطْنَا ہے بمعنی پیٹ بڑا کر لینا یہ ”بَطْنُ“ سے ماخوذ ہے، بَطْنُ (ن) بَطْنًا و بَطُونًا بمعنی پیٹ میں چھپانے کے ہیں اور بَطْنُ (س) بَطْنًا (ك) بَطَانَةٌ بمعنی پیٹ بڑھنا، بڑے پیٹ والا ہونا۔ بَطْنُ معنی پیٹ جمع بَطُونٌ، اَبْطُنٌ ہیں۔
 (۱۴) اَلْجَوَى: مصدر ہے بمعنی سخت سوزش (جلن) خواہ بطریق عشق کے ہو یا بطریق غم و اندوہ (س) جَوًا، معنی سخت سوزش (جلن) کا پہنچانا، یا ناسازگار ہونا۔

(۱۵) طَوَيْنَا: طَيٌّ مصدر (ض) بمعنی پینٹنا، واز (س) طَوِيًا معنی بھوکا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السَّجْلِ للكتب۔ (الانبیاء)

(۱۶) اَلْأَحْشَاءُ: اس کا واحد حَشَاءٌ، حَشِيٌّ ہے بمعنی آنت یا جو کچھ اندر بھرا ہوتا ہے (جو شکم میں ہو) حَشَا (ن) حَشَوًا و حَشَاءٌ بمعنی آنت کا بھر ہونا۔

(۱۷) اَلطَّوَى: بمعنی بھوک اصلی معنی لپٹنے کے ہیں یہاں مراد بھوک ہے۔ اَلطَّوَى یہ مصدر ہے (س) بمعنی بھوکا ہونا۔ کما فی التنزیل: كَطَيِّ السَّجْلِ للكتب۔

(۱۸) اِكْتَحَلْنَا: كَحَلٌّ سے ہے بمعنی آنکھ میں سرمہ لگانا۔ از افعال۔ يُقَالُ كَحَلَ الْعَيْنُ كَحَلًا اِى جَعَلَ فِيهَا كَحَلًا مَجْرَدًا، از (ف، ن) كَحَلًا بمعنی سرمہ لگانا، كَحَلٌ، اِكْتَحَلَ، كَحَلٌ، تَكْحَلٌ بمعنی آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ كَحَلٌ و كَحَالٌ بمعنی سرمہ و الجمع كُحُولٌ۔ كَحُولٌ وہ شخص ہے جس کی آنکھ پیدائشی سیاہ ہو۔

(۱۹) اَلشَّهَادُ: مصدر ہے، بیداری بمعنی نیند کا کم ہونا، اور یہ ”رَفَادٌ“ کی ضد ہے۔ سُهْدٌ بمعنی بیداری، سَهْدٌ (س) سَهْدًا بمعنی نہ سونا یا کم سونا۔ ”ارق“ کہتے ہیں وہ شخص جو کسی درد کی وجہ سے نہ سو سکے۔ ”تجد“ کہتے ہیں کہ انسان کسی نیک کام کیلئے نہ سوئے اور ”سہر“ مطلق کم خوابی کو کہتے ہیں خواہ کسی درد کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ اس سے سہاد، رقاد، سہر اور تجد کے فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

(۲۰) اِسْتَوَطْنَا: از استفعال بمعنی وطن بنا لینا، اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے یہ وطن سے ماخوذ ہے از (ض) يُقَالُ: وَطِنَ بِالْمَكَانِ وَطْنًا اِى اِقَامَ بِهِ. مصدر و طُنًا بمعنی ٹھہرنا، اقامت کرنا۔ کما فی الحدیث: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ.

(۲۱) اَلْوَهَادُ: (بالکس) بمعنی پست زمین اور یہ وَهْدٌ کی جمع ہے، اس کی جموع اَوْهَدٌ، وَهْدٌ اور وَهْدَانٌ بھی آتی ہیں۔ وَهْدٌ تفعیل سے بستر بچھانا، تَوَهَّدَ تَفَعَّلَ سے بچھنا، مجرد سے نہیں۔ وَهَادٌ بمعنی گڑھاوشیبی زمین۔



وَاسْتَوَطْنَا الْقِتَادَ وَتَنَاسَيْنَا الْاَفْتَادَ وَاسْتَبَطْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَا حَ وَاسْتَبَطْنَا الْيَوْمَ الْمُتَا حَ فَهَلْ مِنْ حُرِّ
 اِسِّ! اَوْسَمِحْ مُوَا سِ فَوَا لِدِي اسْتَخْرَجْنِي مِنْ قَيْلَةٍ لَقَدْ اَمْسَيْتُ اَخَاعِيْلَةَ.

ترجمہ:- اور ہم نے کانٹے دار درخت کو روندنا شروع کر دیا (نرم بستر کی طرح) اور بالکل بھول گئے ہم کجاوہ کو (یعنی اونٹوں کی سواری کو) اور اچھا سمجھا ہم نے ہلاک کرنے والی موت کو۔ اور بہت دیر (بعید) خیال کیا ہم نے طبعی موت کو (موت کا دن) پس کیا ہے کوئی (آپ لوگوں میں) شریف غمخواری کرنے والا؟ یا کوئی جوان مرد جو مدد کرے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا ہے (پیدا کیا ہے) مجھے قبیلہ سے (قبیلہ یا ماں سے) بیشک کہ میں محتاج ہو گیا ہوں۔

(۱) استوطانا: ای وجدناه و طنا۔ از استعمال بمعنی نرم جاننا اس کا مجرد، و طو (ك) و طاء ؕ و طوء ؕ بمعنی نرم ہونا و طی نرم زمین کو کہتے ہیں۔ اور و طینة کی جمع و طایا ہے، نرم نرم بستر کو کہتے ہیں۔ اور باب حسب سے بمعنی وطی کرنا۔

(۲) الأفتاد: بمعنی خاردار درخت جس کے کانٹے سوئی جیسے ہوتے ہیں (بول کے کانٹے)۔ یا افتادة بمعنی بول کے کانٹے۔ اور افتاد خاردار نبات کو بھی کہتے ہیں جو جمع ہے فتد کی اور اس کی جمع اُفتد و فتود بھی آتی ہیں۔ كما فی الحاشية لادرسية...

(۳) تناسينا: تناسلی بمعنی شدت نسیان، مجرد (س) بمعنی بھولنا، تناسی از تقابل، مرتحقہ۔

(۴) الأفتاد: یہ جمع ہے فتد کی بمعنی کجاوہ یا سامان مع کجاوہ، اس کی جمع اُفتد و فتود بھی آتی ہیں، مرتحقہ۔

(۵) استطبنا: مصدر استطاب از استعمال اس کا مجرد طیب ہے از (ض) بمعنی خوشبودار اور اچھا سمجھنا اور ”س، ت“ ظن کیلئے ہے۔ یعنی طیب سمجھنا۔

(۶) الحین: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت، بربادی، مشقت، موت۔ يقال: قد حان الرجل ای هلك. حان (ض) حینا بمعنی ہلاک ہونا۔ حین (بکسر الحاء) بمعنی قریب ہونا (ض) بمعنی وقت کا آنا۔ اور حین وقت، زمانہ، موقع۔ جمع اخیان۔ اور جمع الجمع اخیان۔ تحین تفاعل سے انتظار کرنا۔ استحان استعمال سے بمعنی وقت مناسب کی آرزو کرنا۔

(۷) الممتاح: صیغہ اسم فاعل، ہلاک کردینے والا، از افعال مصدر اجتتأح ہے بمعنی تیغ کٹی کرنا، ہلاک کرنا۔ يقال: اجتتأح ای استاصله اور یہ مشتق ہے جاح عن الطريق جو حای عدل عن الطريق ای غیر ہا۔ جاح (ن) یجوح جو حاً بمعنی ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا یا اعراض کرنا۔

(۸) واستبٹانا: مصدر استبطاء ہے بمعنی دیر کرنا از افعال ہے بمعنی ہم نے دیر کرنے والا پایا۔ اور ”س، ت“ ظن کیلئے ہے بمعنی دیر سے سمجھنا۔ بطوء (بضم الطاء) بمعنی تاخیر ہونا۔ بطو یبطو (ك) بطاء بطاء، بطوء بمعنی دیر کرنا۔

(۹) الیوم: یوم کے معنی مطلق دن کے ہیں اور الیوم کے معنی خاص دن، آج دن کے ہیں یوم کی جمع ایام آتی ہے اور جمع الجمع ایام یوم۔ یوم کا مقابل لیلہ ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔ از مقلعہ یوم میاومة و یو اما بمعنی دنوں کے لحاظ سے معاملہ کرنا یا دنوں کے اعتبار سے باری متعین کرنا۔ (تفہیمات ص: ۱۷۴)

(۱۰) الممتاح: صیغہ اسم مفعول ہے بمعنی وہ مقرر کردہ دن ہے جس میں انسان کی موت واقع ہو۔ یا امر مقدر ہے، یوم الممتاح سے مراد موت ہے۔ يقال: اتاح الله له خیرا و شر او اتاح له الشیء. یتیح ای تھیئا. تاح (ض) تینحا بمعنی مقدر، آمادہ۔

(۱۱) كَهْلٌ: اگر اس پر الف لام داخل ہو تو اس کے معنی رغبت کے ہیں ورنہ یہ حرف استفہام ہے۔

(۱۲) حُرٌّ: بمعنی شریف یہ عبد کی ضد ہے اور اس کے معنی کریم کے بھی آتے ہیں و شریف کے بھی ہیں۔ والجمع اَحْوَارٌ. يقال حر العبد حورا. ای عتیق و صار حورًا. از (س) بمعنی آزاد ہونا۔ از تفعل تَحَوَّرَ آزاد ہونا۔ رہائی پانا۔ تَحَوَّرُوا تَفْعِيل سے آزادی دینا۔ اور حُرٌّ کے مقابلہ میں لَبِیم آتا ہے۔ اس کے مادہ میں سختی ہے یعنی حرارت گرمی اس میں پائی جاتی ہے اسی سے آزاد کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۳) آسٍ: علی وزن ذاع۔ یہ صیغہ اسم فاعل ہے، اَسَان (س، ن) یا اَسُوْا اَسُوْا اَوْ اَسَاءَ بمعنی علاج کرنا، ہمدردی کرنا۔ اور بمعنی غمگین ہونا بھی آتا ہے۔ والجمع اُسَاةٌ و اُسَاءٌ و المونث اَسِيَةٌ و الجمع اَسِيَاتٌ.

(۱۴) سَمَحٌ: بمعنی کریم و نخی، والجمع سِمَاخٌ. سَمَحَ (ف) سَمَحًا. دینا، یا اجازت دینا، بخشش کرنا، دل کھول کر دینا۔ (ك) سَمَاحَةٌ بمعنی نخی ہونا، فراخ دل ہونا، مُسَامِحَةٌ مفاعِلہ سے معاف کرنا، نرمی برتنا۔ اور تفاعل سے درگزر کرنا۔ استفعال سے بمعنی معافی طلب کرنا۔ ومنه مسامحة بمعنی چھٹی، تعطیل، معافی۔

(۱۵) مُوْاسٍ: صیغہ اسم فاعل بمعنی غم خواری کرنے والا۔ یہ مُوْاسَاةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی غم خواری کرنے کے ہیں اور مواسی کے اصلی معنی ہے ضروری حوائج میں مدد کرنا اور بعض کے نزدیک یہ عام ہے کہ ضرورت میں مدد کرنا یا بے ضرورت مدد کرنا۔ مجرد (ن، س) سے۔

(۱۶) اِسْتَحْوَرَ جَنِيٌّ: از استفعال اس کے معنی ہیں کسی کو حقیقتاً نکلانے کے ہیں۔ اور اس کے مجازی معنی پیدا کرنے کے ہیں اس کا مجرد (ن) سے ہے جو دخول کی ضد ہے۔

(۱۷) قَيْلَةٌ: (بتشديد الباء و تخفيفها) یہ قبیلہ بہادروں کا ہے عرب کا شریف قبیلہ ہے یا قبیلہ ارقم و غسان کی بیٹی کا نام ہے۔ جو مسماة قبیلہ بنت الارقم الغسانیة، قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج اس کے لطن سے ہیں۔ قَيْلٌ بمعنی رئیس حمیر کے بادشاہ کا لقب جمع اَقْيَالٌ و قِيُولٌ.

(۱۸) اَمْسَيْتُ: از افعال مصدر اَمْسَاءٌ ہے بمعنی شام کو جانا یا شام کرنا اور یہ فعل ناقص سے ہے جو صبح کی ضد ہے اور اس کے معنی صیرورت کے بھی آتے ہیں (معنی ہونا) اور یہی یہاں مراد ہے۔ كما جاء في الحديث: اللهم اني امسيت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بانك انت الله الخ -

(۱۹) عَيْلَةٌ: (ض) بمعنی شدت فقر محتاج ہونا محتاجی کے ہیں۔ كقوله تعالى: وان خفتن عيلة الخ (التوبة) اور یہ عِبَالٌ (ض) يَعْيِلُ عَيْلًا و عَيْلَةٌ سے مشتق ہے یعنی فقر محتاج ہونا۔ والجمع عَالَةٌ. كما في الحديث: اعوذ بك من القموقة والقفلقة والعيلة. اور اَخَاعِيْلَةٌ میں اَخَّ کے معنی لازم کے ہیں جیسے اخو حروب یعنی وہ جوڑائی میں ہمیشہ رہتا ہے۔



لَا اَمْلِكُ بِنْتِ لَيْلَةَ ﴿قَالَ الْخَرِثُ بْنُ هَمَامٍ﴾ فَأَوَيْتُ لِمَفْقَرِهِ وَلَوَيْتُ إِلَى اسْتِنْبَاطِ فَقْرِهِ فَأَبْرَزْتُ دِينَارًا وَقُلْتُ لَهُ اِخْتِيَارًا اِنْ مَدَحْتَهُ نَظْمًا فَهُوَ لَكَ حَتْمًا فَأَنْبَرِي يُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِحَالٍ.

ترجمہ:- اور نہیں مالک ہوں میں نان شبینہ کا (یعنی میرے پاس ایک رات کی روزی نہیں) حارث بن ہمام نے کہا۔ پس رحم کیا میں نے اس کی محتاجی (فقر) کی وجہ سے۔ اور مائل ہوا میں اس کے مقفی (تافیہ بند) کلام کی طرف۔ پس نکالی میں نے اس کے لئے ایک اشرفی۔ اور بغرض امتحان اس سے کہا۔ اگر تو ظلم میں اس کی تعریف کر دے تو یہ (دینار) یقیناً تیرے لئے ہے۔ پس اسی وقت سامنے آیا یہ شعر پڑھتا ہوا۔ کسی کی طرف غلط نسبت کرنے کے بغیر۔

(۱) بِنْت: (بکسر الباء) بمعنی وہ تھوڑا سا کھانا جسے انسان کھا کر گزارہ کر سکے۔ اور قوت عام کھانا ہے۔ یا غذا کی وہ مقدار جس سے رات گذاری جاسکے۔ اور لیلۃ کا مقابل یوم ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔

(۲) فَأَوَيْتُ: بمعنی رحم کرنا۔ اَوَى يَأْوِي (ض) اَوَىً بمعنی نرم ہونا۔ يقال اوى له اوية وماوية اى رقى له ورحم. اور اس کا صلہ لام کے علاوہ الی بھی آتا ہے بمعنی رحم کرنا، یا ٹھکانہ بنانا اور یہ متعدی بنفسہ ہے۔ وفى التنزيل: قال سناوى الى جبل يعصمنى من الماء۔ (هود)

(۳) مَفْاَوِيْهِ: وَفَقُوْرٌ. یہ جمع ہے فقر کی خلاف قیاس بمعنی محتاجی ای ضد الغنى. فَقْرٌ (ك) فَقْرًا بمعنی محتاج ہوا، فَقْرٌ (ن) فَقْرًا بمعنی سوراخ کرنا، کھودنا۔ اَفْقَرُ افعال سے بمعنی مفلس بنانا، اَفْقَرُ افعال سے بمعنی ضرورت مند محتاج ہونا۔ فَقْرٌ بمعنی افلاس، غربت، تہی دست، فِقْرَةٌ بمعنی جملہ، پیرا گراف، مقفی کلام۔ جمع فَقْرٌ اور فَقْرَةٌ، فِقْرَةٌ، فَقَارَةٌ بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔

(۴) اَوَيْتُ: بمعنی میلان کرنا۔ از (ض) جب اس کا صلہ علی آتا ہے، تو اس کے معنی میلان ہونے کے آتے ہیں اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے۔ بعض نسخوں میں ”لَوَيْتُ“ ہے تو یہ لَوَى يَلْوِي (ض) لَمِيًا وَلِيَانًا سے جس کے معنی مائل ہونے کے ہیں اور موڑنے کے بھی آتے ہیں۔ كقولہ تعالى: يَلوون السننهم بالكتاب۔ (البقرہ)

(۵) اِسْتَبَاطٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی نکالنا، يقال استبطه اى اظهره بعد خفاء. واصله نبط الماء نبطًا ونبوطًا. اى خروج از (ض، ن) ويقال نبط الماء من البئر اى استخراجه من البئر. یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ اور استنباط کے معنی اختراع کے بھی آتا ہے (بنانا) كقولہ تعالى: يعلم الذين تستبطونه.

(۶) فِقْرَةٌ: یہ جمع ہے فِقْرَةٌ کی (جو قیاس کے موافق ہے) بمعنی پسندیدہ جملہ یا کلام اور قصیدہ کا بہترین بیت۔ اور اس کے اصل معنی پشت کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں یا یہ فقیر کی جمع ہے بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔ فَقِيْرٌ کی جمع فِقْرَاءٌ۔ بمعنی غریب، مفلس محتاج۔

(۷) اَبْرَزْتُ: از افعال بمعنی ظاہر کرنا اس کا مجرد سروز ہے از (ن) بمعنی ظاہر ہونا۔ باب مفاعلہ سے مُبَارَزَةٌ بمعنی مقابلہ، با یک دیگر جنگ کرنا۔

(۸) اَلدِّينَار: سونے کا پرانا سکہ۔ دینار: یہ اصل میں دِنَار (بتشديد النون) بدلیل جمع نکثیر دنانیر۔ اس کی تصغیر دُنِيْرٌ آتی ہے اور دینار کی جمع بھی دنانیر ہے۔ دُنُوْرٌ الدِّينَارُ تَدْنِيْرًا. دینار بنانا۔ دُنُوْرٌ اَلْوَجْهَ۔ دینار کی طرح روشن و چمکدار ہونا۔ دُنُوْرٌ. دینار والا ہونا۔

(۹) اِخْتِيَارٌ: از افعال مصدر ہے بمعنی آزمانا، جانچنا۔ اور یہ خبر سے مشتق ہے بمعنی جانچنا، بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے بمعنی جانچنے والا

ای مختبر اور خَبَّرَ تَفْعِيل سے اَخْبَرَ افعال سے بمعنی بتانا، خبر دینا۔ خَبَرَ (ن) خُبْرًا او خُبْرَةً، بمعنی تجربہ سے جاننا۔ تجربہ کرنا، آزمانا، خُبْرًا (ك) خُبْرًا بمعنی تجربہ کار ہونا، تجربہ حاصل کرنا، واقف کار ہونا۔

(۱۰) مَدَحْتَهُ: مَدَحًا از (ف) بمعنی تعریف کرنا۔ اور تَفَعَّل سے تَمَدَّحَ بمعنی فخر کرنا، اور مَدَحَ و مَدَحَ بمعنی تعریف۔

(۱۱) نَظَّمًا: یا یہ ناظم کے معنی میں ہے۔ حال ہے یا تمیز ہے بمعنی نظم کرنے، نظم پروانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے از (ض) نَظَّمًا یہ مفعول مطلق کی صفت ہے۔ ای مَدَحْتَهُ مَادِحًا نَظَّمًا۔ اور نَظَامٌ۔ بمعنی طریقہ، سٹم، قاعدہ۔ جَمْعُ أَنْظِمَةٍ، نَظَامِيٌّ۔ بمعنی باقاعدہ، باضابطہ۔

(۱۲) حَتَمًا. (ض) حَتَمَ کے معنی ہے یقین، اور واجب کرنے کے معنی میں بھی ہیں۔ اس کی جمع حُتُومٌ ہے۔ اور تَفَعَّل سے حَتَمَ الشَّيْءِ عَلَيْهِ تَحْتِمًا بمعنی لازم کرنا ضروری کر دینا واجب کر دینا تَفَعَّل سے تَحْتَمَ بمعنی لازم ہو جانا، ضروری ہو جانا۔ حَتَمَ بمعنی یقین، چٹنگی حَتَمًا، یقیناً، لازمی طور پر، حتیٰ، یقینی، لازمی، قطعی۔

(۱۳) فَانْبَرَى. از افعال اس کا مصدر انْبَرَاءٌ ہے بمعنی پیش آنا۔ يقال انبر ای اعترض وتقدم من بوي القلم والسهم۔ مجرد (ض) بَرَّيَا و بَرَاءَةٌ بمعنی بری ہونا۔ اور (س) سے مصدر بُرَّاءٌ بمعنی برادہ (چھیلا ہوا)۔

(۱۴) يُنْشِدُ: بمعنی وہ اشعار جو پڑھا جائے از افعال انْشَادٌ مصدر سے اور يُنْشِدُ. انبروی کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہو رہا ہے۔ نَشِيدًا و انْشُودَةً بمعنی ترانہ، گانا، جَمْعُ اَنَاشِيدٍ. نَشَدَهُ (ن، ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔

(۱۵) اِنْتَبَحَالٌ: ای انتساب یہ مصدر ہے از افعال اس کا ماخوذ "حَلَّةٌ" ہے از (ف) بمعنی غیر کا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ يقال انتحل الشعر والقول کسی کے شعر کو اپنا ہونے کا دعویٰ کیا۔ حَالَ (ن) حَوْلًا و حَوْلًا و حَوْلًا بمعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا۔ حال علیہ الحول. سال پورا ہونا۔ حَوْلٌ (س) حَوْلًا. عَيْنُهُ بَهِيمًا ہونا۔ حَوْلٌ تَحْوِيلٌ منتقل کرنا زائل کرنا، حَاوِلٌ مَفَاعِلُهُ سے مُحَاوَلَةٌ و حَوَالًا بمعنی حیلہ سے طلب کرنا۔ تَفَعَّل سے تحول بمعنی پھر جانا۔ احتال و احتیال بمعنی حیلہ کرنا۔ افعال سے بھی آتا ہے:



- | | |
|--|---|
| (۱) اَكْرَمُ بِهِ اَصْفَرَ رَأَقَتْ صُفْرَتُهُ | جَوَابَ اَفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهُ |
| (۲) مَأْتُوْرَةٌ سَمِعْتُهُ وَ شَهْرَتُهُ | فَلَمَّا وِدَعْتُ سِرَّ الْغِنَى اَسْرَتُهُ |
| (۳) وَقَارَتِ نَجْحُ الْمَسَاعِي خَطْرَتُهُ | وَحَبِيَّتْ اِلَى الْاَنَامِ عُرَّتُهُ |

ترجمہ:- (۱) یہ اشرنی کیا ہی اچھی ہے کہ جس کی زردی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ تمام جہان کو قطع کرنے والی ہے اور در دراز سفر کا کئے ہوئے ہے۔ (۲) اس کی نیک نامی اور خوبی (باعث مسرت ہونا) پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے نقوش و نگار میں مالدار کی بھید و دیت رکھے گئے ہیں۔ (۳) اور اس کا حرکت کرنا۔ (آنا جانا) کوششوں کو کامیاب کر دینے والا ہے۔ اس کا روشن چہرہ تمام مخلوقات کی طرف محبوب و پسندیدہ کر دیا گیا ہے۔

(۱) اَکْرَمٌ بِه: ”بہ“ کی ضمیر راجع ہے ”دینار“ کی طرف۔ یہ فعل تعجب ہے فعل بہ کے وزن پر، بمعنی کس قدر شریف ہے یا کس قدر محترم ہے۔ اور افعال تعجب میں واحد وثنیہ جمع سب برابر ہیں، صرف ضمیر سے فرق ہوتا ہے۔ جیسے: اَکْرَمٌ بِه، هَمَاءٌ هُمْ اور کَرِيمٌ۔ وہ ذات ہے جو بلا سوال بخشش کرے۔ افعال تعجب کیلئے ثلاثی مجرد کے ہر باب کے ہر مصدر سے دو صیغے نکلتے ہیں، مگر تعجب یہ ہے کہ نکلتے تو ہیں ثلاثی مجرد سے لیکن ان کا وزن باب افعال سے ہے جس میں ایک ماضی ہے دوسرا امر ہے۔ ایک فعل تعجب خبر ہے دوسرا انشاء ہے، مگر معنی میں دونوں خبر ہیں۔ یہ ہیں تو واحد، مگر ثنیہ جمع کیلئے مستعمل ہیں۔

(۲) اَصْفَرٌ: صیغہ صفت ہے۔ اور صُفْرَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی زردی۔ اَصْفَرٌ تَمِيزٌ ہے اگر اصفو کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہو تو اس وقت اصفو حال واقع ہوگا۔

(۳) رَاقَتْ: بمعنی صاف اچھا و پسندیدہ ہونا۔ رَاقٌ (ن) رَاقًا۔ بھلا معلوم ہونا، تعجب میں ذالنا۔ اور رَاقَتْ کا فاعل صفر تہ ہے۔ اور صفر تہ کی ضمیر راجع ہے ”دینار“ طرف۔

(۴) جَوَابٌ: یہ جَوَابٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت قطع کرنے والا۔ جَابَ يَجُوْبُ (ن) جَوَابًا بمعنی قطع کرنا، جواب دینا۔ کیونکہ جواب بھی سائل کے سوال کو قطع کر دیتا ہے اور طے کرنے اور پھاڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مُجَابَوْتُ بِمَجَابِوَةٍ مَفْلَحٌ سے گفتگو کرنا۔ اور افعال سے جواب دینا۔

(۵) اَفَاقٌ: یہ افق کی جمع ہے بمعنی دنیا، یا کنارہ آسمان۔ اَفَقٌ (ض) اَفْقًا بمعنی آفاق میں جانا۔ اَفِقٌ (س) اَفْقًا بمعنی فائق ہونا، علم وغیرہ میں۔

(۶) تَرَامَتْ: تَرَامِيٌّ مصدر سے از فاعل بمعنی دور پھینک دینا، موخر ہونا، لجانا، آپس میں تیر اندازی کرنا۔ اور دور ہونا اور یہ ”رَمِيٌّ“ سے مشتق ہے از (ض) رَمِيًّا وِ رَمِيَّةً بمعنی تیر پھینکنا، ڈالنا، پھینکنا۔ و فی التنزيل: وَمَا رَمَيْتْ اذ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی۔ (الانفال)

(۷) سَفَرْتُهُ: (بفتح السين) بمعنی سفر کرنا، غائب ہونا۔ از (ض) يُقَالُ سَفَرُ الرَّجُلِ سَفْرًا۔ ای خروج للسفر۔ اگر (بضم السين) ہو تو اس کے معنی دسترخوان کے ہیں۔ یا وہ کھانا جو مہمان کے سامنے لایا جائے۔ اور توشہ سفر کے معنی بھی آتے ہیں۔ سا فر بمعنی مسافر۔ سفر کی جمع اَسْفَارٌ، سَفْرٌ، سَفْرَةٌ، سَفْرًا، جمع الجمع اَسَافِرٌ۔ ترامت سفر تہ ای بعدت غیبتہ۔

(۸) مَسْفُورَةٌ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی نقل کیا گیا۔ یقال اثر الحدیث ای نقله اثرًا وَاثَارَةٌ (ن) بمعنی نقل کرنا۔ یہ خبر ہے اور ”سمعتہ“ اور ”شہرتہ“ دونوں مبتدأ ہیں یا شہرہ کی خبر محذوف ہے یا ”ماثورہ“ شبہ فعل ہے اور ”سمعتہ و شہرتہ“ نائب فاعل ہے۔

(۹) سَمِعْتُهُ: (بضم السين) اسکے معنی آواز، شہرت اور ذکر کے ہیں اگر (بکسر السين) ہو تو اس کے معنی اچھے نام کے ہیں اور نیک نامی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ ریاء اور سمعت میں فرق: ریاء اور سمعت دونوں کے معنی میں دکھاوا مقصود ہوتا ہے مگر ریاء کا تعلق افعال سے ہے اور سمعت کا تعلق اقوال سے ہے۔ (۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ ریاء میں صرف دکھاوا مقصود ہوتا ہے دل میں کچھ نہیں ہوتا اور سمعت میں دیکھاوا بھی مقصود ہوتا ہے اور دل میں کچھ ہوتا ہے۔

(۱۰) كُشْفَرْتُهُ: (بضم الشين) بمعنی مشہور ہونا، یارسوائی۔ یہ شہرہ سے مشتق ہے از (ف) بمعنی مشہور کرنا۔

(۱۱) اَوْدَعْتُ: از افعال اِنْدَاعٌ مصدر سے ہے بمعنی امانت و ودیعت رکھنا، یا امانت رکھنا۔ وَدَعٌ بمعنی چھوڑنا، الوداع کرنا۔
 (۱۲) سِرٌّ: بمعنی بھید جمع اَسْرَارٌ آتی ہے پوشیدہ باتیں اور سِرِّيَّةٌ بمعنی امر مخفی جمع سَرَائِرٌ ہے۔ سَرٌّ (ن) سُرُورًا بمعنی خوش ہونا۔
 (۱۳) اَلْغَنِي: یہ فقر کی ضد ہے بمعنی کثرت مال والا ہونا، تو اَنْغَرَى (س) غِنَاءً۔ اور غَنِيٌّ بمعنی مالدار والجمع اَغْنِيَاءٌ۔ غَنِيٌّ وَاسْتَغْنَى کے بعد اگر ”عن“ مصلہ ہو تو بے نیاز ہونا، استغنی بغیر صلہ بمعنی مالدار ہونا۔ از افعال اغتنى الرجل بمعنی مالدار ہوا، غننى تفعلیل سے تَغْنِيَةٌ مصدر ہے بمعنی گانا۔

(۱۴) اَسِرُّهُ: تین لغات ہیں۔ (سِرٌّ وَسُرٌّ وَسِرَانٌ) کی جمع اَسْرَارٌ وَ اَسِرَّةٌ ہے جمع اَلْحَمْحَمِ اَسْرَارِيٌّ آتی ہے بمعنی ہتھیلی کی لکیریں (خطوط باطن الكف) یا پیشانی کے خطوط نیز اَسْرَارِيٌّ چہرہ کے محاسن کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں نقش و نگار بھی مراد ہے۔ (دینار پر) بعض نے کہا کہ سِرٌّ بمعنی خطوط باطن کف اور سِرَارٌ بمعنی خطوط پیشانی۔ کمافی الحدیث: تبرق اساریرو وجہہ۔

(۱۵) قَارَنْتُ: از مفاعله مُقَارَنَةٌ مصدر سے بمعنی ساتھ رہنا و ملانا۔ مجرد از (ن، ض) یا قریب کر دینے والا۔ ملانے والا، باندھنے والا۔ اور یہاں مصاحبت مراد ہے مشارکت نہیں بلکہ مبالغہ ہے۔

(۱۶) نَجَّحَ: از (ف) بمعنی کامیاب ہونا۔ آسان ہونا، فائز المراد ہونا۔ نَجَّحًا وَ نُجَّحًا وَ نَجَّحًا مَصَادِرٌ ہیں۔ ومنه الانجاح۔ اور نَجَّحَ تفعلیل سے وانجح افعال سے بمعنی کامیاب بنانا۔

(۱۷) اَلْمَسَاعِي: یہ مساعی کی جمع ہے اور مصدر مَسَى ہے بمعنی کوشش از (ف) اس کے معنی دوڑنے کے بھی آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: وسعى في خرابها۔ (البقرہ) ليس للانسان الا ما سعى۔ (النجم)

(۱۸) خَطَرْتُهُ: از (ض) بمعنی حرکت دینا، ہلانا۔ خَطِيرٌ اَوْ خَطِرٌ اَنَا مصدر ہیں۔ اور یہ فاعل ہے ”قارنت“ کا۔
 (۱۹) حُبَّبْتُ: یہ تَخْبِيْبٌ مصدر ہے از تفعلیل بمعنی محبوب و پسندیدہ ہو جانا، محبوب بنانا یا محبوب کر دینا۔ (ض) حُبًّا وَ حُبًّا بمعنی رغبت کرنا (س، ك) سے محبوب ہونا۔ حَابَةٌ (مفاعله) مُحَابَاةٌ باہم محبت کرنا۔

(۲۰) اَلْاَنَامُ: بمعنی مخلوق اور ضرورت شعری کیلئے یہ ”انیم“ بھی مستعمل ہے۔

(۲۱) غُرَّةٌ (بضم الغين) گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی اور ہر چیز کے حصہ و معظم کے معنی آتے ہیں۔ يقال غرة الرجل آدمی کا چہرہ والجمع غُرُرٌ۔ غُرٌّ (ن) غُرٌّ اَوْ غُرَّةٌ وَ غُرُورًا بمعنی دھوکہ دینا۔ واز (س) غُرَارَةٌ بمعنی شریف ہونا۔ غُرٌّ (ض) غُرٌّ اَوْ غُرَارَةٌ بمعنی تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔ یہ تفعلیل، تفعل، افعال، استفعال وغیرہ سے بھی مستعمل ہے۔



بِهْ يَصُولُ مَنْ حَوْتَهُ ضُرَّتُهُ

يَا حَبِّدًا نَصَارُهُ وَنَضْرَتُهُ

كَمْ امْرِبَهُ اسْتَبَّتْ امْرُتُهُ

(۴) كَأَنَّ مَا مِنْ الْقُلُوبِ نُقْرَتُهُ

(۵) وَإِنْ تَفَانَتْ أَوْ تَوَانَتْ عِزَّتُهُ

(۶) وَ حَبِّدًا مَفْنَاتُهُ وَنَضْرَتُهُ

ترجمہ:- (۳) گویا اس کا پگھلایا ہوا ٹکڑا دلوں کا ٹکڑا ہے۔ اسی کے ساتھ حملہ کرتا ہے جس کی تھیلی نے اس کو (اشرفی کو) جمع کیا ہے (یا غالب آتا ہے)۔ (۵) اگرچہ بالکل فنا ہو جائے یا ضعیف ہو جائے اس کا خاندان۔ اے لوگو! کس قدر اچھا ہے اس کا خالص سونا اور کس قدر اچھی ہے اس کی تازگی (رواق)۔ (۶) اور کیا ہی اچھی ہے اس کی بے نیازی اور مددگاری۔ اور بہت سے آمر (حاکم) ایسے ہیں جن کی حکومت اس کے ذریعہ مضبوط ہوئی ہے۔

(۱) كَمَا تَمَّا: ما كاذب ہے، كَمَا اِنَّ کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ (۲) قُلُوبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔ قَلْبٌ (ض) سے پلٹ دینا۔ قَلْبًا (ن) سے دل پر مارنا۔ (س) سے اٹنے ہونٹ والا ہونا۔ افعال تفعیل افعال تفاعل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۳) نُفِرَتْهُ: (بضم النون) ای قطعہ من الذهب والفضة۔ یہاں مراد ”سونا“ ہے۔ جو پگھلا ہوا ہو۔ والجمع نُفِرَتْهُ۔ نِفَارٌ (بفتح النون) بمعنی جانور کی چوڑی (بکسر النون) بمعنی آپس میں سوال جواب کرنا۔ (ن) نَفَرًا بمعنی مارنا۔ (س) نَفَرًا بمعنی غضب ناک ہونا، تفاعل، تفعیل، مفاعله، افعال، افعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۴) بِهْ يَصُولُ: اجوف واوی (ن) بمعنی حملہ کرنا، کودنا۔ يقال صال عليه صولا و وصوله، جب کہ وہ اس پر حملہ کرنے کیلئے کودے اور اس پر حملہ کرے۔ ”به“ کا متعلق يصول ہے بغرض حصر مقدم کیا گیا ہے۔

(۵) حَوَتْهُ حَوَى يَحْوِي (ض) حَوَايَةً حَوِيًا بمعنی جمع کرنا، ہلاک ہونا، احاطہ کرنا۔ يقال احتوى عليه اى جمعه. حَوَى و احتوى الشىء و عليه۔ بمعنی مشتمل ہونا۔ حاوی ہونا، حَوَى تفاعل سے بمعنی مٹنا، سکڑنا، گول ہونا۔ اور محتويات بمعنی مندرجات. مَحْوٍ و حَاوٍ بمعنی شامل، جامع، محیط. قال تعالى: او الحوايا وما اختلط بعظم۔ (الانعام)

(۶) صُرَّتْهُ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی والجمع صُرُرٌ. يقال: صَرَ الصُّرَّةَ یعنی اس نے تھیلی باندھی۔ صَرٌّ (ن) صَرًّا، بمعنی باندھنا، یا تھیلی باندھنا. (بکسر الصاد) بمعنی بردشدید ہے. (بفتح الصاد) بمعنی ترش رو کرنا۔

(۷) تَفَانَتْ: تَفَانِيٌّ مصدر سے از تفاعل یہ ”فَنَاءٌ“ سے مشتق ہے جو ”بَقَاءٌ“ کی ضد ہے۔ فَنِيٌّ يَفْنِي (س) فِنَاءٌ بمعنی فنا ہو جانا، معدوم ہونا۔ اور تَفَانَتْ میں مبالغہ ہے۔ ومنه الشيخ الفغانى بہت بوڑھا۔ اور تَفَانَتْ اور تَوَانَتْ کا ”عترتہ“ میں تازع ہے۔

(۸) تَوَانَتْ: یہ تَوَانِيٌّ مصدر سے از تفاعل اور یہ وَنَى يَنْوِي (ض) وَنِيًّا مشتق ہے بمعنی ضعیف و ست ہونا، کمزور ہونا۔ وَنَى يَوْنِي (س) وَنِيًّا، وَنِيًّا، وَنَاءٌ بمعنی تھلکا، ست ہو جانا۔

(۹) عِثْرَتُهُ: بمعنی اولاد اہل و عیال. عِثْرٌ يَعْثُرُ (ض) عِثْرٌ او عِثْرَانَا بمعنی زیادہ ہونا۔ یعنی اولاد اور رشتہ دار قریب۔ جو داد سے شروع ہو۔ اور جو داد اور اوپر والے رشتے ہیں، انکو عِشْرَتٌ کہتے ہیں۔ كما فى الحديث: اِنّى تاركٌ فيكم الثقلين كتاب الله وعترتى۔ اور اس سے عترت اور عِشْرَتٌ کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۱۰) يَأْحَبُنَا: یا حبذا فاعل ہے اس میں دو تا ویلیں ہیں ایک یہ کہ یا قومى فَوَلُّوا كيف النصارة، یا قولو یا قومى كيف نصارة. بہر حال منادی محذوف ہے۔ تقدیرہ: یا قومى قولو احبذا. یہ مرکب ہے حب فعل ماضی اور ذال اسم اشارہ سے جو ہذا کے معنی میں ہے جو اس

کافاعل ہے۔ یہ دونوں مرکب ہونے کے بعد کے لغم کے معنی میں ہیں، اے کیا ہی اچھا۔

(۱۱) نَضَارَةٌ: خالص سونا اور نضرت کے معنی تروتازگی و خوب صورتی کے آتے ہیں۔ یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفی التنزیل: تعرف فی وجوہہم نضرة النعیم۔ (المطففین) والجمع نضارٌ، انضُرٌ، نضارٌ بمعنی خالص سونا یا ہر شے کے خالص کو بھی کہتے ہیں۔ مصادر (ن، ل، س) نضراً، نضرةً، نضوراً، نضارةً بمعنی حسین، جمیل، خوب صورت اور خوش نما ہونا۔

(۱۲) وَمَغْنَاةٌ: اس کا مصدر غنی ہے بمعنی بے پرواہی و بے نیازی اور اغناء کے معنی بے نیاز کرنے کے ہیں۔ (س) سے بمعنی المادار ہونا، غنی کر دینا۔

(۱۳) نَضْرَتُهُ: نصرت مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ جب کہ کسی کو نقصان پہنچ رہا ہو اور ”مُعَوْنَةٌ“ عام ہے چاہے نقصان پہنچے نہ پہنچے۔

(۱۴) اَمِيرٌ: صیغہ اسم فاعل ہے یہ امر سے ماخوذ ہے، از نصیر بمعنی حکم کرنا، اس کا مصدر امر آتا ہے اور اس کے معنی امیر ہونے کے بھی ہیں جس کے مصادر اَمِيرَةٌ و اِمَارَةٌ بھی آتے ہیں۔ اور ”حکم امیر“ مبتدا ہے اور کم خبریہ ہے۔

(۱۵) اِسْتَبْتُّ: بمعنی مستقل ہونا، کامل ہونا، مضبوط ہونا۔ از استفعال اس کا مادہ ”تَبَّ و تَبَّاتٌ“ ہے بمعنی نقصان و ہلاک ہونے اور قطع کرنے کے آتے ہیں۔ وفی القرآن: تبت يدا ابي لهب وتب (اللب)۔ (ن) تَبَّأ و تَبَّأَبَا الشئ بمعنی کاٹنا۔ فَلَانَا بمعنی ہلاک کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے۔

(۱۶) اَمْرَتُهُ: از (ك) یہ مصدر ہے۔ اَمْرَةٌ و اِمَارَةٌ بمعنی امیر ہونا۔ (صفت امیر ہے) از (ن) اَمْرًا و اِمْرَةً بمعنی حکم دینا۔ از (س) اَمْرًا، اَمْرَةٌ و اِمَارَةٌ بمعنی امیر حاکم ہونا۔ تفعیل سے امیر بنانا۔ افعال اِيْمَارًا اِحکَم دینا۔ مفاعلہ سے مُوَامِرَةٌ فِی الامر۔ مشورہ کرنا اور باب تفعیل، افعال، استفعال سے بھی آتا ہے بمعنی مشورہ کرنا۔ اِمَارَةٌ علامت جمع اِمَارَاتٍ۔ اَمَارٌ بمعنی بہت زیادہ حکم دینے والا، مَوْنَتْ اَمَارَةٌ: کما فی التنزیل: ان النفس لامارة بالسوء۔ (یوسف)



(۷) <u>وَمُتَرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهُ</u>	وَجَيْشٍ هَمَّ هَزَمْتَهُ كَرَّتُهُ
(۸) <u>وَبَدْرَتَمَ أَنْزَلْتَهُ بَدْرَتُهُ</u>	وَمُسْتَشِيْطٍ تَلَطَّى جَمْرَتُهُ
(۹) <u>أَسْرَنْجَوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ</u>	وَكَمَ أَسِيرٍ أَسْلَمْتَهُ أُسْرَتُهُ

ترجمہ:- (۷) اور بہت سے مالدار ایسے ہیں کہ اگر یہ (دینار و اشرفی) نہ ہوتا تو ان کو ہمیشہ حسرت و افسوس ہوتا۔ اور بہت سے غموں کے لشکروں کو شکست دی ہے اس دینار کے حملے نے (پے در پے حملوں نے) (۸) اور بہت سے ماہ کامل (چاند جیسے خوب صورت چہروں) کو نیچے اتار لیا ہے (اونچے مرتبہ سے) اس دینار کی تھیلی نے (اس کی وجہ سے ان کا غرور و تکبر جاتا رہا) اور بہت سے غصے میں بھڑکنے والے کہ جن کے غصہ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ (۹) پوشیدہ کیا اس دینار نے اپنی سرگوشی کو (نام لیا ان کا) پس ان کا غصہ جاتا رہا۔ اور بہت سے قیدی ایسے ہیں کہ چھوڑ دیا ہے ان کو ان کے خاندان نے۔

(۱) وَمُتَرَفٍ: میں واو رب کے معنی میں ہے۔ مترَف بمعنی ناز پروردہ، شنی مارنے والا، اترانے والا، بيقال ترف الرجل ای تنعم . وفي القرآن: واذا اردنا ان نهلك قريةً امرنا مترَفِها۔ (بنی اسرائیل) از (س) یعنی صاحب نعمت و خوش عیش ہونا۔ اور مترَف کا عطف ”کم امر“ میں ”امر“ پر ہے۔

(۲) حَسْرَتُهُ: بمعنی شدت ندامت کے ہیں حَسِرَ (س) حَسِرًا و حَسْرَةً بمعنی تھکنا، ماندہ ہونا، افسوس کرنا، و پشیمان ہونا۔ حسرت کی جمع حسرات آتی ہے۔ قال تعالیٰ: وانه لحسرة علی الکافرین۔ (الحاقہ)

(۳) جَيْشٌ: بمعنی لشکر و سپاہی اس کی جمع جُيُوشٌ و اَجْيَاشٌ آتی ہیں، اجوف واوی از (ن) بمعنی جوش مارنا۔ جیش اصل میں ”جوش“ تھا و او کو یاء سے خلاف قیاس بدل لیا اور جوش کے معنی رات بھر چلتے رہنے کے ہیں چونکہ لشکر بھی رات کے وقت چلتے ہیں تاکہ دشمن نہ معلوم کر سکے اس لئے اسے جیش کہتے ہیں۔ یہ جَاشَتِ الْقِدْرُ سے ماخوذ ہے بمعنی ہانڈی جوش مارنا۔ جَاشٌ (ض) یَعِيشُ جَيْشًا، اجوف یائی بھی مستعمل ہے جس کے معنی ہانڈی کی طرح جوش مارنے کے آتے ہیں۔ جیش، عسکر، سر یہ اور خمیس میں فرق: جیش وہ لشکر ہے جس میں ایک ہزار سے چار ہزار تک آدمی ہوں، عسکر مطلق فوج یا مطلق لشکر کو کہتے ہیں۔ اور سر یہ وہ لشکر ہے جس میں پچاس سے چار سو تک سپاہی ہوں۔ اور خمیس وہ لشکر ہے جس میں چار ہزار سے بارہ ہزار تک کے سپاہی موجود ہوں۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۱۳۳)

(۴) هَمٌّ: بمعنی غم اور ارادے کے معنی بھی آتے ہیں اس کی جمع هُمُومٌ آتی ہے هَمَّ يَهْمُ (ن) هَمًّا سے رنجیدہ کرنا، اور (ض) هَمًّا و هَمِيمًا۔ چلنا، ارادہ کرنا۔ افعال، تفاعل، استفعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۵) هَزَمْتَهُ: یہ هَزَمٌ مصدر سے ہے بمعنی شکست دینا، گرا دینا، خراب کرنا۔ از (ض) كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَهَزَمُوهُمْ بِأَذْنِ اللَّهِ (البقرہ) اور هَزَمْتَهُ کہ ضمیر مفعول راجع ہے جیش کی طرف۔ افعال سے اِنْهَزَمَ بمعنی شکست کھانا، ہارنا، ”ہزیمتہ“ بمعنی شکست۔

(۶) كَرَّوْهُ: كَرَّوَةٌ کے معنی ہے کوشا، یا حملہ کرنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع كَرَّاتٌ آتی ہے كَرَّازٌ مقابلہ ہے زیادہ حملہ کرنے والا، (ن) كَرَّوْهُ كَرَّوْرٌ بمعنی لوٹنا، و بار بار آنا۔

(۷) بَدَّرَ: بمعنی پورا چاند یعنی تیر ہوئی چودہویں پندرہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ وجہ تشبیہ یہ ہے کہ بدر کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور یہ چاند بھی سورج کی طرح ان راتوں میں ٹھہرا رہتا ہے۔ و الجمع بدور اور ”بَدَّرَ تَمَّ“ یہ اضافت الموصوف الی الصفت ہے۔ اور ”بدر تم“ سے مراد وہ شخص ہے جو حسن میں بدر کی طرح ہو اور جب اس کی طلب میں دینار بھیجا جائے تو وہ اپنے مرتبہ سے گر جاتا ہے۔

(۸) تَمَّ: (بحرکات الثلثہ) اور میم مشدود بمعنی تمام ہونا۔ اور (بکسر التاء) تَمَّ کے معنی ہے زمین کے کھودنے کے ہیں اور تَمَّ (بفتح التاء) بھی جائز ہے بمعنی تمام کرنے والا اور تَمَّ صیغہ بصفت ہے (بکسر التاء) تَمَّ ہے (بفتح التاء) جائز ہے۔ تَمَّ (ض) تَمَّوْهُ تَمَّامًا بمعنی تمام، پورا ہونا۔ تَمَّ تَمِيمًا تَفْعِيلٌ سے بمعنی پورا کرنا، پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ تَمَّتَمَ ”بعثر“ سے بڑبڑانا، منہ ہی منہ میں بولنا۔ تَمِيمَةٌ تعویذ جمع تَمَامٌ۔

(۹) أَنْزَلْتَهُ: انزال، افعال سے بمعنی اتارنا۔ مجرد (ض) بمعنی اترنا، بھاؤ وغیرہ کم ہونا، کم ہونا۔ نَزَلَ (س) نَزَلًا بمعنی نزلہ ہونا۔ نَزَالَ مُنَازَلَةٌ مفاعله سے بمعنی میدان میں مقابلہ کیلئے آنا۔ نَزَالَ، وَنَزَلَ عَنْ بمعنی دستبردار ہونا، چھوڑ دینا۔ اِسْتَنْزَلَ از استفعال بمعنی

دست برداری کی درخواست کرنا۔ نَزَالَ بِمَعْنَى لَزَائِي۔ نَزِيلٌ بِمَعْنَى مِهَانٍ جَمْعُ نَزْلَاءُ۔ نَازِلَةٌ بِمَعْنَى مَصِيبَةٍ وَمِنْهُ الْقَنُوتُ النَّازِلَةُ اس کی جمع نَوَازِلُ۔

(۱۰) بَدْرَةٌ: بمعنی تھیلی یعنی وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم یادینارا آسکیں والجمع بُدُورٌ وَبَدْرٌ وَبُدُورَاتٌ۔ اور بعض نے کہا کہ وہ تھیلی جس میں ایک ہزار دینار یاد رہے آجائیں یا سات ہزار دینار یاد رہے آجائیں۔ وعند المحسبی وہ تھیلی جس میں دس ہزار دینار یاد رہے آسکیں۔ وعند صاحب القاموس وہ تھیلی جس میں ایک ہزار درہم یا سات ہزار دینار یاد رہے آسکیں (ن) سے جلدی کرنا۔ مفاعلہ، تقاعل، افتعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۱۱) مُسْتَشِيْطٌ: از استفعال، اِسْتَشِيْطَ مصدر ہے بمعنی غصے سے بھڑک اٹھنا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی بھڑکنا۔ مصادر شَيْطًا وَشَيْطَا طَةً وَشَيْطُو طَةً بعض نے کہا کہ شیطان بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی غصے سے بھڑکتا ہے۔ وقال بعض شَطَنَ اِى بَعْدَ كَيْونكہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے۔

(۱۲) تَنَلَّظَى: از تنعل بمعنی آگ کا بھڑکنا۔ اس کا مجرد لَطَى يَلْطَى (س) سے۔ كقولہ تعالیٰ: فانذر تكم نار اتلظى۔ (اللیل) اور افتعال التلظى کے معنی بھی آگ بھڑکنا و مشتعل ہونا ہے۔

(۱۳) جَمْرَةٌ: بمعنی آگ کی چنگاری، انگارہ، اور دہکتی ہوئی آگ اس کی جمع جَمْرٌ، جَمَارٌ وَجَمْرَاتٌ آتی ہیں۔ جَمْرٌ (ن، ض) جَمْرٌ اَوْ جَمْرَةٌ بمعنی آگ جلانا۔ جَمْرٌ بمعنی دہکتی ہوئی آگ۔ جَمْرَةٌ بمعنی انگارہ۔ مُجَمَّرَةٌ بمعنی انگیٹھی۔ اور جب آگ تھوڑی ہو جائے تو اس کو "فَحْمٌ" کہتے ہیں۔ جمع مَجَامِرٌ۔

(۱۴) اَسْرٌ: از افعال اس کا مصدر اسرا ہے بمعنی کچھ پوشیدہ رکھتے ہوئے بات کرنا۔ اور "اَسْرٌ" کا فاعل "دینار" ہے اور "نجواہ" مفعول ہے "ہ" ضمیر مضاف الیہ کا مرجع "دینار" ہے۔ اَسْرَةٌ وَالسِّرَاؤُ (بکسر السین) باطن الكف والجمع اسراؤ و جمع الجمع اساریو۔ وفي الحديث: تبرق اساریو وجهه۔

(۱۵) نَجْوَى: وہ بھید جو دو شخصوں کے درمیان میں رہے۔ اور وہ بات جو پوشیدہ کی جائے نَجْوًا (ن) نَجْوَى نَجْوَةٌ نَاجِيَةٌ بمعنی سرگوشی کرنا یا راز کی بات کرنا۔ نَجَا نَجَاةً بمعنی نجات پانا۔ اور نَجْوَاةٌ بمعنی سرگوشی، بھید۔ اور یہ مفرد اور جمع سب میں یکساں ہے۔ والجمع نَجَاوَى۔ قال تعالیٰ: لا خیر فی کثیر من نجواہم۔ (النساء)

(۱۶) لَانَتْ: یہ لَئِن مصدر سے اجوف یائی بمعنی نرم ہونا جو خشونت کی ضد ہے۔ لَانَ (ض) لَيْسًا وَلَيْسَةً وَلِيَانًا یعنی وہ نرم ہوا۔ اور (ن) سے اجوف واوی ہے جو صلابت کی ضد ہے بمعنی نرم زمین پر چلنے کے ہیں۔ اور لَيْنٌ بمعنی نرم والجمع لِيُونٌ۔

(۱۷) شِرَّةٌ: بمعنی تیزی وغصے کے ہیں اور "ہ" ضمیر کا مرجع "مستشيط" ہے شِرٌّ (ن) شِرَارَةٌ بمعنی شریر ہونا۔ شِرْرَةٌ وَشِرَارَةٌ بمعنی چنگاری جمع شَرٌّ وَشَرٌّ، بدی، خرابی جمع شُرُورٌ۔ شَرِيْرٌ مبالغہ ہے بمعنی فساد، شرارتی۔ شَرَارٌ بمعنی جس سے چنگاری نکل رہی ہو۔

(۱۸) اَسِيْرٌ: بمعنی قیدی یہ "اَسْرٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کی زنجیر سے جس کو باندھیں اور اسیر، وہ قیدی ہے جو زنجیروں

سمیت بھاگ جائے۔ (ض) اُسْرًا وَاِسْرًا، قید کرنا، بند کرنا۔ اسیر بمعنی قیدی جمع اُسْرَى، اُسْرَاءُ، اُسْرَاى. وفى القرآن: وَاِنْ يَأْتُوْكُمْ اُسْرَى فُتَدُوْهُمْ۔ (البقرہ)

(۱۹) اَسْلَمْتُهُ: یہ اسلام سے ماخوذ ہے بمعنی تسلیم و سپرد کرنا اور قَسَلَمَ وَاَسْتَلَمَ بمعنی وصول کرنا لینا، پانا۔ استسلم استفعال سے مطوع ہونا، کسی کے سامنے اعتراف عاجزی کرنا۔

(۲۰) اُسْرَةٌ: بمعنی گھر کے لوگ، کنبہ و قبیلہ والجمع اُسْرَاتٌ (بفتح السین و ضمها)۔ وَاُسْرٌ۔

(۲۱) كَمٌ: اور کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں کچھ اشتراک بھی ہے، یعنی اسم ہونا۔ اور صدر کلام کو چاہنا، اور محتاج الی التمییز ہونا۔ اور چند چیزوں میں مباحث بھی ہیں۔ کم خبریہ میں متکلم کا خبر ہونا۔ کم استفہامیہ میں مستخبر ہونا۔ اور خبریہ کے اور خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع ہوتی ہے۔ بخلاف کم استفہامیہ کے وہ ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔ کم خبریہ میں تمیز واجب الجرو والنخض ہے استفہامیہ واجب النصب۔ خبریہ کی تمیز میں ”من“ آتا ہے جب اس کے اور تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو ”من“ کالا نا واجب ہوتا ہے۔ وفى القرآن: کم اهلکنامن قریة۔ (القصص)



(۱۰) اَنْقَذَهُ حَتَّى صَفَتْ مَسْرَتَهُ وَحَقَّ مَوْلَى اَبْدَعْتَهُ فِطْرَتَهُ

لَوْلَا التَّقَى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَمَا اَنْشَدَهُ. وَقَالَ اَنْجَزْ حُرْمًا وَعَدَّ. وَسَخَّ خَالَ اِذَا رَعَدَ.

ترجمہ:- (۱۰) اس دینار نے رہا کرایا اس قیدی کو یہاں تک کہ صاف خالص ہو گئی اس کی خوشی۔ اور اس خدا کی قسم جس نے اپنی قدرت سے اس کو بے نمونہ بنایا (پیدا کیا)۔ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور کہتا کہ اس دینار کی قدرت بڑی ہے۔ پھر پھیلا یا اس نے اپنے ہاتھ کو ان اشعار کے پڑھنے کے بعد اور کہا ہر شریف ادبی جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے۔ اور بادل جب گرجتا ہے تو برستا ہے۔

(۱) اَنْقَذَهُ: از افعال۔ بمعنی رہا کر دینا، چھوڑ دینا، نجات دلانا۔ يقال انقذه اى انجاه یعنی اس نے اس کو نجات دلائی۔ اور یہ مشتق ہے نَقَذَ (ن) يَنْقِذُ نَقْذًا جس کے معنی نجات پانے، رہائی پانے کے ہیں (س) سے بھی آتا ہے مصدر نَقَذًا بمعنی نجات پانا۔

(۲) صَفَّتْ: بمعنی صاف اور خالص ہونا، جو گلے کی ضد ہے۔ صَفَا يَصْفُو (ن) صَفْوًا وَصَفَاءً وَصَفْوًا. صاف ہونا، خالص ہونا۔ صف بمعنی سیدھا خط، درجہ، لائن، کلاس۔ جمع صُفُوفٍ. صُفَّةٌ بمعنی دیوار میں لگا ہوا تخت۔ تَصْفِيفٌ تَفْعِيلٌ سے بمعنی مرتب کرنا، صف در صف کرنا۔ صَفَّ (ن) صَفًّا بمعنی ترتیب دینا، صف میں کھڑا کرنا۔ اصْطَفَى وَاِسْتَصْفَى بمعنی منتخب کرنا، چھانٹنا۔ مُصْطَفًى بمعنی پسندیدہ، چیدہ۔ صَفُوفًا وَصَفَاءً بمعنی صفائی، اخلاص۔

(۳) مَسْرَتُهُ: یہ مصدر میمی ہے از (ن) بمعنی خوش ہونا اس کا مصدر سُورُز ہے جو وزن کی ضد ہے يقال سربہ اى صار مسرورا۔ یعنی خوش کر دینا۔

(۳) حَقٌّ: (ن) حَقًّا بمعنی ثابت ہونا۔ تحقق تفعیل سے بمعنی ثابت ہونا، یقین حاصل ہونا۔ حَقَّقَ تَحْقِيقُ تَفْعِيلُ سے بمعنی ثابت کرنا، جانچ کرنا۔ حَقٌّ (بافتح) بمعنی ٹھیک، صحیح، سچ۔ حَقٌّ وَ حَقُّقَةٌ (بالضم) بمعنی برتن، ظرف۔

(۵) مَوْلَى: بمعنی مالک، سردار، غلام، آزاد کردہ غلام، مددگار، آزاد کرنے والا، دوست، صاحب، پڑوسی، بیٹا، بھتیجا، بھانجہ، چچا، خسر، داماد، وغیرہ جمع مَوَالِیٰ ہے۔ از حسب بعض کے نزدیک صفت ہے و عند البعض یہ مصدر ہے، اور جو مصدر کہتے ہیں ان پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا مؤنث مَوْلَاةٌ آتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَوْلَاةٌ یہ مولیٰ کا مؤنث نہیں ہے بلکہ اصل میں مَوْلِیَّةٌ تھا یا کوالف سے بدل لیا اس کے معنی آقا، غلام، ابن عم، مالک، غلام کے آتے ہیں۔

(۶) اَبْدَعَتْهُ: اِبْدَاعٌ مصدر سے بمعنی بنانا، احداث، بے نمونہ، بے مثل، کمال دکھانا، پیدا کرنا ہے۔ یقال: اَبْجَادُ الشَّيْءِ مِنَ الْعَدَمِ إِلَى الْوُجُودِ. بَدَعٌ (ف) بَدَعًا، اِتِّعَالَ سے اِبْتِدَاعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا۔ بَدَعٌ (ك) بَدَاعَةٌ بمعنی باکمال ہونا، انوکھا ہونا۔ بَدِيعٌ بمعنی عجیب، عمدہ، خالق، موجد۔ وَفِي الْفُرْقَانِ: بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

(۷) فِطْرَتُهُ: بمعنی پیدائش، فطرت، دین اسلام، از (ن، ض) كَمَا فِي الْقُرْآنِ: فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لِتَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ (الرُّومِ) بمعنی چھیننا، پھاڑنا، پیدا کرنا۔ افعال سے روزہ کھولنا، صبح کا ناشتہ کرنا۔ اِنْفَطَرَ اِنْفِعَالٌ وَ تَفَطَّرَ تَفَعَّلٌ سے یعنی پارہ پارہ ہونا، پھٹنا۔ فِطِيرَةٌ بمعنی پراٹھ جمع فِطَائِرٌ۔

(۸) لَوْلَا: کی خبر واجب حذف ہے۔ اِی لَوْلَا تَقَاى مَوْجُودٌ لَقُلْتُ الْخ۔

(۹) اَلْتَقَى: اِی الْخَوْفِ. یہ مصدر ہے بمعنی پرہیزگاری، اور اللہ سے ڈرنا، اس کا مجرد وَفَى (ض) وَ قَايَةً بمعنی ڈرنا۔ اور تَقَى يَتَّقِي تَقِيًا وَ تَقَاءً بمعنی خوف کرنا، بچنا گناہ سے، ڈرنا، پرہیزگار ہونا، اس کی اصل وَفَى (ض) وَ قِيًا وَ قَايَةً بمعنی محفوظ رکھنا، بچانا، اذیت سے بچانا۔ اِتَّقَاءُ اِفْتِعَالٌ سے بمعنی بچنا۔

(۱۰) جَلَّتْ: یہ جَلِيلٌ او جَلَالٌ سے مشتق ہے بمعنی بڑا ہونے کے ہیں۔ یقال جَلَّ الشَّيْءُ جَلًّا وَ جَلَالَةً. اِی عَظْمٌ (ض) بمعنی عظیم ہونا، یہ لفظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔ جَلَّ (ن) جَلَالَةً بمعنی عظیم المرتبت ہونا، جَلَّلَ تَفَعَّلٌ سے بمعنی تعظیم کرنا، بڑا بنا دینا۔ جَلَّلًا (ن) جَلَّلًا بمعنی واضح کرنا، اِنْجَلَاءُ اِنْفِعَالٌ سے روشن ہونا، جَلَاءٌ وَ ضَاوِحٌ اِسْتِفْعَالٌ سے استجلاء بمعنی تحقیق و تفتیش کرنا۔

(۱۱) قُدْرَتُهُ: قُدْرٌ (س) قُدْرًا (ض) قُدْرَةً بمعنی قادر ہونا، اِتِّعَالَ سے اِقْتَدَرٌ بمعنی طاقت رکھنا۔ قَدَّرَ تَفَعَّلٌ سے بمعنی مقدر کرنا، اندازہ لگانا، قسمت میں لکھنا، قیمت لگانا، تفعیل سے تَقَدَّرٌ بمعنی متعین ہونا۔ تَقْدِيرٌ اِنْدَاةٌ، تَحْمِيْنٌ، تَقْدِيْرٌ۔ تخمینہ، قیاسی، فرضی، خیالی۔ قدر بمعنی تقدیر، فیصلہ خداوندی۔ مقدر، اندازہ جمع مَقَادِرٌ۔ مقدر پوشیدہ، فرض کیا ہوا، و مقدرہ طاقت، ہمت، سکت۔ اَلْقُدْرِيَّةُ: اِیْکَ فَرْقَةٍ كَانَا مِمْ جُو تَقْدِيْرٍ اِلٰهِي كَا مَنْكَرٌ هُوَ اُوْر كِهْتَا هُوَ كَ بِنْدِے اِپْنِے اِفْعَالِ كَے خُوْد خَالِقِ هِيْنَ اِس كَے رُكْسِ فَرْقَةٍ جَبْرِيَّةِ هُوَ۔

(۱۲) بَسَطَ: (ن) بَسَطًا بمعنی پھیلا دینا، بچھانا، کشادہ کرنا، ہاتھ پھیلانا۔ وَفَى الْقُرْآنِ: وَاللَّهُ يَبْسُطُ وَيَبْسُطُ اِلٰهِيَّةِ اُوْرِيہِ بَسَطًا سے مشتق ہے جو قبض کی ضد ہے۔ اور اس کے معنی پھیلانے کے آتے ہیں۔ اور (ك) بَسَاطَةٌ بمعنی معمولی ہونا سادہ ہونا، آسان ہونا، بَسَاطٌ بمعنی فرش، دری، حج بَسَطٌ. اِنْبِسَاطٌ بمعنی خوش ہونا، کھلنا، کشادہ ہونا۔

(۱۳) مَا أَشَدَّ: از افعال اس کا مصدر انشاء ہے بمعنی اشعار پڑھنا۔ اور ما انشد میں ما مصدر یہ ہے مجرد (ن، ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔
 (۱۴) أَنْجَزَ: انجَاز مصدر سے بمعنی پورا کرنا از افعال۔ از (ن) حاضر ہونا، جلدی کرنا، اور (س) سے بمعنی فناء ہو جانا یا ختم ہو جانا۔
 نَاجِزٌ بمعنی حاضر کے ہے۔ مثل أَنْجَزَ حَوْماً وَعَدَهُ يَهْ مِثْلَ إِيفَاءِ وَعَدِهِ فِي حَرَكِيْلَيْ عَرَبٍ فِي مَسْتَعْمَلٍ هِيَ۔
 (۱۵) حَوْ: (بالضم) بمعنی آزاد، کریم اور شریف جمع أَحْوَارٌ وَجَوَارٌ آتِي هِيَ۔ حَوَيْحُو (س) حَوَارٌ بمعنی حر ہو جانا۔ اور (ن، ض) سے بمعنی گرم ہونا جو برد کی ضد ہے یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور حر نکرہ مستعمل ہوا ہے لیکن جب یہ اثبات کے تحت میں ہوتا ہے تو معرفہ ہوتا ہے۔ اور حَوْ (بافتح) بمعنی گرمی۔ حَوِيَّةٌ بمعنی آزادی، خود مختاری، حَوَارَةٌ گرمی، مِقْيَاسُ الْحَوَارَةِ بمعنی تھرا میٹر، تحریر بمعنی آزادی دینا۔

(۱۶) مَاوَعَدَ: یہاں ما۔ موصولہ، موصوفہ اور مصدر یہ تینوں ہو سکتے ہیں وَغَدَ مصدر ہے از (ض) بمعنی وعدہ کرنا۔ اور مَاوَعَدَايَ مَاوَعَدَهُ۔ اور نکرہ تحت الاثبات خاص ہوا کرتا ہے۔ کما مرآفا

(۱۷) سَخَّ: اس کا مصدر سُخُوخٌ ہے جس کے معنی پانی کا تیز چلنا، بہنا اور جلدی کرنا، برسا از (ن) یا بے انتہاء موٹا ہو جانا اور "سُخُوخٌ" بہت زیادہ برسنے والی بارش کو کہتے ہیں۔ کما فی الحدیث: يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَنِي سَحَاءً۔
 (۱۸) خَالَ: وہ ابر جو برسنے والا ہے، بادل، بجلی، تل، غرور، والجمع خَيْلَانٌ۔ از (س) بمعنی گمان کرنا، اور خال کے معنی ماموں کے بھی آتے ہیں اس کی جمع أَخْوَالٌ وَأَخْوَالَةٌ وَخَوْلٌ وَخَوْلَةٌ ہیں اور اجوف یائی (ض) سے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں حسین کے۔ وہ تل جوان کے رخساروں پر ہوتے ہیں۔ اور خَالَ (س) خَيْالًا، خَيْلًا، خَيْلَةً، خَيْلَانًا بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ اور خَالَ (ن) خُلُوًّا بمعنی خالی ہونا، فارغ ہونا۔ خَلَى تَفْعِيلٌ سے بمعنی چھوڑنا، آزاد کرنا، افعال سے اخلی، بمعنی خالی کرنا۔
 (۱۹) رَعَدَ: مصدر ہے بمعنی حرکت کرنا اور کا گر جتا۔ (ف، ن) افعال سے اِرْعَادٌ بمعنی خوف دلانا، دھمکی دینا۔ اِرْتِعَادٌ اِتِّعَالَ سے کانپنا، لرزنا۔ رَعْدَةٌ بمعنی کچی، لرزہ۔



فَبَذْتُ الدِّينَارَ إِلَيْهِ. وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوفٍ عَلَيْهِ. فَوَضَعَهُ فِي فِيهِ وَقَالَ بَارِكْ اللَّهُمَّ فِيهِ. ثُمَّ شَمَّرَ لِلدِّينِيَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ النَّسَاءِ فَنَشَأَتْ لِي مِنْ فُكَاهِيَتِهِ نَشْوَةٌ غَرَامٍ سَهَلَتْ عَلَيَّ اِتِّتَافَ اغْتِرَامِ.
 ترجمہ:- پس پھیک دیا میں نے اس دینار کو اس کی طرف۔ اور کہا میں نے اس سے لے لے تو اس اشرفی کو کہ اس پر افسوس نہیں کیا گیا ہے۔ پس رکھا اس دینار کو اپنے منہ میں۔ اور کہا برکت دے اس میں اے اللہ!۔ پھر تیاری کرنے لگا واپسی کے لئے۔ تعریف مکمل کرنے کے بعد۔ پھر اس کی خوش طبعی (دل لگی) کی وجہ سے عشق کی مستی (نشہ) میرے لئے پیدا ہو گئی۔ جس نے آسان کر دیا (عشق و مستی نے) مجھے کو از سر نو تادان اٹھانے کو۔

(۱) فَبَذْتُ: اس کا مصدر بَذَّ ہے بمعنی پھینکنا، ڈال دینا۔ ويقال نبذت الشيء نبذاً. ای طرحہ. (ض) ومنه النبذ. نبذ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی کو مست کر کے پھیک دیتی ہے۔ وفي التنزيل: فنبذوه وراء ظهورهم۔ (ال عمران)

(۲) مَسْؤُوفٌ: صیغہ اسم مفعول ہے اَسْفَ (س) افسوس کیا ہوا یا غم کھایا ہوا یا پشیمان ہوا۔ بمعنی حسرت و افسوس اور غم کے معنی میں آتا ہے، اَسِيفٌ بمعنی ننگین جو موٹا نہ ہو سکے جمع اَسْفَاءُ اور ”غَيْرُ مَسْؤُوفٍ“ یہ حال ہے خذہ کی ضمیر مفعول سے۔ اَسْفٌ، اَسْفَانٌ، اَسُوفٌ، اَسِيفٌ صیغہ صفت ہیں بمعنی افسوس کرنے والا۔ اور ”علیہ“ یہ نائب فاعل ہے ”مأسوف“ کا جیسے غیر المغضوب علیہم۔

(۳) اِنْفِیْ فِیْہِ: ای فِی فِیْمَہ بمعنی منہ۔ یہ اصل میں ”فُوہ“ تھا کبھی واؤ کو میم سے بدل کر فَمَ کہتے ہیں ”ہ“ ضمیر کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں۔ جمع افواہ ہے۔ جب عامل بدلتا ہے، کیونکہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے یعنی فُوہ فاہ فیہ ای فمہ، فمہ اس کی تصغیر فُوَیۃ آتی ہے۔ اور فُوہ، فاہ، فیہ کی جمع افواہ آتی ہے۔ فَاہ (ن) فَوَہَا بمعنی منہ کھولنا۔ اور الفوہ بمعنی الفم اور (س) فَوَہَا بمعنی دانت باہر کو نکلنے ہوئے ہونا۔ اور فَمَ اصل میں فَوَہ تھا بدلیل افواہ اور یہاں عبارت میں تین ”فِی“ جمع ہیں اول وثالث حرف جر ہیں اور ثانی اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ بعض نے کہا کہ منہ میں رکھنا یہ کنایہ ہے شدت حرص سے۔

(۴) بَارِکٌ: صیغہ امر از مفاعلہ بمعنی برکت کا ہونا۔ مصدر بَارَکَ ہے۔ استبرک البعیر بیٹھنا۔ يقال برك البعیر۔ اونٹ کو باندھنا، بَرِکَ بمعنی حوض جمع بَرِکٌ، بَرِکٌ فِیْہِ تفعیل سے برکت کی دعا کرنا، تبرک تفعیل سے برکت حاصل کرنا، اَبْرَکَ افعال سے اونٹ کو بٹھانا۔ از (ن) مصدر بَرَّکَا، بَرُّوْکَا۔

(۵) اَللّٰهُمَّ: اے اللہ! یہ ”یا اللہ“ یا ”اللہ اُمَّ بَخِیْرٍ“ یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ کارادہ فرما۔ وغیرہ سے ماخوذ ہے بمعنی قبول کر۔
(۶) شَمَّرَ: صیغہ ماضی از تفعیل تشمیر مصدر سے بمعنی دامن سمیٹنا، کنایہ ہے مستعدی و تیاری ہونے سے اور مجرد از (ن، ض) شَمَّرَا مصدر ہے بمعنی دھوکا دیکر جانا، جھپٹنا، جلدی چلنا۔

(۷) اِلْاِنْفَآءٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی لوٹنا، واپس ہو جانا۔ اس کا مجرد تَنَفُّی ہے از (ض) بمعنی پھیرنا یا پھیر دینا۔
(۸) تَوَفَّیْہِ: یہ ماخوذ ہے و فَاءً از (ض) بمعنی پورا کرنا، تکمیل کرنا، پورا ہونا، حفاظت کرنا اور افعال سے اِنْفَآءٌ کے معنی بھی یہی ہیں یعنی پورا کر دینا یا تکمیل کر دینا۔ کما فی التنزیل: او فوا الکیل۔ اور تَوَفَّیْہِ کے معنی پورے طور پر کسی چیز کو لے لینا۔ موت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مگر یہ حقیقی معنی نہیں ہے۔

(۹) اَلنَّشَآءُ: مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔ والجمع اَنْبِیَۃٌ، مرتحقیقہ۔
(۱۰) فَنَشَاتٌ: بمعنی پیدا ہونا، ظاہر ہونے کے ہیں (ف، ک) سے مستعمل ہے، مرتحقیقہ۔
(۱۱) فَنَکَاہَۃٌ: بمعنی دل لگی یا مزاح کرنا، ونسی کرنا۔ فَنَکَاہَ (س) فَنَکَاہَا وَفَنَکَاہَۃٌ بمعنی مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

(۱۲) نَشُوۃٌ وَنَشَوَانٌ (بفتح النون و کسرہا) بمعنی مستی و بیہوشی یا اول مستی۔ واوی ہے۔ نَشَا (س) نَشَوَا وَنَشُوۃٌ بمعنی نشہ میں ہونا، مست ہونا۔ نَشَوَاۃٌ کی جمع نَشَاوَاۃٌ ہے۔

(۱۳) غَرَامٌ: بمعنی شیفنگی، تاوان، عشق اور محبت یا اس کے معنی تاوان یا زیادہ جریمہ ہونا، تاوان کے اعتبار سے (س) سے آئے گا۔ یہ اگر عشق محبت و زیادہ جریمہ کے معنی میں ہو تو افعال سے آئے گا۔

(۱۴) سَهَّلْتُ: تسہیل مصدر ہے از تفعیل بمعنی آسان کر دینا۔ يقال سَهَّلَ الامرُ سُهولةً ای یُسِّرًا. سَهَّلَ (ک) سُهولةً بمعنی

آسان ہونا۔ اور سہل کے معنی نرم زمین کے بھی ہوتا ہے۔

(۱۵) اِنْتِنَافٌ: بمعنی از سر نو کرنا۔ مصدر از اِنْتِنَافٌ و اِنْتِنَافٌ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس کا مجرد، اِنْفٌ (س) یا نَفٌ بمعنی از سر نو شروع کرنا، دوبارہ کرنا، مکرو سمجھنا یا تکبر کرنا۔ اور یہاں اِنْتِنَافٌ کے معنی اِنْتِنَافٌ کے ہیں بمعنی از سر نو شروع کرنا، دوبارہ کرنا۔ اور اِنْفٌ کی جمع اُنُوفٌ، اَنَافٌ، اَنَفٌ۔

(۱۶) اِغْبِرْ اَمٌ: مصدر از اِقْتَعَالَ بمعنی اپنے اوپر تاوان (ڈنڈ) ڈالنا، تاوان اٹھانا۔ ماخوذ غَرِمٌ سے جو (س) سے ہے بمعنی نقصان اٹھانا، یاد ادا کرنا۔ مصدر غَرِمَا و غَرَامَةٌ و مَغْرَمًا بمعنی ادا کرنا، یا نقصان اٹھانا۔



فَجَرَدْتُ لَهُ دِينَارًا آخِرًا. وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدًّا عَجَلًا

الاشعار:-

(۱۱) تَبَّأَهُ مِنْ خَادِعٍ مَمَادِقِ أَصْفَرَدِي وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

(۱۲) يَبْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ زِينَةَ مَعْشُوقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ

ترجمہ:- پس نکالا میں نے اس کے لئے دوسرا دینار۔ اور کہا میں نے اس سے کیا تو چاہتا ہے کہ اس کی مذمت کرے پھر اس دینار کو بھی اس کے ساتھ ملا لے۔ پس شعر پڑھا اس نے فی البدیہہ (یا اس حال میں کہ کہنے والا تھا) اور گایا اس حال میں کہ وہ جلدی کرنے والا تھا۔ شعر: (۱۱) ہلاک ہو وہ دھوکہ دینے والا اور ملانے والا ہے دوستی کو دشمنی کے ساتھ۔ زرد ہے دو چہروں والا ہے۔ (دونوں طرف کے نقوش) مثل منافق ہے۔ (۱۲) ظاہر ہوتا ہے دونوں صورتوں کے ساتھ، محبت کرنے والے کی نظر میں۔ کبھی زینت معشوق اور کبھی عاشق کے رنگ میں۔

(۱) فَجَرَدْتُ: یہ تجرید مصدر سے ہے بمعنی ننگا کرنا، کھینچنا، از تفعیل، اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی نکالنا۔ یہاں مراد نکالنا ہے۔ اور اجدرد کے معنی ہیں امر جمع جَرَدٌ. وفي الحديث: أَهْلُ الْجَنَّةِ جَرَدٌ مُرَدٌ.

(۲) تَذُمَّهُ: ذَمٌّ يَذُمُّ بمعنی مذمت کرنا، برائی بیان کرنا۔ از (ن)۔ اور زَمٌّ (بالزاء) بمعنی لگام لگا دینا۔

(۳) تَضُمَّهُ: یہ ضَمٌّ مصدر سے بمعنی لینا، قبضہ کرنا، ملانا۔ يقال ضمه الى نفسه ضمًّا اي قبضه اليه (ن) ملانا۔

(۴) فَاَنْشَدَ: اِنْشَادٌ مصدر سے بمعنی شعر پڑھنا۔ از افعال۔ مجرد (ن) ض) سے ہے۔

(۵) مُرْتَجِلًا: فی البدیہہ کلام کرنا۔ یہ از افعال مصدر سے از افعال بمعنی جلدی اور فی البدیہہ شعر پڑھنا۔ يقال: اِرْتَجَلَ الْكَلَامَ اي تكلم به من غير ان يُهَيَّأَ، یعنی بغیر تیاری کے فوراً حکم پر اشعار پڑھنا۔ مجرد رَجَلَ (س) رَجَلًا پیدل چلنا (ن) سے بھی آتا ہے۔ مزید افعال، تفعیل، تفاعل، افعال وغیرہ سے آتا ہے۔ اَلْوَجَلُ پیدل چلنے والا۔ جمع رَجَالٌ و رَجَلَةٌ۔

(۶) شَدًّا: از (ن) بمعنی زور سے گانا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔ شَدًّا اِشْدُوْا (ن) شَدُّوا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔ شَادٌّ و الجمع شُدَادَةٌ و شَادُوْنَ مثل دُعَاةٌ و دَاعُوْنَ۔

(۷) عَجَلًا: یہ عَجَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی کرنا۔ جو بَطِیُّ کی ضد ہے یہ صیغہ کھفت ہے از (س) بمعنی العاجل کقولہ تعالیٰ: اعجلتم امر ربکم۔ (اعراف) ولا تعجل بالقرآن (ظہ) اور یہ ”شدا“ کی ضمیر سے حال واقع ہے۔

(۸) تَبًّا: مصدر ہے اور یہاں ”تبا“ بواسطہ حرف جر (لام) مضاف ہے بمعنی ہلاکت و نقصان ہونا۔ یہ مفعول مطلق ہے اس کا فعل سماعی طور پر حذف کیا گیا ہے از (ض) تَبَّ (ن) تَبًّا بمعنی ہلاک ہونا۔ اور شارح رضی نے لکھا ہے کہ مفعول مطلق کا عامل چار مقامات پر قیاساً واجب الحذف ہے (۱) مصدر اپنے عامل کی طرف بہ واسطہ جر مضاف ہو جیسے تَبَّ السُّدَّ (ب) مصدر اپنے فاعل کی طرف بلا واسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے غَفْرًا نَكَ (ج) مصدر اپنے مفعول کی طرف بلا واسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: شَكَرَ اللَّهُ، او حَمِدَ اللَّهُ (د) مصدر اپنے مفعول کی طرف بلا واسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: مَعَاذَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ بعض حضرات نے مفعول مطلق کے عامل کا حذف مذکورہ مقامات پر سماعاً کہا ہے۔

(۹) خَادِعٌ: اسم فاعل بمعنی دھوکہ دینے والا یا دھوکہ میں آنے والا از خَدَعَ (ن) خَدَعًا اس کے معنی کبھی ظاہر ہونا اور کبھی گم ہونے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور (ف) خَدَعًا و خَدَعًا بمعنی دل میں کچھ ہو اور سامنے کچھ ظاہر کرنا۔ اس طور سے کہ برائی کسی کو معلوم نہ ہو۔ دھوکہ دینا، خَدَعٌ (بالفتح) بمعنی دھوکہ دینا۔ اس کے اصلی معنی چھپ جانے کے ہیں۔ قال تعالیٰ: وما یخدعون الا انفسهم۔ (۱۰) مُمَادِقٌ: وہ شخص ہے جس کی دوستی صاف نہ ہو۔ دوستی کے ساتھ نفاق و عداوت بھی ملائے۔ واصلہ مذق اللبیب مذاقاً خلطہ و مزجہ بالماء۔ مجرد، مَدَّقٌ (ن) مَدَّقًا سے بمعنی ملانا، خلط ملط کرنا۔

(۱۱) أَصْفَرٌ: زردی، پھیکا رنگ، صیغہ کھفت ہے از (ک)۔ اگر (ض) سے ہو تو صفر کے معنی ہے سیٹی بجانا۔ اور (س) صفر کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔ جمع صَفْرٌ، صِفْرٌ (بکسر الصاد) بمعنی خالی، نقطہ، کچھ نہیں، صَفْرٌ (بفتح الصاد) بمعنی سیٹی، صَفْرٌ (بضم الصاد) بمعنی سونا، پتیل۔ أَصْفَرُ افعال سے خالی کرنا۔ صَفْرٌ تفعیل سے بمعنی سیٹی بجانا، زرد بنانا۔ اور صَفْرٌ بمعنی پیلیا (مرض یرقان)۔ (۱۲) ذِي وَجْهَيْنِ: دو چہرے والا۔ سے مراد منافق بھی ہوتا ہے مگر یہاں دینار کے دونوں طرف کے نقش و نگار مراد ہیں۔ یا یہ کہ دینار کبھی اس کے پاس ہے کبھی اس کے پاس۔ وَجْهَيْنِ یہ تشبیہ ہے ”جہ“ کا بمعنی چہرہ۔ اور ”ذو وجہین“ سے مراد دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ۔ یا ذی وجہین سے مراد دینار کے دونوں طرف کے نقش و نگار ہیں۔ قال تعالیٰ: واقیموا وجوهکم عند کل مسجد۔ (الاعراف)

(۱۳) كَالْمُنَافِقِ: یہ نَفَقٌ (ن) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے یا کم ہونے کے ہیں۔ منافق یہ نفاق سے ماخوذ ہے۔ منافق کہتے ہیں جو باطن کے خلاف اظہار و اقرار کر لے۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔ اور نفاق کہتے ہیں۔ ہو الاظہار علی خلاف الباطن۔ انفق افعال سے بمعنی محتاج ہونا۔

(۱۴) يَبْدُو: یہ بَدَأَ (ن) يَبْدُو سے بمعنی ظاہر ہونا۔ اور افعال سے اِبْدَاءٌ مصدر ہے بمعنی ظاہر کرنا۔ اور بَدَأَ (ف) بَدَأَ بمعنی شروع کرنا۔ (۱۵) بَوَصَّفَيْنِ: یہ وَصَفٌ سے ماخوذ ہے یا صفت سے، صفت کہتے ہیں جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔ وَصَفَ (ض) وَصَفَا ای ماقام بالوصف۔ صفت ای ماقام بالموصوف۔

(۱۶) الْعَيْنُ: بمعنی آنکھ والجمع أَعْيُنٌ و عُيُونٌ۔ اور عَيْنٌ کی جمع عَيْنَاءُ بھی آتی ہے۔ بمعنی بڑی آنکھ والی۔ عَانَ يَعِينُ (ض) عَيْنًا نظر لگانا۔ (س) سے آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔ افعال سے أَعَانَ إِعَانَةً مدد کرنا۔

(۱۷) الْوَامِقُ: یہ وَمَقٌ يَمِيقُ (ض) مِقَّةٌ بمعنی دوست و عاشق ہونا، زیادہ محبت کرنا۔ بعض نسخوں میں (ن) سے ہے بمعنی اپنی پوری آنکھوں سے محبوب کو دیکھنا، یا غلط انداز نظر سے دیکھنا۔ اور وَمِيقٌ، مَوْمِيقٌ بمعنی محبوب پوری آنکھ اٹھا کر دیکھنا۔

(۱۸) مَعْشُوقٌ: صیغہ اسم مفعول۔ عَاشِقٌ صیغہ اسم فاعل۔ اس کا ماخذ ”عِشْقٌ“ ہے بمعنی عاشق ہونا، محبت کرنیوالا۔ والجمع عُشَاقٌ، عَاشِقُونَ۔ مصدر عَشِقُوا (س) بمعنی بے انتہاء محبت رکھنا۔ اور زَيْنَةُ مَعْشُوقٍ، و لَوْ عَاشِقٍ۔ یہ دونوں بدل ہیں و صفین سے۔

(۱۹) زَيْنَةٌ: زَانٌ (ض) زَيْنَةٌ بمعنی مزین کرنا، زینت دینا۔ زینت معشوق سے دینار کے نقش و نگار مراد ہے۔ اور یہاں زینت معشوق پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت اچھی ہوتی ہے پھر معشوق کی زینت سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دینار کی تشبیہ مجموعہ لون عاشق اور زینت معشوق سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جزء یعنی لون عاشق خراب ہے۔ لہذا جز کی خرابی سے کل بھی خراب ہو جاتا ہے۔



(۱۳) وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ يَدْعُو إِلَى إِرْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

(۱۴) لَوْلَاهُ لَمْ تَقْطَعْ يَمِينُ سَارِقٍ

(۱۵) وَلَا شَكَّ الْمَمْطُولُ مِثْلَ الْعَاقِقِ

ترجمہ:- (۱۳) اور اس دینار کی محبت حقیقت والوں (اولیاء کرام) کے نزدیک دعوت دیتی ہے خالق (خدا) کی ناراضی کے سبب کی طرف۔ (۱۴) اگر یہ دینار و اثری نہ ہوتا تو چور کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔ اور نہ ظاہر ہوتا کوئی گناہ کسی فاسق کی طرف سے۔ (۱۵) اور نہ تنگ دل ہوتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے۔ اور نہ شکایت کرتا قرض مانگنے والا، قرضدار کی تاخیر کی۔

(۱) حُبُّهُ: از (ض) بمعنی محبت کرنا۔ اور حِبٌّ یا إِضَافَةُ الْمَصْدَرِ إِلَى الْفَاعِلِ ہے۔ ای حِبٌّ أَحَدًا۔ او إِضَافَةُ الْمَصْدَرِ إِلَى الْمَفْعُولِ ہے ای حِبٌّ أَحَدًا يَا۔

(۲) يَدْعُو: از (ن) بمعنی بلانا، پکارنا۔ یہاں پر مراد ”سبب بننا“ ہے، مرتحقہ۔

(۳) إِرْتِكَابٌ: یہ مصدر ہے از إِتْعَالٌ بمعنی مرتکب ہونا، مباشر ہونا، کوئی ناشائستہ فعل کرنا۔ اس کا مجرد (س) سے ہے۔

(۴) لَوْلَاهُ: یہ مرکب ہے لو حرف شرط ہے اور لانا فیہ سے اور لا کی خبر واجب الحذف ہے۔

(۵) سُخْطٌ: و سُخْطٌ بمعنی غصہ، غیظ و غضب، ناراض ہونا۔ یا علماء و امراء کے غصے کو کہتے ہیں۔ سُخِطَ، (بضم السين و یفتح الحین) از (س) بمعنی ناراض ہونا۔ غصہ و غضب کرنا۔ السُّخْطُ ضد الرضاء و قیل انه لا یكون الا من الکبراء و العظماء۔ غضب عام ہے چاہے غریب کا غصہ ہو یا امیر کا غصہ ہو۔ اور سُخِطَ متعدی بھی ہوتا ہے یعنی ناراض کرنا۔ و اسْتِخَاطٌ بمعنی ناراض کرنا۔ باب افعال سے بھی

آتا ہے۔ کما فی التزیل: ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا أَمَامَا السُّخْطِ اللَّهِ۔ (محمد)

(۶) الْخَالِقُ: یہ خلق سے ہے بمعنی پیدا کرنے والا اندازہ کرنے والا۔ از (ن)۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ۔ (الحشر)

اور (س، ك) بمعنی پرانا ہونا۔

(۷) لَمْ تَقْطَعْ: یہ قطع مصدر سے ہے بمعنی کاٹنا، جدا اور الگ کرنا۔ از (ف) يقال قطع يده اور اس کے مصادر مَقْطَعًا و تَقْطَعًا بھی آتے ہیں۔ کاٹنا، جدا کرنا، الگ کرنا۔ اور "لم تقطع" یہ جواب ہے۔ لَوْلَا كَا، قَطَعَ (بفتح القاف) بمعنی کسی چیز کو آلہ کے ذریعہ دو ٹکڑے کر دینا اگر (بکسر القاف) قَطَعَ ہو تو معنی ہوگا بغیر آلہ کے کسی چیز کو دو ٹکڑے کر دینا۔

(۸) يَمِينٌ: یہ یسار کی ضد ہے بمعنی داہنا ہاتھ یا داہنی جانب والجمع اَيْمُنٌ، و اَيْمَانٌ و اِيَامِينُ و اِيَامِينٌ. اور اگر یمین کے معنی قسم کے ہوں تو اس کی جمع اَيْمُنٌ و اَيْمَانٌ آتی ہیں۔ فی التنزيل: و تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ (الصفة) اور یمین کی تصغیر يُمِينٌ آتی ہے جمع يَمَائِنُ ہے۔ يَمِينٌ (ك، س) يَمِينًا مصدر ہے۔

(۹) سَارِقٌ: بمعنی چور۔ سَرَقَ (ض) سَرَقًا و سَرَقَانًا و سَرَقَةً بمعنی اس نے چرایا۔ یا خفیہ طور پر بطور حیلہ کے لینا۔ اور سارق کی جمع سُرَاقٌ و سُرَقَةٌ۔ قال تعالیٰ: ان يسرق فقد سرق اخ له۔ (یوسف)

(۱۰) بَدَتْ: یہ بَدَا (ن) يَبْدُو اَبْدُو بمعنی ظاہر ہونا۔ اَبْدَاءُ اَزْ اَنْعَالٍ بمعنی ظاہر کرنا۔ بَدَاءٌ يَبْدَأُ (ف) بَدَأُ بمعنی شروع کرنا، آغاز کرنا۔
(۱۱) مَظْلَمَةٌ: یہ جمع ہے مَظَالِمٍ کی بمعنی وہ حق جو ظالم زبردستی چھین لے یا ظلم کے معنی نقص کے ہے۔ وہ مظلوم کا حق جو کسی ظالم سے چھین لیا جائے۔ اس سے مراد گناہ ہے۔ یہاں مَظْلَمَةٌ میں میم مصدر میسی ہے جو ظلم سے مشتق ہے۔ از (ض) بمعنی اندھیرا ہونا۔ اور جمع سے بھی آتا ہے۔

(۱۲) فَاسِقٌ: بمعنی بدکار و گنہگار۔ والجمع الْفُسَاقُ و الْفَسَقَةُ. فَسَقَ اى خُرُوجٌ عَنِ طَرِيقِ الْحَقِّ. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَفَسَقَ عَنِ امْرِيهِ. (الكهف) مَوْثِقٌ فَاسِقَةٌ جَمْعٌ فَاسِقَاتٌ و فَوَاسِقٌ. (ن، ض، ك) فَسَقًا، فَسُوقًا مصادر ہیں بمعنی طریق حق اصلاح سے الگ ہونا۔ فسق و فجور میں مبتلا ہونا۔

(۱۳) اِشْمَازٌ: شَمَزَ (ن) شَمَزًا بمعنی نفرت کرنا، مکروہ سمجھنا، بچنا، اشماز باب اقشعر سے بمعنی تنگ و منقبض ہونا یا دل کے تنگ و منقبض ہو جانے کے ہیں۔

(۱۴) بَاخِلٌ: یہ بُخِلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بخیلی کرنے والا، یا حسد کرنے والا۔ بَخِلَ (س) بَخْلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ والجمع بُخَالٌ اور بَخِيلٌ کی جمع بُخِلَاءٌ ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: الَّذِينَ يَبْخُلُونَ (الحديد) اور (ك) بَخْلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ اور بَخِيلٌ کی کوئی جمع نہیں آتی۔

(۱۵) طَارِقٌ: اسم فاعل بمعنی رات کو آنے والا، اور دروازہ کھٹکھٹانے والا۔ طَارِقٌ بمعنی مہمان کے ہیں، یا وہ مہمان جو رات کو آتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی رات کو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ از (ن) بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا۔ والجمع طُرُقٌ و اطْرَاقٌ. يقال طَرَقَ (ن) طَرَقًا و طُرُوقًا. جب کہ وہ رات میں آئے، اور اس کے معنی طمانچہ مارنا، ہتھوڑا مارنا، پانی گدلا کرنے کے بھی آتا ہے۔ كما فى الحديث: اَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ.

(۱۶) مَشَاكَا: يَشْكُو (ن) مَشَاكَا، مَشَاكَا و مَشَاكَا و مَشَاكَا بمعنی شکایت و گلہ کرنا۔

(۱۷) الْمَمْطُولُ: یعنی وہ شخص جس کا حق دینے میں دیر کی گئی ہو۔ یہ مَطْل سے ماخوذ ہے بمعنی کسی کے حق ادا کرنے میں تاخیر کرنا یہ مَطْل (ن) مَطْلًا بمعنی بار بار وعدہ کرنا یا مثال مٹول کرنا، یا مَطْمُول وہ قرض دینے والا کہ جس کے ادا نیگی قرض میں تاخیر کی گئی ہو۔ یا کسی کے واجب حق کو ادا کرنے میں تاخیر کرنا وٹالنا۔ کما فی الحدیث: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ.

(۱۸) الْعَائِقُ: وہ شخص ہے جو کسی کا حق روک رکھے۔ عَاق (ن) عَوَّقَاہِ وَاوَىٰ ہے بمعنی روکنا، ہٹانا۔ یا یائى ہے از (ض) بمعنی تاخیر یا دیر ہونا۔ وَالْجَمْعُ عَوَائِقُ وَعَوَّقَ آتَىٰ هُنَّ. کما فی التنزیل: قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمَعْوِقِينَ أَلَا تُصَافِحِينَ عَنِ طَرِيقِ الْخَيْرِ:



(۱۶) وَلَا أُسْتَعِيدُ مِنْ حَسُوذٍ رَاشِقٍ وَشُرْمَافِيهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

(۱۷) أَنْ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ

(۱۸) وَأَهَالِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقِ

(۱۹) قَالَ لَهُ قَوْلُ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ لَا رَأَىٰ فِيهِ وَضَلِكْ لِي فَفَارِقِ

ترجمہ:- (۱۶) اور نہ پناہ مانگی جاتی کسی حسد کرنے والے کے حسد سے (طعن و تشنیع سے)۔ (۱۷) اور اس دینار کی بری عادتوں میں ایک یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا ہے یہ دینارنگی کی حالت میں۔ (جب تھیل میں بند ہو)۔ مگر جب کہ بھگوڑے غلام کی طرح بھاگے (ہاتھ سے جب خرچ کرے)۔ (۱۸) خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دینار کو بلند مقام سے پھینک دیتا ہے (قدر نہیں کرتا)۔ اور خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جب کہ اس نے دینار سے سرگوشی کی مانند سچے دوست کے (اپنا راز کہا)۔ (۱۹) تو اس وقت اس نے اس دینار سے حق بات کہنے والے سچے انسان کی بات کہہ دی۔ رائے میری تیرے وصل کے متعلق نہیں ہے پس جدا ہو جا۔ یعنی میں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا اور تو دور ہو جا۔

(۱) أُسْتَعِيدُ: اس کا مصدر اُسْتَعَاذَ ہے از استفعال بمعنی پناہ طلب کرنا، "س، ت" طلب کیلئے یہ "عَوُذٌ" سے ماخوذ ہے اور "استعید" یہ عطف ہے "لم تقطع" پر اس میں اشارہ ہے۔ قل اعوذ برب الفلق کی طرف عَاذَ (ن) عَوُذًا بمعنی پناہ چاہنا۔

(۲) حَسُوذٌ: یہ حَسَدٌ کا مبالغہ ہے۔ بمعنی حسد کرنے والا۔ (ازن)۔ مر تھقیقہ۔

(۳) رَاشِقٌ: وہ شخص ہے جو تیر نشانہ پر مارے اور لگ جائے۔ اصل معنی سیدھا تیر مارنے والا۔ رَشِقٌ (ك) رَشَاقَةٌ بمعنی لطیف و خوبصورت ہونا۔ وَمِنْهُ رَشِيقٌ۔ یہ (ض) سے ہے بمعنی سیدھے قد والا شخص (ن) رَشِيقًا بمعنی پھینکنا، تیزی سے دیکھنا۔ یہ "رَشِقٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں۔ کما فی الحدیث: فَرَشِقُوهُمْ رَشِقًا.

(۴) شُرٌّ: مصدر ہے بمعنی برائی وَالْجَمْعُ شُرُورٌ. شُرٌّ ہر قسم کی برائی کو کہتے ہیں۔ خطا کیلئے شر اسم جامع ہے اور "شُرْمَافِيهِ" یہاں مبتدا ہے۔ اور "ان لیس" اس کی خبر ہے۔

(۵) اَنْ لَيْسَ: یہ خبر ہے ”شَرْمًا فِيهِ“ کی۔ لیس کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہے اور لیس معنی میں لانا فیہ ہے ورنہ اشکال ہوگا کہ لیس فعل پر کیسے داخل ہو گیا؟۔

(۶) اَلْخَلَاتِيقُ: یہ خَلِيفَةُ کی جمع ہے بمعنی طبیعت از (ن)۔ اور اس کے معنی مخلوق و عادت شریفہ کے بھی آتے ہیں۔ اور خَلَاتِيقُ کے معنی کنویں کے بھی آتے ہیں، جو کھودا جا رہا ہو۔

(۷) يُغْنِي: اِعْنََاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی بے پرواہ کر دینا، غنی کر دینا، نفع دینا۔

(۸) اَلْمَضَائِقُ: یہ مَضِيقُ کی جمع ہے بمعنی تنگ جگہ، تنگی، امر، و مشکل کام۔ یہ سَعَدٌ کی ضد ہے ضَاق (ض) ضَيْقًا و ضَيْقًا بمعنی تنگ ہونا۔ اور فِي الْمَضَائِقِ۔ یہ حال ہے اسی حال كُونِكَ فِي الْمَضَائِقِ۔ احوال كُونِهِ فِي الْمَضَائِقِ۔ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ظرف ہے کہ اس سے مراد تنگ ہتھیلی ہے اس لئے کہ وہ بھی درہموں کے لئے تنگ جگہ ہے اول صورت یہ معنی ہونگے کہ یہ تکالیف میں نفع نہیں دیتا اور دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے۔ کہ یہ نفع نہیں دیتا حالانکہ وہ ہتھیلی میں ہے۔

(۹) فَرَّ: (ض) فَرَّ، فَرَّارًا و مَفْرًا و مَفْرًا بمعنی بھاگنا۔ اور یہ استثناء عموم حال سے ہے اسی فی وقت من الاوقات الالہذا الوقت کیونکہ از ظرف زمان ہے۔ اور فَرَّ کے اصل معنی ہیں کشفِ حال ہے اور ”فرار“ یہاں مفعول مطلق للنوع ہے۔

(۱۰) اَلْاَبْقُ: بھاگنے والا غلام (بھگلوڑا) جمع اَبْقُ و اَبَاقُ آتی ہیں۔ از (ض، ن، ہ) بمعنی بھاگنا، انکار کرنا، اوپر اِسْحَابًا، اَبَاقًا، اَبَاقًا یعنی اپنے آقا کے پاس سے بھاگنا۔

(۱۱) وَاَهَا، وَاَهَا، وَاَهْ كَلِمَةٌ تَعِجُ بِهٖ۔ جو اظہار پسندیدگی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ اور آہا، افسوس ظاہر کرنے و حسرت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: وَاَهَا عَلٰی مَافَاتٍ۔ وَاَهَا، مفعول مطلق ہے مگر فعل میں لفظ نہیں آتا لہذا (فعل) جَطَابٌ و حَسَنٌ وغیرہ نکالتے ہیں۔

(۱۲) يَقْذِفُ: (ض) قَذَفًا بمعنی پھینکنا، ڈالنا، فعل بد کی انتہاء کرنا، تہمت لگانا، اور بغیر سوچے سمجھے بک دینا۔ يقال قَذَفَهُ بِكَذَا یعنی اس پر تہمت لگائی۔ وفي التنازل: قل ان ربي يقذف بالحق ويقذفون بالغيب۔ (سبا)

(۱۳) خَالِقُ: بمعنی نہایت بلند پہاڑ جس پر گھاس وغیرہ کچھ نہ ہو گیا وہ مونڈا ہوا ہے۔ و الجمع خَلَقَةٌ. يقال جاء من خالق: وہ بلند جگہ سے آیا۔ ومنه اَلتَّخْلِيقُ بمعنی مونڈنا۔ وفي القران: محللقين رؤسكم ومقصرين الخ (الفتح) حَلَقٌ (ض، ن) بمعنی مونڈ دینا اور خَالِقُهُ: برے کام کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں مراد ”اونچا پہاڑ، بڑا پہاڑ، اونچے پہاڑ سے پھینک دینا“ یا مراد عزت و قدر نہ کرنا ہے۔ اور خالق میں جو ”من“ داخل ہے وہ يقذف کا صلہ ہے۔ شیخ الادب فرماتے ہیں یہاں مونڈنے والے کے معنی مراد لیس اور اس کو حال بنائیں يقذفہ کی ضمیر منصوب سے۔ اس لئے کہ اس میں مبالغہ بہت ہے۔

(۱۴) نَاجَاةٌ: اس کا مصدر مُنَاجَاةٌ. از مفاعله آہستہ سے کلام کرنا۔

(۱۵) نَجْوِيٌّ: وہ بھید جو آدمیوں کے درمیان ہو یا سرگوشی کرنا۔ اس میں ضمیر مفعول راجع ہے دینار کی طرف ہے۔ یعنی راز دارانہ گفتگو۔ نَجَاةٌ (ن) نَجَاةٌ، نَجْوًا و نَجَاءٌ بمعنی نجات پانا۔ النجوى اسم ہے مناجات کا، بھید، راز یہ وصف بالمصدر ہے اس میں واحد جمع برابر ہے۔

(۱۶) اَلْوَامِيقُ: بمعنی دوست و عاشق از (ح، ض) و مَقَامًا مَقَامَةً بمعنی محبت کرنا، ومنه اَلْوَمِيقُ و اَلْمَوْمُوقُ بمعنی محبوب۔

- (۱۷) قَوْلُ الْمُحِقِّ: یہ مفعول مطلق للنوع ہے۔ وهو قول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ: طلق الدنيا الدينار ثلثا۔
 وقول عمر ابن الخطاب رضى الله عنه وهو: ياصفراء يا بيضاء غير غيرى۔
- (۱۸) لا رَأَى لِي: میں لام اضافت کیلئے ہے۔ اى لا رَأَى اور رَأَى کی جمع آراء ہے۔ رَأَى (ف) رَأَى۔
- (۱۹) وَصَلِكَ: وَصَلَ (ض) يَصِلُ بمعنی ملنا، متصل ہونا۔ اور اِنصَال کے معنی ملا دینے کے ہیں، ازافعال۔ اور ”لا رَأَى فِى وَصَلِكَ“ بعض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ وبقول بعض، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے۔
- (۲۰) فَفَارِقِ: صیغہ امر از مفاعله بمعنی جدا ہونا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے، مرتحقیقہ۔



فَقُلْتُ لَهُ مَا اغْرَزَ وَبَلَكَ فَقَالَ الشَّرْطُ اَمَلِكُ فَفَنَفَحْتُهُ بِالِدَيْنَارِ الثَّانِي. وَقُلْتُ لَهُ عَوِذُ هُمَا بِالْمَثَانِي
 فَالْقَاهُ فِي فَمِهِ وَ قَرْنَهُ بِتَوَامِهِ وَانْكَفَا بِحَمْدِ مَعْدَاهُ وَ يَمْدَحُ النَّادِي وَ نَدَاهُ قَالَ الْحَارِثُ بِنُ هَمَامٍ فَتَاجَانِي
 قَلْبِي بِأَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ. وَأَنَّ تَعَارُجَهُ لَكَيْدٌ.

ترجمہ:- پس کہا میں نے اس سے کہ کثیر ہے تیری بارش (علم و حکمت) پس اس نے کہا کہ شرط پوری کرنا زیادہ مالک ہے (لازم ہے) پس دیا میں نے اس کو دوسرا دینار۔ اور کہا میں اس سے ان دونوں کو تعویذ بنا لے سورہ فاتحہ ساتھ۔ یعنی شکریہ میں فاتحہ پڑھ۔ پس ڈال لیا اس نے دوسرے دینار کو بھی اپنے منہ میں۔ اور ملا لیا اس نے جڑواں کے ساتھ (پہلے دینار کے ساتھ) اور واپس ہوا وہ شخص اس حال میں تعریف کرتا تھا اپنی صبح آنے کی۔ اور مدح کرتا تھا مجلس کی اور اس کی عطاء کی۔ حارث ابن ہمام نے کہا کہ پس آہستہ سے کہا میرے دل نے تحقیق کہ یہ ابو زید سروجی ہے۔ اور لنگڑا بننا ضرور کسی دھوکہ سے ہے (اڑراہ کر ہے) یا اس کی چال ہے۔

- (۱) مَا اغْرَزَ: یہ فعل تعجب ہے، بمعنی کس قدر کثیر ہے اور غُرِيزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کثیر ہے از (ک) زیادہ ہونا۔
- (۲) وَبَلَكَ: بمعنی تیز بارش اور بڑی بوندوں کی بارش، یہاں کنایہ ہے ”زیادتی بلاغت و معرفت علم“ سے (ازض) اور وہ بل مفعول واقع ہے۔
 قَالَ تَعَالَى: فَاَصَابَهُ وَاَبَلَ۔ (البقرہ)

(۳) الشَّرْطُ: (بسکون الرء) بمعنی کسی چیز کو لازم پکڑنا اس کی جمع شرائط آتی ہے۔ (وبفتح الرء) شَرْطٌ بمعنی علامت اس کی جمع اَشْرَاطٌ ہے۔ کمافی الحدیث ان من اشرط الساعة۔ از (ن، ض) اور شَرْطٌ کے معنی کمینہ اور زلیل کے بھی آتے ہیں اور یہاں یہ عبارت محذوف ہے ”والشرط املك لنفسك منك“ یا یہ ”املك عليك منك“ محذوف ہے اور والشرط الخ۔ یہ جملہ سب سے پہلے افعی جزمی حکیم عرب نے کہا تھا، ان کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی وہ اس کے پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا تو، افعی نے کہا ”والشرط املك الخ“۔ وَالشَّرْطُ میں معطوف علیہ محذوف ہے ای انت مادح یا انت مدحتی والشرط املك لك من غیره التزام الشیء۔ قال تعالیٰ: فقد جاء اشرطها۔ (محمد)

(۴) نَفْحَةٌ: مصدر. نَفَحَ (ف) نَفْحًا وَنَفْحًا وَنَفْحًا وَنَفْحًا بمعنی خوشبو پھیلانا، خوش بو کی مہک پھیلانا، یا ہوا کا چلنا اور خوشبودیانا۔ يقال نفعه بكذا ای اعطاه. خوشبو کا پھیل جانا، عطاء کرنا، مہکنا. نَفْحٌ کے معنی خوشبودیانا، دیدنا، چوپائے کالات مارنا۔ یہاں ”دیدنا“ مراد ہے۔

(۵) عَوِدٌ: از تفعیل تَعْوِدُ مصدر ہے بمعنی پناہ دینا یا پناہ مانگنا مجرد (ن) سے ہے اور جس کے ذریعہ پناہ طلب کی جاتی ہے اس پر ”باء“ داخل ہوتی ہے۔ اور جس چیز سے پناہ مانگی جاتی ہے اس پر ”من“ داخل ہوتا ہے۔

(۶) الْمَثَانِي: مثنیٰ کی جمع ہے بمعنی آیات قرآنی، یا الحمد شریف، یا دوسرا یا یہ ثنیٰ بالقصر کی جمع ہے بمعنی ربط یعنی باجہ کے پہلے تار کے بعد والے تار کو کہتے ہیں۔ اور وادی کے موڑ کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ اور مثنائی، قرآن کی آیتیں۔ یا مطلق کوئی سورت قرآن یا خاص سورہ فاتحہ اسلئے کہ وہ دو دفعہ نازل ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ مکہ میں دوسری بار مدینہ میں۔ یا اس لئے کہ نماز میں کم از کم دو بار پڑھی جاتی ہے۔ ثنی (ض) ثنیاً بمعنی موڑنا، ثنی تفعیل سے دوہرا کرنا۔

(۷) فَأَلْقَاهُ: از افعال اس کا مصدر الْقَاءُ ہے بمعنی ڈال دینا۔ مجرد (س) سے ملاقات کرنا۔ اور یہ الْقَى متعدی بنفسہ ہے اور کبھی بآء کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتا ہے۔ وفي القرآن: فكَذَلِكَ الْقَى السَّامِرَى۔ (ظہ)

(۸) فَمَهُ: (فم۔ بحركات الثلاثة بالفاء) وہ منہ جو کھانے یا بات کرتے وقت کھلتا ہے۔ اصل میں قُوَّةٌ تهاو الجمع أَقْوَاهُ اور نسبت کی وجہ سے فَمِيٌّ اور فَمِيٌّ کہتے ہیں۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ (احزاب) فَاهُ يَقُوهُ (ن) فَوَّهًا تَصْغِيرُ قُوِيَّةٌ بَهْرُكُنَا۔ فَمٌ كَاتِنِيَّةٌ فَمَانٌ، فَمَوَانٌ، فَمِيَانٌ وَالْجَمْعُ أَقْوَاهُ لَيْكِنَ بَاعْتِبَارِ أَسْوَاطِ الْجَمْعِ أَفْوَاهٌ. فَوِيَّةٌ (س) فَوَّهًا بِمَعْنَى فَرَاخٍ دَهْنٌ هَوْنًا، تَفْوُّهُ تَفْعَلُ سَعَةً بَوْلَانًا. فَوَاهٌ مَفَاوَهَةٌ، وَفَاوَاهَا، مَفَاهَاةٌ. كَتَفَوَّكُوا كَرْنَا، مَفَاخَرْتُ كَرْنَا، اسْتَفْعَلُ وَتَفَاعَلُ سَعَةً بِيهِ آتَا بَعْدَ.

(۹) قَرْنٌ: مصدر (ض) سے ہے بمعنی ملنا و جمع کرنا۔ يقال قرن الشيء بالشيء قرنا. ای وصله اليه۔ اور افعال سے اقتران مصدر بمعنی ملنا۔ اور مفاعله سے قَارِنٌ بمعنی ہم نشینی کرنا، ساتھ رہنا۔ قَرْنٌ بمعنی سینگ، صدی، زمانہ، نسل۔ جمع قُرُونٌ۔ قَرْنٌ بمعنی ہم عمر، نظیر، مثل، جمع أَقْرَانٌ۔ قُرُونَةٌ پیشانی۔ قَرِينَةٌ۔ علامت جمع قرآن۔

(۱۰) تَوَأَّمٌ: وہ دو بچے جو ایک لٹن سے ایک ساتھ پیدا ہوں۔ وَالْجَمْعُ تَوَأَّمٌ، وَتَوَأَّمٌ أُمَّ وَتَوَأَّمَةٌ۔ ہمزاد، جڑواں۔

(۱۱) فَأَنْكَفَأُ: از افعال انكفاء مصدر ہے ماخوذ كَفَأُ سے بمعنی واپس ہونا، لوٹنا۔ يقال انكفاء القوم ای رجعوا۔ مجرد فتح سے ہے لوٹنا، پھیرنا۔ اور انكفاء کی ضمیر فاعل ہے جو راجع ہے شخص کی۔

(۱۲) مَغْدَاهُ: یہ غداء سے مصدر میسی ہے بمعنی صبح کا وقت (ن) غَدْوَةٌ سے بمعنی صبح کو آنا۔ بصورت مصدر میسی بمعنی صبح کو آنی کی جگہ، یا وقت مراد ہے۔ اگر اسم ظرف مراد ہو۔ اور يَحْمَدُ مَغْدَاهُ یہ موقع میں حال ہے ”انكفاء“ کی ضمیر سے۔

(۱۳) يَمْدَحُ: مَدَحٌ (ف) مَدَحًا بمعنی تعریف کرنا۔ قد مر تھقیقہ۔

(۱۴) الْأَنْدَادِي: بمعنی مجلس از لری یعنی جب تک لوگ اس میں موجود ہیں وَالْجَمْعُ أَنْدِيَّةٌ وَنَوَادِي وَجَمْعُ الْجَمْعِ أَنْدِيَّاتٌ، مر تھقیقہ۔

(۱۵) نَدَا: (ن) بمعنی عطاء کرنا، فضل و خیر بخش کرنا، دینا، نَدَى مصدر ہے وَالْجَمْعُ أَنْدَاءٌ وَأَنْدِيَّةٌ.

(۱۶) فَنَجَانِي: از مفاعله مناجات مصدر ہے بمعنی سرگوشی و آہستہ سے کان میں بات کہنا اور ”نَجَانِي“ کا مفعول۔ ”بأنه“ ہے نَجَا (ض) نَجَاوٌ نَجِيًّا جلدی کرنا۔ نَجَا (ن) نَجَاوٌ سے سرگوشی کرنا۔

(۱۷) تَعَارَ جَهٌ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی تکلف لنگر اہننا۔ واصله عرج الرجل عَرَجًا بمعنی لنگڑا ہونا۔ وَالْجَمْعُ عُرُجٌ

وَعُرْجَانٌ (ف، س، ك) بمعنی لنگڑا ہونا۔ مَوْنُثٌ عَرَجَاءُ اور نصر سے عُرُوجٌ کے معنی ہے چڑھنا۔ ومنہ المعراج۔
 (۱۸) كَيْدٌ: بمعنی خفیہ تدبیر، بے خبری کی حالت میں دشمن کو تکلیف پہنچانا۔ نیز مکر و فریب دھوکہ کے معنی بھی مستعمل ہے۔ کما فی
 القرآن: ان کید کن عظیم (یوسف) والجمع اکیاد، کیاذ۔ از (ض) کیدًا بمعنی مکر کرنا، مکر سکھانا۔ اور مع سے کَادٌ یَکَادُ
 بمعنی فریب ہونا۔ کید یہ جیلہ کی ایک قسم ہے کبھی یہ مذموم ہوتا ہے۔ کبھی مدوح لیکن اکثر ذم میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اور مکیذۃ
 بمعنی دھوکہ بازی جمع مکیذات۔



فَاسْتَعَدَّتْهُ وَقُلْتُ لَهُ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشِيكَ فَاسْتَقِمْ فِي مَشِيكَ فَقَالَ إِنَّ كُنْتَ ابْنَ هَمَامٍ فَحَيِّتْ
 بِاِكْرَامٍ وَحَيِّتْ بَيْنَ كِرَامٍ. فَقُلْتُ اَنَا الْحَارِثُ. فَكَيْفَ. حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ .
 ترجمہ:- پس میں نے واپسی چاہی اس سے اور کہا میں نے اس سے بیشک کہ پہچانا میں نے تیرے حسن کلام سے (تکلفی کلام سے)
 پس تو اپنی چال چلن میں سیدھا ہو جا۔ پس اس شخص نے (ابوزید سروجی) نے کہا کہ اگر تو حارث بن ہمام ہے۔ تو زندہ رکھے خدا
 تعالیٰ تجھے عزت کے ساتھ یا سلام کیا جائے اکرام کے ساتھ۔ اور تو بزرگوں کے درمیان زندہ رہے۔ پس اس نے کہا کہ میں
 حارث ہوں۔ پس تیرا کیا حال ہے حوادث زمانہ کے ساتھ۔

(۱) اِسْتَعَدَّتْ: یعنی لوٹنے کو طلب کرنا۔ اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے۔ ای طلب العود یعنی لوٹنے کو طلب کرنا یا خواہش
 کرنا، دوبارہ لوٹوانا۔ از استعمال۔ اس کا مجرد۔ عَادَ (ن) عَوْدًا. اَعَادَ اَعَادَةً افعال سے دُہرانا۔ اِغْتَادًا: عادی ہونا۔
 (۲) عَرَفْتُ: معرفت سے بمعنی پہچانا (ض) اور قَدْ عَرَفْتُ صیغہ متکلم معروف یا صیغہ مخاطب مجہول ہے۔

(۳) بِوَشِيكَ: یعنی وَشِيٌّ وَوَشِيَةٌ (ض) بمعنی چغلی کرنا، جھوٹ بولنا، مزین کرنا، کپڑے پر نقش کرنا۔ بمعنی کپڑے کے نقش و نگار و
 منقش کپڑا۔ کقولہ تعالیٰ: مَسْلَمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا (البقرہ) اور وَشِيٌّ کی جمع وَشَاءٌ آتی ہے۔ (ازض) بمعنی رنگوں اور نقش و نگار سے
 مزین ہونا۔ شِيَةٌ بمعنی داغ، دھبہ، غالب رنگ۔ وَالْجَمْعُ شِيَاءٌ. وَشِيٌّ کے اصلی معنی ہیں زینت دینا اور جھوٹ میں بھی بناؤ
 سنگھار سے کام لیا جاتا ہے۔ لہذا اس کیلئے وَشِيٌّ مستعمل ہوتا ہے اس کے معنی رنگ برنگ کرنا، منقش کرنا، اور کثیر ہونا۔

(۴) مَشِيكَ: بمعنی چال، رفتار. مَشِيًّا وَتَمَشَاءٌ (ض) بمعنی چلنا خواہ تیزی سے ہو آہستہ سے (س) سے بمعنی جلدی چلنا۔

(۵) حَيِّتْ: بمعنی سلام کرنا یا حَيَّاكَ اللهُ کہنا حیاتِ مصدر ہے۔ اکرام و تعظیم کرنا از تفعیل اس کا مجرد (س) سے ہے (بغیر تشدید الباء)
 حَيِّتْ بمعنی زندہ رہنا، باقی رکھنا۔

(۶) اِكْرَامٌ. مصدر از افعال بمعنی بزرگ ہونا۔ اور كِرَامٌ، كَرِيمٌ کی جمع ہے اور کریم کی جمع كِرْمَاءٌ بمعنی شریف، مہمان نواز، معزز، بخشنے
 فیاض۔ وشرفاء جو لئیم کی ضد ہے۔ قَالَ تَعَالَى: اِنِّى الْقِىُّ اِلَى كِتَابِ كَرِيْمٍ۔ (النمل)

(۷) اَلْحَوَادِثُ: میں واو بمعنی مع کے ہے۔ یہ حادث کی جمع ہے یعنی وہ چیزیں جو تم پر آئیں خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ یقال حوادث الدهر یعنی
 زمانہ کے مصائب۔ اور الاحداث یا تو مرفوع ہے بطریق عطف ہے یا مفعول معہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے افعال احداث، پیدا کرنا،

ایجاد کرنا۔ تہ حدث تفاعل سے گفتگو کرنا۔ استحدث پیدا کرنا، حدث (ن) حُدُوْنَا۔ نوید ہونا، واقع ہونا۔



فَقَالَ: اِنْقَلَبْ فِي الْحَالِيْنَ، بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَاِنْقَلِبْ مَعَ الرِّيْحِيْنَ زَعْرَعٍ وَرَخَاءٍ فَقُلْتُ كَيْفَ اِدْعَيْتَ

الْقَزْلَ.

ترجمہ:- پس اس نے کہا کہ زمانہ کی دونوں حالتوں یعنی کبھی سختی و کبھی فراخی میں التا پلٹتا رہتا ہوں اور زمانہ کی دونوں ہواؤں (سخت و نرم) میں پھرتا رہتا ہوں۔ پس کہا میں نے (صاحب کتاب) نے کس طرح دعویٰ کیا تو نے لنگڑے پی کا۔ یعنی کیوں لنگڑے بنے ہو۔

(۱) اِنْقَلَبْ: بمعنی الٹ پلٹ ہونا۔ از تفاعل، قَلَبَ (ض) قَلْبًا، پلٹ دینا (ن) سے دل پر مارنا (س) سے لٹے ہونٹ والا ہونا۔ افعال تفعیل افعال تفاعل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ وفي التنزيل: تتقلب فيه القلوب والابصار۔ (النور)

(۲) بُؤْسٍ: بمعنی شدت، رنج، دکھ، فقر و فاقہ، سختی۔ جمع ابؤاس ہے۔ از (س) بمعنی سخت محتاج ہونا، فقیر ہونا۔ بؤس اور رخاء یہ دونوں ”حالیین“ سے بدل واقع ہیں۔ بُؤْسٍ، بؤس دونوں کے معنی سختی کے ہیں۔ اور ذولگانے سے تخصیص ہو جاتی ہے۔ ذو بؤس بمعنی شجاعت والا، ذو بؤس۔ مصیبت والا۔ بنیس سے ہے اور (ك) بؤس بمعنی شجاعت ہونا، سخت ہونا۔ قال تعالیٰ: اخذنا اهلها بالباساء والضراء۔ (الأعراف)

(۳) رَخَاءٍ: بمعنی وسعت، عیش و تن آسانی، (ن، س، ف) بمعنی فراخی عیش میں ہونا، مبارک ہونا۔ كما في الحديث: اذكر الله في الرخاء يذكرك في الشدة۔ (ك) رُخَاوَةٌ بمعنی نرم ہونا۔ اور بؤس اور رخاء یہ دونوں بدل تفصیل ہیں۔ اور بدل تفصیل وہ ہے جو مبدل منہ کی تفصیل بیان کرے۔

(۴) اِنْقَلَبْ: اس کا مصدر انقلاب ہے از افعال بمعنی پھرنا۔ كما في القرآن: وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔ (الشعراء)۔ (ض، س، ن) سے۔ قدر تحقیقہ۔

(۵) مَعَ: اس کے اندر اختلاف ہے۔ بقول بعض حرف ہے اور حقیقت میں یہ اسم ہے۔ اور یہ مَعَ و مَعِ دونوں طرح مستعمل ہے اور اسم ہے جو مضاف ہو کر مستعمل ہے اور اس وقت اس کے تین معانی ہوتے ہیں (۱) اجتماع و مصاحبت، جیسے اللہ مَعَكُمْ (ب) وقت اجتماع جیسے جنتك مَعَ الْعَصْرِ (ج) بمعنی عند جیسے جنت من مَعَ الْقَوْمِ۔ (مصباح اللغات: ۸۲۷)

(۶) رِيْحِيْنَ: یہ تشبیہ ہے رِيْحٍ کا یعنی جو ہوا ضرر پہنچائے۔ اور جو ہوا نفع پہنچائے اس کو رِيْحٍ کہتے ہیں لیکن شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو مشترک سمجھتے ہیں۔

(۷) زَعْرَعٍ: از زاب بَعَثَ بمعنی تیز چلنے والی ہوا۔ یعنی وہ ہوا جو درختوں کو ہلا کر اکھیر دیتی ہو۔ اس کا ثلاثی مجرد سے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ صیغہ کھفت ہے بمعنی ہلانے والی چیز مراد تیز چلنے والی ہوا۔ اور زَعْرَعَةٌ کے اصلی معنی ہے کسی چیز کو اکھیرنے کیلئے حرکت دینا۔

(۸) رُخَاءٍ: (بضم الراء) بمعنی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا۔ یعنی بھینی بھینی ہوا جس کو نسیم کہتے ہیں جو کسی چیز کو نہ ہلائے۔ جو زَعْرَعٍ کی ضد ہے۔ اور رُخَاءٍ و زَعْرَعٍ یہ دونوں بدل ہیں، رِيْحِيْنَ سے۔ رُخَاءٍ اور نَسِيْمٍ میں کچھ فرق ہے صبح کو جو ہوا چلتی ہے اس کو نسیم کہتے ہیں

اور رُخاء عام ہے، اور عام طور پر ہوا کے لئے ۲۳ تیس الفاظ مستعمل ہیں جو پندرہ قسموں پر منقسم ہیں۔ وفی التنزیل: فسخر نالہ الريح تجری بامره رخاء (ص). (افاضات ص: ۱۲۵)

(۹) اِدْعَيْتْ: اس کا مصدر اِدْعَاءُ ہے اِتِّعَالَ سے بمعنی دعویٰ کرنا، ناحتی کسی چیز کو اپنے لئے ثابت کرنا۔ ماخوذ دعاء سے، بلانا۔
(۱۰) اَلْقَوْلُ: از (س) بمعنی لنگڑا ہونا، اس کے اصلی معنی ہیں وہ پنڈلی جو پتلی ہوگی ہو یا ایسا لنگڑا پن جو پتلی پنڈلی سے ہو۔



وَمَا مِثْلُكَ مِنْ هَزَلٍ فَاسْتَسْرَ بِشْرُهُ الَّذِي كَانَ تَجَلَّى ثُمَّ اَنْشَدَ حِينَ وَلِي.

(۲۰) تَعَارَجْتُ لَارَعْبَةَ فِي الْعَجْرَجِ وَلَكِنْ لَأَفْرَعُ بِأَبِ الْفَرَجِ

(۲۱) وَأَلْقَى حَبْلِي عَلَى عَارِبِي وَأَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجَ

(۲۲) فَإِنْ لَأَمْنِي الْقَوْمُ قُلْتُ اعْدِرُوا فَلَيْسَ عَلَيَّ أَعْرَجٌ مِنْ حَرَجٍ

ترجمہ:- حالانکہ تم جیسا شخص مذاق نہیں کر سکتا۔ پس ان کے چہرے کی رونق (چمک) جاتی رہی (پڑمزدگی چھا گئی) پھر جاتے وقت اس نے یہ اشعار پڑھے۔

(۲۰) لنگڑا بنانا میں لنگڑا پن سے رغبت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ خوش حالی و کشادگی رزق کے دروازہ کو کھٹکھاؤں۔ (۲۱) اور ڈال دیا میں نے اپنی رسی کو اپنے کوہان (گردن) پر۔ اور چلوں میں ان لوگوں کے راستہ پر جنہوں نے اچھے کو برے سے ملایا ہے۔ (جانوروں کی طرح ادھر ادھر منہ مارتا پھرتا ہے)۔ (۲۲) پس اگر ملامت کریں لوگ مجھے تو میں کہوں گا کہ تم مجھے معذور سمجھو۔ اس لئے کہ لنگڑے پر (اس میں) کوئی حرج (تنگی، مضائقہ) نہیں ہے۔

(۱) مِثْلُ: جمع امثال، مِثْلُ، امثلة بمعنی نظیر، مقدار، شہ۔ الامثلة۔ شعر جو مثال میں پیش کیا جائے۔ جمع امثیل و امثولات. التمثال۔ مجسمہ، تصویر۔ جمع تمثیل. الممثل بمعنی شبیہ، نظیر، عمدہ جمع مُمثل. الامثل جمع امثیل بمعنی افضل، مُمثل (ن) مُمثلاً بمعنی مانند ہونا۔ مُمثل (ض) مُمثلاً و مُمثلة بمعنی عذاب دینا۔ مُمثل (ك) مُمثالة بمعنی افضل ہونا۔

(۲) هَزَلٌ: صیغہ ماضی (ن، ض) هَزَلٌ بمعنی لغو باتیں کرنا، یعنی ایسی بات کرنا جس میں حکم کا کچھ قصد نہ ہو۔ اگر (س) هَزَلٌ لا ہون بمعنی لاغر ہونا۔ و هَا زَلٌ بمعنی مزاح کرنے والا۔ وفی الحدیث: ثلث جدهن جدو هزلهن هزل. وقوله تعالیٰ: وما هو بالهزل.

(۳) فَاسْتَسْرَ: از استفعال مصدر استسرا بمعنی بہت زیادہ آہستہ سے بات کرنا، یا بہت زیادہ چھپ جانا۔ اس میں سین تاء مبالغہ کیلئے ہے۔

(۴) بِشْرٌ. (بکسر الباء) بمعنی چہرے کی کشادگی بِشَاشَةٌ اَلْوَجْهِ یعنی چہرہ کی رونق۔ از (ض، س) اور اِنْشَارٌ کے معنی خوشخبری دینا اور اِنْشِشَارٌ کے معنی خوشخبری حاصل کرنا۔

(۵) تَجَلَّى. یہ واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے۔ از تَجَلَّى بمعنی ظاہر کرنا یا ہونا۔ اور بَجَلَّى بِمَعْنَى يَجْلُو (ن) جَلَوْا بمعنی ظاہر ہونا یا ظاہر کرنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) وَلِيٌّ: یہ تَوَلَّى مصدر سے بمعنی پیٹھ پھیر لینا۔ از تَعَمُّلٌ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: يُولُوْكُمْ الْاَدْبَارُ (الآیۃ) اور کبھی اقبال کے معنی بھی مستعمل ہے۔ اور تَوَلَّى کے معنی بھی پیٹھ پھیرنے کے ہیں۔
(۷) تَعَارُجُ: از تَعَالَى بمعنی بتکلف لنگڑا بنا، مَأْخُذٌ مِنَ الْعُرْجِ (ك، ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا۔ واز (ن) بمعنی اوپر کو چڑھنا اس کا مصدر عروج ہے، مرتحقہ۔

(۸) لَا رَغْبَةَ: بمعنی رغبت نہ کرنا، از (س) اور لا رغبة یہ مفعول لہ ہے۔ ترجمہ یوں ہے ”نہ بوجہ رغبت کرنے کے“ لا جزء کلمہ بن گیا۔
(۹) الْعُرْجُ: (ن) مصدر عُرُوْج بمعنی اوپر کو چڑھنا (س، ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا ہونا۔
(۱۰) قَرَعٌ: بمعنی کھٹکھٹانا از (ف) يقال قرع الباب اور لا قرع میں لام کئی ہے۔
(۱۱) بَابٌ: بمعنی دروازہ، فصل، ابتداء، والجمع أَبْوَابٌ وَبِيَابٌ. ومنه أَبْوَابٌ بمعنی دربان۔ (ن) بَوَّابٌ بمعنی دربان ہونا، دروازہ کو لازم پکڑنا۔

(۱۲) الْفُرُجُ: (بفتح الراء) بمعنی کشادگی یعنی وہ شخص جو دل میں کچھ نہ چھپا سکے۔ يقال فرج الله عنه الغم. ای کشفه واذهبه. (بسكون الراء) بمعنی شرمگاہ عورت، اور مصدر بھی از (ن، ض) کشادگی، کشادہ ہونا۔ ومنه فرج. والجمع فُرُوجٌ۔
(۱۳) أُلْقِيٌّ: صیغہ مضارع متکلم منصوب ہے القاء مصدر سے بمعنی ڈالنا۔ از افعال اور ”القاء جبل علی الغارب“ سے کنایہ ہے جہاں جی چاہے چلے جانے سے۔ اور یہ عطف ہے ”أَقْرَعُ“ پر یا یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔

(۱۴) حَبْلِيٌّ: بمعنی رسی، بندھن، یا باندھنے کی چیز والجمع حِبَالٌ وَحُبُلٌ وَحُبُولٌ وَأَحْبَالٌ وَحُبُولَةٌ. يقال حبلك علی غاربك یعنی تو آزاد ہے جو جی چاہے سو کر۔ از (ن) حَبْلًا بمعنی رسی سے باندھنا۔ اور اہل عرب عورتوں کو کہتے ہیں حَبْلُكَ عَلَيَّ غَارِبِكِ. ای أَمْرُكَ إِلَيْكَ فتوجھی حیث شئت لا مانع لك لا حابس۔

(۱۵) غَارِبٌ: اونٹ کے گوہان کو کہتے ہیں (کندھا) لیکن مراد آزادی ہے۔ يقال حبلك علی غاربك یعنی آزاد ہو جو چاہے کرو۔ یا غَارِبٌ کے معنی ہے پیٹھا اور گردن یا گوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ ہر چیز کا اعلیٰ حصہ والجمع غَوَارِبٌ۔
(۱۶) أَسْلُكٌ: بمعنی چلنا، (ن) أَسْلَكُوا سُلُوكًا وَمِنْهُ الْمَسْلُكُ بمعنی راستہ والجمع مَسَالِكٌ۔

(۱۷) مَرَجٌ: از (ن) مَرَجٌ مصدر سے بمعنی جانور چرنے کی جگہ۔ سبزہ زار۔ جمع مَرُوجٌ۔ اور اچھے کو برے کے ساتھ ملانے کے بھی آتے ہیں۔ یا آزاد لوگ اور مَرَجٌ (س) مَرَجًا بمعنی فاسد ہونا، بگڑنا، خلط ملط ہونا۔ اور مرَجٌ کا مفعول محذوف ہے۔ ای مرَجٌ الحسنة بالسنية. وفي القرآن: مرَجٌ البحرین يلتقيان۔ (الرحمن)

(۱۸) لَا مَنِيٌّ: لَا مَنِيٌّ: لَوْ مَا وَمَلَأُوا مَلَأَمَةً بمعنی لعنت ولامت کرنا از (ن) اور لَا مَنِيٌّ كِي لَوْ مَا وَلَوْ مَا، اجوف واوی ہے۔
(۱۹) اِعْتِذَرُوا: صیغہ جمع مذکر حاضر از (ض) بمعنی عذر قبول کرنا، یا عذر کرنا۔ از اِعْتِذَارٌ اِعْتِذَارًا ہو تو بمعنی عذر بیان کرنے کے ہیں۔ لیکن بقول شیخ الادب اِعْتِذَارٌ وَعِذْرٌ دونوں ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں۔ وفي التنزيل: يعترفون اليكم۔ (التوبة)
(۲۰) اَعْرُجٌ: صیغہ صفت مشبہ بمعنی لنگڑا ہونا، والجمع عُرُجَانٌ اسم تفضیل نہیں کیونکہ اسم تفضیل لَوْنٌ وعیب کیلئے نہیں آتا واز (ن)

شعر کیلئے منصرف ہو گیا ہے۔ یہ ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے۔ ای لیس علی الاعنی حَرَجٌ وَلَا عَلَى الاعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ۔ (الفتح)

(۲۱) حَرَجٌ: بمعنی تنگی، گناہ، تنگ مکان، یعنی جس مکان میں درخت زیادہ ہوں اس کا مصدر حَرَجٌ ہے از (س) تنگ ہونا۔ یہ سب معنوں میں سح سے آتا ہے۔ اور (بفتح الراء) مستعمل ہے اور من حَرَجٍ۔ یہ اسم لیس کا اور ”علی الاعرج“ یہ خبر ہے لیس کی۔ فلیس میں جوفاء ہے وہ تعلیلیہ ہے۔

تمت المقامة الثالثة

بحمد الله تعالى وتوفيقه.

العلم محمد نور حسين القاسمي غفر الله له ولوالديه

جامعہ اشرف المدارس غلشن کراچی

فی یوم الخمیس، ۲۵ / صفر ۱۴۱۵ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ وَهِيَ الدِّمِيَاطِيَّةُ

”چوتھا مقامہ جو شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل چودہ (۱۴) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریری نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح و بلیغ گفتگو نقل کی ہے، جن میں سے ہر ایک کا معاملہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل جدا اور مختلف ہے، ایک کا برتاؤ یہ ہے کہ اس نے اچھائی اور دوسروں کے ساتھ نیکی کا طریقہ اختیار کیا، وہ ہر برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتا ہے۔ اور دوسرے آدمی کا معاملہ اس سے بالکل جدا اور الگ ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے۔ اس کے بعد واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ حارث بن ہمام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے اخیررات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالتا ہے، لوگ سو جاتے ہیں تو ایسے میں دو آدمیوں کی آواز اس کو سنائی دیتی ہے، تو حارث بن ہمام کان لگا کر سنتا ہے، ان میں ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ آپ کا معاملہ اور برتاؤ کیسا ہے؟ تو وہ بڑے فصیح و بلیغ انداز میں اس کا جواب دیتا ہے کہ میں برائی کا بھی جواب اچھائی سے دیتا ہوں، تو دوسرا کہتا ہے کہ میں تو ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہوں یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے۔ پھر گفتگو ختم ہوتی ہے اور صبح ہونے لگتی ہے، تو حارث بن ہمام چونکہ ان دونوں کی فصاحت سے بہت متاثر تھے، اسلئے جا کر ان سے ملتے ہیں، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ابو زید سروجی اور اس کا بیٹا ہے، اور دونوں بہت بری حالت میں ہیں، اس لئے حارث بن ہمام نے اصحاب خیر سے ان کیلئے تعاون کرنے کیلئے کہا، تو ان کے ساتھیوں نے ابو زید کی خوب مدد کی، اور ابو زید لوگوں کے پیسے خوب وصول کرنے کے بعد حارث بن ہمام سے اجازت لیکر قریبی بستی میں غسل کر کے ابھی آتا ہوں کہہ کر اور اپنے بیٹے کو لیکر فوراً وہاں سے چلا جاتا ہے، اور قافلہ کافی دیر تک ان کا انتظار کرتا رہتا ہے بالآخر وہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے دھوکہ دیا ہے تو حارث بن ہمام اپنا کجاوہ کستا ہے تو پالان کی لکڑی پر ابو زید کے تین اشعار لکھے ہوئے پاتا ہے جن میں حارث کے احسان اور اپنے فرار کی وجہ ذکر کرتا ہے۔



أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَامَ: طَعَنْتُ إِلَى دِمِيَاطٍ، عَامَ هِيَاطٍ وَمِيَاطٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَنِيذِمٌ مُؤَوِّفُ الرَّحَاءِ. مَوْمُوفٌ الْإِخَاءِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دمیاط کی طرف سفر کیا، سختی اور اضطراب کے سال۔ اور اس وقت میں

فراخی عیش میں لوگوں کا منظور نظر تھا، اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا۔

(۱) الْمِيَاطِيَّةُ: یہ دمیاط کی طرف نسبت ہے یہ شہر دریائے شہر کے ساحل پر واقع ہے۔ مصر سے تیس (۳۰) فرسخ پر واقع ہے۔ (ایک فرسخ = تین میل ہے یا ۵،۵۲ کلومیٹر ہے) دمیاط بینہ و بین المصر ثلاثون فرسخا وهو على ساحل البحر الملح و ينتهي اليه ماء النيل. اور اس کتاب میں اکثر مقامات شہر کی طرف منسوب ہیں چنانچہ یہ مقام بھی شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے۔ (کنوز اعزازیہ)

(۲) ظَعْنَتْ: یہ ظعن مصدر سے از (ف) ظَعْنًا وَ ظُعُونًا وَ مَطْعُونًا بھی مصدر ہے بمعنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔ قولہ تعالیٰ: يَوْمَ ظَعْنَكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ. نیز ظعن کے بعد اگر ”من“ ہو تو خروج اور جب ”الی“ ہو تو معنی دخول کے ہوتے ہیں۔

(۳) عَامٌ: بمعنی سال (بتخفيف الميم) عام سے مراد قحط ہے۔ عَامٌ (ن) عواما بمعنی تیرنا، حرکت کرنا۔ اور عام کا استعمال اُس سال پر زیادہ ہوتا ہے جس میں سختی اور قحط ہو یا عام اُس سال کو کہتے ہیں جس میں چاروں فصلوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔ یعنی فصل ربیع، خزان، بہار، شتاء۔ بخلاف ”سنہ“ کے کہ اس میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے جمع اَعْوَامٌ اور اس کی تصغیر ”عَوْنِمٌ“ آتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جو لفظ فاعل کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ میں اگر حرف علت ہو تو اکثر وہ حرف ساقط ہو جاتا ہے، یہ اصل میں عَامٌ تھا۔ (تفہیمات، ص: ۱۸۹)

(۴) مِيَاطٌ: اصل میں مِيَاطٌ (ض) مِيَاطٌ بمعنی شور مچانا، چیخنا، غل مچانا، فریاد کرنا۔ اور مِيَاطٌ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی جمع ہونا اور شور مچانا اور اضطراب اور اقبال اور اس کے معنی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے ہکا کر لے جانا۔

(۵) مِيَاطٌ: اصل میں مِيَاطٌ يَسْمِيَطُ (ض) مِيَاطًا و مِيَاطًا بمعنی دفع کرنا، دور کرنا، چھڑکنا اور دور چلے جانا۔ پیٹھ پھیرنا۔ فی قولہم اصبحوا في مياط و مياط۔ آنا جانا، آمد و رفت۔ اور امِاطٌ بمعنی دور کرنا یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔ و فی الحدیث: اماطة الاذى عن الطريق.

(۶) مَرْمُوقٌ: ای منظور یہ ماخوذ مرق سے ہے بمعنی پوری آنکھ سے دیکھنا از (ن) صِيغَةُ اسم مفعول ہے۔

(۷) الْوَحَاءُ: بمعنی کشادگی، فراخی عیش و زندگی کا آسودہ ہونا۔ از (ف، س، ن، ک)، مر تحقیقہ۔

(۸) مَرْمُوقٌ: بمعنی شدت عشق۔ ماخوذ ”وَمَقٌّ“ سے ہے۔ صِيغَةُ اسم مفعول بمعنی محبت کیا گیا از (ح) یعنی معشوق، و مَرْمُوقٌ بمعنی عاشق از (ض، ح) اور مَرْمُوقٌ اور مَرْمُوقٌ یہ مضاف ہے مفعول مالم یسم فاعلہ کی طرف۔

(۹) الْاِخَاءُ: یہ وادی ہے بمعنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں از (ن) اور افعال سے بھی آتا ہے اِخَاءٌ اور مفاعلہ سے مُواِخَاءٌ بمعنی دوستی کرنا، بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور افعال سے بھی بھائی چارہ اخوت کا رشتہ قائم کرنا۔ اور ایک بھائی جمع اِخْوَةٌ اِخْوَانٌ ہیں۔ اور یہ چاہئے (ن) سے یا افعال سے یا مفاعلہ سے سب کے معنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں۔



أَسْحَبُ مَطَارِفِ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِي مَعَارِفِ السَّرَاءِ. فَرَأَفَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُوا عَصَا الشَّقَاقِ.

ترجمہ:- کھینچتا تھا میں مالدار کی چادروں کو اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس شریک سفر بنایا میں نے چند ایسے لوگوں کو جنہوں

نے مخالفت کی لاشی کو پھاڑ دیا تھا (یعنی اختلاف کو ختم کر دیا تھا)

(۱) اَسْحَبُ: بمعنی زمین پر کھینچنا اُزفَح۔ کقولہ تعالیٰ: یسحبون فی الحمیم اور اسی سے سحاب (بادل) ہے لانہ یسحب من جانب الی جانب آخر۔ اور اَسْحَبُ "یہ حال ثانی ہے۔"

(۲) مَطَارِفٌ: یہ مَطْرَفٌ و مَطْرَفٌ کی جمع، اور یہ جمع ہے مَطْرَفَةٌ کی ہے بمعنی منقش چادر اور یہ طَرْفَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی وہ چادر جس میں نقش و نگار بنے ہوں، ماخوذ طرف الشیء طرفہ ای صار جدیداً۔ طَرْفٌ (ك) طَرْفَةٌ بمعنی طریف اور نادر ہونا۔ طَرْفَةٌ، اس پھول کو کہتے ہیں جو چادر پر بنایا جاتا ہے۔

(۳) الثَّرَاءُ: ثَرَاءٌ و ثَرَوَةٌ بمعنی مال کا زیادہ ہونا۔ ثَرَى یَثْرُو (ن) ثَرَاءٌ۔ مالدار ی تو نگری یا۔ ثَرَوَةٌ بمعنی مال یا قوم اور جماعت کا بڑھنا۔ ثَرَى یَثْرَى (س) ثَرَى بمعنی بہت زیادہ مالدار ہونا۔

(۴) اَجْتَلَى: از ارتعال اجتلاء مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ صیغہ واحد متکلم مضارع معروف ہے۔ مرتحقہ

(۵) مَعَارِفٌ: یہ مَعْرِفٌ (بفتح المیم وفتح الراء و کسرہا) کی جمع ہے بمعنی چہرہ، یا یہ جمع ہے معروف کی بمعنی نیکی، از ضرب، مرتحقہ (۶) السَّرَّاءُ: یہ سُرُورٌ سے مشتق ہے بمعنی خوشی اور عیش کی فراخی علی وزن فَعْلَاءُ ہر وہ شے جو خوش کرنے والی ہو۔ بمعنی خوش کرنے والا، مراد اس سے "نعمت و دولت" ہے، از نصر۔

(۷) فَرَّافَقْتُ: از مفاعلت اس کا مصدر "مُفَرِّقَةٌ" ہے بمعنی ایک دوسرے کا ہم سفر یا سفری دوست بننا، نرئی کرنا۔ دوستی کرنا۔

(۸) صَحْبًا: یہ جمع ہے صاحب کی بمعنی ساتھی، صاحب کی جمع اصْحَابٌ و صُحْبَةٌ و صِحَابٌ و صَحَابَةٌ، اصْحَابٌ و اصْحَابٌ صُحْبَانٌ آتی ہیں، از سح۔

(۹) شَقُّوا: یہ صفت ہے "صحاباء" کی یہ شَقٌّ مصدر سے بمعنی پھاڑنا، چیرنا از (ن)۔ کما فی القرآن: ثم شققنا الارض شقًّا. شِقَاقٌ بمعنی مخالفت، عداوت، شِقَاقٌ، مُشَاقَّةٌ بمعنی مخالفت، دشمنی۔ اور انفعال سے اِنْشِقَاقٌ بمعنی پھٹ جانا۔

(۱۰) عَصَا: داوی ہے بمعنی لاشی، سوٹا، ڈنڈا، چھڑی۔ والجمع عَصَى و عِصَى، اَعْصَاءُ، اَعْصَاءُ. اور تثنیہ عَصَوَانٌ آتا ہے اور عَصَى یَعْصُو (ن) عَصَوًا بمعنی لاشی سے مارنا، اور سح سے عَصَا بمعنی عصا پکڑنا اور (ض) سے نافرمانی کرنا۔ اور عَصَاءُ، وہ لکڑی ہے جس پر ٹیک لگائی جائے۔

(۱۱) اَلْشِقَاقُ: یہ مصدر ہے مفاعله کا بمعنی ایک دوسرے کو پھاڑنا اس سے مراد مخالفت و عداوت ہے، نا اتفاق ہے یا مخالفت ہے۔ و فی التنزیل: ثم شققنا الارض شقًّا.



وَارْتَضَعُوا أَفَاقِيكَ الْوِفَاقِ؛ حَتَّى لَا حُوا كَأَسْنَانِ الْمِشْطِ فِي الْإِسْتِوَاءِ، وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي النَّيَامِ

الْأَهْوَاءِ.

ترجمہ:۔ اور اتفاق کے دودھ کو پیا تھا، یہاں تک کہ ظاہر ہوئے وہ کنگھی کے دانتوں کی طرح (برابری میں یا اخلاق کی یکسانیت میں) اور

ہم یک جان کی طرح ہو گئے اپنی خواہشات کے مل جانے میں (یا اجتماع اغراض میں) یعنی ہم سب وہ کرتے یا چاہتے تھے جو دوسرا چاہتا تھا یا کرتا تھا۔

(۱) اِرْتَضَعُوا: یہ اِرْتَضَاعُ مصدر سے ہے، از اِتْعَالَ بمعنی دودھ پینا، رضاعت لازم ہے اور اِرْضَاعُ افعال سے متعدی ہے، دودھ پلانا۔ مجرد (ف، س، ض) سے رَضِعًا، مَرَضِعًا، رِضَاعًا اور رَضَاعَةً بمعنی پستان یا تھن کو چوسنا۔ اور اِرْضِعْ کی جمع رَضِعْ آتی ہے۔

(۲) اَفَاوِئِقُ: یہ جمع ہے اَفْوَاقُ، فِئِقَاتُ، فِئِقُ کی بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے، پھر دوبارہ نکالا جائے، اس کا واحد فِئِقُ (بکسر الفاء، وفتح الباء) اور جو ”فِئِقُ“ ہے (بکسر الفاء و سکون الباء) اس کا واحد ”فِئِقَةٌ“ بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے اور اس کو دوبارہ نکالا جاتا ہے، اس کی جمع فِئِقَاتُ بھی آتی ہے۔ فَاقُ يَفُوْقُ (ن) فَاقًا، فَوْقًا، فَوَاقًا بمعنی بلند ہونا، علم و فضل میں ساتھیوں سے آگے رہنا۔ وفي التنزيل: ما لها من فوق.

(۳) وِفاقُ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا اور وَاَفَقَةٌ مُوَاَفَقَةٌ، وِفاقًا بھی مصادر ہیں جو خلاف اور نفاق کی ضد ہے بمعنی موافق ہونا یا اتفاق کرنا مجرد حسب سے ہے اور ”توفیق“، تَفْعِيل سے جیسے: وما توفیقی الا بالله الآیة. وايضًا: الاحميامو غساقا جزا وفاقا.

(۴) لَاحُوا: یہ لَوْحُ مصدر سے صیغہ جمع مذکر ہے از نھر بمعنی ظاہر ہونا، مرتحقیقہ۔

(۵) كَأَسْنَانٍ: یہ سِنٌ (بکسر السین) کی جمع ہے بمعنی دانت، عمر و سال اس کی جمع اَسْنَانٌ وَاَسْنَةٌ وَاَسْنٌ آتی ہیں۔ اس کے معنی کنگھی وغیرہ کے دندانے بھی آتے ہیں۔ سَنٌ (ن) سُنَّةٌ بمعنی طریقہ جاری کرنا، قانون بنانا۔ اور ضرب سے تیز کرنا۔ كَأَسْنَانٍ میں كاف اسی ہے، حرفی نہیں ہے۔ وفي التنزيل: السن بالسن والجروح قصاص.

(۶) المِشْطُ: اس میں پانچ لغات ہیں (بحرکات ثلثة فی المیم و سکون الشین) مَشِطٌ بروزن کِئِفٌ ہے۔ بمعنی کنگھی، یا کنگھا۔ اس کی جمع اَمْشَاطٌ و مِشَاطٌ آتی ہیں، (ن، س) بمعنی بعض کو بعض سے الگ کرنا، کنگھا کرنا۔ اور مُشَاطٌ (بضم المیم) بمعنی کنگھی کرنے کے بعد جو بال گر جاتے ہیں۔ اور مِشَاطٌ (بکسر المیم) بمعنی کنگھی کرنے کا طریقہ یا ہنر۔ كما في الحديث: سحر النبي ﷺ انه طَبَّ مِشَاطٌ و مُشَاطَةٌ.

(۷) اِسْتَوَاءُ: یہ مصدر ہے از اِتْعَالَ بمعنی برابری، سیدھا ہونا، معتدل ہونا، یا مستقیم رہنا۔ مجرد سَمْع سے سوی بمعنی درست ہونا، برابر ہونا كما في القرآن: الرحمن على العرش استواء.

(۸) كَالنَّفْسِ: یہ مؤنث سماعی ہے، اگر اس سے مراد مذکر ہو تو مذکر استعمال کرتے ہیں اور اگر مؤنث مراد ہو تو مؤنث استعمال کرتے ہیں۔

(۹) اَلْوَاْحِدَةُ: اس کا مذکر واحد ہے۔ اصل میں وَحْدٌ يَحْدُ وَحْدًا وَوَحْدَةٌ وَوَحْدَةٌ بھی مصادر ہیں بمعنی تنہا ہونا، یکتا ہونا۔ اور اسی سے وحید ہے، وَوَحْدٌ تَفْعِيل سے بمعنی خدا کی ذات وحدہ پر ایمان لانا۔ اور ذات الٰہی کو واحد یا احد کہا جاتا ہے۔

(۱۰) اِلْتِئَامُ: یہ مصدر ہے اِتْعَالَ سے اس کے اصلی معنی زخم بھر جانے یا اچھا ہو جانے کے آتے ہیں، یہاں ”پورا کرنا“ مراد ہے۔ مجرد فتح سے بمعنی جمع ہونا و جمع کرنا۔ لَامٌ يَلْتَامُ (ف) لَامًا بمعنی درست ہونا یا کرنا، ملانا، باندھنا۔

(۱۱) الْاَهْوَاءُ: یہ جمع ہے ہوائی کی بمعنی خواہش، محبت و عشق، چاہے خیر ہو یا شر اور ہوائی سح سے بمعنی مائل ہونا، اگر ضرب سے ہو تو معنی ہے گرنا مصدر ہو یا بھی آتا ہے، ومنه الهاویة. وفي التنزيل: وامامن خفت موازینہ فامہ ہاویة.



وَكَتَمَعَ ذَلِكَ نَسِيرُ النَّجَاءِ، وَلَا نَرِحُلُ إِلَّا كُلَّ هُوَجَاءٍ، وَإِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، أَوْ وَرَدْنَا مِنْهَا، إِخْتَلَسْنَا اللَّبْتُ، وَكَمْ نَطِلُ الْمُكْتَّ.

ترجمہ:- اور ہم لوگ اسی اتحاد و اتفاق سے تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اور نہیں کہتے تھے ہم کجاوے کو مگر ہر تیز رو (تیز رفتار) اونٹنی پر، اور جب ہم کسی جگہ پر اترتے یا کسی چشمہ پر ٹھہرتے (وارد ہوتے) تو اچک لیتے تھے ہم ٹھہرنے کو (دیر نہیں کرتے تھے) اور نہ ہم طویل کرتے تھے ٹھہرنے کو۔

(۱) نَسِيرٌ: یہ سیر مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا، سیر کرنا، از ضرب۔ عام ہے کہ رات یا دن میں سفر کرے اور سُری کے معنی خاص رات میں جانے کے ہیں، ومنه السَّيْرُ وَالسَّيْرَةُ بمعنی قافلہ۔ كمافی الفرقان: وجاءت سیارة فارس لو اور دہم۔

(۲) النَّجَاءُ: یعنی السَّيْرُ السَّرِيعُ۔ یہ مصدر بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی نجات دینے کے ہیں، اور اس کے معنی تیز رفتار اونٹنی کے بھی آتے ہیں، نَجَائِنُجُو (ن) نَجَاءٌ بمعنی تیز چلنا، سبقت کرنا، لپکنا۔ اگر مصدر کے معنی مراد لئے جائیں تو اس وقت یہ مضاف الیہ ہوگا، مفعول مطلق نعل محذوف کا۔ ای نَسِيرٌ نَسِيرٌ النَّجَاءِ۔ اگر تیز رفتار اونٹنی مراد ہو تو مقدر ماننے کی ضرورت ہی نہیں یعنی ہم سیر کرتے تھے تیز اونٹنی کی۔

(۳) نَرِحُلٌ: یہ رَحْلٌ مصدر فتح سے بمعنی کجاوہ باندھنا۔ كمافی الحدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد۔ اور افعال سے اِرْتِحَالٌ کے معنی بھی سفر کرنا، روانہ ہونا ہے، اور تَفْعَلُ سے تَرِحُلٌ بمعنی آمد و رفت کرنا یا نقل و حرکت کرنا۔ اور تَفْعِيلٌ سے تَرِحِيلٌ بمعنی روانہ کرنا، سفر پر بھیجنا۔ اور ”رَحْلٌ“ کی جمع رِحَالٌ آتی ہے بمعنی اونٹ کا کجاوہ، قیام گاہ اور خَلَّةٌ بمعنی مخصوص سفر، سیاحت کا سفر۔

(۴) هُوَجَاءٌ: یہ اَهُوَجُ کا مؤنث ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ ای نَاقَةٌ سَرِيعَةٌ کیونکہ اس طرح تیز دوڑنے والی اونٹنی کہ اپنی ہلاکت کی پرواہ نہ ہو گی یا وہ بیوقوف ہوگی ہے۔ هُوَجٌ يَهُوَجُ (س) هُوَجًا بمعنی بہت زیادہ احمق ہونا، جلد مغلوب الغضب ہونا و الجمع هُوَجٌ.

(۵) نَزَلْنَا: بمعنی اترنا۔ از ضرب مَنْزِلٌ مصدر ہے یا منزل اترنے کی جگہ اور مَنْزِلٌ، دار بیت اور حجرہ کے فرق: مَنْزِلٌ وہ ہے کہ جو بیت، صحن، مقف، مطبخ، وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور مَنْزِلٌ کے اندر ہر سقف کو بیت کہا جاتا ہے اور دار وہ ہے جو بیوت، منازل و صحن وغیرہ پر مشتمل ہو اور حجرہ قطعہ بیت کو کہا جاتا ہے۔

(۶) وَرَدْنَا: یہ وَرَدٌ يُوْرِدُ (ض) وَرُوْدًا سے بمعنی وارد ہونا، آنا۔ مرتحققہ

(۷) مِنْهَا: اس کی جمع مَنَاهِلٌ، باب سح سے نَهْلًا، مِنْهَاً بمعنی پہلی مرتبہ پانی پینا یا پیا سا ہونا (یہ من الاضداد ہے) چشمہ یا پانی پینے کی جگہ، یا پہلی دفعہ پانی پینے کا گھاٹ۔ مَنْزِلٌ اور مَنْزِلٌ کے درمیان فرق: مَنْزِلٌ وہ جگہ ہے جہاں انسان اترے وہاں پانی بھی ہو اور مَنْزِلٌ وہ جگہ ہے جہاں انسان اترے لیکن وہاں پانی نہ ہو لیکن تحقیق یہ ہے کہ دونوں لفظ اس جگہ کیلئے بولے جاتے ہیں جہاں پانی ہو۔

شباب کہتے ہیں بالغ ہونے سے لیکر تیس سال تک کا زمانہ، جو ہرم کی ضد ہے۔ یہاں اس سے مراد رات یا شروع مہینہ ہے۔

(۶) غُدَا فِئْتِہ: یہ غُدَا فِئْتِہ کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا، یا ایک جانور جو گدھ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کے بال کالے، لمبے اور سیاہ بازو کے بھی آتے ہیں۔ غُدَف (ن) غُدْفًا بمعنی بہت زیادہ سیاہ ہونا۔ اس کی جمع غُدْفَانِ آتی ہے۔ یا غُدَا فِئْتِہ بقول بعض، مطلق کوا کو کہتے ہیں۔ یا بقول بعض غُرَاب الصیف ہے، یا موٹے کوا کے معنی ہیں، لیکن شیخ الادب کے مطابق غُرَاب الصیف اور غُرَاب مطلق ایک ہی ہے۔ کیونکہ کوا کے گرمی میں موٹے ہوتے ہیں اور سردی میں دبلے ہو جاتے ہیں۔

(۷) الْاَہَابِ: (بکسر الہمزہ)، چڑایا کھال یا کچا چڑا جو پکا ہوا نہ ہو۔ اور بعض مطلق کھال کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اُہْبٌ وَاہِبَاتٌ وَاہِبَاتٌ ہیں۔

(۸) فَاسْرَيْنَا: اس کا مصدر ”اسْرَاءُ“ ہے بمعنی رات کو چلنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے قرآن میں ہے۔ سَبْحَانَ الَّذِي اسْرَىٰ بَعْدَهُ لَيْلًا: یا یہ مصدر ہے سَرَايَةً سے بمعنی اثر کرنا۔ از ضرب، اور سُورِي، صرف رات کو چلنا، اسی سے ”اسْرِي“ ماخوذ ہے، اور بَعْدَهُ میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔

(۹) نَضًا: بِنَضُو (ن) نَضُوًا بمعنی کھینچنا۔ اور نَضُو (بکسر النون) کی جمع انضَاءُ آتی ہے بمعنی دبا اونٹ۔

(۱۰) سَلَّتْ: یہ سَلَّةٌ مصدر سے ہے بمعنی نکال کے پھینکنا، دور کر دینا۔ از ضرب و نصر اور یہاں مراد اس سے صبح کا روشن ہونا، اور تاریکی کا دور ہونا ہے۔

(۱۱) خَضَابٌ: مطلق رنگ کو کہتے ہیں، یا خاص مہندی کو۔ از ضرب خَضَبًا بمعنی رنگ کرنا، خضاب لگانا۔ اگر خضاب کو مرد کی طرف منسوب کریں اور کوئی قرینہ خارجی نہ ہو تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی، اور اگر خضاب کے رنگ کو عورت کی طرف مضاف کریں اور وہاں بھی کوئی قرینہ خارجی نہ ہو تو اس سے یہ مراد ہوتا ہے کہ عورت نے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگائی ہے۔



فَجِئْنَا مِلْنَا السُّرَىٰ، وَمِلْنَا إِلَى الْكُرَىٰ، صَادَفْنَا رَضًا مُخَضَّلَةَ الرُّبَا، مُعْتَلَّةَ الصَّبَا.

ترجمہ:- پس جبکہ چلتے چلتے تھک گئے (رات کے سفر سے) اور ماہل ہوئے ہم نیند کی طرف تو پایا ہم نے ایک ایسی زمین کو سبزہ زار تھے، ٹیلے اس کے، اور آہستہ آہستہ (بھینی بھینی) چل رہی تھی اس کی پرواہ ہوا (صبح کی ہوا جو مشرق سے ہو کر چلتی ہے)

(۱) مِلْنَا: یہ مَلَّ يَمَلُّ (س) مَلَّلاً بمعنی تھکنا، اُکٹا جانا، گھبرا جانا۔ يقال: مَلَّ الرَّجُلُ مَلَّلاً وَمَلَّلاً، وَمَلَّالَةً بمعنی طبیعت کو تنگی ہونا، یا دل کا تنگ واداس اور غمگین ہونا۔

(۲) السُّرَىٰ: رات کو چلنا۔ سُرَىٰ يَسْرِي (ض) سَرَايَةً وَسُرِيَةً وَسُرِيَانًا وَمَسْرَىٰ یعنی رات کو سیر کرنا۔ اور ابین السُّرَىٰ رات کا مسافر اس کی جمع سُرَاةٌ اور اس کا واحد سَارٌ ہے۔

(۳) مِلْنَا: یہ مَالٌ يَمِيلُ (ض) مَيْلًا۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔ اور اُكْرٌ مائل کا صمد ”الی“ ہو تو اس کے معنی ہے رغبت کرنا، مائل ہونا۔ اگر

صلہ ”عن“ ہوتو معنی ہے اعراض کرنا۔ اور اگر صلہ ”باء“ ہو تو اس کا معنی ہے حملہ کرنا۔

(۴) اَلْكَوْبِيُّ: نیند، سونا یا اوگھنا۔ یقال كُوبِي الرَّجُلِ اِي نَعَسٍ. اور كُوبِي (س) كُوبِي بِمَعْنَى سَوْنًا، اَو كُغْنًا۔

(۵) صَادَفْنَا: یہ صَادَفَ از مفاعلہ بمعنی پانا، یا مقابل میں ہونا، ملاقات کرنا خواہ بارادہ ہو یا بغیر ارادہ کے ہو، مجرد نصر و ضرب سے ہے صَدَفًا و صُدُوْفًا بمعنی پھیرنا، لوٹنا۔ اگر اس کا صلہ ”عن“ ہو تو اعراض کرنا، روکنا، جیسے صَدَفَ عَنْهُ. اِی مَنَعَهُ.

(۶) اَرْضٌ: بمعنی زمین، دھرتی۔ اس کی جمع اَرْضُونٌ، اَرْضٌ و اَرْضٍ آتی ہیں۔ اَرْضٌ (ن) اَرْضًا اور کرم سے اَرْضَةٌ مصدر ہے۔ مزید تحقیق گزر چکی ہے۔

(۷) مُخْضَلَةٌ: بمعنی تروتازہ و سبز ہونا۔ اس کا باب افعال ہے، مجرد خَضَلَ (س) خَضَلًا: بمعنی شاداب ہونا۔ یقال: عَيْشٌ خَضِلٌ۔ شاداب زندگی۔ اور خَضَلَ، اَخْضَلَ، اِحْمَرٌ اور اِخْضُوْضٌ بمعنی تر ہونا، بھیگا ہونا۔

(۸) الرُّبَا: بمعنی ابھری ہوئی زمین (ٹیلہ) اِی اِرْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ اَوْ رِيْدَ رِبْوَةً (بالحرکات الثلثی فی الراء) کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع ”رُبُوَاتٌ“ بھی آتی ہے۔ کما فی القرآن: اِلٰی رِبْوَةٍ ذٰتِ قَرَارٍ الْخ. رَبَّائِرُؤًا (ن) رَبَّاءٌ، رُبُوْنَا بمعنی زیادہ ہونا، بڑھنا۔

(۹) مُعْتَلَةٌ: یہ اِعْتِلَالٌ مصدر سے ہے بمعنی آہستہ سے ہوا کا چلنا، خوشگوار، یا بھیننی بھیننی ہوا کا چلنا۔ یا دھیمی دھیمی ہوا چلنا، بیمار ہونا۔ اگر آہستہ آہستہ ہوا کا چلنا مراد ہے تو کوئی استعارہ نہ ہوگا، اگر بیمار ہونا مراد ہو تو ”صبا“ کو بیمار سے تشبیہ دی ہے نصر سے علواء، غالب ہونا، بلند ہونا۔ عَلِيٌّ، مَبْعٌ سے عَلَاءٌ، معنی فوقیت لے جانا۔ اِعْتَلَى اِفْتَعَالَ سے اوپر چڑھنا۔ اور تَفَعَّلَ سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) الصَّبَا: (بکسر الصاد) بمعنی جوش و جوانی، اگر (بفتح الصاد) ہو تو معنی ہے پروا ہوا (باد مشرقی) اس کی جمع صَبَوَاتٌ و اَصْبَاءٌ آتی ہیں۔ اور ”ذُبُوْرٌ“ باد مغربی، یعنی پچھوا ہوا کو کہتے ہیں۔ صَبَا يَصْبُو (ن) صَبُوًا، صَبَاءٌ بمعنی پروا ہوا چلنا، مائل ہونا۔ یہاں مراد نرم ہوا ہے۔



فَتَخَيَّرْنَاَهَا مُنَاخًا لِلْعَيْسِ، وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيسِ، فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ، وَهَدَّ أَبْهَاءُ الْأَطِيْطُ وَالْعَطِيْطُ.

ترجمہ: پس پسند کیا ہم نے اس جگہ کو اونٹوں کے بٹھانے، اور بقیہ شب گزاری کیلئے۔ پس جب اتر پڑے وہاں ہمارے ہم سفر ساتھی۔ اور رک گئیں اس میں کجاوے کی آوازیں اور سونے والوں کی آوازیں (خرائے)

(۱) تَخَيَّرَ: بمعنی اچھی طرح سے پسند کر لینا، ارتقعل، اس کا مجرد ضرب سے ہے اور باب تفعّل سے بمعنی جکلف اچھا سمجھ لینے کے ہیں۔ خواہ وہ نفس الامر میں اچھا ہو یا نہ ہو۔

(۲) مُنَاخًا: یہ اسم ظرف ہے از افعال بمعنی جائے اقامت یا اونٹ بٹھانے کی جگہ اور اسی سے ”اناخ الابل“ یعنی اونٹ کو بٹھایا۔ اور اس کا مجرد غیر مستعمل ہے اور یہاں یہ ”مُنَاخًا وَمَحَطًّا“ مفعول لہ ہے بمعنی مصدری ہے یا تیز ہے بمعنی اسم ظرف۔

(۳) لِلْعَيْسِ: عیس بمعنی وہ سفید اونٹ جس میں خفیف سی سیاہی ہو اور پھورے رنگ کا ہو، اور خاکی رنگ کے اونٹ کو بھی کہتے ہیں۔ اس کا واحد ذکر ”اَعْيَسُ“ اور مُؤْنِثٌ عَيْسَاءُ ہے، اور ”اَلْعَيْسُ“ عمدہ قسم کے اونٹ یا قوی اور بڑھیا و بیش قیمت اونٹ کو کہتے ہیں اگر یہ

داوی باب نصر سے ہو تو اس کے معنی ہے حال بیان کرنا۔

(۴) مَحَطًا: مَحَطٌ وَمَحَطَةٌ از نصر بمعنی جائے نزول، اترنے کی جگہ، یا قیام کی جگہ صیغہ اسم ظرف مکان ہے، کما فی القرآن: وَقُولُوا حِطَّةً اور مَحَطٌ کی جمع مَحَاطٌ وَمَحَاطَاتٌ آتی ہیں۔ از نصر حَطًّا۔ معنی اترنا، فروکش ہونا۔

(۵) التَّعْرِيسُ: بمعنی مطلق اترنا یا رات کے آخری حصہ میں سفر کر کے آرام کیلئے اترنا۔ اور یہ عُرُوسٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی دلہن کے ہیں۔ عَرَسَ (ن) عُرُسًا، عَرَسَ (س) عَرَسًا بمعنی خوش ہونا، شادی کرنا یا خوشی میں مشغول ہونا، اور ”عِرَاسٌ“ وہ رسی جس سے بیٹھے ہوئے اونٹ کی گردن وغیرہ باندھی جائے۔

(۶) حَلٌّ: یہ حُلُوتٌ مصدر نصر سے بمعنی اترنا، اور ضرب سے حَلًّا: حلال ہونا۔ اور تفعیل سے تحلیل بمعنی حلال قرار دینا۔ اور احتلال استعمال سے بمعنی قبضہ کرنا، اِنْحَلَّ افعال سے بمعنی کھل جانا، الگ الگ ہونا، استحلال بمعنی حلال جانا۔

(۷) اَلْخَلِيطُ: بمعنی ساتھی و پڑوسی، شوہر، دوست یا شریک یا وہ جماعت جس کا طریقہ بالکل ایک سا ہو، خَلَطَ (ض) خَلَطًا: ملانا، آمیزش کرنا، اور خَلِيطٌ اس کی جمع خُلَطٌ و خُلَطَاءٌ آتی ہیں۔ اس کے معنی بھوسہ ملی ہوئی مٹی کے بھی آتے ہیں۔ اور تفعیل سے اس کے معنی فاسد کر دینا، یا خراب کر دینا۔ و فی القرآن: وان كثير امن الخلطاء.

(۸) هِدَاءٌ: بمعنی آرام کرنا، بچے کو تھپکا کر سُلانا و ساکن ہونا، یَقَالُ: هَذَا يَهْدَأُ (ف) هَذَا وَهَذَا بمعنی سکون ہونا، روکنا، خواہ آواز کا سکون ہو یا حرکت کا یا اور کسی حیثیت سے ہو، یہاں مراد سکون ہے۔

(۹) اَطِيطٌ: یعنی کجاوہ کی لکڑی کی آواز یا اونٹوں کی بلبلاہٹ۔ یا وہ آواز جو دو غیر روح اجسام سے ٹکرانے سے پیدا ہو۔ اس سے یہاں مراد، اونٹنی کا کجاوہ ہے اس کی آواز (چرچرانے) کو کہتے ہیں۔ اَطَطَ (ض) اَطِيطًا: آواز نکالنا، چرچرانا، یا صرف اونٹ کی آواز۔

(۱۰) اَلْغَطِيطُ: وهو الصوت الذي يخرج مع نفس النائم یعنی سوتے ہوئے خراٹے لینا اور خرخر کرنا، غَطَّ (ن، ض) غَطَّاطًا غَطِيطًا خراٹے لینا سونے میں۔



سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرَّجَالِ، يَقُولُ لِسَمِيرِهِ فِي الرَّجَالِ: كَيْفَ حُكْمُ سَيْرَتِكَ مَعَ جَبَلِكَ وَجَبْرَتِكَ؟
فَقَالَ أَرْعَى الْجَارَ، وَلَوْ جَارَ، وَ أَبْدَلُ الْوِصَالِ، لِمَنْ صَالَ.

ترجمہ:۔ سنائیں نے ایک بلند آواز والے کو (آدمی کی آواز سی) لوگوں میں سے (ساتھیوں میں سے) کہہ رہا تھا اپنے افسانہ گو ساتھی سے جو کجاوہ میں تھا، کیسا برتاؤ ہے تیرا اپنے لوگوں کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ۔ پس اس نے کہا کہ میں بہت زیادہ رعایت کرتا ہوں پڑوسیوں کا، اگر چہ وہ مجھ پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، اور دوستی کا برتاؤ کرتا ہوں اس کے ساتھ جو (مجھ پر) حملہ کرے۔

(۱) صَيِّتًا: صَيِّتٌ، سخت آواز کو کہتے ہیں، یَقَالُ: صَيِّتٌ صَائِتٌ. اصل میں، صَاتٌ (ن) صَوْتًا بمعنی آواز نکالنا، آواز دینا، بلانا۔ یہ صَيِّتٌ سے مشتق ہے یہ صیغہ صفت ہے، بمعنی بلند و بھاری آواز والا شخص، کما فی الحدیث: كان العباس رجلا صَيِّتًا. یہ صَيِّتٌ

سے مشتق ہے اصل میں صیوت تھا، اس میں واؤ کو یاء سے بدل دیا، اور صوت کی جمع اصوات آتی ہے، جس کے معنی آواز کے ہیں۔

(۲) لَسْمِيوَه: سیر بمعنی رات کو قصہ کہنے والا، از نصریا رات میں باتیں کرنے والا (افسانہ گو) کما فی الحدیث: نَهَى عَنِ السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. سَمْرٌ (ن) سَمْرٌ اَوْ سَمُورٌ بمعنی رات کو نہ سونا، اور باتیں کرتے رہنا۔ اور سمر چاندی رات کو کہتے ہیں کیونکہ ایسی ہی رات میں کہانی کہا کرتے ہیں۔ لہذا کہانی والے کو بھی سیر کہتے ہیں۔

(۳) الرَّحَالُ: یہ رَحْلٌ کی جمع ہے بمعنی کجاوہ و سواری، اس کی تصغیر رَحِيلٌ آتی ہے، از فتح بمعنی کجاوہ باندھنا۔ و فی الحدیث: لَا تَشْدُوا الرِّحَالَ الْآلِيَ ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ.

(۴) سَيْرَةٌ: عادت، طریقہ و طرز زندگی اس کی جمع سَيْرٌ ہے، سَارَ (ض) سَيَّرًا بمعنی چلانا، روانہ ہونا، سَيَّرَ تَفْعِيلٌ سے چلانا، چلانا کرنا۔ یقال سیرة الرجل سوانح عمری، قصہ شخصی۔

(۵) جَيْلٌ: (بکسر الجیم) ایک قسم کے لوگوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ای صنف من الرجال، جیسے ترکی، عربی، چینی، ہندی وغیرہ۔ اس کی جمع أَجْيَالٌ وَجِيْلَانٌ.

(۶) جَبْرَةٌ: یہ جمع ہے جَبْرٌ کی بمعنی پڑوسی، ہمسایہ (پناہ چاہنے والا) اس کی جمع جَبْرَانٌ بھی آتی ہے۔ جَبْرٌ (ن، ض) جَبْرٌ بمعنی ظلم کرنا، اس کی جمع جَبْرَانٌ، أَجْبَارٌ، مُجَاوِرَةٌ وَجَوَارٌ بھی آتی ہیں بمعنی پڑوسی و گھر کے پاس رہنے والا۔ و فی التنزیل: وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ.

(۷) أَرْعَى: یہ رِعَايَةٌ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا۔ کما یقال: رَعَى (ف) رَعِيًا وَرِعَايَةً وَمَرَعَى بمعنی حفاظت کرنا۔ اس کی جمع رُعَاةٌ آتی ہے۔ و فی القرآن: فَمَارِعُوا هَٰذَا حَقَّ رِعَايَتِهَا.

(۸) الْجَبَارُ: بمعنی پڑوسی، و ہمسایہ، ماخوذ ”جَبْرٌ“ نصر سے بمعنی ظلم کرنا، جو عدل کی ضد ہے۔ جمع جَبْرَانٌ وَجَوَارٌ آتی ہیں اور اس کے مصادر جَبْرَةٌ، جَبْرَةٌ وَجَبْرَةٌ ہیں۔

(۹) أَبْذَلُ: اس کا مصدر ”بَذَلُ“ ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر و ضرب، اور ”بَذَلُ“ جو بخیل و منع کی ضد ہے، اور اِئْتِنَالٌ سے اِئْتِنَالٌ بمعنی ناجائز استعمال کرنا۔

(۱۰) أَلُو صَالٌ: یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی ملنا، یا ملاقات کرنا، اس کا مجرد وَصَلَ (ض) وَصَلًا بمعنی ملنا، اتصال ہونا۔

(۱۱) صَالٌ: یہ صَوْلٌ مصدر سے بمعنی حملہ کرنا، یقال صال علیہ کو پڑنا، حملہ کرنا۔ صَالٌ (ن) صَوْلًا وَصَوْلَةً مصادر ہیں۔



وَاحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ، وَلَوْ أَبْدَى التَّخْلِيْطَ، وَأَوْذُ الْحَمِيْمَ. وَلَوْ جَرَّ عَنِي الْحَمِيْمَ، وَأَفْضَلُ الشَّقِيْقِ، عَلَي الشَّقِيْقِ. ترجمہ:۔ اور برداشت کرتا ہوں (دوستی کو) اگرچہ وہ منافقانہ (انداز) کیوں نہ ظاہر کرے (یعنی گڑبڑ ہی کیوں نہ کرے یا دشمنی و عداوت کیوں نہ کرے) اور دوست رکھتا ہوں قریب رشتہ داروں کو اگرچہ وہ گھونٹ گھونٹ پلا دے مجھ کو گرم پانی (تکلیف دے) اور تریچ

دیتا ہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے حقیقی بھائیوں پر۔

(۱) اِحْتِمَالٌ: یہ اِحْتِمَالٌ مصدر التعلال سے بمعنی برداشت کرنا، یا بوجھ اٹھانا۔ یہاں برداشت کرنا مراد ہے، اس کا مجرد حَمَلٌ (ض) حَمَلًا اٹھانا، اور تفعیل سے تحمل بمعنی برداشت کرنا۔

(۲) اَلْخَلِيْطُ: بمعنی آمیزش و ملاوٹ اس کی جمع خُلَطُو و خُلَطَاءُ ہیں، یہاں اس کا مضاف محذوف ہے ای ابداء الخلیط۔ اور خُلَطَاءُ: وہ شخص ہے جو سفر میں ساتھ ہو۔

(۳) اَبْدَى: یہ ابداء سے ہے بمعنی ظاہر کرنا، اس کا مجرد اَبْدَأُ (ن) بَدُوْا و اَبْدَاءُ ؕ بمعنی ظاہر ہونا۔

(۴) اَلتَّخْلِیْطُ: یہ تفعیل سے بمعنی ملانا، یا کسی عمدہ چیز کو بری چیز میں ملا دینا، مجازاً افساد و نفاق مراد لیتے ہیں، اگر دونوں چیزیں ایک جنس سے ہوں تو اسے تخلیط نہ کہیں گے۔ اور اصل میں تخلیط سے مراد ہر وہ شخص ہے جو یہ ظاہر کرے کہ ہم دوست ہیں اور پھر وہ اس کو تکلیف دے اور اسلئے اس کا معنی فساد و اچھی و بری چیزوں کو ملا دینے کے بھی آتے ہیں۔ خَلَطَ (ض) خَلَطًا بمعنی ملانا۔

(۵) اَوْدُ: (بشددال) بمعنی دوست رکھنا، اَزْمَعُ وَاوْدًا، وَاوْدًا وَاوْدَةً و غیرہ بمعنی دوست رکھنا، محبوب رکھنا۔

(۶) اَلْحَمِيْمُ: معنی خالص دوست قریب و عزیز، جمع اِحْمَاءٌ مِثْلُ اِخْلَاءٌ ہے اس کے معنی گرم پانی و ٹھنڈا پانی کے بھی آتے ہیں۔ یہ لفظ من الاضداد ہے اگر گرم پانی ہو تو جمع حَمَائِمُ آتی ہے، اگر خالص دوست ہو تو جمع اِحْمَاءُ آتی ہے۔ یہاں دونوں جگہ جدا جدا معنی مراد ہیں اول حمیم سے بڑی چیز کو تشبیہ دی ہے، اور ثانی حمیم میں استعارہ پایا گیا ہے۔ کما فی التنزیل: کانہ ولی حمیم۔

(۷) جَرَعٌ: یہ جَرَعٌ تفعیل سے ہے بمعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پلانا۔ جَرَعَ (ف) جَرَعَ (س) جَرَعًا ففتح سے و جَرَعَ سَمْعًا سے گھونٹ گھونٹ پینا۔ اور جَرَعَةٌ: اس مقدار کو کہتے ہیں جس کو ایک دفعہ نگلا جائے۔

(۸) اَفْضَلُ: یہ تفضیل سے بمعنی ترجیح دینا، فضیلت دینا۔ مجرد فَضْلٌ يَفْضُلُ خود باب موجود ہے، مگر شاذ ہے۔

(۹) اَلشَّفِيْقُ: بمعنی دوست يقال شفق عليه شفقاً ای حرص علی خیره. شَفِيقٌ (س) شَفِيقًا بمعنی شفقت کرنا و منه الشفقة مہربانی، اِشْفَاقُ افعال سے معنی ہے ڈرنا، یہاں ہمزہ سلب ماخذ کیلئے ہے۔

(۱۰) اَلشَّقِيْقُ: بمعنی سگا بھائی، شَقِيْقُ کے اصلی معنی ہے ککڑا، نیز حقیقی بھائی کو شقیق اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی ایک شخص کے دو ککڑے ہیں یا وہ بھی بسبب شرکت کے گرم ککڑا ہوتا ہے اور باب نصر سے شقیق بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ گویا وہ بھائی بھی ایک چیرا ہوا ککڑا ہوتا ہے اپنے دوسرے بھائی کیلئے۔



وَأَفِي لِلْعَشِيْرِ، وَإِنْ لَمْ يُكَافَى بِالْعَشِيْرِ، وَاسْتَقْبَلُ الْجَزِيْلَ، وَاللَّنْزِيْلَ، وَأَغْمُرُ الزَّمِيْلَ، بِالْجَمِيْلِ.

ترجمہ:- اور پورا دیتا ہوں (ساتھیوں کا حق ادا کرتا ہوں) دوستوں کے واسطے (حق کیلئے) اگر چہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہ دے، اور کم سمجھتا ہوں کو عطاء کثیر کو (بڑی چیز کو) مہمانوں کیلئے اور ڈھانک لیتا ہوں ساتھیوں کو احسانات سے۔

(۱) اَفِي: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم ہے، اس کا مصدر و فاء ہے ضرب سے بمعنی پورا کرنا کما يقال وفي بالوعدا والعهد. یعنی اس

نے وعدہ یا عہد پورا کیا۔ اور افعال سے اِيفَاء کے معنی پورا کرنے کے آتے ہیں۔ کمافی القرآن: فمن اوفى بما عاهد عليه الله .
(۲) الْعَشِيرُ: (بغیر تاء کے) بمعنی قریب رشتہ، یا معنی میں معاشر یعنی دوست، قبیلہ سا تھر رہنے والا۔ خواہ وہ اولاد ہو یا غیر، اور اس کے معنی بیوی اور خاندان اور میل جول والے کے بھی آتے ہیں۔ اس کی جمع عُشْرَاءُ . اور عَشِيرَةٌ بمعنی قبیلہ اسکی جمع عَشَائِرُ آتی ہے۔

(۳) لَمْ يُكافِی: یہ مُكَافَات مصدر، صیغہ نفی۔ حمد بلم در فعل مضارع از مفاعلہ بمعنی پورا کرنا۔

(۴) الْعَشِيرُ: بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع عُشْرَاءُ آتی ہے، اور عَشْرَ (ن) عُشْرًا و عُشْرًا بمعنی دسواں حصہ وصول کرنا۔ اور معاشر مفاعلہ سے بمعنی مل جل کے رہنا، اور افعال سے اَعَشْرَ بمعنی دس بنانا یا عُشْرَ دسواں حصہ اور ”عَشَارٌ“ عُشْر وصول کرنے والا۔

(۵) اسْتَقْلَ: اس کا مصدر اسْتِقْلَالٌ ہے بمعنی قلیل سمجھنا، اور یہاں یہی مراد ہے، اور یہ قِلَّة سے ماخوذ ہے، جو کثرت کی ضد ہے مجرد قَل (ض) قَلِيلًا کم ہونا۔ اور قِلَّة سے بھی استقلال آتا ہے جس کے معنی ہے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا یا چڑھنا دینا۔

(۶) الْجَزَائِلُ: یہ صیغہ صفت ہے بمعنی بڑی یا بڑی عطا و بخشش اس کی جمع اَجْزَالٌ و جَزَائٌ آتی ہیں۔ جَزُولٌ (ك) جَزَالَةٌ عظیم ہونا، موٹا ہونا۔ یہاں مراد عظیم ہے اور موصوف محذوف ہے اور عبارت بلیغ و فصیح کو بھی جزیل کہتے ہیں۔

(۷) لِلنَّزِيلِ: بمعنی اترنے والا مہمان، یا وہ کھانا جس میں برکت ہو، نُزُولٌ، مہمان اس کی جمع نُزُولٌ آتی ہے۔ نُزُولٌ (ض) نُزُولًا. اترنا اور نُزُولٌ (س) نُزُولًا. نزلہ یا زکام کی بیماری میں مبتلا ہونا۔ اور ”نُزُولٌ“ کھانے پینے کی وہ چیزیں ہیں جو مہمان کیلئے تیار کی جاتی ہیں، جیسے: هَذَا نَزْلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ. فَنُزُولٌ مِنْ حَمِيمٍ.

(۸) اَعْمَرُ: یہ غَمْرٌ مصدر (ن) سے بمعنی ڈھانپنا یا ڈھانکنا، احاطہ کرنا، اور پانی کا بلند ہونا۔ اور کرم سے غُمُورٌ قُوَّةٌ و غَمَارَةٌ بمعنی زیادہ ہونا۔

(۹) الزَّمِيلُ: رفیق سفر، رفیق، ساتھی اس کی جمع زُمَلَاءُ آتی ہے اور اگر ایک اونٹ پر دو سوار ہوں تو یہ ہر ایک دوسرے کیلئے زمیل ہوتا ہے۔ زَمَلٌ (ن) زَمَلًا بمعنی رفیق بنا لینا۔

(۱۰) الْجَمِيلُ: یہ جَمَالٌ سے مشتق ہے، بمعنی خوبصورتی اور رونق اور وہ جو سیرت و صورت میں خوب ہو از کرم بمعنی جمیل و حسین ہونا، اور یہاں مضاف محذوف ہے ای بالعطاء الجمیل.



انزِلْ سَمِيرِي، مَنزِلَةَ اَمِيرِي، وَاِحِلْ اَنيسِي، مَحَلَّ رَيْسِي، وَاوِدُعْ مَعَارِفِي، عَوَارِفِي.

ترجمہ:- اور اُتارتا ہوں میں اپنے قصہ گو ساتھی کو اپنے حاکم کی رتبہ میں، اور خیال کرتا ہوں اپنے دوست کو اپنے سردار کی جگہ میں اور امانت رکھتا ہوں اپنے عطیہ کو جاننے والوں کے پاس۔

(۱) انزِلْ: انزَالٌ افعال سے اتارنا اور محذوف سے اترنا۔ اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۲) سَمِيرِي: سَمِيرٌ وہ شخص ہے جو رات کو دوست کے ساتھ باتیں کرے اور اس کو قصہ سنائے ”افسانہ گو دوست“ اسکی جمع مُسَمَّرَاءُ

آئی ہے اور سَامِر کی جمع سَمَار ہے۔

(۳) مَنَزَل: صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب اترنے کی جگہ، اس سے قبل تحقیق گزر چکی ہے۔

(۴) اَمِيرِي: بمعنی امیر و سردار یا شریف لوگ اس کی جمع اَمْرَاءُ اور نَصْر سے اَمْرًا و اَمْرَةً و اِمَارَةً بمعنی حکم کرنا، طلب فعل کرنا، سمع سے

مصدر اَمْرًا اور کرم سے اِمَارَةً و اَمْرَةً بمعنی امیر ہونا، حاکم ہونا، والی بننا۔ قَالَ تَعَالَى: وَ اُولَى الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

(۵) اُحِلُّ: اس کا مصدر اِخْلَاط ہے، از افعال معنی حلال کرنا، اتارنا، واجب کرنا، حَلَّ (ض) حَلَّالًا حلال کرنا، حَلَّ (ن) حُلُولًا بمعنی اترنا،

داخل ہونا، مہمان بننا۔ وَمِنْهُ الْمَحَلُّ (بفتح الميم) اترنے کی جگہ وَالْجَمْعُ مِعَال۔

(۶) اَيْنِسُ: یہ اُنْسُ سے مشتق ہے، بمعنی میل جول، دوست۔ اور اَيْنِسُ صیغہ صفت ہے از سمع و ضرب و کرم بمعنی مُوَانِسُ یعنی دل

بہلانے والا۔ یا اَيْنِسُ صیغہ اسم فاعل ہے از کرم۔

(۷) رَايسُ: ”رَيْسُ“ سے مشتق ہے بمعنی سردار قوم اس کی جمع رُؤَسَاءُ ہے کرم رُؤُسُ، رِئَاسَةٌ رئیس ہونا، سردار ہونا۔ اور ضرب سے

رَأْسًا، رَيْسُ ہونا۔

(۸) اَوْدَعُ: یہ اِنْدَاعُ مصدر سے بمعنی ودیعت رکھنا، مجرد فتح سے الوداع کرنا۔ گزر چکا ہے۔ امانت اور ودیعت میں فرق: ودیعت تو یہ ہے

کہ مالک اپنی ملوکہ شے دوسرے کے پاس حفاظت کی غرض سے رکھے اور امانت: ”مَا يَجِبُ حِفْظُهُ“ (جس کی حفاظت لازم ہو) کو

کہتے ہیں، اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ مالک نے خود وہ چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہو جیسے لقطہ اس میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ کسی

کی کتاب کہیں سے ملی اس کو اٹھالیا، تو یہ امانت ہے ودیعت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ودیعت خاص ہے اور امانت عام۔

(۹) مَعَارِفِي: یہ جمع ہے مَعْرِفٌ (بفتح الراء و کسرھا) کی بمعنی چہرہ یا چہرے کے محاسن اور یہ (بفتح الراء و کسرھا) دونوں طرح

مستعمل ہے یہاں مراد ”عطایا“ ہیں۔

(۱۰) عَوَارِفِي: یہ جمع ہے عَارِفَةٌ کی بمعنی عطیہ اور پہچاننے والا یا رزق و احسان کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یہاں جاننے والے مراد ہیں۔



وَ اُولَى مُرَافِقِي، مَرَاْفِقِي، وَ اَلْبَيْنُ مَقَالِي، لَلْمَقَالِي، وَ اَدِيْمُ تَسَالِي، عَنِ السَّالِي، وَ اَرْضِي مِنَ

الْوَفَاءِ، بِاللَّفَاءِ۔

ترجمہ:- اور دیتا ہوں میں اپنے ساتھیوں کو منافع (اپنے ساتھیوں کی مدد کرتا ہوں) اور ملائم بات کرتا ہوں اپنے دشمنوں سے (اپنے دشمنوں سے بھی

میں بھی بات کرتا ہوں) اور ہمیشہ خبر گیری رکھتا ہوں اس شخص کی جو مجھ سے بے غم ہے، یا بھول چکا ہے، اور راضی ہوتا ہوں تھوڑی چیز سے۔

(۱) اُولَى: یہ ایلائے سے ہے بمعنی قسم کھانا، بخشش کرنا، بارش برسانا اگر یہ ولایت سے ماخوذ ہے تو معنی ہے حاکم بنانا۔ اگر ”ولی“ سے ماخوذ ہے تو

معنی ہے نزدیک کرنا، یا ”الیة“ سے بمعنی قسم اس کی جمع ”الایسا“ ہے تو معنی ایلاء کے قسم کھانا، یا ولی سے معنی شروع و بیع کی بارش کی ہے،

تو یہاں ”ایلاء“ کے معنی عطا کو برسانا۔ اور عطا کو بارش کیساتھ تشبیہ دی ہے، مراد عطاء ہی ہے۔

(۲) مَوَافِقُ: از مفاعلت بمعنی دوستی کرنا یہ مَوَافِقُ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر مَوَافَقَةٌ ہے بمعنی سفر میں ساتھ رہنا، اور مرفق بمعنی رفیق سفر، یا سفر کا ساتھی۔ مجرد (ن، س، ک) سے ہے اس کے معنی نرمی کرنا، اور اس کے صلہ میں باء، لام، اور ”علی“ آتے ہیں۔

(۳) مَوَافِقِي: (بفتح المیم) نفع اور یہ مرفق کی جمع ہے، کمافی القرآن: يُهَيِّئُ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا. اور مرفق کہنی کو بھی کہتے ہیں مجرد ”رَفِقٌ“ ہے اس کے صلہ میں ”باء، لام، علی“ آتے ہیں نصر سے نفع پہنچانا اور سَمَّحٌ و تَفَعُّيلٌ سے بمعنی نرمی برتنا، رحم کرنا، ارتفاق افعال سے فائدہ اٹھانا مرفق بمعنی ساتھی جمع رَفَقَاءُ آتی ہے۔

(۴) أَلَيْنُ: یہ لَين سے مشتق ہے جس کے معنی نرمی کے ہیں، اس کے مصدر لَينًا، لَيَانًا، أَلْضَرْبُ، نرم جو ضد ہے صلب و خشن کی بمعنی نرم ہونا اور افعال سے ”الآن“ بمعنی نرم کرنا۔ اور لَين صیغہ صفت ہے۔ وفي القرآن: فبما رحمة من الله لنت لهم.

(۵) مَقَالِي: یہ قول سے مصدر میسی ہے معنی بات کرنا، از نصر و ضرب ومنه مَقَالٌ بمعنی گفتگو اجوف و ادوی ہے۔ نصر سے بات چیت کرنا اور ضرب سے دو پہر کو قبولہ کرنا، مرتحیقہ۔

(۶) لِلْقَالِي: شدت بغض دشمنی رکھنے والا۔ قَالِي (ض) قَلَاءٌ وَقَلِيًا بمعنی گوشت بھونا۔ قَالِي (س) قَلَاءٌ وَمَقْلِيَةٌ مَبْغُوضٌ رَكْنًا۔ اِي الْبُغْضَةِ وَفِي الْقُرْآنِ: مَا وَدَعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَالِي

(۷) أَدِينُ: یہ اِدَامَةٌ سے ہے بمعنی پیٹگی کرنا، مداومت کرنا۔ دَامَ (ن) دَوَّماً وَدَوَّامًا. اِي ثَبِتَ وَاسْتَمَرَّ اور دَامَ يَدَامُ (س) دَوَّماً وَدَوَّامًا بمعنی ہمیشہ ہونا، ثابت ہونا، ساکن ہونا یا یہ ”ادام“ سے ہے بمعنی ہمیشہ۔ وفي الفرقان: مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

(۸) تَسَالِي: اس کے معنی ہے مبالغہ فی السؤال یعنی بہت مانگنا۔ اس میں ”ت“ زائدہ ہے یا مبالغہ کیلئے ہے، اور تسالی مصدر مضاف ہے فاعل کی طرف۔

(۹) السَّالِي: صیغہ اسم فاعل، سَالٌ (ن) سَلَوُا وَسَلُوْا وَسَلُوْا اَنَا. محبت کو ترک کرنا،، بے غم ہو جانا، بھول جانا یا دوستی کو چھوڑنے والا۔ اور سَلِي (س) سَلِيًّا بمعنی فراموش کرنا۔

(۱۰) اَلْوَفَاءُ: مصدر از ضرب معنی وعدہ پورا کرنا۔ اور مفاعله وَافَاؤُا فَاةٌ بمعنی اچانک آنا، اور تفعُّل سے تَوَفَّى اور اِسْتَوْفَى بمعنی پورا وصول کرنا۔

(۱۱) بِاللَّفَاءِ: (بفتح اللام) بمعنی قلیل الشئ اور حقیر چیز۔ يقال لَفَا حَقَّهُ اِي اعطاه. از فح بمعنی پانا۔ لَفَاءٌ (ف) لَفَاءٌ بمعنی کم کرنا، پورا کرنا۔ من الاضداد اور یہ مہوز لام ہے۔



وَأَنْعَمَ مِنَ الْجَزَاءِ، بِأَقْلِ الْأَجْزَاءِ، وَلَا أَتَطَلَّمُ، حِينَ أَظْلَمُ، وَلَا أَنْقِمُ، وَلَوْ لَدَغْنِي الْأَرْقَمُ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَيْكَ.

ترجمہ: اور قناعت کر لیتا ہوں تھوڑی سی جزا سے (یعنی تھوڑے سے بدلہ پر قناعت کر لیتا ہوں) اور نہ فریاد ظلم کرتا ہوں (ظلم کی

شکایت کرتا ہوں) جس وقت کہ میں ظلم کیا جاؤں اور کبھی بدلہ نہیں لیتا ہوں اگرچہ مجھے خبیث سانپ ہی کیوں نہ کاٹے۔ پس کہا اس شخص نے کہ انسوس ہے تجھ پر۔

(۱) اَفْعُ: صیغہ واحد متکلم از فح بمعنی راضی و خوشی ہونا، فَنَسِعَ (س) فَنَعَاوُ فَنَاعَةً وَفَنَاعًا بمعنی اپنی مقسوم پر راضی ہونا۔ از فح فَنُو عا بمعنی سوال کرنا، ذلیل ہونا۔ اور اس کے اصلی معنی ہے چھپانا، اور قانع کو قانع اسلئے کہتے ہیں کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اور اپنی حالت کو چھپائے رکھتا ہے، لوگ اس کو غنی سمجھتے ہیں، اور اقتنع افتعال سے اکتفاء کرنا، تفعلیل سے بمعنی قانع بنانا۔

(۲) اَلْجَزَاءُ: کسی چیز کا بدلہ، بقیال جزا بہ و علیہ۔ جَزَاءٌ مصدر از فح و ضرب اور جَزَايَةٌ کی جمع جَوَازِيٌّ ہے۔ جَزَايٌ يَجْزِي (ض) جَزَاءٌ معنی پورا کرنا، ادا کرنا، بدلہ دینا۔ وفي القرآن: جزاء وفاقا۔

(۳) اَقْلٌ: قلیل سے بمعنی بہت تھوڑا از ضرب قَلَّةٌ معنی کم ہونا، تھوڑا ہونا۔ قَلَّلَ تَفْعِيلٌ سے معنی کم کرنا، استقلال استفعال سے قلیل سمجھنا، اور استقلال کے معنی خود مختاری۔

(۴) اَلْاَجْزَاءُ: یہ جُزْءٌ کی جمع ہے بمعنی بعض الشئ۔ جَزَاٌ يَجْزَاُ (ف) جَزَاٌ بمعنی تقسیم کرنا، جز لینا اور جَزَاءٌ (بفتح الحیم) مصدر ہے معنی ٹکڑا یا بعض۔

(۵) اَتَّظَلَّمُ: از تفعّل اس کا مصدر ”تَظَلَّمٌ“ ہے بمعنی ظلم کرنا، یا ظلم کی شکایت کرنا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(۶) اُظْلِمُ: صیغہ واحد متکلم مضارع مجہول از ضرب ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔ اور اصطلاح میں ظلم کہتے ہیں۔ وضع الشئ فی غیر محلہ۔

(۷) اَنْتَقِمُ: صیغہ واحد متکلم از (ض س) معنی بُرَا سمجھنا، نفرت کرنا، عیب لگانا۔ اسی سے ”نَقْمَةٌ“ بمعنی عذاب و سزا آتا ہے۔ وفي القرآن: ومانقمو امنهم الا ان يؤمنوا. انتقم افتعال سے بمعنی بدلہ لینا۔

(۸) لَدَغٌ: از فح معنی بچھو کا ڈنک مارنا، و عند البعض لَدَغٌ: سانپ کے کاٹنے کو یا منہ سے کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اور ”لَسَعٌ“ بچھو کے کاٹنے یا ڈنک مارنے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع لَدَغِيٌّ و لَدَعَاءٌ آتی ہیں یہ ”لَدَغٌ“ مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۹) اَلْاَرْقَمُ: بہت زہریلا سانپ جس کی پشت پر سیاہ نقطہ یا لیکریں ہوں یا جس کے بدن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ اس کی جمع اَرَقِمٌ ہے، جس کو چیتکبر، یا چتلا سانپ یا حیث سانپ کہتے ہیں، اس کے مؤنث کو ”رَقْمَاءُ“ (بالشین والمد) کہتے ہیں رَقْمَاءٌ نہیں کہتے، بقول بعض اَرَقِمٌ مذکر سانپ کو کہتے ہیں۔ رَقْمٌ (ن) رَقْمًا نقش نگار کرنا، تخریر کرنا، نقطہ اور زریور بر غیرہ لگانا۔ وَقَالَ تَعَالَى: فِي كِتَابٍ مَرْقُومٍ۔

(۱۰) وَيْلٌ: میں ”کاف“ ضمیر خطاب ہے، اور ”وی“ کلمہ زجر و تنبیہ کیلئے یا تعجب کیلئے ہے اور یہ کبھی ”ویل“ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ اصل میں ”ویسک“ تھا لام کو حذف کر دیا اور کلام ”وح“ سے بدل کر ”وتح“ کہتے ہیں۔ اور ”ویل“ کے معنی ہلاکت و شر کے بھی ہیں۔ ویل اور وح میں فرق: ”ویل“ اس شخص کیلئے استعمال کرتے ہیں جو مستحق مصیبت ہو کر اس میں گرفتار ہو گیا ہو اور وح۔ اس شخص کیلئے بولتے ہیں جو مستحق مصیبت نہ ہو اور اس میں گرفتار ہو گیا ہو۔



يَابَسِيَّ اِلْمَايُضَنُّ بِالضَّنِينِ، وَيُنَافِسُ فِي التَّمِينِ؛ لَكِنْ اَنَا لَا آتِي، وَغَيْرَ الْمَوَاتِي، وَلَا اَسْمِ الْعَاتِي،

بِمَرَا عَاتِي.

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! بیشک کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ، اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں، لیکن نہیں آتا ہوں میں ایسے شخص کے پاس جو غیر موافق (یعنی احسان سے پیش نہیں آتا) اور نہ نشانہ لگا تا ہوں کسی متکبر پر اپنی رعایتوں کا، یعنی مہربانی نہیں کرتا ہوں۔

(۱) بُسِيٌّ: یہ ابن کی تصغیر ہے یہ اصل میں بنوی تھا، یہ بنی کی تصغیر ہے واو یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے واو کو یاء کر دیا اور اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت کر دی تو تین یاء جمع ہو گئیں اس میں سے ایک یاء کو تخفیفاً گرادیا پھر ایک یاء کو دوسری یاء میں ادغام کر دیا "بُسِيٌّ" ہو گیا ابن کی جمع بنون و ابناء آتی ہیں۔

(۲) يَضُنُّ: مضارع از معنی بخل کرنا، اور "ضَائِنٌ" وہ اشیاء ہیں جن کی نفاست کی وجہ سے ان پر بخل کیا جائے۔ اور اسی سے "ضنين" آتا ہے کما فی التزیل: وما هو على الغيب بضنين. ضن (س) ضنًا، ضنَّةً، ضنَانَةً وَمُضِنَّةً بمعنى کنجوسی کرنا، بخیلی کرنا۔

(۳) بِالضَّنِينِ: یعنی بخیل، اگر بلازاء ہو تو معنی ہے تہمت، اگر بلاظاء ہو تو گمان و یقین کرنے کے آتے ہیں۔ اگر بالذال ہو تو معنی ہے ریٹھ۔

(۴) يُنَافِسُ: از مفاعلت بمعنی رغبت کرنا، اصلہ نفس الشئ نفاسةً فهو نفيس ای صار مرغوباً اس کی جمع نفاس مجرد کرم سے۔
(۵) التَّمِينِ: بمعنی بیش قیمتی چیز، زیادہ قیمتی اشیاء۔ ثمن کی جمع ائمان و ائمنة و ائمن آتی ہیں۔ کما فی الحدیث: ثمانونى بحائطکم. ثمانت الرجل فى البيع ای ساومتہ۔

(۶) آتِي: اُتِي يَأْتِي (ض) ایتیان مصدر ہے، آنا، و کرنا، اور افعال سے ایتناء معنی ادا کرنا، مہر تحقیقہ۔

(۷) الْمَوَاتِي: مصدر مواتاة از مفاعله بمعنی مطیع ہونا و موافق ہونا، اس کی ماضی و اُتِي يُوَاتِي مَوَاتَاةً۔

(۸) اَسِمٌ: صیغہ واحد متکلم مضارع معنی علامت یا داغ لگانا، ضرب سے اور یہاں خیر و کرم کا ظاہر کرنا، مراد ہے اس کا مصدر و سَمًا و سِمَةٌ ہے جبکہ وہ داغ لگائے۔

(۹) الْعَاتِي: یہ عَتُوًّا يَعْتِيًّا، نصر سے معنی تکبر کرنا، حد سے بڑھنا، ظالم و متکبر جو کسی کی نصیحت نہ سنے یا حد سے تجاوز کرنا، اور سرکشی کرنا۔ اور عَاتِي کی جمع عَتَاةٌ آتی ہے۔ کما فی القرآن: وَعَتُوا عَتُوًّا كَبِيرًا۔

(۱۰) مَرَا عَاتِي: یہ مَرَا عَاةٌ مصدر مفاعله ہے بمعنی محافظت و رعایت کرنا، کما یقال راع الامر جبکہ وہ محافظت کرے یا نگہبانی کرے۔



وَلَا اَصَافِي، مَن يَأْتِي اِنصَافِي، وَلَا اَوَاحِي، مَن يُلغِي اَوَاحِي، وَلَا اَمَالِي، مَن يُحَيِّبُ اَمَالِي،

وَلَا اَبَالِي، بِمَن صَرَمَ حَبَالِي.

ترجمہ: اور نہ خالص دوستی کرتا ہوں اس شخص سے جو انکار کرے میرے انصاف کا (میری خدمت کا) اور نہ بھائی چارہ کرتا ہوں اس

شخص سے جو میرے تعلقات کو فقور اردے، اور نہیں مدد کرتا ہوں اس شخص کی جو محروم کر دے میری امیدیں (امید پوری نہ کرے) اور پرواہ نہیں کرتا ہوں اس شخص کی جس نے میرے رشتہٴ محبت کو توڑ دیا۔

(۱) أَصَافِي: مُصَافَاتٌ مصدر مفاعلت سے بمعنی خالص دوستی کرنا، جو نفاق کے ساتھ نہ ہو مجرد (ن) صَفَوُا و صَفَوَةٌ (بحرکات ثلثہ)۔
(۲) أَبِي يَابِي: از فتح بمعنی انکار کرنا و بے قدری کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ابِي وَاسْتَكْبَرُ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔ اور ضرب سے بھی مستعمل ہے۔

(۳) انصاف: بمعنی برابر و عدل کرنا، یہ ”نصف“ سے ماخوذ ہے، چونکہ مدعی و مدعا علیہ انصاف میں برابر رکھے جاتے ہیں اس میں رعایت نہیں کی جاتی ہے۔ کما یقال انصف بین الرجلین ای عدل بینہما۔ نَصَفَ (ن، ض) نَصْفًا بمعنی نصف کو پہنچانا۔

(۴) أُوَاحِي: یہ مُوَاحَاتٌ مفاعلہ سے ہے بمعنی بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور یہ اخوت سے ماخوذ ہے جس کے معنی بھائی بنانے کے ہیں، کما یقال آخی الرجل مُوَاحَاةً وَإِخَاءً۔ بھائی بنانا۔ مجرد أَخَا یا حُو (ن) أَخُوَّةٌ بمعنی بھائی یا دوست ہونا یا بنانا۔ کما فی الحدیث: آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار۔

(۵) يُلغِي: یہ الْغَاءُ مصدر سے معنی لغو کر دینا، باطل کر دینا، محروم کر دینا، از افعال، مجرد نَصَرَ لَغَا يَلْغُو (ن) لَغَوًا۔ بے ہودہ بنا، باطل ہونا۔

(۶) أُوَاحِي: یہ أُخِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی اسباب محبت، تعلقات، اور اس کے مفرد میں چار لغات ہیں: اخِيَقُوا أُخِيَّةً (بالمَد والقصر بتشديد الياء وتخفيفها) اس رسی کو کہتے ہیں جو گائے وغیرہ کے گلے میں ڈال کر کھونٹے سے باندھتے ہیں، اور وہیں پھرتی رہتی ہے، اس سے مراد تعلقات ہیں یعنی میں ان لوگوں سے بھائی بندی نہیں کرتا، جو تعلقات کو برباد کر دیتے ہیں۔

(۷) أَمَالِي: یہ مُمَالَاتٌ مصدر از مفاعلہ معنی ہے جس خلق کے برتاؤ کرنا، یا مدد کرنا۔ اس کا واحد أَمَلٌ ہے بمعنی امید مجرد فتح سے مَلَاءٌ وَمَلَاءَةٌ پر کرنا، بھردینا اور سب سے مَلًا۔ بھر جانا۔

(۸) يُحَيِّبُ: از تفعیل معنی محروم کرنا۔ حَبَا (ن) حَبَوًا بمعنی آگ کا ٹھنڈا ہونا، بجھنا۔ وَقَالَ تَعَالَى: وَقَدْ خَابَ مِنْ افْتِرَائِ.
(۹) لَا أَبَالِي: اس کا مصدر مُبَالَاةٌ از مفاعلہ معنی پرواہ کرنا، بعض کہتے ہیں کہ یہ منفی ضرور استعمال ہوتا ہے، لیکن شیخ الادب مولانا اعجاز علی صاحب فرماتے ہیں، مثبت بھی مستعمل ہے۔

(۱۰) صَرَمٌ: از ضرب معنی کاٹنا، اور صَرَمٌ کے معنی دوست سے قطع تعلق کرنے کے بھی ہیں اور معشوق سے قطع تعلق کیلئے لفظ بھرا آتا ہے۔
وفى التنزيل: اذا قسموا اليصر منها مصبحين۔

(۱۱) حِبَالِي: یہ حَبَلٌ کی جمع ہے معنی رسی اس کی جمع أَحْبُلٌ وَحُبُولٌ وَأَحْبَالٌ آتی ہیں، اور نصر سے بمعنی رسی سے باندھنا۔



وَلَا أَدَارِي، مَنْ جَهَلَ مَشْدَارِي، وَلَا أَعْطِي زِمَامِي، مَنْ يُخْفِرُ ذِمَامِي، وَلَا أَبْدُلُ وَدَادِي،

لِأَضْدَادِي، وَلَا أَدْعُ إِبْعَادِي، لِلْمُعَادِي.

ترجمہ:- اور نہیں نرمی کرتا ہوں میں اس شخص سے جو میرے مرتبہ سے ناواقف ہو اور نہیں دیتا ہوں میں اس شخص کو اپنی لگام جو میرے وعدہ کو توڑ دے، اور نہیں خرچ کرتا ہوں میں اپنی محبت کو اپنے دشمنوں کیلئے اور نہیں چھوڑتا ہوں میں اپنی دھمکی کو دشمنوں کیلئے (یعنی ہمیشہ دھمکا تا رہتا ہوں)

(۱) اُدَارِي: یہ مذا رات سے ہے از مفاعله بمعنی نرمی کرنا اور مجرد ذَرِي (ض) ذَرِيًا حِيلَه سے جاننے کے ہیں، مرتحقیقہ۔

(۲) جَهْلٌ: از سجع جاہل و نہ جاننا، وان پڑھ ہونا، اس کی صفت جاہل اور جمع جُهَال ہے، مرتحقیقہ۔

(۳) مُفْدَارٌ: بمعنی توانائی و اندازہ و پیمانہ اس کی جمع مُفَادِيرُ آتی ہے۔ اور یہاں اس سے مراد قدر و مرتبہ اور عزت ہے تو معنی یوں ہوئے کہ نرمی نہیں کرتا ہوں میں ان لوگوں سے جو ناواقف ہیں میرے مرتبہ سے۔

(۴) اَعْطِي: اِعْطَاءٌ بمعنی دینا و بخشش کرنا از افعال، مرتحقیقہ۔

(۵) زِمَامِي: (بالزاء) بمعنی لگام، کیلیل، باگ، مہار اس کی جمع اَزِمَةٌ ہے، اور زِمَامُ النَّعْلِ یعنی جوتے کا تسمہ۔ اگر ذِمَامٌ (بالذال) ہو تو اس کے معنی ہے وعدہ اور تاوان اور حق و مرتبہ کے آتے ہیں۔ اس کی جمع اَزِمَةٌ اور ذِمَةٌ کی جمع ذُمَمٌ ہے، زَمٌ (ن) زَمًا بمعنی لگام دینا یا لگام باندھنا۔ اور زِمَامٌ کے معنی سردار کے بھی ہیں اور اگر ضَمَادٌ (بالضاد) ہو تو معنی ہے آپس میں ملانے کے ہیں۔ وفسی القرآن: لا یرقبون فی مؤمن الا و لا ذِمَّةً.

(۶) يُخْفَرُ: اِخْفَارٌ مصدر سے بمعنی وعدہ کو توڑنا، عذر کرنا، بے وفائی کرنا۔ مجرد نصر و ضرب سے خُفَرٌ و خُفُورٌ مصدر ہیں بمعنی توڑنا، بے وفائی کرنا۔ خُفَرٌ اَوْ خُفْرًا۔ پورا کرنا (من الاضداد)

(۷) ذِمَامِي: اگر (بالذال) ہو تو بمعنی حق و عہد، تاوان، امان، مرتبہ جمع اذمۃ و ذمۃ بھی ایسا ہی ذُمَمٌ بھی آتی ہے۔

(۸) اَبْدَلٌ: صیغہ واحد متکلم از نصر اس کا مصدر بَدَلٌ ہے معنی خرچ کرنا جو مع کی ضد ہے۔

(۹) وِذَادِي: اس کے معنی محبت اور دوستی کے آتے ہیں۔ سجع سے وِدَاٌ و دُوْدًا مَوْدَةٌ وغیرہ ہیں۔

(۱۰) اَضْدَادِي: یہ ”ضد“ کی جمع ہے مخالف، دشمن از نصر ضدًا بمعنی دفع کرنا، غالب آنا، اور اس کی جمع ضِدٌّ بلفظ مفرد بھی آتی ہے یعنی اور میں خرچ نہیں کرتا اپنی دوستی کو دشمنی کیلئے۔ و فی التنزیل: و یكونون علیہم ضدًا.

(۱۱) لَا اَدْعُ: اس کا مصدر و دَعٌ ہے بمعنی چھوڑنا از فتح اور اس کا فعل مصدر اور فعل ماضی بہت ہی تلیل الاستعمال ہیں۔

(۱۲) اِبْعَادٌ: اس کے معنی ڈرانے اور دھمکانے کے آتے ہیں، اور یہ مصدر ہے افعال کا یُقَالُ اَوْ عَدَا اِبْعَادًا جبکہ وہ دھمکی دے اور وعدہ

کرے یہ وعید سے ماخوذ ہے، بمعنی ڈانٹنا، خوف دلانا۔ علامہ جوہری کہتے ہیں، وعدہ کا استعمال خیر و شر دونوں میں ہوتا ہے اور

”ایعاد“ کہتے ہیں کسی کو ضرر پہنچانا کیلئے وعدہ کرنا، بخلاف وعدہ کے کہ وہ عام ہے چاہے اس میں کسی کے ضرر کیلئے وعدہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے ایعاد اور وعدہ میں فرق واضح ہو گیا۔

(۱۳) لِلْمُعَادَى: از مفاعلہ اس کا مصدر مُعَادَاتٌ آتا ہے جسکے معنی ظاہر و باطن دونوں طرح سے دشمنی کرنے کے آتے ہیں اور مُعَادَاةٌ بمعنی دشمنی کرنا۔ معادی مخالف کو کہتے ہیں۔



وَلَا أُغْرِسُ الْإِيَادَى، فِي أَرْضِ الْأَعَادَى، وَلَا أَسْمَحُ بِمُؤَاسَاتِي، لِمَنْ يَفْرَحُ بِمَسَاآتِي، وَلَا أَرَى
الِنِفَاتِي، إِلَى مَنْ يَشْمَتُ بِوَفَاتِي.

ترجمہ:- اور نہیں لگاتا ہوں میں اپنی محبت کا دشمنوں کی زمین میں (دشمنوں کو نعمت نہیں دیتا) اور نہ میں غمخواری کرتا ہوں ایسے شخص کی جو میری برائی سے خوش ہو، اور نہ میں دیکھتا ہوں التفات سے (نظر عنایت سے) اس شخص کی طرف جو میری موت سے خوش ہو۔

(۱) أُغْرِسُ: غَرْسٌ وَغْرَاسَةٌ مصدر سے بمعنی درخت لگانا، بونا، از ضرب اور غَرْسٌ کی جمع أَعْرَاسٌ، وَغْرَاسٌ آتی ہیں اور أَعْرَسَ افعال سے بمعنی زمین میں نصب کرنا، پودہ لگانا، غَرْسٌ (بکسر الغین) معنی چھوٹے چھوٹے پودے جو بوئے جاتے ہیں۔ یا بیج اور غَرْسٌ: (بفتح الغین) بمعنی پودا جمع اس کی أَعْرَاسٌ ہے۔

(۲) إِيَادَى: یہ ید کی جمع الجمع ہے اور ید کی جمع ایدی بمعنی نعت اور ”ایادی“ کا اکثر استعمال نعت کے معنی میں ہوتا ہے۔ مرتحقیہ

(۳) أَرْضٌ: زمین جمع أَرْضُونَ أَرْضِ، أَرْضٌ آتی ہیں، قد مرتحقیہ۔

(۴) أَعَادَى: یہ واحد جمع دونوں کیلئے مستعمل ہے یہ عدو سے ہے اور اس کی جمع أَعْدَاءٌ آتی ہے اور اس کی جمع أَعَادٍ بھی ہے بمعنی دشمن اور عدو خود بھی بطور جمع مستعمل ہوتا ہے۔

(۵) أَسْمَحُ: از کرم سَمَحٌ وَسَمَاحَةٌ بمعنی جو انردی، بہادری اور سخاوت۔ مرتحقیہ

(۶) مُؤَاسَاةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مدد کرنا، ہمدردی کرنا، ہر طرح سے غمخواری کرنا، يُقَالُ: آسَى الرَّجُلُ فِي مَالِهِ يَعْنِي اس نے اس کے ساتھ مالی ہمدردی کی۔

(۷) بِمَسَاآتِي: یہ جمع ہے مَسَاةٌ کی جو اسم مصدر ہے جسکے معنی برائی کے ہیں، سَأَنٌ (ن) يَسُوءُ سَوَاءً بمعنی برا ہونا، یا برا کرنا، تکلیف دینا۔

(۸) النِفَاتِي: یہ النِفَاتٌ مصدر از افعال بمعنی جھکنا، متوجہ ہونا، گوشہ چشم سے اچانک کسی کو دیکھنا، مجرد ضرب سے ہے لَفْتٌ بمعنی پھیرنا، گھمانا مصدر لَفْتًا اور تَفْعِيل سے پھیرنا، ہٹانا تلفت تَفْعِيل سے متوجہ ہونا۔ وَفِي الْقُرْآنِ: تَلَفْتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا.

(۹) يَشْمَتُ: صيغة مضارع از سمع و ضرب اس کا مصدر شَمَاتَةٌ ہے جس کے معنی دشمن یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں، وَمِنْهُ التَّشْمِيتُ وَهُوَ دَعَاءٌ لِلْعَاطِسِ كَأَنَّهُ إِذَ الْاَلَةِ الشَّمَاةِ عِنْدَهُ بِالْدَعَاءِ لَهُ يَعْنِي چھینکنے والے کیلئے دعا کرنا، اس میں خاصہ سلب ہے۔

(۱۰) وَفَاتٌ: موت اس کی جمع وَفِيَاتٌ ہے جیسے وَفِيَاتُ الْأَعْيَانِ۔ قد مرتحقیہ۔



وَلَا أُخْصُ بِجِبَانِي، إِلَّا أَحِبَّائِي، وَلَا أَسْتَطِبُّ لِدَانِي، غَيْرَ أَوْ دَانِي، وَلَا أَمْلِكُ خُلَّتِي، مَنْ لَا يَسُدُّ خُلَّتِي،
لَا أَصْفِي نَيْتِي.

ترجمہ:- اور نہیں خاص کرتا ہوں میں اپنی عطاء کو اپنے احباب کے علاوہ (کسی کیلئے) اور نہیں بناتا ہوں معالج اپنے ورد کیلئے اپنے دوستوں کے علاوہ اور نہیں مالک بناتا ہوں اپنی خالص دوستی کا اس شخص کو جو دور نہ کر سکے میری محتاجی کو۔ اور نہیں صاف رکھتا ہوں اپنی نیت کو نہ میں نیک نیتی کرتا ہوں۔

(۱) أَخْصُ: صیغہ واحد متکلم از نصر بمعنی خاص ہونا اسکے مصادر خَصَّوْا خُصُّوْا وَ خُصِّیْتُ ہیں بمعنی خاص ہونا۔

(۲) بِحِبَابِنِي: (بکسر الحاء) حِبَاءٌ، حَبْوَةٌ مصدر بمعنی بخشش۔ بغیر عوض کے دینا۔ بِحِبَابِنِي (بکسر الحاء) یہ مصدر ہے جسکے معنی عطاء کے ہیں بقال حباة حبو او حبوة بكذا ای اعطاه از نصر حبا، حبو بمعنی عطا کرنا ای عطائی۔ سرین پر چلنا فی الحدیث: یا توھا ولو کان حبواً۔

(۳) أَحِبَابِنِي: یہ حَبِيبَتِ كِي جمع ہے بمعنی دوست و عاشق و معشوق اور حَبِيب كِي جمع أَحِبَّةٌ وَأَحِبَابٌ بھی آتی ہیں۔

(۴) اسْتَطَبْتُ: اس کا مصدر اسْتَطَبْتُ ہے از استفعال یعنی بہت مبالغہ سے علاج کرنا، اس میں ”س، ت“ مبالغہ کیلئے یا طلب کیلئے ہے بمعنی علاج طلب کرنا، مجرد طَبُّ يَطْبُ (ن، ض) طَبًّا بمعنی دوا کرنا۔

(۵) لِدَائِي: یہ مہوز لام و اجوف واوی ہے بمعنی بیماری اس کی جمع اذوَاء ہے بمعنی مرض، بیماری، دَاءٌ يَدَاءُ (ف) دَاءٌ، دَوَاءٌ، اذوَاءٌ اذَاءٌ وَاذوَاءَةٌ بمعنی مریض ہونا، بیمار ہونا۔

(۶) اَوْدَاءٌ، اَوْدَةٌ: یہ جمع ہے وِدِيدَتِي بمعنی محبت یا محبت کے ہیں، اور سَمْعٌ سے معنی دوست کہنے کے ہیں۔ اس کی جمع اَوْدَةٌ بھی آتی ہے، اور وِدِيدَاتِي جمع ہے جو حُبِّين کے معنی میں آتا ہے۔

(۷) اَمَلْتُ: از تفعیل مصدر تَمَلَّيْتُ ہے بمعنی مالک بنانا۔ مجرد ضرب سے مالک ہونا، مرتحققہ۔

(۸) خَلَّتِي: (بضم الخاء) خَلَّةٌ بمعنی دوستی اس کی جمع خَلَالٌ اور یہ عادت، بیوی محبوبہ، دوست یہ واحد شنیہ، جمع مذکر مؤنث سب کیلئے مستعمل ہوتا ہے، اگر خَلَّةٌ بفتح الخاء ہو تو بمعنی حاجت، فقر و محتاجی اس کی جمع خَلَالٌ و خَلَلٌ۔ اگر خَلَّةٌ (بکسر الخاء) ہو تو بمعنی تلوار کی میان کے ہیں، اس کی جمع خَلَلٌ و خَلَلٌ آتی ہیں۔ کما فی القرآن: لا بیع فیہ ولا خلال۔

(۹) لَا يَسُدُّ: یہ سَدُّ مصدر (ن) سے بمعنی بند کرنا، روکنا، اصلاح کرنا۔ يقال سد الشيء ای منعه و فی التنزیل: وجعلنا من بین ایدیہم سداً و من خلفہم سداً ای عاجز او مانعا۔ اور افعال سے اسناد بمعنی بند ہو جانا۔

(۱۰) اَصْفِي: از تفعیل مصدر تَصْفِيَةٌ بمعنی صاف کرنا، خالص کرنا، اور افعال سے اصفی لہ بمعنی اخلاص برتنا، یا خالص دوستی کرنا، اصطفی افعال سے بمعنی منتخب کرنا، چھاننا اور استفعال سے بھی یہی معنی آتا ہے۔

(۱۱) نِيَّتِي: بمعنی ارادہ، قصد اور دل کا عزم اس کی جمع نِيَّاتٌ یہ ماخوذ نَوَاةٌ سے بمعنی گھٹلی از ضرب کما فی الحدیث: انما الاعمال بالنیات۔



لِمَنْ يَتَمَنَّى مَنِيَّتِي، وَلَا أُخْلِصُ دُعَائِي، لِمَنْ لَا يَفْعِمُ وَعَائِي، وَلَا أُفْرِغُ نَنَائِي، عَلَيَّ مَنْ يُفْرِغُ إِنَائِي. وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أَبْدُلَ وَتَخْزُنَ.

ترجمہ:- جو تمنا کرے میرے مرنے کی، اور نہیں خالص کرتا ہوں میں اپنی دعا کو اس شخص کیلئے جو میرے برتن کو نہ بھردے اور نہیں بھرتا ہوں میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کرتا ہو میرے برتن کو اور کس نے حکم دیا کہ میں خرچ کروں اور تو جمع کرتا رہے۔

(۱) يَتَمَنَّى: یہ منی سے ماخوذ ہے، بمعنی آرزو کرتا ہے، باب تفاعل سے، آرزو کرنا۔

(۲) مَنِيَّتِي: یہ ”مَنِيَّةٌ“ (بفتح الميم) بمعنی موت اس کی جمع منایا، جیسے خطیہ جمع خطایا۔ اور ”مُنِيَّةٌ“ (بضم الميم و تخفيف الياء) بمعنی آرزو اس کی جمع منی و منی، اور ”أُمْنِيَّةٌ“ کی جمع آمانی بمعنی آرزو کرنا۔

(۳) أُخْلِصُ: یہ اِخْلَاصٌ مصدر سے از افعال بمعنی خالص کر لینا، وچین لینا۔ مرتحقیقہ

(۴) دُعَائِي: اس کی جمع أَدْعِيَّةٌ ہے بمعنی دعا کرنا، از نصر، مرتحقیقہ۔

(۵) يَفْعِمُ: یہ اِفْعَامٌ مصدر سے از افعال بمعنی بھرنا۔ اور کرم سے بھر جانا اور فتح سے بھردینا آتا ہے۔

(۶) وَعَاءٌ: بمعنی برتن اس کی جمع أَوْعِيَّةٌ اور جمع أَوْاعٍ آتی ہے۔ باب ضرب سے جسکے معنی جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے آتے ہیں۔ اسلئے کہ برتن بھی چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷) لَا أُفْرِغُ: یہ اِفْرَاقٌ مصدر سے بمعنی ڈال دینا، اور افعال سے بہانا۔ کما يقال: أفرغ الماء اى صبته یعنی پانی گرایا۔ مجرد مع سے فَرَّغَ الماءُ بمعنی پانی گرا۔ کما فى القرآن: ربنا افرغ علينا صبرا. فاذا فرغت فانصب.

(۸) نَنَاءٌ: بمعنی تعریف کرنا۔ اس کی جمع أَثْنِيَّةٌ ہے یہاں ثناء کو پانی سے تشبیہ دی ہے جس سے مراد تعریف ہے۔

(۹) يُفْرِغُ: از تفعیل اس کا مصدر تَفْرِيقٌ ہے بمعنی پانی کا گرانا، خالی کر دینا۔ اور یہ ”فَرَّغَ“ سے ماخوذ ہے، از نصر و مع بمعنی خالی ہونا۔

(۱۰) إِنَاءٌ: برتن اس کی جمع آئِيَّةٌ اور جمع أَوَانٍ آتی ہے۔ وفى القرآن: واصبح فؤادام مونسى فَارِغًا.

(۱۱) حَكَمَ: یہ صیغہ ماضی از نصر بمعنی حکم کرنا، اور ”مَنْ حَكَمَ“ میں مَنْ استفہام انکاری ہے، اور ”مَنْ“ موصولہ بھی ہو سکتا ہے، تو اس وقت اس کا صلہ ”فہو سفیة“ محذوف مانا جائے گا۔

(۱۲) أَبْدُلُ: یہ بذل مصدر سے ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر و ضرب، مرتحقیقہ۔

(۱۳) تَخْزُنُ: یہ خَزْنٌ مصدر سے بمعنی جمع کرنا، جوڑنا۔ از نصر اور ”خزائنہ“ وہ جگہ ہے جہاں کوئی چیز جمع کی جائے اس کی جمع خزائن آتی ہے، اور خَزْنٌ مع سے بمعنی گوشت سڑ جانا، اور خَزِنٌ خَزِنٌ بمعنی سڑا ہوا گوشت۔ نصر سے جمع کرنا۔ اور یہاں نصر سے ہے۔

كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ.



وَأَلْسِنَ وَتَخْشَنَ، وَأَذُوبَ وَتَجْمُدَ، وَأَذْكَو وَتَحْمُدَ، وَالْأَوَّالِ، بَلْ تَنَوَّازُنَ فِي الْمَقَالِ، وَوَزْنَ الْمِثْقَالِ،

وَنَتَحَاذِي فِي الْفَعَالِ. حَذَوُ النَّعَالِ.

ترجمہ:- اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرے اور میں پگھلتا رہوں (تیری محبت میں) اور تو جبار ہے، اور میں جلتا رہوں اور تو ٹھنڈا رہے نہیں خدا کی قسم بلکہ ہم وزن کرینگے باتوں میں مشقال کے وزن کو (یعنی رتی رتی ہم برابری کریں گے)

(۱) أَلَيْسُنُ: از ضرب اجوف یائی ہے بمعنی نرم ہونا یہ لین سے مشتق ہے جو ”خشونت“ کی ضد ہے لَانْ يَلِينُنْ (ض) لَيْسًا - نرم ہونا، کقولہ تعالیٰ: فبما رحمة من الله لنت لهم.

(۲) تَخَشُنُ: یہ ”خُشُونَةٌ“ مصدر سے ہے بمعنی سخت ہونا۔ از کرم مصادر خُشِنَةٌ وَ خَشَانَةٌ، خُشُونَةٌ، مَخْشِنَةٌ. سخت ہونا، کھر درا ہونا. خَشِينٌ صيغة صفت ہے اس کی جمع خَشَائِنٌ آتی ہے۔

(۳) اَذُوبُ: از نصر اسکا مصدر ذُوبٌ وَ ذُوبَانٌ ہے جسکے معنی کھلنے کے ہیں یہ جمود کی ضد ہے۔ يُقَالُ ذَابَ دَمْعُهُ ذُوبًا وَ ذُوبَانًا. جب کہ آنسو پگھلے اور نہجے اور افعال سے پگھلانا متعدی ہے۔

(۴) تَجْمُدُ: اسکا مصدر جُمُودٌ ہے بمعنی جم جانا۔ جو ذُوبٌ کی ضد ہے از نصر۔ جَمَدًا وَ جُمُودًا. ای قام.

(۵) اَذْكُو: از نصر بمعنی آگ کا بھڑکنا، جلنا۔ یقال ذکت النار ای اشعلت مشتعل ہونا۔ مرتحقیقہ

(۶) تَخْمُدُ: یہ خُمُودٌ مصدر سے از نصر بمعنی بجھ جانا۔ یقال: خمدت النار خمودا ای اسکن طبعها ولم يطفأ جمدها. ٹھنڈا ہو جانا۔ افعال سے اخمادٌ بمعنی بجھانا. وفي القرآن: فاذا هم خامدون ای ساکتون.

(۷) نَوَازِنُ: از تفاعل وازمفاعله. یقال وازنه وَ زَانَا وَ مَوَازِنَةٌ بمعنی مقابل ہونا۔ وزن میں برابر کرنا یا دو چیزوں کے درمیان وزن معلوم کرنے کیلئے مقابلہ کرنا۔ عمل کا بدلہ دینا۔

(۸) الْمَقَالُ: یہ مصدر میسی ہے قول سے مشتق ہے بمعنی گفتگو، بات چیت۔ از نصر، مرتحقیقہ

(۹) وِزْنٌ: بمعنی وزن کرنا، تولنا۔ از ضرب ومنه الميزان والموازين. وفي القرآن: ونضع الموازين القسط.

(۱۰) الْمِثْقَالُ: بمعنی بوجھ چاہے کم ہو یا زیادہ، تولنا، یا تول۔ لیکن اصطلاح میں مشقال اس وزن کو کہتے ہیں جو درہم کے برابر ہوتا ہے (یعنی ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے) جمع مِثْقَالِ اصْل میں میزان کو کہتے ہیں، کبھی اس کا اطلاق دینار پر بھی ہوتا ہے، کرم سے ثِقْلًا وَ ثِقَالَةٌ بمعنی بوجھل ہونا. ثِقْلٌ، بوجھ جمع اَثْقَالٌ. ثَقِيلٌ بمعنی وزنی جمع ثِقَالٌ وَ ثِقَالَةٌ. فی الحدیث لا یدخل الجنة من كان فی قلبه مثقال حبة من خردلٍ من کبر.

(۱۱) نَتَحَاذِي: اسکا مصدر تَحَاذَى ہے از تفاعل بمعنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ یہ حذاء سے ماخوذ ہے بمعنی جوتے کا تلا۔ اور حذاء بمعنی قطع کرنا۔ جوتے کو بھی حذاء اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی کاٹ کر بنایا جاتا ہے جو پاؤں کے مقابل رہتا ہے۔ اسلئے مقابل کے معنی پائے گئے ہیں۔ نتخاذاً بمعنی ہم باہم مقابل رہیں گے کام میں مانند مقابل رہنے جوتوں کے۔

(۱۲) أَلْفَعَالُ: یہ فعل کی جمع ہے بمعنی کام کرنا۔ باب فتح یہ (بکسر الفاء) زیادہ مشہور ہے۔

(۱۳) حَذُو: یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اسکے معنی برابر اور مقابل کے آتے ہیں۔ يُقَالُ: حَذَاءُ دَارِهِ لِعَنِي مِيرَاغَهَا سَكَهَرَ كَ بِالْمَقَابِلِ ہے۔

(۱۴) الْبِعَال: یہ فعل کی جمع ہے بمعنی جوتا۔ اور اسکی جمع انعل بھی آتی ہے، از سمع بمعنی جوتا پہننا۔ كما فى الحديث: اذا ابتلت النعال فالصلوة فى الرجال. يانعل الارض الصلبة التى لا تنبت شيئاً یعنی ”وہ سخت زمین جہاں کچھ نہیں اگتا ہو“۔



حَتَّى نَأْمَنَ النَّعَابِينَ، وَنُكْفَى النَّضَاعِينَ؛ وَالْأَقْلَمَ أَعْلَكَ وَتُعَلَّنِي، وَأَقْلُكَ وَتَسْتَقْلِنِي، وَأَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرِحُنِي، وَأَسْرَحُ إِلَيْكَ وَتَسْرَحُنِي.

ترجمہ:- یہاں تک کہ ہم مامون (محفوظ) ہو جائیں نقصان اٹھانے سے۔ اور آپس کے کینہ سے بچائے جائیں۔ ورنہ پھر کیا وجہ ہے کہ بار بار میں تجھے پلاؤں اور تو مجھے بیمار کر ڈالے اور میں تیرے مرتبہ کو بلند کروں اور تو مجھے حقیر سمجھے اور کماؤں میں تیرے نفع کیلئے اور تو مجھ کو زخمی کر دے اور چلوں میں تیری طرف اور تو مجھے چھوڑ دے۔

(۱) نَأْمَنَ: امن سے ماخوذ ہے بمعنی امن سے مطمئن رہنا۔ فى التنزيل: أأمنتم من السماء ومنه الايمان کیونکہ مؤمن بھی اللہ ورسول کی تکذیب سے مطمئن کر دیتا ہے۔ اَمِنَ (س) اَمِنًا وَاَمَانًا وَاَمْنَةً مصدر ہیں بمعنی امن و سکون سے ہونا۔

(۲) النَّعَابِينَ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ ایک دوسرے کو گھٹا دینا۔ کسی دوسرے کی چیز چھین لینا۔ عَبَسَ (ن) يَغْنِي غَبْنًا اى خدعه. دھوکہ دینا و نقصان اٹھانے کے معنی ہیں۔ وفى القرآن: ذالک يوم النعابین، اور سمع سے بھی آتا ہے بھول جانا۔ اور غبن سمع سے نقصان فی العقل ہونا بھی ہے۔

(۳) نُكْفَى: یہ اِكْفَاءُ مصدر سے از افعال بمعنی محفوظ رہنا۔ مرتحقیقہ

(۴) النَّضَاعِينَ: مصدر تفاعل ہے بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ کینہ و حسد رکھنا۔ از تفاعل یہ ”ضغن“ سے ماخوذ ہے یعنی وہ کینہ جو دل میں مخفی ہو مجر داسمع۔

(۵) وَآلَا: یہ مرکب ہے ”ان“ شرطیہ و ”لا“ نافیہ سے یہ صرف ”إلا“ حرف استثناء نہیں ہے۔

(۶) أَعْلَكَ: یہ عِلٌّ سے مشتق ہے بمعنی بار بار پینا، پلانا۔ از نصر یقال عله بالشراب یہ عِلًّا وِعِلًّا مصدر ہیں۔ یا اِعْلَالٌ بمعنی بار بار پلانا۔

(۷) تُعَلَّنِي: یہ افعال سے، عِلَّةٌ سے ماخوذ ہے۔ بیمار کرنا۔ اور عِلٌّ (ض) يَبْعُلُّ سے مشتق ہے بمعنی بیمار ہونا اور افعال سے اِعْلَالٌ مصدر ہے، بمعنی بیمار کرنا۔

(۸) أُقْلُكَ: افعال سے ہے۔ یقال اقل الشئى اى رفعه وحمله یعنی بلند مرتبہ کر دینا۔ یا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔ یہ قُلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پہاڑ کی چوٹی۔ كقولہ تعالى: حتى اذا قلت سبحابا. یا اقلال وقُلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کم کر دینا۔ اگر قُلَّةٌ سے

ہو تو بمعنی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔ اس سے مراد بلند مرتبہ بنا دینا ہے۔

(۹) تَسْتَقِلُّنِي: از استفعال مصدر استقلال ہے، بمعنی برداشت کرنا۔ حقیر سمجھنا۔ یہاں مراد حقیر سمجھنا ہے۔ س، تاء، نون کیلئے ہے، بمعنی کم سمجھنا یا حقیر سمجھنا۔

(۱۰) اجْتَرَحُ: یہ اجْتَرَا ح مصدر سے بمعنی کمانا۔ یہ جَرَحُ سے ماخوذ ہے از فتح بمعنی کسب کرنا، کمائی کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ. اور جَرَحُ زخم کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ کاسب مال کے حاصل کرنے میں بمنزلہ زخمی کے ہو جاتا ہے، تکلیف کی وجہ سے۔

(۱۱) اتَجَرَحُ: یہ جَرَحُ مصدر سے ہے بمعنی زخمی کرنا۔ از فتح اور سح سے بھی زخمی ہونا۔ مرتحقیقہ

(۱۲) اسْرَحُ: یہ سَرَحُ (ف) سَرَحَا وَسُرُوْحَا مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا یا چوپاؤں کا چرنے کیلئے جانا یا انکو جانے کیلئے بھیجنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور سح سے مصدر ”سَرَحًا“ بمعنی اپنے کام میں نکلنا۔

(۱۳) تَسْرِيْحُ: از تَفْصِيْل بمعنی چھوڑ دینا، آزاد کر دینا، جانوروں کو چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ وَسَرَحُوْهُنَّ سَرَا حًا جَمِيْلًا. يقال سَرَحَ الزَّوْجَ اِی طَلَقَهَا۔ مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔



وَ كَيْفَ يُجْتَلَبُ اِنْصَافٌ بِضِيْمٍ، وَاِنَّی تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ، وَمَتْنِيْ اَصْحَبٌ وُدٌّ بَعْسَفٍ، وَاِیُّ حُرَّ زَيْنِيْ بِخَطِّةٍ خَسْفٍ اَوْلَلَهُ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ:

ترجمہ:- اور کس طرح حاصل کیا جاتا ہے انصاف ظلم کے بدلہ میں، اور کب چمک سکتا ہے سورج بادل کیساتھ اور کیسے قائم رہ سکتی دوستی ظلم کیساتھ اور کونسا شریف ہے جو راضی ہو ذلت پر، اور اللہ ہی کے واسطے بھلائی ہے تیرے باپ کیلئے، جیسے کہا۔

(۱) يُجْتَلَبُ: یہ اجْتَلَبَ مصدر سے بمعنی حاصل کرنا، از افتعال بمعنی کھینچنا۔ یہ ”جَلَبْتُ“ سے ماخوذ ہے۔ مجرد (ن ض) بمعنی کھینچنا۔
(۲) بِضِيْمٍ: بمعنی ظلم مع التذليل والجمع ضِيُوْمٌ۔ از ضرب، ظلم کرنا، زبردستی کرنا۔ ضَامٌ يَضِيْمٌ (ض) ضِيْمًا بمعنی ظلم کرنا، زبردستی کرنا۔ ضَامَهُ مَفَاعِلُهُ. استفعال سے استضمامة بمعنی کم کرنا۔ ضِيْمٌ اور ظلم میں فرق: ضِيْمٌ: کا استعمال تو صرف مال کے چھین جانے پر ہوتا ہے اور ظلم: عام ہے چاہے مال ہو یا غیر مال ہو سب پر ظلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۳) تُشْرِقُ: یہ اشراق مصدر سے از افعال بمعنی طلوع ہونا، روشن ہونا، اسکا مجرد نضر سے ہے مصادر شَرَقَاوْشَرُوْا بمعنی چمکنا، روشن ہونا، طلوع ہونا، سورج نکلنا۔ اشراق کے دو معنی ہیں (الف) چمکنے و نکلنے کے ہیں (ب) مشرق میں جانے کے ہیں۔

(۴) شَمْسٌ: بمعنی سورج والجمع شُمُوْسٌ. از نضر وضرب شَمْسًا، تصغیر شَمْسِيَّةٌ اور سح سے شَمْسًا (بفتح الميم) ہے اور (بفتح الشين) بمعنی سرکش گھوڑے کے بھی ہے اسکی جمع شَمْسٌ ہے۔

(۵) اِنِّي: یہ تعمیم حال و کیفیت کیلئے آتا ہے، تعمیم مکان کیلئے نہیں آتا ہے، یہاں ”اِنِّي“ متنی کے معنی میں ہے اور کبھی ”اِنِّي“ مِنْ اَيْنَ کے معنی

میں بھی آتا ہے، جیسے: اِنِّی لَکِ هٰذَا۔ (القران): اِنِّی ظَرْفِ مَکَانَ ہے، مَعْنٰی اِنِّی یَہِ مَفْعُولِیْنَ کُوْجُزْمِ کَرْتَا ہے جیسے اِنِّی تَجَلِّسُ اَجْلِسُ کَبْہِی ظَرْفِ زَمَانِ مَتٰی کَہِ مَعْنٰی مِیْنِ اَتَا ہے جیسے اِنِّی جَنَّتْ کَبْہِی کِیْفِ اسْتَفْہَامِ کَہِ مَعْنٰی مِیْنِ اَتَا ہے اِنِّی یَکُوْنُ ذٰلِکَ۔
(۶) غَیْمٌ: بَعْنٰی بَادِلٍ وَالْجَمْعُ غُیُومٌ وَغِیَامٌ۔ غَامٌ یَغِیْمُ (ض) غَیْمًا مَعْنٰی اِرْآوْدُ ہُوْنَا، بَادِلٌ ہُوْنَا۔ وَاحِدٌ غَیْمَةٌ ہے۔
(۷) اَصْحَبٌ: اِسْمٌ مَصْدَرٌ اَصْحَابٌ اِزْاَفْعَالٍ بَعْنٰی مَدْرُکْرَا، تَابِعْدَارُ ہُوْنَا، اِگْرَا سَا کَا صِلَہُ "بَا" ہُوْتُو بَعْنٰی سَا تَہْ لَیْنَا۔ وَرَنَہُ اِسْمٌ مَعْنٰی صَارَ ذَا صَحْبٍ ہے۔

(۸) وُدٌّ: (بِضْمِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا) بَعْنٰی دَوْسْتِی، مَحَبَّتِ وَالْجَمْعُ اُوْدَةٌ، اُوْدَاءٌ۔ مَرْتَحِقِہ۔

(۹) عَسْفٌ: بَعْنٰی ظَلْمٍ، مَوْتُ: اِزْضَرْبٍ بَعْنٰی ظَلْمٍ کَرْنَا عَسْفٌ مَصْدَرٌ ہے اِیْ عَدُوْلٍ عَنِ الطَّرِیْقِ الْمُسْتَقِیْمِ۔

(۱۰) اَلْحُرُّ: بَعْنٰی اَزَادِیَا شَرِیْفٍ جَمْعُ اَحْوَارٍ اَتٰی ہے۔ مَرْتَحِقِہ

(۱۱) رَضِیٌّ: رِضْوَانٌ مَصْدَرٌ ہے بَعْنٰی رَاضِیٍّ ہُوْنَا اِزْجَمْعِ۔ مَرْتَحِقِہ

(۱۲) خُطَّةٌ: (بِالضَّمِّ) بَعْنٰی خُصْلَتِ، کَامٌ، اَمْرٌ مُشْکَلٌ۔ یَقَالُ: تَبَلَّكَ خُطَّةً لَیْسَتْ لَیْ۔ یَہِ کَامٌ مِیْرِی شَانَ کَا نَبِیْسٌ ہے وَالْجَمْعُ

خُطَطٌ یَاخُطَّةٌ (بِالکَسْرِ) یعنی وہ زمین جس میں تم سے پہلے کوئی نہ آیا ہو یا وہ حصہ جو اپنے لئے خاص کیا ہو و ال جمع خُطَطٌ: اور

خُطَّةٌ (بِفَتْحِ الْخَاءِ) بَعْنٰی خُطِّ کَہِنِیْنَا اِزْضَرْبِ کَمَا فِی الْحَدِیْثِ: لَا یَسْتَلُوْنِیْ خُطَّةً یَعْظُمُوْنَ فِیْہَا حَرَمَاتِ اللّٰہِ اِلَّا عَظِیْتِہُمْ اِیْہَا۔

(۱۳) خَسْفٌ: مَصْدَرٌ اِزْضَرْبٍ بَعْنٰی چَانْدِ گِرہِن، زَمِیْنِ جَلِ کَر گِر جَانَا، رُوْشِی کَا چَلَا جَانَا، زَمِیْنِ کَا دِھِنْسُ جَانَا۔ خَسْفًا وَخُسُوفًا (ض) ذَلِیْلٌ

ہونا، نقصان ہونا۔ مستعار من خسوف القمر۔ کقولہ تعالیٰ: لَوْلَا اِنَّمِنَ اللّٰہُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بَنَا۔

(۱۴) وَلِلّٰہِ اَبُوْکَ: یَہِ کَلِمَہُ تَعْجِبُ ہے اِسْ کِی تَقْدِیْرٌ "لِلّٰہِ اَبُوْکَ" ہے، یَہِ مَدْحِ کَہِ وَاقْتِیْمِ اِسْتِعْمَالِ کَرْتِے ہِیْنِ "اَبُوْکَ" سَہِ مَرَادِ

اِسْ کَا نَسْ ہے۔ یَا یَہِ تَعْجِبُ کَہِ مَوْقِعِ پَر یُوْلَا جَاتَا ہے جَبْ کُوْی شَخْصٌ بَہْتَر کَامِ کَرے۔ نَدَا کَہِ وَاقْتِیْمِ یَا بِنِی، یَا بَتِ کَہْتِے ہِیْنِ، اِسْ کِی جَمْعِ اَبَاہِ

وَ اَبُوْنَ، اَبَا یَا بُو (ن) اِبَا وَ قُوْ اَبُوۃُ اَبُوْا بَعْنٰی بَاپِ ہُوْنَا۔



(۱) جَزَآءٌ مِّنْ اِنِّیْ عَلٰی اَسِہِ جَزَیْتُ مَنۡ اَغْلَقَ بَیْ وُدِّہِ

(۲) عَلٰی وَفَاہِ الْکِیْلِ اَوْ بَخْسِہِ وَکَلْتُ لِنَحْلِ کَمَا کَالِ لَیْ

ترجمہ:- (۱) بدلہ دیا میں نے اس شخص کو جو تعلق رکھتا ہو میرے ساتھ دوستی کا بدلہ اس شخص کا سا جو بنیاد رکھتا ہے اپنی بنیاد پر (یعنی جو شخص

میرے قلب کیساتھ اس کی محبت کو معلق کرے اس کو اصل بنیاد ٹھہراتا ہوں دوستی کیلئے)۔ (۲) اور ناپتا ہوں اپنی دوستی کیلئے پیمانہ محبت

کو جیسا کہ اس نے ناپا میرے لئے پورا کرنے یا کم کرنے کیساتھ۔

(۱) جَزَیْتُ: صِیغَہُ مُتَکَلِّمٍ اِزْضَرْبٍ بَعْنٰی بَدَلِہِ دِیْنَا کَمَا یُقَالُ: جَزَی الرَّجُلَ بِکَذَا عَلٰی کَذَا جَزَاءً یعنی اس کو بدلہ دیا اس کا مصدر

جَزَاءٌ ہے، کقولہ تعالیٰ: یَوْمَا لَا تَجْزٰی نَفْسٌ عَنِ نَفْسٍ شَیْئًا۔

(۲) اَعْلَقَ: از افعال مصدر اِعْلَاق ہے بمعنی معلق کر دینا، لگانا اور مجرد سمع سے بمعنی معلق ہونا، وسمت جانا واز تفعل ایضاً۔

(۳) وُدٌّ: (بضم الواو) بمعنی دوستی و محبت۔ ”وُدَّةٌ“ مفعول بہ ہے اور ”جَزَّ اَمْنٌ“ مفعول مطلق ہے۔

(۴) یَبْنِیْ: یَبْنِیْ (ض) بِنَاءٌ۔ بمعنی بنیاد رکھنا۔ مرتحیقہ

(۵) اُسُّ: (بالحرکات الثالثہ) یعنی وہ بنیاد جو سب سے نیچے ہو یعنی اصل البناء اسکی جمع اِسَاس ہے، اِسَاس بنیاد اس کی جمع اُسُوس و اَسَاسِیُّں آتی ہے۔ تاسیس تفعلیل سے بھی مستعمل ہے۔ اور اساس، بناء بنیہ کے درمیان فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بنیہ تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور اِسَاس وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔ لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بناء اور بنیہ کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔

(۶) کَمَلْتُ: صیغہ ماضی متکلم، کَمَلْتُ (ض) کَمَلْتُ، مَكْمِلًا و مَكْمِلًا بمعنی ناپنا، یا کھانے کا اندازہ کرنا۔ یہ کبھی متعدی الی المفعولین ہوتا ہے، جیسے کَمَلْتُ زَيْدًا الطَّعَامَ۔ کبھی مفعول اول پر لام لے آتے ہیں، جیسے: کَمَلْتُ لَزِيْدًا الطَّعَامَ۔ اور اس کا ماضی مجہول كَمِلْتُ و كَمِلْتُ (یعنی بالواو) و بالیاء دونوں طرح آتا ہے)۔ اور کیل و اکتیال دونوں کے معنی ایک ہیں لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ کیل کہتے ہیں غیر کوناپ کر کے دینا اور اکتیال کہتے ہیں غیر سے ناپ کر لینا۔ کما جاء فی القرآن: و اوفوا الكيل و الميزان۔ (افاضات، ۱/۱۳۹)

(۷) حَجَلٌ: (بکسر الخاء و ضمها) بمعنی دوست اسکی جمع اَحْجَالٌ و اَحْجَالٌ آتی ہے اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں، اگر بفتح الخاء) ہو تو اس کے معنی سرکہ کے ہیں، مرتحیقہ۔

(۸) وَفَاءٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی پورا کرنا، مرتحیقہ۔

(۹) اَلْكَیْلُ: وہ چیز ہے جس سے ناپا جائے، از ضرب، اس کے مصادر كَمَلْتُ و مَكْمَلًا ہیں۔ کیل اور اکتیال میں فرق: شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ ان دونوں الفاظ میں فرق یہ ہے کہ کیل کہتے ہیں کسی غیر کوناپ کر دیئے کو۔ اور اکتیال کہتے ہیں کسی غیر سے ناپ کر لینے کو۔ (افاضات، ص: ۱۳۹ ج ۱)

(۱۰) بَخْسٌ: ناقص، کم، بَخْسٌ (ف) بَخْسًا بمعنی کم کرنا، ظلم کرنا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اِی لَا تَقْظَلْمُوْهُمُ۔ و شر وہ بٹمن بخش در اہم معدودہ۔



(۳) وَلَمْ اُخْسِرْهُ وَاَسْرُ الْوَرَى مَنِ يَوْمَهُ اُخْسِرُ مِنْ اَمْسِهِ

(۴) وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِي جَنِي فَمَالَهُ اِلَّا جَنِي غَرْسِهِ

ترجمہ:- (۳) اور نہیں نقصان پہنچاتا ہوں میں اس کو اور بدترین مخلوقات میں سے ہے وہ شخص جس کا آج، کل سے زیادہ نقصان والا ہو۔ (۴) اور وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس اُس میوے کو جو میرے پاس ہے، پس نہیں ہے اسکے واسطے سوائے اس

پھل کے جو اس نے لگایا ہے۔

(۱) اُخْسَرُ: یہ تفعیل سے ہے اس کا مصدر تَخْسِرُ ہے معنی نقصان میں ڈالنا، مجرد ضرب سے ہے خَسْرًا بمعنی ضائع کرنا، نقصان کرانا، خسارہ میں مبتلا ہونا۔ خَسِرَ (س) خَسْرًا و خَسَارَةً بمعنی نقصان اٹھانا، گمراہ ہونا ضائع ہونا، ہلاک ہونا۔ وفي التنزیل: الذین خسرو انفسہم۔

(۲) شَرُّ: یہ مصدر بھی ہے اور صیغہ صفت بھی، اور اسم تفضیل بھی تینوں طرح مستعمل ہے، شَرُّ جو خیر کی ضد ہے اس کی جمع شُرُورٌ اور کبھی اَشْرَارٌ آتی ہے، کما فی الحدیث: نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔ اور ”شر الوری“ یہاں مبتدا ہے۔ شَرِّہ کرم و ضرب دونوں سے شَرٌّ و شَرَاةٌ بمعنی شریر ہونا، بدی کرنا۔ اور اگر ”شَرُّ“ بمعنی برائے شخص ہے تو اس کی جمع شِرَارٌ و اَشْرَاءُ آتی ہیں، اور اگر ”شَرُّ“ بمعنی برائی ہو تو اس کی جمع شُرُورٌ آتی ہے، اور یہاں برائے شخص مراد ہے۔

(۳) اَلْوَرَى: مخلوق یعنی جو ما سوا اللہ موجودات ہیں۔ اور ”ابو الوری“ یہ زمانے کی کنیت ہے۔

(۴) یَوْمُهُ: ”مَنْ یَوْمُهُ“ یہ خبر ہے اور یَوْمٌ دن، وقت اس کی جمع ایام اور جمع الجمع اِیَامٌ ہے۔ یوم مطلق دن کو کہتے ہیں اور اَلْیَوْمُ، خاص آج کے دن کو کہتے ہیں۔ کما یقال ایام اللہ یعنی خدا کے دن (خدا کے انعامات یا سزائیں)۔

(۵) اُخْسَرُ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے، اس کا مصدر خُسِرَانٌ ہے از ضرب بمعنی نقصان اٹھانا یا نقصان میں پڑنا، وفي التنزیل: خسرو الدنیا والآخرۃ، ذلک هو الخسران المبین۔

(۶) اَمْسٌ: یہ بنی علی اَلکسر ہے بمعنی گذشتہ دن (گزرہوا دن) اور مطلق زمانہ ماضی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس کی جمع اَمْسٌ و اُمُوسٌ اور اَمَاسٌ ہیں۔ اور ”اَمْسٌ“ معرب ہے یعنی گذشتہ دنوں میں سے کوئی دن۔ اور نسبت کے وقت خلاف قیاس اِمْسِیُّ کہتے ہیں۔ اور لفظ اَمْسٌ، تو بنی ہے مگر اس کی جمع معرب ہے۔

(۷) جَنَى: (ض) جَنِیًا بمعنی تازہ پھل اُتارنا، یا درخت سے میوہ چننا، خوش چینی کرنا یا حاصل کرنا۔ اور جَنَى (ض) جِنَايَةٌ بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔ تَجَنَّى تَفَعَّلَ سے بمعنی الزام لگانا۔ اس کی جمع الجَنَى و اَجْنَاءٌ ہیں اور اَجْنِيَةٌ بھی منقول ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں جنایت کہتے ہیں ہاتھ پاؤں میں نقصان پہنچانا یا وہ چیز جس کے کرنے سے حالت احرام میں دم وغیرہ واجب ہوتا ہے۔ وفي القرآن: تساقط عليك رطبًا جنيا۔

(۸) عَرَسٌ: (ض) عَرَسًا۔ بمعنی درخت لگانا، اس کی جمع اَعْرَاسٌ و عَرَاسٌ آتی ہیں۔



(۵) لَا اَبْتَعِي الْغَيْنَ، وَلَا اَنْتَبِي بِصَفَقَةِ الْمَغْبُونِ فِي حِسِّهِ

(۶) وَلَسْتُ بِالْمُوجِبِ حَقًّا لِمَنْ لَا يُوجِبُ الْحَقُّ عَلَي نَفْسِهِ

ترجمہ:- (۵) نہیں طلب کرتا ہوں میں نقصان والی بیع میں سے اس کی سمجھ میں۔ (۶) اور نہیں ہوں میں واجب کرنے والا کسی حق کو اس

فخص کے واسطے جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر۔

(۱) اِبْتِغَاءُ: یہ افتعال کا مصدر ہے، اس کا مجرد ضرب سے بمعنی طلب کرنا، مرتحقیقہ۔

(۲) اَلْعَبْنُ: (بفتحین و بفتح الاول و سکون الثانی) بمعنی مطلق نقصان۔ اور بعض کہتے ہیں کہ غَبْنٌ (بسکون الباء) کے معنی نقصان عقل کے آتے ہیں، اور غَبْنٌ (بفتح الباء) دھوکہ، نقصان۔

(۳) لَا اَنْشِئُ: یہ اِنْشَاءُ مصدر سے ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، رجوع کرنا، مجرد ضرب سے ہے اَنْشِئُ (ض) اَنْشِئَا بمعنی موڑنا، پھیرنا، لپیٹنا۔

(۴) بَصْفَقَ: اس کے اصلی معنی ہے بیچ کولازم کرنا۔ یا ہاتھ پر ہاتھ مارنا، جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا اب معنی ہے بیچ کولازم کرنا، اور صَفَقَ (ن، ض) صَفَقًا بمعنی اس نے تالی بجائی یا ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر اس طرح مارنا جس سے آواز نکلے (تالی بجانا) اور صَفَقَ کے معنی کھولنا، بند کرنا، من الاضداد بھی ہے۔

(۵) اَلْمَغْبُونُ: یہ غَبْنٌ سے ماخوذ ہے یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے یعنی وہ شخص جو نقصان اٹھایا گیا، جس کو نقصان پہنچا ہو۔ از نصر۔

(۶) حَسٌّ: بمعنی اور اک کرنا یا پاؤں کی آہٹ محسوس کرنا۔ یہ مضاعف ثلاثی، نصر و ضرب سے احساس کرنا، یا قوت مدرکہ کے آتے ہیں، جیسے: فَلَمَّا أَحَسَّ عَيْسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ.

(۷) اَلْمَوْجِبُ: از افعال یہ متعدی ہے اور مجرد سے لازم مستعمل ہے، وَجَبَ يَجِبُ (ض) وَجُوبًا بمعنی واجب ہونا، ثابت ہونا، لازم ہونا، ضروری ہونا۔ کما فی الحدیث: الوتر حق ای واجب۔

(۸) حَقًّا: یہ مصدر ہے بمعنی حق اس کی جمع حُقُوقِ آتی ہے اور یہاں ”الحق“ میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای حَقِّیْ یا حق الناس ہو تو مطلب زیادہ اچھا ہے۔



(۷) وَرُبَّ مَذَاقٍ اَلْهَوٰی خَالِئِیْ اَصْدَقُّهُ الْوُدُّ عَلٰی لَیْسِہِ

(۸) وَمَا دَرٰی مِنْ جَہْلِہِ اَنْئِیْ اَفْضٰی غَرِیْبِیْ الدِّیْنِ مِنْ جِنْسِہِ

ترجمہ:- (۷) اور بہت سے لوگ ملانے والے ہیں محبت کو (یعنی منافقانہ دوستی رکھنے والے) خیال کرتے ہیں میرے متعلق کہ سچی دوستی کرتا ہوں میں اس سے، اس کی تلخیص اور دہوکہ کے باوجود۔ (۸) اور نہیں جانا اس منافق نے اپنی نادانی کی وجہ سے کہ تحقیق میں ادا کرتا ہوں قرض خواہ کو قرضہ اسی جنس سے (یعنی جس سے اس نے ادا کیا)

(۱) رُبٌّ: یہ حرف جار ہے بمعنی بہت۔ اگر اس کا مضاف الیہ مؤنث ہو تو ”تاء“ کا اضافہ کرتے ہیں، اور یہ یہاں ”خالئی“ کے ساتھ متعلق ہے۔

(۲) مَذَاقٌ: (صیغہ مبالغہ) بمعنی ملانے والا اور غیر خالص دوستی کرنے والا یا دوستی کو دشمنی سے ملانے والا (مذاق الہوی)۔ از نصر

مَذُونًا اور مذوق وہ دودھ ہے جس میں پانی ملا ہوا ہو، لیکن دودھ زیادہ ہو اور مزق (بالزاء) بمعنی توڑنا اور اگر ”مظق“ (بالظاء المعجمہ) ہو تو معنی ہے مکر و فریب دینے کے ہیں۔

(۳) اَلْهَوَىٰ: بمعنی خواہش، عشق، چاہے خیر ہو یا شر۔ از ضرب مگر یہ غیر محمود پر غلبہ ہو تو استعمال ہوتا ہے یعنی مذمت کے وقت۔
(۴) خَالِي: بمعنی خیال کیا مجھے، یا گمان کیا۔ خَالَ يَخُولُ (ن) خَوْلًا. يقال خَالَ المَواشِيَ جبکہ وہ مویشیوں کی نگہبانی کرے اور ضرب سے بمعنی خیال کرنا، اور سمع سے گمان و خیال کرنا۔ صيغَةٌ واحد متکلم مضارع سے یہ اِخَالَ (بکسر الهمزة) خلاف قیاس فصیح ہے۔
(۵) اَصْدَقُ: صيغَةٌ واحد متکلم از نصر صِدْقًا بمعنی سچ بولنا، مرتحیقہ۔

(۶) الوُدُ: (بالحرکات الثلاثة فی الواو) بمعنی محبت و دوستی۔ اس کی جموع اَوْدَادٌ، اَوْدٌ، اَوْدَةٌ، اور اَوْدَاءٌ ہیں۔ باب سمع سے۔
(۷) لَبْسِهِ: لَبَسٌ از ضرب (بفتح اللام) بمعنی التباس یعنی خلط ملط کرنا، اور مشتبه و دشواری و عدم وضاحت کے بھی آتے ہیں اور لَبَسٌ (بضم اللام) بمعنی ایک قسم کا کپڑا اور لَبَسٌ (بکسر اللام) بمعنی لباس، جوڑا۔ اور یہاں ”لَبْسِهِ“ کی ضمیر مذاق الہوی کی طرف راجع ہے یا متکلم کی طرف ای علی لیبسی ایاه. وفي القرآن: وللبسنا عليهم ما يلبسون.
(۸) مِنْ جَهْلِهِ: میں ”من“ سییہ ہے جو اجل کے معنی میں ہے، اور ”جهل“ سمع سے بمعنی انجان و جاہل ہونا، جہلاً و جہالَةً. مصادر ہیں۔

(۹) اَقْضَى: قَضَى يَقْضِي (ض) قَضَاءً۔ فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، مرتحیقہ۔
(۱۰) غَرِيمٌ: یہ من الاضداد ہے، یعنی دائن و مدیون دونوں کے معنی میں آتا ہے اور اس کی جمع غُرَمَاءُ آتی ہے از سمع۔ یہ کبھی قرض دار اور کبھی قرض خواہ کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر بمعنی مقرض کے ہیں۔
(۱۱) اَلَّذِينَ: بمعنی قرض اس کی جمع ذُیُون، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، ذَانُ (ض) ذَيْنًا قرض دینا۔ اور ذِينَ و قرض میں فرق یہ ہے کہ دین میں تو مدت متعین ہوتی ہے اور قرض میں مدت متعین نہیں ہوتی۔
(۱۲) جِنْسِهِ: اس کی جمع اجناس ہے جو ماہیت عام و انواع متعددہ کو شامل ہو۔ اور مفاعلہ سے مُجَانَسَةٌ کے معنی مشاکلت و اتحاد فی الجنس ہے۔ یعنی ہم جنس ہونا، ہم قوم ہونا، مشابہ ہونا۔ جَنَسٌ تَفْعِيلٌ سے بمعنی قومیت کے حقوق عطا کرنا، ملکی بنانا، اور تفاعل سے تجانس بمعنی ایک نوع کا یا ہم شکل ہونا۔



(۹) فَاهْجُرْ مَنْ اسْتَفْبَاكَ هَجْرَ الْقَلِي وَهَبَهُ كَالْمَلْحُودِ فِي رَمْسِهِ

(۱۰) وَالْبَسُ لِمَنْ فِي وَصْلِهِ لَبْسَةٌ لِبَاسٍ مَنْ يُرْعَبُ عَنْ اُنْسِهِ

ترجمہ:- (۹) پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھ کو غبی سمجھتے ہیں مانند چھوڑنے تیرے دشمن کو، اور مان تو اس (مناق) کو مانند اس شخص کے جو دن کر دیا گیا ہوا اپنی قبر میں۔ (۱۰) اور پہننے اس شخص کی ملاقات کے وقت جس سے ملنے میں شبہ ہو، لباس اس شخص کا کہ جس سے

اعراض کیا جاتا ہے اس کی محبت سے۔

- (۱) فَاهْجُورٌ: یہ صیغہ امر معروف ہے، از نصر بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا۔ هَجْرٌ أَوْ هَجْرٌ أَوْ هَجْرٌ أَوْ هَجْرٌ مصدر ہیں بلکہ اس کرنا بھی آتا ہے۔
 (۲) اسْتِغْبَاكَ: اس کا مصدر اسْتِغْبَاءٌ از استعمال بمعنی غبی سمجھنا۔ اس میں ”س، ت“ ظن کیلئے ہے یعنی کم فہم سمجھنا، یا اس میں ”س ت“ معاملہ کیلئے ہے یعنی اسکے ساتھ غبی کا معاملہ کیا جائے، مجرد مع سے غیبی (س) غِبَاءٌ وَ غِبَاوَةٌ بمعنی غبی ہونا، نا سمجھ ہونا، کند ذہن ہونا۔
 (۳) اَلْقَلْبِي: بہت سخت دشمنی کرنا، غصہ کرنا۔ قَلْبِي (ض) قَلْبًا اور مَع سے قَلْبًا بمعنی غصہ ہونا یا کرنا، كما في القرآن: ما ودعك ربك وقلبي۔

(۴) وَهَبَةٌ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر یعنی گمان کرتو۔ یا مان لے تو۔ از فتح یا صیغہ امر ہے بمعنی سلم یا سلم کے ہیں کیونکہ اس میں یہ پایا جاتا ہے۔

(۵) كَالْمَلْحُودِ: ای مَذْفُونٌ یہ ”لَحْدٌ“ سے مشتق ہے یعنی وہ شخص جو قبر میں رکھا گیا ہو فتح سے بمعنی دفن کرنا۔ اگر اس کا صلہ لام ہو تو اس کے معنی قبر بنانا۔ لَحْدٌ قبر، اس کی جمع اَلْحَادُوْ لِو لُحُوْدٌ آتی ہیں، كما في الحديث: اَللَّحْدُ لَنَا وَ الشَّقُّ لغيرنا۔ اور یہاں یہ ”ملحد“ حال واقع ہوا ہے ”وَهْبَةٌ“ کی ضمیر مفعول سے، اور كَالْمَلْحُودِ میں ”ك“ اسیمہ ہے الف بمعنی الذی کے ہیں۔

(۶) رُمُسٌ: بمعنی پرانی قبر یا وہ قبر جو زمین کے برابر ہو چکی ہو، رَمَسٌ (ن، ض) رَمَسًا مصدر بمعنی دفن کرنا، چھپا دینا، ڈھکنا۔ اس کی جمع اَرْمَاسٌ وَ رُمُوسٌ آتی ہیں، اور اس کے اصلی معنی پوشیدہ کرنے کے ہیں پھر اس کا استعمال پرانی قبر اور نئی میں ہونے لگا۔

(۷) اَلْبَسُ: بمعنی لباس پہننا۔ از مع یقال لبس الثوب لبسًا۔ جبکہ وہ کپڑا پہنے، یہاں مراد اختیار کرنا یا بچتا ہے۔ اور ”لبسًا“ اگر (بالضم) ہو تو معنی ہے دشواری، شبہ، عدم وضاحت۔ اگر ”لبسًا“ (بکسر اللام) ہے تو بمعنی ہیبت، لباس۔ اور اگر ”لبسًا“ (بفتح اللام) ہے تو معنی ہے ڈھوکہ دینا، اور یہاں پر۔ لبسہ و لبسہ (بفتح اللام و ضمها) دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور ضرب سے لبسًا بمعنی خلط ملط کرنا، مشتہر بنانا۔ اور لبسًا (بضم اللام) بالقباس کے معنی میں آتا ہے یعنی ابہام و اشتباہ۔ اور لباس کی جمع اَلْبِيسَةُ، لبس و لبس آتی ہیں۔
 (۸) وَصَلَهُ: یہ وَصَلَ يَصِلُ (ض) وَصَلًا بمعنی متصل ہونا، ملنا، مرتحقہ۔

(۹) يُرَغَبُ: صیغہ مضارع مجہول از مع رَغَبًا مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، اگر اس کا صلہ ”عن“ ہو تو اعراض کے معنی کیلئے آتا ہے یہاں یہی مراد ہے، جیسے ومن یوغب عن ملة ابراهيم۔ اور رَغَبٌ فِيهِ، اَلَيْهِ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، مگر ”فیہ“ میں مبالغہ ہے رَغَبٌ اِلَيْهِ بمعنی مشتاق ہونا، مائل ہونا۔ رَغَبٌ بِهِ یعنی ترجیح دینا۔

(۱۰) اُنْسِيهِ: (بضم الهمزة) بمعنی محبت کرنا، مانوس ہونا۔ از مع اور اُنْسٌ والا ہونا، كما قيل: وما سُمي الانسان الالانسہ۔



(۱۱) وَلَا تَرَجَّ الوُدَّ مِمَّنْ يَرَى اَنْكَ مُحْتَاجٌ اِلَى فَلَيْسِهِ
 قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا، تَقَّتْ اِلَى اَنْ اَعْرِفَ عَيْنَهُمَا۔

ترجمہ:- (۱۱) اور مت امید رکھ مجبت کی اس شخص سے جو تجھ کو خیال کرتا ہے کہ بے شک تو محتاج ہے اس کے پیسے (دولت) کا۔ حارث بن ہام کا کہنا ہے کہ پس جب میں نے حفظ کیا اُن باتوں کو جو ان دونوں کے درمیان جاری تھی، تو شوق پیدا ہوا مجھے اس بات کی طرف کہ پچھانوں میں ان دونوں کو۔

(۱) التَّوَجُّعُ: نَبْذُ رَجَا (نَبْذُ جَوْءٍ، رَجَاءٌ) بمعنی امید کرنا، امیدوار ہونا۔ اور رجاء کے معنی خوف کے بھی ہیں کقولہ تعالیٰ: مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا. اِی لَا تَخَافُونَ عِظْمَةَ اللّٰهِ! اور یہ الرَّجَاءُ سے مشتق ہے اور یہ لازمی و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یعنی امید کرنا، امید دلانا، اور اسکی ضد یأس ہے۔ تفعّل تریجی مصدر آتا ہے۔

(۲) الْاَلُوذُ: (بِضْمِ الْوَاوِ) يُوَفِّتُهَا وَ يُوَفِّتُهَا كَسْرَهَا) بمعنی دوستی، محبت۔ اسکی جمع اُوذَاذٌ، اُوذٌ، اُوذَةٌ، اُوذَاءٌ۔ آتی ہیں باب سَمْع سے محبت کرنا۔

(۳) الْبَرَى: نَبْذُ رَوِيَةٍ مُصَدَّرٌ سَمْعًا بِمَعْنَى دَيْكِنًا، يِهَابًا لِنَظْمٍ اَوْ رَاعِقَادٍ كَمَعْنَى فِي مِثْلِ هَذَا. یہاں اس کے معنی دیکھنا ہے اور اس سے مراد رُوِيَةٌ قَلْبِيَّةٌ ہے۔

(۴) الْمَحْتَاجُ: اس کا مصدر اِحْتِيَاجُ ہے از اِتِّعَالَ بِمَعْنَى مَحْتَاجٌ هُوَ، مَا خُوِذَ مِنْهُ "حَوْجٌ" سَمْعًا (ن) حَوْجًا - فَتَقِيرُ هُوَ، حَاجِتُنْدٌ هُوَ۔ اور اسکی جمع حَوَاجٌ وَ حَوَاجَاتٌ وَ حَوَائِجٌ آتی ہیں۔

(۵) الْفَلْسُ: بمعنی پیسہ، یا وہ چملا کا جو پھل کی پیٹ میں یا پیٹ پر ہوتا ہے، اس کی جمع اَفْلُسٌ وَ فُلُوسٌ آتی ہیں۔
(۶) وَ عَيْتٌ: مَعْنَاهَا حِفْظٌ لِيَعْنِي فِي مِثْلِ هَذَا. یا دیکھا۔ وَ عَلِيٌّ (ض) وَ عَيْتٌ بِمَعْنَى نَظْمٍ اَوْ رَاعِقَادٍ كَمَعْنَى فِي مِثْلِ هَذَا. واعی بمعنی حافظ اس کی جمع وَ عَاةٌ مِثْلُ فُضَاةٍ آتی ہے۔

(۷) ذَارٌ: يَذْوُرُ (ن) ذُوْرًا بمعنی چکر لگانا، پھرنا، گھومنا۔ مرتحققہ
(۸) تُقِفْتُ: بِرُوزِنٍ قُلْتُ: تَسَاقُ يَتَسَوَّفُ (ن) تَوَقَّأَوْ تَوَقَّأْنَا بِمَعْنَى مَشْتَاقٌ هُوَ، آرْزُومَنْدٌ هُوَ، شِدَّةُ اِسْتِيَاقٍ هُوَ. کما فی

الفقه، النکاح واجب عند التوقان یعنی غلبہ شہوت کے وقت نکاح واجب ہے۔

(۹) اَعْرَفٌ: اَعْرَفٌ (ض) عَرَفَا وَ عَرَفَانًا بِمَعْنَى جَانَا وَ پِجَانَا، مرتحققہ۔

(۱۰) عَيْنُهُمَا: عَيْنٌ بِمَعْنَى ذَاتٌ، شَخْصٌ اس کی جمع اَعْيُنٌ وَ عَيُونٌ وَ اَعْيَانٌ آتی ہیں۔ اور اس کی جمع اَعْيَانَاتٌ ہے۔



فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَّاءَ، وَ اَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّيَاءُ، غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرُّكَّابِ، وَ لَا اِغْتِدَاءَ الْغُرَابِ.
ترجمہ:- پس جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور ڈھانپ لیا فضاء کو روشنی نے (یعنی ہر طرف روشنی پھیل گئی) تو چلا میں اونٹنیوں کی تیاری سے

قبل، اور نہیں تھی میری روانگی مثل کتوے کے (یعنی کتوے کی بیداری سے قبل اٹھا)

(۱) لَاحٌ: صِيغَةُ مَاضِي اِزْ نَصْرِ بِمَعْنَى چمکنا، ظاہر ہونا لَوْحًا، مُصَدَّرٌ هُوَ، مرتحققہ۔

(۲) ابْنُ ذُكَّاءَ: (بِالْمَدِّ وَ الْقَصْرِ) صَبْحٌ صَادِقٌ، يَهِي سَوْرَجٌ كَمَعْنَى فِي مِثْلِ هَذَا. یہ سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور ابن ذکاء، صبح کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ

نیر منصرف ہے، لہذا اس پر الف و لام نہیں داخل ہوتا، اور ماخوذ ”من ذکت النار تذکو“ سے۔

(۳) الْحَفَّ: صیغہ ماضی از افعال مصدر الحاف ہے بمعنی چٹ جانا، لمپٹنا یا پیچھے پڑ جانا، یہ ”لِحاف“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی مطلق کپڑے پہننے کے ہیں، مجرد فتح سے ہے اور یہ متعدی بیک مفعول بھی آتا ہے بمعنی لحاف اوڑھنا، متعدی بدو مفعول بھی، جس کے معنی کپڑے پہنانے کے ہیں یا انسان کے اوپر کالباس، جمع لُحَف۔ اور افعال و تفعل سے بمعنی لحاف اوڑھنا۔

(۴) الْجَوُّ: هو ما بين السماء والارض یعنی جو آسمان و زمین کے درمیان خلاء ہے، یاد مریانی حصہ، کشادہ میدان۔ اس کی جمع جِوَاءٌ وَاَجْوَاءٌ آتی ہیں اور ”الْجَوُّ“ یہ مفعول بہ واقع ہوا ہے، ”الحف“ فعل کا۔

(۵) الضِّيَاءُ: بمعنی روشنی، ضياء (ن) ضوًا، ضياءً معنی روشن ہونا، اضاءً قلازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور ”الضياء“ یہ فاعل ہے، الْحَفَّ فعل کا۔ ضوء اور نور میں فرق یہ ہے کہ ضوء: جو ذاتی روشنی ہو اور زیادہ ہوا اور ”نور“ وہ روشنی جو زیادہ نہ ہو اور دوسرے سے مستفاد ہو، ولہذا يقال: نور القمر مستفاد من نور الشمس۔

(۶) غَدُوْتُ: غَدَايُغْدُو (ن) غَدُوًا صبح کے وقت چلنا، یا صبح کرنا۔ وفي القرآن: غدو هاشم ورواحها شهرًا۔ يقال غدوت ای بگرت۔

(۷) اسْتِقْلَالٌ: ای ارتحال مصدر ہے استفعال کا یعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ مرتحققہ

(۸) الرِّكَابُ: یعنی زین پوش کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے، اس کی جمع رُكَبٌ آتی ہے، اور ”الركاب“ کا اطلاق اونٹ کے سواری پر ہی ہوتا ہے، دوسرے پر نہیں، اس کا واحد من غیر لفظ ”رأحلتہ“ ہے رِكَبٌ جمع سے ہے اور رِكَابٌ یہ راحلہ کی جمع من غیر لفظ ہے۔

(۹) اِغْتَدَاءٌ: یہ مصدر ہے از افعال، ماخوذ ”غُدُو“ سے ہے بمعنی صبح کو یا صبح کے وقت چلنا۔ از نصر۔

(۱۰) الغُرَابُ: بمعنی کوا، زراغ۔ اس کی جمع اَعْرُبٌ، غُرُبٌ، غُرْبَانٌ، اَعْرِبَةٌ آتی ہیں اور جمع الجمع غُرَابِينٌ۔ اور اصل عبارت اس طرح تھی ”ای لم یکن اغتدائی مثل اغتداء الغراب، بل فوقہ۔“



وَجَعَلْتُ اسْتَقْرِي صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ، وَآتَوْسُمُ الْوُجُوهُ بِالنَّظْرِ الْجَلِيِّ، إِلَى أَنْ لَمَحْتُ أَبَا زَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ۔

ترجمہ:- اور میں ڈھونڈنے لگرات والی آواز کو، اور داغ (نشان) لگاتا تھا (غور سے دیکھتا تھا) چروں کو گہری نظروں سے یہاں تک کہ میں نے ابو زید و سوجی اور اس کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

(۱) اسْتَقْرِي: یہ اسْتَقْرَاءُ مصدر سے از استفعال بمعنی تلاش کرنا، یا طلب کرنا، یہ ”قراءة“ سے ماخوذ ہے جیسے: قَرَى الْبِلَادَ قَرِيًّا وَقَرِيًّا۔ جبکہ شہر کو تلاش کرے، قَرَى (ض) قَرَى، وَقَرِيًّا: مہمان نوازی کرنا، اور قَرِيًّا بمعنی تلاش کرنا۔

(۲) صَوْبٌ: جہت و طرف كَمَا يُقَالُ: فُلَانٌ مُسْتَقِيمُ الصَّوْبِ یعنی سیدھا چلا جا رہا ہے۔

(۳) الصَّوْتُ: آواز، اس کی جمع اصوات آتی ہے، صَاتَ (ن) صَوْتُاَ بمعنی پکارنا، بلانا۔ وفى القرآن: ان انكر الاصوات لصوت الحمير.

(۴) اللَّيْلِي: یہ لیل سے ہے بمعنی رات، اسکی جمع لیالی ہے اس کی خلاف قیاس جمع لیالی بھی آتی ہے یہ مذکورہ صوات دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۵) اتَوَسَّمُ: تَوَسَّمُ بِأَبٍ تَفَعَّلَ کا مصدر ہے بمعنی فراست سے معلوم کرنا، اور علامت سے ڈھونڈنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، و سَمَّ سے مشتق ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ ياتَوَسَّمُ یعنی علامت کے ذریعہ ڈھونڈنا۔

(۶) الوُجُوهُ: یہ وجہ کی جمع ہے معنی چہرہ اس کی جمع اَوْجُوهُ وَاَجُوهُ بھی آتی ہیں۔

(۷) النَّظْرُ: ای النظر الجلی او النظر الظاهر. نَظَرَ (ن) نَظْرًا بمعنی دیکھنا، نگاہ ڈالنا۔ مرتحیہ

(۸) الْجَلِيُّ: جَلَا يَجْلُو (ن) جَلُوًا وَاَجَلًا، روشن ہونا، واضح، صاف ہونا، ظاہر کر دینا، اور صاف کرنا۔

(۹) لَمَحَتْ: یہ لَمَحَ مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ اَزْفَحَ، کما فی القرآن: كَلِمَحِ الْبَصَرِ اَوْ اَقْرَبَ.

(۱۰) يَتَحَادَثَانِ: ای يتكلمان. تَحَادَثَ از تفاعل بمعنی آپس میں باتیں کرنا۔ حَدَثَ (ن) حَدَثًا. پیدا ہونا، حادث ہونا، نیا ہونا اور یہاں یہ حال واقع ہو رہا ہے اور ”وعلیہما بُرْدَانِ“ یہ حال ثانی ہے، یا حال متداخلہ ہے۔ واللہ اعلم



وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَانٍ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيًّا لَيْتِي، وَصَاحِبَارٍ وَايْتِي. فَفَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَلِيفٍ بِدَمَائِهِمَا، رَاثٍ لِرَثَائِهِمَا.

ترجمہ:- اور ان دونوں کے اوپر دو پرانی چادریں تھیں، پس جان لیا میں نے کہ تحقیق یہی دونوں باتیں کرنے والے ہیں میری رات کے اور ساتھی ہیں میری روایت کے پس میں نے ان دونوں کا قصد کیا مانند قصد کرنے اس شخص کے جو عاشق ہو ابوجہ ان کی نرم عادت کے (یعنی ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے) اور رحم کھاتے ہوئے ان کے بد حالی پر۔

(۱) بُرْدَانِ: یہ بُرْدَ کا تشبیہ ہے بمعنی دھاری دار چادر، نیز سیاہ اونی چادر کو بھی کہتے ہیں۔ اور واحد ”بُرْدَةٌ“ ہے جمع بُرْدٌ ہے، اس کی جمع اَبْرَادٌ، وَاَبْرُودٌ وَاَبْرُودَةٌ آتی ہیں، اور ”بُرْدَانِ“ حال ثانی ہے۔ اگر باپ بیٹا دونوں کے پاس دو چادریں تھیں، تو یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ مفلس کیلئے تو ایک چادر بھی دقت سے خالی نہیں، لہذا ایک چادر ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۲) رَثَانِ: یہ تشبیہ ہے رَثَ کا اور ”رَثَ“ صیغہ صفت ہے بمعنی پرانے کپڑے کے ہیں، اس کی جمع رِثَانٌ آتی ہے، بقول بعض رَثَانِ بمعنی شیشہ اور رَثَ کا معنی ہے پرانا، بد حال، کمزور، جمع رِثَانٌ. رَثَ از ضرب بمعنی پرانا ہونا۔

(۳) نَجِيًّا: یہ تشبیہ ہے، نون تشبیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا، نَجِيًّا مفرد ہے بمعنی سرگوشی کرنا، بھید اور راز کی باتیں، اس کی جمع اَنْجِيَّةٌ ہے اور نَجِيٌّ صیغہ صفت ہے بمعنی دوستوں سے آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔

(۴) لَيْلَتِي: لَيْلَةُ رَاتِ جَمْعِ لَيْلَتِي بَعْضُ نَظْمٍ لَيْلٌ وَاحِدٌ هَبَّ جَمْعُ كَيْسٍ فِي مَعْنَى مَسْتَعْمَلٌ هُوَ اس کا واحد لَيْلَةٌ ہے جیسے تر سے ترقہ ہے۔
 (۵) صَاحِبًا: یہ صاحب کا ستینہ ہے بمعنی ساتھی، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا، اور اس کے معنی مالک، وزیر، امیر اور گورنر کے بھی آتے ہیں اس کی جمع أَصْحَابٌ وَأَصْحَابٌ، صُخْبَةٌ وَصُخْبَانٌ وَصِحَابَةٌ بھی آتی ہیں اور أَصْحَابُ کی جمع أَصْحَابٌ آتی ہے۔
 (۶) قَصَدْتُهُمَا: یہ قَصَدْتُ مَصْدَرٌ سے بمعنی ارادہ کرنا یا توجہ کرنا، از ضرب اس کا مصدر قَصَدَةٌ بھی آتا ہے، یا بمعنی میانہ روی چلنا، کما فی القرآن: وَأَقْصِدْ فِي مَشِيكِ.

(۷) كَلَّفَ: بمعنی عاشق ہونا اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے، لِي رَجُلٌ كَلَّفَ اور اسکے دو معنی ہیں (۱) چہرے پر بڑھاپے کی وجہ سے جھاریوں کا پڑ جانا (۲) عاشق و فریفتہ ہونا، یہاں ثانی مراد ہے، كَلَّفَ وَ كَلَّفَا وَ كَلَّفَتْهُ مَصْدَرٌ ہیں بمعنی عاشق ہونا۔ اور كَلَّفَ (بکسر اللام) ہو تو صیغہ صفت ہے، اگر (بفتح اللام) ہو تو بمعنی کالا داغ۔

(۸) بِدَمَائِنِهِمَا: یہ دِمَائَةٌ سے مشتق ہے، از کرم ذمَّتْ دِمَائَةٌ بمعنی نرم عادت ہونا اور مع سے ذمَّتْ دَمًا بمعنی نرم ہونا۔
 (۹) رَاتٍ: صیغہ اسم فاعل، ناقص یا اِضْرِبْ رَيْثًا وَرَثَاتٌ وَ مَرْتِبَةٌ مَصْدَرٌ ہیں بمعنی رحم کرنے والا، مہربانی کرنی والا، مرثیہ پڑھنے والا۔ اور اگر "رِثٌ" (بالکسر) ہو تو بمعنی پرانا، اس کی جمع رِثَاتٌ آتی ہے، "رِثٌ" (بافتح) سے ماخوذ ہے اور "رَاتٍ" صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے، اور "لِرِثَاتِهِمَا" سے متعلق ہے۔

(۱۰) لِرِثَاتِهِمَا: یہ "رِثَاتٌ وَرِثَاتٌ" مصدر سے بمعنی بد حالی، بوسیدگی از ضرب، یہاں اس سے مراد بد حالی ہے۔



وَأَبْحَثُهُمَا التَّحْوِيلَ إِلَى رَحْلِي، وَالتَّحَكُّمَ فِي كَثْرَتِي وَقَلْبِي، وَطَفِيفَتِ السَّيْرِ بَيْنَ السَّيَارَةِ فَضْلَهُمَا، وَأَهْزُ الْأَعْوَادَ الْمُشْمِرَةَ لَهُمَا.

ترجمہ:- اور مباح کیا میں نے ان دونوں کیلئے منتقل ہونے کو میرے کجاوہ (قافلہ) کی طرف اور مختار بنا دیا میں نے ان دونوں کو اپنے قلیل و کثیر مال میں (تصرف کی اجازت دیدی) اور مشہور کرنے لگا میں قافلہ والوں کے سامنے ان دونوں کی بزرگی کو، اور حرکت دی میں نے پھلدار شاخوں کو (خویں کو سخاوت کی ترغیب دی) ان دونوں کیلئے۔

(۱) أَبْحَثُهُمَا: یہ "أَبْحَثَ" سے بمعنی مباح کرنا، حلال کرنا، ظاہر کر دینا، افعال سے اس کا مجرد۔ بَاحٌ (ن) بَوَّحًا وَبُوَّحًا بمعنی ظاہر کرنا، ظاہر ہونا۔ نیا جوف وادی ہے۔

(۲) التَّحْوِيلُ: مصدر از تفعّل، پھیرنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، اس کا مجرد۔ حَالٌ (ن) حَوَّلًا ای محوّل من حال الی حال۔

(۳) رَحْلٌ: کجاوہ، منزل، قیامگاہ، يُقَالُ عَادَ الْمَسَافِرُ إِلَى رَحْلِهِ یعنی مسافر اپنے قیامگاہ کی طرف واپس آیا۔ اس کی جمع رِحَالٌ، وَارْحُلٌ آتی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کجاوہ مع سامان کے۔

(۴) اَلتَّحْكُمُ: مصدر از تفعیل بمعنی مختار و حاکم بنانا یا بہت زیادہ حکم کرنا، یقال: تحکم فی الامر یعنی بغیر وجہ ظاہر کے اپنی رائے سے فیصلہ کیا یا حکم جاری کیا اور اپنی خواہش کے مطابق تصرف کیا۔

(۵) كُفِرَى: (بضم الكاف و سکون الثاء) بمعنی بہت، کثیر و بہتات۔ یقال الحمد لله علی القل والكثر اسی طرح قَلْبِي (بضم الكاف) بمعنی قلیل و کمتر۔

(۶) طَفِقْتُ: یہ طفق افعال متقاربہ میں سے ہے۔ یقال: طَفَقَ (س، ض) طَفَقًا وَ طُفُوًا ای یفعل کذا یعنی جبکہ وہ شروع کرے۔

(۷) اُسِّرَ: از تفعیل مصدر تَسِيرٌ ہے بمعنی چلانا، مشہور کرنا۔ اور اُسیر کا مفعول بہ فضلہما ہے۔

(۸) اَلسَّيَّارَةُ: بمعنی قافلہ یا بہت سیر کرنے والا، اسکی جمع سَيَّارَاتٌ آتی ہے اور یہ مؤنث ہے اَلسَّيَّارُ کا۔

(۹) فَضَّلَهُمَا: فَضْلٌ بمعنی بزرگی، تفعیل سے تفضیل، بمعنی کسی کو دوسروں پر فضیلت دینا۔

(۱۰) اَهْرَؤُ: صیغہ مضارع متکلم هَزَّ (ن) هَزًّا بمعنی حرکت دینا، ہلانا۔ یہ نصر سے متعدی اور افعال سے لازمی مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وهزى اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباً جنياً.

(۱۱) اَعْوَدُ: یہ عَوْدٌ کی جمع ہے بمعنی لکڑی، ٹہنی، جبکہ کاٹ لیجائے۔ ایک قسم کی خوشبو جس کو سلگایا جاتا ہے۔ اس کی جمع عَيْدَانٌ وَاَعْوَدٌ آتی ہیں۔ از نصر لوٹنا، شاخ۔ کیونکہ شاخ بھی ایک دفعہ کاٹنے کے بعد دوبارہ آجاتی ہے۔ اور ”عمید“ بھی ہر سال دوبارہ لوٹ کر آتی ہے، یہ بھی عَوْدٌ سے مشتق ہے۔ عود اور غصن میں فرق یہ ہے کہ عود لکڑی یا درخت کی شاخ کو کہتے ہیں خواہ کٹی ہوئی ہو یا لگی ہوئی ہو۔ اور غصن اس شاخ کو کہتے ہیں جو لگی ہوئی ہو۔

(۱۲) اَلْمُشْمَرَةُ: یہ ائٹما مصدر سے از افعال بمعنی پھل دینا، نئی لوگوں کو صاحب کتاب نے ”اعواد مشمرہ“ کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔



إِلَى أَنْ غَمِرَ ابَا النُّحْلَانَ، وَ اتَّخَذَ امِنَ النُّحْلَانَ. وَ كُنَّا بِمَعْرَسٍ نَتَّبِعُنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرَى، وَ نَتَنَوِّرُنِ بِرَانَ الْقُرَى.

ترجمہ:- یہاں تک کہ ڈھانپ دئے گئے دونوں بخششوں سے، اور دونوں کو دوستوں میں شمار کر لئے گئے، اور تھے ہم ایسے مقام پر جہاں سے دیکھ رہے تھے گاؤں کے مکانات اور دیکھ رہے تھے مہمانی کی آگ بھڑکتی ہوئی۔

(۱) غَمِرَ: یہ غَمْرٌ مصدر سے بمعنی ڈھانپنا، از باب نصر اور یہاں ”الی“ انتہائی غایت کیلئے ہے۔

(۲) ابَا النُّحْلَانَ: (بضم النون) بمعنی عطیہ و ہبہ۔ اور باب فتح سے نُحْلَانٌ کہہ کرنا و عطیہ دینا۔ اور ”النَّحْلَةُ وَ النَّحْلَةُ“ بمعنی عطیہ اور عطیہ، ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کسی کو بلا عوض دیجائے۔ اسکی جمع نُحُلٌ ہے اور ”نُحْلَانٌ“ یہ مفعول بہ ہے بمعنی دی ہوئی چیز یعنی عطیہ۔ اور نُحْلَةٌ بمعنی ہبہ فتح سے اور اس سے نُحْلٌ و نُحْلٌ ہے۔

(۳) اتَّخَذَا: صیغہ مشنیہ مجہول از افعال مصدر اتَّخَذَا ہے مجرد۔ اَخَذَ (ن) يَاخُذُ. لِيْنَا، پکڑنا۔ بقول بعض یہ ”تَخَذَا“ سے ماخوذ ہے ضرب سے، لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ اَخَذَا يَاخُذُ فَعْلٌ سے ہے۔

(۴) اَلْخُلَانِ: یہ جمع ہے خلیل کی بمعنی دوست اور اس کی جمع اِخْلَاءٌ بھی آتی ہے۔ ولفی القرآن: اَلْاِخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔

(۵) اِبْعُورِسُ: صیغہ اسم ظرف از تفعیل مصدر قَعْرَسْتُ ہے بمعنی اخیر شب میں آرام کیلئے اترنے کی جگہ۔

(۶) نَتَبَيْنُ: تَبَيَّنَ از تفعیل بمعنی روشن ہونا، ظاہر ہونا۔ یہ ”بَيَّانٌ“ سے مشتق ہے اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۷) بُنْيَانٌ: (بضم الباء) یہ مصدر ہے بمعنی دیوار، مشتق ہے ”بِنَاءٌ“ سے۔

(۸) اَلْقُرَى: یہ قریۃ کی جمع ہے بمعنی گاؤں اور اسکے معنی جائے داد و لوگوں کی جماعت کے بھی آتے ہیں۔

(۹) اَنْتَوْرٌ: از تفعیل یہ ”نُوْرٌ“ سے ماخوذ ہے یا ”نَارٌ“ سے مشتق ہے بقال تنور النار من بعید ای تبصرہا یعنی دور سے آگ دیکھنا پھر

بعد میں مطلق دیکھنے کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ کما یقال: تنور الشجر ای صار ذانور یعنی درخت کلی شگوفہ والا ہو گیا ہے۔

بمجرد نھر سے روشن ہونا۔

(۱۰) نِزَارٌ: یہ نَار کی جمع ہے اور نِوْرَةٌ بھی جمع آتی ہے بمعنی آگ، یہ کلمہ مؤنث ہے کبھی مذکر کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اسکی تصغیر نِوْرَةٌ

آتی ہے اور اَنْوَارٌ، نِزَارٌ و نِوْرَةٌ بھی جمع ہیں۔

(۱۱) اَلْقُرَى: (بکسر القاف) بمعنی مہمان کا کھانا، یا مہمان داری کرنا از ضرب یا وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔ قُرَى (ض) قُرَى۔

ضیافت کرنا، اور اِتِّعَالَ سے اِقْرَى الضیف، مہمان نوازی کرنا۔



فَلَمَّا رَأَى أَبُو زَيْدٌ اِمْتِعَالَ كَيْسِ بْنِ مَرْثَدَةَ بُوْسِهِ، قَالَ لِي: اِنَّ بَدَنِي قَدْ اَتَسَخَّ، وَذَرْنِي قَدْ رَسَخَ.

ترجمہ:- پس جب کہ دیکھ لیا ابو زید نے اپنی تھیلی کو بھرتے ہوئے اور دور ہو جانے اپنی محتاجی اور فقر و فاقہ کو، کہا اس نے مجھ کو تحقیق کہ میرا

بدن میلا ہو گیا ہے اور میرا میل جم گیا ہے۔

(۱) اِمْتِعَالَ: مصدر اِتِّعَالَ بمعنی بھرنا، اور مجرد مَلًا يَمْلَأُ فَع سے بمعنی بھر دینا۔ مرتحیقہ

(۲) كَيْسٌ: تھیلی، بُوْءٌ۔ اس کی جمع اَكْيَاسٌ و كَيْسَةٌ از باب ضرب كَيْسًا و كَيْسَاةً مصدر ہیں بمعنی ذہین و فطین ہونا۔

(۳) اِنْجِلَاةٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ اور باب نھر سے بمعنی رنگ کا دور کر دینا، روشن کر دینا، انکشاف کرنا۔

(۴) بُؤْسٌ و بُسَاسٌ: دونوں کے معنی بختی کے ہیں ویسے محتاجی، تنگی اور فقر و فاقہ کیلئے بھی ہے جمع اَبْوَاسٌ و اَبْوَسٌ ہیں نیز بختی، مصیبت

کے معنی میں بھی مستعمل ہے مگر ذُوْبُؤْسٌ مصیبت والا اور بَاسٌ بمعنی شجاعت والا۔

(۵) اِمْدَانِي: بدن انسان کے جسم کو کہتے ہیں اور جمع اِمْدَانٌ ہے۔ بَدَنٌ (ن) بَدَنًا و بُدُونًا۔ اور کرم سے بَدَانَةٌ بمعنی بھاری بدن والا اور زیادہ

گوشت والا ہونا۔ اور بدن بمعنی لڑائی کے وقت پہننے کا چھوٹی سی زرہ جمع بُدُونٌ ہے۔

(۶) اِتِّسَخَ: یہ اِتِّسَاخٌ مصدر سے از افعال مشتق و اِتِّسَخَ سے بمعنی میلا ہونا، گندہ ہونا مجرد سِخٌ سے اور ”وَسَخٌ“ وہ میل جو پسینہ کی

وجہ سے جسم پر جم جائے اور وَسَخ کی جمع اَوْسَاخ آتی ہے۔

(۷) دَرَسَى: دَرْنٌ میل کچیل، اس کی جمع اَدْرُنٌ وَاَدْرَانٌ آتی ہیں اور ”درن“ وہ میل کچیل ہے جو انسان کے جسم میں پیدا ہو۔ اس سے وِخ اور درن کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۸) رَسَخٌ: یہ رَسَخٌ مصدر سے از نصر دُسُوخًا بمعنی پختہ و مضبوط ہو جانا یا اپنے موضع پر قائم رہنا۔ اور یہ فِخ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تَعَالَى: وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ.



أَفْتَأْذُنٌ لِي فِي قَصْدِ قَرِيَةٍ لِاسْتِحْمٍ؛ وَأَفْضَى هَذَا الْمُهْمٌ؟ فَقُلْتُ: إِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ، فَقَالَ: سَتَجِدُ مَطْلَعِي عَلَيْكَ.

ترجمہ:- پس کیا آپ مجھے اجازت دے سکتے ہیں، تاکہ میں گاؤں جاؤں، تاکہ میں غسل کروں۔ اور اس ضروری کام کو پورا کروں، پس میں نے کہا کہ اگر چاہتا ہے تو پس جلدی کر اور جلدی کر (یعنی جلد از جلد جائے) اور فوراً واپس آئے۔ پس ابو یسرو جی نے کہا تو پائے گا مجھے اپنے پاس۔

(۱) أَفْتَأْذُنٌ: میں ہمزہ برائے استفہام ہے، تَأْذُنٌ یہ اِذْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اجازت اسکے مصدر اِذْنًا، اِذَانًا، اِذَانَةً وَاِذْنَانًا ہیں۔ از صحیح بمعنی اجازت دینا۔ فی قولہ تَعَالَى: فَاذْنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

(۲) قَصْدٌ: مصدر ہے ارادہ کرنا، میانہ روی چلنا۔ اور ”قصد قریۃ“ میں اضافت المصدر الی المفعول ہے۔ وفی التنزیل: وَاَقْصِدْ فِي مَشِيكِ.

(۳) لِاسْتِحْمٍ: یہ اسْتِحْمَامٌ مصدر سے از استفعال اور مشتق ”حَمِيمٌ“ سے بمعنی گرم پانی، اور اسْتِحْمَامٌ کے معنی گرم پانی سے غسل کرنا، پھر عام پانی سے غسل کرنے کیلئے مستعمل ہونے لگا، شیخ الادب فرماتے ہیں کہ ”حَمِيمٌ“ گرم پانی کو بھی کہتے ہیں، تو یہ مناسب ہے کہ اسْتِحْمَامٌ کے دونوں معنی ہونا چاہیں ایک اصلی اور دوسرا عارضی معنی کیلئے ہو، یا یہ ”حَمَامٌ“ سے مشتق ہو کیونکہ اس میں گرم پانی رہتا ہے۔

(۴) الْمُهْمٌ: نہایت ضروری، یہ صیغۂ اسم فاعل ہے یعنی مشغول کر نیوالا، یا شدید معاملہ کرنے والا اس کی جمع مُهْمَامٌ آتی ہے اور یہ ”هَمٌّ“ سے مشتق ہے، بمعنی ضرورت یہاں مراد صلوة مکتوبہ ہو سکتی ہے یا اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو غسل کو واجب کرے۔

(۵) شِئْتُ: یہ مَشِيئَةٌ سے ماخوذ ہے، شَاءَ (س) يَشَاءُ بمعنی چاہنا اور اس کا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے ”إِلَّا إِذَا كَانَ نَادِرًا. اِی إِذَا شِئْتَ الْاسْتِحْمَامَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ اِی الزَّمِ السُّرْعَةَ.

(۶) السُّرْعَةُ: بمعنی جلدی کرنا، جو بُطُوَّةٌ کی ضد ہے اور یہاں ”السُّرْعَةُ“ اور ”الرجعة“ دونوں فعل محذوف کے مفعول مطلق واقع ہیں، اور تقدیری عبارت، یوں ہے اِی اَطْلُبِ الرَّجْعَةَ اَوْ اَطْلُبِ السُّرْعَةَ اِی الزَّمِ السُّرْعَةَ۔ اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا گیا ہے، جیسے سیراً سیراً مثل الطریق الطریق ہے، اسکی تقدیر ہے اسرع السُّرْعَةَ وَاَرْجِعِ الرَّجْعَةَ اور

سرعة یہ کرم و سمع دونوں کا مصدر ہے۔ فی القرآن: وسارعوا إلى مغفرة.

(۷) الرَّجْعَةُ: یہاں بھی الرَّجْعَةُ دونوں فعل محذوف کے مفعول واقع ہیں ای اطلب الرجعة او الزم الرجعة الرجعة اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا جاتا ہے اصل میں رَجَعَ (ض) رَجَعًا وَرَجُوعًا مَرَّجَعًا وَرُجْعَانًا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، پھیرنا۔ اور ”رجع“ متعدی مستعمل ہے باقی مصادر لازمی استعمال ہوتے ہیں۔

(۸) سَتَجِدُ: یہ اَلْوَجْدَانُ مصدر سے بمعنی پانا، اس کا مفعول اول ”مطلعی“ ہے اور مفعول ثانی ”اسرعی“ ہے۔

(۹) مَطْلَعِي: یہ صیغہ اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے اور مصدر میثی بھی، یعنی طلوع ہونا یا ظاہر ہونا، ازفتح اور یہ مفعول اول ہے ”سَتَجِدُ“ کا اور اسرع مفعول ثانی ہے ”سَتَجِدُ“ کا۔



أَسْرَعَ مِنْ إِرْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ. ثُمَّ اسْتَنَّ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ، وَقَالَ لِأَبْنِهِ: بَدَارِ بَدَارٍ! وَلَمْ نَخَلْ أَنَّهُ غَرٌّ، وَطَلَبَ الْمَفْرَّ.

ترجمہ: زیادہ جلدی بہ نسبت لوٹنے تیری نگاہ کے تیری طرف۔ پھر کودا مانند تیز گھوڑے کے میدان میں اور اپنے بیٹے سے کہا، جلدی کر جلدی کر، اور نہیں خیال کیا، ہم نے اس بات کا تحقیق کہ دھوکہ دیا اس نے اور طلب کیا ہے بھاگنا (یعنی دھوکہ دیکر بھاگ گیا) (۱) اسرع: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے مصدر ”سرعة“ سے بمعنی جلدی کرنا، اور مفعول ثانی واقع ہوا ہے ”سَتَجِدُ“ فعل کا۔ (۲) إِرْتِدَادُ: یہ مصدر ہے افعال کا ماخوذ ”رَدُّ“ سے ہے بمعنی لوٹنا۔ رَدُّ (ن) رَدًّا، مَرَدًّا وَ مَرْدُودًا۔ لوٹنا، لوٹانا، پھیرنا۔ یہ نصر سے متعدی ہے؛ وقوله تعالى: فلامرذلة.

(۳) طَرْفُكَ: بمعنی کنارہ نظر، اگر طَرْفُ (بفتح الظاء وسكون الراء) ہو تو کنارہ مراد ہے۔ (بسكون الراء) بمعنی آنکھ یا آنکھ کی نگاہ، اور (بفتح الراء) بمعنی کنارہ۔ لیکن شیخ الادب مولانا اعجاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی ہر دو لغت کے ہر دو معنی آتے ہیں۔

(۴) استنن: اس کا مصدر استنن ہے افعال سے بمعنی گھوڑے کا آگے پیچھے دوڑنا، کودنا۔ سناء مجر نصر سے بمعنی تیز کرنا، دانتوں کا صاف کرنا، صیقل کرنا۔ اور ”استنن الجواد“ یہاں اضافۃ المصدر الی الفاعل ہے۔

(۵) الْجَوَادُ: بمعنی عمدہ، تیز رفتار گھوڑا، اس کی جمع أجواد، أجواد، أجیاد، جیاد و أجاد اور جمع الجمع أجواد آتی ہیں، جَادِي جُودًا (ن) جُودَةٌ بمعنی جید ہونا۔ کما فی الحدیث: منهم من عرّك أجواد الخیل.

(۶) الْمِضْمَارُ: معنی میں اسم ظرف کے ہیں جمع مِضْمِيرُ بمعنی ورش گاہ، گھڑ دوڑ کا میدان یا وسیع میدان. ضَمْرُ (ك) ضَمَارَةٌ وَضُمُورًا بمعنی قلیل اللحم ہونا، دبلا ہونا اور نصر سے بھی آتا ہے۔ اور ”فی المِضْمَارِ“ یہ متعلق ہے ”استنن“ کے ساتھ، اگر مِضْمَارُ (بالراء) ہو تو معنی باج کے ہیں، اور یہ ”نِضْمِيرُ“ مصدر سے مشتق ہے بمعنی گھوڑے کو خوب کھلا کر موٹا کرنا، اور ضَامِرَةٌ کی جمع ضَوَامِرُ ہے

اور ضَامِر کی جمع ضَمَرٌ ہے۔ وفي التنزيل: وعلى كل ضامرٍ يأتين من كل فج عميق.

(۷) بَدَارٌ، بَدَارٌ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر ”مِنَ الْمُبَادَرَةِ“ یعنی جلدی کرنا، اور ”بَدَارٌ“ بہ وزن ثلاثی مجرد قیاسی ہے، اسمائے افعال کیلئے، امام سیویہ نے کہا کہ یہ ثلاثی مجرد میں کثیر الاستعمال ہے۔ وفي القرآن: لاناكلوها اسرافا و بدارا ان يكبروا.

(۸) لَمْ نَخَلْ: یہ خیال مصدر سجع سے بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ مرتحیقہ

(۹) عَرَّ: بمعنی دھوکہ دینا۔ انصر اس کے مصادر عَرَّأ، عَرَّأ، عَرُّوْرًا۔ اور اغترار افتعال سے دھوکہ کھانا ہے، وفي القرآن: ما عَزَّكَ بَرِيكُ الْكَرِيمِ.

(۱۰) الْمَفْرُ: میں مصدر میمی ہے بمعنی بھاگنے کی جگہ فَرَّ (ض) فِرَارًا اور فَرًّا۔ بھاگنا اور ”مَفْرٌ“ (بفتح الفاء) خلاف قیاس اسم طرف ہے ورنہ ضرب سے قیاساً (بکسر الفاء) ہونا چاہئے۔ في القرآن: ابن المفر. وايضا. ففروا الى الله.



فَلْيَسْتَأْذِنُوا رِقَبَةَ أَهْلِ الْأَعْيَادِ، وَنَسْتَظِلُّهُ بِالطَّلَانِ وَالرَّوَادِ، إِلَى أَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرْفُ النَّهَارِ يَنْهَارُ.
ترجمہ:۔ پس انتظار کیا ہم نے اس کا عید کے چاند کی طرح، اور تلاش کرتے رہے ہم اس کو مانند مقدمتہ الجیش اور گھاس و پانی تلاش کرنے والی جماعت کی طرح، یہاں تک کہ دن بوڑھا ہو گیا اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ ڈھے جائے (نیچے گر جائے)۔

(۱) فَلْيَسْتَأْذِنُوا: اس کا مصدر لَبَّثَ ہے بمعنی ٹھہرنا اور سجع سے ٹھہر جانا اس کے مصادر لَبَّثًا، لَبَّثًا وَلَبَّثَانًا وَلَبَّثَانًا، وَلَبَّثَانَةٌ آتے ہیں۔ وفي القرآن: كَمْ لَبَّثْتَ، قَالَ لَبَّثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

(۲) تَرْقُبَةٌ: تَرْقُبٌ نصر سے انتظار کرنا، حفاظت کرنا، ومنه الرقيب، اس کے مصادر رَقِبًا، رُقُوبًا، رُقْبَانًا، وَرَقْبَةٌ آتے ہیں۔ رِقْبَةٌ اگر (بکسر الراء) ہو تو بمعنی انتظار کرنا۔ اور یہاں ”ترقب“ حال واقع ہوا ہے ”لَبَّثًا“، نعل سے: وفي التنزيل: ولم تر قب قولی.

(۳) الْأَعْيَادُ: یہ جمع ہے عید کی، بمعنی عید کا دن، خوشی اور جشن کا دن مِيعَادٌ. عَادٌ (ن) عَوْدًا. لوٹنا، کیونکہ عید بھی ہر سال لوٹی رہتی ہے اس لئے اس کو عید کہتے ہیں: ”لانہ يعود فی کل سنة“ اور یہاں ”رقبہ“ مفعول مطلق للنوع ہے ای رقبہ مثل رقبہ الناس الاعیاد. اور عید اصل میں عود تھا، بقاعدہ میزان واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔ ای ابدال الواو یاء للتمييز بين جمع العود و العید.

(۴) أَهْلَةٌ: اس چاند کو کہتے ہیں، جو یکم تاریخ سے تیسری یا ساتویں تاریخ تک کا ہو، اور چھبیسویں و ستائیسویں تاریخ کے چاند کو بھی کہتے ہیں ”اهلۃ“ کا واحد هَلَالٌ ہے لیکن علی سبیل الندرۃ اس کی جمع الجمع اَهَالِيلُ آتی ہے۔

(۵) نَسْتَظِلُّهُ: اس کا مصدر اسْتَظْلَعَ ہے از استفعال یہ مطلع سے ماخوذ ہے انصر بمعنی شگوفہ یا شگوفہ والا ہونا، یا ”طَلَعُ“ (بکسر الطاء) ہے بمعنی چمکنا یا چمکنے والی چیز۔ اگر مجرد طَلَعَةٌ ہے تو اس کے معنی اطلاع پانے کے ہیں۔ اور یہاں اس کے معنی اس کے آنے کی خبر پوچھنے کے ہیں۔

(۶) الطَّلَاعُ: یہ طَلِيعَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چھوٹا طائفہ جو باقی لشکر سے آگے بڑھ گیا ہوا انتظام کیلئے، اس کو مقدمۃً اجمیش بھی کہتے ہیں۔ تاکہ دشمن کے حالات معلوم ہو جائیں اور اسکو ہر اول دستہ بھی کہتے ہیں۔ بعض تین چار آدمی کی تحدید کرتے ہیں اور یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

(۷) الرَّوَادُ: یہ رائد کی جمع ہے یعنی وہ جماعت جو لشکر کیلئے گھاس، پانی طلب کرنے کیلئے گئی ہو یا روانہ کی گئی ہو، اب مطلق آگے بڑھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ رائد کے اصلی معنی ہیں مطلق طلب کرنا، اور اب استعمال میں خاص ہو گیا ہے یعنی گھاس و پانی کیلئے اور بسا اوقات صرف دو چیزیں ذکر کرتے ہیں مگر مراد تمام (استغراق) ہوتا ہے جیسے: رَبِّ الْمَشْرِقِينَ وَالْمَغْرِبِينَ۔ اور یہاں بھی طَّلَاعٌ اور رَوَادٌ سے مراد تمام قسم کے لوگ ہیں۔

(۸) هَرَمٌ: صیغہ صفت ہے، هَرَمٌ بمعنی بوڑھا ہونا، کمزور ہونا۔ سَمْعٌ سے هَرَمًا، مَهْرَمًا، مَهْرَمَةٌ مصادر ہیں بمعنی ضعیف و بڑھا ہونا۔ اور هَرَمٌ کی جمع هَرْمُونَ و هَرْمَانٌ ہے اور مَوْتٌ هَرَمَةٌ جمع هَرَمَاتٌ و هَرْمَانٌ ہے۔

(۹) النَّهَارُ: دن جو لیل کی ضد ہے یعنی صبح سے مغرب تک کا وقت، (نہار شرعی جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے) اور نہار کی جمع اَنْهَارٌ، اَنْهَرٌ، نُهُورٌ، و اَنْهَرُ آتی ہیں۔ نَهْرٌ (ن، ض) نَهْرٌ بمعنی گہرا، منہدم ہو جانا۔ اور اَنْهَارٌ افعال سے گر پڑنا اور اصل لغت کے اعتبار سے مجرد نسر سے ہے یعنی هَارٌ يَهْوِرُ (ن) هُوْرًا منہدم ہونا یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اِنْهِيَ افعال سے ہے بمعنی رانہدم ہے یعنی منہدم ہو جانا، گر پڑنا کمافی القرآن: فانهار به في نار جهنم۔

(۱۰) جُرُوفٌ: (بضم الحیم والراء اوبسکون الراء) بمعنی دریا کا کنارہ جسے پانی نے کاٹ دیا ہو اور گرنے کے قریب ہو (یعنی جو پانی کی وجہ سے ٹوٹا رہتا ہے) اس کی جمع جُرُوفٌ، اَجْرَافٌ، اَجْرُوفَةٌ ہیں۔ جُرُوفٌ نسر سے برباد کرنا۔ یہ تفعیل، افتعال و تفعّل سے بھی آتا ہے بمعنی کل شے یا اسکا بڑا حصہ۔ وفي التنزيل: على شفا جرف هار۔



فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَا حَتَّ الشَّمْسُ فِي الْاَطْمَارِ، قُلْتُ لِاصْحَابِي: قَدْ تَنَاهَيْتَنِي فِي الْمُهَلَّةِ، وَتَمَادَيْنَا فِي الرَّحْلَةِ۔

ترجمہ:- پس جبکہ طویل ہو گئی انتظار کی مدت، اور ظاہر ہونے لگا سورج اپنی پرانی چادر میں (یعنی غروب ہونے لگا) تو کہا میں نے اپنے دوستوں سے انتہائی وقت دیا ہم نے اس کو، اور دیر کر دی ہم نے کوچ کرنے میں۔

(۱) طَالَ: یہ طُولٌ سے مشتق ہے بمعنی لمبا جو قصر کی ضد ہے۔ طُولٌ: لمبائی جمع اطْوَالٌ ہے، طَالَ (ن، ك) طُوْلًا، طَوَالَةً، لمبا ہونا، بلند ہونا، احسان کرنا و انعام دینا۔ وفي القرآن: حتى طال عليهم الامد۔

(۲) اَمَدٌ: مدت، آخری حد، غایت منتہی۔ اس کی جمع اَمَادٌ، اگر امد مطلق استعمال ہو تو کسی کوئی نہایت کیلئے ہو گا مگر وہ متعین نہ ہوگی اور اگر یہ مقید مستعمل ہو تو اس کی تعین ہوگی۔ اور ابد، اس زمانے کو کہتے ہیں جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ ابد اور امد میں فرق واضح ہو گیا ہے۔

(۳) لَاحِثٌ: یہ لَاحَ يَلُوخُ (ن) لَوْحًا بمعنی ظاہر ہونا، مرتحقیقہ۔

(۴) الشَّمْسُ: سورج، آفتاب، دھوپ والی جگہ، اس کی جمع شُمُوسٌ آتی ہے، اور اسکی تصغیر شُمَيْسَةٌ آتی ہے۔

(۵) الِاطْمَارُ: اس کا واحد طَمْرٌ (بکسر الطاء) ہے بمعنی پرانا کپڑا یا پرانی چادر جو اونٹنی نہ ہو، اور یہ کنایہ ہے اِصْفِرَّ الشَّمْسُ سے یعنی سورج کے زرد ہونے سے جو غروب آفتاب کے وقت ہوتا ہے، ضرب سے طَمْرًا. دُن کرنا، چھپانا، از نصر طَمُورًا بمعنی زمین میں گھسنا اور سمج سے بمعنی ورم والا ہونا۔ اور یہ ضرب المثل ہے ”اطمار“ ترکیب میں شمس سے حال واقع ہوا ہے، طَمَّرَ تَفْعِيلٌ سے دُن کرنا۔

(۶) كُنَّا هِينَا: یہ تفاعل سے اس کا مصدر ”تَنَاهَى“ ہے يقالُ تَنَاهَيْنا الشئَ یعنی ہم انتہا کو پہنچے۔ مرتحقیقہ

(۷) الْمُهْلَةُ: بمعنی تاخیر کرنا، دیر کرنا و آہستگی، فُحَّحٌ سے مَهْلًا وَمُهْلَةً مصدر ہیں یعنی اس نے آہستہ کام کیا جلد بازی نہیں کی۔ اور تَمَهَّلَ تَفَعَّلٌ سے معنی ہے نہایت نرمی یا آہستگی سے کرنا۔ كما يقال: مهل الرجل في عمله.

(۸) تَمَادَيْنَا: ای تاخرنا۔ باب تفاعل سے ہے مَدَى سے مشتق ہے جو مدت اور غایت کے معنی میں ہے، یہاں تَمَادَيْنَا کے معنی دیر کی ہم نے یا مہلت دی ہم نے۔ اور مدی ضرب سے بمعنی ضائع کرنا۔

(۹) اَلرَّحْلَةُ: یہ اسم مصدر ہے بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا۔ كما يقال غَدَارٌ حَلْتْنَا. کل ہمارا سفر ہے۔ اور رَحَلَ (ف) رَحَلًا بمعنی جانا، کوچ کرنا۔



إِلَى أَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ، وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ، فَتَأَهَّبُوا لِلظَّنِّ، وَلَا تَلَوْا وَعَلَى خَضْرَاءِ الدَّمَنِ. ترجمہ:- یہاں تک کہ ضائع کیا ہم نے زمانہ کو اور ظاہر ہو گیا کہ اس نے جھوٹ بولا تھا، پس تیاری کرو تم چلنے کیلئے اور مت مائل ہو تم کوڑا کرکٹ کے سبزے پر (یعنی اس کے باطن خراب ہونے پر تم ٹمگین نہ ہو)۔

(۱) اَضَعْنَا: اس کا مصدر ”اِضَاعَةٌ“ ہے افعال سے ضائع کرنا۔ اور مجرد ضرب سے ضِيْعًا، ضِيَاعًا، وَضِيْعَةٌ بمعنی ضائع و تلف ہونا، بیکار ہونا۔ (۲) بَانَ: صيغة ماضی بمعنی ظاہر ہوا۔ مصدر بَيَّانٌ، بَيِّنَاتٌ ہیں معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اور بَانَ کے معنی جدا ہونے کے بھی آتے ہیں جس کے مصادر بَيُّوْتُ وَبَيِّنُوْتُ ہیں اور اس کا مادہ (ب، ی، ن) ہے۔

(۳) مَانَ: ماضی از ضرب مَنِ مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔ اس کی جمع مَيُّونٌ آتی ہے اور مَانَ نصر سے بمعنی کسی کا خرچ برداشت کرنا۔ كما يقال: مَانَ الرَّجُلُ مِينًا. وفي الحديث: ان اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة.

(۴) فَتَأَهَّبُوا: صيغة امر اس کا مصدر تَأَهَّبٌ تَفَعَّلٌ سے ہے بمعنی سامان تیار کرنا، اور ”أَهْبَةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی سامان۔ يُقَالُ: تَأَهَّبَ لِلأمرِ۔ جبکہ وہ تیار اور آمادہ ہوا، اور اسی طرح تَأَهَّبٌ ہے اس کا مجرد نہیں آتا ہے۔

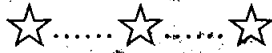
(۵) الظَّنُّ: یہ مصدر ہے باب فُحَّحٌ سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ قدم مرتحقیقہ

(۶) لَا تَلَوْا: یہ لَوَى يَلْوِي (ض) لَوِيًا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا، موڑنا۔ يقالُ لَوِيَ الحبلُ یعنی اس نے رسی کو بنا،

یا موڑا۔ لَوَى رَأْسَهُ، اس نے سر جھکایا۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفي القرآن: لَوُوا رُؤُسَهُمْ۔

(۷) خُضْرَاءُ: اس کا موصوف محذوف ہے ای علیہ نبات خضرَاء۔ اور خضرَاء کے معنی زرد کے ہیں اور یہ ”اخضر“ کا مؤنث ہے
یقال: خُضِرَ (س) خُضْرًا ای صار اخضر۔ یعنی سبزہ زار ہوا۔ اور خضر، سبز کو کہتے ہیں، اور خضرَاء، سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع
خُضْرَوَاتٌ آتی ہے اور ”خُضْرَةٌ“، بمعنی سبز رنگ، سبزی یعنی ساگ پات جمع خُضْرٌ و خُضْرٌ ہیں۔

(۸) الدَّمَنُ (بکسر الدال) یہ جمع ہے۔ دَمْنَةٌ کی بمعنی کوڑا کرکٹ (مزبلہ) گو بر یا غلاظت وغیرہ کا ڈھیر اور یہ ”خضرَاء الدمن“
ضرب المثل ہے، جبکہ کسی شخص کا ظاہر اچھا ہو اور باطن برا و خراب ہو اس وقت بولا جاتا ہے۔ نصر سے زمین پر گو برو غیرہ ڈالکر
اصلاح کرنا۔ اور صبح سے دَمْنًا بمعنی بد بودار ہونا۔



وَنَهَضْتُ لِأَحْدَجٍ رَا حِلَّتِي، وَأَتَحَمَلُ لِرِحْلَتِي، فَوَجَدْتُ أَبَا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ، عَلَى الْقَتَبِ حِينَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ.
ترجمہ: اور یہ (کہہ کر) کھڑا ہو گیا میں تاکہ اپنی اونٹنی پر کچا وہ کس لوں اور بوجھ (سامان) لا دوں، اپنے سفر کرنے کیلئے پس پایا میں
نے (دیکھا میں نے) ابوزید سروجی کو کہ لکھ دیا (اشعار) اس نے کجاوہ کی لکڑی پر جس وقت بھاگنے کیلئے تیار کر رہا تھا (جاتے وقت
لکھ کر گیا تھا یہ اشعار)

(۱) نَهَضْتُ: یہ نُهَضٌ مصدر سے از فتح نَهَضًا و نُهَضًا بمعنی کھڑا ہونا۔ مرتحیقہ

(۲) أَحْدَجٌ: یہ صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنی اونٹ پر کجاوہ یا سامان باندھنا۔ حَدَجٌ (ض) حَدَجًا و حَدَجًا۔ كما يقال حَدَجَ
البعير والناقة جبکہ وہ اونٹ پر کجاوہ باندھے، اور أَحْدَجٌ: یہ اسم جامد ہے جو ”حَدَجٌ“ سے مشتق ہے بمعنی ہودج (کجاوہ) کے ہیں۔

(۳) رَا حِلَّةً: بمعنی اونٹ کی سواری اس کی جمع رَوَا حِلٌّ آتی ہے اور یہ رِحْلَةٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ از باب فتح ہے۔

(۴) أَتَحَمَلُ: یہ اتَقَبَلُ تَفَعَّلٌ سے بمعنی بوجھ اٹھانا اپنے سر پر یا دوسرے کے سر پر۔ مرتحیقہ

(۵) فَوَجَدْتُ: وَجَدْتُ (ض) وَجَدًا و وَجَدَانًا بمعنی پانا، دیکھنا یا از باب ضرب، مرتحیقہ۔

(۶) الْقَتَبُ: کجاوہ کی لکڑی (پالان) اس کی جمع أَقْتَابٌ آتی ہے، اس کے معنی آنت کے بھی آتے ہیں۔ يُقَالُ: قَتَبَهُ قَتَبًا ای
اطعمه الامعاء. قَتَبَ (ن) قَتَبًا بمعنی اونٹ پر پالان کرنا۔

(۷) حِينَ: وقت جمع أَحْيَانٌ و أَحْيَانٌ آتی ہیں از ضرب بمعنی وقت کا آنا۔ مرتحیقہ

(۸) شَمَّرَ: یہ تَشَمَّرٌ مصدر سے از تَفَعَّلٌ بمعنی تیز چلنا، تیار ہونا، دامن چڑھانا، کرباندھنا، مستعد ہونا۔

(۹) لِلْهَرَبِ: هَرَبٌ مصدر ہے از نصر بمعنی بھاگنا۔ هَرَبًا و هَرَبًا بمعنی فرار ہونا و بھاگنا۔

(۱۲) يَأْمَنُ غَدًا لِي سَاعِدًا وَمُنَاعِدًا دُونَ الْبَشَرِ

(۱۳) لَا تَبْحَسَنَّ أَيْ نَأَيْتَ لَكَ عَنِ مَلَالٍ أَوْ أَشْرٍ

(۱۴) لَكِنِّي مُذَلِّمٌ أَزَلُّ مِمَّنْ إِذَا طَعِمَ انْتَشَرَ

ترجمہ:- (۱۴) اے وہ شخص! جو میرے لئے معین و مددگار بن کر لوگوں کے پاس جانے والا ہے۔ (۱۳) مت خیال کرو کہ تحقیق میں دور ہوا تجھ سے کسی رنج یا تکبر کی وجہ سے (۱۴) لیکن میں ہمیشہ ان لوگوں میں سے رہا ہوں، جب وہ کھاتے ہیں تو وہ منتشر ہو جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں۔ کھایا، پیا اور چل دیا)

(۱) غَذَا: یہاں صارع کے معنی میں ہے، اور ”غدا“ صبح کے وقت جانے کے بھی آتے ہیں، اس وقت یہ فعل ناقص ہے۔

(۲) سَاعِدًا: اسکے اصلی معنی ہے کلائی اور اسکے معنی مددگار کے بھی ہیں، کیونکہ کلائی سے انسان کو قوت حاصل ہوتی ہے، اسکی جمع سواعد آتی ہے۔ وَمِنْهُ يُقَالُ: طَائِرٌ شَدِيدٌ السَّوَاعِدُ یعنی پرندہ مضبوط بازوں والا ہے۔ اور مُسَاعِدٌ کے معنی بھی مدد کرنے کے ہیں، از مفاعلہ یقال: ساعده علی الامر جبکہ وہ کسی کی کام پر مدد کرے اور ساعد کے تین معنی ہیں (۱) اسم جامد بمعنی بازو (ب) رئیس (ج) اسم مشتق بمعنی سعادت والا۔

(۳) ذُوْنٌ: یہ یا تو نزدیک کے معنی میں ہے، یا غیر کے معنی میں ہے اور ”ذُوْنٌ“ اس کا تعلق یا تو ”لی“ کے ساتھ ہے یا ”سَاعِدٌ مُسَاعِدٌ“ کے ساتھ ہے، لہذا اس کے دو معنی ہوں گے۔

(۴) لَا تَحْسَبَنَّ: یہ ”حَسَبٌ“ سے ماخوذ ہے لغت فیسہ میں یہ باب سح سے آتا ہے، معنی گمان کرنا۔ جبکہ یہ کلام پاک میں (بفتح العین) بھی استعمال ہوا ہے۔

(۵) نَائِيْتُكَ: یہ نَائِيٌّ سے ماخوذ ہے، بمعنی دوری نَائِيٌّ (ف) نَائِيٌّ بمعنی دور ہونا، جدا ہونا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: اَعْرَضَ وَنَائِيٌّ بِجَانِبِهِ، أَي تَكَبَّرَ وَاعْرَضَ.

(۶) مَلَلٌ: اور مَلَلٌ دونوں کے معنی دل کی تنگی، تکلیف رنج، طبیعت کی اداسی، رنجیدگی کے ہیں۔ اور ”مَلَلٌ“ (بضم المیم) بمعنی مرض یا غم میں لوٹ پوٹ ہونا۔ مَلٌّ (ن) مَلَلًا، مَلَلًا، مَلَلًا، مَلَلًا، مَلَلًا بمعنی رنجیدہ ہونا دل تنگ ہونا اور ”عَنْ مَلَلٍ“ میں ”عَنْ“ تجاوز کیلئے بھی آتا ہے، اور بدل، تغلیل اور استعلال کیلئے بھی آتا ہے، اور استعانت و تغلیل کیلئے بھی آتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ وفي الحديث: اكلفو امن العمل ماتطيقون به فان الله لا يامل حتى تملوا.

(۷) أَشْرٌ: (بفتح حین) أَشْرٌ سَمْعٌ سے بمعنی تکبر کرنا، اکڑنا، اترانا۔ اور ضرب سے بمعنی غصہ کی وجہ سے دانت پینا اور ”أَشْرٌ“ (بفتح اول و کسر ثانی) بمعنی متکبر، حد سے زیادہ گزرنے والا، شیخی مارنا اس کی جمع أَشْرُونَ وَأَشْرَاءٌ ہیں اور اگر أَشْرٌ (بفتح الشین) ہو تو یہ مصدر ہے، اگر ”أَشْرٌ“ (بضم الشین یا بالکسر) ہو تو یہ صیغہ صفت ہے، صیغہ صفت أَشْرٌ، أَشْرَانٌ، أَشْرُونَ (بضم الشین و کسرہا) آتی ہیں کما فی الحديث: ذكر الخيل، ورجل اتخذها اشرا و امرحها اي بطرا.

(۸) مُذَلِّمٌ أَزَلُّ: بمعنی ہمیشہ رہا، افعال ناقصہ سے ناقص یا ئی ہے اور سح و نحر سے فعل تام مستعمل ہے اور ”مُذَلِّمٌ أَزَلُّ“ یہ مبتدا واقع ہوا ہے اس کی خبر محذوف ہے ای مخلوق فیہ یقول بعض لکننی مذلم ازل۔ محل خبر ہے مذلم ازل ای لم ازل موجودا۔ لم ازل فعل

ناقص ہے اس کیلئے نئی لازم ہے۔

(۹) طَعِمَ: سَمَحَ سے طَعَمًا و طَعْمًا۔ کھانا کھانا یا چکھنا، اور فَمَحَ سے طَعْمًا بمعنی آسودہ ہو کر کھانا، سیر ہونا، پیٹ بھرنا۔ اور ”اِذَا طَعِمَ“ یہ لَکِنَ کی خبر ہے۔ وفی القرآن: فاذا طعمتم۔

(۱۰) اِنْتَشَرَ: یہ اِنْتِشَارُ مصدر سے اِزْتِعَالَ بمعنی پھیل جانا، اور اس کا مجرور ضرب سے بمعنی پھیلا نا اِنْتِشَارُ مصدر ہے اور علامہ حریری کا قول ”اِذَا طَعِمَ اِنْتَشَرَ“ یہ اس ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے: وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا۔



قَالَ: فَأَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ، لِيَعْلِمُوهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ فَأَعَجِبُوا بِخُرَافَتِهِ، وَتَعَوَّذُوا مِنْ آفَتِهِ. ثُمَّ اِنَّا ظَعْنَا، وَكَمْ نَدِرٌ مِّنْ اِعْتَاَضٍ عَنَّا۔

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ پڑھوایا میں نے جماعت والوں کو اس پالان کی لکڑی کو، تاکہ معذور سمجھیں مجھ کو (ابوزید کو) تو وہ لوگ جو مجھ پر (یا ابوزید پر) ناراض ہو رہے تھے۔ پس سب متعجب ہوئے اس کے مصححہ خیز کلام پر اور پناہ مانگنے لگے اس کی آفات سے، پھر ہم چل دئے اور نہیں معلوم کس نے بدلہ لیا ہماری طرف سے (ابوزید سے)

(۱) اِقْرَأْتُ: یہ ”قِرَاءَةٌ“ سے ماخوذ ہے پڑھنا، مگر یہاں اس کے معنی پڑھانے کے ہیں، اور افعال سے اِقْرَأْتُ پڑھوانا ہے اور فَمَحَ سے پڑھنا۔

(۲) جَمَاعَةٌ: سَمِيْنًا، اِنْكُھَا كَرْنَا، مَلَانَا۔ اس کی جمع جماعات آتی ہے از باب فَمَحَ۔ مرتحقیقہ

(۳) اَلْقَتَبُ: کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اَقْتَابٌ آتی ہے اس کی تحقیق گزر گئی۔ یہاں اَلْقَتَبُ مفعول ثانی واقع ہو رہا ہے ”اِقْرَأْتُ“ کا۔

(۴) لِيَعْلِمُوهُ: یہ عَلِمُوا (ض) عَلِمُوا بمعنی عذر کرنا، یا عذر قبول کرنا۔ اور یہاں ”لِيَعْلِمُوا“ کا فاعل ”مَنْ كَانَ الخ“ ہے۔

(۵) عَتَبَ: یہ صِيغَةُ ماضی ہے از نصر مصدر عَتَبَ ہے بمعنی ڈانٹنا، عتاب کرنا، زجر کرنا۔ مرتحقیقہ

(۶) فَأَعَجِبُوا: یہ اِعْجَابٌ مصدر سے از افعال بمعنی تعجب میں ڈالنا، حیرت میں ڈالنا۔ مجرد عجب سَمَحَ سے عَجَبًا تعجب کرنا۔

(۷) بِخُرَافَتِهِ: اس کی جمع خُرَافَاتٌ آتی ہے بمعنی افسانہ، نمکین باتیں، جھوٹ، باطل بات۔ سَمَحَ و کرم دونوں سے ہے خُرَافًا بمعنی بڑھاپے کی وجہ سے عقل کا فاسد ہو جانا، اور نصر سے جھوٹ کہنا، خُرَافًا و خُرَافَاتًا ہیں۔

(۸) تَعَوَّذُوا: تَعَوَّذٌ مصدر ہے بمعنی پناہ مانگنا، حفاظت کی دعا کرنا، اور اس کا مجرور نصر سے۔ مرتحقیقہ

(۹) آفَتِهِ: بمعنی دُکھ، مصیبت، خراب کرنے والی چیز۔ اس کی جمع آفَاتٌ. يقال اَلِهْ اَوْفَا. فاسد کیا ہے اس کو۔ از نصر اور ضرب سے ضرر پہنچانا، فاسد کرنا۔

(۱۰) ظَعْنَا: صِيغَةُ جَمْعٍ متکلم ماضی یہ ”ظَعْنٌ“ مصدر سے یا ظَعْمُونَ سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا از فَمَحَ۔

(۱۱) وَكَمْ نَدِرٌ: یہ دِرَايَةٌ مصدر سے از ضرب معنی ہے جانا۔ مرتحقیقہ

(۱۲) اِعْتَاَضَ: یہ اِزْتِعَالَ کا مصدر ہے اصل میں اِعْتِيَاضٌ تھا بمعنی بدلہ لینا یا عوض میں لینا، اور یہ عَوَضٌ سے ماخوذ ہے عَاَضَ (ن)

عَوَضًا یعنی بدلہ لینا، بدلہ دینا۔ ومنہ العَوَضُ اس کی جمع اَعْوَاضُ ہے استفعال سے استعاض بمعنی بدلہ چاہنا۔ عَوَضُ جو کسی چیز کا قائم مقام ہو جمع اَعْوَاضُ ہے، اور مفاعلہ سے عَاوَضَ بمعنی بدلہ و عوض دینا۔

تمت المقامة الرابعة

والحمد لله على ذلك

آج بروز اتوار ۱۲، ربیع الاول ۱۴۱۵ھ کو

رات پون ایک بجے مقامہ چہارم اختتام پذیر ہوا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوفِيَّةُ

”پانچواں مقامہ جو شہر کوفہ کی طرف منسوب ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں علامہ حریری شہر کوفہ کے اندر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کسی رات کو قصہ گوئی میں مشغول تھا، کہ اچانک ایک فقیر دروازہ پر آ کر صدا لگانے لگا اور ان لوگوں سے کھانا اور ٹھکانہ طلب کیا، انہوں نے دروازہ کھولا اور فقیر کو کھانا وغیرہ کھلایا تو دیکھا کہ وہ بوزید سروجی تھا، تو ان لوگوں نے بوزید سے مطالبہ کیا کہ ہمیں کوئی اپنا واقعہ سنائے، تو بوزید سروجی نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ کل رات میں ایک گھر کے پاس جا کر اشعار کہہ کر صدا لگانے لگا تو ایک بچہ نکلا اور اس نے اشعار ہی میں جواب دیا کہ ہمارے پاس خود کھانے کیلئے کچھ نہیں، فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں، بوزید بچہ کی برجستگی سے بڑا متاثر ہوا، اور اس سے پوچھا کہ بیٹے آپ کا تعارف؟ کہنے لگا، میرا نام زید ہے اور میں ”فید“ کا رہنے والا ہوں اور یہاں میں مسافر ہوں، میرے باپ نے شادی کی، بیوی جب حاملہ ہوئی تو وہ غائب ہو گیا، معلوم نہیں کہ اب وہ زندہ ہے کہ مردہ؟ بوزید نے کہا، میں نے جان لیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی، یہ عجیب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے سروجی سے پوچھا کہ آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا جب کچھ رقم ہاتھ آئے تب ملوں گا، فقر کی حالت میں ملنے سے کیا فائدہ؟ تو حاضرین میں سے ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے دیدی، وہ روانہ ہوا تو حارث بن ہمام بھی ان کے ساتھ جانے لگا تا کہ اس کے بیٹے سے اس کی بھی ملاقات ہو سکے، اور بوزید نے حارث بن ہمام کی طرف دیکھا تو تہقہہ لگایا اور اشعار میں کہا کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، یہ رقم لینے کا ایک حربہ ہے جو میں نے استعمال کیا۔ اس مقامہ میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔



حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ أَدِيمُهَا دُونَ لَوْنَيْنِ، وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيذٍ مِّنْ لَّجِينِ،
مَعَ رُقْفَةٍ غَدُوْا اِبْلِيَّانِ الْبَيَّانِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ قصہ گوئی کی میں نے کوفہ میں ایک ایسی رات میں کہ جس کی کھال دورنگی تھی (یعنی کہیں اندھیرا کہیں روشنی تھی) اور اس رات کا چاند چاندی کے تعویذ کی طرح تھا۔ (ناقص دائرہ میں تھا) ایسے دوستوں کیساتھ جنگی پرورش فصاحت و بلاغت کے دودھ سے کی گئی تھی۔

(۱) الْكُوفَةُ: یہ ایک شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے، اور ”کوفہ“ کے معنی ریت کا ٹیلہ یا سرخ ٹیلہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہاں کی زمین میں ریت کے ٹیلے تھے، اسلئے اس کا نام کوفہ پڑ گیا ہے اور اس کے معنی جمع ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۲) سَمْرُثٌ: یہ سَمْرُثُ مصدر سے مشتق ہے، از نصر بمعنی قصہ گوئی کرنا، گپ شپ کرنا۔ اور سمر کے اصلی معنی ہے رات اور اس کی اندھیری، چاند کا سایہ، اور اسکے معنی چاندنی میں بیٹھ کر بات کرنے کے بھی آتے ہیں، سمع اس کے معنی سفیدی اور سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا (گندم کون ہونا) اور کرم سے گندی ہونا اور ضرب سے معنی ہے دودھ کو پانی میں ملا کر پتلا کرنا، شراب پینے کے معنی بھی آتے ہیں، اور تفعیل سے کیل لگانا۔

(۳) أَدِيمٌ: کھال، پکا چمڑا، گندم گول ہونا، اس کی جمع أُدْمٌ، أِدْمَةٌ، أَدَامٌ ہیں اور أَدِيمٌ النَّهَارِ۔ دن کی روشنی، سفیدی باب ضرب سے ملادینا۔ اور ”أَدِيمُهُا ذُو لَوْنَيْنِ“ سے مراد اس کے کچھ حصے میں روشنی تھی، أَدِيمٌ (س) أَدْمًا، کرم سے أِدْمَةٌ بمعنی گندم گول ہونا (گیہوں کا رنگ ہونا) اور أَدِيمٌ: کچی کھال اور اس کے بالمقابل کو أَهَابٌ (کچا چمڑا، بے دباغت چڑے) کہتے ہیں۔

(۴) لَوْنَيْنِ: یہ ”لون“ کا تثنیہ ہے بمعنی رنگ اس کی جمع أَلْوَانٌ اور ”ذو لونین“ سے مطلب یہ ہے کہ بعض کے نزدیک وہ اول شب تھی اور اسکی چاندنی مستدیر نہ تھی بلکہ کسی پر سیاہی اور کسی پر سفیدی تھی، اور بعض کے نزدیک اول رات تو سفیدی تھی اور آخر رات سیاہی ہے یعنی چاندنی موجود تھی تو رات سفیدی چاند غروب ہو گیا تو رات تاریک ہو گئی، یا بعض بعض جگہ روشنی تھی اور بعض جگہ درخت وغیرہ کی وجہ سے روشنی نہ تھی۔

(۵) قَمَرُهَا: قَمَرٌ چاند کو کہتے ہیں۔ یعنی شروع تین رات کے بعد آخراہ تک قمر کہتے ہیں۔ اور شروع تین تاریخ تک کے چاند کو ”ہلال“ کہتے ہیں۔ اس کی جمع أَقْمَارٌ ہے، اور ”قَمَرُهَا كَتَعْوِيدٌ مِّنْ لَّحِينٍ“ سے مراد یہ ہے کہ قمر کا دائرہ ناقص تھا جیسا کہ چاندی کے تعویذ کے دائرہ کا حصہ ہوتا ہے۔

(۶) تَعْوِيدٌ: فال، ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پناہ حاصل کی جائے، مُعْوِذٌ پناہ دینے والا، کیونکہ اس میں بھی کلام الہی لکھا ہوا ہے، یا یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے، اس کی جمع تَعَاوِيدٌ ہے۔

(۷) لَحِينٌ: سونا، چاندی اور یہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور یہ تحقیر کیلئے نہیں بلکہ تعظیم کیلئے یا پیار کیلئے ہے، جیسے: يَا بُنَيَّ وغیرہ لَحِينٌ نصر سے بند کرنا۔ وجہ ظاہر ہے کہ چاندی کو بھی صندوق یا بکس میں بند کر کے رکھا جاتا ہے، جیسے دینار کی حفاظت کی جاتی ہے اور سح سے بمعنی عاشق ہونا، چاندی بھی معشوق ہے۔

(۸) رُفْفَةٌ: (بحركات الثلاثة فى الراء) بمعنی ساتھیوں کی جماعت اس کی جمع رِفَاقٌ، رُفُقٌ و أَرَفَاقٌ آتی ہیں۔ اور رِفُقٌ بمعنی نرمی، رحم، مہربانی، رِفُقٌ نصر سے بمعنی فائدہ پہنچانا۔

(۹) عُذْوًا: یہ عُذَاءٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی غذا دینا، پالنا۔ يَقَالُ عُذُوْتُ الصَّبِيَّ بِاللَّبَنِ۔ عُذَاءٌ (ن) غذا دینا، کھانا دینا۔ اس کی جمع أَعْذِيَةٌ آتی ہے اور ”عُذْوًا“ یہ صفت ہے ”رُفْفَةٌ“ کی۔

(۱۰) لبان (بکسر اللام) یہ لبن سے مشتق ہے، خاص کر عورتوں کے دودھ کو کہتے ہیں اور ”لبن“ عام ہے انسان غیر انسان کے ہر دودھ کو کہتے ہیں، اور ”حلیب“ اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی دودھ کرنا ہوا اور اس کا ضائقہ بھی نہ بدلا ہو۔ اور ”حمیم“ اس تازہ دودھ کو کہتے ہیں جو حلیب سے بھی خاص ہے، اور ”لبان“ وہ دودھ ہے جو گائے بکری کے بچے کی ولادت کے بعد ہوا اور قابل استعمال نہ ہو۔ اس کی جمع البان ہے اور ”لبان“ (بفتح اللام) ہو تو معنی سینے اور وسط الصدر کے ہیں جو مابین الشدین اور اعلی الصدر کے معنی میں آتا ہے اگر ”لبان“ (بضم اللام) ہو تو معنی خوشبو والا گوند اور عُذُو بِلْبَانِ اللَّيْلَانِ سے مراد سب کے سب فصیح و بلیغ تھے گویا فصاحت ان کی ماں ہے، وفي القرآن: وانهار من لبن لم يتغير طعمه.

(۱۱) اللبان: مصدر ہے ضرب سے بمعنی بیان، واضح یا ظاہر کرنا۔ اور اصطلاح میں بیان اس فصیح گفتگو کو کہتے ہیں جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔ مرتحیقہ



وَسَجَبُوا عَلٰی سَحْبَانَ ذَيْلِ النَّيَّانِ، مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يَتَحَفَّظُ مِنْهُ، وَيَمِيلُ الرَّفِيقُ إِلَيْهِ، وَلَا يَمِيلُ عَنْهُ. فَاسْتَهْوَأَنَا السَّمْرُ.

ترجمہ:- اور کھینچا تھا انہوں نے سحبان بن وائل پر بھولنے کا دامن (یعنی انہوں نے سحبان بن وائل جیسے فصیح و بلیغ شاعر کو بھی بھلا دیا تھا) اور نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ہر شخص ایسا تھا (اس قابل تھا) اور یاد کیا جائے اس سے (علم و فضل کے اشعار) اور نہ اس قابل تھے کہ اس سے اجتناب کیا جائے، اور مائل ہوتے تھے دوست ان کی طرف اور ان سے اعراض نہیں کرتے تھے، پس فریفتہ کیا ہے، ہم کو قصہ گوئی نے۔

(۱) سَجَبُوا: ماضی از فتح بمعنی زمین پر گھسٹنا، کھینچنا و منہ السحاب لانہ يسحب الماء من طرف الى طرف آخر، قدمر تحقیقہ۔

(۲) سَحْبَانَ: سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد الشمس الوائلی ہیں، جو عرب کے مشہور قبیلہ وائل بن ربیعہ سے تعلق رکھتے تھے، ظہور اسلام کے بعد مسلمان ہو گئے تھے، حضرت معاویہؓ کے ساتھ رہے اور انہی کی خلافت میں ۵۴ھ میں ایک سو اسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا، سحبان، فن فصاحت و بلاغت میں اور خطابت میں ضرب المثل تھے، ایک مرتبہ عرب کے مختلف قبائل کے خطیب حضرت معاویہؓ کے دربار میں جمع تھے، حضرت سحبان نے انہیں دیکھ کر ایک شعر کہا، پھر تقریر کرنے لگے، اور ظہر سے عصرتک ایسی برجستہ تقریریں کیں کہ نہ اٹکے، نہ رکے اور نہ ہی کسی لفظ کو مکرر استعمال کیا، حاضرین اس سے حیران ہو گئے، حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ ”عرب کے سب سے بڑے خطیب ہیں“ کہنے لگے ”صرف عرب کے؟ نہیں بلکہ انس و جن اور سب مخلوقات میں سب سے بڑا خطیب ہوں“ حضرت معاویہؓ نے فرمایا بے شک آپ ایسے ہی ہیں، انہوں نے سب سے پہلے ”أَمَّا بَعْدُ“ کو کہا اور زمانہ جاہلیت میں بعثت بعد الموت پر ایمان لائے۔

(۳) ذَبِيلٌ: دامن و آخر كَلُّ مَشْيٍ۔ اسی جمع اذْيَانٌ، اذْيَلٌ و ذْيُولٌ ہیں۔ يُقَالُ: ذَالُ الثَّوْبِ ذَيْلًا، اى طَوَّلَهُ ذَالَ (ض) ذَيْلًا دامن کو لمبا کرنا، اور تَفْعِيلٌ سے بھی دامن کو لمبا کرنا۔ ذَيْلًا: لے دامن کو کہتے ہیں۔

(۴) النَّسِيَانُ: یہ مصدر ہے سَمَّحٌ کا بمعنی بھولنا، اسکے مصادر نَسِيَانًا و نَسِيَانًا و نَسَايَةً ہیں اور ذیل النسيان سے مراد لغوی معنی قدموں کے نشان مٹ جانا۔ مرتحقیقہ۔

(۵) يَحْفَظُ: یہ "حَفِظَ" مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا، یاد کرنا، از سَمَّحٌ حفظ جو نسیان کی ضد ہے اور اسی سے تحفظ ہے بمعنی تھوڑا تھوڑا یاد کرنا اور تَفْعِيلٌ سے پرہیز کرنا۔ اور یہاں عبارت میں "إِلَّا مَنْ يُحْفَظُ" میں "إِلَّا" کا مستثنیٰ منہ "أَحَدٌ" محذوف ہے اور جب تحفظ کے صلہ میں "من" ہوتا ہے تو اس کے معنی بچنا، ہٹ جانا ہے۔

(۶) يَجْمَلُ: مَيْلًا و مَيْلَانًا (ض) مائل ہونا، رغبت کرنا۔ یعنی اگر مَالٌ کا صلہ "إِلَى" ہو تو بمعنی رغبت کرنا، اگر "مَالٌ" کا صلہ "عَنْ" ہو تو معنی ہے اعراض کرنا۔

(۷) فَاسْتَهْوَأْنَا: یہ استفعال سے اس میں "س" ت، طلب کیلئے ہے اور مادہ "ہوی" ہے ضرب سے بمعنی اوپر سے نیچے کرنا، بلند ہونا اور چڑھنا ہیں۔ و قِيلَ مَنْ هَوَىٰ اِزْمَعٌ بمعنی عاشق ہونا، اور بعض کے نزدیک "س" ت، تعدیہ کیلئے ہے بمعنی عاشق بنا لینا، مست کر لینا۔ اور استفعال سے استہوی کے معنی ہیں حیران بنا دینا، مدہوش کرنے اور عاشق بنانے کے معنی بھی آتے ہیں۔ کما فی التزیل: كَالَّذِي اسْتَهْوَاهُ الشَّيْطَانُ اى حملته على اتباع الهوى.

(۸) سَمَّرٌ: یہ مصدر ہے از نصر بمعنی قصہ گوئی، گپ شپ کرنا۔ اور سَمَّ و كَرَمٌ سے بھی آتا ہے۔ مرتحقیقہ



إِلَىٰ أَنْ غَرُبَ الْقَمَرُ، وَغَلَبَ السَّهْرُ. فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيمُ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّهْوِيمُ، سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبَأَهُ مُسْتَبِحًا.

ترجمہ:- یہاں تک کہ چاند غروب ہو گیا اور بیداری غالب ہو گئی، پس جب رات نے اپنی تاریکی پھیلا دی، اور سونے کا وقت بہت تھوڑا باقی رہ گیا۔ سنی ہم نے اس وقت دروازے پر کتے کے بھونکنے جیسی آواز۔

(۱) غُرِبَ: یہ باب نصر، سَمَّحٌ سے بمعنی غروب ہونا، غائب ہونا، یقال: غَرِبَ النُّجُومُ. ستارہ غائب ہوا۔ یہ غروب مصدر ہے۔

(۲) الْقَمَرُ: چاند جمع أَقْمَارٌ یہ تین تاریخ سے اخیر ماہ تک کے چاند کو مکر کہتے ہیں۔ مرتحقیقہ

(۳) السَّهْرُ: بیدار ہونا، جاگنا۔ باب سَمَّحٌ سے بمعنی رات کو نہ سونا۔ مرتحقیقہ۔

(۴) رَوَّقَ: یہ تَرَوَّقٌ مصدر سے بمعنی کھینچنا، تان دینا۔ رَوَّقَ (بضم الراء و کسرھا) سے ماخوذ ہے، بمعنی برآمدہ و ساہبان، چھت سے لیکر نیچے تک کا پردہ۔ يُقَالُ: رَوَّقَ اللَّيْلُ إِذَا ظَلَمَ مِنْهُ۔ اور یہ سَمَّحٌ سے بھی ہے نصر سے اس کا معنی ہے تعجب میں ڈال دینا، خوش کرنا، یاد دانت لمبا ہونا اور رواق کی جمع رواقات آتی ہے بمعنی تاریک ہو جانا، یہ لازم مستعمل ہے، متعدی نہیں۔

(۵) اَلْبَحِيْمُ: بمعنی بہت زیادہ سیاہ اس کی جمع نُهْمٌ وَنُهْمٌ (بضم الباء و سکون الباء و بضم الباء و الهاء) یعنی بروزن قفل و عیش ہے۔
 (۶) لَمْ يَبْقَ: بقی (س) بقاء باقی رہنا۔ و از ضرب بقی بقیًا، ہمیشہ رہنا و ثابت رہنا۔ اور یہ بقاء جو فاء کی ضد ہے لیکن بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب یہ مع سے آتا ہے، ضرب سے نہیں۔

(۷) اَلْتَهْوِيْمُ: بمعنی اونگھ، یا نوم ضعیف، بلکہ نیند یا وہ نیند جس میں سر ہلتا ہو۔ اور یہ صورت نیند سے پہلے ہوتی ہے اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا، باب تفعیل سے آتا ہے۔

(۸) نَابٌ: دروازہ اس کی جمع اَنْبَابٌ و بیابان آتی ہیں اور ”بَوَابٌ“ دربان کو کہتے ہیں نصر سے بمعنی درباری کرنا۔

(۹) نَبَاةٌ: آہستہ آواز، پست آواز یا کتے کی آواز۔ نَبَاءَةٌ بمعنی آہستہ آہستہ آواز نکالنا یا خبر دینا نَبَاءٌ نَبَوًا بمعنی اُچھٹ جانا۔

(۱۰) مُسْتَبِيحٌ: یہ اِسْتَبِيحٌ مصدر استعمال سے اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے یعنی وہ مہمان جو کتے کی طرح آواز نکالے یا راستہ بھول جائے، یہ نَبِيحٌ سے ماخوذ ہے۔ نَبِيحٌ (ض، ف) نَبِيحًا، نَبُوْحًا، نَبِيْحًا بمعنی بھونکنا۔ جمع نَوَابِيحٌ وَ نَبُوْحٌ ہیں۔ اہل عرب جب رات کو جنگل یا باہان میں راستہ بھول جاتے تو آبادی کا پتہ چلانے کیلئے کتے کی طرح آواز نکالتے جس کو کبھی کرا آبادی کے کتے بھی بھونکنے لگتے تھے، ایسے شخص کو مستبیح کہتے تھے۔



ثُمَّ تَلَّتْهَا صَاغَةً مُسْتَفْتَحًا، فَقُلْنَا: مَنْ الْمَلِيْمُ فِي اللَّيْلِ الْمَذْلُوْمُ؟ فَقَالَ:

(۱) يَا أَهْلَ ذَا الْمَعْنَى وَفِيْتُمْ شَرًّا وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

ترجمہ:- پھر دروازہ کھلوانے کی دستک سنی، پس کہا ہم نے کہ کون شخص ہے جو اندھیری رات میں آنے والا ہے؟ پس انہوں نے جواباً یہ اشعار پڑھے۔ (۱) ”اے اس گھر کے رہنے والو! پچائے جاؤ تم شر سے (خدا تمہیں محفوظ رکھے) اور نہ ملاقات کرو تم جب تک باقی رہو (زندہ ہو) کسی ضرر سے۔“

(۱) تَلَّتْهَا: یہ تَلَّتْ (ن) تَلُوْا بمعنی پیچھے ہونا، تابع ہونا اور تَلَاوَةٌ بھی مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ اور ”تَلُوْا“ (بکسر التاء) بمعنی ہے اونٹنی کا بچہ، جس کا دو دو چھڑا دیا جائے اور وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلے اس کی جمع اَتْلَاءَةٌ ہے اور مؤنث ”تَلُوْةٌ“ ہے۔

(۲) صَاغَةٌ: بمعنی زور سے مارنا، اگر ”صَكٌ“ معرب ہے ”چیک“ ہو تو اس کے معنی دستاویز و اقرار نامہ کے آتے ہیں، صَكٌ (ن) صَاغًا زور سے مارنا، تھپڑ مارنا، طمانچہ مارنا اور مع سے بھی آتے ہیں بمعنی گھوڑے یا اونٹنی کے چلنے میں گھٹنے اور ایریزوں کے ٹکرانے کے آتے ہیں، وفي التنزيل: فصكت وجهها.

(۳) مُسْتَفْتَحٌ: یہ صیغۃ اسم فاعل مصدر اِسْتَفْتَحَ ہے از استعمال بمعنی کھلوانے والا مجرد فتح سے کھولنا۔

(۴) الْمَلِيْمُ: یہ اَلْمَامُ مصدر سے از افعال بمعنی اترنے والا، فروکش ہونے والا، تھوڑی دیر ٹھہرنے والا۔ يقال: لَمْ يَفْلانِ لِمَا الْمَبِهَةِ اى نزل مجرد نصر سے بمعنی زیارت کرنا، فروکش ہونا۔

(۵) اَلْمُدْلَهْمُ: یہ اِذْلَهْمًا، اِشْعَرًا مصدر سے بمعنی سخت ترین سیاہ ہونا، يُقَالُ: اِذْلَهْمَ اللَّيْلُ یعنی رات سخت تاریک ہوگئی۔ اور اسکے بارے میں دو قول ہیں بعض نے کہا کہ اس میں لام زائدہ ہے اور ذَهْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سخت تاریکی اور بقول بعض یہ ذَلَهْمٌ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ یا سخت سیاہی۔

(۶) اَهْلٌ: بمعنی خاندان، کنبہ، اہل خانہ۔ اس کی جمع اَهْلُوْنَ، وَاَهْلَاتٌ وَاَهَالٌ ہیں۔ یُقَالُ اَهْلُ الرَّجُلِ (بیوی) اہل الامر (حکام) اہل المذہب، تبعین مذہب۔

(۷) ذَا الْمَعْنَى: ذال اسم اشارہ ہے، اور ”المعنی“ بمعنی مکان و منزل۔ اس کی جمع مَعَانٌ ہے اور باب مع سے مستعمل ہے، یُقَالُ: غنی بالمکان اس میں اقامت کی۔ اسکے مصادر غَنَى وَمَعْنَى ہیں یعنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

(۸) وَقِيْتُمْ: وَقِي (ض) وَقِيًا، وَقِيَاةً، وَقِيَةً بمعنی بچانا، محفوظ کرنا، نگاہ رکھنا۔ فی التنزیل: فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

(۹) شَرًّا: برائی، یہ ہر قسم کی برائی اور خطا کیلئے اسم جامع ہے۔ اس کی جمع شُرُورٌ آتی ہے۔ یہ صیغہ تفضیل، صفت اور مصدر بھی ہو سکتا ہے، کثرت استعمال کی وجہ سے (أ) ہمزہ حذف کیا گیا ہے جیسے خیر میں ہے۔ فی القرآن: شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

(۱۰) لَقِيْتُمْ: لَقِيَ (س) لِقَاءً مصدر ہے معنی ملاقات کرنا۔ اسکے مصادر لِقَاءٌ، لِقَايَةٌ، لِقِيَانًا، لِقِيَانَةً، لِقِيًا وَلِقِيَةً ہیں۔

(۱۱) بَقِيْتُمْ: بَقِيَ (س) بَقِيًا بمعنی باقی رہنا، اور بَقِيَ (ض) بَقِيًا بمعنی ثابت و ہمیشہ رہنا۔

(۱۲) ضَرًّا: (بضم الضاد) بد حال، خراب حالت۔ اس کی جمع اَضْرَارٌ ہے، اور ”ضُرٌّ“ (بفتح الضاد) بمعنی نقصان جو نفع کی ضد ہے، اور ضِرٌّ (بکسر الضاد) بمعنی سوکن بنا کر لانا۔ ضُرٌّ (ن) ضُرًّا بمعنی صدمہ و نقصان پہنچانا۔ اور اسکے معنی مصیبت کے بھی ہیں۔

وفی التنزیل: اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا.



(۲) قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِي اِكْفَهَرًا اِلَى ذَرَاكُمُ شَعَثًا مُغْبِرًا

(۳) اَخَاسِفًا رِطَالًا وَاَسْبَطَرًا حَتَّى اَنْشَنَى مُحَقَّقًا مُصْفَرًا

ترجمہ:۔ (۲) تحقیق کہ دفع کیا ہے (بہجہ ہے) اس تاریک رات نے تمہارے گھر کی طرف ایسے شخص کو جو پراگندہ و غبار آلود ہے۔ (۳) ایسے سفر والا ہے کہ جس کا سفر لمبا اور دراز ہو گیا ہے، یہاں تک کہ لوٹا وہ اس حال میں وہ زرد (چہرہ) و کوزہ پشت ہو کر یعنی اس کا چہرہ زرد ہو گیا اور اس کی کمر ٹیڑھی ہوگئی۔

(۱) اِكْفَهَرًا: اس کا مصدر اِكْفَهَرًا ہے باب اِشْعَرًا سے بمعنی رات کی اندھیری یا رات کا اندھیرا ہو جانا۔ كَمَا يُقَالُ: اِكْفَهَرُ اللَّيْلُ (رات بہت زیادہ تاریک ہوگئی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ ”کفر“ سے ماخوذ ہے بمعنی چھپانا، اسی سے کافر ہے اور مشرک کے بھی اور بعضوں نے کہا کہ یہ ”کفہر“ سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ ڈال دینا۔

(۲) ذَرِيٌّ: (بفتح الذال) بمعنی گھر کے سامنے کا گھن اور اس کے اطراف یا ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔ جائے پناہ۔ ذَرِيٌّ يَلْدُرُوا

(ن) ذُرْوًا، اور ذُرْمَى (ض) ذُرْمَاً بمعنی اُڑالے جانا، یا پراگندہ کرنا۔ وَفِي الْقُرْآنِ وَالذَّارِيَاتِ ذُرْوًا يَعْنِي الرِّيحَ.
(۳) شَعْنًا: یہ شَعِثٌ (س) شَعَثَانٌ بمعنی منتشر ہونا، پراگندہ ہونا، یا وہ شخص جس کے بال اُلجھے ہوئے ہوں، یا گرد آلود ہونا۔ اور
”شَعْتُ“ کا مؤنث، شَعْنَاءُ ہے، جمع شَعْتٌ ہے یہ صفت کا صیغہ ہے، ویسے صبح سے مستعمل ہے، اور ”شَعْنًا“ یہاں ”دفع“ فعل کا مفعول بہ
واقع ہوا ہے، یا شَعْنًا صفت ہے اور موصوف محذوف ہے ای رَجُلًا شَعْنًا.

(۴) مُغْبِرًا: بمعنی غبار آلود ہونا، مصدر اَغْبِرَ اَوْ بَابِ اِفْشَعَرَ اَرْبَابٌ، مجرد غَبَرَ (ن) غُبُورًا بمعنی مٹیالے رنگ کا ہونا، یا گرد و غبار
چڑھنا۔ غَبِرَ (س) غَبِرًا: بمعنی غبار آلود ہونا۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وجوہ یومئذ علیہا غبرة.

(۵) اَخَا: یہ اَخ سے مشتق ہے بمعنی بھائی، اسکی جمع اِخْوَةٌ، اِخْوَانٌ، اُخْوَانٌ، اِخَاءٌ ہیں، ”اَخَا سِفَارًا“ سے مراد سفر کرنا ہے۔ لا۔ مرقیہ
(۶) سِفَارًا: (بکسر السین) یہ مصدر ہے بمعنی ”المسافرة“ یا یہ سفر کی جمع سفار ہے، سَفَرًا (ن) سَفُورًا بمعنی سفر کیلئے نکلتا، قطع کرنا۔ یا یہ مفاعلہ سے
سِفَارًا اَوْ مَسَافِرَةٌ مصدر ہیں بمعنی مسافر ہونا، حالت سفر میں ہونا۔ یقال: سَافَرْتُ اِلَى بَلَدٍ. یعنی میں نے ایک شہر کی طرف سفر کیا۔ اور بقول شَا
الادب ”اَخَا سِفَارًا“ یہ صفت بعد صفت ہے۔ اور اَخ کے معنی بھائی، ملازم، واحد من الناس کے بھی آتے ہیں، اور ”سِفَارًا“ کی دو صورتیں ہیں
(۱) یہ کہ سفار مصدر ہے اور ”طال“ اس کی صفت ہے (ب) یہ کہ سفار جمع ہے سفر کی، تو اس وقت طال فعل میں تاویل کرنی پڑے گی، کہ ”سفار“ یہ
مصدر مفاعلہ ہو بمعنی سفر کرنا، اور ”طال“ فعل از نھر ہو بمعنی دراز ہونا۔

(۷) طَال: یہ نھر سے ہے طَوَّلَ مصدر ہے اجوف داوی ہے بمعنی لمبا ہونا۔ اور تَفَعَّلَ سے تطویل بمعنی لمبا کرنا۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ: مَنْ طَوَّلَ شَارِبَهُ
لَمْ يَجِدْ شِفَاعَتِي.

(۸) اِسْبَطَرًا: یہ بروزن اِفْشَعَرَ ہے مصدر اِسْبَطَرَ اَوْ اِسْبَطَرَاءُ ہیں بمعنی دراز ہونا، طویل ہونا پھیلنا، جلدی کرنا۔ اور یہ امتداد و سرعت
کیلئے بھی مستعمل ہے۔

(۹) اِنْفَتَى: اس کا مصدر ”اِنْفَاءً“ ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، اور مجرد ذنبی ضرب سے مستعمل ہے بمعنی موڑنا۔ مرقیہ
(۱۰) مُحَقِّقًا: کوزہ پشت کو کہتے ہیں، اس کا مصدر ”اِحْقِيقَاتٌ“ ہے از اَحْشِيشَانٌ بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا، یا کج ڈھبڑا ہونا۔
مجرد حَقَّفَ (ن) حَقُّوْفًا بمعنی کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، اسکی جمع اَحْقَافٌ وَحَقُوفٌ ہیں اور حَقِيفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ریت کا اونچا ٹیلہ جو ٹیڑھا
ہونے کے باعث گرنے کے قریب ہو۔ كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: اِذْ اَنْذَرْنَا قَوْمَهُ بِالْاَحْقَافِ۔ اور یہ ”حَقِيفٌ“ سے بھی مشتق اور حَقِيفٌ اس
گھاس کو کہا جاتا ہے جو کمان کی طرح ٹیڑھی نکلے اور اس کے بعد گرنے لگے، اور اس کے معنی دراز و پیچیدہ تو دہ ریت کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) مُصْفَرًا: اس کا مصدر اَصْفَرَ اَرْبَابٌ ہے باب احمرار سے بمعنی زرد رنگ ہونا، متغیر اللون ہونا۔ مجرد صَفَرَ مَجْعًا سے خالی ہونا، اور
ضرب سے سیٹی بجانا۔ مرقیہ



(۴) مِثْلَ هَالِلِ الْاَفْقِ حِينَ اَفْتَرَا وَقَدَعَرَا اِنْفَاءً كُمْ مُعْتَرَا

(۵) وَأَمَّكُمْ دُونَ الْإِنْسَامِ طُرًّا يَبْغِي قِرَىٰ مِنْكُمْ وَمُسْتَقْرًّا

ترجمہ:- (۳) پہلی تاریخ کے چاند کی طرح، جبکہ وہ طلوع ہوتا ہے، اور آیا ہے وہ تمہارے گھر میں سائل بکر۔ (۵) اور ارادہ کیا ہے اس نے تمہاری طرف کا، نہ کہ تمام مخلوق کا (تمام مخلوق کو چھوڑ کر تمہاری طرف آیا ہے) اور طلب کرتا ہے تم سے مہمان نوازی، اور ٹھہرنے کی جگہ کو۔

(۱) مثل: یہاں ”مثل“ یا مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے، ای احْقِيقًا مِثْلَ احْقِيقًا هَلَالٍ، مرتحقیقہ مرارا۔

(۲) هَلَالٌ: یہ ”هال“ کا مصدر ہے بمعنی نیا چاند یا تیسری تاریخ تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، بقول بعض مہینے کی ۲۶ و ۲۷ تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں، ان کے علاوہ بقیہ تاریخ کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ اسکی جمع اَهْلَةٌ ہے، اور ہلال یہ منصوب بزغ الخافض ہے۔ وفي القرآن: يسئلونك عن الالهة۔

(۳) أَفُقٌ: (بضمین) یعنی کنارہ ارض یا کنارہ آسمان کو کہتے ہیں، یا اس کے معنی ہواؤں کے چلنے کی جگہ، یا وہ دائرہ جس کی وجہ سے آسمان آدھا آدھا ہو جائے۔ اس کی جمع آفاق ہے۔ أَفُقٌ (ض) أَفُقًا گھومنا، سیاحت کرنا، آفاق میں گم ہونا۔ افاق مبالغہ ہے یعنی بہت سفر کرنے والا۔ وفي القرآن: سنريهم آياتنا في الآفاق۔

(۴) اِفْتَرَا: اس کا مصدر اِفْتَرَا ہے بمعنی ہنسنا، مسکرانا، چمکانا و ظاہر اور طلوع ہونا۔ الف اشباع کیلئے ہے اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔

(۵) عَرَا يَعْرُونَ: عَرَا بمعنی پیش آنا، قصد کرنا، چاہنا۔ عر اصل میں عَرَوْتُ تھا اور یہ اعتراء الاعتعال سے بھی آتا ہے۔

(۶) فَنَاءٌ كُمْ: فناء بمعنی صحن، میدان اس کی جمع أَفْنِيَةٌ وَفُنِيٌّ جمع سے فناء بمعنی فنا ہونا۔ جو بقاء کی ضد ہے، کیونکہ گھر یہاں تک ختم ہوتا ہے اور جمع سے ختم ہونا یا ختم ہو جانا ہے۔

(۷) مُعْتَرًا: وہ فقیر و سائل جو کسی کے پاس بغرض سوال جائے گروہ شرافت کی وجہ سے سوال نہ کرے۔ بخلاف قانع کے جو اسکو دیا جائے وہ راضی ہو جائے اور بعض نے کہا کہ معتر کے فقیر کے ہیں۔ عَرَّيْتُهُ (ن) عَرًّا بمعنی طالب معروف بکر آنا۔ وفي القرآن: واطعموا القانع والمعتر۔

(۸) أَمَّكُمْ: أَمَّ يَوْمٌ (ن) أَمَّا بمعنی ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ قوله تعالى: ولا آمين البيت الحرام۔

(۹) اِنَامٌ: اس میں تین لغات ہیں، اِنَامٌ، اِنَامٌ، اِنِيمٌ۔ بمعنی مخلوق، جمع اِنِيمٌ ہے اس کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے اور یہاں ”دون الانام“ یہ متعلق ہے، ”ام“ کے ساتھ تو یہ معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تمہارا نہ کہ ساری مخلوق کا۔ یا یہ متعلق ہوگا ”کم“ کیساتھ تو معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تم سب کا نہ کہ اور مخلوق کا۔

(۱۰) طُرًّا: ای جمیعاً یعنی سب کے سب طُرًّا (ن) طُرًّا بمعنی گزرنا اور یہ نصب، حال کی وجہ سے ہے، وقال يونس الطرّ الجماعة، اور یہاں فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای طَرَّ طُرًّا۔ یا مفعول مطلق من غیر لفظ ہے جیسے جساؤ طُرًّا۔ اور بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب طُرًّا مصدر منصوب کے سوا استعمال نہیں ہوتا اور موقع میں حال کے آتا ہے بمعنی جمیعاً طررت القوم ای سررت بهم۔

(۱۱) (بالکس) بمعنی مہمانی کا کھانا یا وہ پانی جو حوض میں جمع ہو جائے، اگر ”قوی“ (بضم القاف) ہو تو یہ جمع ہے قریۃً کی بمعنی گاؤں۔
 (۱۲) مُسْتَقْرٌ: اس کا مصدر استقرا ہے از استفعال بمعنی جائے قرار، بٹھرنے کی جگہ، یا یہ اسم ظرف ہے یا اسم مفعول جو معنی میں ظرف کے ہے۔ مجرد و صرح سے ہے۔ قَرَّ (ض س) قَرَّارًا، قَرُّورًا، بمعنی ساکن رہنا، بٹھرنے رہنا، جمارہنا، وفي القران: وفي الارض مستقر و متاع الى حين۔



(۶) فَدُّونَكُمْ ضِيْفًا قُنُوْا حَرًّا يَرْضَى بِمَا اَخْلَوْلَى وَمَا اَمْرًا

وَيَنْتَنِي عَنْكُمْ يَنْتُ الْبِرًّا

ترجمہ:- (۶) پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو شریف اور قناعت کرنے والا اور راضی ہونے والا ہے وہ ہر اس چیز سے جو بیٹھی اور کڑوی ہے، اور واپس ہو گا وہ تم سے اس حال میں کہ پھیلا تا جائے گا تمہاری بھلائی کو۔

(۱) دُونَكُمْ: یہ اسمائے افعال میں سے ہے، بمعنی امر حاضر یعنی لازم پکڑ۔ یقال: دُونَكَ زَيْدًا اى خذہ۔ اور ”دُونٌ“ بمعنی نیچے یا کم مرتبہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے هُوَ دُونُهُ۔ وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے، اور آگے کے معنی میں بھی آتا ہے اور دون حقیر، گھٹیا، کم مرتبہ سب معانی کیلئے مستعمل ہے۔

(۲) ضِيْفًا: معنی مہمان یا بلایا ہوا مہمان، یہ لفظ واحد جمع اور مذکر مؤنث سب کیلئے آتا ہے اور اسکی جمع اَضِيْفٌ، ضِيُوْفٌ، ضِيْفَانٌ، ضِيِيْفٌ، و اَضِيْفٌ آتی ہیں۔ ضَافٌ (ض) ضِيْفًا و ضِيْفًا مصدر ہیں بمعنی مہمان نوازی کرنا۔ اور ”الضيفن“ کے معنی طفلی شخص (بن بلایا مہمان) اور یہاں پر مقتضائے حال کے مطابق ”ضِيْفَنٌ“ لانا چاہئے تھا مگر ”ضيف“ لاکر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ میری مہمانی مثل بلائے ہوئے مہمان کے ہوں۔

(۳) قُنُوْا: اس کی جمع قُنْعٌ ہے اور یہ ”قانع“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی عاجزی سے سوال کرنے والا، اور قُنُوْعٌ (بفتح القاف) اس (قانع) کا مبالغہ ہے اور صرح سے قِنَاعَةٌ مصدر بمعنی قناعت کرنا۔ اور قُنُوْعٌ (بضم القاف) بمعنی سامنے سے ہاتھ پھیلا کر سوال کرنا، یہاں پر قناعت مراد ہے۔

(۴) حُرٌّ: (بالضم) آزاد، شریف، عمدہ حصہ۔ جمع اَحْرًا و حِرًا و حِرٌّ اور ”حَرٌّ“ (بفتح الحاء) بمعنی گرمی جمع حُرور آتی ہے اور یہ حِرًا سے ماخوذ ہے یعنی شریف آدمی بُرے کام پر گرم ہو جاتا ہے یا یہ ”حِرْوَةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی سینہ کی جلن اور حلق کی جلن اور سر کی جلن جو غصہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے ایسا ہی شریف آدمی کو بھی سینہ اور سر میں بُرے کام سے جلن پیدا ہوتی ہے۔ اور تفعیل سے بمعنی آزاد کرنا، رہا کرنا اور تفعیل سے بمعنی آزاد ہونا و خود مختار ہونا۔

(۵) يَرْضَى: بمعنی راضی ہونا، صرح سے اس کے مصادر رِضْوَانٌ و رِضْوَانٌ و مَرْضَاتٌ و رِضَى و رِضَى آتے ہیں۔ رِضَا جو تخط کی ضد ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور لازمی بھی مستعمل ہے، یقال: رِضَى بِهِ وَعَنهُ وَرِضِيَهُ. كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: فَانْ اعْطُوا امْنَهَارِضُوا.

(۶) اِحْلَوْلَى: یہ حُلُوًّا اِحْلَاوَةً (شیرینی) سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ بیٹھا ہونا۔ حَلَايَحْلُو (ن) حَلْو (ك) و حَلَى (س) حَلُوًّا و حَلُوًّا اَنَا بمعنی بیٹھا ہونا، خوش ذائقہ ہونا، پاکیزہ یا لذیذ شیریں ہونا۔

(۷) اَمْرًا: یہ ”اِمْرَارًا“ سے بمعنی کڑوا کر دینا، کڑوا ہونا، سح سے مَرَارَةً کڑوا ہونا۔ و نَصْرًا سے مَرًا گزرنایا یہ ”ما امر“ فعل تعجب ہو تو یہ جملہ مستقلہ ہوگا یعنی سائل نکر آنا میرے لئے کس قدر کڑوا ہے۔

(۸) يَنْشَى: یہ اِنْشَاءً مصدر سے از انفعال بمعنی پھرنا و لوٹنا۔ ثناء ہو تو ضرب سے ہے۔ مرتحققہ

(۹) يَنْشَى: نَفَاً مصدر سے از نصر بمعنی پھیلانا، شائع کرنا، پراگندہ ہونا، ضرب سے بھی آتا ہے اور یہاں ”يَنْشَى الْبُرُّ“ یہ جملہ حال واقع ہوا ہے، بنشئی فعل کی ضمیر سے۔

(۱۰) الْبُرُّ: (بکسر الباء) بھلائی، نیکی، جزاء۔ طاعت، صلاحیت، سچائی جمع اَبْرَارٌ، از ضرب و سح سے بَرًّا، بَرَارَةً، بُرُورًا بمعنی سچا ہونا، فرمانبردار ہونا، اور ”بُرُّ“ (بفتح الباء) نیک کام، بھلائی، خشک زمین. بُرُّ: (بضم الباء) گیہوں، اس کا واحد بُرَّةٌ آتا ہے۔



قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا حَلَبْنَا بَعْدُ وَبَةِ نَطْقِهِ، وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهِ، ابْتَدَرَ نَافَتْحَ الْبَابِ، وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالْتَّرْحَابِ، وَقُلْنَا لِلْغَلَامِ: هَيَّا هَيَّا، وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّا.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے بیان کیا، پس جبکہ عاشق بنایا ہے اس نے ہم کو اپنے شریں کلام سے، اور جان لیا ہے ہم نے اس چیز کو جو اس کی بجلی (فصاحت و بلاغت) کے پیچھے تھی، تو جلدی کی ہم نے اور دروازہ کھول دیا۔ اور ملے ہم اس سے مرجھا کہنے کے ساتھ اور کہا ہم نے خادم سے جلدی کر جلدی کر، اور جو کچھ موجود ہے اس کو حاضر کر۔

(۱) حَلَبْنَا: از نصر بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ ہونا، عاشق کر دینا۔ اور اِتْعَالَ و تَفْعِيل سے بمعنی نرم گفتاری سے دھوکہ دینا۔ اور سح سے بیوقوف ہونا، اور نصر و ضرب سے بمعنی خراش لگانا، یا زخمی کرنا۔

(۲) بَعْدُ وِبَةِ: ”عُدُوْبَةٌ“ مصدر ہے کرم کا، یہاں ”ب“ استعانت کیلئے ہے اور ”عُدُوْبَةٌ“ شیرینی کلام کو کہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی مادہ ”ع، ذ، ب“ یہ تینوں حروف پائے جائینگے تو ضرور منع کے معنی میں ہونگے جیسے، عذاب۔ مجرم کو گناہ سے روکنا اور ”مساء عذب“ شیریں پانی جو پیاس کو روکتا ہے۔

(۳) نَطَّقُ: گویائی اس کا اطلاق خارجی و باطنی دونوں پر ہوتا ہے یعنی نطق داخلی یا باطنی یعنی فہم و ادراک کلیات پر بھی ہوتا ہے۔

(۴) وَرَاءَ: سامنے، پیچھے یہ من لفظ اضداد ہے، متقدمین کہتے ہیں کہ ”وراء“ ستر کے ہے، چاہے سامنے سے ہو یا پیچھے سے ہو اور ”وراء“ سوا کے معنی میں بھی ہے۔ کما فی القرآن: وَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ.

(۵) ابْتَدَرَ نَا: مصدر ابْتَدَارٌ ہے بمعنی جلدی کرنا، سبقت لے جانا اس کا مجرد نصر سے معنی جلدی کرنا، دوڑنا اور تَفْعِيل سے تَبْدِيْرٌ اور مفاعلہ سے مُبَادِرَةٌ بھی آتا ہے بمعنی عجلت کرنا، سبقت کرنا۔

(۶) تَلَقَّيْنَاهُ: یہ تلقی مصدر سے بمعنی ملاقات کرنا۔ لَقِيَ سَمْعٌ سے ہے۔ مرتحقیقہ

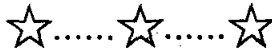
(۷) التَّرْحَابُ: یہ مصدر تفعیل ہے بمعنی بہت زیادہ وسیع و کشادہ ہونا یہاں ”ب“ مصاحبت کیلئے ہے۔ تَرَحَّابٌ بمعنی مرحبا کہنا، دعا دینا، کشادگی اور وسعت کی طرف بلانا۔ رَحِبٌ (س) رَحْبًا وَمَرَحِبًا بمعنی مرحبا کہنا اور یہ ”رَحْبٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ، کرم سے رَحْبًا وَرَحَابَةً۔ کشادہ ہونا۔

(۸) أَلْغَلَامُ: نوجوان (جس کی موچھیں نکل رہی ہوں) وزر خرید غلام، نوکر، ملازم۔ جَمَعَ أَلْغَلِمَةَ، غَلِمَةً وَغَلِمَانًا آتی ہیں۔ غَلِمٌ وَاعْتَلِمٌ اِخْتِالٌ وَسَمْعٌ سے بمعنی صاحب شہوت ہونا، اور جن کو ہم غلام کہتے ہیں، اہل عرب ان کو عبد کہتے ہیں۔ وَفِي الْقُرْآنِ: اَنَّى يَكُون لِي غَلَامٌ۔

(۹) هَيَّاهِيَا: اسم فعل بمعنی امر یعنی عَجَلْ عَجَلْ، جلدی کر جلدی کر۔ یہ اصل میں هَيَّيْ هَيَّيْ تھا اس میں ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا اب اس کے معنی جلدی کر، جلدی کر (اسرع اسرع) ہو گئے، یا یہ دونوں صیغہ امر ہے تخفیف کی غرض سے کسرہ کو فتح سے بدل دیا گیا ہے، یہاں پر یہ متعدی ہے۔

(۱۰) هَلُمَّ: یہ اسم فعل بمعنی امر یعنی تَعَالَى، اِنْتِ، آؤ، جلدی آؤ یہ اکثر لازم مگر کبھی متعدی آتا ہے جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ اى احضروا۔ یہ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے هَلُمَّا، هَلُمَّوْ، هَلُمَّيْ، هَلُمَّنْ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۱۱) مَا تَهَيَّأَ بمعنی جو کچھ تیار ہے، اس کا مصدر تَهَيَّأَ بمعنی کوئی چیز موجود ہونا، تَهَيَّأَ بِبَابِ تَفَعَّلَ سے ہے۔



فَقَالَ الضَّيْفُ: وَالَّذِي أَحْلَسَنِي ذَرَأَتِي، لَا تَلْمِظْتُ بِقِرَائِكُمْ، أَوْ تَضْمَنُوا لِي أَنْ لَا تَتَّخِذُونِي كَلَا وَلَا تَجَسَّمُوا لِإِجْلِي أَكْلًا۔

ترجمہ:- پس مہمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اتارا ہے مجھ کو تمہارے گھر میں، نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی کو، یہاں تک کہ ضامن ہو جاؤ تم میرے لئے یہ کہ نہ بناؤ گے تم مجھ کو بار خاطر، اور نہ تم میری وجہ سے تکلیف اٹھاؤ گے کھانے کی۔

(۱) الضَّيْفُ: مہمان، جمع أَضْيَافٌ، ضَيْفٌ، ضَيْفَانٌ، مَضَائِفٌ آتی ہیں، اس میں واحد جمع سب لفظاً برابر ہیں۔ ضَافٌ (ض) ضَيْفًا۔ مہمان بنا۔ تفعیل سے تضييف مہمان بنانا۔ ضيافت کرنا، مُضَيِّفٌ بمعنی میزبان، مُضَيِّفٌ مہمان خانہ۔

(۲) أَحْلَسَنِي: یہ إِخْلَالٌ مصدر سے بمعنی اتارنا، حلال کرنا۔ اور حَلٌّ ضرب سے حلال ہونا اور حَلٌّ (ن) حُلُوٌّ لَوْ حَلَلًا۔ اتارنا، مہمان بنا، اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یقال: أحله المكان۔

(۳) ذَرَأَتِي: گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف، جائے پناہ یا ہروہ جگہ جہاں چھپا جاسکے۔ مرتحقیقہ

(۴) تَلْمِظْتُ: یہ تقبلت کے وزن پر صیغہ واحد متکلم ”لَمْظٌ“ سے مشتق ہے بمعنی زبان کی نوک سے جھکنا یا کھانے پینے کے بعد زبان سے اپنے ہونٹوں کو چاٹنا، یا کھانے کے بعد دانتوں میں الجھی ہوئی چیز کو زبان پر پھرانا۔ اور مجرد نضر سے لَمْظٌ بمعنی چکھنا۔ اور تَلْمِظْتُ يه

”والذی احلنی“ کا جواب قسم ہے اور ”بِقِرَائِكُمْ“ میں باء زائدہ ہے۔

(۵) تَضْمَنُوا: یہ ”ضَمَّنْ“ مصدر سے بمعنی ضامن ہونا، کفیل ہونا۔ ضَمَانًا بھی مصدر ہے از سَمْعِ اور باب تَفْعَل سے بھی ہو سکتا ہے۔

(۶) تَتَّخِذُوا: یہ اِتَّخَذَ مصدر سے از اِتِّعَالَ بمعنی بنا دینا، کر دینا، اور مجرد یہ نصر سے ہے بمعنی لینا، پکڑنا۔

(۷) كَلَّ: كَلٌّ بمعنی ثقیل اور بوجھ اور باب ضرب سے كَلَّ لَا، كِلَّةٌ، كَلُولًا، كَلَالَةٌ، كَلُولَةٌ بمعنی تھکنا، در ماندہ، یتیم، عاجز ہونا، کمزور ہونا۔ اور كَلَالَةٌ: وہ شخص جس کی اولاد اور والد نہ ہو۔ اور كَلٌّ کا اطلاق واحد، جمع سب پر ہوتا ہے، بقول بعض مذکر و مؤنث کی جمع كَلُولٌ آتی ہے۔ وفي القرآن: وهو كَلٌّ على مولاهُ ای هو الثقیل الذی لا خیر فیہ۔

(۸) تَجَشَّمُوا: یہ تَجَشَّمَ مصدر از تَفْعَل سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا، تکلیف اٹھانا، اس کا مجرد جَشِمَ سَمِعَ سے جَشَمًا و جَشَامَةً مصدر ہیں۔

(۹) لِأَجَلِي: ای لِسَبَبِي اور یہاں لام سبب کیلئے ہے از نصر اور أَجَلَ تَفْعِيل سے بمعنی تاخیر کرنا۔ اور أَجَلَ (س) أَجَلًا بمعنی ملتوی ہونا، مؤخر ہونا۔ أَجَلَ موت جمع آجَلٌ آتی ہے۔

(۱۰) أَكَلًا: (بفتح الهمزة) بمعنی مطلق کھانا، أَكَلٌ أو أَكَلَةٌ: (بضم الهمزة) کھانے کی مقدار یعنی لقمہ، نوالہ از نصر، اس کی جمع أَكَلٌ ہے اور ”أَكَلٌ“ بمعنی ایک بار کھانا اور ”أَكَلٌ“ بمعنی پھل۔ كما فی القرآن: أَكَلْهَادَائِمٌ۔



قَرَبَ أَكَلَةٌ هَاضَتِ الْأَكِلَ، وَحَرَمَتُهُ مَا كَلَّ، وَشَرُّ الْأَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيفِ، وَآذَى الْمُضَيِّفِ.

ترجمہ: پس بہت سے کھانے ایسے ہیں کہ ہیضہ (بیماری) پیدا کر دیتے ہیں کھانے والے کو اور بہت سے کھانوں سے محروم کر دیتے ہیں (بیماری کی وجہ سے) اور بدترین مہمان وہ ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف اور رنج دے۔

(۱) فَرُبُّ: یہ حرف جر ہے، کلام کے تقاضے کے مطابق کثیر و تقلیل کا فائدہ دیتا ہے اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے اور نکرہ کیلئے شرط ہے کہ موصوف ہو اور جب اس کے آخر میں ”ما“ لاحق ہوتا ہے تو یہ عمل نہیں کرتا اور اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: رُبَّمَا الخلیل مُقْبِلٌ. وَرُبَّمَا قَبِلَ الخلیل اور کبھی اس صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے: رُبَّمَا صُرِبَةٌ بِسَيْفٍ صِيقَلٌ۔

(۲) هَاضَتِ: یہ هَيَّضًا مصدر ضرب سے بمعنی ہیضہ کی بیماری کا ہونا، اور اصلی معنی جوڑنے کے بعد توڑنے کے ہیں۔

(۳) حَرَمَتُهُ: ای منعته. حَرَمٌ يَحْرِمُ (ض) حَرَمًا، حَرَامًا، حَرَمَانًا، وَحَرِيمًا، حُرْمَةً، حَرِيمَةً. مصادر ہیں از باب ضرب سَمِعَ كَرَمٌ وغیرہ بمعنی محروم کرنا۔

(۴) شَرُّ: برائی جمع شُرُوزٌ ہے یہ ہر قسم کی برائی و خطا کیلئے اسم جامع ہے اس کی اصل أَشْرُ صِيغَةٌ تَفْضِيلٌ ہے اس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا، جیسے خیر میں ہے اور ”شَرُّ الْأَضْيَافِ“ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر ”من سام الخ“ ہے۔

(۵) سَام: (ن) سَوْمًا مصدر بمعنى قصد کرنا، تکلیف دینا، معاملہ کرنا وغیرہ اور یہ اجوف واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے اس کے حروف اصلی (س، و، م) ہیں بمعنی عقد کرنا۔ اور اس کا اکثر استعمال شرکیلئے ہوتا ہے اور باب جمع سے بمعنی تکلیف پانا، اور یہاں قصد کرنا ہی مراد ہے۔ وفي القرآن: يسومونكم سوء العذاب.

(۶) التَّكْلِيفُ: بمعنی مشقت و محنت اس کی جمع تکالیف مجرد جمع سے اور مزید میں تفعیل سے بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ كما في التنزيل: لا يكلف الله نفسا الا وسعها.

(۷) اَذَى: یہ ”اِيْذَاءُ“ سے مشتق ہے از افعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور جمع سے اَذَى اَذَى و اِذَاةً تکلیف پہنچانا۔

(۸) الْمُضِيْفُ: (بضم الميم) ميزبان اور ”مُضِيْفٌ“ (بفتح الميم) بمعنی وہ شخص جس کو مہمان نوازی کی عادت ہو۔



خُصُوصًا اَذَى يَعْتَلِقُ بِالْاَجْسَامِ، وَيُفْضِي اِلَى الْاَسْقَامِ. وَمَا قِيلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِي سَارَسَاثُوهُ: ”خَيْرُ الْعِشَاءِ سَوَا فِرُهُ“

ترجمہ:- خصوصاً وہ تکلیف جو جسموں سے متعلق ہے، اور بیماریوں میں مبتلا کر دے، اور نہیں کہا گیا اس مشہور کہاوت میں ”کد رات کے کھانوں میں بہترین وہ ہے جو شام کی روشنی میں کھا لیا جائے۔“

(۱) خُصُوصًا: یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای حصّ خصوصاً۔ قدمر تحقیقہ.

(۲) يَعْتَلِقُ: یہ اِغْتِلَاقٌ مصدر سے از افعال بمعنی محبت کرنا، اور متعلق ہو جانا۔ مجرد علق (س) يَعْلُقُ عَلَقًا بمعنی چمٹنا، لگنا۔

(۳) الْاَجْسَامُ: یہ جسم کی جمع ہے بمعنی بدن، یا ہر وہ چیز جس کا طول، عرض اور عمق ہو اس کی جمع جُسُومٌ و اَجْسَمٌ بھی ہیں۔ اور نسبت کیلئے جسمی و جسمانی استعمال کرتے ہیں، جَسْمٌ (ك) جَسَامَةٌ بمعنی عظیم الجسم ہونا، موٹا ہونا۔

(۴) يُفْضِي: یہ افضاء مصدر افعال سے بمعنی پہنچا دینا، اس کا مجرد نعر سے فِضًا (ن) فُضُوْا و فِضَاءٌ بمعنی کشادہ ہونا۔ كما يقال: فضا المكان اذا وسع. وفي القرآن: وقد افضى بعضكم الى بعض.

(۵) الْاَسْقَامُ: یہ سَقَمٌ و سَقَمٌ کی جمع ہے بمعنی مرض، بیماری، دکھا از مع مریض ہونا، اور کرم سے سَقَمًا و سَقَمًا و سَقَامَةً بمعنی مریض ہونا یا بیماری کا طول پکڑنا سقیم صفت ہے جمع سِقَامٌ، و سَقَمَاءٌ، ومنه قوله تعالى: فقال انى سقيم. افعال سے بمعنی بیماری ڈالنا، یا بیمار کرنا۔

(۶) الْمَثَلُ: (محرکہ) بمعنی مشابہ، نظیر، صفت، بات یا کہاوت، عبرت، دلیل وغیرہ اس کی جمع مثلات آتی ہے۔

(۷) سَارَ: سُورًا مصدر نعر سے چڑھنا، يقال: سرت الحائط، دیوار پر چڑھا۔ وفي التنزيل: اذ تسوروا المحراب. اور ضرب سے اس کے مصادر سِيرٌ، مَسِيرٌ، مَسِيرَةٌ، سَيْرُورَةٌ آتے ہیں بمعنی چلنا، سفر کرنا اسی سے اسم فاعل سَارٌ ہے۔ اور سَارَسَاثُوهُ، یہ کنایہ ہے شہرت اور کثرت انتشار سے۔

(۸) الْعِشَاءُ: (بفتح العين) بمعنی شام کا کھانا، جمع اَعِشِيَّةٌ ہیں اور عِشَاءُ (ن) عَشِيًّا، وَعَشَوُا بمعنی رات کا کھانا، اور سَمِعَ سے بھی یہی معنی ہے اور عِشَاءٌ (بکسر العين) بمعنی عشاء کا وقت۔ اگر عِشَاءٌ کا صلہ ”عَمَ“ ہو تو بمعنی اعراض کرنا، اور یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے نیز سَمِعَ سے ضعیف البصر ہو جانا، اندھا ہونا، شام کو کم دیکھنا۔

(۹) سَوَافِرُ: یہ سَافِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ عورت جو سفر کرتے وقت اپنے نقاب کو اٹھائے رکھے اور جس کا منہ کھلا رہے یا ایسے وقت کھائے جب لقمہ نظر آئے۔ اس کے معنی لقمہ کے ہو گئے ہیں اسلئے کہ اس کا چہرہ کھلا ہوگا تو وہ دیکھ کر کھائے گی اور ”سَوَافِرُ“ سے مراد اوائل و ظواہر ہیں یقال: خیر العشاء سوافره و خیر الغداء بواکره یہ ضرب الشل ہے یہاں بقیہ کو حذف کر دیا گیا ہے، اور باب نصر سے سُفُورًا۔ اور سوافر سے مراد ”اوائل اور ظواہر“ ہے کیونکہ وہ ظاہر بھی ہوتا ہے۔ از باب ضرب۔



إِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِيُّ، وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِي يُعَشَّى، اَللّٰهُمَّ اِلَّا اِنْ تَقْدَرْنَا الْجُوعَ، وَتَحْوَلْ دُونَ الْجُوعِ.

ترجمہ:- مگر یہ اسلئے کہا گیا ہے کہ جلدی کی جائے شام کے کھانے میں، اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو ضعف بصر پیدا کر دیتا ہے، اے اللہ! مگر اس شخص کو محفوظ رکھ کہ جس کی بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو، اور حائل ہو اس کی نیند میں (یہ بھوک اسے سونے سے باز رکھے ہوئے ہو)۔

(۱) لِيُعَجَّلَ: یہ تَعَجَّلَ مصدر سے بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، براہِ نیختہ کرنا۔ مجرد سَمِعَ سے جلدی کرنا، عاجلہ مفاعلہ سے سبقت کرنا، تفعیل تفاعل اور استفعال سے تیز کرنا، دوڑانا۔ اور یہاں ”إِلَّا لِيُعَجَّلَ“ میں اِلَّا کا تعلق ما قبل کے ”مَا“ نافیہ سے ہے۔

(۲) التَّعَشِيُّ: یہ عِشَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی رات کا کھانا یا شام کا کھانا۔ از نصر، قد مر تحقیقہ۔

(۳) يَجْتَنِبُ: یہ اجتناب مصدر افتعال سے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔ مجرد جَنَبَ (ن) جَنَبًا۔ دور و دفع کرنا۔ اور جَنَبَ پہلو جمع اَجْنَابٌ و جُنُوبٌ آتی ہیں، اور تفعیل سے تَجَنَّبَ کے معنی بھی بچنا و پرہیز کرنا۔ وفي القرآن: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ النخ .

(۴) يُعَشَّى: یہ تَعَشِيَّةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی شام کو کھانا کھلانا، اندھا کر دینا۔ یا یہ عِشَاءٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اندھا کر دینے ہیں۔ اور یہاں یہی مراد ہے، عِشَاءُ (ن) عَشَوُا اور عِشِي (س) عِشَاءٌ بمعنی دن میں نظر آنا نہ رات میں، یا تو دن میں دیکھتا ہے اور رات کو کچھ نہیں دیکھتا۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ: یہ امر غریب کیلئے استثناء ہے ”إِلَّا يَجْتَنِبُ“ سے اور مستثنیٰ سے پہلے اُس وقت آتا ہے جبکہ مستثنیٰ منہ عجیب چیز ہو یعنی مستثنیٰ منہ نادر و عجیب ہو تو اس صورت میں ”اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ“ آتا ہے۔

(۶) تَقْدَرُ: (ض) وَقْدًا، وَقُودًا وَقَدَّةً وَقَدَانًا بمعنی روشن ہونا، چمکنا، بھڑکنا۔ قوله تعالیٰ: وَقُوْدُهُا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. اور ”وَقُودًا“ اگر (بفتح الواو) ہو تو بمعنی لکڑی اور ایندھن کے ہیں، اگر (بضم الواو) ہو تو یہ مصدر ہے۔ کما فی الآیة اور اسی سے

استوقد متعدی ہے۔

- (۷) نَارٌ: آگ یہ مؤنث کیلئے ہے مگر کبھی مذکر کیلئے بھی مستعمل ہے اس کی تصغیر ”نُوَيْرَةٌ“ اور جمع نَيْرَانٌ، نَيْرَةٌ وَأَنْوَارٌ آتی ہیں۔
- (۸) الْجُوعُ: بمعنی بھوک۔ جَاعَ (ن) جُوْعًا، جُوْعَةً، مَجَاعَةً بمعنی بھوکا ہونا اور جُوْعٌ کی جمع مَجَاوِعُ ہے۔ بھوک کا پہلا درجہ جوع ہے، پھر سغب، پھر غوث، پھر طوی، پھر خمضمة، پھر ضرم، پھر سعار، پھر لینس ہیں۔ وفي القرآن: واطعمهم من جوع۔
- (۹) تَحْوُلٌ: حَالٌ (ن) حَوْلًا، حَوْلًا، حَيْلُوْلَةٌ بمعنی حائل و عاجز ہونا، دو کے درمیان آنا۔ وفي التنزيل: واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه۔
- (۱۰) الْهَجُوعُ: یہ هَجَعٌ سے مشتق ہے بمعنی رات کو سونا یا نیند هَجَعٌ (ف) هَجُوعًا بمعنی سونا، بقول بعض خصوصاً رات کو سونا مراد ہے۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفي القرآن: كانوا قلباً من الليل ما يهجعون۔



قَالَ: فَكَأَنَّهُ أَطْلَعَ عَلَى إِرَادَتِنَا، فَرَمَى عَن قَوْسٍ عَقِيدَتِنَا، لَا جَرَمَ إِنَّا أَنْسَنَاهُ بِالْإِتْرَامِ الشَّرْطِ، وَأَثْبَيْنَا عَلَى خَلْقِهِ السَّبْطِ.

ترجمہ: کہا (حارث بن ہمام نے) پس گویا کہ وہ شخص (ابوزید سروجی) مطلع ہو گیا ہمارے ارادے سے، تو تیرا اس نے ہمارے عقیدے کی کمان سے (یعنی اس نے دلی ارادے کی کمان سے تیرا اندازی کی) مجبوراً ہم نے اس کی شرط کو لازم کر لیا۔ (قبول کر لیا) اور تعریف کی، ہم نے اس کی نرمی اخلاق کی۔

(۱) اِطْلَعَ: یہ اِطْلَاعٌ مصدر سے از افعال بمعنی مطلع ہونا، واقف حال ہونا، یعنی ہمارے دل میں جو تھا وہ اسے سمجھ گیا مجرد واقف ہونا ضرب سے۔ وفي القرآن: فهل انتم مطلعون۔

(۲) إِرَادَتِنَا: یہ ”إِرَادَةٌ“ مصدر افعال سے بمعنی چاہنا، خواہش کرنا، راغب ہونا۔ مجرد اِذِيرُ وُذ (ن) رُوذَا ہے۔

(۳) فَرَمَى: رَمَى (ض) رَمِيًا وَرَمَايَةً پھینکنا، تیر پھینکنا، ارادہ کرنا، اور ضرب سے قصد کرنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۴) قَوْسٌ: کمان، یہ مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے مگر زیادہ تر مؤنث ہے، مذکر کی تصغیر قَوَيْسٌ اور مؤنث کی تصغیر قَوَيْسَةٌ آتی ہے، اور اس کی جمع قَوَيْسِيٌّ، قَيْسِيٌّ، أَقْوَسٌ، أَقْيَاسٌ، أَقْوَسٌ، بَقِيَّاسٌ ہیں۔ قَوَيْسٌ بمعنی قیاس کرنا، اور سح سے قَوَيْسٌ بھی کر ہونا، اور قَوْسٌ تفحیل و استقوس استعمال سے بمعنی اپنی پشت کو ٹیڑھا کر لینا، جھکا لینا۔

(۵) عَقِيدَةٌ: یعنی جس پر قلب و ضمیر کا بھروسہ ہو، مذہب، جمع عَقَائِدٌ. عَقَدْتُ بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، حکم کرنا۔ اور عقیدہ و خیال ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور یہ ”عَقْدَةٌ“ سے ماخوذ ہے اس میں ”ة“ اسمیت کیلئے ہے۔ وفي القرآن: ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان۔

(۶) لَا جَرَمَ: بمعنی لابد، لامحالہ، ضرور بالضرور۔ جَرَمٌ (ض) جَرَمًا و جَرَامًا و جَرِيْمَةً بمعنی جرم کرنا، قطع کرنا، توڑنا، حاصل کرنا۔

یہاں پر یہ ”قسم“ کے معنی میں ہے، اور جُزْم (بضم الحیم) بمعنی گناہ اسکی جمع جُرُومٌ وَاَجْرَامٌ ہیں۔ اور (بفتح الحیم) مصدر ہے ضرب کا۔ اور (بکسر الحیم) جُزْمٌ بمعنی جسم، باڈی، حصہ۔ لیکن فلاسفہ کی اصطلاح میں ستارہ آسمان کو کہتے ہیں اسکی جمع اَجْرَامٌ، جُزْمٌ، و جُرُومٌ ہیں۔ وفي القرآن: لا جرم ان الله يعلم ما يسرون وما يعلنون.

(۷) اَنْسَنَاهُ: اَنْسٌ بَرْدٌ قَاتِلٌ اَزْ مَفَاعِلِهِ مَصْدَرٌ مَوْاَنَّسَةٌ بِمَعْنَى مَانُوسٍ كَرْنَا، اَشْنَاهُ هُوْنَا، مَعْلُومٌ كَرْنَا، اَنْسٌ بِنَالِيْنَا، وَيَكْنَاهُ اَنْسٌ دَلَانَا۔

(۸) اَلْتِيْزَامُ: يَهْتَمُّ بِمَعْنَى لَازِمٍ كَرَلِيْنَا، اِسْ كَا مَجْرُومٌ سَمِعَ سَمْعٌ لَزْمًا، وَلِزَامًا هِيَ بِمَعْنَى لَازِمٍ هُوْنَا۔

(۹) اَلشَّرْطُ: كَسَى شَيْءٌ كَاللَّازِمِ كَرْنَا۔ اِسْ كِي جَمْعٌ شُرُوْطٌ هُوَ اَوْرُ شُرُوْطٌ، بِمَعْنَى عِلْمَاتِ اِسْ كِي جَمْعٌ اَشْرَاطٌ اَتِيْ هُوَ۔ مَرْتَحِقَةٌ

(۱۰) اَتَيْنَا: يَهْتَمُّ بِمَعْنَى اَفْعَالٍ سَمِعَ شُرُوْدُنُوْا فِي مَسْتَعْمَلٍ هُوْنَا هُوَ اَوْرُ مَجْرُومٌ سَمِعَ اَتَا هُوَ بِمَعْنَى رُكْنِيْ، مَوْزْنِيْ، لِيْنِيْ اَوْرُ بَعْضٌ كُو بَعْضٌ پَرْتَه كَرَدِيْنِيْ كَ اَتِيْ هِيَ۔

(۱۱) خُلِقْتُ: (بِسُكُوْنِ اللّٰمِ وَضَمِّهَا) بِمَعْنَى عَادَتٍ وَطَبِيعَتِ اِسْ كِي جَمْعٌ اَخْلَاقٌ اَتِيْ هِيَ فِي الْقُرْآنِ: وَانْكَ لَعَلِيْ خَلِقٌ عَظِيْمٌ.

(۱۲) اَلسَّبْطُ: اِسْ كِي جَمْعٌ سِبَاطٌ اَتِيْ هِيَ بِمَعْنَى نَزْمٍ وَسَبْجٍ۔ يَا هُوَ بَالٌ جُوْسِيْدٌ هُوَ سَبْطٌ (س) سَبْطًا بِمَعْنَى بَالٌ لِكَا هُوَا هُوْنَا۔

سَبْطٌ (ك) وَ سُبُوْطَةٌ وَ سَبَاطَةٌ زِيَادَةٌ هُوْنَا۔ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ: لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ (شَمَائِلُ تَرْمِذِي) سَبْطٌ جَوْ نَقِيْضٌ هُوَ جَعْدٌ كِي لِيْنِيْ وَهِيَ بَالٌ جُوْهَنُكِرِيَا لِنَهْ هُوْنَا لِيْنِيْ لَبِيْ سِيْدٌ هُوَ اَوْرُ لِنَكِيْ هُوْنَا هُوْنَا۔ اَوْرُ سَبْطٌ: (بِكَسْرِ السِّيْنِ) بِمَعْنَى پُوْتَا، خَانْدَانِ جَمْعٌ اَسْبَاطٌ هُوَ اَوْرُ سَبَاطَةٌ، كُوْرَادَانِ۔



وَلَمَّا حَضَرَ الْغُلَامُ مَارَاجَ، وَ اَذْكَى بَيْنَنَا السِّرَاجَ، تَأَمَّلْتُهُ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ زَيْدٍ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: لِيَهْنِكُمْ الضَّيْفُ الْوَارِدُ، بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ!

ترجمہ:- اور جب حاضر کیا غلام نے ماراج اور روشن کیا اس نے ہمارے درمیان چراغ کو، غور سے دیکھا میں نے اس کو، پس اچانک وہ ابو زید سرورجی تھا، پس کہا میں نے اپنے دوستوں سے (مبارک ہو تمکو) نو وارد مہمان سے بلکہ بے محنت مال غنیمت سے مبارک ہو۔

(۱) مَارَاجَ: رَاجَ (ن) زُوْجًا وَرَاجًا بِمَعْنَى رَاجٌ كَرْنَا، مَبِيَا هُوْنَا۔ اَوْرُ ”مَارَاجَ“ اِي مَاتِيْسِرٌ لِيْنِيْ جُوْ كِيْچھ مِيْسِرٌ هُو۔

(۲) اَذْكَى: اَزْ اَفْعَالِ مَصْدَرٌ ”اِذْكَاءٌ“ هُوَ بِمَعْنَى رُوْشِنٌ كَرْنَا، بَهْرُكَادِيْنَا۔ مَجْرُومٌ سَمِعَ اَذْكَاءٌ وَ اَذْكَوْا، بَهْرُكَا، ذَنْعٌ كَرْنَا۔ رُوْشِنٌ هُوْنَا۔

(۳) اَلسِّرَاجُ: بِمَعْنَى چَرَاغِ اِسْ كِي جَمْعٌ سُرُجٌ هُوَ اَوْرُ ”سُرُجٌ“ بِمَعْنَى زِيْنِ پُوْشِ، جَمْعٌ سُرُوْجٌ اَوْرُ سَمِعَ سَمْعٌ سَرَجًا بِمَعْنَى چِرِيْ كَ چَمْكِنَا، سُرُجٌ نَهْرٌ سَمِعَ جُھُوْثٌ بُوْلِنِيْ كَ مَعْنَى هِيَ لِيْنِيْ سِرَاجٌ، اِسْ چَرَاغٌ كُو كِيْتِيْ هِيَ جَسْ كِي رُوْشِنِيْ صَافٌ نَهْ بُلْكہ مَالٌ بِهْ سَرْحِيْ هُوَا هُوَا چَرَاغِ جَسْ كِي رُوْشِنِيْ صَافٌ هُوَا رُوْشِنٌ رُوْشِنٌ (مَصْبَاحٌ) اَوْرُ چَرَاغِ دَانِ كُو ”مَسْرُجَةٌ“ كِيْتِيْ هِيَ (ڈِيوٹ) سُرُجٌ تَفْعِيْلٌ وَاَفْعَالٌ سَمِعَ زِيْنِ كَسْنَا۔

(۴) تَأَمَّلْتُهُ: اِسْ كَا مَصْدَرٌ تَأَمَّلْتُ هُوَ اَزْ تَفْعَلُ بِمَعْنَى غُوْرُوْكَرٌ سَمِعَ دِيْكِنَا۔ مَرْتَحِقَةٌ

(۵) لِصَاحِبِي: يَهْتَمُّ بِمَعْنَى سَاحِبِي، دُوْسْتٌ، اِيْكٌ سَاْتَهْ زَنْدَكِيْ سَرَكَرْنِيْ وَالَا۔ يَهَاں يَهْ اَصْحَابِي كَ مَعْنَى مِيْنِ هُوَ۔ صَحْبٌ

سمع سے ہے۔

(۶) لِيَهْتَكُم: یہ بالہمزہ و بغیر ہمزہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی تم کو مبارک ہو۔ هَنَاءٌ (ن) هَنَاءٌ وَ هَنَاءٌ بمعنی کھانا کھلانا۔ و از ضرب بمعنی خوشگوار ہونا۔ هَنَاءٌ سَمْع سے بمعنی سیر ہونا، خوش ہونا کرم سے هَنَاءٌ ة بمعنی بغیر مشقت و تکلیف حاصل ہو جانا۔

(۷) الضَّيْفُ: مہمان، اس کی جمع ضَيُوفٌ و اَضْيَافٌ و ضَيْفَانٌ آتی ہیں۔ مرتحیقہ

(۸) الْوَارِدُ: یہ صیغۂ اسم فاعل یہ وُرُوْدٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی وارد ہونا، اترنا۔ و لَمَّا وُرِدَ مَاءُ مَدْيَنَ. (الآیۃ)

(۹) الْمَغْنَمُ: بمعنی مال غنیمت اس کی جمع مَغَانِمٌ ہے، از سَمْع یعنی وہ مال جو بلا مشقت قتل و قتال حاصل ہو یا یہ مصدر بھی ہے اور وہ مال لوٹ کا جو جہاد وغیرہ میں ملے غنیمت کی جمع غَنَائِمٌ ہے۔ وَ فِي الْقُرْآنِ: اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلَى مَغَانِمٍ.

(۱۰) الْبَارِدُ: یہ بُرُوْدَةٌ سے مشتق ہے نصر سے بَرْدًا، کرم سے بُرُوْدًا بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ اور ”المغنم البارد“ سے مراد وہ مال ہے جو بلا مشقت و محنت اور بغیر ہاتھ پیر ہلائے حاصل ہو گیا ہو۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ نصر سے متعدی ہے بَرْدًا بمعنی ٹھنڈا کرنا۔



فَبِأَن يُكُنْ أَقْلَ قَمَرُ الشُّعْرَى، فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشُّعْرَى، أَوْ اسْتَسَرَ بَدْرُ النُّثْرَةِ، فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النُّثْرِ. فَسَرَتْ حُمِيًّا الْمُسْرَةَ فِيهِمْ.

ترجمہ: پس اگر شعری کا چاند غروب ہو گیا ہے (تو کوئی حرج نہیں) تحقیق کہ طلوع ہو گیا ہے، شعر کا چاند اور اگر نثرہ کا ماہ کامل چھپ گیا ہے (تو کوئی بات نہیں) کیونکہ ظاہر ہو گیا ہے اب نثر کامل (یعنی نثر کا چاند نکل آیا ہے) پس ظاہر ہو گئے دوستی کے آثار، ان کے چہرہ پر۔

(۱) أَقْلُ: بمعنی غائب ہونا، غروب ہونا أَقْلُ (ن، ض، س) أَقْلًا و أَقْلًا بمعنی چمکتی ہوئی چیز کا غائب ہونا۔ صفت أَقْلُ ہے جمع أَقْلُ، أَقُولُ ہیں اور أَقْلُ (س) أَقْلًا بمعنی خوش ہونا اور دودھ کا ختم ہونا۔ وَ فِي الْقُرْآنِ: فَلَمَّا أَقْلَ قَالَ لِأَحِبِّ الْآفَلِينَ.

(۲) الشُّعْرَى: ایک مشہور ستارہ ہے یا وہ ستارے جو چاند کے ساتھ ہوتے ہیں، یا وہ ستارہ جو ”جوزاء“ میں موسم گرما کے وقت طلوع ہوتا ہے، یہاں ”قمر الشُّعْرَى“ سے مراد ابو زید سروجی ہے۔ بسا اوقات جزاء کو حذف کر کے علت جزاء کو اس کے قائم مقام کر دیتے ہیں۔ وَ فِي التَّنْزِيلِ: وَ انْه هُوْرُبُ الشُّعْرَى.

(۳) طَلَعَ: (ن) طَلُوْعًا، نکلنا، طلوع ہونا اور یہ فتح و سَمْع سے بھی لکھا ہے اور ”فَقَدْ طَلَعَ“ یہ علت ہے جزاء کو حذف کی، ای لا باس بہ۔

(۴) الشُّعْرَى: منظوم کلام کو کہتے ہیں اس کی جمع اشعار ہے اور ”قمر الشعور“ سے مراد ابو زید سروجی ہے اور یہ ”شعور“ (بال) سے ماخوذ ہے کیونکہ شعر میں بھی بال کی طرح باریک باتیں ہوتی ہیں۔

(۵) اسْتَسَرَ: یہ اسْتِسْرَارٌ۔ مصدر ہے از اسْتَفْعَالِ بمعنی چھپنا، یا زیادہ چھپ جانا اور یہ ”ستر“ سے ماخوذ ہے بمعنی پوشیدہ، اور اس میں ”س“ مت ”مبالغہ کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپ جانا۔

(۶) النَّثْرَةُ: بقول بعض یہ چاند کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ ”بدر اور نثر“ یہ دو پاس پاس ستارے ہیں، جو چاند کے برج اسد کی منزل میں ہوتے ہیں۔ اور یہاں ”بدر النثرۃ“ سے مراد ہے وہ دو ستارے ہیں جو چاند کے برج اسد میں ہوتے ہیں۔ النثرۃ: کو کب فی السماء کا نثر لطف سحاب خیال کو کبیں تسمیہ العرب نثرۃ الاسد۔ (اقرب الموارد)

(۷) تَبَلَّجَ: اس کا مجرد بَلَجَ (ن) بُلُوْجًا بمعنی روشن ہونا، ظاہر ہونا۔ جَسَّ بَلَجَ الصُّبْحُ اور سَمِعَ سے بَلَجًا انشراح ہونا ای بلج صدرہ اور تفعل سے بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونا۔ اور ”بلج“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بھنویں کشادہ اور متفرق ہوں۔

(۸) النَّثْرُ: وہ کلام جو منظوم نہ ہو باب نصر سے بکھیر دینا اور ضرب سے بمعنی متفرق کرنا یا نثر عبارت کو کلام میں لانا۔ جو خلاف نظم و شعر ہو۔ فی القرآن: واذالکوا کب انثرت. وفي الحديث: من توحنا فلیشر.

(۹) فَسَّرْتُ: صیغہ ماضی از ضرب سیر کرنا، سفر کرنا، سَیَّرَ، مَسَّیَّرَ، مَسَّیَّرَةٌ مصدر ہیں اور ”سری“ کے معنی رات کے وقت چلنا، سرایت کے معنی اثر کرنا۔

(۱۰) حُمِيًّا: یہ ”حُمِيًّا الْمَسْرُوًّا“ اضافت مشبہ بہ الی المشبہ ہے، یعنی ہر شے کا اہل۔ اور ”حُمِيًّا“ کے معنی شراب یا شراب کی تیزی اور شدت غضب کے آتے ہیں اور باب سمع سے معنی ہے آگ کا تیز ہونا، گرم ہونا۔ کما فی القرآن: نَارٌ حَامِيَةٌ. بقول صاحب الصحاح الجوهری کہ جو پانی شراب کے اندر ڈالا جائے اس سے جو تیزی پیدا ہو اس کو ”حُمِيًّا“ کہتے ہیں۔



وَطَارَتِ السَّنَةُ عَنْ مَا فِيهِمْ، وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِي كَانُوا نَوَوْهَا، وَنَابُوا إِلَى نَشْرِ الْفِكَاهِ بَعْدَ مَا طَوَّوْهَا.
ترجمہ: اور اڑ گئی نیندان کی آنکھوں سے اور ترک کر دیا انہوں نے اس آرام کو جس کی وہ نیت کر چکے تھے۔ اور لوٹے وہ طرف پھیلانے علی لطیفوں کے، بعد اس کے کہ ان کو لپیٹ چکے تھے، (اور اس خوش طبعی و مذاق کی طرف لوٹے جس کو ان لوگوں نے بند کر دیا تھا)
(۱) طَارَتْ: یہ طَيَّرَ وَطَيَّرَاتٍ مصدر سے۔ از ضرب اڑنا چڑیا کا۔ اور طَارَكَ جَمْعُ طَيُّوْرٍ وَاطْيَارٍ ہیں اس کا مادہ (ط، ی، ر) ہے۔ و فی القرآن: ولا طائر يطير بجناحه.

(۲) السَّنَةُ: بمعنی غنودگی، اُوْكُلُ۔ ای النُّعَاسُ من غیر نوم. وَسَنَ (س) وَسَنَ وَسَنَةً بمعنی جاگنا، اُوْكُلْنَا یہ من الاضداد ہے، مادہ (و، س، ن) ہے معتل واوی ہے اور ”سَنَةٌ“ بمعنی سال بقول بعض یہ ناقص واوی ہے جمع سَنَوَاتٌ ہے وعند بعض سَنَةٌ صحیح ہے اس کی جمع سَنَهَاتٌ ہے اور نیند کے ابتدائی درجہ کو نعاس کہتے ہیں۔ اسی حالت میں انسان سوئنیکی ضرورت محسوس کرتا ہے پھر ”وسن“ ہے جبکہ اونگھنے سے گرائی پیدا ہو جائے، پھر تونیق ہے جبکہ نیند کا نشہ آنکھوں میں گھل مل جائے، پھر ”سکوی“ اور ”غمض“ ہے جبکہ انسان جاگنے اور سونے کی درمیانی حالت میں ہو پھر ”تغنیق“ کہ اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنائی دیں، پھر ”اغفاء“ ہے یعنی ہلکی نیند، پھر ”تھویم“، پھر غوار، پھر تھجوع تھوڑی نیند پھر قادیسی نیند، پھر ہجو د، پھر ہجو ع، ہجو ع یعنی گہری نیند سو جانا پھر تسبیخ، شدید قسم کی نیند۔ (کذا فی فقہ اللغة)

(۳) مَا فِيهِمْ: اصل میں ”ماق“ ہے یا اس (ماتی) میں الحاقیہ ہے ”ماق، مَوْق، مَوْق، مَاقِ“ بمعنی گوشہ چشم جو ناک کی طرف ہے

(یعنی آنکھ کا کویا) باب سَمَح سے بمعنی گوشہ چشم سے دیکھنا۔

(۴) رَفَضُوا: یہ ”رَفَضَ، وَرَفَضَ“ مصدر سے نھر و ضرب سے بمعنی چھوڑنا و ترک کرنا، پھینکنا ”ومنہ الرافضی“ کیونکہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعظیم چھوڑ دی اس کی جمع رَوَافِضُ، رَفِضُونَ، رَفِضَةٌ و رَفِاضٌ ہیں۔

(۵) الدَّعَةُ: (بفتح الدال) مصدر بمعنی چھوڑنا۔ اور دَعَا، وَدَاعَا، كَرَمٌ سے مطمئن ہونا ”وَدَعَّ“ فتح سے چھوڑنا و امانت رکھنا اس فعل کا مصدر اور ماضی کا استعمال قلیل ہے۔

(۶) نَوَوْهَا: اس کا مصدر ”نِيَّةٌ“ ہے معنی قصد کرنا، نیت کرنا، از ضرب کما يقال: نوى القوم منزلاً بكذا۔ جبکہ قوم کسی مکان کی طرف ارادہ کرے۔ مرتحققہ

(۷) نَابُوا: اس کا مصدر ”نَوَّبٌ“ ہے۔ نَابَ (ن) نُوْبًا، نُوْبًا، رَجُوعٌ ہونا، حَجٌّ ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور جہاں بھی یہ مادہ ہوگا وہاں لوٹنے کے معنی ضرور ہونگے۔ وفي التنزيل: اذ جعلنا البيت مثابة للناس و امانا۔

(۸) نَشَرٌ: کھولنا، زندہ کرنا، پراگندہ کرنا، پھیلنے کے ہیں از باب نھر جوطی کی ضد ہے اور اس سے ”اِنْتِشَارٌ“ لازمی مستعمل ہے۔ وفي القرآن: واذالصبحف نشرت۔

(۹) الفُكَاهَةُ: (بضم الفاء) بمعنی خوش طبعی، ”فُكَاهَةٌ“ (بفتح الفاء) بمعنی جس کے ذریعہ منکا مزہ بدلا جائے۔ اگر مفاعلہ سے ہو تو اس کے معنی مذاق کرنے کے آتے ہیں اور یہاں اس کو ایسے علم سے تشبیہ دی ہے جس سے دل خوش ہو۔

(۱۰) طَوَّوْهَا: اس کا مصدر طَوَّىٰ ہے بمعنی لپیٹنا از ضرب جو نَشْرٌ کی ضد ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السَّجْلِ لِلْكَتَبِ۔



وَأَبْوَزَ يَدُمُكِبٌ عَلَى أَعْمَالٍ يَدِيهِ، حَتَّى إِذَا اسْتَرْفَعَ مَالُ دِيهِ، قُلْتُ لَهُ: أَطَرِفْنَا بِغَرِيْبِيْتَمِنْ غَرَائِبِ أَسْمَارِكَ، أَوْ عَجِيْبِيْتَمِنْ عَجَائِبِ أَسْفَارِكَ۔

ترجمہ: اور ابووزید متوجہ ہونے والا تھا، اپنے دونوں ہاتھوں کے کاموں پر (دونوں ہاتھوں سے کھانے میں مصروف تھا) یہاں تک جب اس نے (ابوزید نے) کھانا اٹھانے کی درخواست کی (جو چیز سامنے تھی) تو کہا میں نے بیان کیجئے اب اپنے نادر افسانوں اور عجائبات سفر میں سے۔

(۱) مُكِبٌ: اس کا مصدر ”اِكْتَابٌ“ ہے بمعنی جھک جانا، والا ہونا، اوندھا ہونا اور متوجہ ہونا یا اوندھا ہوجانا۔ آتے ہے، یہ باب افعال سے لازمی استعمال ہوتا ہے اور یہاں پر لازمی ہے یعنی اوندھا ہوجانا۔ اور مجرد نھر سے متعدی ہے بمعنی اوندھا کر دینا اوندھے منہ کرانا۔

(۲) اِعْمَالٌ: (بکسر الهمزة وفتحها) اعمال افعال کا مصدر ہے بمعنی کام کا ارادہ کرنا، یا کام میں لانا۔ یا اعمال یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مجرد سَمَح سے معنی ہے کام کرنا۔ مرتحققہ

(۳) یَدِيهِ: یہ تشبیہ ہے ”یَد“ کا بمعنی ہاتھ یہاں نون تشبیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(۴) اسْتَرْفَعُ: یہ اسْتَرْفَاعُ مصدر سے از استفعال، اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے بمعنی اٹھانے کی درخواست کرنا۔ رفع سے ماخوذ ہے مجرد فتح سے مصدر رفع ہے بمعنی اٹھانا۔ کما فی القرآن: خَافِضَةُ رَافِعَةٌ۔

(۵) اَطْرَفْنَا: یہ اِطْرَافُ مصدر سے، از افعال بمعنی عمدہ و نئی بات کہنا، یا عجیب چیز بیان کرنا۔ یا نادر افسانہ اور یہ ”طُرْفَةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پھول جس سے کپڑا منقش کیا جاتا ہے، طَرَفٌ (ض) طَرَفًا بمعنی عجیب غریب باتیں سنانا، بیان کرنا۔ طَرَفَهُ تَفْعِيل سے کنارہ پر کرنا، اَطْرَفُ افعال سے انوکھی بات کہنا، تَطْرَفُ تَفْعُل سے بمعنی حد سے زیادہ پڑھنا، انتہا پسندی، طَرَفٌ، کنارہ، آنکھ جمع اَطْرَافٌ۔ طَرَفٌ فریق پارٹی، عضو۔ طُرْفَةٌ، بمعنی پُشکا، جمع طُرُوفٌ اور طَرِيفَةٌ تحفہ، ہدیہ، انوکھی بات جمع طَرَايفٌ آتی ہے۔

(۶) بَغْرِيَّةٌ: اس کی جمع غَرَابٌ یہ مؤنث ہے غَرِيبٌ کا، کرم سے غَرَابَةٌ مصدر بمعنی غریب ہونا، مخفی ہونا، پوشیدہ ہونا اور غیر مانوس ہونا۔ یہاں اس کی صفت محذوف ہے ای بَوَاقِعَةٌ غَرِيبَةٌ۔

(۷) اَسْمَارٌ: یہ جمع ہے سَمَرٌ کی بمعنی رات کو قصہ کہانی سنانا۔ پہیل، افسانہ شب باب نصر سے ہے۔

(۸) عَجِيْبَةٌ: یہ مؤنث ہے عجیب کا، اس کی جمع عَجَائِبٌ ہے باب سَمْعٍ سے عَجِيْبٌ وہ چیز ہے جس پر تعجب کیا جائے۔ مرتحقہ

(۹) اَسْفَارٌ: یہ جمع ہے سفر کی، جو حضر کی ضد ہے، بمعنی مسافت کو طے کرنا، سفر کرنا۔



فَقَالَ: لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَمْ يَرَهُ الرَّأُوْنُ، وَلَا رَوَاهُ الرَّأُوْنُ؛ وَإِنَّ مِنْ أَعْجَبَهَا مَا عَايَنْتَهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ انْتِيَابِكُمْ، وَمَصِيْرِي إِلَى بَابِكُمْ؛ فَاسْتَخْبِرْنَا عَنْ طُرْفَةِ مَرَأَةٍ.

ترجمہ: پس کہا ابوزید نے بے شک کہ آزمایا میں نے ایسے عجائبات میں سے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھے ہوں گے اور نہ کسی بیان کرنے والے نے بیان کئے ہوں گے اور ان عجائبات میں سے عجیب ترین وہ واقعہ ہے جس کو دیکھا میں نے آج رات تمہارے پاس آنے سے کچھ پہلے، (تمہارے پاس آنے سے قبل اور میرے رجوع کرنے تمہارے دروازے کی طرف) پس دریافت کیا، ہم نے نادر واقعہ کے دیکھنے کے متعلق۔

(۱) بَلَوْتُ: یہ بَلَوْتُ و بَلَاءٌ مصدر سے بمعنی آزمانا، نصر سے یہ اجوف واوی ہے اور ”لقد“ میں لام قسم کیلئے ہے اور ”بلاء“ کے اصلی معنی ہیں مصیبت، کیونکہ مصیبت سے ہی آزمائش ہوتی ہے، لہذا بلاء بمعنی آزمائش کرنے کے استعمال کرتے ہیں۔

(۲) الْعَجَائِبُ: یہ عَجِيْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، سَمْعٍ سے اور ”مِنَ الْعَجَائِبِ“ میں ”مِنَ“ تبعضیہ ہے ہے اور ”منہ اعجب“ یعنی سب سے زیادہ تعجب خیز۔

(۳) لَمْ يَرَهُ: یہ ”رُؤْيَةٌ، رَأْيًا، رَأْيَةً، رَيْنَانًا“ مصدر سے از فتح بمعنی بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔ ومنہ الراون ای المبصرون والناظرون اور ”الراوون“ دو طرح مستعمل ہے اول ”راوون“ لفیف ہے جس کا مصدر ”روایة“ ہے اور دوسرا مہوز العین و

نقص یا بی ہے جس کا مصدر ”رؤية“ ہے۔

(۴) رَوَاهُ: یہ روایۃ مصدر سے ہے بمعنی روایت کرنا، نقل کرنا و بیان کرنا۔ اور ”رَوَاهُ“ کا مطلب ہے ای المبصرون و الناظرون۔

(۵) عَيَانَتُهُ: اس کا مصدر ”مُعَايَنَةٌ“ ہے از مفاعلہ بمعنی آنکھ سے مشاہدہ کرنا، يُقَالُ: عَيَانَهُ عِيَانًا وَمُعَايَنَةً یعنی اذاراه بعينه۔

(۶) اِنْتِيَابِكُمْ: یہ افعال سے انتیاب مصدر ہے بمعنی نوبت بنوبت آنا، یا باری باری آنا، از نصر بمعنی سامنے آنا، پہنچنا۔ نَاب (ن) نَوْبًا

و نَوْبَةٌ، قَالَ الرَّاعِبُ: النُّوبُ رَجُوعُ الشَّيْءِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى. الا نَابَةُ اِلَى اللّٰهِ الرَّجُوعُ اِلَيْهِ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِحْلَاصِ. وَفِي

الحديث الجمعة: كان الناس يتتابون الجمعة من منازلهم ومن العوالي.

(۷) مَصِيرِي: صَيْرًا مَصِيرًا، وَصَيْرُورَةٌ مصدر ہیں، خلاف قیاس ہے، مگر نادر ہے اور قیاس کے موافق معاش کے وزن پر مَصَارٌ

ہونا چاہئے، ضرب سے بمعنی لوٹنا، پھرنا، اگر اسکے بعد صلہ ”إِلَى“ ہو تو فعل تامہ ہوتا ہے۔ کما فی التزیل: والی اللہ المصیر۔

(۸) اسْتَخْبَرْنَا: یہ اسْتَخْبَرَ مصدر سے بمعنی خبر طلب کرنا، از استفعال اور فتح و کرم سے خُبِرَ او خُبِرَةٌ وَمَخْبِرَةٌ بمعنی تجربہ سے معلوم کرنا اور حقیقت کو

جان لینا۔ اور نصر سے جاننا۔ ومنه الخیر۔

(۹) طُرْفَةٌ: (بضم الطاء) بمعنی عجیب و غریب باتیں۔ انوکھی کہانی۔ اس کی جمع طُرُفٌ و طُرُفَاتٌ آتی ہیں، مرتحقیقہ۔

(۱۰) امْرَأَةٌ: بمعنی دیکھنا، یہ مصدر میسی ہے یا اسم ظرف مکان ہے مصدر ”رؤية“ ہے از فتح دیکھنا، مرتحقیقہ۔



فِي مَسْرَحٍ مَسْرَاهُ، فَقَالَ:

اِنَّ مَرَامِي الْعُرْبَةَ، لَفَطْتَنِي اِلَى هَذِهِ التَّرْبَةِ، وَاَنَا ذُو مَجَاعَةٍ وُبُوسِي، وَجَرَابِ كَفُوَادِ اُمِّ مُوسَى.

ترجمہ: رات ہی رات چلنے میں (یعنی رات ہی رات چلنے میں کیا نادر واقعہ پیش آیا؟) پس اس نے (ابوزید نے) کہا تحقیق کہ

مسافرت کے تیروں (گردش سفر) نے پھینکا مجھے اس سرزمین کی طرف، اس حال میں کہ میں زیادہ بھوک والا اور جاہت مند تھا، اور ایسا

توشہ دان والا تھا، جو موٹی کی والدہ کے دل کی طرح تھا (خالی، بے قرار) توشہ وغیرہ سے۔

(۱) مَسْرَحٌ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ، اس کی جمع مَسَارِحٌ ہے اور یہ ”مَسْرَحٌ“ سے مشتق ہے بمعنی چرنے کیلئے جانور کو چھوڑ دینا،

سَرَحٌ (ف، س) سَرَحًا، سَرُوْحًا بمعنی چرنا، چراگاہ میں چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔

(۲) مَسْرَاهُ: یہ مصدر میسی ہے بمعنی رات کو چلنا، سفر کرنا، اور یہ ”مَسِيرٌ“ سے ماخوذ ہے سَارًا، سِيرًا (ض) سِيرًا۔ سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) مَرَامِي: یہ جمع ہے مَرْمِي کی بمعنی تیر کا ہدف، تیر کا نشانہ، یا تیر پھینکنے کی جگہ، تارگٹ۔ اور یہ ”رَمِي“ سے مشتق ہے، یا یہ ”مَرْمَاةٌ“ سے مشتق

ہے بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ، مکان یا نتیقہ۔

(۴) اَلْعُرْبِيَّةُ: یہ مصدر ہے، غریب، مسافر، اجنبی، وطن سے دور ہونا، پردیسی، نامانوس، غیر ملکی عجیب غریب، نادر۔ اس کی جمع غرائب

اور غَارِبٌ بمعنی کندھا جمع غَوَارِبُ، غَرِبٌ (ك) غَوَابَةٌ بمعنی نامانوس ہونا، نصر سے غَرِبٌ و غَرِبًا، غروب ہونا، چھینا اور غَرِبٌ تفعیل سے

جلاوطن کرنا، یا مغرب کی طرف جانا۔ اَعْرَبَ افعال سے مبالغہ کرنا، اور اِغْتَرَبَ افعال سے پردہ لسی ہونا، بے وطن ہونا۔

(۵) لَفْظَتْنِي: یہ لفظ سے مشتق ہے بمعنی پھینکنا، یا ڈالنا۔ از ضرب و مع۔ مرتحقیقہ

(۶) التُّرْبَةُ: (بضم التاء) بمعنی مٹی اس کی جمع اَنْرَابٌ، اَنْرَبَةٌ، تَرْبَانٌ ہیں باب سَمْع سے غبار آلود ہونا، مٹی کا زیادہ ہونا، فقیر محتاج ہونا، ذلیل ہونا۔ اور ”تُرْبَةٌ“ کے معنی مٹی اور قبرستان کے بھی آتے ہیں اس کی جمع تُرُبٌ آتی ہے۔ بلیغی کنز تروابا۔ الآیۃ۔

(۷) مَجَاعَةٌ: یہ جُوع سے ماخوذ ہے بمعنی بھوک اور سَمْع سے بھوکا ہونا، ذُو مَجَاعَةٍ اِی شِدَّةُ جُوعٍ، اس کی جمع مَجَادِعُ ہے یا یہ مَجَاعَةٌ مصدر مسمی ہے اور اجوف واوی ہے۔

(۸) بُؤْسِي: بمعنی بہت زیادہ محتاج ہونا یا سخت ہونا یا غریب ہونا جو نعمت کی ضد ہے از سَمْع بُؤْسِي جو نَعْمِي کی ضد ہے۔

(۹) جِرَابٌ: بمعنی توشہ دان، یا چمڑے کا برتن اس کی جمع اَجْرِبَةٌ، جُرُوبٌ و جُرُوبٌ آتی ہیں۔

(۱۰) كَفْوَادٌ: دل اس کی جمع اَفْنِدَةٌ ہے بسا اوقات فَوَادٌ کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے۔ كما في التنزيل: فاجعل اَفْنِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي. اور ”كَفْوَادٌ“ میں كاف اسمیہ ہے اور فَوَادٌ کے معنی بقول بعض قلب ہے بقول بعض وسط قلب یا بمعنی غشاء القلب ہے جو اشارہ ہے ”كَفْوَادٌ“ مَوْسِي فَا رَغَا“ کی طرف اور ”جِرَابٌ“ كَفْوَادٌ مَوْسِي“ کا مطلب یہ ہے کہ میرا توشہ دان ایسا خالی تھا جیسے حضرت موسیٰ کی والدہ کا قلب، صبر سے خالی تھا، اور یہ اشارہ ہے ارشاد خداوندی کی طرف: واصبح فَوَادٌ مَوْسِي فَا رَغَا.

(۱۱) اُمٌ مَوْسِي: اُمٌ، ماں یا کسی چیز کی اصل اس کی جمع اُمّهَاتٌ و اُمّاتٌ ہیں بقول بعض اُمّهَاتٌ کا استعمال انسان کیلئے ہے اور اُمّاتٌ کا استعمال جانوروں کیلئے۔ اور ”موسیٰ“ یہ حضرت موسیٰ کا نام یا عَلَمٌ ہے اس کے معنی چھڑی یا اُسْتَرٌ کے بھی آتے ہیں اس کی جمع مَوَاسِي و مَوْسِيَاتٌ ہیں۔



فَنَهَضْتُ حِينَ سَجَا الدُّجَى، عَلَي مَائِي مِنَ الوَجْهِ، لِأَرْتَادَ مُضِيْفًا، أَوْ اِقْتَادَرِ غِيْفًا، فَسَأَلْتِي حَادِي السَّغَبِ، وَالْقَضَاءِ الْمَكْنِي أبا الْعَجَبِ.

ترجمہ:- پس اٹھا میں اس وقت جبکہ خوب اندھیرا ہو گیا (رات خوب تاریک ہو گئی) ساتھ اس چیز کے جو میرے ساتھ تھی (یعنی اپنے فرسودگی پاؤں کے ساتھ) تاکہ میں تلاش کروں کسی میزبان کو یا کہیں سے حاصل کروں روٹی کو پس لے گیا مجھ کو بھوک کا حدی خواں، اور وہ تقدیر جس کی کنیت ابو العجب رکھی گئی ہے۔

(۱) فَتَهَضَّتْ: اس کا مصدر ”تَهَوُّضٌ“ ہے باب فَتْح بمعنی کھڑا ہونا، اُتَهْنَا۔ اور اس کے مصدر تَهَضُّوا، وَتَهَوُّضًا ہیں۔ مرتحقیقہ

(۲) سَجَا: یہ ناقص یا ئی اور واوی دونوں مستعمل ہے باب نَصْر سے واوی ہے۔ سَجَا (ن) سَجَوْا وَ سَجَوْا بمعنی رات کا اندھیرا زیادہ ہونا، اور آواز کا بند ہونا، اسلئے کہ سَجَا، سَكَنَ کے معنی میں ہوا کقولہ تعالیٰ: وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى.

(۳) الدُّجَى: بمعنی اندھیری، تاریکی رات یا تاریک شب یہ ”دُجَّةٌ“ یا ”دُجِيَّةٌ“ کی جمع ہے دَجِي (ن) دَجُوءٌ وَ دُجُوءٌ اِی سَوَادُ اللَّيْلِ

مع غیم وان لاترئی نجما ولا قمرًا۔ کما یقال: دجی اللیل یعنی رات اندھیری ہوگی۔

(۴) اَلْوَجْی: ننگے پاؤں ہونا یا پاؤں کا گھسا اڑسج وَجْی یقال: وجی الماشی توجی۔

(۵) لِأَرْتَاد: یہ ارتیساڈ مصدر سے از افعال بمعنی طلب کرنا، وتلاش کرنا۔ مجرد نصر سے رَادَ یَرُوذُ (ن) رَوَدًا۔ وجاء فی الحدیث: إِذَا رَأَدَا حَدَّكُمْ ان یبول فلیرتد لبولہ الخ۔

(۶) مُضِیْفًا: یہ سیندا اسم فاعل از افعال بمعنی ضیافت کرنا، میزبانی کرنا، یہ ”ضیافۃ“ سے مشتق ہے۔

(۷) اَقْبِیَاذ: او ”اقتساد“ از افعال بمعنی کھینچنا، یہاں مراد حاصل کرنا۔ کما یقال: اقتساد الدابة فاقنادت۔ یعنی اس نے جانور کو کھینچا پس وہ کھینچ گیا۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد اسی معنی میں نصر سے ہے مصدر ”قَوِّذًا یَقْبِیَاذُ“ ہیں بمعنی قائد ہونا، یا سردار ہونا، اور نصر سے قَوِّذًا بمعنی قصاص لینا، اور سجع سے قَوِّذًا بمعنی گردن و پیٹھ کا لہبا ہونا۔

(۸) رَغِیْفًا: چپاتی، پتلی روٹی، نان روٹی، گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا، اس کی جمع اَرْغِفَةٌ وَرُغْفَانٌ آتی ہیں، رَغَفَ (ف) رَغْفًا بمعنی روٹی پکانا۔ اور خَبِزٌ (بفتح الخاء) مصدر فتح معنی روٹی پکانا، اور (بضم الخاء) خُبِزٌ بمعنی موٹی یا پتلی روٹی، اور خَبِزٌ (بکسر الخاء) سوکھی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۹) فَسَاقِیْنِ: ساق (ن) سَوَاقًا، سِیَاقًا، سِیَاقَةً، مَسَاقًا، اِسْتِیَاقًا، وَاِسْتِیَاقًا مصدر ہیں بمعنی ہانکنا یا جانوروں کو پیچھے سے ہانکنا۔ از نصر بمعنی پیچھے سے چلانا۔

(۱۰) حَادِی: یہ ”حُنُو“ سے مشتق ہے بمعنی حدی پڑھنے والا، اسم فاعل ہے۔ حَدَا یَحْدُو (ن) حَدَا، حَدَاءً، وَحَدَاءً بمعنی حدی پڑھنا، گاگا کر اونٹ کو ہانکنا۔ اصل میں دستور یہ ہے کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتا ہے، اسے (حدی خواں) ساربان کہتے ہیں۔ وقال السجوهی الحلو، سوق الابل والغناء لها یعنی عربوں کا دستور تھا کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتے تھے، اس کو حدی کہتے ہیں۔

(۱۱) اَلْسَغْبُ: یہ اسم مصدر و مصدر دونوں طرح مستعمل ہے (سخت بھوک، شدة الجوع) اس کا مؤنث سَغْبِی ہے جمع سِغَابٌ آتی ہے اور ”حَادِی السغب“ میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہے۔ سَغْبٌ (ن، س) سَغْبًا، سُغْبًا، سَغْبًا، سَغْبًا، مَسْغَبَةٌ بمعنی بھوکا ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ: فی یوم ذی مسغبة (سخت بھوک)

(۱۲) اَلْقَضَاءُ: حکم خداوندی، جب مطلق بولا جائے تو تقدیر یا حکم خداوندی مراد ہوتی ہے اس کی جمع ”اَقْضِیَّة“ ہے۔ از ضرب

(۱۳) اَلْمُكْنِی: کئی یکنی تکنیہ تفعیل سے بمعنی کنیت رکھنا، اور مجرد ضرب سے کئی کنایہ بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا۔

(۱۴) اَبَا الْعَجَبِ: یعنی تعجب کا باپ، یہاں اس سے مراد ”تقدیر خداوندی“ ہے۔ کما شرح الشراحون۔



إِلَى أَنْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ دَارٍ، فَقُلْتُ عَلَى بَدَارٍ: شعر

(۷) حَيْثُمْ يَأْهَلُ هَذَا الْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِي خَفِضِ عَيْشِ خَضِلِ

(۸) مَا عِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيلٍ مُرْمِلٍ. نَضُّو سُرَى خَابِطٍ لَيْلِ الْيَلِ

ترجمہ:- یہاں تک ٹھہر گیا میں ایک گھر کے دروازہ پر، پس میں نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے:

(۷) حیاک اللہ کہے جاؤ! تم (زندہ رہو تم اے گھر والو!) اور زندگی گزارو تم عیش و عشرت میں (تم فراخی اور تروتازگی میں

زندگی گزارو)۔ (۸) کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ایسے مسافر کیلئے جو محتاج محض ہے (جس کا توشہ بالکل خالی ہو گیا ہے۔ جو دبلا ہو گیا ہے رات کو زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے اور رات کی تاریکی میں ہاتھ پیر مارنے والا ہے)۔

(۱) وَقَفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی وَقَفَ (ض) وَقَفَا وَقَفَا كَهْرًا هَوْنًا، بظہرنا، یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ مرتحقہ

(۲) ذَارٌ: مکان، گھر، اس کی جمع دِيَارٌ، دُوْرٌ، اذُوْرٌ، باب نصر سے دُوْرًا اچکر لگانا، گھومنا، اور یہاں ”علیٰ بدار“ حال ہے۔

(۳) بَدَارٌ: (بکسر الباء) بمعنی جلدی کرنا، یہ اسم فعل بھی ہے بمعنی امر یعنی جلدی کر، یا بَادَرٌ مُبَادَرَةٌ مفاعلة سے بمعنی اسرع الیہ اور مجرور نصر سے ہے۔

(۴) حَيْثُمْ: اس کا مصدر رَحِيَّةٌ ہے از تفعیل بمعنی سلام کرنا، یا ”سلامٌ علیکم“ کہنا یا ”حیاکم اللہ“ کہنا (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کما فی القرآن: وَاذْ حَيْثُمْ بِتَحِيَّةِ الْخ.

(۵) الْمَنْزُولُ: اترنے کی جگہ چاہے وہ تعمیر ہو یا نہ ہو صیغہ اسم ظرف مکان ہے اس کی جمع منازل ہے باب ضرب سے اترنا۔

(۶) عَيْشْتُمْ: اس کے مصادر عَيْشٌ، وَعَيْشَةٌ ہیں بمعنی زندہ رہنا اور مَعَاشًا وَمَعِيشَةً (ض) بمعنی صاحب حیات ہونا، زندہ رہنا۔

(۷) خَفِضٌ: اس کے اصلی معنی ہے نرمی و فراخی حال کے ہیں، اور اب اس کے معنی سہولت و عیش کے ہو گئے اور ضرب سے نرم ہونا اور کرم سے فراخی زندگی یا آرام سے رہنا ”خَفِضُ الْعَيْشِ“ سے مراد فراخی زندگی، عمدہ زندگی یا مبارک زندگی کے ہیں۔ اور ”خفص الكلمة“ ای کسر آخرھا۔

(۸) خَصِصٌ: (بکسر الضاد) بمعنی تروتازہ، پاکیزہ ہونا۔ از مَحْ خَصَصًا بمعنی تر ہونا، بیگاہوا ہونا، جو نہ زیادہ نہ کم ہو۔

(۹) عِنْدٌ: دو ہیں ایک ”عِنْدٌ“ مکانیہ ہے، دوسرا اعتقادیہ ہے، اور یہاں ”مکانیہ“ مراد ہے۔

(۱۰) ابْنُ سَبِيلٍ: مسافر اور زیادہ سفر کرنے والا اور محض ”سبیل“ کے معنی راستہ کے یا واضح راستہ کے ہیں اس کی جمع سُبُلٌ وَسُبُلٌ وَاسْبُلٌ وَأُسْبُلَةٌ وَسُبُولٌ ہیں، اور ابن کے معنی ملازم کے یا مسافر پر دیسی کے بھی ہیں، فی التنزیل: وَالغَارِمِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(۱۱) مُرْمِلٌ: اس کا مصدر اِرْمَالٌ ہے از افعال یعنی وہ شخص جس کا توشہ ختم ہو گیا۔ یقوال: اِرْمَلِ الْقَوْمُ یعنی ان کا توشہ ختم ہو گیا، یا قوم فقیر یا محتاج ہو گئی، رَمَلٌ (ن) رَمَلًا بمعنی رمل یعنی ریت ملانا۔ كَمَا يُقَالُ: رَمَلِ الطَّعَامُ یعنی کھانے میں ریت ملائی۔

(۱۲) نَضُّو: بمعنی وہ لاغر حیوان جو رات کے وقت چلنے سے بہت ڈبلا ہو جائے، اس کی جمع اَنْضَاءٌ اور نَضَانٌ (ن) نَضُّوًا بمعنی قطع کرنا۔

(۱۳) سُرَى: یہ بروزن ”هُذَى“ مصدر ہے بمعنی رات کا سفر، اور عرب کا قول ہے عند الصباح یحمد القوم السُّرَى۔ یہ مثال ایسے وقت بولتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے میں آرام کی امید ہو اور ”ابن السُّرَى“ یعنی رات کا مسافر۔

(۱۴) خَابِطٌ: صیغہ اسم فاعل معنی ہاتھ پیر مارنے والا۔ اور پتے جھاڑنے والا، اور ”خَابِطٌ لَيْلٍ“ سے مراد هُوَ الَّذِي يَسْبِرُ فِي اللَّيْلِ عَلَى غَيْرِ هُدَى، یعنی چلنے کا ایک طریقہ۔

(۱۵) أَيْلٌ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور لَيْلٌ سے مشتق ہے اور لَيْلٌ وَأَيْلٌ سے مراد سخت سیاہ رات (لگا تار رات کو سفر کرنا۔ اور اَلْأَيْلُ بمعنی سخت کالی لمبی رات جیسے: لَيْلٌ لَّأَيْلٍ، لَيْلٌ أَيْلٌ۔ یہ تاکید کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے عَرَبِ الْعَرَبَاءِ یعنی خالص عرب۔



(۹) جَوَى الْحَشَى عَلَى الطَّوَى مُشْتَمِلٌ مَادَاقٌ مُذْيَوْمِينَ طَعْمٌ مَا كَلِ

(۱۰) وَلَا لَهُ فِي أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْنِلٍ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

ترجمہ:- (۹) جل رہا ہے اس کا باطن اور شامل ہونے والا ہے بھوک پر کہ نہیں چکھا ہے اس نے دودن سے کسی کھانے کی چیز کو۔

(۱۰) اور نہیں ہے اس کیلئے تمہاری زمین میں کوئی ٹھکانہ، اور اس حال میں کہ تحقیق کہ سیاہ ہو گیا تاریکی کا ٹکڑا، لٹکانے والی رات کا۔

(۱) جَوَى (بکسر الواو) یہ صفت ہے اس کے معنی ہیں درد والا، یہ جَوَى سے ماخوذ ہے جو مصدر ہے بمعنی بہت زیادہ غمگین رہنا یا عشق میں فراق کی وجہ سے رنجیدہ رہنا۔ باب سجع سے الجوی وهو شدة الوجع من الحزن۔

(۲) أَلِ حَشَى: حَشَاءٌ بمعنی انٹریاں، جوف، اندرونی حصہ اس کی جمع أَحْشَاءٌ ہے۔ یا حَشَى سے مراد دو چیز کے درمیان زائد چیز

اس کی جمع أَحْشَاءٌ ہے اور حَشَا (ن، س) حَشْوًا بمعنی بھرنا، اور سجع سے بمعنی لپیٹنا، اس سے مجازاً بھوک مراد ہے۔

(۳) الطَّوَى: بھوک (سجع) سے مراد تحقیق اور یہاں ”عَلَى الطَّوَى“ یہ مشتمل سے متعلق ہے اگر ”عَلَى الطَّوَى“ میں ”عَلَى“

بمعنی مع کے ہو تو یہ مشتمل سے حال ہے۔

(۴) مُشْتَمِلٌ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اشْتَمَلَتْ ہے، از افعال مجرد شَمَلٌ (ن، س) سے بمعنی شملہ سے ڈھانپ لینا۔ يقال:

اشتملت في الحاجة، جبکہ وہ آمادہ ہو یا ارادہ کرے۔

(۵) مَادَاقٌ: یہ جوف وادی ہے، ذَاقٌ (ن) ذَوْقًا، ذَوْقًا، مَدَاقًا بمعنی چکھنا۔ کما فی القرآن: فذاقت وبال امرها الخ۔

(۶) طَعْمٌ: (بفتح الطاء) بمعنی لذت، مزہ اس کی جمع طُعُومٌ ہے اور سجع سے طَعْمًا بمعنی مزہ چکھنا۔ مر تحقیقہ

(۷) مُذْيَوْمِينَ میں فرق یہ ہے کہ مُذْ ابتداء زمان کیلئے ہے، اور ”مِنْ“ ابتداء مکان کیلئے ہے۔

(۸) مَا كَلِ: بمعنی ماکول (مفعول) کے ہیں بمعنی خوراک اور اس کی جمع ما کمل ہے، از نصر۔

(۹) مَوْنِلٌ: یہ اسم ظرف ہے اس کی جمع مَوَائِلٌ آتی ہے، وَوَيْلٌ (ض) وَوَيْلًا بمعنی ٹھکانہ لینا، اور ”مَوْنِلٌ“ جائے پناہ، ٹھکانہ۔ اگر اس کا

صلہ ”مِنْ“ ہو تو بمعنی طلب کرنا، اور اگر صلہ ”إِلَى“ ہو تو بمعنی جگہ پکڑنا۔

(۱۰) دَجَا: (ن) دَجْوًا بمعنی تاریک رات ہونا، جیسے: دَجَى اللَّيْلُ رَاتٍ نَارِيَةً هَوْنًا۔

(۱۱) جُنْحٌ: (بضم الحمیم) بمعنی پُورہ شب، رات کا حصہ اور جُنْحٌ (بکسر الحمیم) بمعنی جانب، طرف، کنارہ، حصہ، اور جُنْحٌ، بازو

عمارت کا حصہ اس کی جمع **أَجْنَحَةٌ** ہے اور **جُنَاحٌ** بمعنی جرم، گناہ **جَنَحَ** (ن، ف، ض) **جُنَحًا**، **جُنُوحًا** ہیں اور اگر اس کا صلہ ”الی“ ہو تو بمعنی مائل ہونا، اگر بغیر صلہ ہو تو بمعنی گنہگار ہونا۔

(۱۲) **الظَّلَامُ**: وظلماء (بفتح الظاء) بمعنی ظلمت واول لیل، نور کا جاتا رہنا۔ باب سَمِعَ سے بمعنی تاریک ہونا، اندھیرا ہونا۔

(۱۳) **الْمُسْبِلُ**: اس کا مصدر **اسْبَالَ** ہے، از افعال بمعنی لگانے والا اور **تَفْعِيل** سے **سَبَّلَ الْمَالَ** یعنی مال کو راہ خدا میں خیرات کرنا، **سَبَّلَ الشَّيْءَ** عام و مباح کرنا۔

(۱۱) **وَهُوَ مِنَ الْخَيْرِ** - **فِي تَمَلُّمٍ** **فَهَلْ بِهَذَا الرَّبِيعِ عَذْبُ الْمُنْهَلِ**

(۱۲) **يَقُولُ لِي أَلْقِ عَصَاكَ** **وَادْخُلْ** **وَأَبْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرَى مُعْجَلٍ!**

ترجمہ:- (۱۱) اور وہ شدت بے قراری میں ہے بوجہ شدت غم کے، پس کیا اس گھر میں کوئی شیریں چشمہ (مردختی) ہے؟ (۱۲) وہ کہہ رہا تھا مجھ سے کہ ڈال دو تم اپنی چھڑی کو (ٹھہر جاؤ) اور داخل ہو جاؤ (مکان میں) اور خوش ہو جاؤ تو ساتھ خندہ پیشانی اور فوری مہمان نوازی کے ساتھ۔

(۱) **الْخَيْرَةُ**: مصدر سَمِعَ سے بمعنی حیرت یا متحیر ہونا۔

(۲) **تَمَلُّمٌ**: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی اضطراب و بے قراری ہے یہ ”مَلَّةٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی چنگاری یا یہ مَلَلٌ سے نکلا ہے بمعنی اضطراب و گھبراہٹ۔ **يَا مَلُّ** سے ہے بمعنی اُلْتُ پُلْتُ کرنا، یا مَلَلْتُ سے بمعنی رنج و غم کی وجہ سے بستر پر کروٹیں بدلنا، تکلیف کی وجہ سے کسی پہلو قرار نہ پکڑنا۔ **مَلَّ** (ف) مَلَلًا بمعنی اکتانا، بے چین ہونا۔

(۳) **الرَّبِيعُ**: (بفتح الراء) گھریا گھر کے ارد گرد، اترنے کی جگہ یا وہ گھر جس کو موسم ربیع (بہار) کیلئے بناتے ہیں (بکسر الراء) ای جس الابل عن الماء ثلاثة ايام وورودها في الربيع، حمى الربيع هي التي تنوب كل يوم۔ اور اس کی جمع **أَرْبَاعٌ**، **رِبَاعٌ**، **رُبُوعٌ**، **أَرْبَعٌ**۔ از فِج اور **مَرَبَعٌ** کی جمع **مَرَابِعٌ** ہے۔

(۴) **عَذْبٌ**: شیریں، میٹھاپانی، خوشگوار کھانا اور ”عَذُوبَةٌ“ شیرینی، عذاب، سزا، تکلیف اور **عَذَبٌ** تفعیل سے بمعنی میٹھا کرنا، عذاب دینا، تکلیف پہنچانا۔ اور تفعیل سے سزا پانا، تکلیف میں مبتلا ہونا۔

(۵) **الْمُنْهَلُ**: صیغہ اسم ظرف بمعنی گھاٹ، سیرابی کی جگہ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ اس کی جمع **مَنَاهِلٌ** سَمِعَ سے پہلی مرتبہ پینا، اور ”عذب المنهل“ میں صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اضداد میں سے ہے یعنی پیاسا ہونا اور سیراب ہونا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ”الشرب اول مرة“ ہے۔

(۶) **أَلْقَى**: یہ **الْقَاءُ** مصدر سے از افعال بمعنی ڈال دینا، یا ڈالنا، مجرد سَمِعَ سے ملاقات کرنا۔ اور ”أَلْقَى عَصَاكَ“ سے مراد کنایہ ہے مہمان بننے سے کیونکہ جب انسان اپنی منزل و مقصود پر پہنچتا ہے تو اپنے سامان اور لاشی وغیرہ سب رکھ دیتا ہے۔

(۷) **عَصَا**: بمعنی لاشی، ڈنڈا۔ اس کی جمع **عَصِيٌّ**، **عِصِيٌّ**، **أَعْصَاءٌ**، **أَعْصِ** ہیں، **عَصَانٌ** (ن) **عَصُوءٌ** بمعنی ڈنڈے سے مارنا۔ کما

یَقَالُ: عَصَا الرَّجُلِ: ڈنڈے سے مارا۔ اور یہاں ”الْقِي عَصَاكَ“ سے مراد یہ ہے کہ ٹھہر جائیے، اقامت کیجئے۔

(۸) اَبَشُرُ: صیغہ امر از افعال (ف، ب، ص) بمعنی خوش ہو جانا، خندہ پیشانی ہونا۔

(۹) بَشْرٍ: (بکسر الباء) چہرہ، خندا پیشانی، کشادہ روئی، چہرے کی رونق۔

(۱۰) قُرَى: (بکسر القاف) بمعنی مہمانی کا کھانا، مہمان نوازی۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔ اور (بضم القاف) قُرَى: یہ

قَرِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی گاؤں۔ مرتحقہ

(۱۱) مُعَجَّلٌ: یہ تَعَجُّلٌ مصدر سے از تفعیل اور ”قوی معجل“ سے مراد وہ کھانا، ہے جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، یا وہ کھانا

جو کچھ تیار ہے۔ مجرد صغ سے جلدی کرنا۔



قَالَ: فَبَرَزَ إِلَيَّ جَوْدَرٌ، عَلَيْهِ شَوْذَرٌ، وَقَالَ:

(۱۳) وَحُرْمَةُ الشَّيْخِ الَّذِي سَنَّ الْقُرَى وَأَسَسَ الْمَحْجُوجَ فِي أُمِّ الْقُرَى

(۱۴) مَا عِنْدَنَا لِطَّارِقٍ إِذَا عَرَى سِوَى الْحَدِيثِ وَالْمَنَاخِ فِي الدَّرَى

ترجمہ:- ابو زید نے کہا کہ پس ظاہر ہوا میری طرف ایک حسین لڑکا جو نیل گائے کے بچہ سے مشابہ تھا، اور اس پر چھوٹی چادر تھی (چادر اڑا ہوا تھا) اور کہنے لگا۔ (یعنی یہ اشعار کہا)۔

(۱۳) اور قسم ہے اس شیخ کی عزت کی (مراد ابراہیم ہیں) جنہوں نے مہمانی کے طریقے کو رائج کیا، اور بنیاد رکھی، بیت اللہ شریف میں۔

(۱۴) نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے، سوائے باتیں کرنے اور ٹہرنے کی جگہ کے، (یعنی ان کے علاوہ کچھ نہیں)

(۱) جَوْدَرٌ: اس میں تین لغات ہیں، (۱) بفتح الحیم والذال وضمها ایضاً (ب) بضم الحیم وسكون الواو (ج) وضم

الحیم وسكون الهمزة بمعنی نیل گائے کا بچہ اس کی جمع جَوَادِرٌ وَجَوَادِرٌ ہیں، بعض اہل لغت نے ہرن کے بچہ کو کہا ہے، لیکن یہاں مراد خوبصورت غلام یا لڑکا ہے یعنی خدمت گار۔

(۲) شَوْذَرٌ: اس کی جمع شَوَادِرٌ ہے بمعنی چادر بعض نے کہا کہ یہ معرب ہے چادر سے یا چھوٹی چادر کو کہتے ہیں۔ لیکن چادر کا معرب

ہونا صحیح نہیں ہے، یا وہ کپڑا جو بغیر آستین اور گریبان کے استعمال کیا جائے (بے آستین قمیص) شیخ الادب فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ چادر کہ جس کو پھاڑ کر عورت گردن میں ڈالتی ہے اور اس میں آستین و گریبان نہ ہو۔

(۳) حُرْمَةٌ: (بسكون الرء وضمها وفتحها) بمعنی ذمہ، ہیئت، ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہے یا وہ چیز جس کے اندر کوتاہی

حرام ہو یا اس کے معنی محترم اور وہ حصہ جو قابل حفاظت ہو اور ”وَحُرْمَةٌ“ میں واو قسمیہ ہے، بمعنی حرم، محروم اور عزت کے معنی میں استعمال ہے یہاں عزت مراد ہے۔ اور حُرْمَةٌ کے معنی محروم کرنا، اور عزت کے بھی ہیں یا وہ چیز جس کی پردہ دری حرام ہو اس کی جمع

حُرْمٌ وَ حُرُمَاتٌ آتٰی ہِن۔

(۴) الشَّيْخُ: بمعنی بوڑھا آدمی جمع شُيُوخٌ وَأَشْيَاخٌ، شَيْخَةٌ، شَيْخَانٌ، مَشِيخَةٌ اور جمع الجمع أَشْيَاخٌ وَمَشَايِخٌ ہیں اور یہاں شیخ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور ”شیخ“ کا اطلاق، استاد، عالم، سردار قوم، اور ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں کے نزدیک علم و فضیلت مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے اور ”شیخ النار“ سے کنایہ ہوتا ہے ”ابلیس“ سے۔

(۵) سَنَّ: سَنَّهٌ نصر سے بمعنی طریقہ جاری کرنا، اور تفعیل سے سَنََّ بمعنی دانت کا نکل آنا، اور ”سِنَّ“ بمعنی دانت جمع اَسْنَانٌ ہے اور سِنَّ کے اصلی معنی ہے بہانا۔ مرتحقیقہ

(۶) اَسَّسَ: تَأَسَّسَ مصدر تفعیل سے بنیاد رکھنا یہ ”اَسَّسَ“ سے ماخوذ ہے۔ مرتحقیقہ

(۷) الْمَخْجُوجُ: یہ حج سے مشتق ہے (بیت اللہ) یا قصد کرنا، چونکہ حج میں بھی مقامات مخصوصہ کی زیارت کرنا، مقصود ہوتا ہے یہاں خانہ کعبہ مراد ہے، اور ”أُمُّ الْقُرَى“ سے مکہ مکرمہ ہے، اور اس کو ”أُمُّ الْقُرَى“ اسلئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہی گھر بنایا گیا تھا۔ اور حج نصر سے مفعول مَخْجُوجٌ ہے، یعنی خانہ کعبہ اور بیت الحرام کو کہتے ہیں۔

(۸) أُمُّ الْقُرَى: سے مراد مکہ مکرمہ، جیسے ام القرآن سے سورہ فاتحہ مراد ہے اور ”أُمُّ الْكِتَابِ“ سے لوح محفوظ مراد ہے، اور قُرَى کی جمع موافق قیاس قریبات آتی چاہئے۔

(۹) لَطَارِقٌ: طَارِقٌ کے اصلی معنی رات کو چلنے والے کے ہیں، لیکن اب خاص رات میں آنے والے کے ہیں اس کی جمع طُرَاقٌ وَأَطْرَاقٌ ہیں۔ اور طَارِقٌ صبح کے ستارے کو بھی کہتے ہیں اسلئے کہ وہ رات میں ظاہر ہوتا ہے، کما قیل: وَعَبَّرَ عَنِ النُّجُمِ بِالطُّارِقِ لاختصاص ظہورہ باللیل. کما فی القرآن: وَالسَّمَاءِ وَالطُّارِقِ.

(۱۰) عَرَا: يَعْرُونَ (عَرَوْا بمعنی پیش آنا، اترنا، بیٹھنا، اور مع سے بمعنی ننگے پاؤں ہونا یا صرف ننگے ہونا۔

(۱۱) سَوَى: براہِ، غیر، مانند سوا کے یہ حروف استثناء میں سے ہے جیسے: جَاءَ وَسَوَى زَيْدٍ.

(۱۲) الْمُنَاخُ: (بضم المیم) صیغۃ اسم مفعول اسم ظرف یا مصدر میسی ہے یعنی اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ، اقامت گاہ، گھر کے باہر کا حصہ۔ ای ہی مواضع بروك الابلی.

(۱۳) الدَّرَى: (بفتح الذال) بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اسکے اطراف، جائے پناہ یا وہ جگہ جہاں چھپا جاسکے اور اسکے معنی گرتے ہوئے آنسو کے بھی ہے۔



(۱۵) وَكَيْفَ يَفْرِي مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكَرَى طَوَى بَرَى أَعْظَمَهُ لَمَّا نَبَرَى

فَمَا تَرَى فِيمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَى.

ترجمہ:- (۱۵) اور وہ کیسے مہمانی کر سکتا ہے کہ جس کی بھوک نے نیند دور کر دیا ہے، کاٹ ڈالا ہو بھوک نے اس کی ہڈیوں کو جبکہ وہ پیش

آئی ہو وہ بھوک، (یا بھوک لگی ہو) پس کیا دیکھتا ہے تو اس چیز میں جو ذکر کیا میں نے (یعنی اس میں تیری کیا رائے ہے؟)

(۱) نَفَى: یہ ”نَفَى“ مصدر سے معنی انکار کرنا، دفع کرنا باب ضرب سے دور کرنا، جدا کرنا، زائل کرنا بھی آتے ہیں اور ”مَنْ نَفَى“ یہ فاعل ہے ”یقری“ فعل کا۔

(۲) اَلْكَوَى: (مقصوراً) بمعنی نیند، اونگھ۔ كَوَى (س) كَوَى بمعنی اونگھنا۔ اور لفظ ”كوى“ یہ مفعول ہے ”نَفَى“ فعل کا۔

(۳) طَوَى: (بفتح الطاء) اس میں تونین تعظیم کیلئے ہے اور طَوَى (س) طَوَى بھوکا ہونا۔ اور طَوَى فاعل ہے برافعل کا، یا بروی صفت ہے طوی کی بمعنی کاٹ دینا۔

(۴) بَرَى: یہ فعل ماضی ہے از بَرَى بَرَى (ض) بَرَى بمعنی تراشنا، یا چھیل کوصاف کرنا اور اس کا فاعل طوی ہے۔ ومنہ برہ یعنی وہ حلقہ جس کو اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہیں۔

(۵) اَعْظُمُهُ: یہ عَظْم کی جمع ہے بمعنی ہڈی اس کی جمع عِظَامٌ وَاَعْظُمٌ وِعِظَامَةٌ بھی آتی ہیں، اور عَظْمٌ کرم سے بمعنی بڑا ہونا (ضد الصغیر) اور نصر سے عَظْمًا ہے يُقَالُ عَظَّمَ الرَّجُلُ بَدْرِي پراما ہڈی کھلائی، وَفِي التَّنْزِيلِ: فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لِحْمًا.

(۶) اِنْبَرَى: از اِنْفَعَالَ بمعنی چھل جانا۔ بَرَى (ض) بَرَى، تراشنا، چھیلنا، پیش آنا، يُقَالُ: بَرَى السَّهْمُ وَالْقَلَمُ اس نے تیر اور قلم چھیلنا، فَانْبَرَى پس وہ چھل گیا۔



فَقُلْتُ: مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلِ قَفْرِ، وَمَنْزِلِ حَلْفٍ قَفْرٍ! وَلَكِنْ يَأْتِي، مَا اسْمُكَ، فَقَدْ فَتَنَنِي فَهْمُكَ؟ فَقَالَ:

اِسْمِي زَيْدٌ، وَمَنْشِي قَيْدٌ.

ترجمہ:- پس میں نے کہا کیا کرونگا کہ خالی گھر میں اور حاجتمند میزبان کے ساتھ، اور لیکن اے جوان! تیرا کیا نام ہے؟ تحقیق کہ فتنہ میں ڈال دیا ہے مجھ کو تیری سمجھ نے (فریفتہ کر لیا) پس اس نے کہا کہ میرا نام زید ہے، اور میرا مولد (جائے پیدائش) فید شہر ہے۔

(۱) مَنْزِلٌ: (بضم الميم) افعال سے بمعنی مہمان، جائے نزول کو کہتے ہیں۔ اس کے معنی مکان و چشمہ کے بھی ہیں، مجر د ضرب سے نازل ہونا، اترنا۔

(۲) قَفْرٌ: بمعنی چٹیل میدان،، خیالی میدان یا وہ زمین جو گھاس پانی ہو اور آدمی سے خالی ہو، یہاں مراد خالی عن الاسباب ہونا۔ اس کی جمع قَفَارٌ، قَفُورٌ ہیں اور قَفْرَةٌ کی جمع قَفْرَاتٌ آتی ہے۔ يُقَالُ: اَرْضٌ قَفْرٌ یعنی بے آب و گیاہ چٹیل میدان از باب سح کم ہونا واز نصر بمعنی خالی ہونا۔

(۳) مَنْزِلٌ: (مضیف) افعال سے انزال مصدر ہے اور ”مَنْزِلًا“ بمعنی مہمان اتارنا۔ يُقَالُ: اَنْزَلَ الصَّيْفَ۔ یعنی مہمان کو اتارنا۔

(۴) حَلْفٌ: (بکسر الحاء) مصدر ہے بمعنی عہد و پیمان، دوستی اور وہ دوست جس نے بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو۔ اس کی جمع اَخْلَافٌ آتی ہے ضرب سے بمعنی قسم کھانا، اور حَلْفٌ وَحَلِيفٌ میں فرق: دونوں صیغہ صفت ہیں، اور حلیف وہ شخص ہے جس سے چند

دن کا عہد ہوا ہو۔ حلف کی تعریف گزری ہے۔ فی القرآن: یحلفون باللہ انہم لمنکم۔

(۵) فُقْرٌ: مفلسی محتاجی، غم اس کی جمع فُقُورٌ وَمَفَاقِرٌ آتی ہیں از کرم فقیر ہونا محتاج ہونا۔ وفي القرآن: یا ایہا الناس انتم الفقراء۔

(۶) فُتًی: نوجوان، فُتًی (س) فُتًی جوان ہونا، طاقُور ہونا۔ اس کی جمع فُتًیَانٌ، فُتًیَةٌ، فُتُوَةٌ، فُتُوٌ، فُتًیٌ، فُتًیٌ ہیں۔

(۷) فُتًنِیْنِی: فُتًنِیْنِیْنِ (ض) فُتًنًا، فُتُونًا بمعنی فتنہ میں ڈالنا، پسند آنا، متحیر کر دینا، تعجب میں ڈالنا، مائل کرنا، عاشق بنانا اور یہاں یہی مراد ہے۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) فُھَمُّکَ: یہ فُھَمُّ مصدر سے از سمع بمعنی سمجھنا اور اس کے مصادر فُھَمَّا، فُھَامَةٌ و فُھَامِیَّةٌ بھی ہیں اور یہاں ”فہمک“ فاعل ہے فتننی فعل کا۔

(۹) مَنَشِیٌ: بمعنی پیدا ہونے کی جگہ، مولد، یہ صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب و فتح۔ مرتحقہ

(۱۰) فِیْدٌ: یہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے یا درجلہ و بغداد کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ اور اس کے معنی چٹیل میدان کے بھی ہیں جس میں سرسبز ٹکڑا ہوا اور اس میں جو جانور چرتے ہیں ان کو ”فید“ کہتے ہیں یا سب سے پہلے یہاں فید بن حام آ کر رہا تھا، بعد میں اسی کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا اس میں ایک پہاڑ بھی ہے کہ جس پر قبیلہ بنی طی کے لوگ رہا کرتے تھے۔



وَوَرَدْتُ هَذِهِ الْمَدْرَةَ أَمْسٍ، مَعَ أَخْوَالِي مِنْ بَنِي عَبَسٍ. فَقُلْتُ لَهُ: زِدْنِي إِیْضًا حَا، زَادَكَ اللَّهُ صَلاَحًا، عِشْتَ وَوَعِشْتَ.

ترجمہ:- اور آیا ہوں میں اس سرزمین میں (شہر میں) گزشتہ کل اپنے ماموں کے ساتھ جن کا تعلق بنی عبس سے ہے، اور تم زندہ رہو اور تمہارا مرتبہ بلند ہو۔

(۱) وَرَدْتُ: (صیغہ واحد متکلم ماضی) وَرَدَ (ض) وَرَدًا، وَوَرُوذًا بمعنی آنا، وارد ہونا، اترنا، از ضرب، یہ وَوَرُوذٌ سے مشتق ہے بمعنی شہر میں آنا۔ مرتحقہ

(۲) الْمَدْرَةُ: (بالتحریر) بمعنی کلوخ، گھر، مٹی کا ایک ڈھیلا، ڈھیلے کا ٹکڑا۔ یا مَدْرَةٌ سے مراد وہ گاؤں جو گارے وغیرہ سے بنایا (بسیا) گیا ہو یعنی شہر، یہاں شہر ہی مراد ہے۔ اس کی جمع مُدْرٌ ہے۔ مَدْرَ (ن) مَدْرًا۔ مٹی لگانا یا وہ مٹی کہ جس میں پانی ہو لیکن سخت ہو نیز گاؤں اور دیہات کے بھی معنی میں آتا ہے کیونکہ وہ بھی مٹی ہی سے بنائے جاتے ہیں۔

(۳) أَمْسٍ: یہ اسمائے ظروف میں سے ظرف زمان ہے اور مٹی علی الکر ہے، مگر یہ نکرہ اور معرفہ کیا جاتا ہے یعنی دونوں طرح مستعمل ہے کما تَقُولُ فِي النُّكْرَةِ اعْجَبْنِي امْسٍ و امْسٍ آخِر.

(۴) أَخْوَالٌ: یہ جمع خال کی بمعنی ماموں، ماں کا بھائی اس کی جمع أَخْوَالَةٌ، خَوُوْلٌ، خُوْلٌ، خُوْلَةٌ بھی آتی ہیں۔ خَالٌ (ن) خَوَالًا وَخِيَالًا بمعنی تدبیر کرنا۔ اور خال کے معنی تل کے بھی آتے ہیں، اب اس کا اطلاق ان رشتہ داروں پر ہوتا ہے جو ماں کی طرف سے ہوں۔

ہے کہیں سے بھی اس کو شروع کر دیا جائے اور عام کہتے ہیں ایسے سال کو جس میں گرمی اور جاڑے پوری ہو جائیں۔

(۳) الْغَارَةُ: (اسم الغارة وقعة قديمة للعرب) یہ مصدر ہے بمعنی لوٹ مار، غارت گری۔ اس کی جمع غارات آتی ہے، نیز تیز رفتار غارت ڈالنے والے گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

(۵) بِمَاوَانٍ: یہ مکہ شریف کے راستے میں بالائی نجد کے ایک شہر کا نام ہے۔ یہاں پر ”باء“ بمعنی ”فی“ ہے۔

(۶) رَجُلًا: مرد، پیدل چلنے والا، جمع رَجَالٌ، رَجَلَةٌ، رَجُلٌ و رَجَلَاتٌ آتی ہیں۔ مرتحقیقہ

(۷) كَسْرًا: یہ واحد ہے اس کی جمع كَسْرِيٌّ ہے خلاف قیاس بمعنی شریف، سخی۔ اور اس کے معنی ہر چیز کے اعلیٰ عمدہ اچھے کے ہیں۔ باب نصر، سبع و کرم سے بمعنی صاحب مروت اور سخی اور سردار ہوتا۔ کما فی حدیث ام زرع، فنکحت بعده سريًا او شريفًا۔ نیز اس کی جمع سُرِيٌّ، سُرَاةٌ، اَنْسَاءٌ، سُرُوَاءٌ بھی آتی ہیں۔ اس کا مؤنث سُرِيَّةٌ ہے جمع سُرَايَا ہے۔

(۸) سُرُوُجٌ: (بفتح السين) یہ ایک شہر کا نام ہے، جیسے: ابو زيد سروجی۔ مرتحقیقہ

(۹) غَسَانٌ: یہ یمن میں ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

(۱۰) اَنْسَاءٌ: یہ ”اِنْسَاءٌ“ مصدر افعال سے بمعنی جاننا، دیکھنا، بول، بہلانا، تسلی دینا، محبت کرنا۔ مجرد مع و کرم سے اَنْسَاءٌ بمعنی مانوس ہونا۔ و اَنْسَاءٌ بمعنی نوجوان خاتون جمع اَنْسَاءٌ ہے۔ وفي القرون: اَنْس من جانب الطور نازًا۔ (یعنی موٹی نے جانب طور سے آگ کو دیکھا)۔

(۱۱) اَنْقَالَ: یہ جمع ہے ثقل کی بمعنی بوجھ، بھاری ہونا۔ بوجھل از کرم ثَقْلًا و ثَقَالَةً بمعنی گرانی و بوجھل ہونا، بھاری پن ہونا، حاملہ ہونا۔ يُقَالُ: اَنْقَلَتِ الْمَرْأَةُ اِى ثَقَلَتْ حَمْلَهَا فِى بَطْنِهَا یعنی عورت کی ولادت کا وقت قریب ہوا۔



وَكَانَ بَاقِعَةً فِيمَا يُقَالُ: ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا، وَهَلَمَّ جَرًّا، فَمَا يُعْرَفُ أَحَىٰ هُوَ فَيَتَوَقَّعُ، أَمْ أُوْدِعَ اللَّحْدَ الْبَلْفَعُ.

ترجمہ: اور وہ بڑا چالاک شخص تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے (مشہور ہے) تو چلا گیا وہ اس سے چپکے سے (میری ماں سے الگ ہو گیا) اور اب تک غائب ہے۔ پس نہیں معلوم کہ آیا وہ زندہ ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے (امید کی جائے) یا امانت رکھ دیا گیا ہے خالی قبر میں۔

(۱) بَاقِعَةً: یہ اَبْقَعَ کا مؤنث ہے مع سے بمعنی مختلف اللون ہونا یا ہوشیار و چالاک مرد کو بھی کہتے ہیں، جس کو کوئی فریب نہ دے سکے اس کی جمع بَوَاقِعٌ و بَقَعَانٌ ہیں۔ اور ”بَاقِعَةً“ میں تاء، مؤنث کیلئے نہیں بلکہ تاء مبالغہ کی ہے، اصل میں ”باقعة“ ایک چالاک پرندہ کو کہتے ہیں، جو پانی پیتے وقت دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اور ”اَبْقَعَ“ اس کو لے کر کہتے ہیں، جو سیاہ و سفید ہوتیز ہوشیار جانور بھی کہتے ہیں، پھر ہوشیار و چالاک شخص کیلئے استعمال ہونے لگا یا اس پرندے کو کہتے ہیں جو نہایت چالاک ہو۔

(۲) ظَعَنَ: (ف) ظَعَنًا، و ظَعُونًا بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا۔ مرتحقیقہ

(۳) سِرًّا: (بکسر السين) جمع اَسْرَارٌ بمعنی ہجید، راز۔ پوشیدہ باتیں۔ مرتحقیقہ

(۴) هَلَمَّ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر ای تعالٰ و اقبل اور اس میں ”هـ“ تشبیہ کیلئے ہے یہ اصل میں ”لَمْ من قولهم لَمْ اللّٰهُ

شعئہ، ای جمعہ کا نہ اراد لَمْ نفسک الینای اقرب۔ اور سیبویہ نے کہا کہ یہ غیر منصرف ہے بعض نے کہا کہ یہ منصرف ہے اور بنو تمیم اور اہل نجد اس کو یوں استعمال کرتے ہیں: هَلَمَّ، هَلَمَّا، هَلُمُوا، هَلُمِّي، هَلَمْنَا، هَلَمْنَ، هَلُمْنُ. وفي القرآن: هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ.

(۵) جَوًّا: یہ مصدر ہے نصر کا، بمعنی کھینچنا، جاری کرنا، اور "جَوْرَ الْكَلِمَةِ" یعنی کلمہ کو کسر دینا۔ یہاں یہ حال واقع ہے۔

(۶) حَيًّا: بمعنی زندہ اس کا مؤنث حَيَّةٌ ہے اور نسبت کے وقت حَيَوِيٌّ ہے، يقال: ارض حَيَّةٌ یعنی سرسبز زمین، اور "حَيًّا" کے معنی محلہ کے بھی ہیں۔ اور عرب کے قبیلوں میں سے ایک چھوٹا قبیلہ ہے۔ اس کی جمع احياء ہے۔

(۷) كَيْتَوْقَعُ: اس کا مصدر تَوْقَعُ ہے از تقاع بمعنی امید کرنا۔ اس میں بہتر یہ ہے کہ اسے منصوب پڑھا جائے کیونکہ جمہور کے نزدیک جواب نفی میں یہی قانون ہے۔

(۸) اُوْدِعُ: اس کا مصدر اِنْدَاعٌ ہے افعال سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی ودیعت و امانت رکھنا۔ وَدِعَ (ف) وَذَعَا. الوداع کرنا، چھوڑنا۔ مرتحقیقہ

(۹) اللِّحْدُ: (بالفتح والضم) بمعنی بظلی قبر، یعنی وہ قبر جو بجانب قبلت مشق ہو، اس کی جمع اَلْحَادُ وَالْحُوْدُ آتی ہیں، وفي الحديث: اللحد لنا والشق لغيرنا.

(۱۰) اَلْبَلْفَعُ: معنی خالی قبر یا خالی زمین اس کی جمع بَلْفَعٌ ہے اور "بَلْفَع" اہل میں چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ زمین جس میں گھاس وغیرہ نہ ہو یعنی خالی ہو۔



قَالَ أَبُو زَيْدٍ: فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ أَنَّهُ وَوَلَدِي، وَصَدَقْنِي عَنِ التَّعْرِفِ إِلَيْهِ صَفْرُ يَدِي، فَفَصَلْتُ عَنْهُ

بِكَيْدِ مَرَضِيَّةٍ.

ترجمہ:- کہا ابو زید نے پس جان لیا میں نے بسبب صحیح علامتوں کے بے شک کہ وہ میرا بچہ ہے اور باز رکھا مجھے اپنے تعارف کرانے سے، میری تنگی وقتا جی نے، پس جدا ہوا میں اس لڑکے سے اس حال میں کہ میرا جگر پارہ پارہ ہو رہا تھا۔

(۱) فَعَلِمْتُ: یہ عَلِمَ مصدر سے بمعنی جانا، سمع سے اور اسی سے علامات ہے جو جمع ہے علامت کی بمعنی نشانی و راستہ اور اس کی جمع عَلَامٌ بھی ہے اور سمع سے عَلَمٌ مصدر ہو تو معنی ہے اوپر کے ہونٹ کا پھٹا ہونا، اگر "عَلَمًا" مصدر ہو تو بمعنی جانا اور نصر و ضرب سے عَلَمًا بمعنی علامت لگانا، ضرب سے وَفِيهِ عَلِيًّا کا پھٹا ہوا ہونا۔

(۲) كَوَلَدِي: بمعنی السمو لود (بچہ) کی مذکر مؤنث واحد و جمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع وَلَدَانٌ، أَوْلَادٌ ہیں ضرب سے وَلَدًا بمعنی جنا، کبھی کبھی جمع بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۳) صَدَقْنِي: یہ صَدَقَ مصدر سے بمعنی پھیرنا، روکنا و باز رکھنا۔ از نصر و ضرب اس کے مصدر صَدَقْنَا وَصُنُوفًا ہیں، اگر اس کا صلہ

”عن“ ہو تو معنی ہے اعراض کرنا، روکنا، منع کرنا۔ وفي القرآن: وسنجزى الذين يصدفون عن آياتنا.

(۴) اَلتَّعْرِفُ: مصدر ہے تفعل کا بمعنی پہچانا، يقال تعرف الضالة اس نے گمشدہ کو تلاش کر لیا۔ وتعرف بفلان یعنی وہ آشنا ہوا۔ وتعرف اليه جبکہ اس نے واقف کر لیا۔ مرتقیہ

(۵) صَفْرٌ: (بفتح الصاد و کسر ہا و ضمها) بمعنی خالی، جمع أَصْفَارٌ، يُقَالُ بَيَّتَ صِفْرًا مِنَ الْمَتَاعِ یعنی گھر سامان سے خالی ہے، اور صفر الید سے مراد خالی ہاتھ ہے اسکے مصدر صَفْرًا و صَفُورًا (س) سے خالی ہونا اور ضرب سے صَفْرًا بمعنی سیٹی بجانا۔ اور صَفْرًا قاعل ہے صدف فعل کا۔

(۶) يَدٌ: ہاتھ، ہتھیلی ثنیۃ يَدَانِ جمع أَيَدِي، يُدِي جمع الجمع أَيَادِي اور ”ایادی“ کا استعمال اکثر نعمت کیلئے ہوتا ہے اور ”الایدی“ کی جمع ”الایدین“ بھی آتی ہے اور اس کا لام کلمہ محذوف ہے۔

(۷) فَصَلْتُ: یہ فصل مصدر ہے ضرب سے بمعنی جدا کرنا، جدا ہونا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) بَكَبِدٌ: (بفتح الكاف و کسر ہا، او بفتح الكاف و کسر الباء) بمعنی جگر، کلیجہ۔ جمع أَكْبَادٌ وَ كَبُودٌ (ن، ض) سے بمعنی جگر پر مارنا، اور سمع سے مرض جگر میں مبتلا ہونا۔ اور الْكَبِدُ (یعنی بفتح الاول و کسر الثانی) معنی جگر، دل، کلیجہ وغیرہ، اور یہاں ”بکید“ حال ہے فَصَلْتُ کی ضمیر سے۔

(۹) مَرَضُوضَةٌ: بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونا، ای مَذْقُوقَةٌ. رَضَّ (ن) رَضًا بمعنی پارہ پارہ ہونا، یا کر دینا، کوٹنا، توڑنا۔ ومنه فی الحدیث: إِنَّ يَهُودِيَّارَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ.



وَدُمُوعٌ مَفْضُوضَةٌ. فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ، بِأَعْجَبَ مِنْ هَذَا الْعَجَابِ إِفْقَلْنَا: لَا وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ، فَقَالَ: أَتَيْتُهَا فِي عَجَائِبِ الْإِتِّفَاقِ، وَخَلِدٌ وَهَابُطُونَ الْأُورَاقِ.

ترجمہ:- اور میرے آنسو بہ رہے تھے، پس کیا سنا ہے تم نے اے عقلمندو! اس سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ!، پس ہم نے کہا، نہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے پاس کتاب (لوح محفوظ) کا علم پس کہا ابو زید نے لکھو تم اس قصہ کو عجائب الاتفاق میں اور ہمیشہ رکھو تم اس واقعہ کو بطون اور اوراق میں (کاغذ وغیرہ میں)۔

(۱) دُمُوعٌ: یہ دَمْعٌ کی جمع ہے بمعنی آنسو، دَمِعَ (س) دَمَعًا آنسو بہانا، اور نَحَّ سے دَمَعًا بمعنی آنسو آنا، اور دَمْعَةٌ، ایک قطرہ آنسو ”مدمع“ آنسو بہنے کی جگہ مجازاً آنکھ جمع مَدَامِعُ ہے۔

(۲) مَفْضُوضَةٌ: (ای مصبوبة) یہ فَضٌّ سے ماخوذ ہے، فَضَّ (ن) فَضًّا بمعنی آنسو بہانا، توڑنا۔ اور یہاں ”فض الدموع“ سے مراد آنسو بہانا ہے۔ اور اس کے معنی متفرق کرنا، تقسیم کرنے کے بھی آتے ہیں۔ کما فی التنزیل: لَا انْفِصَامَ مِنْ حَوْلِكَ أَي تَفَرَّقُوا.

(۳) أُولَى: أُولُو، یہ ذُو کی جمع من غیر لفظہ، اس کا واحد ذات ہے اس کی جمع أُولَاتُ آتی ہے۔ يُقَالُ: جَاءَ نِسِي أُولُو الْعِلْمِ وَأُولَاتُ

الفصل. فی القرآن: اولوا باس شدید.

(۴) الْبَابُ: یہ جمع ہے لُبُّ کی بمعنی خالص عقل اور ہر چیز کا خالص، عمدہ، تیز عقل۔ لَبَّ (ن) لَبَّائِکَ اَلنَّاسِ، قیام کرنا، ضرب و سح سے لَبَّاءُ و لَبَّاءِةٌ بمعنی صاحب عقل ہونا، و تیز عقل ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مگر یہ صورت نادر ہے اور ”لَبَّیْبٌ“ صفت ہے یعنی عقلمند، دانشمند جمع الْبَبَّاءُ ہے۔ اور ”لَبُّ“ اصل میں ہڈی کے گودے کو کہتے ہیں کیونکہ زندگی کا مدار بھی اسی پر ہے اس کے بعد عقل کو بھی کہنے لگے، کما فی التنزیل: و ما یذکر الا اولوا الباب.

(۵) الْعُجَابُ: یعنی ہر وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، یا حد سے زیادہ تعجب کیا جائے، اَعْجَبُ سب سے زیادہ تعجب خیز، صیغہ اسم تفضیل ہے جمع سے عَجَبٌ کی جمع عَجَابٌ یہ عَجِیْبَةٌ کی جمع بھی ہے اور عَجَابٌ و عَجِبٌ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور ”باعجب“ یہ صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے ای بخیر اعجب اس میں ”ب“ زائدہ ہے۔

(۶) عَلِمُ الْكِتَابِ: (ہو القرآن المجید و اللوح المحفوظ) سے مراد یا قرآن مجید یا اللوح محفوظ ہے اور ”ومن عنده علم الكتاب“ میں واؤ قسمیہ ہے۔

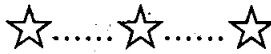
(۷) اُتْبُوْهَا: ای اکتبوا، ثُبَّتْ (ن) ثَبَاتًا و ثُبُوْتًا بمعنی لکھنا، ثابت کرنا، مستحق کرنا وغیرہ ہے اور یہاں ”ھا“ ضمیر ماقبل واقعہ کی طرف راجع ہے۔

(۸) اِلْتِفَاقٌ: یہ مصدر ہے اِتِّعَالَ كَا مَجْرَدٍ حَسْبٍ سے وَفَقًا بمعنی موافقت کرنا، موافق ہونا اور ”واقعة العجائب فی الاتفاق“ ایک کتاب کا نام ہے جس میں عجائبات لکھے جاتے ہیں، یہاں لفظی معنی مراد ہے۔

(۹) خَلَدُوْهَا: یہ تَخْلِيْدٌ مصدر تَفْعِيْلٍ سے بمعنی ہمیشہ کیلئے رکھنا، اس کا مجر د نھر سے ہے ای خَلَدَ (ن) خَلُوْدًا و خُلْدًا. باقی رہنا اور یہ کنایہ ہے تحریر کرنے و حفظ کرنے سے بمعنی ہمیشہ رہنا اور اخلاص متعدی ہے کما فی التنزیل: اِیْحَسِبُ اَنْ مَّالَهُ اِخْلَدَهُ.

(۱۰) بَطُوْنٌ: یہ بَطْنٌ کی جمع ہے بمعنی پیٹ اور ہر خالی چیز کو بھی کہتے ہیں باب سح و کرم سے پوشیدہ ہونا اس کی جمع اَبْطُنٌ و بَطَانٌ بھی ہیں. بَطْنٌ سح سے عظیم البطن ہونا۔

(۱۱) الْاَوْرَاقُ: یہ ورق کی جمع ہے بمعنی پتے جیسے ورق الشجر از ضرب و رَفًا پتے نکلنا یا پتے چننا، جھاڑنا، توڑنا اس کا واحد وَرَقَةٌ ہے۔



فَمَا سَيَّرَ مَثَلَهَا فِي الْاَفَاقِ. فَاَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَاَسَاوَدَهَا، وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰی مَاسِرَدَّهَا. ثُمَّ اسْتَبَطْنَا عَنْ مُرْتَاةٍ.

ترجمہ:- پس نہیں مشہوا ہوا ایسا واقعہ جہاں بھر میں، پس ہم دوات اور قلم لائے اور لکھا، ہم نے اس قصہ کو جس طرح اس نے بیان کیا تھا، پھر ہم نے اس کا اندرونی حال معلوم کیا، اس کی رائے سے (اس کے لڑکے سے ملنے کے بارے میں رائے طلب کی)

(۱) سَيَّرَ: ماضی مجہول از تَفْعِيْلٍ مصدر تَسْيِيْرٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، اور ضرب سے سَيَّرٌ سفر کرنا، سیر کرنا اور یہ سَارِيْسِيْرٌ (ض) سَيَّرًا کا

متعدی ہے کما قال شیخ الادب ”یعنی تفعیل سے متعدی اور ضرب سے لازمی ہے۔

(۲) مِثْلُهَا: مثل، نظیر، شبہ، مشابہ جمع اَمْثَالٌ یہ مذکر مؤنث، واحد، ثثنیہ جمع کیلئے آتا ہے۔

(۳) اَلْفَاقُ: یہ جمع ہے اَفُقٌ کی بمعنی دنیا، کنارہ آسمان، اطراف، ہواؤں کے چلنے کی جگہ اور اَفُقُ کے اندر دو لغات ہیں (۱) بضم الفاء

(ب) بسکون الفاء۔ مرتحقیقہ

(۴) فَاحْضَرْنَا: یہ اِحْضَارٌ مصدر سے از افعال بمعنی حاضر کرنا، اور مجرد نصر سے حُضُورٌ او حَضَارَةٌ بمعنی حاضر ہونا۔

(۵) اَلدَّوَاةُ: اس کی جمع دَوَابَاتٌ، دَوِيٌّ، دَوِيٌّ وَ دَوِيَّاتٌ ہیں بمعنی دوات، ای ہی مایکتب منہ یعنی وہ برتن جس میں لکھنے کیلئے سیاہی رکھی جاتی ہے اور اس کی اصل مَدَاوَاةٌ ہے جو بمعنی علاج معلوم ہوتی ہے اور مناسبت ظاہر ہے کہ دوات میں جو سیاہ چیز موجود ہے وہ مشابہ مرض ہے۔ اور دَوِيٌّ يَدْوِي (ض) سے سرایت کرنا، اور سَمَّعٌ سے بیمار ہونا۔ دَوَايَةُ مصدر ہے۔

(۶) اِسْوَادُهَا: یہ اَسْوَدَةٌ کی جمع ہے بمعنی سیاہ سانپ اور اَسْوَدَةٌ جمع ہے سَوَادٌ کی بمعنی سیاہ سانپ، لیکن یہاں مراد قلم ہے کیونکہ قلم بھی لکھنے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ”سَوَادُ الْعَسْكَرِ“ سے ہے یعنی وہ آلات حرب جو لشکروں کے پاس ہوتے ہیں باب سَمَّعٌ سے سَوَادٌ مصدر بمعنی کالا ہونا، سیاہ ہونا یا یہ ”اَسَاوِدٌ“ جمع ہے اَسْوَدٌ کی بمعنی سیاہ سانپ یہاں پر مراد قلم ہے جو مثل سانپ کے سیاہ ہوتا ہے۔

(۷) اِرْقَنْنَا: یہ اِرْقَانٌ مصدر سے بمعنی نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا، نقطہ لگانا، صاحب اساس الحکمت کے نزدیک اس کے اصلی معنی ہے نقش کرنا۔

(۸) اَلْحِكَايَةُ: مصدر ہے از ضرب کسی سے بات نقل کرنا، وحکی الخبر جب کہ وہ بیان کرے۔ مرتحقیقہ

(۹) سَرَدَهَا: (ای تابع ذکرہا) یہ سَرَدٌ مصدر سے از ضرب بمعنی پے در پے تکلم کرنا، اور نصر سے متابعت کرنا، جلدی کرنا۔ یہاں مراد تکلم ہے۔ کما فی الحدیث فی کلامہ ﷺ: لم یکن یسرُدُ الحدیث سَرَدًا۔

(۱۰) اِسْتَبْطَنَاهُ: یہ اِسْتَبْطَانٌ ہے ای سألناه وطلبناه منہ معرفة باطنہ۔ اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے گویا ہم نے اس سے پیٹ کی بات پوچھی، یطِن سے ماخوذ ہے بمعنی باطن کا حال معلوم کرنا، مشورہ لینا۔ ای طلب مافی بطنہ۔

(۱۱) مُرْتَاةٌ: ای رایۃ و غرضہ یعنی غور و تدبر کیا۔ اس کا مادہ ”رأی“ ہے بمعنی رائے، غرض، مدعا، یہ اصل میں ”مُرْتَاةٌ“ تھا ہمزہ بقاعدہ حذف کر دیا اور یاء کو تخفیفاً حذف کر دیا ہے مصدر یہی ہے اِسْتَبْطَانٌ سے اور اس میں ”ة“ ضمیر ابو زید کی طرف راجع ہے۔



فِي اِسْتِصْمَامِ فَتَاهُ، فَقَالَ: اِذَا اُنْقَلَّ رُذُنِي، خَفَّ عَلَيَّ اَنْ اُكْفَلَ اِبْنِي، فَقُلْنَا: اِنْ كَانَ يَكْفِيكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ، اَلْفَنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ.

ترجمہ: اس لڑکے سے ملنے کے بارے میں، پس جبکہ میری آستین بھاری ہو جائیگی (مالدار ہو جاؤنگا) آسان ہو جائے گی مجھ پر

میرے لڑکے کی کفالت، تو کہا ہم نے اگر کافی ہو تجھ کو بقدر نصاب مال، جمع کر دیتے ہیں ہم اس کو فی الحال (یعنی ابھی)۔

(۱) اِسْتِضْمَامٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے ماخوذ ”ضَمَّ“ سے ہے بمعنی ضم کرنا، جمع کرنا، طلب کرنا ضَمَّ (ض) ضَمَّ جَمْعُ كَرْنَا، ملانا۔ اس میں ”س، ت“ مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے یعنی ضم کو طلب کرنا۔

(۲) فِتْنَاهُ: فِتْنَى، نوجوان، غلام، بچی، اس کا شنیہ فِتْوَانٍ ہے جمع فِتْيَانٌ وَفِتْيَانٌ، فِتْنَةٌ بمعنی نوجوان لڑکی جمع فِتْيَاتٌ آتی ہے مع جوان ہونا، طاقتور ہونا۔

(۳) نَقُلٌ: کرم سے بمعنی ثقیل ہونا، بھاری و بوجھل ہونا، اور یہاں ”ثقل زُدنہ“ سے مراد مال کی کثرت ہے یعنی مالدار ہونا۔ مرتحیہ (۳) زُذْنِي: زُذْنٌ، آستین کا اگلہ حصہ یا آستین کا کشادہ حصہ، یا پوری آستین جمع اَرَادَنٌ، اَرْدَانٌ وَ اَرْدِيَّةٌ ہیں یہاں مجازاً کل آستین مراد ہے کیونکہ اہل عرب آستین میں دراہم و دنانیر رکھا کرتے تھے، اسلئے ”ثقل زُذْنِي“ فرمایا۔ اور ”كُمَّ“ کا معنی پوری آستین ہے مگر مجازاً اگلہ حصہ مراد لیتے ہیں۔ زُذْنٌ (ض) رُذْنَا. آستین لگانا۔ الرُذْنُ: قیل۔ هو مقدم الكم و قیل اسفل الكم و قیل هو الكم كله۔ لیکن اس کے مشہور معنی آستین کے اندر جیب کے ہیں کیونکہ اہل عرب اس میں دراہم دنانیر رکھتے تھے۔

(۵) خَفٌ: (ض) خَفًا، خِفَةً، خِفَةً مصدر ہیں بمعنی خفیف ہونا، ہلکا ہونا۔ (ض) خَفَّ الثقل خفیف کی جمع خِفَافٌ ہے۔ کما فی التنزیل: اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا اور یہاں خَفٌ جواب ہے ”اذا“ کا۔

(۶) اَكْفَلٌ: مضارع واحد متکلم، كَفَّلَ (ن، ض، س، ك) كَفَّلًا وَ كَفُولًا وَ كِفَالَةً بمعنی ضامن ہونا، کفیل ذمہ دار ہونا، یا اپنی ذمہ داری میں لینا، تفویض کرنا۔ فی التنزیل: و کفلہا زکریا۔

(۷) نِصَابٌ: بروزن فِعَالٌ بمعنی مفعول یعنی مقرر کیا ہوا، نیز اس جانور کو بھی کہتے ہیں جس کو سامنے کھڑا کر کے نشانہ بازی کی جائے اسی سے تشبیہ دیکر ہر اس چیز کو کہنے لگے جو کسی کام کیلئے مقرر کی گئی ہو۔ اور شریعت میں نصاب مال کی وہ مقدار ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو، جیسے دو سو درہم، یا بیس مشقال سونا یا پانچ اونٹ ہوں اس کی جمع نِصَابٌ ہے۔

(۸) اَلْمَالُ: مال و دولت جمع اَمْوَالٌ یہ مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اور اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے جیسے اونٹ، بکری وغیرہ مَلٌّ (ف) مَلًّا لَا اُكْتَانًا، بے چین ہونا۔ اور نصر و ضرب سے مَيْلًا بمعنی مائل ہونا۔ و فی القرآن: اَلْمَالُ وَ اَلْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔

(۹) اَلْفَسَاةُ: مصدر تالیف ہے تفعیل سے جمع کرنا، تالیف کرنا، مجرد مع سے الفت کرنا، محبت کرنا، اور افعال سے بھی آتا ہے مصدر ایلاف ہے بمعنی محبت کرنا، الفت کرنا۔ کما فی القرآن: لا یللف قریبش۔

(۱۰) اَلْحَالُ: اس کی جمع اَحْوَالٌ وَ اَحْوَالَةٌ ہے۔ حَالٌ (ن) حَمُولًا وَ حَمُولًا یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا، اور حال خود بھی جمع ہے حَالَةٌ کی اور یہ مشتق حَوْلٌ سے ہے۔

(۹) الصُّنْعُ: بمعنی احسان، صَنَعَ (ف) صُنْعًا، وَصُنْعًا مَصْدَرٌ هِيَ اَوْرِيهَا "الصُّنْعُ" یا تَوْ مَفْعُولٌ هِيَ شُكْرُ فَعْلٍ كَمَا يَجْرُدُ هِيَ، تَوَّاسٍ قَتَّ يَهْ مَشَارَالِيَهْ۔



وَاسْتَنْفَذَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ، حَتَّى اَنَّا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاسْتَقَلْنَا الطَّوْلَ. ثُمَّ اِنَّهٗ نَشْرَمِنْ وَشَى سَمْرٍ، مَا اَزْرَى بِالْحَبْرِ.

جہ: اور بہت خرچ کیا اس نے ہماری تعریف میں (حتی الوسع) یہاں تک کہ طویل سمجھا ہم نے اس کے قول (تعریف) کو اور بہت کم سمجھا ہم نے اپنی بخشش و احسان کو، پھر جبکہ وہ رنگ برنگ کے مختلف قصے سنانے لگا، جس نے حقیر کر دیا تھا یعنی چادروں کو۔
(۱) اسْتَنْفَذَ: یہ اسْتَنْفَادٌ مَصْدَرٌ سے اسْتَفْعَالٌ بمعنی اپنی طاقت کو خرچ کرنا، تمام طاقت صرف کر دینا۔ اس میں "س" بہت "مبالغہ کیلئے ہے، نئی بہت زیادہ ختم کر دینا۔ مجرد مع سے نَفَذَ (س) نَفَذًا وَنَفَادًا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہونا یا فنا ہونا۔

(۲) الْوُسْعُ: (بالحرکات الثلاثة بالواو) معنی طاقت. وَسِعَ (س، ح) وَسِعًا، وَسِعًا، وَسِعَةً مَصْدَرٌ هِيَ بِمَعْنَى كَثْرَتِهَا، اَوْرُكْرَمٌ سَعَةً كَشَادَهٗ هَوْنًا، وَسِعٌ هَوْنًا. كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَسِعَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمًا.

(۳) اسْتَطَلْنَا: یہ اسْتِطَالَةٌ مَصْدَرٌ سے بمعنی طویل سمجھنا یہ طویل سے مشتق ہے بمعنی طویل ہونا، اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے۔
(۴) اسْتَقَلْنَا: یہ اسْتِقْلَالٌ مَصْدَرٌ سے بمعنی قلیل سمجھنا، اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے، قَلَّ (ض) قَلًّا، قَلًّا، وَقَلَّةٌ بِمَعْنَى كَمِّ هَوْنًا۔ اَوْرِيهَا هِيَ س، ت" ظن کیلئے ہے۔

(۵) الطَّوْلُ: (بفتح الطاء) بمعنی احسان، زیادہ دینا، بزرگی عطاء کرنا، قدرت غنا اور فضل کے بھی آتے ہیں۔ مجرد طال (ن) طَوَّلًا اَوْرَا زَ، بَلَدًا كَرْنَا۔ يِهَاءِ "الطَّوْلُ" فِي التَّوْلَامِ غَوْضٌ مَضَافٌ اِلَيْهٖ هِيَ۔

(۶) وَشَى: بمعنی منقوش، منقش کرنا، اور رنگ برنگے کپڑے، اس کی جمع و شَاءَ ہے اور اس کے معنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا وغیرہ اور ہاں "وشی السمر" بیان مقدم کیا گیا ہے اور یہ مفعول بھی آتا ہے یہاں ایسا ہی ہے۔ ای اضافة الصفة الى الموصوف ای سمر الموشى. وَشَى (ض) وَشِيًا وَشِيَةً بمعنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا یا عمدہ قسم کے رنگوں سے رنگنا۔

(۷) السَّمْرُ: قصہ، کہانی، رات کو باتیں سنانے والا اس کی جمع اَسْمَارٌ ہے اس کے معنی رات کی تاریکی اور رات کو باتیں کرنے والوں کی لس کے بھی آتے ہیں۔

(۸) اَزْرَى: یہ اَزْرَاءٌ مَصْدَرٌ سے اَزْرَاعٌ بمعنی عیب لگانا، عتاب کرنا اور ضرب سے بھی آتا ہے۔ زَرَّيْنَا اَوْرٍ "مما ازرى" یہ مفعول ہے، نَشْرٌ لُ كَا۔ كَمَا قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ: لَوْلَا الشُّعْرُ بِالْعِلْمَاءِ يَزْرَى = لَكُنْتَ الْيَوْمَ اَشْعَرًا مِّنْ لَّبِيدٍ

(۹) الْحَبْرُ: (بکسر الحاء) یہ حُبْرَةٌ يَابِحِرَةٌ کی جمع ہے اس کی جمع حَبْرٌ وَحَبْرَاتٌ بھی آتی ہیں بمعنی ایک قسم کی پھول دار چادر، یعنی چادر۔



إِلَى أَنْ أَظْلَ التَّنْوِيرُ، وَجَسَرَ الصُّبْحَ الْمُنِيرُ، فَقَضَيْنَاهَا لَيْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا، إِلَى أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا.

ترجمہ:- یہاں تک کہ سایہ ڈالاروشنی نے اور صبح کا اجالا ظاہر ہونے لگا، پس گزارا ہم نے اس رات کو کہ غائب تھے جس کے مکروہات (جھوٹ وغیرہ سے پاک تھی) یہاں تک کہ سفید ہو گئے اس کے بال۔

(۱) أَظْلٌ: یہ اِظْلَالٌ مصدر سے بمعنی سایہ دار ہونا، سایہ ڈالنا، قریب ہونا۔ مجرد صبح سے ہے، یہ ظِلٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی سایہ۔ فی القرآن: وَظَلَّلْنَا عَلَيْكَ الْغَمَامَ. مرتحقیقہ.

(۲) التَّنْوِيرُ: تفعیل مصدر سے بمعنی منور کرنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہ ”نُورٌ“ سے مشتق ہے بمعنی روشنی مجرد نضر سے، وفی الحدیث: إِنَّهُ نُورٌ بِالْفَجْرِ أَوْ ”إِنَارٌ“ بھی لازمی و متعدی ہے۔ فی التنزیل: اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

(۳) جَسَرَ: جَسْرٌ (ن) جَسْرٌ أَوْ جُسُورًا بمعنی ظاہر ہونا، پھٹ جانا۔ کما یقال: جَسَرَ الصُّبْحُ صَبْحًا ظَاهِرًا يَطْلُوعُ هَوْنًا، اور صبح سے اس کا معنی ہے کھانسی ہو جانا۔

(۴) الْمُنِيرُ: اس کا مصدر اِنَارَةٌ ہے افعال سے، روشن کرنا، یاروشن ہونے والا۔ اور اصل عبارت یوں ہے: مَا زَالَ سَائِرًا إِلَى أَنْ أَظْلَ التَّنْوِيرُ: یہ بھی ”نُورٌ“ سے مشتق ہے یعنی روشنی، بقول بعض ”نور“ اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوت باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے، اور اسی کے واسطے سے مبصرات کا ادراک کرتی ہے۔

(۵) لَيْلَةٌ: معنی رات اور لَيْلٌ تو ”نَهَارٌ“ کے مقابل ہے اور ”لَيْلَةٌ“ یہ يَوْمٌ کے مد مقابل ہے، اور لَيْلٌ واحد ہے مگر یہ معنی میں جمع کے ہے، اور لَيْلٌ کا واحد ”لَيْلَةٌ“ ہے جیسے تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ہے، اور ”لَيْلٌ“ یہ مذکر مؤنث دونوں میں مستعمل ہے، اور لَيْلٌ کی جمع لَيْالٍ ہے اور اس میں یاء کی زیادتی خلاف قیاس ہے اس کی جمع لَيْالٍ بھی کہی گئی ہے۔

(۶) فَقَضَيْنَا: (ای اتممنها) یہ تَقْضِيَةٌ مصدر سے اس تفعیل بمعنی پورا کرنا، اس میں ضمیر مبہم ہے اس کا مرجع نہیں ہے اور ”لَيْلَةٌ“ اس مبہم کا بیان ہے۔

(۷) غَابَتْ: یہ غَابَ (ض) غَيْبًا، غَيْبَةً، غِيَابًا، غُيُوبًا، مَغْيِبًا مصادر ہیں بمعنی غائب ہونا، مخفی ہونا، جدا ہونا، دور ہونا۔ نیز غَيْبَةٌ بمعنی غیبت کرنا۔ قدمر تحقیقہ

(۸) شَوَائِبُ: یہ شَائِبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سفید ہونا، بوڑھا ہونا، شَابَ (ض) شَيْبًا بمعنی بوڑھا ہونا اور نضر سے شَوَابًا، آمیزش کرنا، اور ”شَوَائِبُ“ یہ جمع ہے شَائِبَةٍ کی یعنی وہ چیز جو خالص نہ ہو اور اس میں کوئی چیز مل جاتی ہے، تو اس کو شَوَائِبُ وَشَيْبٌ کہتے ہیں اور اس کے معنی رنج و حوادث کے بھی آتے ہیں۔

(۹) ذَوَائِبُهَا: (ای ضفائرها، وہی مقدم شعر الرأس) یہ ذَوَائِبُ کی جمع ہے بمعنی پیشانی کے بال۔ سر کے اگلے حصہ کے بال (گیسو) اور تلوار کا علاقہ نمہ۔ مراد ظہور صبح ہے۔



وَكَمَّلَ سَعُودَهَا، إِلَى أَنْ انْفَطَرَ عُوْدُهَا. وَلَمَّا دَوَّرَ قَرْنُ الْغَزَالَةِ، وَطَمَرَ طُمُورَ الْغَزَالَةِ.

ترجمہ:- اور کامل ہو گئی نیک بنتی اس کی، یہاں تک کہ پھٹنے لگی صبح کی لکڑی (صبح ہونے لگی) یا ستون شب مراد ہے) پس جبکہ آفتاب کا کنارہ طلوع ہوا، اور ہر نیوں کی طرح چھلانگ لگا کر کہنے لگا۔ (یا کودا وہ مانند کودنے ہرنی کے)۔

(۱) كَمَّلَ: بمعنی کامل ہونا، تمام ہونا، پورا ہونا۔ كَمَّلَ (ك، ن، س) كَمَلًا وَكُمُولًا مصدر ہیں اور یہاں ”کمل“ عطف ہے ”غابۃ“ پر اور صفت ہے ”لیلۃ“ کی۔ وفي القرآن: اليوم اكملت لكم دينكم. قدمر۔

(۲) سَعُودًا: مصدر ہے فتح سے بمعنی نیک بخت یا بابرکت ہونا۔ اور یہ ”فحس“ کی ضد ہے۔

(۳) انْفَطَرَ: یہ انْفِطَارٌ مصدر سے از انفعال بمعنی پھٹ جانا، شق ہو جانا. فَطَرَ (ض، ن) فَطْرًا پھاڑنا، چیرنا۔ اختراع کیا، گھڑا، شروع کیا اور ”انفطار عود“ کے معنی ہے درخت کی شاخ سے شاخ کا ٹکنا، لیکن یہاں پر بیاض صبح مراد ہے۔ فی القرآن: اذا السماء انفطرت.

(۴) عُوْدًا: لکڑی جمع اَعْوَادٌ، وَعِيدَانٌ، وَأَعْوُدٌ ہیں اور بعض نسخوں میں یہاں ”عُمُودًا“ ہے جو جمع ہے عمد کی بمعنی ستون اور عود کے معنی کٹی ہوئی ٹہنی کے بھی آتے ہیں، اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کے بھی آتے ہیں یہاں پر صبح کی سفیدی و روشنی مراد ہے۔ عُوْدٌ اور عُصْنٌ کا فرق گزر چکا ہے۔

(۵) ذَرًّا: یہ نصر سے ذُرًّا، ذُرُورًا مصدر ہیں بمعنی طلوع ہونا، چمکنا۔ مرتحیقہ

(۶) قَرْنٌ: زمانہ، کنارہ جمع قُرُونٌ وَقُرَانٌ ہیں اور ”قَرْنٌ“ کنارہ یا سینگ کو بھی کہتے ہیں، اور قرن الشمس سے مراد سورج کا وہ حصہ جو سب سے پہلے ظاہر ہو، آفتاب کی پہلی شعاع کو بھی کہتے ہیں اور ”قرن“ سو سال کا وقفہ، ایک زمانہ کے لوگ اور ایک گروہ کے بعد ایک گروہ۔ اور افعال سے اقتبان بمعنی ملنا۔ قَرْنَا (ن) ملانا۔

(۷) غَزَالَةٌ: یہ غَزَالٌ کا مؤنث ہے، طلوع کے وقت سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے، لہذا غربت الغزالیۃ کہنا جائز نہیں، اور ”غزالیۃ“ ہرنی کو بھی کہتے ہیں۔ اور ”قرن الغزالیۃ“ سے مراد چڑھتا ہوا سورج، اَوَّلٌ مَا يَدُومُنِ الشَّمْسِ. غَزَوْلٌ (ض) غَزْلًا کاتنا، غَزْلٌ (س) غَزْلًا عورتوں سے بات چیت کرنا۔

(۸) طَمَرَ: کودنا، چھلانگ لگانا، دن کرنا، چھپانا، نصر و تفعیل سے بمعنی دن کرنا۔ طَمَرَ (ض) طَمْرًا، طَمْرًا، طَمَارًا وَطَمَرَ اَنَا مصدر ہیں بمعنی کودنا، خواہ نیچے اوپر ہو یا اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔ اور ”طَمْرٌ“ پرانا کپڑا، جمع اَطْمَارٌ وَطُومَارٌ ہیں یا کاغذ و کپڑے وغیرہ کا رول۔

(۹) الْغَزَالَةُ: ہرن کے بچے کو کہتے ہیں یا ہرن کو۔ و اعلم ان اول ما يولد الظبي فهو طللٌ، ثم خشفٌ، وورشاءٌ، ثم غزالٌ وشادنٌ، ثم شصرٌ، ثم جدعٌ، ثم نئی الی ان يموت۔ (والتفصیل فی افاضات، ص: ۱۷۵)



وَقَالَ: اِنْهَضْ بِالنَّبْضِ الصَّلَاتِ، وَلِنَسْتَبِضُ الْاِحَالَاتِ، فَقَدْ اسْتَطَارَتْ صُدُوعُ كَبِدِي، مِنْ الْحَبِينِ

إِلَى وَكَلِدِي.

ترجمہ: اور کہا کہ اٹھ تو ہمارے ساتھ تا کہ قبضہ میں لیں ہم بخششوں کو اور نقد کریں ہم حوالہ جات کو (وعدہ شدہ رقموں کو نقد لے لیں) اسلئے کہ تحقیق کہ اڑ گئے ہیں میرے کلیجے کے نکلنے، شوق ملاقات سے اپنے بچے کی طرف (میرادل بچے کے شوق ملاقات میں پراگندہ ہو گیا)۔

(۱) اِنْهَضُّ: اس کا مصدر "نُهَضُّ" ہے از فتح بمعنی کھڑا ہونا، اُنْهَضْنَا: قدم

(۲) اِنْقَبَضُّ: یہ "قَبْضٌ" مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو ہاتھ سے قبضہ کرنا، یا ہاتھ سے پکڑنا۔ از ضرب، قدم

(۳) اَلْصَّلَاتُ: یہ "صَلَّةٌ" کی جمع ہے بمعنی عطیہ و احسان اور انعام کے ہیں، ای مایوصل بہ الانسان.

(۴) اَلنَّصِصُ: یہ اِسْتِنَصَاضٌ مصدر سے بمعنی تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرنا، یہ "نَصٌّ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی درہم و دینار کے ہیں، نَصٌّ (ض) نَضُّضًا بمعنی نقد کرنا یا نقد حاصل کرنا، نقد ہونا، نقد کر لینا۔

(۵) اِلْاِحَالَاتُ: یہ "اِحَالَةٌ" کی جمع ہے بمعنی حوالہ کرنا، یا وہ دین یا قرض جو کسی دوسرے پر ڈال دیا جائے، اب مطلق دین کو کہنے لگے۔ اور یہاں "اِحَالَاتٌ" مفعول کے معنی میں ہے یعنی حوالہ کیا گیا۔

(۶) اِسْتِطَارَاتٌ: یہ اِسْتِطَارَةٌ مصدر سے بمعنی اڑ جانا، منتشر ہو جانا، متفرق ہو جانا۔ اس میں "س" ت، مبالغہ کیلئے ہے، یہ "طَبِيرٌ" سے مشتق ہے، طَارَ (ض) طَبِيرًا، طَبِيرَانًا. اُڑنا۔ اور یہاں "فقد استطارت" میں فاء تعلیلیہ ہے۔

(۷) صُدُوعٌ: یہ "صَدْعٌ" کی جمع ہے بمعنی شکاف، ٹکڑا، اور (بکسر الصاد) معنی ہے آدمیوں کی جماعت۔ قدم

(۸) كَبَدٌ: اس میں تین لغات ہیں، (بکسر الباء و فتحها و ضمها) بمعنی جگر، کلیجہ، یہ مذکر مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے، جمع اَكْبَادٌ، كُبُودٌ ہیں اور "كَبَدٌ" کے معنی اندرون، پہلو، اور وسط شے اور معظم شے کے بھی آتے ہیں۔

(۹) اَلْحَيْنِینُ: ای حینینی شدۃ اشتیاق یعنی شوق سے رونا، حَنَّ (ض) حَنِینًا و حَنَّانًا بمعنی شوق ملاقات۔ یا "حَیْنِینٌ" کے معنی ہے آواز کا نکالنا، بالخصوص وجد و طرب یا غم و اندوہ میں۔

(۱۰) وُلْدٌ: (محرکۃ) لڑکا، یہ مذکر مؤنث واحد جمع ثننیہ سب کیلئے مستعمل ہے، یہ لفظاً مذکر ہے، کبھی اس کی جمع اولاد آتی ہے، اور "وُلْدٌ" (بضم الواو) اور "وُلْدٌ" (بکسر الواو) جمع وُلْدَانٌ، اولاد آتی ہیں۔



فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ، حَتَّى سَنَيْتُ نَجَاحَهُ؛ فَحَيِّنَ أَحْرَزَ الْعَيْنَ فِي صُرْتِهِ، بَرَقَتْ أَسَارِيرُ مَسْرَتِهِ.

ترجمہ: پس ملایا میں نے اس کے بازو کو (اس کی مدد کی) یہاں تک آسان کر دیا میں نے اس کی کامیابی کو (اس کی حاجت پوری کر دی) پس جس وقت جمع کر لیا اس نے سونے کو اپنی تھیلی میں (مال کو جھولی میں بھر لیا) تو چمکنے لگے خوشی کے آثار اس کے چہرے پر۔

(۱) وَصَلْتُ: یہ "صَلَّةٌ" سے ماخوذ ہے، وَصَلَ (ض) وَصَلًا، صَلَّةٌ مصدر ہیں بمعنی ملنا، ملانا، مدد کرنا، صلہ رچی کرنا۔ قدم

(۲) جَنَاحَهُ: (بفتح الجیم) بمعنی پرندہ کے بازو، پر کے ہیں، اور انسان کے جناح، ہاتھ، بغل، بازو اور پہلو وغیرہ ہیں، جمع اَجْنِحَةٌ وَ اَجْنِحٌ ہیں اور جُنَاحٌ (بضم الجیم) بمعنی گناہ، جرم۔ کما فی القرآن: لا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ. جَنَحٌ (ف) جَنَحًا وَ جُنُوحًا بمعنی مائل

ہونا۔ اور ”جَنُوحٌ“ اس اونٹ کو کہتے ہیں جو ادھر ادھر گرتا ہے۔ کماواحفض لهما جناح الذل من الرحمة۔

(۳) سَنِيَتْ: یہ تَسْنِيَةٌ مصدر از تَفَعَّل، بلند کرنا، روشن کرنا، قیمتی کر دینا، روشن کرنا، سہل کر دینا، یہاں پر یہی مراد ہے۔ سَنِيَتْ (ض) سَنِيًا، کھولنا، آسان بنانا اور سَمَّع سے سَنَاءٌ بلند ہونا، کرم سے بھی آتا ہے اور استفعال سے بمعنی بڑا سمجھنا، زیادہ سمجھنا، بلند مرتبہ ہونا۔ فی القرآن: يَكَاذُسَنَا بِرُقَبِهِ۔

(۴) نَجَّاحَهُ: (بفتح النون) بمعنی کامیابی، فُتْح سے نَجَّحًا، نَجَّحًا وَنَجَّاحًا۔ کامیاب ہونا۔

(۵) أَحْرَزَ: یہ إِحْرَازٌ مصدر از افعال بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا، گھیر لینا، محفوظ کرنا، ذخیرہ کرنا مجرد نَصْر سے حَرَزٌ اِحْفَاطٌ کرنا۔ اور سَمَّع سے پرہیز گار ہونا، اور کرم سے مضبوط ہونا۔

(۶) أَلْعَيْنُ: یہ مشترک الفاظ میں سے ہے اس کے معنی یہاں سونے کے ہیں اس کی جمع أَعْيُنٌ وَعُيُونٌ آتی ہیں۔

(۷) صُرَّتَهُ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی، بٹوے کے ہیں جمع صُرُزٌ ہے صُرَّ (ن) صُرًّا بمعنی رکھنا یا تھیلی میں رکھنا، اور ”صِرَّةٌ“ (بفتح الصاد) بمعنی شور و شراب، حُجَّج و پکار، لڑائی یا گرمی کی تیزی، ترش روئی، جماعت اور تعویذ کی مہر، اور ”صِرَّةٌ“ (بکسر الصاد) بمعنی سردی، سخت ٹھنڈی۔ تیز آواز والی ہوا۔

(۸) بَرَقَتْ: بَرَقَ (ن) بَرُقًا، بَرُوقًا وَبَرَقَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا اور نَصْر و سَمَّع سے بمعنی متحیر ہونا۔

(۹) أَسَارِيْرٌ: اس کا واحد أَسْرَةٌ ہے بمعنی پیشانی کے خطوط، لکیریں۔ یا یہ اسرار کی جمع ہے اور جمع أَسَارِيْرٌ ہے۔ یہ ”سَرٌّ“ یا ”سُرٌّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی تھیلی یا پیشانی کے خطوط اور أَسَارِيْرٌ کے معنی چہرے کی خوبیوں کے بھی آتے ہیں۔

(۱۰) مَسْرَةٌ: بمعنی خوشی، اور سُرٌّ سے مشتق ہے اور نَصْر سے آتا ہے متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور سَمَّع سے بھی بمعنی ناف میں درد ہونا۔



وَقَالَ لِي: جُزَيْتٌ خَيْرٌ أَعْنِ خُطَا قَدَمَيْكَ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ! فَقُلْتُ: أَرِيدُ أَنْ أَتَّبِعَكَ

لَا شَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِيبَ، وَأَنَا فِئْتُهُ لِكُنِّي يُجِيبُ.

ترجمہ: اور کہا مجھ سے کہ جزائے خیر دیجائے تجھے، (جزاک اللہ) تیرے دونوں قدموں کے چلنے کے بدلے میں اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہو تجھ پر (خدا حافظ ہو) پس کہا میں نے کہ ارادہ کرتا ہوں اس بات کا یہ کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تاکہ دیکھوں میں آپ کے بزرگیدہ بچے کو، اور باتیں کروں میں اس سے تاکہ وہ جواب دے۔

(۱) جُزَيْتٌ: یہ جزاءٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بدلہ دینا، اگر مجھوں کا صیغہ ہے تو معنی ہے بدلہ دیا جائے تجھے۔ قدم حقیقہ

(۲) خَيْرًا: بمعنی نیکی، بھلائی یہ شرکی ضد ہے اسکی جمع خَيْرٌ آتی ہے اس کا معنی مال کا بھی آتا ہے تو اس کی جمع اَخْيَارٌ وَخَيْرٌ آتی ہے، اور اس کے معنی بہت نیکی والے کے بھی ہیں، تو خَيْرٌ اسم تفضیل ہوگا جو اَخْيَارٌ کا مخفف ہے اس کی مؤنث خَيْرَةٌ ہے۔

(۳) خُطَا: (بضم الخاء) بمعنی قدم اور اس کی جمع قَلتْ خُطُوَاتٌ ہے اور جمع کثرت خُطَطٌ آتی ہے۔ اور ”حَطَطٌ“ بمعنی چلنے

آواز دینا۔ یُقَالُ: غرغرت القدرُ.

(۴) مُقْلَتَاہُ: یہ مُقْلَةٌ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ یا آنکھ کی سیاہ پتلی، یا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی۔ مجرد نھر سے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۵) الدَّمُوعُ: یہ ”دَمَعٌ“ کی جمع ہے بمعنی آنسو، اس کی جمع اذْمَعٌ بھی ہے۔ کَمَا یُقَالُ: دَمَعَتِ الْعَيْنُ بِمَعْنَى آتَسُو بَهَا۔

(۶) اَنْشَدَ: بمعنی اشعار پڑھنا۔ افعال سے اِنْشَادٌ مصدر ہے، اسی سے اَنْشُوْدَةٌ ہے جس کی جمع اَنْشَادٌ آتی ہے۔ مرتحقیقہ



(۱۶) يَمَانٌ تَطْنَى السَّرَابَ مَاءً لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِي رَوَيْتُ

(۱۷) مَا خَلْتُ أَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِي وَأَنْ يُخَيَّلَ الَّذِي عَنَيْتُ

ترجمہ:- (۱۶) اے وہ شخص (بیوقوف) کہ جس نے گمان کیا ہے، ریت کو پانی، جبکہ روایت کیا میں نے اس کو (یعنی جو میری روایت کی ریت کو پانی سمجھ بیٹھا، جب میں نے یہ قصہ بیان کیا)۔ (۱۷) نہیں خیال کیا میں نے کہ پوشیدہ رہے گا میرا کمر، اور مشتبہ ہو جائیگا میرا مقصد (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے وہ لوگوں سے چھپا رہے گا) بلکہ یہ واقعہ جھوٹ و مزاح ہے جو ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا۔

(۱) تَطْنَى: (یہ اصل میں تظنن بر وزن تفعّل تھا، نون ثانی خلاف قیاس ”کیونکہ مضاعف میں اکثر یہ عمل کیا جاتا ہے“ یاء سے بدل دیا گیا ہے) یہ ظن سے مشتق ہے از نھر بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔ کما فی القرآن: ان بعض الظن اثم.

(۲) السَّرَابُ: (بفتح السين) بمعنی بالو، ریت، جو گرمیوں کی دوپہر میں یا کبھی کبھی چاندنی رات میں بہتا ہوا پانی جیسی معلوم ہوتی ہے، سخت گرمی میں جو چیز ہلتی ہو اور چمکدار ہو جس پر پانی کا وہم ہو۔ سَرَبٌ (ن) سَرَبًا، سُرُوبًا اور مَج سے سَرَبًا بمعنی بہنا اور ”سَرَبٌ“ نیل گائے جمع اَسْرَابٌ ہے اور ”سَرَبٌ“ جماعت، قطار، بڑی تعداد جمع اسراب، و سُرْبَةٌ. اور ”مَسْرَبٌ“ بمعنی پانی کی نالی، اور اَسْرُبٌ بمعنی رائگ، سیسہ، اور یہاں ”سرب“ مفعول اول ہے۔ کما قال الشاعر: وکل سراب دونہ کسراب.

(۳) مَاءٌ: پانی اصل میں مَوَّةٌ تھا اس کی جمع مِيَاةٌ وَاَمَوَاةٌ آتی ہے۔ مَاءَةٌ (ن) مَوَّهًا وَاَمَوَّهًا. پانی پلانا، اور مَج سے بھی آتا ہے، اس کی تصغیر ”مَوِيَّةٌ“ ہے اور مَوَّةٌ تفعیل سے بمعنی ملمع کرنا، پالش کرنا۔

(۴) رَوَيْتُ: یہ روایۃ مصدر سے از ضرب یُقَالُ رَوَى الْحَدِيثَ نَقَلَ کرنا، روایت بیان کرنا۔ اس کی جمع رُوَاةٌ، رَاوُونَ آتی ہیں اور صیغہ صفت ”رَاوٍ“ ہے رَوَى مَج سے سیراب ہونا۔

(۵) خَلْتُ: گمان کرنا، خَالَ، خَالَ (س) خَيْلًا، خَيْلًا، خَيْلًا، خَيْلًا، خَيْلًا، خَيْلًا، مَخَالَةٌ، مَخَالَةٌ مصادر ہیں اس کا مضارع واحد متکلم کا صیغہ اِخَالَ وَاِخَالَ آتا ہے مگر بکسر الہمزہ زیادہ فصیح ہے، یہ افعال قلوب میں سے ہے۔

(۶) يَسْتَسِرُّ: اس کا مصدر ”اِسْتَسْرَارٌ“ ہے، از استفعال اس میں ”س، ت“ مبالغہ کیلئے ہے اور یہ ”سِرٌّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ چھپنا، اور ”سِرٌّ“ راز، پوشیدہ، بھید کے ہیں جمع اَسْرَارٌ ہے۔ مرتحقیقہ

(۷) مَكْرِيٌّ: مکر معنی دھوکہ، فریب، یا دھوکا فریب کی سزا، خفیہ تدبیر کرنا، اور ”مَكْرٌ“ مصدر نھر ہے بمعنی خفیہ تدبیر کرنا، مراد دھوکہ دہی ہے اور

یہاں ”مکری“ فاعل ہے ”یستسر“ فعل کا۔ وفي القرآن: ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔

مکر اور حیلہ کا فرق: ”حیلہ“ وہ ہے کہ جس میں غیر کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو اور ”مکر“ کہتے ہیں جس سے کسی کو ضرر پہنچائے خواہ اس سے پہلے معاہدہ ہو چکا ہو یا نہ ہو۔

(۸) یُخِیلُ: اس کا مصدر ”إِخَالَةٌ“ ہے از افعال بمعنی مشتبه ہونا اور اِخَالٌ بمعنی بارش ہونا، اگر اس کا صلہ ”علی“ ہو تو معنی مشتبه ہونا ہے اور یہاں اصل میں ”ان یخیل علی“ تھا۔

(۹) عَنِتُّ: (ض) عَنِیَا، عَنِیَاً بمعنی قصد کرنا، اردہ کرنا۔ اور باب سجع سے عَنَاءٌ مصدر بمعنی اُٹھانا۔



(۱۸) وَاللّٰهِ مَا بَرَّۃٌ بِعَرْسِیْ

(۱۹) وَاِنَّمَا لِیْ فُنُوْنٌ سِحْرِ

(۲۰) لَمْ یَحْکِہَا اِلَّا صَمِعِیْ فِیْمَا حَکَلِیْ، وَلَا حَاکَہَا اِلَّا کَمِیْتِیْ

ترجمہ:- (۱۸) خدا کی قسم نہ برہ میری بیوی ہے اور نہ میرے لئے کوئی ایسا بیٹا ہے، جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی (جس کی میری کنیت ہے)۔ (۱۹) اور بے شک میرے لئے طرح طرح کے جادو ہیں، ایجاد کیا میں نے ان کو اور نہیں تقلید کی میں نے کسی کی اس میں۔ (۲۰) نہیں بیان کیا ہے اس کو اوصمعی نے اور نہ کنیت شاعر نے اس کو بتا ہے۔

(۱) بَرَّۃٌ: یہ نام ہے عورت کا، یہ غیر منصرف ہے۔ قدر حقیقہ

(۲) بعرسی: (بکسر العین) یہ دولہا، دولہن، بیوی خاوند۔ دونوں کو کہتے ہیں جمع اغراس ہے۔ عَرسٌ (ن) عَرسًا بمعنی مسرت میں رہنا، خوش ہونا۔ یُقَالُ: عَرسٌ الرِّجُلُ، بجم نعمت کے وقت حیران ہونا۔ عَرسٌ بہ (س) لازم پکڑنا۔

(۳) اِکْتَنِیْتُ: یہ اِکْتِنَاءٌ مصدر از اِتْعَالَ بمعنی کنیت رکھنا، یا کنیت ہونا، مجرد ضرب سے کِنَایَۃً بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا، غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ تَکْنِیْتُ تَفْعَلُ سے کنیت بیان کرنا۔ اور یہاں ”بہ اکتنیْتُ“ میں ”بہ“ متعلق مقدم ہے۔

(۴) فُنُوْنٌ: یہ فن کی جمع علم و فن بمعنی قسم علم، نوع حال اور ”فن“ شایخ جمع افنان اور جمع الجمع افانین آتی ہے۔ فن (ن) فَنًا بمعنی زینت دینا، دھوکا دینا، نقصان پہنچانا۔

(۵) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو، جمع اَسْحَارٌ و سِحُوْرٌ۔ سَحْرٌ (ف) سَحْرًا بمعنی جادو کرنا، دھوکا دینا، مسلوب العقل کرنا، سونے سے ملمع سازی کرنا۔ وفي الحدیث: اِنَّ مِنَ الْبِیَانِ لَسِحْرًا۔ اور سحر، ہر اس حیلہ و فساد کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔

(۶) اَبْدَعْتُ: یہ اِبْدَاعٌ افعال سے بمعنی بغیر نمونہ کے ایجاد کرنا، اور مجرد۔ بَدَعَ (ف) بَدَعًا بمعنی عمدہ ہونا، اور یہاں ابدعت یہ صفت ہے ”فنون“ کی۔

(۷) اِفْتَدَيْتُ: یہ اِفْتَدَاءُ مصدر سے از افعال بمعنی پیروی کرنا، دوسرے کے مانند کام کرنا۔ مجرد قَدَوُ قَدَوًا وَقَدَوَةٌ بمعنی قریب ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۸) لَمْ يَخْجِكْهَا: یہ جِجَايَةٌ مصدر سے بمعنی بیان کرنا، حکایت کرنا، نقل کرنا۔ از باب ضرب۔

(۹) الْأَضْمَعِيُّ: یہ ایک متبحر، نہایت زیرک، و بڑے ذہین و عقلمند عالم تھے، جن کا نام ابوسعید عبدالملک بن قریب بن علی بن عاصم بن عبد الملک بن اصمع ہیں اپنے جد امجد کی طرف منسوب کر کے اصمعی کہلاتے ہیں، ان کو اشعار عرب بہت زیادہ تعداد میں مع اسماء شاعر اویاد تھے، ان کی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے، اور اہل باد یہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ خلیفہ ہارون الرشید کے خاص مقرب درگاہ و مصاحب تھے، ان کے متعلق مشہور ہے کہ چالیس ہزار نو اور قطعات ان کو یاد تھے۔ اور اصمع بمعنی لاغر، چونکہ یہ بھی لاغر تھا اس لئے ان کا نام اصمع رکھا گیا اور اصمع کے معنی سیف قاطع بھی ہے۔ یا بقول بعض یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی و پختہ رائے اور اس میں یاء مبالغہ کی ہے نہ کہ یاء نسبت کی یہ امام مسلم کے استلافت میں سے ہیں۔

(۱۰) حَاكَمَهَا: یہ حَوَاكِمًا، جِيَاكَا، جِيَاكَةً مصدر ہیں بمعنی کپڑا بنانا، تاثیر کرنا۔ وَمِنْهُ الْحَاكِمُكُ بمعنی کپڑا بنانے والا، اس کی جمع حَاكَاةٌ وَحَوَاكِيَةٌ ہیں۔

(۱۱) اَلْكُمَيْتُ: یہ بصورت تصغیر ان کا نام کُمَيْتُ بن زید الاسدی ہے، یہ بہت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے ان کے باپ حضرت زید، حضور ﷺ کے مداح تھے۔ اس کی نظمیں بہت طویل ہوتی تھیں اور قصائد بھی اچھے ہوتے ہیں۔



(۲۱) تَخَذْتُهَا وَوَصَلْتُ إِلَى مَا تَجَنَّبَهُ كَفَيْتِي مَتَى اشْتَهَيْتُ

(۲۲) وَلَوْ تَعَايَفَتْهَا لِحَالَتِ حَالِي وَلَمْ أَحْوِمَا حَوَيْتُ

ترجمہ:- (۲۱) بنایا میں نے ان کو (فنون سحر کو) وسیلہ، ہر اس چیز کی طرف، کہ پھل توڑ لیتا ہے میرا ہاتھ جب چاہتا ہوں، (جس چیز کو چاہتا ہوں حاصل کر لیتا ہوں)۔ (۲۲) اور اگر چھوڑ دیتا (ان جیلوں کو) تو البتہ بدل جاتا میرا حال اور نہیں جمع کر سکتا میں اس مال کو جو میں نے جمع کر لیا ہے۔

(۱) تَخَذْتُ: اس کا مادہ ”تَخَذَ“ ہے بمعنی پکڑنا، لینا۔ ایک لغت اخذ بھی ہے۔ باب سمع سے، اگر اخذ باب نصر سے ہو تو اس کا معنی ہے لینا، پکڑنا۔

(۲) وَوَصَلْتُ: (بضم الواو) مصدر ہے اس کی جمع وَصَلٌ ہے بمعنی تعلق اور دو چیزوں کو ملانے والی چیز، ہم سفر جماعت، دور کی زمین، الوصلۃ: ای مایوسل بہ الی الشیء ای وسیلہ۔

(۳) تَجَنَّبَهُ: بمعنی پھل یا میوہ توڑنا۔ اگر مصدر جِنَابَةٌ ہے تو بمعنی جنایت کرنا، یہاں مراد ”پھل چننے“ کے ہیں۔ اور افعال سے اِجْتِنَاءٌ بمعنی کسب کرنا۔

(۴) كَفَى: یہ كَفَى سے ہاتھ، پنجہ یا تھیلی مع انگلی اس کی جمع كُفَفٌ، كُفُوفٌ وَ كُفَافٌ آتی ہیں۔ یہ لفظ مؤنث ہے۔
كُفٌ (ن) كُفًا بمعنی روکنا، چونکہ انسان ہاتھ سے روکتا ہے اسلئے اس کو ”كف“ کہا جاتا ہے۔

(۵) اِسْتَهَيْتُ: اس کا مصدر اِسْتَهَيْتُ ہے از اِتْعَالَ بمعنی خواہش کرنا۔ اس کا مجرد شَهْوَةٌ خواہش، رغبہ، جذبہ۔ شَهِي (س)
شَهْوَةٌ خواہش کرنا، راغب کرنا۔

(۶) تَعَاْفَيْتُهَا: یہ ”عَفَتَ الشَّيْءَ إِذَا كَرِهْتَهُ“ سے مشتق ہے اس کا مصدر عِيفَاءَةٌ ہے۔ مجرد عَفَا يَعْفُو (ن) عَفُوًّا بمعنی معاف کرنا، درگذر کرنا، مٹا دینا۔ اور یہ ”عَفَّة“ سے ماخوذ ہے شیخ الادب فرماتے ہیں کہ یہاں صاحب سریشی نے اس کی تحقیق میں غلطی ہے، اور تعافیت کا معنی ”کرہت“ لکھا ہے لیکن مجھے لغت میں یہ نہیں ملا اور آپ نے فرمایا کہ یہ ”عفت“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کرہت ہے مگر یہ اجوف یائی ہے اور تعافیت ناقص ہے۔ بلکہ یہ مستقل فعل ہے بمعنی چھوڑ دینا اور انکار کرنا۔

(۷) اَلْحَالَتْ: (ن) حَوْلًا بمعنی ایک حال سے دوسری حالت کی طرف بدلنا، پلٹ جانا، حائل ہو جانا، متغیر ہو جانا۔ اور حَالٌ بمعنی کیفیت و ہیئت۔ یہ مذکر مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور اس کے معنی گرم راکھ و کالی مٹی کے بھی آتے ہیں۔

(۸) اَحْوَى: اَحْوَى يَحْوِي (ض) حَيًّا وَ حَوَايَةً بمعنی جمع کرنا، حاصل کرنا، یا مالک ہونا۔ ومنه حَوِيْتُ اور ”لم احوى“ یہ عطف ہے ”لحالت“ پر۔



(۲۳) فَمَهَّدَ الْعُذْرَ أَوْ فَسَّاحَ إِنَّ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جَنَيْتُ

(۲۴) ثُمَّ إِنَّهُ وَدَّعَنِي وَمَضَى وَأَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْغَضَا

ترجمہ:- (۲۳) پس میرا عذر قبول کیجئے یا چشم پوشی کریں (معاف کیجئے) اگر میں نے کوئی جرم کیا یا کوئی قصور کیا ہو (اگرچہ میں خطا کار و گنہگار کیوں نہ ہوں)۔ (۲۴) پھر تحقیق کہ رخصت کیا اس نے مجھے اور چلا گیا اور امانت چھوڑ گیا ہے، میرے دل میں غصہ درخت کی چنگاری۔

(۱) فَمَهَّدَ: یہ تَمَهَّدَ مصدر تفعیل سے بمعنی کسی کو عذر کرنے کا طریقہ سکھانا یا عذر قبول کرنا۔ یہاں یہی مراد ہے اور یہ مَهَّدَ سے ماخوذ ہے، مجرد فتح سے بمعنی بچھو نامَهَّدَ (ف) مَهَّدًا بمعنی ہموار کرنا، برابر کرنا، راستہ ہموار کرنا، تمہید کرنا۔ مَهْدُ الْفَرَّاشِ بستر بچھانا۔

(۲) اَلْعُذْرُ: بمعنی وہ حجت جس کی بناء پر عذر کیا جائے، اس کی جمع اَعْدَارُ اس کے معنی غلبہ اور کامیابی کے بھی آتے ہیں۔ اسی سے جنگ کے موقع پر کہا جاتا ہے ”لَمَنْ الْعُذْرُ“ یعنی کس کیلئے غلبہ ہے۔

(۳) فَسَّاحَ: صیغہ امر از مَفَاخَلَهُ مصدر مُسَامَحَةٍ بمعنی چشم پوشی کرنا، معاف کر دینا، نرمی کا برتاؤ کرنا۔

(۴) أَجْرَمْتُ: یہ اَجْرَامٌ مصدر از افعال بمعنی جرم کرنا، خطا کرنا، یہ ”جُرْمٌ“ سے ماخوذ ہے اس کی جمع جُرُومٌ وَ اَجْرَامٌ آتی ہیں، اور کبھی یہ قسم کے معنی میں آتا ہے، جیسے لاجرم لافعلن کذا یعنی بخدا میں ایسا کرونگا اور جرم و جنایت میں تھوڑا سا فرق ہے جرم وہ

گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے (یعنی اپنا نقصان ہو) اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۵) جَنَيْتٌ: یہ جنایۃ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ کا مرتکب ہونا۔ جس میں دوسرے کا نقصان بھی ہو اور جنایۃ کی جمع جنایات آتی ہے۔ قدم تحقیقہ

(۶) وَذَعْنِي: یہ تَوَدَّع مصدر سے از تفعیل بمعنی رخصت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا، مجرد فتح سے وَذَع بمعنی چھوڑنا۔

(۷) مَضَى يَمْضِي (ض) مَضَى يَمْضُو (ن) مَضُوا وَمُضِيًّا بمعنی جانا، خالی ہونا۔

(۸) أَوْدَع: از افعال مصدر اِنْدَاع بمعنی ودیعت رکھنا، کسی کے پاس امانت رکھنا اور کھوانا اور چھوڑ دینا اصل عبارت اس طرح ہے ”اودع قلبی غمًا مثل جمر الغضا“۔

(۹) جَمْرٌ: بمعنی چنگاری، انگارہ، یہ ”جَمْرَةٌ“ کی جمع ہے، جیسے تَمْرٌ جمع ہے تَمْرَةٌ کی اس کی جمع جَمْرَاتٌ آتی ہے۔ از نصر و ضرب جَمْرًا بمعنی انگارہ دینا۔

(۱۰) الْغَضَا: یہ غَضَاة کی جمع ہے یعنی جھاؤ کا درخت، یا یہ ایک درخت ہے جس میں آگ دیر تک جلتی رہتی ہے، جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس کی چنگاری دیر تک نہیں بجھتی۔ بقول بعض یہ ایک ہرے درخت کا نام ہے جس میں آگ ہوتی ہے اور یہ ایک وادی کا بھی نام ہے۔ یا بقول بعض یہ ”اش“ یعنی جھاؤ (جس کو فارسی میں گز کہتے ہیں) کی قسم کا ایک درخت ہے۔

تمت المقامة الخامسة

بعون الله تعالى وتوفيقه

يوم الاثنين من حادى عشر ونصف ساعة ليلا.

۲۷ ربيع الاول ۱۴۱۵ھ الموافق: ۵/۹/۱۹۹۴ز



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ (وَتُسَمَّى بِالْخِيفَاءِ)

(چھٹا مقامہ مراغیہ ہے، اس کا نام ”خیفاء“ بھی ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

چھٹے مقامے کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ حریریؒ نے ایک خاص ادبی صنعت کا خط لکھا ہے۔ اس خط میں کمال یہ ہے کہ اس خط کا ہر پہلا کلمہ ایسے حروف پر مشتمل ہے جن میں نقطے نہیں ہیں اور دوسرے کلمے کے تمام حروف نقطے والے ہیں، اور یہی خط اس مقامے کا ادبی معیار و خلاصہ ہے۔ واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث بن ہمام ایک ادبی مجلس میں بیٹھے تھے، وہاں ذکر چل رہا تھا کہ موجودہ دور میں جتنے بھی ادیب ہیں وہ پرانے ادیبوں کے تابع، خوشہ چین اور مقلد ہیں، وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی صنف ایجاد نہیں کر سکتے، مجلس کے ایک کونہ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا، اس نے کہا کہ تمہاری اس بات سے مجھے اتفاق نہیں، کیونکہ اس دور میں بھی ایسا ادیب موجود ہے جو کلام کی تمام اصناف پر قادر ہے، لوگوں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگا ”میں ہوں“ تو امتحان کے طور پر اس سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ایسا خط لکھیں جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوٹ اور دوسرے کے تمام حروف منقوٹ ہوں، تو انہوں نے کچھ دیر سوچا اور سامعین سے کہا کہ قلم و دوات اٹھاؤ اور لکھو، چنانچہ پورا خط اس طرح لکھوا دیا کہ پہلا کلمہ غیر منقوٹ اور دوسرا کلمہ منقوٹ تھا۔ اور یہ حیرت انگیز خط لکھ کر لوگوں نے اس سے اپنا تعارف پوچھا تو انہوں نے اشعار میں اپنا تعارف پیش کیا کہ میں ابو زید سروجی ہوں، حاکم کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے ابو زید سروجی کو مجلس ادبی کا نگران بنانا چاہا، لیکن انہوں نے اس سے معذرت کر لی اور اشعار میں کہا کہ شہر شہر گھومنا مجھے پسند ہے، کیونکہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا، کیونکہ وہ پل میں تابع فرمان تو پل میں نالاں ہو جاتے ہیں۔ اور اس مقامہ میں کل انیس (۱۹) اشعار ہیں۔



رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظْرِ بِالْمَرَاغَةِ، وَقَدْ جَرَى بِهِ ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ؛ فَاجْمَعْ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانَ الْبِرَاعَةِ.

ترجمہ:- حارث ابن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں حاضر ہوا (ایک مرتبہ) مجلس مناظرہ میں جو شہر مراغہ میں واقع ہے، اور بیشک جاری

تھا اس میں بلاغت کا ذکر (یعنی علم بلاغت کی بحث ہو رہی تھی) پس اتفاق کر لیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلموں کے شہسواروں میں سے۔ (اہل قلم و اہل کمال نے اتفاق کر لیا)

(۱) الْمَرَاعَةُ: بروزن سَحَابَةٌ یہ شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے، جو آذر بایجان کے ایک شہر کا نام ہے یا آذر بایجان کے قریب واقع ہے، اور ”بِالْمَرَاعَةِ“ میں ”با“ بمعنی ”بھی“ ہے، جو دیوان کی صفت ہے۔

(۲) الْخَيْفَاء: یہ ماخوذ ہے مِنَ الْخَيْفِ (بالتحریر) یعنی ایک ”کٹھ سفید اور دوسری کا سیاہ ہونا۔ اس مقام کو ”خَيْفَاء“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام میں ایک لفظ نقطہ والا اور دوسرا غیر منقوٹ ہے۔

(۳) حَضْرَتْ: از نَصْرٍ، حُضُورًا. حاضر ہونا، جانا، مرتحقہ مراراً۔

(۴) دِيَوَان: اس کی جمع دَوَائِن، دَيَاوِن آتی ہیں، ابن اثیر نے لکھا ہے کہ دیوان اس رجسٹر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں لشکر اور اہل بخشش کے نام لکھے جاتے ہوں یا وہ کتاب جس میں شعر کے قصیدے جمع کئے جائیں، دفتر پچھری یعنی جہاں مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے یا امور سلطنت میں غور کیا جاتا ہے (پارلیمنٹ ہاؤس) یا وہ دفتر جہاں فوجیوں کے نام درج ہوں اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں، اگر دیوان سے مراد ”ریاعا“ کی تحقیق ہو (جیسے یہاں ہے) تو عدالت مراد ہے ورنہ اس سے مناظرہ مراد ہے۔

(۵) النَّظْرُ: بمعنی دیکھنے کے ہیں۔ ”دیوان النظر“ ای موضع اجتماع الناس فيه للنظر في امور الملك والتدبير. یہاں ”دیوان النظر“ سے مراد مجلس مناظرہ ہے۔ اور نظر کبھی ”تَحْيِير“ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ: فاخذتكم الصاعقة وانتم تنظرون ای مشاهدون بالتحير اور کبھی اس کے معنی انتظار کے بھی آتے ہیں۔ اور نظر ”سمع“ اور ”کرم“ سے بھی آتا ہے بمعنی غور سے دیکھنے کے۔

(۶) جَرِي: يَجْرِي (ض) جَرِيًا وَجَرِيَانًا بمعنی جاری ہونا، چلنا۔ قدمو تحقیقہ۔

(۷) الْبَلَاغَةُ: یہ مصدر ہے ”کرم“ کا بمعنی بلیغ ہونا اور یہاں اس سے مراد ”فصاحت و بلاغت کا کلام“ ہے۔

(۸) فَاجْمَع: یہ اجماع مصدر سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی اتفاق کرنا اور پختہ ارادہ کرنا، جمع کرنے کے معنی میں نہیں آتا۔

(۹) فُرْسَان: یہ فارس کی جمع ہے جیسے ”رُجَبَان“ زاکب کی جمع ہے بمعنی شہسوار، خلاف قیاس اس کی جمع ”فَوَارِسُ“ بھی آتی ہے، از ”کرم“ فَرَاَسَةٌ وَفُرُوسَةٌ بمعنی فن شہسواری میں ہوشیار ہونا، ماہر ہونا۔

(۱۰) الْيَرَاعَةُ: بمعنی ناتراشیدہ قلم (نرکل) یعنی وہ قلم جو کٹ کر بنایا گیا ہو یہ جمع يِرَاعٍ کی اور اس کے معنی چرواہے کی بانسری قلم، بیوقوف، بزدل، جھاڑی، شتر مرغ کے بھی آتے ہیں ”فوسان اليراعة“ سے مراد ”قلم کے شہسوار ہیں“ یعنی اہل قلم و با کمال اشخاص ہیں۔



وَأَرْبَابَ الْبِرَاعَةِ، عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَنْقُ مِنْ يَنْقُحِ الْإِنْشَاءِ، وَيَتَصَرَّفُ فِيهِ كَيْفَ شَاءَ، وَلَا خَلْفَ، بَعْدَ السَّلْفِ، مَنْ يَتَدَعُ طَرِيقَةَ غُرَاءِ.

ترجمہ:- اور اہل کمال لوگوں نے اس بات پر کہ نہیں باقی ہے ایسا شخص جو عمدگی پیدا کرے انشاء میں (یعنی صاف تصنیف کر سکے) اور تصرف کرے اس میں جیسا چاہے (حسب منشاء کانت چھانٹ کر سکے) اور نہ کوئی خلف پیدا ہوا ہے سلف کے بعد (یعنی نہ اگلے لوگوں کا کوئی جانشین پیدا ہوا ہے) جو ایجاد کر سکے کوئی عمدہ طریقہ۔

(۱) اَرْبَابٌ: یہ رَبٌّ کی جمع ہے بمعنی پالنے والا، یہ صفت مشبہ بھی ہے اور مصدر بھی ہے بمعنی مالک، صاحب رَبًّا (ن) بمعنی تربیت کرنا، یہاں اس سے مراد "مالک" ہے اور جہاں رب مطلق بغیر اضافت کے مستعمل ہوتا ہے تو اس سے ذات خداوندی مراد ہوتی ہے اور جب اضافت کے ساتھ ہو تو اس سے مراد غیر خدا ہوتا ہے، جیسے: رَبُّ الدَّارِ، رَبُّ الْفَرَسِ وَرَبُّ الْاِبْلِ وغیرہ۔ وَفِي الْقُرْآنِ: ارباب متفرقون خیرام اللہ الواحد القہار۔

(۲) اَلْبِرَاعَةُ: بمعنی فضیلت اور بزرگی کے ہے اور نصر سے بمعنی بڑھ جانا، فائق ہو جانا اور کرم سے بھی آتا ہے بِرَاعَةٌ بِرُوعًا بمعنی صاحب کمال ہو جانا اور "براعت" سے مراد بلاغت لیتے ہیں، کیونکہ اگر بری چیز کو بھی بلاغت کے ساتھ بیان کیا جائے تو بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بِرُوعٌ (ن)، بِرُوعٌ (س)، بِرُوعٌ (ك) بِرَاعَةٌ بِرُوعًا بمعنی صاحب کمال ہونا و ماہر ہونا۔

(۳) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ يَبْقَى (س) بَقَاءٌ بمعنی باقی رہنا۔ کما فی القرآن: وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى۔

(۴) يُنْقِخُ: تَنْقِیْحٌ مصدر ہے از تَفْعِيلِ بمعنی درست کرنا، ہڈی سے گودا نکالنا اور عیوب سے پاک کرنا، مجرد فح سے بمعنی چھانٹنا، یہاں مراد پاکیزہ کرنے کے ہیں۔ تَنْقِیْحٌ کہتے ہیں بھجور کے پتے کا ڈالنا اور بقدر ضرورت کاٹنے کو "تھذیب" اور ضرورت سے زیادہ کاٹنے کو "تشدیب" کہتے ہیں۔

(۵) الْاِنْشَاءُ: بمعنی تصنیف کرنا، کتابت کرنا، رسائل کی تالیف کرنا، مضمون بنانا، یہ افعال کا مصدر ہے اس سے "علم الانشاء" مراد ہے۔ یقال انشاء الشيء جبکہ وہ نئی چیز پیدا کرے۔

(۶) يَنْصَرِفُ: اِنْتَفَعَلَ، یقال تصرف فی الامر کسی معاملہ میں تصرف کرنا۔ مرتحیۃ

(۷) نِشَاءٌ: نِشَاءٌ (ف) نِشِئًا، مَشِئَةً وَمَشَائَةً وَمَشَايَةً بمعنی چاہنا۔ اور صفت فاعلی کیلئے "نِشَاءٌ" آتا ہے اور صفت مفعولی کے لئے "مَشِئٌ" آتا ہے، یقال نِشَاءُ اللہ شِئَانًا یعنی اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا اور تعجب کے وقت ما شاء اللہ کہا جاتا ہے۔

(۸) خَلْفٌ: (محرکة) بمعنی ولد یا ولد صالح۔ وَفِي الْقُرْآنِ: فَخَلْفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ. مصدر از نصر بمعنی پیچھے رہنا، بعد میں آنا، پیچھے آنا۔ خَلْفٌ وَخَلَاْفَةٌ بمعنی پیچھے آنے والا اور بقول بعض (بسکون اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر چلے اور (بفتح اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر نہ چلے اور بعض نے برعکس کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ پر مستعمل ہیں اور "وَلَا خَلْفٌ" یہ عطف ہے "لَمْ يَبْقَ" پر۔

(۹) سَلَفٌ: بمعنی گزرے ہوئے لوگ، اس کی جمع اَسْلَافٌ وَسُلُوفٌ ہے۔ کما فی القرآن: فَلَهُ مَاسَلَفٌ. سَلَفٌ (ن) سَلْفًا وَسُلُوفًا بمعنی گزرنا، سابق ہونا، گزرے ہوئے لوگ جو ذوی القربی یا آباء و اجداد میں سے ہو اور اس کے معنی قرض اور ہر عمل

صالح کے بھی آتے ہیں اور سَلَفَ (بفتح السین) مصدر بمعنی توشہ ذان والجمع سُلُوفٌ وَأَسْلَفٌ اور سَلَفَ (بکسر السین) بمعنی ہم زلف، ساڑھوں جمع اسلاف اور ”سَلَفَ“ (بضم السین) بمعنی عمدہ شراب۔

(۱۰) یَبْتَدِعُ: اس کا مصدر ابتداءً ہے از افعال بمعنی ایجاد کرنا اور ”من یبتدع“ یہ ”خلف“ کا فاعل ہے۔

(۱۱) طَرِيقَةٌ: بمعنی عادت، مذہب، حالت، مستطیل کپڑا، بنا ہوا لمبا کپڑا، کھجور کا لمبا درخت، خمیہ کا ستون، سائبان اور قوم کا شریف اور افضل، یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ والجمع طَرَائِقُ. یقال هو طریقة قومہ، وہم طریقة قومہم وہم طرائق قومہم۔

(۱۲) غُرَاءُ: یہ غُرَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پیشانی پر سفیدی کا ہونا، وہ گھوڑے جن کی پیشانی پر سفیدی کی نشانی ہو، یقال کف اغر من الخیل کہتے ہیں یا غُرَاءُ یہ اغر کا مؤنث ہے بمعنی خوبصورت و ہر چیز کا سفید و سردار اور شریف اور اغر کی جمع غُرُوءٌ غُرُوءٌ آتی ہیں۔



أَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ، وَأَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَابِ هَذَا الْأَوَانِ، الْمُتَمَكِّنُ مِنْ أَرْمَةِ الْبَيَانِ، كَالْعِبَالِ عَلَى الْأَوَائِلِ. ترجمہ: یا کوئی نیا رسالہ نکال سکے (یا لکھے کوئی رسالہ جو کنواری لڑکی کے مشابہ ہو) اور تحقیق کہ وہ لوگ جو کہ ماہر ہیں کاتبوں میں سے اس زمانے کے، جو ماہر قادر ہیں فصاحت کی لگاموں کے (جن کے قبضہ میں فصاحت کی لگام ہے) مانند محتاج ہیں وہ پہلے لوگوں کے۔

(۱) يَفْتَرِعُ: افتراءً مصدر سے مشتق ہے از افعال۔ یقال افترع البکر یعنی بکارت کا زائل کرنا، یا پھاڑ دینا، مجرد ”فتح“ سے ہے بمعنی چھڑنا، اترنا، اور بلند ہونا مصدر فَرَعًا و فَرُوعًا یہاں پر اس سے مراد ”ایجاد کرنا“ ہے۔ اور مراد ”ایک ایسا رسالہ لکھنا ہے جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کی ہو“ یا یہاں نیا رسالہ کو ”باکرہ عورت“ سے تشبیہ دی ہے۔

(۲) رِسَالَةٌ: بمعنی صحیفہ، پیغام، پیغامبری، خط اور جمع رَسَائِلٌ و رِسَالَاتٌ ہیں اور ”افتراع رسالۃ“ سے مراد ایسا رسالہ لکھنا جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کیا ہو، اور یہاں نئے رسالہ کو ”باکرہ عورت“ سے تشبیہ دی ہے۔

(۳) عَذْرَاءُ: بمعنی کنواری لڑکی (بن بیابھی لڑکی) والجمع عَذَارَى و عَذَارَى اور عَذْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۴) الْمُفْلِقُ: ماہر ہونا یہ افلاقی مصدر سے ہے، از افعال بمعنی پھاڑنا، ماہر ہونا، عجیب کام کرنا، فَلَقَ (ض) فَلَقًا بمعنی چیرنا، پھاڑنا، فَلَقٌ بمعنی ٹکڑا اور اس کی جمع أَفْلَاقٌ ہے یہاں مراد ہے ”حاذق، عجیب کام کرنے والا“۔ یقال شاعر مُفْلِقٌ یعنی نئی بات پیدا کرنے والا ہے، عجیب بات کہنے والا اور فَلَقَ اللَّهُ الصُّبْحَ. پھاڑنا، عجیب کام کرنا۔

(۵) كُتَابٌ: یہ جمع ہے کاتب کی اور کاتب کی جمع کَاتِبُونَ اور کاتبہ بھی آتی ہے بمعنی لکھنے والا عالم محرر۔ پیش کار اور کاتب اس کو بھی کہتے ہیں جو ادبیت میں ماہر ہو، اور کاتب خاص جو شاعر کے مقابلہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور کاتب کے ایک معنی یہ ہے کہ جو نثر میں ماہر ہو۔

(۶) أَوَانٌ: یہ جمع ہے ”ان“ کی بمعنی وقت، لمحہ، زمان، لُحْظٌ۔ اسکی جمع اَوَانَةٌ، اَوَانَةٌ بھی ہے۔ اِنَّ يَبْنِيَنَّ (ض) اِنَّا بمعنی وقت کا آنا یا وقت کا ہونا۔

(۷) الْمُتَمَكِّنُ: از تَفَعَّلَ تَمَكَّنَ مصدر ہے بمعنی قادر ہونے کے ہیں۔ اس کا صلہ جب ”علی“ آتا ہے تو بمعنی قادر ہونے، قدرت رکھنے

کے استعمال ہوتا ہے، اور یہاں اس کے معنی قادر ہونے کے ہیں۔

(۸) اَزْمَةٌ: یہ جمع ہے زِمَامٌ کی بمعنی لگام، کبیل، باگ اور مہار بھی ہے۔ از نصر بمعنی لگام لگانا۔ یہاں پر مراد وہ ہے جس سے کوئی چیز باندھی جائے۔

(۹) اَلْبَيَانُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی فصیح گفتگو کرنا، جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔ بَيَانًا وَتَبْيَانًا مصادر ہیں۔

(۱۰) اَلْعِيَالُ: یہ عَيْلٌ (بتشديد الباء) کی جمع ہے بمعنی فقیر محتاج کے ہیں، یہاں اس سے مراد متاخرین کا متقدمین کے محتاج ہونا ہے اور ”کالعیال“ یہ خبر ان ہے اور اس کی جمع عِيَائِلٌ، عَائِلَةٌ اور عِيَالٌ بھی آتی ہیں۔

(۱۱) اَلْاَوَائِلُ: یہ اول کی جمع ہے اور اس کی جمع اَوَائِلٌ، اَوَائِلُونَ بھی آتی ہیں بمعنی پہلا، اور مَوْنُثٌ اولیٰ آتا ہے اس کی جمع اَوَائِلٌ اور اَوَائِلَاتٌ آتی ہیں، اول جب صفت واقع ہوتا ہے تو یہ غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لَقَيْتَهُ عَامًا اَوَّلًا اور اس کے علاوہ اور صورتوں میں منصرف ہوتا ہے۔ مَارِئِثٌ لَهٗ اَوَّلًا وَاٰخِرًا۔



وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةٌ سَخْبَانِ بْنِ وَاِئِلٍ، وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ، عِنْدِمَا وَقَفَ الْحَاشِيَةَ، فَكَانَ كَلَّمَاشِطًا الْقَوْمَ فِي شَوَاطِئِهِمْ.

ترجمہ: اگرچہ وہ مالک کیوں نہ ہو سخبان بن وائل کی فصاحت کے، اور تھا مجلس میں ایک ادھیڑ عمر کا بڑھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خدام کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس، پس اس کی حالت یہ تھی کہ جب لوگ اپنے چکر میں دور ہوتے تھے (لوگ میدان کلام میں گردش کرتے تھے، حد سے آگے بڑھ جاتے تھے)

(۱) مَلَكَ: مالک ہونا از ضرب، تَمْلِكُ تفعیل سے مالک بنانا و بنانا، درینا، مرتحقیہ۔

(۲) فَصَاحَةٌ: بمعنی کلام کا سلیس ہونا، جید اللغۃ ہونا، تقعید سے خالی ہونا۔ اس کی جمع فَصَحَاءٌ، فَصَاحٌ آتی ہیں اور فصیح صیغہ صفت ہے، فَصَحٌ (ف) فَصْحًا وَفَصَاحَةً مصادر ہیں بمعنی جید اللغۃ ہونا اور نہایت طمطراق و روانی سے گفتگو کرنا۔ فَصَاحَةٌ (ك) فصیح ہونا، اور یہ لفظ فصاحت کرم سے متکلم، کلام اور کلمہ تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے، جیسے رجل فصیح و کلام فصیح و کلمة فصیحة کرم سے خوش بیان اور فصیح ہونا۔

(۳) سَخْبَانُ بْنُ وَاِئِلٍ: یہ مشہور فصیح و بلیغ شاعر عرب میں گزرے تھے اور یہ قبیلہ بنو بلبہ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت معاویہؓ نے ان کو عرب کے سب سے بڑے فصیح و بلیغ شاعر ہونے کی شہادت دی تھی۔

(۴) بِالْمَجْلِسِ: یہاں باء بمعنی ”فی“ ہے ای فی المجلس والجمع مَجَالِسُ از ضرب۔ مرتحقیہ

(۵) كَهْلٌ: میانہ سال، ادھیڑ عمر، چونہ جوان ہو اور نہ بوڑھا۔ یہ تقریباً تیس (۳۰) سے چالیس (۴۰) تک کی مدت ہوتی ہے، بعض نے کہا کہ یہ تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) تک کی مدت ہوتی ہے۔ اس کی جمع کھول، کھلانا، کھلون آتی ہیں، فتح سے مصدر

كَهْلًا وَكُهُولًا (ك) وَكُهُولَةٌ بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ وَالْجَمْعُ كَهَالٌ، كَهْلًا اور كَهْلُونَ ہیں از فتح و كرم۔ وَفِي الْقُرْآنِ: وَيَكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا. جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے ”جنین“، جب پیدا ہو جائے تو ”منفوس“ اور اس کی ماں کو ”نفساء“ اور بچے کو ”طفل“ اور ”رضیع“ کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہو جائے اور کچھ کھانے لگے تو جعفر (حفص) مؤنث جفرة ہے اور جب دودھ چھڑا دیا جائے تو ”فطیم“ اور جب کچھ طاقت آجائے اور چلنے لگے تو ”جَوْدَر“ جب اس سے بھی بڑا ہو جائے تو ”یافع“ جب قریب البلوغ ہو تو ”مَوَاق“ جب بالغ ہو جائے تو محتلم (حالم) جب چہرہ پر سبزاگنے لگے تو ”طار“ ہے۔ جب نکاح کی عمر سے تجاوز کر جائے، اور نکاح تک تو ”عسانس“ ہے، پس جب اس سے بڑھ جائے چالیس سال کی عمر کو تو ”کھل“ ہے اور جب بالوں میں سفیدی آنے لگے تو ”اشیب و اشمط“ ہے، پھر ”شیخ“ ہے پھر ”مسن“ ہے، پھر ”دالف“ ہے یا تو (دائف) ہے، جب چھوٹے چھوٹے قدم چلنے لگے تو ”هرف“ ہے، پھر ”حذف“ ہے جب عقل بھی جاتی رہے۔ (کما فی

افاضات و کنوز اعزازیہ)

(۶) الْحَاشِيَةُ: طرف، جانب، مجلس کے کنارہ کو کہتے ہیں وَالْجَمْعُ حَوَاشِيٌّ، الْحَاشِيَةُ بمعنی کنارہ، کونہ، اہل خانہ اور خاص لوگ، نوکر، خدمت گار وَالْجَمْعُ حَوَاشٍ. حَشَايَ حَشُونًا (ن) حَشُونًا بمعنی بھرا ہونا، یا بھر جانا وہ ہونا اور اس میں دوسرے حاشیہ سے مراد بمعنی خادم مجازاً ہے۔

(۷) مَوَاقِفُ: یہ موقف کی جمع ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، از ضرب بمعنی ٹھہرنا و چپ چھاپ کھڑا رہنا، اس کے اور معنی بھی آتے ہیں۔

(۸) شَطَطٌ: ای بَعْدَ. شَطَطًا وَشَطَطًا (ن، ض) بمعنی دور ہونا، ظلم کرنا یا دور ہونا، حق سے تجاوز کرنا۔ کما فی حدیث ابن مسعود: لَهَا مَهْرٌ نِسَاءً هَالًا وَكَسًا وَلا شَطَطًا ای لازیادہ و لا نقصان. یہاں اس کے معنی تجاوز ہونے اور حد سے بڑھنے کے ہیں وَفِي الْقُرْآنِ: وَلا تَشَطَطْ.

(۹) الْقَوْمُ: لوگوں کی جماعت، وَالْجَمْعُ أَقْوَامٌ وَأَقَائِمٌ، وَأَقَائِمٌ وَأَقَاوِمٌ بھی آتی ہیں۔ اور ”القوم“ میں الف لام عہد کا ہے۔ ای من حضر.

(۱۰) شَوَّطَهُمْ: تیزی کے ساتھ چلانا، انتہاء، غایت، چکر، ایک مرتبہ دوڑنا، اسکی جمع اشواط بمعنی بھڑکنا و مشتعل ہونا۔ وَفِي الْحَدِيثِ: طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ اشْوَاطٍ. شَاطِطٌ يَشُوْطُ (ن) شَوَّطًا بمعنی بھڑکنا، مشتعل ہونا۔



وَتَشَرُّوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوَّطِهِمْ، يُنْبِئُ تَخَاوُزَ طَرْفِهِ، وَتَشَامُخُ أَنْفِهِ، أَنَّهُ مُخَوِّنٌ لِيَنْبَاعِ.

ترجمہ:- اور نکھیر چکے اپنی عمدہ بھجوروں کو (اچھی باتوں کو) اور بری چھوڑوں کو (ردی باتوں کو) کو اپنے تو چہ دانوں سے (اپنے منہ سے) خبر دیتا تھا اس کا (بوڑھے کا) گوشہ چشم سے دیکھنا اور اس کی ناک چڑھانا (اس بات کی) کہ تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تاکہ حملہ کرے (کہ وہ بحث و مباحثہ کے لئے تیار ہے)

(۱) نَشْرُوًا: اس کا مصدر نَشْرُ ہے از نصر و ضرب بمعنی بکھیرنا یا نثر میں گفتگو کرنا، نَشَار: وہ روپے ہیں جو کسی کے سامنے اٹھانے کیلئے پھینک دئے جائے، اور ضرب سے اس کے معنی چھینکنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال نثرت الدبابة چوپایہ نے چھینکا اور ”نشرو العجوة والنحوة“ سے مراد ”عمدہ کلام اور ردی کلام کرنا ہے“ یا ”مذاق سے کلام کرنا“ ہے۔

(۲) الْعَجْوَةُ: عمدہ قسم کی کھجور کو کہتے ہیں، صاحب جوہری کی رائے ہے کہ عمدہ کھجوروں کی ایک قسم کا نام ہے، جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ رسول ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس کا پودا، درخت لگایا تھا، بقول بعض یہ درخت نجدینہ میں ہے اور نہ مکہ میں ہے اس کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ یہ عربی لفظ ہے یا نہیں، بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ بصری ہے اور بقول بعض یہ عربی لفظ ہے۔

(۳) النَّسْجُوةُ: ردی قسم کی کھجور کو کہتے ہیں، اسی طرح ابن جھور نے بیان کیا ہے کہ غالباً یہ لغت بصریہ ہے اسی وجہ سے یہ مشہور کتب لغت میں نہیں ہے، بعض نے کہا ہے یہ مطلق ردی چھوارہ ہے۔ (والتفصیل فی کنوز اعزازیہ)

(۴) نَوُطٌ: ٹوکری، توشہ دان یا اس قسم کا کوئی اور برتن ہو جس میں خرما وغیرہ ہو جو کجاوہ میں با آسانی لٹکایا جاسکے۔ والجمع اَنَوَاطٌ، نِيَاطٌ: نَاطٌ يَنُوطُ (ن) نَوُطًا: نِيَاطًا مصدر ہیں بمعنی لٹکانا کیونکہ چھواروں کی تھیلی (ٹوکری) بھی کجاوے میں لٹکائی جاتی ہے۔

(۵) يَنْبِيءٌ: یہ انباء مصدر ہے، ماخوذ نباء سے ہے از افعال بمعنی خبر دینا، عظیم الشان خبر، خبر سنانا۔ نَبَاءٌ يَنْبِيءُ (ف) نَبَاءٌ، نَبُوءًا مصدر ہیں بمعنی بلند ہونا اور مہتم بالشان خبر کو کہتے ہیں جو ذوقانہ ہو جس کے ساتھ علم یا غلبہ ظن حاصل ہو جب یہ فوائد پائے جائے تو نباء کہتے ہیں ورنہ نہیں۔ وفي القرآن: قل هو بأعظیم انتم عنه معروضون۔

(۶) تَخَاذُرٌ: اس کے معنی ہے کسی کو گھور کر دیکھنا، یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی نگاہ تیز کر کے پلکوں کو سمیٹنا (گھورنا) خَزَزَ (ن) خَزْرًا بمعنی گوشہ چشم سے دیکھنا و از سَمَحَ خَزْرًا. یقال خزر عینہ بمعنی اس کی آنکھ تنگ ہوگئی (گھورنا) والجمع خَزْرَاءٌ۔

(۷) طَرْفٌ: بمعنی آنکھ یا کسی چیز کا کنارہ ہر شے کا انتہاء۔ طَرْفٌ (ض) طَرْفًا بمعنی دیکھنا۔ یقال طرف فلان اور طرف بمعنی کسی چیز کا کنارہ ہر چیز کی انتہاء والجمع اطراف اور ”عین“ جس کی آنکھ بڑی ہو۔ وفي القرآن: لا یرتد الیہم طرفہم۔

(۸) تَشَامُخٌ: تفاعل کا مصدر ہے بمعنی تکبر سے ناک چڑھانا یا ناک کو بلند کرنا اپنے کو بڑا سمجھ کر، یہ ”شَمَخَ“ سے ماخوذ ہے بمعنی غرور، تکبر مجرد فتح سے ہے شَمَخًا و شَمُوخًا مصدر ہیں تکبر کرنا۔ وفي الحدیث: فشمخ بانفہ۔

(۹) اَنْفٌ: بمعنی ناک، پہاڑ کا نکلا ہوا کونہ، اور ہر چیز کی ابتداء اس کی جمع اَنْوُفٌ، اَنْافٌ و اَنْفٌ: انف فلان از سَمَحَ بمعنی ناگوار سمجھنا۔

(۱۰) مُخْرَبٌ: یعنی وہ شخص جو سر جھکائے کسی دشوار کام کو سوچ رہا ہو۔ اس کا مصدر اِخْرَبَ نَبَاقٌ (ابرنشاق) یعنی بغیر کسی رکاوٹ کے زمین پر بیٹھنا۔ یا سر جھکانا اور زمین سے چمٹنا از اَفْعَلًا اس کے معنی سر جھکانے اور زمین سے چمٹنے کے ہیں۔

(۱۱) لَيْبَاعٌ: یہ افعال سے، بَوُّعٌ سے مشتق ہے، باع کے معنی ہے مسافت (بین المنکبین) یا متمد ہونا۔ باعٌ يَبُوعُ (ن) بَوُّعًا بمعنی باع پھیلانا، چھاننا (ن) بَوُّعًا بمعنی بخشش کیلئے ہاتھ کھولنا۔ جمع اَبْوَاعٌ، باعَاتٌ و بِيَعَانٌ۔



وَمُجْرَمٌ سَيِّمٌ الْبَاعِ، وَنَابِضٌ يَبْرِي النَّبَالَ، وَرَابِضٌ يَبْغِي النَّبَالَ، فَلَمَّا نُبِّلَتْ الْكَنَائِنُ.

ترجمہ:- اور سمٹ کر بیٹھنے والا ہے کہ عنقریب دراز کرے گا دونوں ہاتھوں کو اور کمان چڑھانے والا ہے، درست کر رہا ہے تیروں کو (بحث کرنے کے لئے گویا تاک میں ہے) اور گھٹنے ٹیکے ہوئے تیر اندازی کی فکر میں ہے، (بات کرنے کی بحث و مباحثہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے، پس جبکہ خالی ہو گئے تمام ترکش (یعنی کلام کے ظروف)۔

(۱) مُجْرَمٌ مَوْ: بروزن مُجْلُوٌّ صیغہ اسم فاعل بمعنی کوونے کیلئے ہاتھ پیر کا سیٹھنے والا، بعض نے مُشْعَرُو کے وزن پر بتایا ہے۔ اس کا مصدر اجْرِمَاؤ ہے از باب اجلواز بمعنی سکرنا، بعض حصہ کو بعض حصہ سے ملانا، برگشتہ ہونا، پکڑ کر بیٹھنا، دامن سمیٹ کر بیٹھنا۔

(۲) سَيِّمٌ: اس کا مصدر ہے مَدَّ بمعنی کھینچنا، پھیلانا، دراز کرنا اور بڑھانا۔ یمد (ن) یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) الْبَاعُ: بمعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار والجمع اَبْوَاعٌ، بَاعَاتٌ، بِيَعَانٌ، اور "سَيِّمُ الْبَاعِ" یہ کنایہ ہے کوونے اور حملہ کرنے سے۔

(۴) نَابِضٌ: اس کا اصل معنی ہے حرکت دینا، صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر نَبَضٌ بمعنی کمان کو اس طرح کھینچنا کہ اس سے آواز نکلے یا کمان کا چلہ کھینچنا، نَبَضٌ (ض) نَبْضًا وَنَبْضًا مصدر حرکت کرنا۔ نابض جو شخص تیر کو پھینکنے کیلئے کھینچے والجمع نَبْضَةٌ، نَبَاضٌ وَنَابِضُونَ ہیں اور یہاں "نابض" سے مراد تیر مارنے والا ہے۔

(۵) يَبْرِي: از ضرب بَرِيًا بمعنی پھیلانا، صاف کرنا يقال برى السهم والقلم یعنی قلم بناتے وقت جو ریزہ گرتا ہے۔

(۶) النَّبَالَ: نَبَلٌ کی جمع ہے اور نَبَلٌ اس کا واحد نَبْلَةٌ ہے بمعنی تیر اس کی جمع اَنْبَالٌ وَنَبَالَانٌ بھی آتی ہیں بمعنی تیر از نصر نَبَالًا مصدر ہے بمعنی تیر مارنا، تیر چلانا۔

(۷) رَابِضٌ: صیغہ اسم فاعل ہے از ضرب رَابِضًا وَرَبُوضًا وَرَبِضَةً مصادر ہیں بمعنی گھٹنے ٹیک کر بیٹھنا۔

(۸) يَبْغِي: از ضرب بَغْيَةً وَبَغْيَةً مصدر ہیں بمعنی طلب کرنا، مرتحقہ۔

(۹) النَّبَالَ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی تیر پھینکنا، نَابِضَةٌ، مُنَابِضَةٌ وَنَبْضَالًا بمعنی آپس میں تیر پھینکنا، مجرور نصر سے نَبْضًا مصدر ہے بمعنی تیر اندازی میں سبقت لیجانا اور غلبہ حاصل کرنا۔

(۱۰) نُبِّلَتْ: از ضرب وَنَصْرٌ مصدر نَبَلًا ہے بمعنی جھاڑ دینا، نکال دینا اور خالی ہونا، یہاں لوگوں کے اذنان کو کنائین سے تشبیہ دی ہے "کن" بمعنی ترکش اور اس کی جمع کنائین آتی ہے۔

(۱۱) الْكَنَائِنُ: یہ كِنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی تیر دان، تیر کش خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ كَنَّ يَكْنُ (ن) كَنَّوْا كُنُونًا چھپانا، پوشیدہ کرنا اور كَنَّ (بِحرف الكاف) بمعنی کوٹھری، حجرہ، کمرہ اور گھر جمع اَنْكِنَانٌ وَاَكْنَنَةٌ ہیں یعنی وہ چیز جس میں کسی چیز کی حفاظت کی جائے، اور اسکو ڈھک کر رکھا جائے۔ وفي القرآن: وجعل لكم من الجبال اكنانا.



وَفَاءَ تِ السَّكَّائِنُ، وَرَكَدَتْ الزَّعَايِرُ، وَوَكَّفَ الْمُنَازِعُ، وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ، وَسَكَبَتِ الْمَزْجُورُ وَالزَّاجِرُ.

ترجمہ:- اور واپس ہوئے ان لوگوں کے سکون (سناٹا چھا گیا مجلس میں) اور تیز ہوائیں رک گئیں اور رک گئے جھگڑا کرنے والے (جھگڑے) سے اور رک گئی غصہ کی آوازیں (شور و غوغا بند ہو گیا) اور چپ ہو گئے غالب و مغلوب (جس کو ڈانٹا گیا اور ڈانٹنے والا)۔

(۱) فَاءَ تِ: ای رَجَعَتْ فَاءَ يَفِيءُ (ض) فَيِنَا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، اور فاء ت یہ مہموز اللام ہے اور اجوف واوی ہے بمعنی لوٹنا، اور اگر اجوف یائی ہے تو اس کے معنی سایہ کے ہٹ جانے کے آتے ہیں ومنه الفیء بمعنی سایہ کیونکہ وہ بھی لوٹتا ہے۔ ومنه الفیئة بمعنی وہ جماعت جو ایک دوسرے کی مدد کرے، قوت حاصل کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کی طرف رجوع کرے وفی القرآن: کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله.

(۲) السَّكَّائِنُ: یہ سَكِينَةٌ کی جمع ہے بمعنی سکون، وقار و ہیبت بھی ہے عزت و اطمینان۔ سکنوا و سکونا (ن) مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا و آرام کرنا اور سُكَّانٌ بھی سَكِينَةٌ کی جمع ہے۔ قال تعالیٰ: فانزل السكينة عليهم.

(۳) رَكَدَتْ: اس کا مصدر ”رَكَوْدٌ“ ہے اس کے اصلی معنی آفتاب اور کشتی کے ٹھرنے کے ہے اب اس کا معنی مطلق ٹھہرنا اور نضر و منہ الماء الراكد بمعنی ٹھہرا ہوا پانی۔

(۴) الزَّعَايِرُ: یہ زَعَزَعَةٌ کی جمع ہے از باب بعثر بمعنی حرکت دینا اور منع کرنا اسکے اصلی معنی ہے وہ تیز تند ہوا جو چیزوں کو ہلا ڈالے یعنی آندھی، یہاں مقصود یہ ہے کہ اہل مجلس نے کلام ختم کر دیا اور خاموش ہو گئے یا خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ زَعَزَعَةٌ وہ ہوا جو تیز چلے۔

(۵) كَفَّتْ: مصدر ہے از نضر بمعنی روکنا اور اسکے معنی روک دینا، واپس آنا، روکنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوا ہے۔ کف بمعنی ہتھیلی والی جمع اُكْفٌ، اُكْفَافٌ، كُفٌّ یہ معروف و مجہول دونوں طرح ہو سکتا ہے۔

(۶) الْمُنَازِعُ: صیغہ اسم فاعل از مفاعله اس کا مصدر نَزَاعٌ ہے بمعنی جھگڑا کرنے والا مجرد نَزَعَ نَزْعًا (ض) سے بمعنی پھینکانا۔ اور امتنع المنازع ومنع منازعة بمعنی منازعہ و مجادلہ کرنا اگر مجرد میں مصدر نَزَاعًا و نَزُوْعًا (ض) ہو تو بمعنی مشتاق ہونا۔

(۷) سَكَنَتْ: از نضر سکون۔ سَكَنَ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا و ساکن ہو جانا، وقد مرتحقہ۔

(۸) الزَّمَاجِرُ: ای اصوات شدیدہ از باب بعثر، زَمَجَرَةٌ مصدر ہے بمعنی سخت آواز دینا، جمع ہے زَمَجَرَةٌ کی بمعنی بہت زیادہ چیخنا، چلانا، سخت آواز اور غصہ اس کی جمع زَمَاجِيرٌ بھی آتی ہے اور یہ اصل میں زَجْرٌ سے مشتق ہے اور اس میں میم لاحق کر دی گئی ہے۔

(۹) سَكَّتْ: اس کے مصادر سَكَّتَا و سَكُوْنَا و سَكَاَتُوْنَا و سَاكُوْتُوْنَا (ن) ہیں بمعنی خاموش ہونا، چھپ ہو جانا۔

(۱۰) الْمَزْجُورُ: مفعول۔ زَجْرٌ (ن) زَجْرًا مصدر ہے، روکنا، منع کرنا، ڈانٹنا۔ یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ المزجور بمعنی المغلوب۔ الزاجر بمعنی غالب۔ وفی القرآن: فانما هي زجرة واحدة. اور الزاجر اسم فاعل ہے بمعنی غالب بمعنی ڈانٹنے والا۔ اور نضر سے بمعنی غالب آنا اور مزجور اسم مفعول ہے بمعنی مغلوب۔



أَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا، وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَضِ جِدًّا، وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ، وَأَفْتَنْتُمْ فِي الْمَيْلِ إِلَى مَنْ فَاتَ.

ترجمہ: تو متوجہ ہوا وہ (بوڑھا) لوگوں کی طرف اور کہا بیشک تم لوگ لائے ہو عجیب بات (خدا کی قسم تم لوگوں نے نامعقول بات درمیان میں کہی) اور تجاوز کیا تم نے میانہ روی سے (تم راہ راست سے بہت دور ہو گئے ہو) اور تم نے بہت بڑا خیال کیا ہے بوسیدہ ہڈیوں کو، اور تجاوز کیا تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو گئے (فوت شدہ لوگوں کی محبت میں تم لوگوں نے غیر ضروری کلام کیا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اقبال مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، سامنے آنا، رخ کرنا۔ اور اقبل علی الجماعة یہ ”لَمَّا“ کا جواب ہے۔

(۲) الْجَمَاعَةُ: اس کی جمع جماعات ہے، از فتح بمعنی لوگوں کی گروہ، جماعت، اکٹھا ہونا، جمع ہونا اور اجتماع یا مبالغہ ہے جامع کے یا مجموعہ کے معنی میں ہے یا جمع اسم طرف بمعنی مجتمع، غرضیکہ سب الفاظ میں اجتماع موجود ہے۔

(۳) جِئْتُمْ: جاء یجئ (ض) جِئًا، جِئَةً، مَجِئًا وَمَجِئَةً مصادر ہیں بمعنی آنا۔ جاء به بمعنی لانا، مَوْنُثَ جَانِبِیۃ ہے اور مَجِئَةُ اور اِتِّیَانٌ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ والاتیان المعنی بسہولۃ فالمعنی اعم۔ لقد جئتم شیئا الخ یہ جواب قسم ہے عبارت مخدوف کا ای جاء جیئة مجینا۔

(۴) شَيْئًا: بمعنی چیز، والجمع اشیاء۔ صحیح سے مر تحقیقہ۔

(۵) إِذَا: سخت و دشوار کلام، مصیبت، امر منکر، وہ امر جو گھبرا ڈالے۔ قَالَ تَعَالَى: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا. ای امر امنکر والجمع إِذَا، إِذًا، إِذًا، إِذًا مصدر ہے (ن، ض) بمعنی مصیبت میں ڈالنا، بوجھل کر دینا۔ اِذْ یَ صِیۃ صفت ہے بمعنی شے منکر۔

(۶) جُزْتُمْ: اس کا مصدر جَوَزَ ہے بمعنی گزر جانا، تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ از نصر اس کا صلہ ن و علی آتا ہے، تو اس کے معنی تجاوز کرنے کے آتے ہیں اور کبھی یہ جواز سے ماخوذ ہوتا ہے، جسکے معنی جائز ہونے کے ہیں، اور یہاں جَوَزَ سے ہیں جسکے معنی وسط کے ہیں۔

(۷) أَلْقَضْتُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ارادہ کرنا یا اوسط درجہ کی چال چلنا، یہاں یہی مراد ہے۔

(۸) جِدًّا: (بکسر الحیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، اچھی طرح ثابت شدہ، واقعی بات جو ہزل کی ضد ہے اور جِدًّا (بفتح) بمعنی دادا، نانا والجمع أَجْدَادٌ، جَدُوذٌ، جَدُوذٌ، جَدُّ (بضم الحیم) بمعنی حصہ۔ جِدًّا (ض) بمعنی بڑے مرتبے والا ہونا، اور ”جِدًّا“ یہ صیغۃ صفت مفعول مطلق ہے ای جَوَازًا جِدًّا. جِدًّا (ض) جِدَّةٌ بمعنی نیا ہونا، تازہ ہونا جِدًّا (ض) جِدًّا بمعنی کاشا۔ جِدًّا (ن) جِدًّا بمعنی کوشش کرنا، محنت کرنا۔

(۹) عَظَّمْتُمْ: یہ تعظیم مصدر ہے از تفعیل بمعنی بڑا سمجھنا، تعظیم کرنا، توقیر کرنا اور عَظَّمَ (ك) عِظَامَةً بمعنی بڑا ہونا۔ و فی التنزیل: فکسونا العظام لحمًا.

(۱۰) الْعِظَامُ: یہ اَعْظَمَ کی جمع ہے، اور یہ عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی اصل میں ہر بڑی چیز کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اَعْظَمَ وَعِظَامَةٌ

بھی آتی ہے از کرم بمعنی بڑا ہونا اور نصر سے بمعنی بڑی کھلانا۔

(۱۱) الرَّفَاتُ: بمعنی بوسیدہ ہڈی، یا ہر وہ چیز جو شکستہ اور بوسیدہ ہو۔ رَفَّتَ (ض، ن) رَفَّتًا بمعنی کہنے ہونا یا شکستہ ہونا اور یہ لازمی و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے وَرَفَاتٌ بمعنی بوسیدہ ہڈی۔ رَفَّةٌ ای کَسْوَةٌ اور یہ مادہ جہاں بھی ہو، کسر کے معنی ہونگے۔ وفی القرآن: أُنذِرُكُمْ عَذَابًا مِّثْلَ الَّذِي أَذْيَبْتُمْ بِهِمْ، أَلَمْ يَلْبَسُوا لِبَاسًا مِّثْلَ الَّذِي كَانُوا يَلْبَسُونَ، أَلَمْ يَلْبَسُوا لِبَاسًا مِّثْلَ الَّذِي كَانُوا يَلْبَسُونَ، أَلَمْ يَلْبَسُوا لِبَاسًا مِّثْلَ الَّذِي كَانُوا يَلْبَسُونَ۔

(۱۲) اِفْتِثْمُ: یہ فوت سے ماخوذ ہے، از افتعال بمعنی فوت کرنا، تجاوز کرنا۔ اِفْتِثَاتٌ مصدر ہے مجرد۔ فَاتٌ يَفُوتُ (ن) فَوَاتًا وَفَوَاتًا فوت کر دینا۔ قَالَ تَعَالَى: وَان فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفْرَانِ، اور یہاں تجاوز کرنا مراد ہے۔

(۱۳) اَلْمَيْلُ: مائل ہونا، مصدر ہے از ضرب مائل ہونا، لوٹنا، رغبت کرنا (مال الیہ) مَيْلًا، تَمَيْلًا، مَيْلَانًا، مَيْلَوْنًا، مَيْلَانًا بمعنی لوٹنا۔



وَعَمَضْتُمْ جِيلَكُمْ الَّذِينَ فِيهِمْ لَكُمْ اللَّذَاتُ، وَمَعَهُمْ اِنْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ، اَنْسَيْتُمْ يَا جَهْلِيَّةَ النَّقْدِ، وَمَا بَدَأَ اَلْحَلَّ وَالْعَقْدُ.

ترجمہ:- اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنی جماعت کو جن میں کچھ تمہارے ہم عصر ہیں اور ان کے ساتھ تمہاری دوستی قائم ہو چکی ہے اے پرکھنے والے! ماہرین! ماہرین! کو پرکھنے والوں) اور اے صاحبان حل و عقد کیا تم بھول گئے (اے کھولنے باندھنے کے حاکموں) کیا بھول گئے ان چیزوں کو۔

(۱) عَمَضْتُمْ: یہ غَمَضٌ مصدر سے (از ضرب و سح) بمعنی حقیر سمجھنا، حقارت کرنا، ڈوب دینا، ناشکری کرنا۔

(۲) جَيْلَكُمْ: جَيْلٌ واحد ہے اس کی جمع اَجْيَالٌ وَجَيْلَانٌ آتی ہیں بمعنی لوگوں کا گروہ، صدی، ہم زمانہ، اہل زمانہ، ایک زمانے کے لوگ، اور "الذین" صفت ہے جیل کی اور اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔ ای لدا تکم یہ جمع لدة کی ہے ای الذی ولد معک من غیر بطن واحد۔

(۳) اَللِّذَاتُ: یہ صفات کے وزن پر ہے یہ لدة کی جمع ہے اس کی جمع لَدُونٌ بھی آتی ہے بمعنی ہم زاد جن کی ایک ساتھ پیدائش ہوئی ہو، ہم عصر، ہم عمر، ایک ساتھ پرورش یافتہ یہ اصل میں وَلَدَتْهَا اس کا ثنیہ لَدَانٍ اور تصغیر و لَيْسَدُونٌ، وُلَيْدَاتٌ ہیں۔ وَلَدَيْلِدٌ (ض) لِدَةٌ وَوَلَادَةٌ، وَوَلَادَةٌ مَوْلِدًا بمعنی بچ جانا، وضع حمل ہونا۔

(۴) اِنْعَقَدَتْ: انعقاد مصدر سے ہے از انفعال بمعنی منعقد ہونا، گرہ لگانا۔ مجرد نَقَدًا (ن) بمعنی پرکھنا، نقد ادا کرنا، تنقید کرنا۔ اِغْرَعَقَدَ (ض) يَغْقِدُ سے ہو تو بمعنی باندھنا۔

(۵) اَلْمَوَدَّاتُ: یہ مَوَدَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی اور کسی چیز کی پر زور خواہش کرنا، محبت کرنا۔ از سح اور "المودات" میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای موداتکم (س) بمعنی محبت کرنا۔

(۶) اَنْسَيْتُمْ: یہ اِنْسَاءٌ مصدر سے، از افعال بمعنی بھلا دینا۔ اور اِغْرَعَقَدَ سے ہو تو اس میں ہمزہ استفہام کا ہوگا، اور یہ جملہ انشائیہ ہوگا،

اور اگر ہمزہ استفہامیہ نہ مانا جائے تو جملہ خبریہ ہوگا بہر حال انشائیہ کی صورت میں ہمزہ ضرور ہوگا چاہے افعال سے ہو یا کج سے، مجرد کج سے ہے بمعنی بھول جانا۔

(۷) جَہَابِدَةٌ: مید جمع ہے جہید کی بمعنی ماہر، عقلمند، حاذق، کھرمے، کھولنے کو پرکھنے والا اس کی جمع جہایدات بھی آتی ہے۔
(۸) النَّقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی پرکھنا از نصر نقدًا او تَنَقَّدًا بمعنی کھرے کھولنے کی پہچان کرنا، پرکھنا۔ یہاں نقد بمعنی منقود ہے اور اس کی جمع نُقُودٌ ہے۔

(۹) مَوَابِدَةٌ: بمعنی کثیر الجاہ جمع موبد کی ہے (بفتح المیم و کسر الباء) بمعنی حاکم اور (بفتح الباء) فارسی کا لفظ ہے اس کے اصلی معنی مجوسی حاکم کے ہیں اب حاکم یہود، فقیہ فارس کو کہتے ہیں یہ عجمی لفظ ہے اور صاحب قاموس نے اس لفظ کو (و، ب، ذ) کی فصل میں بیان کیا ہے اور صاحب اقرب الموارد نے ان پر یہ اعتراض کیا ہے کہ صاحب قاموس کو (م، و، ب، ذ) کی فصل میں اس کو بیان کرنا چاہیے تھا۔
(۱۰) الْحُلُّ: حُلُولٌ سے مشتق ہے بمعنی کھولنا از نصر، مرتحقیہ۔

(۱۱) الْعَقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی باندھنا از ضرب، مرتحقیہ۔



مَا أَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ، وَبَرَزَ فِيهِ الْجَدُّ عَلَى الْقَارِحِ، مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمَهْدَبَةِ، وَالِاسْتِعَارَاتِ

الْمُسْتَعْدَبَةِ.

ترجمہ: جن کو ظاہر کیا ہے طبائع جدیدہ نے (نئی نئی باتوں کو ایجاد کرنے والی طبیعتوں نے) اور غالب آگیا ہے اس میں دو سالہ بچے، پانچ سالہ بچے پر (جس میں جوان بوڑھے پر غالب رہا) یعنی وہ مہذب عبارتیں ہیں اور ان استعارات میں (تشبیہ) جو شیریں سمجھی گئی ہے۔

(۱) أَبْرَزَتْهُ: مفاعلہ سے مُبَارَزَةٌ بمعنی مقابلہ کرنا، تَبَرَّرَ لِفَعْلٍ سے بمعنی پاخانہ کرنا۔ ابراز مصدر از افعال بمعنی نکالنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا، ایجاد کرنا، پیدا کرنا مجرد کرم سے بَرَزَ او بَرَاةٌ بمعنی فضل یا شجاعت میں اپنے ہم عمروں سے فوقیت لے جانا، بڑھ جانا۔ بَرَزَ (ن) بَرُوزًا او بَرَزًا بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، نمایاں ہونا، ابھرنانا اور ”مصلابرزتہ“ یہ مفعول ثانی ہے ”انسیتم“ کا اگر یہ باب افعال سے ہو، اور اگر یہ صرح سے ہے تو مفعول بہ ہے۔

(۲) طَوَارِفُ: یہ طَارِفَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبائع جدیدہ، نئی طبیعتیں، طَرِيفٌ از کرم بمعنی جدید ہونا، عمدہ ہونا۔ اور یہاں اس سے مراد نئی چیز ہے، اور طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ ای طبائع جدیدہ اور طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ میں اضافة الصفت الی الموصوف ہے ای القرائح الطوارف۔

(۳) الْقَرَائِحُ: یہ قَرِيحَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبیعت اور ”قَرِيحٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی زخمی کرنا، کیونکہ طبیعت ہی میں زخم ہوتا ہے، از فتح صرح اور یہاں اضافة صفت الی الموصوف ہے، اور اس کے معنی ہر چیز کے اول، اور کنویں کے پہلے پانی کے بھی آتے ہیں۔

(۴) بَرَزٌ: یہ تَبْرِيزُ مصدر سے ہے از تفعیل بمعنی غالب آنا، میدان میں سبقت لے جانا، مجرد کرم سے ہے بَرَازَةٌ بمعنی فوقیت و سبقت لے جانا، غالب کر دینا۔

(۵) أَلْحَدَّعُ: چھوٹی عمر کا چوپایہ، نوجوان جانور، گھوڑے کا نو عمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ جائے، یا نوجوان، والجمع جَدَاعُ، جُدَعَانُ. جَدَعُ (ف) جَدَعًا یَقَالُ جَدَعَةُ الدَّابَّةِ جانور کو بغیر چارہ کے بند کرنا، جذع گھوڑے کا نو عمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو اور "قارح" پانچویں سال والا بچہ کو کہتے ہیں اور رباع جو چوتھے سال میں لگ جائے، پھر آخر عمر تک کے گھوڑے کو مذک کہتے ہیں۔

(۶) أَلْقَارِحُ: وہ سم دار یا کھردار جانور جس کے مسوڑھے پھٹ کر دانت نکل آئے ہو مثل شتر و درندہ والجمع قَوَارِحُ وَمَقَارِحُ قَرَحٌ از فح و مع بمعنی مسوڑھوں سے دانت نکلنا، مَوْنُثٌ قَارِحَةٌ جَمْعُ قَارِحَاتٍ، واضح ہو، کہ گھوڑے کا بچہ جب پیدا ہو تو اس کو "مہرہ" کہتے ہیں پھر "ہلو" کہتے ہیں پھر جب سال پورا ہو تو "حولی" اور دوسرے سال میں لگ جائے تو "جزع" تیسرے سال میں لگ جائے تو "نسی" کہتے ہیں چوتھے سال میں لگ جائے تو "رباع" پانچویں سال میں ہو تو "قارح"، پھر اخیر عمر تک "مذک" کہتے ہیں۔

(۷) أَلْعِبَارَاتُ: یہ عبارت کی جمع ہے بمعنی الفاظ جو معنی پر دلالت کرے، بیان۔ عِبْرَاتٌ (ن) عِبْرًا، عُبُورًا وَ عِبَارَةً مصادر بیانات، یقال عِبْرًا رَوَّاءٌ خَوَابٍ کی تعبیر یا تفسیر بیان کی۔ "عبارت" یہ غیر کا اسم ہے یعنی معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ۔

(۸) أَلْمُهَذَّبُ: تَهْدِيزُ مصدر سے از تفعیل بمعنی وہ بات جو زوائد سے خالی ہو۔ هَذَبَ (ض) هَذَبًا بمعنی صاف کرنا، قطع کرنا اور المہذب بمعنی مزین، پاکیزہ، نفیس وغیرہ۔

(۹) أَلْإِسْتِعَارَاتُ: یہ استعارہ کی جمع ہے بمعنی کسی چیز کو عاریت لے لینا، اور یہ "عَارٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی شرم کے ہیں اصطلاح میں استعارہ کہتے ہیں اس عبارت کو جس میں ایک چیز بول کر دوسری مراد لے جائے، اور دونوں کے درمیان قرینہ مانعہ اور علاقہ تشبیہ موجود ہو۔

(۱۰) أَلْمُسْتَعْدَبَةُ: بمعنی شیرین سمجھا گیا یہ "عَدْبٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی بیٹھا، عمدہ۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: هَذَا عَذْبٌ فِرَاتٍ. الْمُسْتَعْدَبَةُ از استعجال بمعنی شیرین سمجھا گیا از مع و کرم اس کے اصلی معنی ہے روکنا، دفع کرنا۔ کما ترجمہ



وَالرَّسَائِلِ الْمَوْشَعَةِ، وَالْأَسَاجِيعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ، وَهَلْ لِلْقَدَمَاءِ إِذَا نَعِمَ النَّظَرُ، مَنْ حَضَرَ غَيْرَ الْمَعَانِي الْمَطْرُوقَةِ الْمَوَارِدِ.

ترجمہ:- اور ایسے رسائل جو کہ مزین ہیں (مضامین سے) اور ایسی مقفی عبارتیں جو نمکین سمجھی گئی (قافیہ بند، نمکین کلام)، اور نہیں ہے مستعدین کے لئے (کوئی فضیلت) جبکہ اچھی طرح نظر کرے وہ آدمی جو حاضر ہے (حاضرین اگر اچھی طرح دیکھیں کہ مستعدین کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے) سوائے ان مضامین کے کہ جن کے چشمے (کثرت آمد و رفت سے) گد لے ہو چکے ہیں (یعنی نیا مضمون نہیں ہے بلکہ پرانا ہے)۔

(۱) أَلرَّسَائِلُ: یہ رسالہ کی جمع ہے بمعنی پیغام، پیغمبری، خط اور اس کی جمع رسالات بھی آتی ہے۔ رَسِيلٌ (س) رَسَلًا بمعنی نکلنا، ارسال

وقر اصل مفاعلہ و فاعل سے بمعنی خط و کتابت کرنا، ارسال بمعنی بھیجنا، و ترسل تفاعل سے بمعنی آہستگی سے کام کرنا، ہزنی برتنا، استول از استفعال بمعنی جاری رکھنا۔

(۲) الْمَوْشَحَّةُ: تَوْشِيحٌ مصدر ہے از تفعیل اور یہ ”موشح“ کا مؤنث ہے یعنی وہ اشعار جو کہ ایک خاص وزن اور قافیہ پر نظم کئے جاتے ہیں مگر اس میں ایک ہی قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی، اور یہ اندکی شعراء کا ایجاد ہے، اور جب و شاخ کی نسبت عورت کی طرف ہو تو اس سے مراد ہار ہوتا ہے، اور جب اس کی نسبت مرد کی طرف ہو تو اس سے مراد تلوار کا غلاف ہوتا ہے، مجرد و شاخ سے ماخوذ ہے یعنی جس چیز سے زینت حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) اَسَاجِجٌ: اَسْجَاعٌ کی جمع ہے، اور یہ سَجَعٌ کی جمع بھی ہے، بمعنی مقفی کلام از فتح مقفی کلام کرنا۔ بقول بعض یہ جمع اُسْجُوْعَةٌ کی ہے، اور سجع قافیہ بند کلام کے ایک حصہ کو کہتے ہیں، اور سجع کبوتر کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) الْمُسْتَمْلَحَةُ: اِسْتِمْلَاحٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی نمکین سمجھنا، اور یہ مَلْحٌ (بکسر المیم) سے ماخوذ ہے بمعنی نمک المستملحة صیغۃ اسم مفعول واحد مؤنث بمعنی نمکین سمجھا گیا، ملح سے ماخوذ ہے۔

(۵) هَلْ لِلْقَدَمَاءِ: هل استفہام انکاری ہے یا نافیہ ہے، قدما یہ قدیم کی جمع ہے بمعنی پرانا قدم (ك) قَدَمًا وَقَدَامَةً بمعنی پرانا ہونا، قدیم ہونا۔ قَدِيمٌ سے بمعنی آنا، قدم تقدیما از تفعیل بمعنی آگے کرنا، پیش کرنا، ذکر کرنا، ترقی دینا، آگے بڑھنا، جاری رہنا، کامیاب ہونا، استفہام استفعال سے بمعنی طلب کرنا، حاضر کرنا۔ ہل اور ہمزہ استفہام میں فرق: ہل: خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور ہل اسم پر نہیں آسکتا، بخلاف ہمزہ کے اور ”هَلْ زَيْدًا قَائِمٌ“ کہنا غلط ہوگا اور ”أَزَيْدًا قَائِمٌ“ کہنا صحیح ہے۔

(۶) اَنْعَمٌ: اَنْعَامٌ مصدر ہے از افعال بمعنی غور سے دیکھنا، خوب اچھی طرح دیکھنا، اَنْعَامٌ میں کیفیت کا اعتبار ہے اور اَنْعَامَانٌ میں کیت کا اعتبار ہے، اور اسکے (انعم النظر) کے معنی خوب دیر تک سوچنے کے ہے۔

(۷) اَلنَّظْرُ: مصدر ہے از نصر و سجع بمعنی نگاہ، دانائی، نظرًا، مَنْظَرًا، مَنْظَرًا، مَنْظَرًا، اَنَا مَنْظَرًا، نظر سے بمعنی غور کرنا، توقف کرنا۔

(۸) حَضَرَ: حَضْرًا، حَضْرًا، حَضْرًا (ن) بمعنی موجود ہونا، اور سجع سے بمعنی حاضر ہونا، اور ”مَنْ حَضَرَ“ فاعل ہے ”انعم“ کا۔

(۹) اَلْمَعَانِي: جمع ہے معنی کی اور غیر المعانی کا تعلق ہل کے ساتھ ہے۔ عَنِ يَعْنِي (ض) عَنِ، عِنَايَةً بمعنی ارادہ و قصد کرنا۔ عَنِ (س) عِنَاءٌ بمعنی تھکنا، تکیف اٹھانا، عَنِ مُعَانَاةٌ بمعنی تکیف اٹھانا، تَعْنَى بمعنی تھکنا، تکیف جھیلنا۔

(۱۰) اَلْمَطْرُوقَةُ: یہ صیغہ اسم مفعول ہے، طَرَقَ مصدر سے۔ یقال طَرَقَ الْمَاءُ اِذَا شَرِبَ الْمَاءَ الْكَدْرَ (جبکہ وہ گدلا اور پلید پانی پیئے، اور نصر سے بمعنی کھٹکھٹانا اور رات کو آنا، اور پانی کو گدلا کرنا، طَرَقًا وَ طَرُوقًا (س) مصدر ہیں بمعنی گندا کرنا، گدلا کرنا، پانی خراب کرنا، (پلید کرنا) طَرَقَ (ن) طَرَقًا بمعنی کوشنا، اور ”مَطْرُوقَةُ الْمَرَادِ“ سے مراد پرانے معانی استعارہ مصرحہ مراد ہے۔

(۱۱) اَلْمَوَارِدُ: مَوْرَدٌ کی جمع ہے بمعنی لھاٹ (پانی کی طرف اترنے کا راستہ) از ضرب، مر تھقیہ



الْمَعْقُولَةُ الشَّوَارِدُ، الْمَأْتُوْرَةُ عَنْهُمْ لِتَقَادِمِ الْمَوَالِدِ، لِاتِّقَادِمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ! وَإِنِّي لِأَعْرِفُ الْآنَ مَنْ إِذَا انْشَاءً، وَشَى.

ترجمہ:- جو کہ باندھے گئے ہیں بدکنے والے جانور سے (نومولود معانی سے) یا غیر مانوس لغات سے، جو کہ منقول ہیں ان سے بوجہ زمانے ولادت کے متقدم ہونے (ان کے تقدم زمانی کی وجہ سے) نہ کہ اس وجہ سے کہ واپس ہونے والا آنے والے پر فضیلت اور فوقیت رکھتا ہے، اور تحقیق کہ میں ایک ایسے شخص کو پہچانتا ہوں (اسوقت) جبکہ وہ تصنیف کرے تو خوب مزین کرے۔

(۱) الْمَعْقُولَةُ: المحبوسة. ای مشدوۃ صیغہ اسم مفعول مؤنث ہے بمعنی باندھی ہوئی۔ عِقَالٌ سے ماخوذ ہے، عِقَالٌ اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کے پیر باندھے جاتے ہیں از ضرب باندھنا، روکنا۔ اس کی جمع عُقْلٌ وَعُقْلٌ بروزن قفل ہے۔ اور عِقَالٌ، دیت کو بھی کہتے ہیں اور ”معقولة الشوارد“ سے مراد ”نوادر معانی“ ہے اور نوادر معانی کو بھاگنے والے اونٹوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۲) الشَّوَارِدُ: شَارِدَةٌ کی جمع ہے بمعنی نافر کرنے والے، بھاگنے والے۔ شَرَدَ (ن) شَرَدًا وَشُرُوْدًا بمعنی بھاگنا، چلا جانا۔ صفت شَارِدٌ ہے جمع شَرَدٌ وَشُرُوْدٌ ہیں، شَارِدَةٌ مؤنث جمع شَوَارِدٌ وَشُرُوْدٌ اور ”شوارد اللغة“ بمعنی نادر و غریب اللغۃ ہوتا۔

(۳) الْمَأْتُوْرَةُ: ای المنقولة نقل کیا ہوا۔ يقال اثر الحدیث ای نقله. اَثَرٌ (ن، ض) اَثَرًا وَاَثَارَةٌ۔

(۴) تَقَادِمٌ: بمعنی لوٹنا و سابق ہونا، اور سمع سے ”علی، من“ صلوات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور سمع سے بمعنی لوٹنا، خوش ہونا، تفاعل کا مصدر ہے اور اس کا معنی ہے زمانہ کی وجہ سے پرانا ہونے کے ہے۔ تَقَادِمٌ بمعنی پرانا۔

(۵) الْمَوَالِدُ: یہ اسم ظرف مؤنث کی جمع ہے بمعنی پیدائش کی جگہ یا وقت از ضرب بمعنی پیدا ہونا۔ مولد کی جمع ہے اس میں مصدر میمی ہے یا ظرف ہے بمعنی زمانہ ولادت۔

(۶) تَقَدَّمَ: تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا، یا پیش قدمی کرنا۔ قَدَّمَ (ك) قَدَمًا وَقَدَامَةً پرانا ہونا، اور لا لتقدم کے معنی یہ ہے کہ اس لئے نہیں کہ وہ متاخرین پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(۷) الصَّادِرُ: صیغہ اسم فاعل، صدر (ن، ض) صَدْرًا وَصُدُوْرًا مصدر ہیں بمعنی لوٹنے والا۔ اور صادر کے اصلی معنی ہے وہ جانور جو پانی پی کر لوٹ آئے تو نصر سے صُدُوْرًا بمعنی جانا، پیدا ہونا، پیش ہونا۔ وقال تعالیٰ: یومئذ ینصدرون الناس اشتاتا، مراد متقدمین ہیں۔

(۸) الْوَارِدُ: اسم فاعل اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے بمعنی وہ جگہ جہاں جانور پانی پیتے ہیں، از ضرب گھاٹ پر پانی پینے کیلئے جانا، اس سے مراد متاخرین ہیں۔ وَقَالَ تَعَالَى: فَاورد هم النار وینس الورد المورود۔

(۹) أَعْرِفُ: اس کا مصدر عَرَفَانٌ وَعَرَفٌ ہیں از ضرب، مر تحقیقہ۔

(۱۰) انْشَاءً: انشاء مصدر ہے از افعال بمعنی ابتداء، انشاء پر دازی اور قافیہ کی ضرورت سے اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل دیا، بمعنی ابتداء، کتب اور اس کے معنی انشاء پر دازی کے بھی آتے ہیں۔ انشاء مہموز اللام ہے، ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا ہے۔

(۱۱) وَشَى: تَوْشِيَةٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی کپڑے کا منقش کرنا۔ وَشَى (ض) وَشِيًا، وَشِيَةً بمعنی مزین کرنا، اور چغل خوری کرنا

اور اس سے مراد مضامین مختلفہ ہیں اور ”وشی“ کا مفعول نسیا منیا مخذوف ہے۔



وَإِذَا عَبَّرَ، حَبَّرَ، وَإِنْ أَنَسَهَبَ، أَذْهَبَ، وَإِذَا أَوْجَزَ، أَعَجَزَ، وَإِنْ بَدَّ، شَدَّ، وَمَتَّى اخْتَرَعَ، خَرَعَ، فَقَالَ لَهُ نَاطُورَةُ الدِّيُونَانِ.

ترجمہ:- اور جب وہ کلام کرتا ہے تو عمدہ کرتا ہے، اور اگر کلام کو طویل کرے تو سنہری کر دے (سامعین کے عقلوں کو لے جائے) اور جبکہ وہ مختصر کرتا ہے تو لوگوں کو عاجز کر دے، اور اگر فی البدیہہ کہے تو لوگوں کو متحیر کر دے، اور جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو حاسدین کے دل کو پھاڑ دیتی ہے، پس کہا ان سے دفتر کے حاکم نے (صدر مجلس نے)۔

(۱) عَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَعَبَّرَ بمعنی مافی الضمیر کا اظہار کرنا۔ یقال عبر عما فی نفسه. عَبَّرَ (ن) مصدر بمعنی گزرنا۔
(۲) حَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَحَبَّبَ ہے بمعنی مزین کرنا، عمدہ بنانا، اچھا کرنا۔ مجرد اس کا حَبَّرَ (ن) سے بمعنی مزین کرنا، اچھا ہونا۔ اور مع سے حَبَّرَ او حُبُّورًا بمعنی خوش ہونا، حَبَّرَ بمعنی منقش چادر جمع حَبَّرَ ہے، افعال سے خوش کرنا، حَبَّرَ بمعنی پوپ جمع اخبار۔
(۳) أَنَسَهَبَ: اسہاب مصدر ہے از افعال بمعنی بات کو لمبی کرنا یا طویل کلام کرنا، مجرد فتح سے سَهَبًا بمعنی پکڑنا، اختیار کرنا اور سہب ایک قسم کی گھاس ہے جو لمبی لمبی ہوتی ہے۔

(۴) أَذْهَبَ: یہ ”اذہب العقول“ سے مشتق ہے جسکے معنی یہ ہوئے کہ وہ عقلوں کو لیجائے۔ یہ افعال سے اذہاب مصدر ہے، ”ذہب“ سے ماخوذ ہے بمعنی سونا، اور اذہاب کے معنی ہے سنہری کر دینا یعنی سونے کا طمع کرنا، اور مجرد مع سے ذہبًا اور فتح سے ذہابًا، ذُہوبًا، مَذْهَبًا بمعنی گزرنا، مرنا۔ یہاں اذہاب بمعنی لیجانا، تو مفعول مخذوف ہوگا، ذہب العقل یہاں دونوں ہو سکتے ہیں۔
(۵) أَوْجَزَ: اس کا مصدر اِنْجَازٌ ہے از افعال بمعنی مختصر کرنا۔ اور وَجَزَ (ض) وَجَزًا کے بھی یہی معنی آتے ہیں اور کرم سے وَجَزًا وَجُوزًا او جَازَةً بمعنی مختصر ہونا۔ یعنی بطور ایجاز کے کلام کرنا۔

(۶) أَعَجَزَ: اِعْجَازٌ مصدر ہے از افعال بمعنی کسی کو اپنے جیسے مضمون بیان کرنے سے عاجز کرنا مجرد عَجَزَ او عَجُوزًا (س، ض) بمعنی عجز ہونا، قدرت نہ ہونا صفت عاجز ہے جمع عَوَاجِزُ ہے۔ ولفی القرآن: اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب. یعنی اتنا مختصر کلام کرتے ہیں کہ ان جیسا کلام یا مقال لانے سے عاجز رہ جاتے ہیں۔

(۷) بَدَّ: فتح سے بَدَّهَا مصدر بمعنی اچانک جا پہنچنا، یانی البدیہہ کلام کہنا، کوچ کرنا۔ صفت بَادَةٌ. والجمع بَوَادٍ ہے۔
(۸) شَدَّ: شَدَّهَا مصدر فتح سے بمعنی متحیر ہونا، وحشت میں ڈالنا۔ ضرب سے شَدَّهَا بمعنی حیران کرنا، حیرت میں ڈالنا۔

(۹) اخْتَرَعَ: اخْتِرَاعًا مصدر ہے از افعال بمعنی بغیر نمونہ کے پیدا کرنا، یا بغیر کسی مثال کے پیدا کرنا، ایجاد نو کرنا، کرم سے خَرَعَ خَرَعًا بمعنی کمر زور ہونا، ٹوٹنا، پھٹنا، سست ہو جانا۔ خَرَاعَةٌ بمعنی ڈھیلے جسم کا ہونا۔

(۱۰) خَرَعَ: از فتح خَرَعًا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ اور مع سے بھی آتا ہے۔ مرتحقیقہ

(۱۱) نَاطُورَةٌ: بمعنی وہ سردار یا بزرگ جو منظورِ نظر ہو، اس کا اطلاق واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب پر ہوتا ہے اور یہ ”ناطورة“ (بالطاء) بھی استعمال ہوا ہے بمعنی انگور اور کھجور کے درختوں کی حفاظت کرنے والا، اس کی جمع نَوَاطِیْرُ ہے اور نَاطُورَةٌ کی جمع نَوَاطِیْرُ ہے۔

(۱۲) اَلدَّیَّوَانُ: بمعنی مجموعہ کتب، اشعار و قصائد کا مجموعہ اور وہ رجسٹر جس میں وظیفہ خوروں یا فوجیوں کے نام درج ہوتے ہیں، جمع دَوَاوِیْنُ و دَیَّوِیْنُ ہیں اور اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہے۔



وَعَيْنٌ أَوْلَيْتِكَ الْآغْيَانَ: مَنْ قَارِعُ هَذِهِ الصَّفَاةِ، وَقَرِنُ هَذِهِ الصَّفَاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَرْنٌ مَجَالِكٌ، وَقَرَيْنُ جِدَالِكٌ؛ وَإِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيْبًا.

ترجمہ:- اور بڑے لوگوں کے سردار نے پوچھا کون ہے اس سفید پتھر کو توڑنے والا، (بڑی باتیں بتانے والا) اور کون سردار ہے ان صفوں کا (ان خوبیوں سے متصف کون ہے) پس اس بوڑھے نے کہا کہ تحقیق ایسا شخص تیری جولانگاہ کے سامنے ہے اور تیری لڑائی کا ہم نشین ہے۔ اور اگر تم یہ بات چاہو، تو تم ایک بہترین گھوڑے کو قابو کرو۔

(۱) اَغْيَانٌ: بمعنی آنکھ، سردار، شریف قوم، کمانڈر اور فوج کا ہر اول دستہ بھی آتے ہیں والجمع اَغْيَانٌ، عِيُونٌ وَاغْيَانٌ وجمع الجمع اَغْيَانَاتٌ اور اس کی تصغیر عَيْنَةٌ آتی ہے اور عین کے معنی آنکھ یا آنکھ کے ڈھیلے کے بھی آتے ہیں اور یہاں سردار ہی مراد ہے۔

(۲) قَارِعٌ: اسم فاعل بمعنی توڑنے والا، کھٹکھٹانے والا۔ از فتح، اور اسکے معنی مارنے والا بھی ہے یعنی ضارب کسی چیز کو کسی چیز پر مارنے والا وقال تعالیٰ: القارعة ما القارعة.

(۳) الصَّفَاةُ: یہ ناقص واوی ہے اور قرآن میں جو ”صفوان“ آیا ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی بڑا اونچا سفید سخت پتھر والجمع صَفَوَاتٌ و صِفِيٌّ، صُفِيٌّ آتی ہیں بمعنی صاف سخت بڑا پتھر یہاں مراد ”امر عظیم“ ہے یا کلام دشوار سے استعارہ ہے یا اچھے استعارات مراد ہیں اور صَفَاةٌ یہ صفاء کی جمع اور اس کی جمع صَفَوَاتٌ بھی آتی ہے اور جمع الجمع اَصْفَاءٌ.

(۴) قَسْرِنُغٌ: بمعنی سردار و رئیس قوم جو تلوار سے مقابلہ کرے اور اس کے معنی قرعہ اندازی کرنے والا اور غالب اور مغلوب بھی ہیں اضمداد میں سے، قرعڈالنے والا والجمع قَرْنَعِيٌّ. يقال هو قريع الكنية یعنی وہ فوج کا سردار کمانڈر ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۵) قَرْنٌ: قَرْنٌ (ن، ض، ف) قَرْنَا بمعنی ملانا، اقتران بمعنی ملنا۔ قَارِنٌ مفاعلہ سے بمعنی ساتھ رہنا، قَرْنٌ (بفتح القاف) بمعنی سینک، صدی، سال و زمانہ اور نسل جمع قَرُونٌ. قَرْنَةٌ بمعنی پیشانی اور ”قرن مجالک“ سے مراد جو تمہارے مقارن ہے یعنی ساتھی ہے، قَرْنٌ (بالکس) بمعنی ہم عمر، ہم نشین، جمع اَقْرَانٌ اور یہ ”قَرْنٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی ملانا۔ قَرَيْنٌ بمعنی ساتھی، رفیق جمع قَرْنَاؤٌ. قال تعالیٰ: فهو له قرين. وقيضنا له قرونا.

(۶) مَجَالٌ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی جولان گاہ یعنی وہ جگہ جہاں گھڑسواری سکھائی جاتی ہے، یہاں اس سے مراد ای من کبول معك في الحرب. جَالٌ (ن) يَجُولُ جَوْلًا پھرنا، گھومنا و گشت لگانا ہے۔

(۷) جَدَالِكْ : یہ جَدَالْ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی لڑائی، جھگڑا، یا دشمنی کرنا۔ یہاں اس سے مراد مناظرہ کرنا ہے، مجرد جمع سے بمعنی سخت لڑنا۔ جَدَلْ (بص) جَدَلًا سخت جھگڑا کرنا۔ جَدَلًا (ن، ض) بمعنی زمین پر پھچاڑنا، پھینکنا۔ تَجَدَّلْ تَفَعَّلْ سے بمعنی جا بڑنا، گر جانا، قال تعالیٰ: فَلَا رُفْتٌ وَلَا لَسُوقٌ وَلَا جَدَالٌ فِي الْحَجِّ.

(۸) شَبْتٌ: ای و اذاشت ذاك ای تصدیق ذالك واردت ان تعلم حقيقة هذه الدعوة فَرُضَ الخ.

(۹) فَرُضٌ: صیغہ امر ہے از نصر اجوف واوی بمعنی گھوڑے کو ورزش کیلئے دوڑانا۔ مَصَادِرُ وَضًا، رِيَاضَةٌ وَرِيَاضًا ہیں، اس میں فاء الگ ہے اور رَاضٌ (ن) يَرُوضُ رِيَاضَةً بمعنی رَاِبِضٌ یعنی ورزش کرنے والا۔

(۱۰) نَجِيًّا: بمعنی شریف، مراد ”عمدہ گھوڑا“ ہے۔ والجمع اَنْجَابٌ، نَجَبًا، نَجَبٌ از کرم اور یہاں مراد ”فرس کریم“ کے ہیں۔



وَ اذُعْ مُجِيًّا، لِيَتْرَى عَجِيًّا، فَقَالَ لَهُ: يَا هَذَا، اِنَّ الْبَغَاثَ بَارِضًا لَا يَسْتَنْسِرُ، وَ التَّمِيْزُ عِنْدَ نَابِيْنِ الْفِصَّةِ وَ الْقِصَّةُ مُتَمَيِّسٌ.

ترجمہ:- اور بلا لوجواب دینے والے کو، تاکہ دیکھ سکوتم عجائبات کو، پس کہا صدر مجلس نے اس شخص (بوڑھے) سے: اے شخص! بے شک چھوٹا پرندہ ہمارے زمین پر گدھ نہیں بن سکتا (ہر کس ونا کس معزز و محترم نہیں ہوتا) اور تمیز کرنا ہمارے نزدیک چاندی اور کنکری کے درمیان آسان ہے۔

(۱) وَ اذُعْ: یہ دَعْوَةٌ مصدر سے بمعنی بلانا، پکارنا۔ از نصر و فُتْح، مرتحقیہ۔

(۲) مُجِيًّا: صیغہ اسم فاعل از افعال اِنْجَابٌ مصدر ہے بمعنی جواب دینے والا یا البیک کہنے والا۔ اور اس کے معنی اصطلاح اور محاورہ جاننے والا بھی ہے مگر یہاں یہی معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ افعال سے جب کوئی مصیبت میں پکارے تو اس کا جواب دینے والا مجیب کہلاتا ہے۔

(۳) لِيَتْرَى: رؤیة مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فُتْح، مرتحقیہ۔

(۴) عَجِيًّا: بمعنی جس پر تعجب کیا جائے، مبالغہ کیلئے عَجَبٌ وَ عَجَابٌ، عَجَبٌ وَ عَجِيْبٌ کہا جاتا ہے، مجرد جمع سے بمعنی تعجب کرنا۔

(۵) الْبَغَاثُ: یہ ایک پرندہ کا نام ہے جو مردار کھاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ گدھ ہے اور بقول بعض یہ ایک سبزی مائل سفید رنگ کا پرندہ ہوتا ہے جو کہ گدھ سے چھوٹا ہے، یہ ایک آبی پرندہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، خاکستری رنگ ہوتا ہے اور گدھ سے چھوٹا ہوتا ہے، بعض نے کہا کہ اس کو بھی گدھ کہتے ہیں اور یہ مردار کھاتا ہے اور اس کی جمع بَغَاثٌ آتی ہے، بقول بعض بَغَاثٌ ایک چیز یا ہے جو گدھ سے چھوٹی ہوتی ہے، آہستہ آہستہ اڑتی ہے اور مولے کی طرح وہ آہستہ چلتی ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۶) لَا يَسْتَنْسِرُ: یہ نَسْرٌ سے ماخوذ ہے (بفتح النون) صحیح ہے بمعنی گدھ، کرگس۔ والجمع نُسُورٌ، اَنْسُرٌ، نَسَارٌ. يقال استنسر الطائر پرندہ قوت میں گدھ جیسا ہو گیا۔ از استفعال استنسر ہے، نَسْرٌ بمعنی گدھ استنسر الْبَغَاثُ یعنی گدھ کے مانند ہو گیا۔

(۷) التَّمِيْزُ: از تَفَعَّلْ بمعنی تمیز کرنا، جدا کر دینا، مجرد۔ مَبْرُؤٌ (ض) مصدر ہے بمعنی جدا فریق کرنا۔ وفي القرآن: لِيَمِيْزَ اللّٰهُ.

(۸) الْقِصَّةُ: بمعنی چاندی۔ اور قِصَصٌ (ن) قِصَصًا بمعنی ٹکڑا ہونا یا توڑنا۔ يقال فض الشيء. توڑا۔

(۹) الْقِصَّةُ: بمعنی سنگریزہ، اس کی جمع قِصَاصٌ ہے بمعنی تہ بہ تہ پتھر، چھوٹا ٹیلہ و کنگری والی زمین از جمع يقال: ارض قِصَّةٌ۔ اور یہ ”قِصٌّ“ کا اسم مرہ اور قِصَاصٌ کا واحد ہے۔ قِصٌّ (ن) قِصَصًا بمعنی سوراخ کرنا، منہدم کرنا، اکھاڑنا۔ وقال تعالى: يريدان ينقض فاقامه۔

(۱۰) مُتَيْسِّرٌ: بروزن متقبل از تفاعل یہ ”يُسِّرُ“ سے ماخوذ ہے بمعنی آسان، مجرد يَسَّرَ (ض) يُسِّرًا بمعنی نرم ہونا و مطبوع ہونا۔ يَسِّرُ يُوَسِّرُ (ك) يُسِّرًا بمعنی کم ہونا۔ يَسِّرُ (س) يَسِّرًا بمعنی آسان ہونا۔ قال تعالى: يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر۔



وَقَلَّ مَنْ اسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ، فَخَلَّصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، أَوْ اسْتَنَارَ نَقَعَ الْإِمْتِحَانِ، فَلَمْ يَقْدِرْ بِالْإِمْتِحَانِ۔ ترجمہ:- اور ایسے بہت کم لوگ ہونگے جو تیر اندازی کیلئے نشانہ بنے ہوں، پس چھٹکارا پایا لیا ہو سخت بیماری سے، یا تو اس نے امتحان کا غبار اڑایا ہو پھر نہیں ڈالا گیا ہو ذلت و رسوائی کا کوڑا کرکٹ اس کی آنکھ میں۔

(۱) قَلَّ: از ضرب قَلَّ بمعنی کم ہونا اور اس کے معنی عدم بمعنی معدوم ہونے کے بھی ہیں اور ”قَلَّ“ کا فاعل ”من استهدف“ ہے۔
(۲) اسْتَهْدَفَ: یہ هَدَفَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشانہ بننے کے ہیں۔ ومنه ”مَنْ صَنَّفَ فَقَدْ اسْتَهْدَفَ“ یعنی جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا۔

(۳) لِلنِّضَالِ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی آپس میں تیر اندازی کرنا اور ایک دوسرے پر فخر کرنا، ای عند النضال اور یہ مجرد میں نصر سے آتا ہے مغالبہ کیلئے یعنی تیر اندازی میں غالب آنے کیلئے۔

(۴) خَلَّصَ: خُلُوْصًا وَخَلَاصًا۔ از نصر بمعنی نجات پانا، و سلامت ہونا، و خلاصی پانا۔ مرتھقیقہ۔

(۵) الدَّاءُ: بمعنی بیماری و الجمع أدواءٌ. دَوَى (س) دَوَى بمعنی بیمار ہونا اور دَوَاءٌ بمعنی دوات و الجمع دَوَائِيٌّ۔

(۶) الْعُضَالُ: بمعنی سخت بیماری، عاجز کردینے والی بیماری، عَضَلٌ (ن) عَضَلًا بمعنی سخت ہونا، بند ہو جانا۔ يقال داء عضال. مرض نے جڑ پکڑ لی ہے اور اس کے معنی روکنا و باز رکھنا بھی آتے ہیں۔ وقال تعالى: فلا تعضلوهن ان ينكحنن از واجهن۔

(۷) اسْتِنَارًا: واثارة دونوں کے معنی زمین سے غبار اڑانے کے ہیں، مجرد نصر سے۔ نَارٌ نُورًا، نُورًا نُورًا، نُورًا نُورًا۔ بھڑکنا، بلند ہونا، حرکت دینا یہ استفعال سے ہے اور نصر سے اجوف وادی اور لازمی ہے۔

(۸) نَقَعَ: بمعنی غبار و الجمع نَقَاعٌ وَنُقُوعٌ. نَقَعًا (ف) بمعنی غبار اڑانا۔ اگر نفع کی جمع انْقَعٌ ہے تو بمعنی ٹھہرا ہوا۔ اور رکا ہوا پانی۔

(۹) اِمْتِحَانٌ: مصدر از افعال بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا۔ مجرد مَحَنَ (ف) مَحْنًا بمعنی مشقت اٹھانا، مصیبت میں ڈالنا، آزمانا مِحْنَةً بمعنی آزمائش و سختی۔

(۱۰) يُقْدِي: یہ قَدَى سے ماخوذ ہے از جمع بمعنی آنکھ میں تپکا پڑنا۔ قَدَى يَقْدِي (س) قَدِيًا وَقَدِيَانًا بمعنی کوڑا کرکٹ کا پڑنا، یا خس

وخاشاک کا پڑنا۔ فلم یقْدای لم یجعل فی عینہ القذی۔

(۱۱) اِنْتِهَان: یہ بھی اِنْتِعَال کا مصدر ہے "اِهَانَة" سے ماخوذ ہے بمعنی ذلت، ذلیل سمجھنا۔ مجرد و صرف سے ہے مصدر مَهْنًا و مِهْنَةً اور کرم سے مَهَانَةٌ بمعنی حقیر و ناتواں ہونا۔



فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَا تُعْرِضْ عَن نَّصَاحَةِ النَّاصِحِ. فَقَالَ: كُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفٌ بِوَسْمِ قَدْحِهِ. ترجمہ: پس مت پیش کرو تم اپنی عزت کو رسوائی کیلئے، اور روگردانی نہ کرو تم نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے پس کہا اس بوڑھے نے: ہر شخص زیادہ پہچاننے والا ہے اپنے تیر کے نشانے کو (ذہن)۔

(۱) فَلَا تُعَرِّضْ: تَعْرِضُ مصدر ہے از تَعْمِيل بمعنی پیش کرنا۔ مجرد و ضرب سے بمعنی پیش کرنا و ظاہر ہونا۔ عَرَضَ (ض) تَعْرِضُ تَفْعِيل سے بمعنی چوڑا بنانا بھی آتا ہے عَارَضَهُ مُعَارَضَةً مُفَاعَلَةٌ سے مقابلہ کرنا، اِنْتِعَال سے اعراض کرنا۔

(۲) عَرَضَ: بمعنی آبرو، اچھی عادت، باعث فخر و عزت، و الجمع اَعْرَاضُ (بکسر الهمزة) اور عَرَضُ (بفتح) پیش کش، پھیلاؤ، چوڑائی، التجاء و گزارش، سامان۔ و الجمع اَعْرَاضُ و عَرُوضُ و عَرُوضٌ (بضم) بمعنی جانب، کنارہ و دامن کوہ، عَرُوضٌ (ض) عَرَضًا بمعنی ظاہر کرنا، پھیلانا، درخواست کرنا، عَرُوضٌ عَرَاضَةٌ کرم سے بمعنی چوڑا ہونا۔

(۳) اَلْمَفَاضِحُ: یہ مفطح کی جمع ہے اور مصدر میں ہے بمعنی رسوائی، نصیحت۔ فَضْحًا (ف) بمعنی رسوا کرنا یعنی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے رسوائی ہو۔

(۴) لَا تُعَرِّضْ: اَعْرَاضُ مصدر ہے از اِنْتِعَال بمعنی روگردانی کرنا، یہ تَفْعِيل، مُفَاعَلَةٌ، ضرب و کرم اور اِنْتِعَال سب سے آتا ہے۔

(۵) نَّصَاحَةٌ: مصدر ہے از فَعَّ بمعنی نصیحت و خیر خواہی کرنا۔ و منه الناصح صیغہ اسم فاعل لَنْصَحًا و نَصَحًا و نَصَاحَةً و نَصَاحِيَّةٌ مصادر ہیں بمعنی نصیحت کرنا اور ناصح کی جمع نَصَاحٌ و نَصَحٌ آتی ہیں۔

(۶) اِمْرِيٌّ: بمعنی مرد، ہمزہ وصل کے ساتھ اور "راء" کی حرکت حرف اخیر کی حرکت کے موافق کر دیتے ہیں جیسے جناء امرأ اور اَيْتُ امْرَأَةٍ او مَرْزُتُ بِاِمْرَأَةٍ. اور ہر حال میں "راء" پر ضمہ اور فتح پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور جب تصغیر بنا کیلئے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائیگا جیسے: مُرِيٌّ و مُرِيَّةٌ اور اِمْرَاءٌ میں الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا۔ اور اس کا مؤنث "امراة" آتا ہے جس کی جمع نِسَاءٌ و نِسْوَةٌ من غیر لفظہ آتی ہے، اور "کل امرء" مبتدا ہے اور بعد والا "اعرف" خبر ہے۔ اور امرء کی جمع رجال من غیر لفظہ ہے کبھی کبھی شاذ و نادر طریقہ پر اس کی جمع اِمْرُوؤُنْ بھی مستعمل ہے۔

(۷) اَعْرَفٌ: صیغہ اسم تَفْصِيل بمعنی پہچانا۔ عَرَفًا، عَرَفَانًا، مَعْرِفَةً و عَرَفَةً (ض) مصادر ہیں اور یہ اسم تَفْصِيلِ خبر ہے۔ "کل امرء" مبتدا کی اور اس کا مفضل علیہ مخدوف ہے ای من غیرہ ای کل امرء اعرف بحال نفسه من غیرہ۔

(۸) بَوَسْمٌ: مصدر ہے بمعنی علامت و نشانی۔ و الجمع وُسُومٌ و وَسْمٌ (ض) و وَسْمًا و وَسْمَةً مصادر ہیں بمعنی علامت لگانا و اِنْتِعَال لگانا اور

بوسم یہ متعلق ہے اعراف کے ساتھ، اور ”وسم قداح“ سے مراد اپنے نفس کی حالت ہے ای انا علم ان اکون غالباً فی البحث۔
 (۹) قَدْحٌ: (بکسر القاف) بمعنی تیر کی لکڑی جو سیدھی کی گئی ہو یا بمعنی قمار بازی کا تیر۔ قَدْحًا (ف) بمعنی مذمت کرنا۔ قَدْحٌ (بفتح القاف) پیالی کو کہتے ہیں خواہ پیالی چھوٹی ہو یا بڑی اور خالی پیالی کو قَدْحٌ بھی کہتے ہیں اور اگر پیالی (برتن) میں کچھ ہو تو اس کو ”کأس“ کہتے ہیں اور (بسکون الدال) قَدْحٌ مصدر ہے بمعنی دانت یا لکڑی کا کیڑا۔ والقَدْح (بکسر القاف) بمعنی بغیر پر اور دھار کا تیر اور جوئے کا تیر۔ والجمع أَقْدَاحٌ، قَدْحًا، أَقْدُحٌ، قَدْحَانٌ وجمع الجمع أَقَادِيحٌ۔



وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَن صُبْحِهِ، فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيمَا يُسْبِرُ بِهِ قَلْبِيهِ، وَيُعَمِّدُ فِيهِ تَقْلِيْبَهُ؛ فَقَالَ أَحَدُهُمْ:
 ذَرُوهُ فِی حِصَّتِي۔

ترجمہ:- اور عنقریب کھل جائے گی رات اپنی صبح سے، (رات دن آفتاب سے کھل جائے گی یا معاملہ واضح ہو جائے گا) پس لوگ آپس میں مشورہ کرنے لگے، کہ کس چیز سے ناپا جائے اس کا پرانا کنواں (اس کی علم کی گہرائی معلوم کی جائے) اور قصد کیا جائے گا اس کے لٹنے پلٹنے کا (شرمندہ کرنے کا) پس ان میں سے ایک نے کہا چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں۔

(۱) سَيَتَفَرَّى: تَفَرَّى از تَفَعَّلَ بمعنی پھاڑنا، کھل جانا، پھٹ جانا۔ اور تَفَرَّى مصدر تَفَعَّلَ سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور کاٹنا اور پھاڑنا۔
 فَرَّى (ض) يَفَرَّى فَرْيًا۔ جھوٹ گھڑنا یا کسی پر جھوٹا الزام لگانا اور اس کے معنی زمین پر چلنے اور بجلی چمکنے اور توشہ دینے کے بھی آتے ہیں اور ”سيفرى الليل عن صبحه“ کسی چیز کے واضح ہونے کیلئے ضرب المثل ہے۔

(۲) صُبْحِهِ: صبح کے معنی دن کے ابتدائی حصہ کے آتے ہیں۔ والجمع أَصْبَاحٌ، صُبُوحٌ. صَبَحَ (ف) صَبَحًا بمعنی صبح کو آنا، یہ مساء کی ضد ہے صَبَحَ (ك) صَبَاحَةً بمعنی روشن ہونا۔ صَبَحَ تَفَعَّلَ سے صبح کو آنا۔

(۳) فَتَنَاجَتِ: اس کے مصدر تَنَاجَى و مُنَاجَاةٌ ہیں بمعنی سرگوشی کرنا، مشورہ کرنا۔ وفى القرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذ تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَلْسِنِ وَالْعِدْوَانِ۔

(۴) أَلْجَمَاعَةُ: بمعنی آدمیوں کا گروہ۔ والجمع جَمَاعَاتٌ، از باب فح۔

(۵) يُسْبِرُ: ای یمتحن۔ سَبَرٌ مصدر ہے از نصر و ضرب بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا، ناپنا۔ سَبَرًا (ن) سَبَرًا بمعنی آزمانا، جانچنا اور اَسْبِرَ و اَسْتَسْبِرَ افعال و استفعال سے بمعنی گہرائی معلوم کرنا، تجربہ کرنا، آزمائش کرنا۔

(۶) قَلْبِيْبٌ: پرانا کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو، یہاں مراد اس کے علم و فضل کی گہرائی و زیادتی ہے۔ والجمع قُلُوبٌ وَقُلُوبٌ وَأَقْلِيْبَةٌ۔ اور ”قلیب“ یہ مذکور اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔

(۷) يُعَمِّدُ: عَمَدٌ مصدر ہے ضرب سے بمعنی قصد و ارادہ کرنا۔ وفى القرآن: ومن قتل مؤمناً متعمداً۔

(۸) تَقْلِيْبُهُ: تَقْلِيْبٌ مصدر ہے تَفَعَّلَ سے بمعنی لوٹنا پوٹنا یا پلٹانا، یہاں مراد ”شرمندگی“ ہے یعنی اوپر کا نیچے کرنا اور اندر کا باہر کر دینا۔

وفي القران: فاصبح بقلب كفيه.

(۹) دُرُوهُ: ای اتر کوہ صینہ امر ہے اس کا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا، بلکہ اس کا اسم فاعل "تَارِكٌ" آتا ہے بمعنی جان بوجھ کر چھوڑ دینا، ازخ، یہ معتل واوی ہے۔

(۱۰) حِصَّةٌ: اس کی جمع حِصَصٌ ہے بمعنی نصیب اور حصہ، از باب نصر، مرتحقیقہ۔



لَا زَمِيَهُ بِحَجَرٍ قِصْتِي، فَإِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ، وَمَحَكُ الْمُنْتَقِدِ. فَقَلَدُوهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ الزَّعَامَةَ، تَقْلِيدَ الْخَوَارِجِ أَبَانَعَامَةَ.

ترجمہ: تاکہ ماروں میں اسکو اپنے قصہ کے پتھر سے (اپنی گفتگو کے پتھر سے میں اس کو امتحان کی تکلیف دوں) اسلئے کہ وہ ایسی گرہ ہے جس کا کلنا مشکل ہے (وہ سخت گرہ عقدہ لانیخل ہے) اور پرکھنے کی کسوٹی ہے، پس تقلید کی لوگوں نے (حاضرین نے) اس معاملہ میں (امتحان لینے میں سردار بنایا) مانند تقلید کرنے میں (سردار بنانا) خوارج کا ابو نعامہ کی۔

(۱) لَا زَمِيَهُ: یہ "زَمِي" مصدر (ض) سے ہے، لام کی فعل پر داخل ہے بمعنی پھینکنا، تیر چلانا۔

(۲) بِحَجَرٍ: بمعنی پتھر والجمع أَحْجَارٌ وَحِجَارٌ، حِجَارَةٌ وَأَحْجَرٌ - حَجَرٌ (ن) حَجَرًا بمعنی روکنا۔ تَحَجَّرُوا اسْتَحَجَّرُوا بمعنی پتھر کے مانند ہو گیا۔

(۳) قِصَّةٌ: بمعنی قصہ و حکایت، کہانی و خبر و امر حادث۔ والجمع قِصَصٌ وَأَقَاصِيصٌ: قِصَبًا (ن) بمعنی قصہ بیان کرنا، اگر قِصَا مصدر ہو تو بمعنی کاٹنا اور قِصٌّ (ن) قِصًّا بمعنی کاٹنا۔ وَمِنْهُ مِقْصٌ بمعنی قینچی اس کی جمع مِقَاصٌ. فَقَالَ تَعَالَى: نَحْنُ نَقِصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقِصَصِ.

(۴) عُضْلَةٌ: بمعنی سخت یا وہ مصیبت جس سے نجات دشوار ہو اور جمع عُضَلٌ وَعُضَلٌ هُنَّ، عُضَلٌ (ن) عُضْلًا بمعنی روکنا، منع کرنا، تنگی کرنا اور "عضلة العقد" یہ اضافت بیان یہ ہے یعنی وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے۔

(۵) الْعُقْدَةُ: یہ عُقْدَةُ کی جمع ہے بمعنی گرہ یا وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے اسکے معنی شہر کی حکومت، حاکموں کی بیعت یہاں اول معنی مراد ہے۔

(۶) مَحَكٌ: یہ حَكٌ سے ماخوذ ہے بمعنی رگڑنا، گھسنا۔ حَكًا (ن) مصدر ہے اور مَحَكٌ بمعنی کسوٹی یعنی وہ پتھر جس پر سونا چاندی وغیرہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

(۷) الْمُنْتَقِدُ: انتقاد مصدر ہے از انتقال یہاں یہ مصدر میسی ہے بمعنی پرکھ لینا یا وہ مال جو پرکھا جاتا ہے نقد وصول کرنا یہاں پر مصدر ہے۔

(۸) قَلَدُوهُ: تقلید مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہارڈ النایا اتباع کرنا یہاں مراد "حاکم بنانا" ہے اور مجرد قَلَدًا (ض) بمعنی رسی بنانا، قلابہ ڈالنا۔ ومنہ تقلید بمعنی اتباع کرنا، تقلید کے اصلی معنی ہے ہار پہنانا، سپرد کرنا، اتباع کرنا یہاں اس سے مراد "حاکم بنانا" ہے۔

(۹) الْأَمْرُ: بمعنی کام، شان، حکم، فرمان۔ والجمع أُمُور. از نصر، مرتحقیقہ۔

(۱۰) الزَّعَامَةُ: یہ مصدر ہے ازفتح ونصر بمعنی امیری وسرداری، ریاست، شرف، بہترین مال، زیادہ مال وازنصر بمعنی امیر وحاکم بنانا، کفیل وضامن ہونا۔ زَعَمَ (ن، ف) زَعَمًا بمعنی بے حقیقت دعویٰ کرنا۔ زَعِيمٌ بمعنی لیڈر جمع زَعَمَاءُ۔ زَعَامَةُ بمعنی لیڈری ولیڈرشپ اور یہ ”قلد“ کا مفعول ثانی ہے اور زَعَمَ (ن، ف) زَعَامَةً بمعنی لیڈر بننا وسردار بننا۔ قَالَ تَعَالَى: وانا به زعيم۔

(۱۱) الْخَوَارِجُ: تَقْلِيدُ الْخَوَارِجِ میں اضافت المصدر الی الفاعل ہے، یہ خارجی کی جمع ہے بمعنی بادشاہ کا باغی اور جماعت کا مخالف اور مذہب خوارج کا معتقد، یہاں خوارج سے مراد حضرت علیؑ کے باغی ہیں اور ”تقليد الخوارج ابو نعامة“ کا اصل واقعہ یوں ہے کہ امیر خوارج زبیر بن علی کے قتل کے بعد خوارج نے عبید بن ہلال۔ بشکری کو اپنا امیر بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں چنانچہ اس نے کہا کہ ابو نعامة قطری بن فجاءہ قمازنی ہر اعتبار سے مجھ سے بہتر ہے چنانچہ سب نے اس سے بیعت کر لی، حضرت علی کے باغیوں نے ”ابو نعامة قطری بن فجاءہ“ کو اپنا امیر بنایا تھا یہ بہادر، سمجھدار تھا حضرت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں تھا۔

(۱۲) ابانعامہ: اس کریم یا شجاع کو کہتے ہیں جس کا باپ کریم یا شجاع ہو پھر اس گھوڑے کو کہنے لگے جو تیز رو ہو اور اس کا باپ وغیرہ تیز رو نہ ہو اب فرقہ خارجیہ کو کہا جانے لگا کیونکہ ان کا سردار ابو نعامة تھا خارجیوں نے بیس (۲۰) سال تک اس کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا ”ابانعامہ“ یہ ترکیب میں تقلید کا مفعول ہے۔ ابو نعامة قطری جو منسوب ہے قطر کی طرف۔



فَاقْبَلْ عَلَى الْكُهْلِ، وَقَالَ: اِعْلَمْ اَنِّي اُوَالِي، هَذَا الْوَالِي، وَاَرَقِعْ حَالِي، بِالْبَيَانِ الْحَالِي. وَكُنْتُ اَسْتَعِينُ عَلَى تَقْوِيمِ اَوْدِي، فِي بَلَدِي.

ترجمہ:- پس وہ شخص متوجہ ہوا بوڑھے کی طرف اور کہا جان لو تحقیق کہ میں دوستی رکھتا ہوں اور اصلاح کرتا ہوں میں اپنی حالت کا شیریں بیان کے ساتھ (میں ہمیشہ اپنی حالت کی شیریں فصاحت و بیان کے ساتھ اصلاح کرتا ہوں) اور مدد حاصل کرتا تھا میں اوپر سیدھا کرنے کیلئے اپنی گئی کو اپنے شہر میں (اہل و عیال کم ہونے کے باوجود میں شہر میں اپنے مال و نفع کی مدد چاہتا تھا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اقبال مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا مجرد سماع سے ہے بمعنی قبول کرنا، مرتحیقہ۔

(۲) الْكُهْلُ: بمعنی اویڑ عمر کا آدمی یا تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) سال کی عمر والا آدمی، و الجمع كُهُولٌ، كَهْلَانٌ وَ كُهْلٌ، كَهَالٌ اور ”نساب“ کہتے ہیں بلوغ سے تیس (۳۰) سال تک کے جوان کو اور ”حدیث“ اس نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں جس کی عمر سولہ (۱۶) سال تک کی ہو، اور شیخ جس کی عمر چالیس (۴۰) سال سے زائد ہو۔ اس سے شیخ اور کھل کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۳) اِعْلَمَ: صیغہ امر سماع سے اَعْلَمُ مصدر ہے بمعنی جاننا، مرتحیقہ۔

(۴) اُوَالِي: یہ موالات سے ماخوذ ہے ای اتخذت و لیا صنديقا از مفاعلہ بمعنی دوستی کرنا و لاء بمعنی مصدر ہے اور یہ صیغہ مضارع واحد متکلم ہے، از مفاعلہ۔

(۵) أَلْوَالِي: بمعنی حاکم شہر والجمع وُلاةٌ. وَلِيٌّ، حسب سے اور وِلايَةٌ مصدر بمعنی نزدیک ہونا، باعتبار کان کے یا تعلق کے موالیات بمعنی قریب ہونا، باعتبار تعلق کے۔

(۶) أَرْقَعَ: تَرْقِيعٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، کسب کرنا، مال کو بڑھانا، کوشش کرنا۔ رَقَعَ (ف) رَقَاةً بمعنی تجارت کرنا سوداگری کرنا یہاں مراد ہے اصلاح کرنا اور ”رقاحی“ سوداگری کو کہتے ہیں۔

(۷) حَالِي: بمعنی حالت والجمع أَحْوَالٌ وَأَحْوَالَةٌ. اگر یہ حَلَانٌ (ہو اور حَلْوَانٌ) حَلَاوَةٌ تو معنی ہے شیریں ہونا اور سح سے حَلِي حَلَاوَةٌ وَحَلْوَانًا بمعنی پسند آنا اور سح یائی سے حَلِيًا بمعنی زیور سے آراستہ ہونا اور مزین ہونے اور زیور پہننے کے بھی آتے ہیں اور حَلِيَةٌ یائی ضرب سے حَلِيًا بمعنی مزین کرنا۔ اگر واوی ہے حَلَاوَةٌ مصدر تو یہ نصر سے ہے بمعنی شیریں ہونا۔ یہاں سب صورتیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اور ”حالی“ یہ مرکب اضافی ہے۔

(۸) أَلْبِيَان: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ظاہر کرنا، بیان کرنا، وقد مر تحقیقہ۔

(۹) أَسْتَعِينُ: صيغة واحد متکلم مضارع ہے از استفعال مصدر استعاناً واستعاناً ہیں بمعنی مدد طلب کرنا اور یہ ”عون“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۰) تَقْوِينُ: مصدر تفعیل ہے بمعنی سیدھا کرنا یہ ”قیام“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی تعدیل کے ہیں اور ثقیف کے معنی بھی سیدھا کرنے کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ثقیف الہ کے ذریعہ سیدھا کرنا، بخلاف تقویم کے چاہے ہاتھ سے ہو یا الہ سے سیدھا کرے مگر نصر سے ہے۔ اس سے ثقیف اور تقویم میں فرق واضح ہو گیا۔

(۱۱) أَوْدِي: بمعنی مشقت، کجی۔ أَوْدٌ (س) یا أَوْدٌ أَوْدًا بمعنی ٹیڑھا ہونا، کج رو ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے، واوی سح سے بمعنی ٹھہرانا، ہنگام دینا۔ اور یائی ضرب سے بمعنی طاقت۔ يقال ادوا الشيء أَدْوًا. ای اعوج اور نصر سے کج ہونا۔ أَوْدًا. ٹھکانہ دینا۔ یہاں ”کج ہونا ہی“ مراد ہے۔

(۱۲) بَلَدِي: بمعنی شہر والجمع بِلَادٌ وَبُلْدَانٌ اور بَلْدَةٌ کے معنی بھی شہر کے ہیں بَلْدٌ (ن) بُلْدًا بمعنی اقامت کرنا، دیس بنانا، وطن بنانا اور بلد کے معنی لغت عرب میں بمعنی شہر نہیں ہے بلکہ قرینہ عام ہے چاہے شہر ہو یا گاؤں، قال تعالیٰ: لا اقسام بهذا البلد.



بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِي، مَعَ قِلَّةِ عَدَدِي. فَلَمَّا ثَقُلَ حَادِي، وَنَفَذَ رَدَاذِي، أَمْنَتُهُ مِنْ أَرْجَانِي، بِرَجَانِي، وَوَدَعَتْهُ لِإِعَادَةِ رَوَانِي، وَأَرْوَانِي.

ترجمہ:- باوجود (اہل و عیال کی) تعداد کم ہونے کے، پس جبکہ بھاری ہو گئی ہے میری پیٹھ (زیادہ خرچ سے یا کثیر اولاد سے) اور ختم ہو گئی میری تھوڑی بارش (قلیل مال) تو ارادہ کیا میں نے اپنے وطن کے کناروں سے اس حاکم کا اپنی امید کے ساتھ اور پکارا میں نے اس والی کو میری خوشحالی اور سیرابی کو لوٹانے کے واسطے۔

(۱) بِسَعَةٍ: بمعنی وسیع ہونا، گھیر لینا، طاقت رکھنا، از سح مصدر سَعَةٌ، وَنَسَعًا اور ”بسعة ذات یدی“ سے مراد کثرت مال ہے اور مال کو

”ذات ید“ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ مال ہاتھ سے ہی کمایا جاتا ہے اور خرچ بھی کیا جاتا ہے اور مال کا ہر قسم کا تصرف بھی ہاتھ سے کیا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ”ذات“ زائد ہو اور ”ید“ سے مراد قدرت و طاقت ہو کقولہ تعالیٰ: لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ.

(۲) قِلَّةٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی قلیل ہونا، کم ہونا۔ ”قِلَّةٌ عِدَدِي“ ای مع قِلَّةِ عِيَالِي و اہلی.

(۳) عَدَدِي: اس کی جمع اعداد آتی ہے بمعنی گنتی، عدد و شمار یہاں اس سے مراد اہل و عیال و قرابت دار ہیں۔ عدد (ن) بعد بمعنی گننا و شمار کرنا۔

(۴) ثَقُلَ: از کرم بمعنی بھاری ہونا، ثَقُلَا وَثِقَالَةً مصدر ہیں۔ ”ثَقُلَ“ بمعنی بوجھ، جمع اَثْقَال، مرتتحقیقہ.

(۵) حَاذِي: ای ظہری اس کی جمع آخَاذ ہے بمعنی پیڑھ اور جانوروں کی دم کے دونوں کناروں کو بھی کہتے ہیں حَاذِي (ن) يَحُوذُ حَوْذًا بمعنی ہنکانا وغالب ہونا، مراد ”کثرت عیال“ ہیں اس کے حروف اصلی (ح، و، ذ) ہے اور یقال فلان خفيف الحاذ اذا يقليل المال. قَالَ تَعَالَى: اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ.

(۶) نَفَذَ: (س) نَفَاذًا مصدر ہے بمعنی ختم ہونا۔ کما فی التنزیل: ما عندكم ينفد وما عند الله باق. مرتتحقیقہ.

(۷) رَدَاذِي: اس کے اصلی معنی قلیل بارش کے ہے یہاں اس (رَدَاذِي) سے مراد ”قلیل مال“ ہے۔ یقال: رذت السماء رذاذا ای امطرت مطرا خفيفا. کم بارش برسا۔ رَدَّ يَرُدُّ (ن) رَدَاذًا بمعنی کم بارش ہونا۔

(۸) اَمَمْتُهُ: تَأْمِيْمٌ مصدر ہے از تَفْعِيل بمعنی قصد کرنا۔ مجرد اَمَّ يَوْمٌ (ن) اَمَّا وَاِمَامًا بمعنی قصد کرنا، امامت کرنا، امام بننا، رہنما بننا اور اس میں ضمیر مفعول (ه) ”والی“ کی طرف راجع ہے اور ”اممتہ“ یہ ”فلما ثقل“ کا جواب ہے۔

(۹) اَرْجَاءُ: یہ جمع ہے رَجَاءُ کی بمعنی کنارہ، گوشہ۔ وقال تَعَالَى: وَالْمَلِكُ عَلِيٌّ اِرْجَائُهَا. رَجَاءُ (ن) رَجَاءٌ بمعنی امید کرنا، امید رکھنا، تَرْجِيحِي تَفْعَلٌ سے ارتجعی اتعال سے بمعنی توقع رکھنا، امید قائم کرنا، ڈرنا۔ رَجَاءٌ، رَجَاءَةٌ، مَرْجَاتٌ بمعنی امید۔

(۱۰) دَعْوَتُهُ: دَعْوَةٌ مصدر ہے از نَصْرُ دَعَاءٌ بھی مصدر ہے بمعنی پکارنا، دعا کرنا، مرتحقیقہ۔

(۱۱) اِعَادَةٌ: مصدر ہے از اِنْعَال بمعنی لوٹانا، دہرانا۔ مجرد عَادَ (ن) يَعُوذُ دَعْوًا بمعنی لوٹنا، نصر سے لازمی ہے، مرتحقیقہ۔

(۱۲) رُوَائِي: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر و اچھی حالت، تازگی، خوشنمائی، چہرہ کی رونق۔ رَوَاءٌ (بفتح الراء) بیٹھا پانی، خوشگوار پانی اور سیراب کرنے والا بہت پانی اور رَوَاءٌ (بکسر الراء) بمعنی جانور پر بوجھ باندھنے کی رسی، ڈول باندھنا کی رسی (بکسر الراء) کی جمع اَرْوِيْنَةٌ آتی ہے۔ رَوِيٌّ يَرْوِي (س) رِيًّا و رَوِيٌّ بمعنی سیراب ہونا۔ ومنه رِيًّا ن جمع رُوَاءٌ ہے۔

(۱۳) اِرْوَائِي: اِنْعَال سے بمعنی سیراب کرنا، مجرد رَوِيٌّ يَرْوِي رِيًّا بمعنی سیراب ہونا یہاں اس سے مراد اپنی حالت کی خوبی ہے۔



فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَاذْتَاخَ، وَغَدَّ ابْنَ الْفَادَةِ وَرَاحَ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْمَرَاخِ، اِلَى الْمَرَاخِ، عَلَيَّ كَاهِلِ الْمِرَاخِ. ترجمہ:- پس میرے آنے کی وجہ سے (والی) بہت خوش ہوئے اور صبح شام یعنی ہر وقت مجھ کو فائدہ پہنچاتے رہے (اور صبح کی اس نے ساتھ فائدہ دینے کے اور شام کی اس نے) پس جبکہ اجازت مانگی میں نے شام کو اس سے روانہ ہونے وطن کی طرف خوشی کے

کاندھوں پر (یعنی جب میں فرحت و انبساط کے کندھے پر سوار ہو کر وطن جانے کی اجازت چاہی)۔

(۱) هَشٌّ: از ضرب بمعنی خوش ہونا بھلائی پر نشاط میں ہونا، ہنسا، از سَمْعِ هَشَّاشَةٌ وَهَشَّاشًا بمعنی مسکرانا۔ اور ضرب سے بھی آتا ہے۔
 (۲) لَلْوَفَادَةِ: "وَفَادَةٌ" امیروں کے پاس سوال کرنے کیلئے جانا، اس کو پیشہ بنالینا جانے والے کو "وافد" کہتے ہیں۔ وَفَدٌ يَفْدُ (ض) وَفَدًا، وَفُودًا، وَفَادَةٌ، إِفَادَةٌ مصادر ہیں بمعنی آنا، قاصدین کر آنا، اس کی جمع وَفَدٌ، وَفُودٌ، أَوْفَادٌ اور حقیقت میں وفد اس جماعت کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا امیر کے پاس جائے۔ بقول بعض یہ واوی ہے یا یائی ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ دونوں طرح آتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ نہ واوی ہے نہ یائی۔ یہاں پر وفد سے مراد "قدم" ہے اور "للو فاداة" میں لام سبب کیلئے ہے۔ قال تعالیٰ: یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا۔

(۳) رَاحٌ: رَوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی خوش ہونا۔ رَوَّاحًا، رَاحًا، رَاحَةً، رَاحَةً، رَاحَةً، رَاحَةً بمعنی خوش ہونا، متوجہ ہونا۔
 (۴) غَدَا: یہ غَدْوَةٌ سے مشتق ہے بمعنی صبح کو آنا، غَدَنٌ (ن) یَغْدُو غَدْوًا، غَدْوَةٌ بمعنی صبح کو آنا اور قرآن مجید میں غَدْوٌ کے بالتقابل "أصل" آتا ہے اور غَدَاةٌ کے بالتقابل "عَشِيَّةٌ" آتا ہے۔ وفي القرآن: بالغدو والآصال. وايضا. غدوهاشهر ورواحهاشهر.

(۵) إِفَادَةٌ: مصدر ہے أَفَادَ يُفِيدُ إِفَادَةً از افعال بمعنی حاصل کرنا، کماتا۔ فَادٌ (ن) يَفُودُ فُودًا، فَائِدَةٌ بمعنی فائدہ پہنچانا، ثابت ہونا وَفَدٌ (ض) وَفَدًا أَوْ فُودًا أَوْ فَادَةً، إِفَادَةٌ بمعنی قاصد واپسی بن کر آنا۔ اور وَفَدٌ، وَفُودٌ، وَفَادَةٌ، أَوْفَادٌ جمع ہیں وفد کی بمعنی وہ قوم جو مجتمع ہو کر شہروں کا گشت کرے اور وہ لوگ جو حاکم کے پاس جائیں۔ وقال تعالیٰ: یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا۔
 (۶) اسْتَأْذَنَتْهُ: اسْتَيْدَانٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی اجازت طلب کرنا اور یہ "إِذْنٌ" سے ماخوذ ہے مجرد سماع سے اور اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہیں اور "إِذْنٌ" بمعنی کان ہے اس مناسبت سے اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات کو سنے۔ وفي القرآن: فأذنوا بحرب من الله ورسوله.

(۷) الْمَرَاخُ: اجوف واوی ہے "رَوَّاحٌ" سے مشتق ہے بمعنی شام کو آنا اور مصدر میسی ہے از نصر بمعنی شام کو جانا (بفتح المیم) جو غَدْوٌ کی ضد ہے بمعنی شام یا زوال سے رات تک چلنا یہ افعال تامہ ہے۔ کمافی القرآن: غدوهاشهر ورواحهاشهر.

(۸) الْمَرَاخُ: (بضم المیم) صیغہ اسم مفعول از افعال بمعنی اسم ظرف یعنی شام کو لوٹنے کی جگہ یا شام کو آرام کرنے کی جگہ، راحت دینے کی جگہ، مراد "وطن" ہے اصل میں معنی اونٹ، گائے، بیل، بھیڑ، بکری کے ٹھکانہ کو کہتے ہیں۔

(۹) كَاهِلٌ: اسم جمع كَوَاهِلٌ ہے بمعنی پیٹھ کا بالائی حصہ (کندھا) موٹڈھا۔ اور "علی کاهل المراح" یہ اجوف نہیں ہے بلکہ صحیح ہے (وہو علی الظهر ممایلی العنق) اور "مابین کفین" کو کہتے ہیں یہاں مراد "کندھا" ہے۔

(۱۰) الْمَرَاخُ: (بکسر المیم) یہ "مَرَّحٌ" سے ماخوذ ہے یعنی بہت زیادہ خوش ہونا مَرَّحٌ (س) بمعنی شِدَّةُ الْفُرُوحِ، زیادہ خوش ہونا اور اس

کے حروف اصلی (م، ر، ح) ہیں اور اس سے صیغہ صفت ”مَرَّحٌ وَمَرَّحٌ“ ہے اور اس کے معنی اترنے اور ناز سے چلنے کے بھی آتے ہیں۔
کما فی القرآن: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا. اور یہ حال ہے استنازنتہ سے۔



قَالَ: قَدْ أَرَمَعْتُ إِلَّا أَرُودُكَ بِنَاتًا، وَلَا أَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا؛ أَوْ تَنْشِيءٌ لِي أَمَامَ إِرْتِحَالِكَ، رِسَالَةٌ

تَوَدُّعُهَا شَرَحَ حَالِكَ.

ترجمہ:- کہا اس نے تحقیق کہ میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں کہ نہ توشہ دونگا میں تجھ کو اور نہ جمع کرونگا میں تیرے لئے مختلف طریقوں سے (مال کو) یہاں تک کہ تو لکھے میرے لئے تیرے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (تم جانے سے پہلے میرے لئے ایک ایسا رسالہ نہ لکھ دو) امانت رکھے تو اس رسالہ میں اپنی حالت کی شرح (جس میں تمہارے مفصل حالات ہو)

(۱) أَرَمَعْتُ: اِزْمَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پختہ ارادہ کرنا، ثابت قدم رہنا، اور یہ متعدی ہے۔

(۲) أَرُودٌ: تَفْعِيلٌ سے تَزْوِيْدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ دینا، مجرد نرسے۔ اور ”لا ازودك“ اصل میں یہ ”ان لا ازودك“ تھا بمعنی ان لا اعطيتكہ ہے۔ زَادًا مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔

(۳) بِنَاتًا: بمعنی توشہ (سامان گھر) جہیز والجمع اَبْنَةٌ، بِنَاتٌ - بَتٌّ يَبْتُ (ن، ض) سے بمعنی کاٹنا۔ قطع کرنا، اور توشہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے ذریعہ سے راستہ کٹ جاتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اور بِنَاتٌ یہ فعال کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہیں۔

(۴) أَجْمَعُ: یہ اِجْمَاعٌ مصدر سے از افعال جمع کرنا۔ مجرد فِخ سے ہے، مرتحققہ۔

(۵) شَتَاتًا: بمعنی متفرق امر، شَتٌّ يَشْتُ (ض) شَتًّا، شَتَاتًا، شَتِيْتًا مصادر ہیں بمعنی متفرق ہونا۔ شَتَاتٌ اصل میں یہ مصدر ہے اس کی جمع اَشْتَاتٌ آتی ہے اس سے مراد متفرق حال ہے اور ”لك شتاتا“ میں لام اضافت کیلئے ہے ای شتاتك ای احوالك المتفرقة. شَتِيْتٌ بمعنی متفرق جمع شَتِيٌّ ہے. قَالَ تَعَالَى: يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا.

(۶) تَنْشِيءٌ: اِنْشَاءٌ مصدر ہے از افعال بمعنی لکھنا اور ”او تنشی“ میں ”او“ بمعنی اِلَى اَنْ ہے یا اِلَا اَنْ کے ہے۔

(۷) أَمَامَ: بمعنی آگے، ومنہ امام لانہ يقدم من الناس أَمَّ (ن) أَمَّا بمعنی امام بننا، رہنما بننا، امام (بفتح الهمزة) جو ضد اللوراء ہے (آگے)۔ أَمَّ (ن) أُمُوْمَةٌ بمعنی ماں بننا۔

(۸) إِرْتِحَالِكَ: یہ اِرْتِحَالٌ مصدر اِتِّعَالَ سے ہے بمعنی کوچ کرنا، یہ ”رَحَلٌ“ سے ماخوذ ہے، مجرد فِخ سے۔

(۹) رِسَالَةٌ: (بکسر الراء وفتحها) بمعنی پیغام، پیغامبری، خط۔ والجمع رِسَائِلٌ وِرِسَالَاتٌ اور ”رسالہ“ یہ ”تنشی“ فعل کا مفعول بہ ہے۔

(۱۰) تَوَدُّعُهَا: اِنْذَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی امانت رکھنا، ور ”تودعها“ یہ ”رسالہ“ کی صفت اول ہے۔

(۱۱) شَرَّحَ: بمعنی تفصیل، کھولنا، اچھی طرح بیان کرنا۔ شَرَّحَ (ف) شَرَّحًا، مرتحققہ۔

(۱۲) حَالِكٌ: بمعنی حالات، کیفیت، والجمع احوال، مرتحیقہ۔



حُرُوفٌ اِخْدَى كَلِمَتِيهَا يَعْمُّهَا النَّقْطُ، وَحُرُوفٌ الْاٰخَرَى لَمْ يَعْجَمْنَ قَطُّ؛ وَقَدْ اسْتَانَيْتُ بِيَانِي حَوْلًا، فَمَا اَحَارَ قَوْلًا.

ترجمہ: اس کے دو کلموں میں سے ایک کے حروف نقطہ والے ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف بغیر نقطہ ہوں (بالکل) اور تحقیق کہ میں نے مہلت دی اپنے بیان کو ایک سال تک (اپنی فصاحت کو ایک سال مہلت دی) پس کوئی جواب نہیں دیا اس فکر نے کوئی (کسی جملہ کا)۔

(۱) حُرُوفٌ: یہ جمع ہے حرف کی بمعنی طرف الشئ، و حروف الہجاء، الحرف الکلمہ والجمع اَحُرُوفٌ، حُرُوفٌ یقال هذا الحرف لیس فی القاموس یعنی یہ کلمہ اور حروف احدی یہ صفت ثانیہ ہے رسالہ کی وہ مبتدا ہے اور یعمها النقط اس کی خبر ہے۔

(۲) کَلِمَتِيهَا: یہ کَلِمَةٌ کاتثنیہ ہے ”ہا“ ہنمیر ”رسالہ“ کی طرف راجع ہے، مرتحیقہ۔

(۳) يَعْمُّ: فعل مضارع. عَمَّ (ن) عَمَّ مصدر ہے بمعنی شامل کرنا، مرتحیقہ۔

(۴) النَّقْطُ: یہ نُقْطَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع نُقَاطٌ بھی آتی ہے۔ نَقَطَ (ن) نَقَطًا و نَقَاطًا بمعنی حروف کو نقطے لگانا۔

(۵) الْاٰخَرَى: ای الکلمة الاخری، مرتحیقہ۔

(۶) لَمْ يَعْجَمْنَ: عَجَمَ مصدر سے ہے از نصر یقال عجم الکتاب او الحرف بمعنی سیاہی سے نقطے لگانا۔ اور یہ اعجام مصدر سے بھی آتا ہے بمعنی نقطہ دینا۔ یقال حروف معجمة یعنی وہ حروف جو نقطے والے ہوں۔

(۷) قَطُّ: یہ اسم ظرف ہے، برائے نئی تا کید وضع کیا گیا ہے قَطُّ بمعنی بالکل نہیں، اب تک نہیں قَطُّ (س) قَطُّطًا بمعنی گھنگریالا ہونا ”قَطُّطَ الشعر“ قَطُّ (ن) قَطُّطًا بمعنی چھیلنا، نقش کرنا، کھودنا۔ قَطُّ بمعنی صرف، نَقَطَ قَطُّطًا تَقَطُّطًا بمعنی ہموار کرنا، چھیلنا، قَطُّ: بالوں کی صفت بمعنی گھنگریالے ہونا۔ قَطُّ بمعنی بلا جمع قَطُّطٌ مَوْثٌ قِطَّةٌ بلی تصغیر قَطِيطَةٌ جمع قَطِيطَاتٌ.

(۸) اسْتَانَيْتُ: ای انتظرْتُ او استمہلتُ بمعنی مہلت دینا از استفعال مجرد اَنَى يَأْنَى (س) اَنَى، اَنَى بمعنی متاخر ہونا اور کبھی یہ داوی ہوتا ہے اور اس کے معنی آدھی رات کے آتے ہیں یا یہ یائی ہے۔ اَنَى يَأْنَى (ض) بمعنی مہلت دینا، دیر کرنا اور یہاں یائی ہے۔

(۹) حَوْلًا: حَوْلٌ بمعنی سال والجمع حُورٌ و اَحْوَالٌ. حَالٌ (ن) يَحْوُلُ حَوْلًا بمعنی گزرنے۔ لانہ يتحول من حال الى حال. یقال حال عليه الحول.

(۱۰) اَحَارَ: یہ حَارٌ (ن) يَحْوِرُ حَوْرًا بمعنی لوٹنا اور حَوْرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جو ابدینا اور اَحَارٌ بمعنی متحیر ہونے کے بھی آتے ہیں ضرب سے، اور سح سے حَوْرَتِ الْعَيْنِ. آنکھ کی سفیدی اور زیادہ ہوگی یا اس کی سیاہی اور زیادہ سیاہ ہوگی اور مادہ ”حور“ ہے. وفی

القران: واللہ یسمع تحاور کما.



وَنَبَّهْتُ فِكْرِي سَنَةً، فَمَا زِدَادَ الْأَسِنَّةِ؛ وَاسْتَعْنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَابِ، فَكُلُّ مِنْهُمُ قَطَّبَ وَتَابَ، فَإِنْ كُنْتُ صَدَعْتُ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِينِ.

ترجمہ:- اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال، پس نہیں زیادہ کیا اس فکر نے سوائے نیند کے (اس کی نیند اور غفلت زیادہ ہو گئی) اور مدد چاہی میں نے تمام مضمون نگاروں سے، پس ہر ایک نے ترش روئی کی اور توبہ کی۔ (آنکھیں چرائی اور کانوں پر ہاتھ رکھے) پس اگر تو نے اپنی صفت یقین کے ساتھ بیان کی ہے۔

(۱) نَبَّهْتُ: نَبِيَّةٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی بیدار کرنا، مجرد نِبَاهَةٌ (ك) بمعنی بزرگ و شریف ہونا۔ نَبَسَ (ف) نَبَهَا بمعنی سمجھنا، تہ کو پہنچنا، نَبَسَ (س) نُبَهَا مِنْ نَوْمِهِ. بیدار ہونا۔

(۲) فِكْرِي: بمعنی غور و فکر سوچ و پچار و الجمع افکار۔ فِكْرًا او فِكْرًا (ض) ہیں اور "فکری" مفعول یہ ہے نَبَّهْتُ فعل کا۔

(۳) سَنَةً: (بفتح السين) بارہ مہینہ، ایک سال و الجمع سُنُونٌ، سِنُونٌ، سَنَوَاتٌ، سَنَهَاتٌ. نیز خشکی کے سال کو بھی کہا جاتا ہے۔ سَنَةً از سَمِعَ بمعنی سال کا گزر جانا، اس کی تصغیر سُنِيَّةٌ و سُنِيْنَةٌ و سُنِيَهَةٌ ہیں۔ و اکثر مات عمل السنة في الحول الذي فيه الجذب. وفي التنزيل: سبع سنين دأبا.

(۴) سِنَةً: (بکسر السين) بمعنی نیند، اُوْگھ۔ خففت يقال هو في سنة اى في غفلة. وِسْنٌ يُوَسِّنُ (س) وِسْنَاوِسِنَةً بمعنی اُوْگھنا، جاگنا۔ من الاضداد. قال تعالى: لا تاخذنه سنة ولا نوم.

(۵) اسْتَعْنْتُ: یہ عَوْنٌ سے مشتق ہے بمعنی مدد طلب کرنا۔ از استفعال، قدم تحقیقہ۔

(۶) بِقَاطِبَةِ: بمعنی تمام، سب۔ قَطَّبَ (ض) قَطَّبًا، قَطُّوْبا مصدر ہیں بمعنی جمع کرنا، ترش روئی اختیار کرنا، پڑمردہ ہو جانا، پیشانی پر پیل پڑنا۔ قَاطِبَةٌ اى جميعا و النصب على الحالية یعنی بطریق حال مستعمل ہوتا ہے جیسے طوا۔ عربی لغت میں اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا، یہاں غلط استعمال ہے صرف قافیہ کی رعایت نے مصنف کو مجبور کیا ہے۔

نوٹ:..... یہ ترکیب اہل عرب کے یہاں درست نہیں کیونکہ قاطبہ مضاف استعمال نہیں ہوتا بلکہ حال ہوتا ہے لیکن صرف قافیہ کی رعایت کے واسطے مصنف نے اس طرح مجبور کیا ہے۔

(۷) الْكُتَابِ: یہ کاتب کی جمع ہے بمعنی عالم، محرر اس کی جمع کَتِيْبَةٌ و کَتِيْبُوْنَ بھی آتی ہیں از نصر اور متاخرین اس کو بمعنی مکتب کے لیتے ہیں کُتَابٌ بمعنی نثر لکھنے والے اور کُتَابٌ کی جمع کتاتیب ہے۔

(۸) قَطَّبَ: تَقَطَّبْتُ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ترش روئی اختیار کرنا اور پیشانی پر شکن ڈالنا۔ اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی جمع کرنا چیں۔ جبیں ہونا، من ترش کرنا۔

(۹) تَابَ: (ن) تَوْبًا و تَوْبَةً، تَابًا و مَتَابًا سب مصادر ہیں بمعنی توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ لَقْد تَابَ اللهُ. ان الله تواب.

(۱۰) صَدَعْتُ: یہ صَدَعٌ و صُدُوْعٌ مصدر ہے از فُتِحَ بمعنی پھاڑنا، کھولنا، ظاہر کرنا و ارادہ کرنا، واضح کرنا، کسی چیز کی حقیقت کو مبالغہ

کے ساتھ ظاہر کرنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یا اس کے بعد ”باء“ آتی ہے اور یہاں عن سے استعمال کیا ہے یوں کہنا چاہئے تھا ”صدعت بوصفك“ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تضمین کر لی ہے۔ قال تعالیٰ: فاصدع بما تؤمر۔

(۱۱) وَصَفٌ: بمعنی تعریف، وصف از ضرب، قدرِ مرتحیقہ۔

(۱۲) الْيَقِينُ: بمعنی شک و شبہ کا ازالہ کرنا، تحقیق امر يَقِنُ يَنْقِنُ (س) يَقْنَأُ، يَقْنَأُ بمعنی امر یقین، او الفہم مع ثبات الحکم. قال تعالیٰ: كلا لو تعلمون علم اليقين.



فَأْتِ بَيِّتَ إِنْ كُنْتِ مِنَ الصَّادِقِينَ. فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ اسْتَسْعَيْتِ يَعْبُوبًا، وَاسْتَسْقَيْتِ أُسْكُوبًا، وَاعْطَيْتِ الْقَوْسَ بَارِيهَا.

ترجمہ: پس لاؤ تم کوئی نشانی اگر تم سچے ہو (اپنے دعوے میں) پس کہا اس بوڑھے نے، بیشک طلب کیا تو نے دوڑانے کو تیز رو گھوڑے (تو نے تیز رفتار گھوڑے کو دوڑانا چاہا) اور سیرابی طلب کی تو نے موسلا دھار بارش سے، اور حوالہ کیا تو نے تیر، بنانے والے کو۔ (۱) فَأْتِ: یہ اصل میں آیت ہے صیغہ امر حاضر معروف۔ ایتیان (ض) بمعنی آنا، لیکن اگر ”ایت“ فعل کے باء صلہ ہو تو متعدی کے معنی میں ہوتا ہے بمعنی لانا۔

(۲) بَيِّتَ: اس میں تعدیہ کیلئے ہے، آیت بمعنی نشانی، علامات والجمع آیات.

(۳) الصَّادِقِينَ: یہ صادق کی جمع ہے بمعنی سچا اور صدق کا تعلق قول کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ فعل کے ساتھ۔

(۴) قَالَ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنا از نصر فقال ای ذالك الكهل، قدر مرتحیقہ۔

(۵) اسْتَسْعَيْتِ: سَعَى سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی دوڑانا اور کوشش طلب کرنا۔ اور سَعَى يَسْعَى (ف) يَسْعَى بمعنی دوڑنا۔

(۶) يَعْبُوبُ: بمعنی تیز رفتار گھوڑا یا پانی کا دھارا جو تیز رفتاری سے بہ رہا ہو، اس کی جمع يَعَابِبُ. عَبٌّ (ن) يَعْبُ عِبَابًا بمعنی موجیں مارنا، ٹھاٹھیں مارنا اور يَعْبُوبُ سے مراد ”اپنا نفس“ ہے اور اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے اور اس کے معنی بہت زیادہ پانی کے ہیں، نہر اور بادل جو پانی والا ہو اور يَعْبُوبُ اور عمر میں تھوڑا فرق ہے ”عمر“ وہ گھوڑا جو کثیر الجری ہے اور ”يعوب“ وہ گھوڑا جو سریع الجری ہو۔

(۷) اسْتَسْقَيْتِ: یہ اسْتِسْقَاءُ مصدر سے بمعنی سیرابی طلب کرنا اور ”سَقَى“ سے ماخوذ ہے بمعنی سیراب کرنا۔ سَقَى (ض) يَسْقَى سَقِيًا سِيرَابًا کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے۔ وفي التنزيل: وَاذْأَسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ.

(۸) أُسْكُوبُ: بمعنی موسلا دھار بارش، نہ تھمنے والی بارش اور شور سے برسنے والا بادل یا وہ پینہ جو بہت نکلے کمافی التنزيل:

وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ. اور نصر سے سَكَبًا بمعنی پانی کا بہانا، بہنا۔ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کمافی الشعر: وتسكب

عينائى الدموع لتجمدا: اور ”اسكوب“ سے مراد ”اپنی ذات“ ہے۔

(۹) اعْطَيْتِ: اعطى يعطى اغطاءً از افعال بمعنی دینا، بخشش کرنا یا حوالہ کرنا۔ مرتحیقہ

(۱۰) الْقَوْسُ: بمعنی کمان والجمع اقواس، قُوسٌ، قُوسٌ، قُوسٌ، قُوسٌ (س) قَوْسًا بمعنی کمان کی طرح پیٹھ ٹیڑھی ہونا یہ جب مذکر کی صفت ہو تو اس کی تصغیر قَوْسِیَّةٌ آتی ہے اور جب مؤنث ہو تو اس کی تصغیر قَوْسِیَّةٌ آتی ہے۔ کما قال الشاعر: یا باری القوس لیس بحسنه: لا تظلم القوس اعط القوس باریها. وفي القرآن: قاب قوسین او ادنی.

(۱۱) بَارِيهَا: بمعنی تیر کا بنانے والا، تراشنے والا "باری" اسم فاعل بمعنی تیر بنانے والا مراد "واقف کار" ہے۔ بری (ض) بمعنی قطع کرنا۔ اور اعط القوس باریها یہ امثال عرب میں سے ہے یعنی کمان تراشنے والے کو دو۔



وَأَنْزَلَتْ الدَّارَ بَانِيهَا. ثُمَّ فَكَّرَ رَيْنَمَا اسْتَجَمَ قَرِيحَتُهُ، وَاسْتَدْرَ لَفَحَتُهُ، وَقَالَ: أَلْقَى دَوَاتِكَ وَاقْرُبْ.

ترجمہ:- اور ٹھہرایا تو نے گھر میں اس کے بنانے والے کو (تم مجھ سے جو کچھ چاہتے ہو میں اس کا اہل ہوں) پس غور و فکر کیا اس نے اتنی دیر کہ جس سے یکسوئی حاصل ہو طبیعت کو اور دودھ طلب کیا اس نے دودھ دینے والی اونٹنی سے (یعنی اپنے ذہن سے مضمون نکالنا چاہا) اور کہنے لگا ڈالو تم اپنی دوات میں روشنائی وغیرہ اور قریب آ جاؤ۔

(۱) أَنْزَلَتْ: یہ انزال مصدر سے از افعال بمعنی اتارنا، ٹھہرانا، مجرد ضرب سے، قدم تحقیقہ۔

(۲) الدَّارُ: بمعنی گھر والجمع ديار و دُورٌ. دَارٌ يَدُورُ (ن) دُورًا۔ گھومنا، چکر لگانا، قدم تحقیقہ۔

(۳) بَانِي: یہ بناء سے ماخوذ ہے جو ہدم کی ضد ہے اس کا واحد بِنِيَانٌ ہے اس کی جمع نہیں آتی، كقوله تعالى: لايزال بينانهم الذي

بنو اريية في قلوبهم.

(۴) فَكَّرَ: تَفَكُّيرٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی غور و فکر کرنا، قدم تحقیقہ۔

(۵) رَيْنَمَا: ای قدر ما یعنی مقدار، مہلت زمانہ۔ رَأَتْ (ض) رَيْنًا بمعنی دیر کرنا، تاخیر کرنا۔

(۶) اسْتَجَمَ: یہ جَمٌّ سے ماخوذ ہے از استفعال مصدر اسْتَجَمًا ہے بمعنی جمع کر دینا، راحت حاصل کرنا، زیادہ جمع ہونا۔ جَمٌّ (ن، ض)

جُمُومًا مصدر ہے بمعنی زیادہ اکٹھا کرنا، یکسو ہونا اور یہ متعدی ہے بمعنی جمع. وفي القرآن: وتحبون المال حُبًّا جَمًّا.

(۷) قَرِيحَتُهُ: وہ ملکہ جس کی وجہ سے شاعر عمدہ شعر نظم کر سکے، خوب لکھ سکے والجمع قَرَائِحُ. اور یہ قَرُوحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جَرُوحٌ۔

(۸) اسْتَدْرَ: از استفعال مصدر اسْتَدْرًا بمعنی دودھ طلب کرنا۔ دَرٌّ (ن، ض) دَرٌّ بمعنی زیادہ ہونا۔ دِرَّةٌ بمعنی تھن، دودھ۔ دُرَّةٌ بمعنی

موتی جمع دُرَرٌ آتی ہے۔ كقوله تعالى: يرسل السماء عليكم مدرارًا. اور دودھ طلب کرنے سے مراد اپنے ذہن سے

مضامین نکالنا۔

(۹) لَفَحَةٌ: لَفُوحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی دودھ دینے والی اونٹنی یا دودھ پلانے والی عورت لَفِاحٌ (س) لَفَحًا بمعنی گھابن ہونا، حاملہ ہونا۔

والجمع لَفَاحٌ و لَفُوحٌ بمعنی وہ ناقہ جو مادہ منویہ کو قبول کرے اور افعال سے بمعنی حاملہ کر دینا۔

(۱۰) أَلْقَى: صیغہ امر از افعال الإلقاء مصدر ہے بمعنی ڈال دینا مجرد لاقٌ يَلْقِي (ض) لَقِيَةً و لِقَاءٌ و لِقَاءٌ وغیرہ، درست کرنا۔

- (۱۱) دَوَاتٌ: بمعنی دوات والجمع دَوِيٌّ، دُوِيٌّ، دَوِيٌّ وَدَوِيَّاتٌ۔ اسکے معنی انگور، خرپوزہ کے چھلکے کے بھی آتے ہیں۔
 (۱۲) وَاقْرُبْ: بمعنی قریب ہونا، ازکرم ومع صیغہ امر قُرْبًا وَقُرْبَانًا مصدر ہیں یہ بُعْد کی ضد ہے، قدمِ تحقیقہ۔



وَخُذْ أَدَاتَكَ وَانْكُتِبْ: الْكِرْمُ - ثَبِتَ اللَّهُ جَيْشَ سُعُودِكَ - يَزِينُ، وَاللُّؤْمُ - غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُودِكَ يَشِينُ.

ترجمہ:- اور قلم وغیرہ (سامان) لے لو اور لکھو، فیاضی و بخشش (ثابت رکھے اللہ تعالیٰ تیری سعادت کی لشکر کو) زینت دیتی ہے (یعنی بخشش باعث زینت ہے یا زینت دیتی ہے) اور بخل (پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کے پلکوں کو) عیب دار کرتا ہے۔

- (۱) خُذْ: صیغہ امر حاضر بمعنی پکڑنا، لینا، الاخذ (ن) أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا بمعنی لے لینا، قدمِ تحقیقہ۔
 (۲) أَدَاتٌ: بمعنی سامان، آلات یہاں مراد "دوات، قلم وغیرہ" ہے والجمع أَدَوَاتٌ، قدمِ تحقیقہ۔
 (۳) الْكِرْمُ: مصدر كَرَمًا (ك) وَكِرَامَةً بھی ہیں بمعنی بزرگ ہونا، شریف ہونا جو کمینگی وغیرہ کی ضد ہے (اللؤم) اور الکرم مبتدا ہے اس کی خبر "یزین" ہے اور ثَبِتَ اللہ یہ جملہ دعائیہ بین المبتدا والخر ہے۔

(۴) ثَبَّتَ: تَفْيِيثٌ مصدر ہے از تفعلیل بمعنی ثابت رکھنا، مجرد ثَبَّتَ (ن) يَثْبِثُ ثَبَاتًا بمعنی ثابت رہنا اور ثَبِتَ اللہ جیشِ سعودك یہ جملہ دعائیہ ہے اور یہ "ثبات" سے ماخوذ ہے جو کہ زوال کی ضد ہے۔

(۵) جَيْشٌ: بمعنی لشکر والجمع جِيُوشٌ. جَاشَ يَجِيْشُ (ض) جَيْشًا بمعنی جوش مارنا، ابلنا، قدمِ تحقیقہ۔

(۶) سَعُودٌ: یہ فَعُول کے وزن پر بمعنی سعادت والا۔ سَعَدَ (ف) سَعَدًا وَسَعُودًا مصدر ہے بمعنی مبارک ہونا، نیک بختی جو کہ خوشی کی ضد ہے اور سعود، یہ صفت کا صیغہ بھی ہے جو سعید کے معنی میں آتا ہے۔

(۷) يَزِينُ: زَانَ يَزِينُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت دینا، مرقحہ۔

(۸) اللَّؤْمُ: بمعنی بخل ہونا، کمینہ ہونا و خوار ہونا۔ لَوْمٌ (ك) يَلْوُمُ لَوْمًا، مَلَامَةٌ، لَأَمَةٌ بمعنی لیم ہونا یا بمعنی بخل کرنا یا ملامت کرنا والجمع لِنَامٌ، لَوْمَاءٌ یہ لَيْتِمٌ کی جمع ہیں اور اللؤم یہ "الکرم" کی ضد ہے اللؤم مبتدا ہے اور "يشين" اس کی خبر ہے۔

(۹) غَضٌّ: بمعنی بند کرنا، پست کرنا۔ غَضَّ (ن) غَضًّا، غَضًّا مصدر ہیں۔ وَقَالَ الرَّاعِبُ "الغض النقصان من الطرف والصوت كما في القرآن: قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم. اغضاض افعال سے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰) الدهر: بمعنی زمانہ، وقت جمع دهور و ادھر، قدمِ تحقیقہ۔

(۱۱) جَفْنَ: بمعنی پلک ای غطاء العين والجمع أَجْفَانٌ، جَفُونٌ، أَجْفُنٌ، جِفَانٌ، قدمِ تحقیقہ۔

(۱۲) حُسُودٌ: حاسد کا مبالغہ ہے، جمع حُسُودٌ وَحَسَدَةٌ ہیں۔ حَسَدٌ (ن، ض) حَسَدًا بمعنی حسد کرنا، مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے یعنی جس کی طبیعت میں حسد ہو، اور حسد کہتے ہیں دوسروں کی نعمت زائل ہونے کی تمنا کرنا، اور اپنی طرف منتقل ہونے کی تمنا کرنا۔ اور

حُسُوْدٌ كِي جَمْعِ حُسْدٍ هـ۔

(۱۳) يٰثِيْنُ: صِيغَةُ مَضَارِعٍ اِزْضَرْبٍ بِمَعْنَى عَيْبٍ دَارٍ كَرْدِيْنَا۔ وَفِي الْقُرْآنِ: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ مَهْمُوزُ الْاَلَامِ اَوْ رَاجِفٌ يَأْتِي هـ۔



وَالْاَزْوَعُ يُثِيْتُ، وَالْمُعْوَرُ يَخِيْبُ، وَالْحَلَّاحِلُ يُضِيْفُ، وَالْمَاحِلُ يُخِيْفُ، وَالسَّمْحُ يُغْذِي، وَالْمَحِكُ يُقْذِي، وَالْعَطَاءُ يَنْجِي.

ترجمہ:- اور شریف النفس آدمی اچھا بدلہ دیتا ہے اور عیب دار محروم کرتا ہے اور سردار مہمان نوازی کرتا ہے اور دھوکہ باز خوف دلاتا ہے (ڈراتا ہے) اور سخی کھانا کھلاتا ہے اور بخیل آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے اور بخشش نجات دلاتی ہے۔

(۱) الْاَزْوَعُ: بِمَعْنَى مَتَّجِبٍ اَوْ رِيَّهٍ مَعْتَلٍ فَاَءٌ هِيَ لِغِيَابِ وَهٍ شَخْصٍ جِوَاپَ حَسَنِ يَاشْجَاعَتِ كَيْ ذَرِيْعَةٍ دُوْسَرَةٍ كَوَتَجِبَ فِيْ ذَا لِي صَاحِبِ اَخْلَاقٍ حَمِيْدَةٍ، بَاوْقَارٍ، ذِكْرِ وَفِيْطِنِ رَاعٍ (ن) يَرُوْعُ رَوْعًا بِمَعْنَى تَعَجُّبٍ فِيْ ذَا لِي اَوْ رَوْعٌ بِمَعْنَى فَرْعٍ (كُتُبُ رَاثِئَاتٍ) بِمَعْنَى اَتَا هـ۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَمَّا ذَهَبَ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ الرُّوْعُ. اَوْ رِيَّهٍ سَمَّحٍ سَهٍ يَأْتِي هـ رَوْعًا بِمَعْنَى تَعَجُّبٍ فِيْ ذَا لِي اَوْ اَرُوْعٌ بِمَعْنَى فَرْعٍ يَحْتَمَلُ هـ۔

(۲) يُثِيْبُ: اِزْاَفْعَالٍ اِسْمٍ كَامْصَدْرٍ اِنْتَابَةٍ بِمَعْنَى بَدَلَةٍ دِيْنَا، لَوْ نَادِيْنَا، ثَوَابٍ دِيْنَا۔ مَجْرَدُ ثَوَابٍ نَصْرَةٍ بِمَعْنَى لَوْ نَا، اَوْ اَلْمَثْوِيَّةِ بِمَعْنَى بَدَلَةٍ دِيْنَا اِجْتَمَاعِيًّا يَرْءُ اَعْمَالٍ كَا، مَكْرَاسٍ كَا اِسْتِمْعَالٍ اَكْثَرَ خَيْرٍ كَيْلِيَّةٍ هُوَاتَا هـ۔

(۳) اَلْمُعْوَرُ: صِيغَةُ اِسْمِ فَاعِلٍ اِزْاَفْعَالٍ اِعْوَارٍ مَصْدَرٍ سَهٍ بِمَعْنَى عَيْبٍ وَاَلَا بَدَكَ رَدَّ اَجْرًا مَجْرَدًا عَارٍ يَعْوَرُ (ن) عَوْرًا اَيْ كَيْسْمٍ اَوْ كَا نَا هُونَا، عَوْرًا يَعْوَرُ (س) عَوْرًا بِمَعْنَى كَا نَا هُونَا اَوْ رِيَّهٍ "عَوَارٌ" سَهٍ مُشْتَقٌّ هِيَ بِمَعْنَى عَيْبٍ كَهـ۔

(۴) يُخِيْبُ: يِيَّهٍ خِيْبَةٍ سَهٍ مَخْوُذٍ هِيَ خَابٌ (ض) خِيْبًا وَخِيْبَةً بِمَعْنَى مَحْرُومٍ هُونَا۔ اَفْعَالٌ سَهٍ بِمَعْنَى مَحْرُومٍ كَرْدِيْنَا اِسْمٍ كِي صُدْفَاحٍ هِيَ۔

(۵) اَلْحَلَّاحِلُ: (بِفَتْحِ الْحَاءِ) بِمَعْنَى سَرْدَارٍ (بِضَمِّ الْحَاءِ) بِمَعْنَى خَانِدَانٍ كَا سَرْدَارٍ "حَلَّاحِلٌ" اَصْلٌ فِيْ اِسْمٍ اِسْمٍ كُو كَيْتِي هِيَ جِسْمٍ كِي پَاسِ زِيَادَةٍ مَهْمَانِ اَتِي هُوَا اَوْ اِسْمٍ فِيْ اِيْكَ حَا زَا نَدَهٍ هِيَ مَبَالِغَةٌ كَيْلِيَّةٍ۔

(۶) يُضِيْفُ: بِمَعْنَى مَهْمَانِ دَارِي كَرْنَا اِزْاَفْعَالٍ۔ ضِيْفٌ بِمَعْنَى مَهْمَانِ جَمْعِ ضِيُوْفٍ، اَضْيَافٌ، ضِيْفَانٌ، ضِيْفٌ تَفْعِيْلٌ سَهٍ بِمَعْنَى مَهْمَانِ بِنَا، ضِيَاْفَتٌ كَرْنَا۔ ضَافٌ (ض) ضِيْفًا بِمَعْنَى مَهْمَانِ بِنَا۔ مَضِيْفٌ وَ مَضِيْفَةٌ بِمَعْنَى مَهْمَانِ خَانَةٍ، كَيْسْمٍ هَاؤُسِ۔

(۷) اَلْمَاحِلُ: صِيغَةُ اِسْمِ فَاعِلٍ اِزْاَفْعَالٍ، فَتْحٌ، مَخْلَاوٌ مَخْلُوًّا مَصْدَرٌ هِيَ بِمَعْنَى مَكَارِدٍ وَغَا بَا، سَخْتٌ جَهْلُ الْوِاِيَّهٍ اَوْ هِشْمٌ جَوْ قَطُّ فِيْ بَتْلَا هِيَ۔

يِهَا اِسْمٌ "بَخِيْلٌ، مَخْوَسٌ" هِيَ۔ (ك) مَحَالَّةٌ بِمَعْنَى چَغْلِي كُھَانَا و مَكَارِي كَرْنَا۔

(۸) يُخِيْفُ: يِيَّهٍ خَوْفٍ سَهٍ مَخْوُذٍ هِيَ بِمَعْنَى ذَرَانَا، اِزْاَفْعَالٍ مَجْرَدٍ سَمَّحٍ سَهٍ بِمَعْنَى ذَرَانَا، قَدِّ مَرْتَحِقَةٍ۔

(۹) اَلسَّمْحُ: بِمَعْنَى جِوَا اِسْمٍ كَرْنَا، سَخَاوَتٌ كَرْنَا، جِو كُھَانَا كُھَلَا، يِيَّهٍ صِيغَةُ صِفْتٍ هِيَ سَمَّحٌ (ف) سَمَّحًا۔ اِسْمٌ سَهٍ مَرَادُ جِوَا اِسْمٍ نَحِي هِيَ۔

(۱۰) يُغْذِي: اِزْاَفْعَالٍ اِعْذَاءٍ مَصْدَرٍ هِيَ بِمَعْنَى غِذَا دِيْنَا، مَجْرَدُ نَصْرَةٍ سَهٍ بِمَعْنَى غِذَا دِيْنَا۔ اَوْ غِذَا كِي جَمْعُ اَغْذِيَّةٍ هِيَ۔

(۱۱) يُقْذِي: اِزْاَفْعَالٍ مَصْدَرٍ اِقْذَاءٍ بِمَعْنَى تَزَاؤُلَا، يَا تَزَاؤُلَا كَالنَّاءِ، مِّنِ الْاَضْدَادِ هِيَ مَجْرَدٍ سَمَّحٍ سَهٍ، قَدِّ مَرْتَحِقَةٍ۔

(۱۲) الْمَحْكُ: علی وزن كَيْفُ بمعنی بہت زیادہ بخیل مَحْكُ (ف) مَحْكًا و مَحْكًا بمعنی باتوں میں جھگڑا کرنا۔



وَالْمِطَالُ يُشْجِي، وَالْمَدْعَاءُ يَبْقِي، وَالْمَذُحُ يُنْقِي، وَالْحُرُّ يُجْزِي، وَالْإِلْطَاطُ يُنْجِزِي، وَأَطْرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ عَنِّي.

ترجمہ:- اور ٹال مٹول غمگین کر دیتا ہے اور دعا مصیبت سے بچاتی ہے اور تعریف پاک صاف کر دیتی ہے اور شریف آدمی اچھا بدلہ دیتا ہے اور نعمتوں کا چھپانا رسوا کر دیتا ہے اور عزت والے کو چھوڑنا گمراہی ہے۔

(۱) الْمِطَالُ: یہ مصدر ہے بمعنی ٹالنا، تاخیر کرنا اور مَطْلًا و مَطْلَةً بمعنی ٹالنا۔ مَطْلًا و مَطْلًا بمعنی کسی کے واجب حق کو ٹال دینا۔

(۲) يُشْجِي: اِشْجَاءُ مصدر ہے بمعنی غمگین کر دینا، زخمی کر دینا یا افعال اور یہ اضراد میں سے ہے بمعنی غمگین کر دینا و خوش کر دینا، نصر سے شَجْوًا شَجِي (س) شَجًّا بمعنی غم و اندوہ میں مبتلا کر دینا یا پریشان ہونا۔

(۳) الدُّعَاءُ: یہ دعاء کا مصدر ہے بمعنی دعا مانگنا۔ والجمع اَدْعِيَّةٌ دَعَايِدُعُو (ن) دُعَاءٌ۔ پکارنا، بلانا اس میں ”الف، لام“ عوض مضاف الیہ ہے ای دعائی یا دعاء الناس۔

(۴) يَبْقِي: صيغة مضارع از ضرب، وَقَايَةُ مصدر ہے بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔ وقی بقی وقایة اور باب افعال سے غلط ہے۔ وفی القرآن: فو قاهم الله۔

(۵) الْمَذُحُ: یہ مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔ از فح، قدر تحقیقہ۔

(۶) يُنْقِي: اِنْقَاءُ افعال سے صاف کر دینا اور نَقَى يُنْقِي (س) نَقَاءٌ و نَقَاءَةٌ، نَقَاوَةٌ، نَقَايَةُ مصادر ہیں بمعنی پاک کرنا، صاف کر دینا۔ ”نقی“ سے ماخوذ ہے بمعنی صاف ہونا۔ اور نَقَاوَةٌ لازمی ہے۔

(۷) الْحُرُّ: بمعنی شریف، آزاد، اس کی جمع اَحْوَارٌ ہے۔ مر تحقیقہ۔

(۸) يُجْزِي: افعال سے اِجْزَاءُ مصدر ہے بمعنی بدلہ دینا۔ جَزَاءٌ يُجْزِي (ض) جَزَاءٌ بمعنی بدلہ دینا۔

(۹) الْإِلْطَاطُ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی حق سے انکار کرنا، چھپا دینا، نعمتوں کا چھپانا، بند کرنا۔ مجرد ضرب سے ہے بمعنی بند کرنا۔ لَطًّا يَلْطُ لَطًّا بمعنی بند کرنا۔

(۱۰) يُخْزِي: یہ اِخْزَاءُ مصدر افعال سے بمعنی ذلیل کر دینا، شرمندہ کر دینا، یہ ”خزئی“ سے مشتق ہے بمعنی رسوا کرنا (ض) خَزْيًا بمعنی شرمندہ ہو جانا اور ”خزئی“ کا معنی ہے ذلیل ہو جانا۔ خَزْيًا (ض) بمعنی رسوا کرنا۔ سَمْعٌ سے خَزْيًا۔ اور خَزْيٌ بمعنی ذلیل کرنا، اہانت کرنا، رسوا کرنا، بلا میں پھنسا۔ وفی القرآن: من قبل ان نذل و خزی۔

(۱۱) الْأَطْرَاحُ: یہ اَطْرَاحُ مصدر ہے از افعال بمعنی ڈال دینا، چھوڑ دینا۔ مجرد فح سے ہے طَرَحًا اور الطراح ذی الحرمة یہ اضافت المصدر الی المفعول ہے فاعل اس کا اَحَدٌ ہوگا۔ ای اطراح احد ذی الحرمة قال تعالیٰ: اقتلو ایوسف او اطرحوه

ارضا یخل لکم وجہ ابیکم۔

(۱۲) ذی الخُرمۃ: ای ذی العزۃ بمعنی عزت والے اور اس کے معنی وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو یا بمعنی حصہ و قابل حفاظت چیزیں جس کی پردہ دری حرام ہو و الجمع حُرَامٌ و حُرُمَاتٌ۔ اور حُرْمَةٌ بمعنی عزت۔

(۱۳) غَمٌّ: بمعنی گمراہی، اصل میں غَوِیٰ ہے سرکشی و گمراہی کو کہتے ہیں غَوِیٰ مصدر ہے از ضرب بمعنی گمراہ ہونا۔ اور غَمٌّ و غَوِیٰ مصدر مع سے ہے۔ اور غَمًّا (ض) بمعنی گمراہ ہونا اور جو اپنے آپ کو ٹھیک راہ پر سمجھے۔



وَمَحْرَمَةٌ بَنِي الْأَمَالِ بَغْيٌ، وَمَا ضَنَّ الْأَغْبِيْنَ، وَلَا غَبْنَ الْأَضْنِيْنَ، وَلَا خَزْنَ الْأَشْقِيَّ، وَلَا قَبْضَ رَاحَةَ تَقِيٍّ، وَمَا فَيْتَىٰ وَعَدُّكَ يَفِيٍّ.

ترجمہ: اور محروم کر دینا امیدوار کو ظلم ہے اور نہیں بخیلی کرتا سوائے بے وقوف کے، اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے سوائے کجوں کے اور نہیں جمع کیا ہے مال کو سوائے بد بخت کے (بد بخت کے علاوہ کوئی اپنا مال خزانہ میں محفوظ نہیں رکھتا) اور نہیں بند کیا کرتا ہے اپنی مٹھی (ہتھیلی) کو پر ہیز گار (پر ہیز گار اپنی مٹھی کو کبھی بند نہیں کرتا) اور ہمیشہ تیرا وعدہ پورا ہوتا رہتا ہے۔

(۱) مَحْرَمَةٌ: (بفتح الراء و ضمها) بمعنی ہر وہ چیز جس کی پردہ دری جائز نہ ہو، و الجمع مَحَارِمٌ۔ حَرَمٌ يَحْرِمُ (ض) بمعنی محروم کر دینا، نا امید کرنا۔

(۲) بَنِي الْأَمَالِ: بمعنی امیدوار و الجمع امال اس کا واحد اَمَلٌ ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۳) بَغْيٌ: بمعنی سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یقال بغی علیہ ای ظلم از ضرب سرکشی کرنا، باغی کی جمع بُغَاةٌ ہے۔ وفی القرآن: ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغی علیہم۔

(۴) ضَنَّ: از مع بمعنی بخیلی کرنا، اس کے مصادر ضَنَّ و ضَنِنَا، ضَنًّا و ضِنَانَةً بمعنی بخیلی کرنا اور ضِنَّةٌ بمعنی اچھی چیزوں پر بخیلی کرنا۔ اور ضنین عام ہے بمعنی بخیلی و کجی کرنا۔ والضنۃ هو البخل بالشئ النفیس۔ کما فی القرآن: وما هو علی الغیب بضنین۔

(۵) غَبَّيْنٌ: بمعنی ضعیف الراہی، ناقص العقل یہ غَبْنٌ سے ماخوذ ہے از مع غَبْنَا بمعنی ناقص العقل ہونا اور غبن نقصان مالی کو بھی کہتے ہیں اور غَبْنٌ مصدر نصر سے بمعنی نقصان اٹھانا، دھوکہ دینا۔

(۶) غَبْنٌ: صیغہ ماضی مہول بمعنی دھوکہ دیا گیا، غَبْنَا مصدر ہے از نصر (بفتح الغین) بمعنی نقصان اٹھانا اور غبن (بسکون الباء) بمعنی نقصان خرید و فروخت از مع و نصر اور غَبْنٌ (بفتح الباء) کے معنی نقصان کے ہیں۔

(۷) ضَنِينٌ: بمعنی بخیلی و کجی کرنا از مع، قدمر تحقیقہ۔

(۸) خَزْنٌ: از نصر بمعنی جمع کرنا، اسی سے خَزَانَةٌ (بالکس) بمعنی خازن اور یہ لفظ "الخزانة والخزینة" اور "الخازن" مستعمل ہے اس کی جمع خَزَنَةٌ و حَزَانُونَ آتی ہیں۔ مافی القرآن: وما انتم له بخازنین۔ اور یہ باب تفعیل و افعال سے بھی آتا ہے بمعنی ذخیرہ

کرنا اور سمج سے بقول بعض اس کا معنی بدبودار ہونا ہے۔

(۹) شَقِيٌّ: بمعنی بد بخت و بد نصیب و الجمع اشْقِيَاءُ جیسے تقی کی جمع اتقیاء آتی ہے سمج سے شَقَاوٌ شِقَاءٌ ہیں بمعنی بد بخت ہونا، جو ضد السعادة ہے۔ وفي الفرقان: فمنهم شقى وسعيد.

(۱۰) قَبِضٌ: از ضرب بمعنی بند کرنا۔ قَبْضًا وَقَبْضَةً مصدر ہے۔ ای امسك يده عن البذل والانفاق. يقال قبض يده عن الشيء قبضاى امسكه عنه.

(۱۱) رَاحَةٌ: اس میں ہاء ضمیر ہے۔ رَاحَةٌ کی جمع رَاحٍ ہے بمعنی ہتھیلی اس کے معنی سخن کے بھی آتے ہیں۔ رَوْحٌ (س) رَوْحًا بمعنی کشادہ ہونا۔ (۱۲) تَقِيٌّ: بمعنی متقی و پرہیزگار یہ اصل میں تَقْوَى تَحَاتُّرِب کے وزن پر ہے واکو تاء سے بدل لیا پھر واکو یاء سے بدل لیا اور قاف کو کسرہ سے بدل لیا و الجمع اتَقِيَاءُ جیسے ولی کی جمع اولیاء ہے۔

(۱۳) مَاْفِيٌّ: اس کے اندر تین لغات ہیں: (۱) مَاْفِيٌّ (ب) مَاْفِيٌّ (ج) مَاْفِيٌّ بمعنی ہمیشہ ہونا یا ہمیشہ رہنا۔ از سمج اور فتح و ضرب سے بھی آتا ہے اور سمج سے فِئِيٌّ اور فتح سے ما فتا ای مازال۔ ہمیشہ رہا، اس کے ماضی و مستقبل کے اور کسی میں مستعمل نہیں ہوتا ہے اور ما فئی جملہ انشائیہ و جملہ خبریہ دونوں ہو سکتا ہے یہ اگر جملہ خبریہ ہے تو معنی ہے ”تیرا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے“ انشائیہ کی صورت میں جملہ دعائیہ ہے تو ”تیرا وعدہ پورا ہوتا ہے“ بلکہ ادیگر جملوں میں بھی۔

(۱۴) وَعْدٌ: مصدر بمعنی وعدہ کرنا۔ وَعْدٌ وَعْدٌ (ض) وَعْدًا بمعنی وعدہ کرنا، قدر حقیقہ۔

(۱۵) يَفِيٌّ: وفاء مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، پورا ہونا، لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے از ضرب اور توفیہ تفعیل سے بمعنی کسی چیز کو پورا لے لینا۔ ای اخذ الشيء و افيأ.



وَأَرَأَيْكَ تَشْفِينِي، وَهَلْأَلْكَ يُضْنِي، وَحَلْمُكَ يُغْضِنِي، وَالْأَوَّلُكَ تُغْنِنِي، وَأَعْدَاؤُكَ تُنْبِنِي، وَحُسَامُكَ يُفْنِي، وَسُوْدُوكَ يُفْنِي.

ترجمہ:- اور آپ کی رائے (تدبیر) شفاء دیتی رہتی ہے اور تیرا ماہ (جین) روشن کرتا رہتا ہے اور آپ کا حلم چشم پوشی کرتا رہتا ہے اور تیری نعمتیں بے نیاز کر دیتی ہیں اور آپ کے دشمن بھی تعریف کرتے رہتے ہیں اور آپ کی تلوار فنا کر ڈالتی ہے (دشمن کو) اور تیری سرداری مالدار کر دیتی ہے۔

(۱) اَرَأَى: یہ رای کی جمع ہے بمعنی اعتقاد و مستحکم رائے اس کی جمع اراء بھی آتی ہے بمعنی اعتقاد، رائے، صحیح تدبیر پر پہنچنا۔ رَأَى يَرَأَى (ف) رَأَى رَأْيًا رَأْيَةً، رَأَى رَأْيًا بمعنی عقل یا آنکھ سے دیکھنا۔

(۲) تَشْفِيٌّ: یہ شفاء مصدر سے از ضرب بمعنی شفاء پانا، اچھا ہونا، شفاء دینا۔ قال تعالیٰ: وشفاء لِمَا فِي الصُّدُورِ.

(۳) هَلَالٌ: نیا چاند اس کی جمع اَهْلَةٌ ہے اور بمعنی شروع مہینہ کی دوراتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں

بقول بعض (۲۶) اور (۲۷) تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہا جاتا ہے، یہاں ہلال سے مراد ”خندہ پیشانی جمال اور دولت“ ہے اور یہ حال کا مصدر ہے اور اس کے علاوہ چاند کو قمر کہتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: یستلونک عن الاہلۃ.

(۴) یُضِیءُ: یہ افعال سے اِضَاءَ ة مصدر ہے بمعنی روشن کرنا، یا ہونا۔ لازم و متعدی دونوں آتا ہے، اس کا مجرد نضر سے ہے ضیاء، ضَوْءٌ بمعنی روشن ہونا یا روشن کرنا اور ”ضَوْءٌ“ کے معنی ہے ذاتی روشنی کرنا۔

(۵) حَلَمٌ: (بالکس) یعنی نفس اور طبیعت کو غصہ کے بھڑکنے سے ضبط میں رکھنا۔ والحلم ضبط النفس عن هیجان الغضب. یا بمعنی بردباری و عقل والجمع حُلُومٌ وَاَحْلَامٌ بمعنی تحمل و برداشت کرنا از کرم بمعنی حلیم ہونا، درگزر کرنا اور یہ ضد لطیف ہے اور حلیم کی جمع حَلَمَاءٌ. اور اَحْلَامٌ اور مَوْنٌ حَلِیْمَةٌ ہے۔ وقال تعالیٰ: ان ابراهیم لحلیم او اہ منیب.

(۶) یُغْضِی: از افعال اِغْضَاءَ مصدر سے بمعنی چشم پوشی کرنا، آنکھ بند کر لینا۔ غَضٌّ (ن) غَضًّا بمعنی پست کرنا کما مر۔

(۷) الْاِلَیْکَ: الْاِلَیْءَ بمعنی نعت یہ جمع ہے اِلَیْ وَاِلَواِلَ کی۔ کما فی التنزیل: فاذا کوروا آلاء اللہ. ای نعمۃ اللہ. اور اس کی واحد اِلیٰ ہے۔

(۸) تُغْنِی: از افعال مصدر اِغْنَاءَ ہے بمعنی غنی کر دینا، مجرد سماع سے بمعنی غنی ہو جانا۔ غِنًی وِغْنَاءٌ مصدر ہے۔

(۹) اَعْدَاءٌ: یہ عدد کی جمع ہے بمعنی دشمن اور عَدُوٌّ کا اطلاق واحد جمع دونوں پر ہوتا ہے۔ عَدَا یَعْدُو (ن) عَدُوًّا بمعنی دوڑنا۔

(۱۰) تُتْنِی: از افعال مصدر اِنْتَاءَ ہے بمعنی تعریف کرنا یا تعریف کرتے رہنا، مطلب یہ کہ تیری خوبیوں کی تعریف کرنے والی اتنی بڑی جماعت ہے کہ تیرے دشمنوں کو تیری جرأت نہیں ہو سکتی اور تیرے دوستوں سے ڈرتے ہیں۔ تُتْنِی یَتْنِی (ض) تُتْنِیاً بمعنی لپیٹنا، موڑنا۔

(۱۱) حُسَامٌ: (بضم الحاء) بمعنی کانٹے والی تلوار، شمشیر براں۔ حَسَمَ (ض) یَحْسَمُ بمعنی کانٹا یہ حَسَمَ سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا، لوہے کو گرم کر کے داغ دینا۔ یقال حُسَامُ السَّیْفِ بمعنی تلوار کی دھار۔ قال تعالیٰ: ثمانیۃ ایام حسو ما.



وَمَوَاصِلُکَ یَجْتَنِی، وَمَادِحُکَ یَقْتَنِی، وَسَمَاحُکَ یُغْنِی، وَسَمَآؤُکَ تَغْنِی، وَدَرُکُکَ یَفِیضُ.

ترجمہ:- اور تجھ سے ملنے والا پھل (عطایا) حاصل کرتا ہے، اور تیری تعریف کر نیوالے، دولت کھاتے ہیں، اور تیری جو انمردی (سختی) فریاد میں مدد کرتی رہتی ہے، اور تیرا آسمان (عطاء) برستار ہوتا ہے اور تیرا دودھ (بھلائی) بہتا رہتا ہے اور تیرا واپس کرنا (سائل) کو خشک کر دیتا ہے (مصیبت میں ڈال دیتا ہے)۔

(۱) مَوَاصِلٌ: صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ بمعنی ملنے والا، ملاقات کرنے والا۔ یہ وصل سے مشتق ہے بمعنی جوڑنا از ضرب۔

(۲) یَجْتَنِی: اِجْتِنَاءَ مصدر سے ہے از افعال بمعنی میوہ توڑنا، میوہ چننا یا اپنے لئے میوہ توڑنا اور ضرب سے جَنَیاً بمعنی غیر کیلئے میوہ توڑنا اور جِنَیۃً (ض) بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔

(۳) مَادِحٌ: صیغہ اسم فاعل یہ مدح سے ماخوذ ہے بمعنی تعریف کرنے والا از فتح، قدم تر تھینے۔

(۳) یَفْتَنِي: یہ اَفْتِنَاءَ مصدر سے بمعنی اکتساب کرنا، کمانا، ذخیرہ اندوزی کرنا، جمع کرنا اور اسم فاعل کے معنی میں ہے کسب کرنے والا نفع و روح سے بمعنی کسب کرنا یفتنی ای یکتسب المال. ولفی القرآن: قنوان دانیة.

(۵) سَمَّاحٌ: بمعنی سخاوت، جوان مردی، بخشش۔ سَمَّاحًا (ف) بمعنی بخشش کرنا۔ واز کرم سَمَّاحَةٌ وَسُمُوْحَةٌ بمعنی نخی ہونا واز ضرب بمعنی بہنا و بہانا۔

(۶) يُغِيثُ: از افعال اِغَاثَةٌ مصدر ہے بمعنی کسی کی فریاد کو پہنچانا۔ غَاثٌ يَغُوْثُ (ن) غَوًّا. مدد کرنا، امانت کرنا۔

(۷) سَمَاءٌ: بمعنی آسمان، نضاء، ہر وہ چیز جو اوپر کی جانب ہو، چمٹ، بادل، بارش یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع سَمَاوَاتٌ، سَمَوَاتٌ ہیں۔ اور سَمَائِسُمُو (ن) سُمُوًّا بمعنی بلند ہونا، یہاں بادل مراد ہے اور سماء سے الف کو کتابتہ حذف کر کے سُمَى و سَمَى بھی پڑھتے ہیں۔

(۸) تَغِيثٌ: غَاثٌ يَغِيثُ (ض) غَيْثًا بمعنی بارش برسانا، بارش نازل کرنا۔ قال تعالیٰ: كمثل غيث اعجب الكفار.

(۹) دَرٌّ: بمعنی دودھ یا دودھ کی زیادتی دُرٌّ کے معنی بھلائی، اچھائی کے بھی ہے۔ یقال لله درہ.

(۱۰) يَفِيضُ: فَيْضٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بہنا۔ اَفَاضَ يَفِيضُ اِفَاضَةً از افعال بمعنی بہانا۔ مرتحقیہ

(۱۱) رَدٌّ: مصدر ہے بمعنی واپس کرنا، لوٹانا، دفع کرنا۔ از نصر لوٹانا اور ”رَدُّكَ“ یہ فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(۱۲) يَفِيضُ: غَاضٌ يَفِيضُ (ض) غَيْضًا بمعنی خشک کر دینا، یا خشک ہو جانا، یہاں مراد ”مصیبت میں مبتلا کر دینا“ مجازاً کم ہونا یا کم کر دینا یا معدوم ہونا۔ یہ لازم متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔



وَمَوْمِلِكَ شَيْخٌ، حَكَاهُ فَيءٌ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ. أَمَلَكَ بَطْنٌ جِرْصُهُ يَشِيبُ، وَمَدَحَكَ بِنَحْبٍ مَهْوُورُهَا تَجِبٌ، وَمَرَامُهُ يَخْفُ.

ترجمہ:- اور آپ سے امید کرنے والا ایک ایسا بوڑھا ہے جس کی مثال سایہ جیسی ہے (سایہ کی مانند کمزور، فنا ہونے والا ہے) اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے اور قصد کیا اس نے تمہاری طرف ایسے گمان کے ساتھ جس کی حرص بڑھتی رہتی ہے (کو دتی رہتی ہے) اور تعریف کی اس نے آپ کی (امیر کی) منتخب شعروں سے کہ جس کا مہر (قیمت) ادا کرنا تم پر واجب ہے اور اس کا مقصد ہلکا ہے (ذرا سا ہے)

(۱) مَوْمِلِكَ: یہ تَامِيْلٌ مصدر سے ہے بمعنی امید کرنا، امیدوار بنانا، دینا۔ مجرد نصر سے ہے مادہ ”أل“ ہے بمعنی امید کرنا۔

(۲) شَيْخٌ: بمعنی بزرگ، بوڑھا، معظم و الجمع اَشْيَاخٌ، شَيْوُخٌ، شَيْخَانٌ وَمَشِيخَةٌ اور جمع مَشَايِخٌ بھی آتی ہے از فتح بوڑھا ہونا۔

(۳) حَكَاهُ: حَكَأَ (ض) يَخْكِي حِكَايَةً بمعنی حکایت کرنا، مشابہ ہونا، نقل کرنا۔ حَكِي عَلَيْهِ مَخْلُوعُورِي کرنا، حَكِي عَنْهُ نقل کرنا۔

(۴) فَيءٌ: بمعنی سایہ یا وہ سایہ جو زوال کے بعد ہو اور اس کے معنی مالِ غنیمت اور خراج کے بھی آتے ہیں والجمع اَفْيَاءٌ، فَيُوءٌ.

فَاءٌ بَقِيَّةٌ (ض) فَيَاً بمعنى لوئنا۔ ”حکاکہ“ یہ صفت ہے ”شیخ“ کی یہاں پر مصنف نے تشبیہ کا عکس مبالغہ کی وجہ سے کیا ہے۔

(۵) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ بَقِيَّةً (س) بَقَاءً وَبَقِيَ (ض) يَبْقَى بَقِيَّةً بمعنی ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔

(۶) شَيْءٌ: بمعنی چیز زیادہ چیز جس کے ساتھ علم و خبر کا تعلق ہو سکے والجمع اَشْيَاءٌ وجمع الجمع اَشْيَاءَاتٍ، اَشَاوَاتٍ، اَشَايَا، اَشَاوِي ہیں۔

(۷) اَمَّكَ: اى قصدك یعنی قصد کرنا۔ اَمَّ (ن) يَوْمٌ اَمَّا وَاِمَامَةٌ بمعنی قصد کرنا، وامام بنانا۔

(۸) ظَنُّ: بمعنی گمان کرنا، زنصر ”ظنن“ یا حال ہے یا سمیت کیلئے ہے، قدم تحقیقہ۔

(۹) حِرَاصَةٌ: از ضرب یہ مصدر ہے بمعنی حریص و لالچی ہونا اور مع سے بھی آتا ہے اور ”حرصہ یثیب“ یہ پورا جملہ ”ظنن“ کی صفت

ہے اور حریص کی جمع حِرَاصَاءٌ وَحِرَاصٌ، حِرَاصٌ. مَوْنَتْ حَرِيصَةٌ جمع حِرَاصُ آتی ہے۔

(۱۰) يَثْبُ: وَثَبُ يَثْبُ (ض) وَثَبًا، وَثُوبًا، وَثَبَانًا، وَثَابًا، وَثَبَةٌ بمعنی کودنا، اچھلنا، اٹھنا کھڑا ہونا۔

(۱۱) مَدَحًا: مَدَحٌ يَمْدَحُ (ف) مَدَحًا مصدر بمعنی تعریف کرنا، قدم تحقیقہ۔

(۱۲) يَنْخُبُ: نَخْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی منتخب، چنی ہوئی چیز از نضر بمعنی چننا، و انتخاب کرنا، پسند کرنا یہاں مراد اس سے منتخب قصائد ہیں۔

(۱۳) مُهُوْرٌ: یہ مہر کی جمع ہے یعنی وہ چیز جو عورت کو شوہر دیتا ہے از فتح و نضر بمعنی مہر دینا (مہرا) (صداق المرءة) اور ”مہورہا“

تَجِبُ یہ جملہ صفت ہے ”نخب“ کی۔

(۱۴) تَجِبُ: وَجَبُ يَجِبُ بمعنی واجب و ضروری ہونا، قدم تحقیقہ۔

(۱۵) مَرَامَةٌ: بمعنی مطلب، مقصد و الجمع مَرَامَاتٌ از نضر بمعنی قصد و ارادہ کرنا اور یہ صیغہ اسم ظرف ہے۔ رَامَ يَوْمٌ (ن) رَوَّامًا

مَرَامًا بمعنی قصد کرنا۔ کما قال الشاعر: تروم العزرة ثم تنام ليلا. و رَامَ (ض) رَمِيًا بمعنی زائل ہونا۔ رَامَ يَوْمٌ (س) محبت کرنا۔

رائم بمعنی قاصد جمع رَوَّامٌ ہے۔

(۱۶) يَخِيفُ: خِيفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ہلکا ہونا، خفیف ہونا جو بھاری کی ضد ہے از ضرب خِيفًا وَخِيفَةً مصدر ہیں یعنی مقصد اس کا ہلکا

ہے یا یہ ”و خف“ سے ماخوذ ہے۔ و عديعد کے وزن پر بمعنی ذلیل کرنا یعنی مقصد اس کا ذلیل کرنا رہتا ہے۔



وَأَوَاصِرُهُ تَشِيفٌ، وَأَطْرَاءُ وَهُ يُجْتَذَبُ، وَمَلَامَةٌ يُجْتَنَّبُ، وَوَرَائَهُ ضَفْفٌ، مَسَّهُمْ شَطْفٌ، وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ، وَعَمَّهُمْ قَشْفٌ.

ترجمہ:- اور اس کے وسائل (تعلقات و اسباب مہربانی) بہت زیادہ ہیں اور اس کا مبالغہ فی المدح لوگوں کا پسندیدہ ہے (اس کی

تعریف لوگوں کو پسند ہے) اور اس کی ملامت سے اجتناب کیا جاتا ہے اور اس کے پیچھے کثرت عمال و قلت مال ہے (ان پر بد حالی

سوار ہے) چھوٹے ان کو بد حالی یا تنگی نے اور متفرق کردیا ان کو زمانے کے ظلم نے اور عام ہوگئی ان پر بد حالی۔

(۱) اَوْ اَصْرًا: یہ آصِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی مائل ہونے والا یا مائل کرنے والا "مراد تعلقات" ہیں صلہ رحمی کرنے والا۔ اَصْرًا یَا صِرًا (ض) اَصْرًا مصدر ہے بمعنی مائل ہونا یا مائل کرنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اَصْرًا بمعنی بوجھ۔ قال تعالیٰ: وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَيَّ الذِّينَ مِنْ قَبْلِنَا۔

(۲) تَشِفُّ: شَفَّ يَشْفُ (ض) شَفًّا، شَفُوًّا، شَفِيْقًا و شَفَافًا بمعنی صاف و شفاف ہونا یا زیادہ روشن و سفید ہونا یا کم ہونا۔ من الاضداد از نصر بمعنی دبا کر دینا۔ مشفوف بمعنی لاغرا ضرب، زائد ہونا، کثیر ہونا۔

(۳) اِطْرَاءٌ: بمعنی مدح میں مبالغہ کرنا، کرم و فتح و سب سے بمعنی تروتازہ ہونا۔ طَرَاوَةٌ، طَرَاءَةٌ، طَرَاءٌ مطلب یہ ہے کہ وہ مرد فصیح ہے لوگ اس کی مدح کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ طَرَا (ن) يَطْرُو و طَرُوًا بمعنی دور دراز سے آنا۔

(۴) يَجْتَذِبُ: یہ اجتذاب مصدر سے از افعال بمعنی کھینچنا۔ یہ "جذب" سے ماخوذ ہے یا پسند کر کے حاصل کرنا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کھینچنا، مدح کرنا، رغبت کرنا۔

(۵) مَلَامَةٌ: یہ اضافت الی الفاعل یا الی المفعول ہے۔ ای ملام احد ایاہ بمعنی گزشتہ عمل پر ملامت کرنا و بھوک کرنا۔ لَا مَ يَلُوْمُ (ن) لَوْ مَا وَمَلَامَةٌ اور عَزْلُ کہتے ہیں آئندہ فعل سے روک کر فعل ماضی پر ملامت کرنا: عَذْلُ الْعَوَادِلِ حَوْلَ قَلْبِي التَّائِبِيهِ۔
وقال تعالیٰ: فَلَا تَلُوْمُوْنِي وَلَا مَوَالِفِكُمْ۔

(۶) يَجْتَنِبُ: یہ اجتناب مصدر ہے از افعال بمعنی پرہیز کرنا۔ مجرد نصر سے بمعنی دور رکھنا و قال تعالیٰ: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔ اور جنیب بمعنی کوتل گھوڑا۔

(۷) وِرَاءٌ: یہ اعداد میں سے ہے آگے پیچھے دونوں معنی کیلئے مستعمل ہے کیونکہ وری کے معنی چھپانے کے ہے اور دونوں معنوں میں یہ صورت پائی جاتی ہے۔

(۸) صَفَّفَ: بمعنی قلة المال و كثرة العيال اور اس کے معنی تنگی اور حاجت کے بھی ہے از نصر از دام کرنا۔ ای كثرت الایدی علی الطعام، یا صَفَّفَ بمعنی کسی کام میں جلدی کرنا۔

(۹) مَسَّهُمْ: مَسَّ فعل ماضی از نصر بمعنی چھونا، پہنچنا۔ مَسَّوْا مَسِيْنًا مصدر ہیں۔ قال تعالیٰ: مَنْ قَبْلَ اَنْ تَمْسُوْهُنَّ۔ اور دوسرے معنی سے۔ قوله تعالیٰ: مَسْتَهْمُ الْبِاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ۔

(۱۰) شَطَفَ: ای ضيق العيش مصدر ہے از نصر بمعنی روکنا۔ و از مع بمعنی تنگی کرنا۔ و الجمع شَطَافٌ اور مع سے شَطَفًا مصدر ہے يقال شَطَفَ الْعَيْشُ عَيْشًا تَكُّهُ هُوَ كَرَمٌ مِنْ شَطَافَةٍ بمعنی سخت ہونا۔ يقال شَطَفَ الرَّجُلُ اِي صَلَبِ۔

(۱۱) حَصَّهُمْ: از نصر حصًا مصدر ہے بمعنی بالوں کو موٹھ دینا یا حصہ دینا، و از مع بالوں کا کرنا، کم ہونا، یا بال مڑھ جانا یہاں اول معنی مراد ہے حَصَّ (س) حَصَصًا بمعنی بے بال ہونا، یا کم بال والا ہونا اور حَصَّةٌ بمعنی حصہ و الجمع حَصَصٌ۔

(۱۲) جَنَفَ: از ضرب مصدر جُنُوًّا بمعنی ظلم کرنا اور مع سے جَنَفَاءٌ بمعنی مائل ہونا، ہٹ جانا۔ كما فى القرآن: فَمِنْ خَافٍ مِنْ

موص جنفا۔

(۱۳) عَمَّهُمْ: عَمَّ يَعْمُ (ن) عَمَّوْا عُمُوْمًا بمعنی عام ہونا، پھیلنا۔ عَمَّمْ و تَعَمَّمْ از تَفْعِيل و تَفْعِل بمعنی عام کرنا اور پکڑی باندھنا۔
عمی (س) عَمَى و تَعَمَّى بمعنی اندھا ہونا۔

(۱۴) قَشَفَ: بمعنی پراگندہ صورت یا بد حال ہونا خستہ حالی از سَمَح و کَرَم قَشَفَا و قَشَافَةً مصدر ہیں۔



وَهُوَ فِی دَمْعٍ یَجِیْبُ، وَوَلَهُ یُدِیْبُ؛ وَهَمَّ تَصِیْفٌ، وَكَمَدٌ نِیْفٌ، لِمَا مَوْلٌ حَیْبٌ، وَاهْمَالٌ شَیْبٌ، وَعَدُوٌّ نَیْبٌ۔
ترجمہ:- اور وہ ایسے آنسو کے ساتھ ہے جو جواب دیتا ہے (وہ بوڑھا جو بد حالی میں گھرا ہو ہے جب رونے کا ارادہ کرے تو رونا آجاتا ہے) اور وہ ساتھ ہے ایسے تھیر کے جو (گوشت) کو پگھلاتا رہتا ہے اور وہ ایسے غم میں مبتلا ہے جو زبردستی مہمان بن گیا ہے (ہر وقت اس کے ساتھ ہے) اور وہ ایسی اندرونی جلن میں ہے جو دم بدم زیادہ ہو رہی ہے بسبب اس امید کے جس سے ناامیدی ہو چلی ہے (غم اس لئے ہے کہ جو میری امید تھی وہ پوری نہیں ہو رہی) اور بسبب اس بیکاری کے جس نے بوڑھا کر دیا ہے اور بوجہ اس دشمن کے جو دانت پیس رہا ہے۔

(۱) دَمَعٌ: بمعنی آنسو، والجمع دُمُوْعٌ، قدمر تحقیقہ مرازا

(۲) یَجِیْبُ: بمعنی جواب دینا از افعال اِیْجَابٌ و اِجَابَةٌ مصدر ہیں، مجرد نضر سے، قدمر تحقیقہ۔

(۳) وَلَهُ: بمعنی سخت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔ وَلَهُ یَلَهُ (ض) سے اور وَلَهُ (س) یَلَهُ و لَهَا بمعنی اتنا غمگین ہو جانا جس کی وجہ سے عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے۔

(۴) یُدِیْبُ: از افعال اِیْدَابٌ مصدر بمعنی غم میں اپنے آپ کو ایسا پگھلانا کہ گوشت جسم میں باقی نہ رہے ذَابٌ (ن) یَذُوْبٌ ذُوْبًا بمعنی پگھلنا۔

(۵) هَمٌّ: بمعنی غم و ارادہ جس کی فکر کی جائے۔ والجمع هُمُوْمٌ، مجرد از نضر، قدمر تحقیقہ۔

(۶) تَصِیْفٌ: از تَفْعِل بمعنی مہمان بننا، بحکف مہمان بنانا، یہ ضیف سے ماخوذ ہے بمعنی مہمان، قدمر تحقیقہ۔

(۷) كَمَدٌ: وہ غم جو مرنے کے قریب ہو جائے، یارنگ کا متغیر ہو جانا اور اس کی رونق کا جاتا رہنا، سخت غمگین ہونا، كَمَدٌ و كُمْدَةٌ بھی آتا ہے۔ كَمَدٌ از سَمَح بمعنی رنگ کا متغیر ہونا۔

(۸) نِیْفٌ: از تَفْعِيل تَنِیْفٌ مصدر ہے بمعنی زائد ہونا، بلند ہونا اور یہ ”نُوفٌ“ سے ماخوذ ہے۔ نَافٌ (ن) یَنُوفُ نُوفًا بمعنی بلند ہونا

اور نیف اس زیادتی کو کہتے ہیں جو دو دہائیوں کے درمیان ہو، مثلاً دس سے بیس کے درمیان زیادتی کو نیف کہا جائے گا اس لئے اس کے معنی زیادہ ہونے کے آتے ہیں یعنی ایک دہائی سے دوسرے دہائی تک کی زیادتی کو نیف کہتے ہیں جیسے عَشْرَةٌ و نِیْفٌ و مِائَةٌ و نیف و الف و نیف تو بولا جاتا ہے مگر خَمْسَةٌ عَشْرٌ و نیف نہیں بولا جاتا ہے، فافہم۔

(۹) مَأْمُولٌ: صیغہ اسم مفعول "أَمَلَ" مصدر ہے از نصر بمعنی امید کرنا، قدمر تحقیقہ.

(۱۰) خَيْبٌ: یہ تفعیل سے بمعنی محروم کر دینا، مجرد خَابَ يَخِيبُ (ض) خَيْبًا وَخَيْبَةً بمعنی محروم ہو جانا، نا امید ہو جانا، و قدمر تحقیقہ۔

(۱۲) اِهْمَالٌ: مصدر از افعال بمعنی چھوڑ دینا، ترک کر دینا، جان بوجھ کر چھوڑ دینا یا بھولے سے چھوڑ دینا۔ مجرد ضرب و نصر سے ہے بمعنی آزاد چھوڑ دینا، یا آزادانہ پھیرنا۔ هَمَلٌ يَهْمَلُ (ض) هَمَلًا يقال هملت الابل اور جب یہ نصر و ضرب سے آتا ہے تو اس کے معنی آنسو بہانے اور آہستہ آہستہ لگانا برسنے کے آتے ہیں يقال: هَمَلْتُ عَيْنَهُ وَهَمَلْتُ السَّمَاءُ.

(۱۳) شَيْبٌ: از تفعیل مصدر تَشْيِبُ بمعنی بوڑھا کر دینا، مجرد بُوِضَ هَا هَوْنَا شَيْبًا (ض) مصدر ہے بمعنی سفید بالوں والا ہونا۔

(۱۴) عَدُوٌّ: بمعنی دشمن والجمع أَعْدَاءُ، واحد جمع دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے، و قدمر تحقیقہ۔

(۱۵) نَيْبٌ: از تفعیل بمعنی دانتوں سے کاٹنا، مصدر نَيْبًا مجرد ضرب سے بمعنی دانتوں سے پکڑنا یا دانتوں کو درد پہنچنا یا دانت گاڑ دینا۔ نَابٌ کی جمع أَنْيَابٌ، نُيُوبٌ وَأَنْيَبٌ.



وَهُذُوٌ تَغْيِبٌ، وَلَمْ يَزِغْ وَدَّهُ فَيَغْضِبُ، وَلَا خَبْتُ عُوْدُهُ فَيَقْضِبُ، وَلَا نَفْتُ صَدْرُهُ، فَيَنْفِضُ، وَلَا نَشْرَ وَصَلُهُ، فَيَنْفِضُ.

ترجمہ:- اور بسبب اس سکون کے جو غالب ہو گیا ہے اور نہ ہی کچی آئی ہے (کھوٹ) اس کی دوستی میں کہ غصہ کیا جائے (یعنی جو محبت اس کے اور میرے درمیان ہے اس میں کوئی کچی نہیں آئی ہے کہ میں اس پر غصہ ہوں) اور نہ خراب ہوئی ہے اس کی لکڑی کہ کاٹ دی جائے (نہ اس کی محبت کی لکڑی خراب ہوئی ہے کہ اس کو کاٹ دیا جائے) اور نہ نکالی ہے کوئی بری بات اس کے سینہ نے تاکہ اس کو جھاڑا جائے (دور کیا جائے) اور نہیں نافرمانی کی ہے اس کی ملاقات نے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔

(۱) هُذُوٌ: بمعنی سکون و قرار۔ هَذَاءَ يَهْدُءُ (ف) هَذُوٌ وَهُذُوٌ بمعنی سکون حاصل کرنا یا آرام لینا خواہ آواز میں ہو یا حرکت میں یا کسی اور شے میں اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲) تَغْيِبٌ: از تفعیل جتکف غائب ہو جانا یا بالکل غائب ہو جانا۔ مجرد غَابَ (ض) غَيْبًا، غَيْبًا، غَيْبًا، غَيْبَةً وَغَيْبَةً وَغَيْبَةً. غَائِبٌ ہونا۔

(۳) لَمْ يَزِغْ: یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے واوی ہو تو نصر سے بمعنی جھکانے کے ہے، اور یائی کی صورت میں ضرب سے بمعنی ٹیڑھا ہونے کے آتا ہے۔ زَاغٌ يَزِيغُ (ض) زَيْغًا بمعنی مائل ہونا یا ٹیڑھا ہونا، کاٹنا، قطع کرنا۔ ضرب سے لازم ہے اور نصر سے لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، مصدر ضرب زَيْغٌ، زَيْغَانٌ، زَيْغُوغَةٌ ہیں، نصر سے زَوَّغٌ وَزَوَّغَانٌ ہیں۔ قال تعالیٰ: فَمَا الَّذِي فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ.

(۴) وُدٌّ: (بالحرکات الثلاثة) بمعنی محبت و دوستی اس کی جمع وُدُوْدٌ، أُوْدَادٌ، أُوْدٌ. ومنه الودود بمعنی بہت زیادہ محبت کرنے والا مجرد صبح سے بمعنی محبت کرنا۔ کما فی الحدیث: تزوجوا الولود الودود.

(۵) فَيَغْضَبُ: یہ غَضَب سے مشتق ہے از سماع بمعنی غصہ کرنا، انتقام کیلئے چہرے کا متغیر ہونا یا انتقام کیلئے دل کے خون کا جوش میں آجانا، مغفوض رکھنا، بدلہ لینا چاہنا، و فی التنزیل: غضب اللہ علیہم۔

(۶) خُبْتُ: (ك) خُبْتُ، خُبَّاتَةٌ بمعنی پاکیزہ نہ ہونا، مکار ہونا، بد باطن ہونا، خبیث ہونا، خراب ہونا اور یہ ضد ہے ”طاب“ کا۔ کَمَا قَالَ تَعَالَى: لَا تَسْتَوِ الْخَبِيثُ وَلَا الطَّيِّبُ۔

(۷) عَوْدٌ: بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی۔ والجمع أَعْوَادٌ، أَعْوَدٌ، وَعِيدَانٌ۔ اور ایک قسم کی خوشبو کو بھی کہا جاتا ہے جو کہ بطور بخور استعمال کی جاتی ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(۸) فَيَقْضِبُ: قَضِبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کاٹ دینا یا شاخ کاٹنا۔ از ضرب قَضَبًا وَقَضِبًا مَصْدَرٌ هِيَ بِمَعْنَى كَانَا، قَطَعَ كَرْنَا۔
(۹) نَفَقٌ: از ضرب و نھر بمعنی منہ سے تھوکتا، نکالتا، یہاں مراد ”سینے کا درد ہونا اور بری بات نکالنا“ ہے اور یہ بمعنی رِنَقٌ قَلِيلٌ کے پھینکنے کے بھی آتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَنْ شَرَّ النَّفَقَاتِ فِي الْعَقْدِ۔ از ضرب نَكَالًا، پھینکتا۔

(۱۰) صَدْرُهُ: بمعنی سینہ والجمع صُدُورٌ۔ از نھر و ضرب بمعنی پیدا ہونا، جانا، پیش ہونا۔ افعال سے اَصْدَرَ بمعنی صادر کرنا۔ اعلم ان الصدر من الانسان والكر كرهة من البعير۔

(۱۱) فَيَنْفُضُ: یہ نَفَضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جھاڑ دینا، دور کر دینا۔ از نھر یہاں مراد ”دور کر دینا“ ہے۔

(۱۲) نَشْرٌ: يَنْشُرُ (ض، ن) نَشْرًا بمعنی نافرمانی کرنا، مغفوض رکھنا، اور ارتفاع کے معنی میں بھی آتے ہیں اور ”زوجین“ میں سے ایک دوسرے کی نافرمانی کرنا۔

(۱۳) وَضَلُّهُ: وَضَلٌ مصدر ہے از ضرب بمعنی ملنا، ملاقات و دوستی کرنا۔ وَضَلًا، وَضَلَةً، وَضَلَةً مَصْدَرٌ هِيَ۔

(۱۴) فَيَبْغِضُ: یہ بُغْضٌ سے مشتق ہے بمعنی دشمنی رکھنا، از نھر و سب و کرم اور نفرت کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ و فی القرآن: وَالْقَيْنَابِينَهِمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ۔



وَمَا يَفْتَضِي كَرَمَكَ نَبْدًا حُرْمِيهِ، فَيَبِيضُ أَمَلُهُ، بِتَخْفِيفِ أَلَمِهِ، يَنْتُ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهِ، بِقِيَّتِ لِامَاطَةِ شَجَبٍ۔

ترجمہ:- اور نہیں تقاضا کرتا ہے تمہارا کرم کہ اس کی آبروریزی کی جائے، پس پورا کر تو اس کی امید کو اس کے غم کو ہلکا کرنے کے ساتھ، کیونکہ وہ پھیلائے گا تیری تعریف کو تمام مخلوق کے درمیان، اور آپ باقی رہے (خدا آپ کو باقی رکھے) واسطے دور کرنے مہلک غم کے (یا خدا آپ کو مہلک غم کے دور کرنے کے لئے ہمیشہ باقی رکھے)۔

(۱) يَفْتَضِي: یہ اِفْتِضَاءٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی تقاضا کرنے کے ہے۔ مرتحقیقہ

(۲) نَبْدٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی پھینکتا۔ کما فی التنزیل: فَبَلَدْنَا فِي الْيَمِّ، كَلَّا لِيَنْبِذَنَ فِي الطُّمَةِ۔ مرتحقیقہ۔

(۳) حُرْمَةٌ: یہ حُرْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عزت، آبرو، ذمہ، عہد یا احترام کے معنی میں بھی ہے یعنی جس کی عزت کرنا ضروری ہو۔

(۴) فَبَيْضٌ: ای حَسِن (اچھا کر) صیغہ امر حاضر از تفعیل اس کا مصدر تَبْيِضُ ہے بمعنی پورا کرنا، تحسین کرنا، اچھا کرنا۔ یقال بیض الله وجهه یعنی اللہ اس کی امید پوری کرے اور یہ ”بیاض“ سے مشتق ہے جس کے معنی کام آئی اور قلاح کے آتے ہیں۔

(۵) أَمَلٌ: (بفتح المیم والسکون) بمعنی امید کرنا والجمع امال از لصر بمعنی امید باندھنا، آرزو کرنا۔ أَمَلٌ وَأَمَلٌ بمعنی امید ہے۔

(۶) تَخْفِيفٌ: مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہلکا کر دینا، قدمر تحقیقہ۔

(۷) أَلَمٌ: بمعنی تکلیف ودکھ والجمع آلام از سمع بمعنی دکھی ہونا۔ أَلَمٌ مصدر ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۸) يَنْتُ: از لصر وضرب مصدر نٹ ہے بمعنی خیر کا پھیلانا، ظاہر کرنا، بکھیرنا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۹) عَالَمٌ: صیغہ صفت ہے جس میں وصفیت اسمیت پر آگئی ہے اس کے معنی ہے سارے مخلوق کے (سوائے مایعلم بہ اللہ) والجمع عَوَالِمٌ، عَالَمُونَ، عَالَمٌ۔

(۱۰) بَقِيَّتٌ: بَقِيٌّ يَبْقَى (س) بَقَاءٌ بمعنی باقی رہنا اور بَقِيٌّ يَبْقَى (ض) بَقِيًّا بمعنی انتظار کرنا۔ (لغت بنی طی میں ہے کہ ہر وہ لفظ جو ناقص یا بی ہو تو وہ ما قبل کسور العین میں تبدیل کرتے ہیں) اور حدیث معاویہ میں ہے۔ بَقِيْنَا رَسُولَ ﷺ وَقَدْ تَأَخَّرَ الصَّلَاةَ الْعَتَمَةَ. ای اِنْتَظَرْنَا.

(۱۱) لَامَاطَةٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی دور کر دینا، زائل کر دینا اور علیحدہ کرنا، مجرد مَاطٌ (ض) بِمِطًا بمعنی روکنا، دفع کرنا۔ مرتحیہ

(۱۲) شَجَبٌ: بمعنی غم مہلک اس کی جمع أَشْجَابٌ از سمع بمعنی ہلاک ہونا۔ شَجَبٌ، شُجُونًا (ن) شُجُونٌ بمعنی ہلاک ہونا یا ہلاک کر دینا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور یہ صفت ہے موصوف مخذوف کی ای حزن و ہم۔



وَإِعْطَاءِ نَسَبٍ، وَمُدَاوَاةِ شَجَنِ، وَمُرَاعَاةِ يَفَنِ، مَوْضُوعًا بِخَفْضِ، وَسُرُورِ غَضٍّ، مَا غَشِيَ مَعْهَدَ غَنِيٍّ، أَوْ خِشْيَ وَهْمٍ غَبِيٍّ، وَالسَّلَامِ.

ترجمہ:- اور زیادہ مال دینے کے لئے (خدا آپکو باقی رکھے) اور غم و ملال کے دور کرنے کیلئے اور شیخ فانی کی رعایت کرنے کیلئے (خدا آپکی عمر بڑھائے) اور آپ طے رہیں (ہمکنار رہیں) عیش و شادمانی کے ساتھ اور تازہ خوشی کے ساتھ جب تک ڈھانپا جائے دو ہمتند کی مجلس کو یا ڈرایا جائے غمی کے وہم سے (یعنی جب تک مالدار کا، مانگنے والوں سے ڈھانپا جائے اور جاہل کی غلطی سے خوف، یہ دونوں چیزیں قیامت تک پائی جائیں گی) (اور تو سلامتی کے ساتھ رہے)

(۱) نَسَبٌ: بمعنی عمدہ مال یا مال کثیر خواہ جانور ہو یا جائیداد۔ نَسَبًا، نُسُوبًا، نَسْبَةً (س) مصادر ہیں بمعنی لگنا، لگنا اور ”نَسَب“ سے مراد مال ہے چاہے حیوانات میں سے ہو یا دوسرے اشیاء میں سے“ کیونکہ مال کے ساتھ لوگوں کے دلوں کا لگاؤ اور تعلق ہوتا ہے۔

(۲) مُدَاوَاةٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا۔ مجرد و وئی از سمع بمعنی بیمار ہونا، مصدر دَوَى ہے۔ مرتحیہ

(۳) شَجَنٌ: بمعنی غم و پریشانی والجمع شُجُونٌ وَأَشْجَانٌ. شَجَنٌ (ن، س) شَجْنًا وَشُجُونًا مصادر ہیں بمعنی پریشان ہونا یا

عمگین ہونا۔

(۴) مُرَاعَاةٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی رعایت کرنا، انتظار کرنا، حفاظت کرنا، قدمہ تحقیقہ۔

(۵) يَفْنُنُ: بمعنی شیخ فانی، بہت بوڑھا (پیر فرتوت)۔ وَالْجَمْعُ يُفْنُنُ. وَالْيَفْنُنُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْقَلْعَمُ الْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ. هَكَذَا فِي فِقْهِ اللُّغَةِ.

(۶) مَوْضُوعًا: یہ وصل سے ماخوذ ہے بمعنی ملایا گیا۔ اِزْضَرْبُ اَوْ مَوْضُوعًا "بَقِيْتُ" فَعْلٌ مَذْكُورٌ كَيْ فَاعِلٌ سَعَالٍ وَاقِعٌ هُوَ يَهِي۔

(۷) بِخَفْضٍ: خَفَضَ مَصْدَرٌ هُوَ بِمَعْنَى آسُودَ كِي وَفَرَاخِي زَنْدَ كِي اِزْضَرْبُ وَكْرَمٌ وَاصِلٌ الْخَفْضُ ضِدُّ الرِّفْعِ كَمَا قَالِ تَعَالَى: خَافِضَةُ الرَّافِعَةِ. خَفَضَ كَمَا صِلَى مَعْنَى پَسْت كَر دِي نَا، مَرَادُ "آرَام وَرَاحَت" هُوَ كِي وَنَكْتَهُ وَهوَ پَرِيشَانِي كُو پَسْت كَر دِي تِي هُوَ۔

(۸) غَضُّ: بمعنی تروتازہ ہونا و الجمع غَضَاضٌ. غَضًا، غَضَاضَةً، غُضُوضَةً (ض، س، ن) بمعنی پست کر دینا۔ كَمَا فِي التَّنْزِيلِ: وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ.

(۹) مَا غَشِيَتْ: اِي مَادَامِ اِزْضَرْبِ غَشِيَا وَغَشَايَةً بِمَعْنَى ذَهَابِ لِيْنَا يَهِيَا پَر مَرَادُ "مَادَامِ قَصْد" هُوَ يَهِي مَاضِي مَجْهُولٌ كَمَا صِيغَةُ هُوَ اِزْضَرْبِ اِي اِي مَادَامِ اِنَّه مَجْلِسُ الْاَمِيرِ لَا سِتْخَبَارِ حَوَائِجِهِمْ وَهَذَا الْاَمِيرُ يُوْجِدُ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.

(۱۰) مَعْهَدَةٌ: بمعنی ملاقات کی جگہ یا وہ جگہ جہاں لوگ بکثرت آتے جاتے ہوں یا وہ مکان جس میں لوگوں کا کسی چیز کے بارے میں عہد و پیمانہ کیا گیا ہو۔ وَالْجَمْعُ مَعَاهِدُ اِزْضَرْبِ عَهْدٍ وَعَهْدِ الشَّيْءِ بِمَعْنَى حِفَاظَتِ كَرْنَا۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَلَقَدْ عَاهَدْنَا اِلَى اَدَمَ.

(۱۱) غَنِيٌّ: بِمَعْنَى مَالِدَارٍ، تَوَاتُرٌ وَالْجَمْعُ اَغْنِيَاءُ اِزْضَرْبِ مَالِدَارِ هُوَ اِسْتِغْنَى عَنْهُ بِمَعْنَى بِي نِيَا زِ هُوَ نَا۔ غَنِيٌّ بِه بِمَعْنَى كَسِي كِي كُنْ كَانَا، تَعْرِيفُ كَرْنَا، مَدْحُ سَرَانِي كَرْنَا۔

(۱۲) خُشِيٌّ: (س) خَشِيًّا، خَشِيَّةً، خَشَايَةً مَصَادِرُ هِيْنُ بِمَعْنَى ذُرْنَا۔ اَفْعَالٌ سَعَالِ اِزْضَرْبِ اَوْ خُشِيٌّ اِي مَادَامِ يَخَافُ اِحْتَمَنُ وَهْمٌ جَاهِلٌ اَوْ خَطَاٌ وَهَذَا الْاَمِيرُ يُوْجِدُ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.

(۱۳) وَهْمٌ: مَصْدَرٌ هُوَ اِزْضَرْبِ بِمَعْنَى وَهْمٌ كَرْنَا وَ اِزْضَرْبِ وَهْمًا لِيْعْنِي غَلَطٌ وَسُوسَةٌ پَيِدَا هُوَ نَا، يَا وَهْ خَطَرَاتٌ جُودَلِ پَر كَزْرَتِي هِيْنِ اِس كُو وَهْمٌ كِي تِي هِيْنِ وَالْجَمْعُ اَوْهَامٌ.

(۱۴) غَبِيٌّ: بِمَعْنَى كَمِ سَجْهِ، جَاهِلٌ وَالْجَمْعُ اَغْبِيَاءُ اِزْضَرْبِ جَاهِلٌ هُوَ نَا مَصْدَرٌ غَبَاوَةٌ بِمَعْنَى نَاوَاقِفٌ هُوَ نَا، نَابِلِدُ هُوَ نَا وَ كَنْدُ ذَهَبِنُ هُوَ نَا۔

(۱۵) وَالسَّلَامُ: بِه السَّلَامُ عَلَيكُمْ كَمَا مَخْفَفٌ هُوَ۔ اِي عَلَيكَ السَّلَامُ اَوْ السَّلَامُ عَلَيكُمْ. كَمَا قَالَهُ شَيْخُ الْاَدَبِ. اَوْ يَهِيَا "وَاو" "مَع" كِي مَعْنَى هِيْنِ هُوَ تَقْدِيرُ عِبَارَتِ يَهِيْ هُوْ كِي۔ مَاعْشِي مَعْدِ غَبِيٌّ مَع السَّلَامِ يَا وَهْمٌ غَبِيٌّ مَع السَّلَامِ.



فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهِ، وَجَلَّى فِي هَيْجَاءِ الْبِلَاغَةِ عَنْ بَسَائِلِهِ، اَرْضَعْتُهُ الْجَمَاعَةَ فِعْلًا وَقَوْلًا.

ترجمہ:۔ پس جب وہ فارغ ہوا اپنے رسالہ کے لکھوانے سے اور ظاہر کیا بلاغت کے معرکے میں اپنی بہادری کو تو راضی کیا اس کو

جماعت نے (سب نے) اپنے قول اور فعل سے (یعنی تعریف اور بخشش سے)۔

(۱) فَرُوغٌ: اس کا مصدر فَرَوَاغٌ ہے بمعنی فارغ ہونا۔ فَرُوغًا (ن، س) بھی مصدر ہے۔ كَمَا قَالَ تَعَالَى: فَاذْفَرَعْتُ فَاَنْصَبُ.

(۲) اِمْلَاءٌ: مصدر از افعال بمعنی لکھوانا، قدمر تحقیقہ.

(۳) رِسَالَةٌ: اس کی جمع رَسَائِلٌ وَرِسَالَاتٌ آتی ہیں، بمعنی خط و پیغام، قدمر تحقیقہ.

(۴) بَجَلَى: از تفعیل مصدر تَجَلِيَةٌ ہے بمعنی اچھی طرح سے ظاہر کر دینا، سنوارنا و صیقل کرنا۔

(۵) هَيِّجَاءُ: (بالمندو القصص) بمعنی جنگ و لڑائی۔ هَاجَ يَهِيْجُ (ض) هَيِّجًا، هَيَّجًا وَ هَيَّجَانًا مصادر ہیں بمعنی جوش میں آنا،

بھڑک اٹھنا و الجمع هَيَّجَاوَاتٍ. ومنه قوله تعالى: ثم يهيج فتراه مصفرا.

(۶) بَسَّالَتُهُ: بمعنی شجاعت، بہادری۔ بَسَّلَ (ك) بَسَّالًا وَ بَسَّالَةً مصدر ہے بمعنی بہادری یا غصہ کی وجہ سے ترش رو ہونا اور نصر

بَسَّالًا وَ بَسُّوْلًا بمعنی شجاعت یا غضب کی وجہ سے ترش رو ہونا۔ قال تعالى: وذكروه ان تبسل نفس بما كسبت " اور بسل

و حرام کے درمیان فرق یہ ہے کہ حرام عام ہے چاہے وہ چیز حکم کے ذریعہ ممنوع ہو یا بزور طاقت اور بسل کہتے ہیں زور کے ساتھ

روک دینا۔ قال تعالى: اولئك الذين ابسلوا بما كسبوا " یعنی ثواب سے محروم بنائے جائینگے۔

(۷) اَرْضَتْهُ: از افعال اِرضَاءٌ مصدر سے بمعنی راضی کرنا، خوش کرنا۔ مجرد مع سے ہے، قدمر تحقیقہ.

(۸) اَلْجَمَاعَاتُ: بمعنی گروہ، جماعت و قوم اس کا واحد جماعت ہے از فتح اور "الجماعات" اصل میں مصدر ہے مگر استعمال میں بمعنی

فعل ہے۔ ای قوم مجتمعون.

(۹) فِعْلًا: بمعنی کام و عمل و الجمع فِعَالٌ و اَفْعَالٌ و جمع الجمع اَفَاعِيْلٌ. فَعَلَ (ف) فِعْلًا مصدر ہے بمعنی کام کرنا۔ و الاسم

منه الفعل اور "قولاً و فعلاً" یہ تیسرا واقع ہو ہے۔ "ارضته الجماعت" کی نسبت سے۔

(۱۰) قَوْلًا: بمعنی کہنا مصدر ہے از نصر اور یہاں "تعریف مراد" ہے و الجمع اَقْوَالٌ و جمع الجمع اَقَاوِيْلٌ.



وَأَوْسَعْتُهُ حَفَاوَةً وَ طَوْلًا. ثُمَّ سُئِلَ مِنْ آيِ الشُّعُوبِ نِجَارُهُ، وَفِي آيِ الشِّعَابِ وَجَارُهُ، فَقَالَ: (نظم)

ترجمہ:- اور وسیع کیا جماعت نے (بہت فضل و اکرام کیا) اس کو باعتبار عزت و اکرام کے پھر پوچھا گیا (دریافت کیا گیا) اس

کا حسب کس قبیلہ سے ہے اور کون سی گھاٹی میں اس کا مکان ہے (آپ کا گھر کہاں ہے) اس پر اس نے جواب دیا۔

(۱) أَوْسَعْتُهُ: از افعال بمعنی فراخ و کشادہ بنانا، وسیع کر دینا، مجرد مصدر سَعَتْ وَ سَعَتْ (س، ح) ہیں۔ قال تعالى: انال موسعون.

(۲) حَفَاوَةٌ: مصدر ہے از مع بمعنی بے انتہاء خوش ہونا، بہت زیادہ عزت و احترام کرنا خَفِيَ يَخْفَى (س) خَفَاوَةً وَ حَفَايَةً

مصدر ہیں "انہ كان بي خفيا" ای بَرَّ الطَّيْفَا.

(۳) طَوْلًا: (بفتح الطاء) مصدر ہے از نصر بمعنی مہربانی و اکرام و انعام زیادہ۔ كما في التنزيل: شديد العقاب ذي الطول.

مراد اس سے ”زیادتی انعام“ ہے۔

(۴) سُنْبُلٌ: صیغہ ماضی مجہول از فِتح سُوْأَلٌ مصدر ہے بمعنی سوال کرنا، مانگنا و چاہنا۔ مرتحقیقہ

(۵) الشُّعُوْبُ: یہ شُعْبٌ (بفتح الشین و کسرہا) کی جمع ہے بمعنی بڑا خاندان یا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو ”عمارة“ اور بڑا ہو تو ”بطن“ ہے۔

کما جاء فی القرآن: وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ از فِتح بمعنی متفرق ہو جانا۔

(۶) نِجَارٌ: (بکسر النون) بمعنی اصل، حسب، نسل و رنگ از نھر بمعنی شدت حرارت یا پانی گرم کرنا یا قصد کرنا۔

(۷) الشُّعَابُ: یہ جمع ہے شعب کی بمعنی گھاٹی، پہاڑی راستہ، پانی کا راستہ، بڑا قبیلہ اور اگر شُعْبٌ (بفتح الشین) ہو تو یہ مصدر ہے (از

فِتح) بمعنی دونوں کندھوں یا دونوں سینگوں کے درمیان کا فاصلہ اور اگر الشُّعْبَةُ (بضم الشین) ہو تو بمعنی فرقہ یا کسی چیز کا گروہ یا بڑا

خاندان و الجمع شُعَبٌ و شُعَابٌ یہاں گھاٹی و راستہ مراد ہے از فِتح بمعنی متفرق کرنا کیونکہ موت سے زیادہ متفرق کرنے والی کوئی

دوسری چیز نہیں ہے، اور (بفتح الشین و کسرہا) بمعنی بڑا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو قبیلہ کہتے ہیں۔

(۸) وِجَارٌ: بمعنی سوراخ، گوہ، پچھو، لومڑی وغیرہ کے رہنے کا بھٹ (سوراخ) سرنگ ہے یہاں اس سے مراد ”گھر“ ہے و الجمع

أَوْجِرَةٌ، وُجْرٌ۔ لومڑی یا پچھو کا سوراخ یا کسی اور جانور کا اور بعض نے کہا ہے اسی مناسبت سے گھر لیا جاتا ہے۔ (شیخ الادب)

(۹) فِقَالٌ: صیغہ ماضی معروف ہے قول مصدر سے بمعنی کہنا از نھر لیکن یہاں مراد اس سے ”نظم کہنا“ ہے جو آ رہی ہے اور تقریباً چودہ

اشعار پر مشتمل ہے۔



(۱) عَسَانٌ أَسْرَتِنِ الصَّمِيمِہ

وَسُرُوجٌ تُرْتَبِي الْقَدِيمِہ

(۲) فَالْبَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ إِشْنِ

رَاقًا وَمَنْزِلَةٌ جَسِيمِہ

ترجمہ:- (۱) قبیلہ عسان میرا اصل خاندان ہے، اور مقام سروج، میری پرانی مٹی ہے (میرا قدیمی وطن سروج ہے یا جائے پیدائش

ہے) (۲) پس میرا گھر مثل سروج کے ہے باعتبار چمکنے کے اور بڑے مرتبہ کے (یا میرا گھر اور میرے باغیچے مرتبہ و عزت کی وجہ سے

سروج کے مانند ہیں)۔

(۱) عَسَانٌ: یہ بئین کا سب سے بڑا قبیلہ ہے جو حوران کے چشمہ عسان پر اترتا تھا اس کی وجہ سے اس کا نام عسان پڑ گیا اور یہ لوگ ایک

بڑی حکومت لے کے مالک ہو گئے تھے اور ان ہی میں سے ملوک عسان ہیں جس کا آخری بادشاہ جبلہ بن ابیہم تھا جو حضرت عمرؓ کے زمانہ

میں مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گیا تھا یہ فعال کے وزن پر ہے۔

(۲) أَسْرَةٌ: (بالضم) بمعنی اہل خانہ، قیدی کو باندھا جائے جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، اور ”أَسْرَةٌ“ میں (بفتح السین و ضمها

و سکون السین) تینوں طرح مستعمل ہیں لغت میں اور اُساری بمعنی قیدی جو جمع ہے اسیر کی و بمعنی خاندان و قبیلہ (محفوظ) مضبوط

زرہ و الجمع أَسْرٌ اور اس کے معنی رسی کے بھی آتے ہیں۔

(۳) الصَّمِيمَةُ: ای الخالصة بمعنی خالص اور صمیم وہ ہڈی ہے جس پر گوشت کا دار و مدار ہو اور الصمیم من کل شیء خالصة اور یہ ہی معنی یہاں مراد ہے اور یہ واحد جمع دونوں کیلئے مستعمل ہے يقال رجل صمیم ورجال صمیم اور مؤنث صمیمۃ ہے۔

(۴) سُرُوحٌ: (بفتح السين) یہ ایک شہر کا نام ہے یہ مبتدا ہے اور غیر منصرف ہے بوجہ علیت اور تانیث معنوی کے۔

(۵) تُرْبَتِي: (بضم التاء) بمعنی مٹی، قبرستان والجمع تُرْبٌ. یا بمعنی جائے پیدائش و مولد اور یہاں پر اس سے مراد "اس کی پیدائش کی جگہ اور پلنے بڑھنے کا مکان" ہے اور "تربتی" یہ "سروج" مبتدا کی خبر ہے۔

(۶) فَالْبَيْتُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای بِنْتِي بمعنی میرا گھر والجمع بُيُوتٌ وَأَبْيَاتٌ یہاں اس سے مراد "عزت و شرف" ہے۔ وقال شیخ الادب: فالبيت ای بیت عزتی و شرفی.

(۷) الشَّمْسُ: بمعنی سورج والجمع شُمُوسٌ، قدمر تحقیقہ.

(۸) اِشْرَاقًا: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی روشن ہونا، بے عیب ہونا، چمکدار ہونا یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ شَرَقَ (ن) شَرَقًا و شَرُوقًا مصادر ہیں، طلوع ہونا جو غروب کی ضد ہے ای ضیاء و نقاء من العیب.

(۹) مَنْزِلَةٌ: بمعنی اتارنے کی جگہ، گھر از ضرب صیغہ اسم ظرف ہے اور "بلند مرتبہ ہی یہاں مراد" ہے، قدمر تحقیقہ.

(۱۰) جَسِيْمَةٌ: ای عظیمة بمعنی بلند و بڑا ہونا، فربہ و موٹا ہونا، کرم سے مصدر جَسَامَةٌ بمعنی موٹا، بڑا مخیم اور جسم والا ہونا اس کی صفت جسیم ہے والجمع جِسَامٌ (بکسر الحیم)۔



(۳) وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْ

(۴) وَأَهْلُ الْعَيْشِ كَأَنَّ لِي

(۵) أَيَّامَ أَسْحَبٍ مُطَرِّفِي

يَنَّةٍ وَمَنْزَهَةٍ وَقَيْمَةٍ

فِيهَا وَلَدَاتٍ عَمِيمَةٍ

فِي رَوْضِهَا مَا ضِي الْعَزِيمَةِ

ترجمہ:- (۳) اور میرا گھر یا محلہ فردوس (جنت) جیسا ہے باعتبار پاکی اور صفائی کے اور باعتبار قیمت کے (۴) اور کیا خوب تھی میری زندگی اس شہر میں (سروج میں) اور وہ تمام لذتیں جو کہ عام تھیں (۵) وہ کیا دن تھے کہ میں کھینچتا تھا اپنی منقش چادریں سروج کے باغوں میں بالارادہ کھینچتا ہوا چلتا تھا۔

(۱) الرَّبْعُ: بمعنی گھرا گھرا گھن، محلہ، لوگوں کی جماعت والجمع رِبَاعٌ، رُبُوعٌ، أَرْبَاعٌ، يُقَالُ رِبَعٌ بِالْمَكَانِ رَبْعًا أَي اِقَامَ رُبْعًا سے بمعنی ٹھہرنا، فروکش ہونا، اور رِبْعٌ و مِرْبَعٌ میں فرق پہلے گزر چکا ہے (المربع) وہ مکان جو موسم ربیع میں بنایا جائے۔

(۲) الْفِرْدَوْسُ: بمعنی جنت الفردوس، باغ۔ ومنہ جنت الفردوس جو سب سے اعلیٰ طبقہ کا جنت ہے نیز اس باغ کو بھی کہتے ہیں جس میں قسمت میوے ہوں اس کی جمع فوادیس ہے، نیز سبزہ زار کو بھی کہتے ہیں بقول بعض فردوس وہ باغ ہے جس میں مختلف اشجار ہوں بعض کے نزدیک یہ لفظ عربی ہے وعند بعض یہ یونانی لفظ ہے اور اس کے معنی مطلق باغ یا وسط حصہ یا وسط جنت کے بھی آتے ہیں۔

(۳) مَطِيْبَةٌ: یہ طیب سے ماخوذ ہے از ضرب مصادر طَابًا، طَيَّبًا، طَيَّبَةً بمعنی اچھا ہونا۔ ومنه الطيب وضده الخبيث كما في القرآن: ليميز الله الخبيث من الطيب.

(۴) مَنْزَهَةٌ: نَزْهَةٌ وَنَزَاهَةٌ ایک ہے۔ پاکیزگی یا بمعنی پاک ہونا۔ از سَمِعَ و کَرَمَ، قدمر تحقیقہ.

(۵) قِيَمَةٌ: بمعنی قدر و قیمت ہے اس کی جمع قِيَمٌ ہے اور ”و قِيَمَتُهُ“ میں واو عاطفہ ہے، قدمر تحقیقہ.

(۶) وَاهَا: یہ کلمہ تعجب کیلئے ہے جو کسی چیز کے پسند آنے پر کہا جاتا ہے، بقول بعض یہ مفعول مطلق ہے مگر اس کا کوئی فعل من لفظ نہیں آتا۔

اور آھا و ائہا یہ بھی تعجب کیلئے ہے مگر تھوڑا سا فرق ہے ”آھا“ اس وقت بولتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ بول کر تعجب کرے اور ”ائہا“ اس وقت بولتے ہیں جہاں یہ اپنے مقصد کا اظہار کرے تو دوسرے لوگ اس پر اظہار افسوس کرے اور اس کے غم میں شریک ہو جائے۔

(۷) لِعَيْشٍ: یہ عیش مصدر ہے بمعنی زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو از ضرب اور لفظ حیات عام ہے اسلئے کہ یہ حیوان اور باری

تعالیٰ اور فرشتوں کیلئے مستعمل ہے اور یہ حیات سے خاص ہے۔ حیات اور عیش میں فرق: دونوں کے معنی زندگی کے ہے، لیکن

دونوں تھوڑا سا فرق ہے کیونکہ عیش کہتے ہیں اس زندگی کو جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو۔ اور یہ حیات سے خاص ہے، کیونکہ حیات عام

ہے اسلئے کہ یہ حیوان، انسان، باری تعالیٰ اور فرشتے سب کیلئے مستعمل ہے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۲۸۱)

(۸) لَذَاتٌ: یہ جمع ہے لَذَّةٌ کی بمعنی مزہ۔ لَذٌّ يَلَذُّ (س) لَذَّادًا، لَذَّادَةٌ مصدر ہیں بمعنی لذیذ ہونا حب خواہش ہونا جو کہ نقیض الالم

ہے اور یہ عطف ہے ”عیش“ پر۔

(۹) عَمِيْمَةٌ: یہ عام سے ماخوذ ہے بمعنی عام جو بہت ہو، اس کا مجرد نعر سے آتا ہے عمیمة سے مراد وہ عورتیں ہیں جو عام تھیں۔

(۱۰) اَيَّامٌ: یہ یعنی برقع ہے، اس لئے کہ جب ظرف کو جملہ کی طرف اضافت کیا جائے تو اس کی بناء جائز ہوتی ہے یا یہ ”عیش و لذة“

سے بدل ہے یا مفعول بہ ہے اذکر یا الذکر کا یا مفعول فیہ ہے ”واھا“ کے فعل مخذوف کا۔ كما في القرآن: يوم يسحبون في

النار. یہ یوم کی جمع ہے بمعنی دن، زمانہ یا تو اس کو الگ مفعول مان لیا جائے تو اس صورت میں اس کا فعل مخذوف ہوگا یعنی اذکر ایام یا

کان لی کا ظرف بنائے یا یہ ”عیش“ کا ظرف ہے۔

(۱۱) اَسْحَبٌ: سَحَبٌ مصدر ہے از فتح بمعنی کھینچنا۔ ومنه السحاب ولا يستحب من طرف الی طرف. كما في القرآن

يوم يسحبون في النار علی وجوههم. اور ”جذب“ بمعنی اپنی طرف کھینچنا اور ”سحب“ بمعنی زمین کی طرف کھینچنا۔

(۱۲) مُطْرَفِيٌّ: (بکسر المیم و ضمها) بمعنی وہ ریشمی چادر جس کے کناروں پر پھول ہو یا منقش چادر و الجمع مطارف.

(۱۳) رَوْضَهَا: یہ رَوْضَةٌ کی جمع ہے بمعنی سبزا، باغ، باغیچہ اس کی جمع رِيَاضٌ، رَوْضَانٌ، رِيَاضَاتٌ آتی ہیں، اور اس

سے مراد ”آزاد آدمی، اور پختہ ارادہ والا شخص“ ہے۔

(۱۴) مَاضِيٌّ: یہ مَضَاءٌ یا مَضُوٌّ سے مشتق ہے بمعنی مداومت کرنا، جاری رکھنا، پورا کرنا، از ضرب و نعر مَضِيٌّ مصدر ہے بمعنی گزر جانا

اور ”ماضی العظيمة“ یہ یا حال واقع ہے ”یسحب“ سے یا خبر ہے مبتدا مخذوف کی ”ایانا“ ماضی۔

(۱۵) اَلْعَزِيْمَةُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای عزیزمتی اور ”عزیمہ“ یہ عَزْمٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پختہ ارادہ

کے ہیں والجمع عَزَائِمُ. عَزَمَ (ض) عَزَمًا وَعَزِيمَةً بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔



(۶) اَخْتَالَ فِي بُرْدِ الشَّبَا بِ وَاجْتَلَى النِّعَمَ الْوَسِيمَةَ

(۷) لَا اتَّقِي نُوبَ الزَّمَا نِ وَلَا حَوَادِثَهُ الْمُلِيمَةَ

ترجمہ:- (۶) جوانی کی چادر میں اکڑ کر چلتا تھا (ناز سے چلتا تھا) اور دیکھتا تھا میں خوبصورت نعمتوں کو (۷) نہیں بچتا تھا میں زمانہ کے حوادث سے (زمانے کے مصائب سے نہیں ڈرتا تھا) اور نہ ان حوادث زمانہ سے جو قابل ملامت ہو۔

(۱) اَخْتَالَ: یہ خیال سے ماخوذ ہے اِخْتِيَالٌ مصدر ہے از اِتْعَالَ بمعنی گمان کرنا، فخر کرنا، اکڑ کر چلنا۔ مادہ خیال ہے اور اِخْتَالَ متکبر کو کہتے ہیں۔ کما فی القرآن: ان الله لا يحب كل مختال فخور۔

(۲) بُرْدٌ: (بضم الباء) بمعنی چادر، دھاری دار چادر، والجمع بُرُودٌ، اَبْرَادٌ، اَبْرُودٌ. بُرْدَةٌ کے معنی بھی چادر کے ہے جمع بُرُودٌ ہے۔

(۳) اِجْتَلَى: یہ اِجْتِلَاءٌ مصدر سے ہے از اِتْعَالَ بمعنی غور سے دیکھنا، غور سے نظر کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۴) النِّعَمُ: یہ نِعْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ حالت، نہایت خوشگوار حالت یہ فتح، کرم، سبوح، نصر سے ہے۔ نِعْمَةٌ وَمَنْعَمًا خوشگوار زندگی، اور اس کی جمع اَنْعَمٌ، نِعَمَاتٌ آتی ہیں۔ قال تعالیٰ: وان تعدوا نعمت الله لاتحصوها۔

(۵) الْوَسِيمَةَ: بمعنی خوبصورت، اچھے عمدہ، از کرم وَسَمًا وَسَامَةً، وَسَامًا بمعنی حسین ہونا، خوبصورت چہرہ والا ہونا۔

(۶) لَا اتَّقِي: بمعنی نہیں بچتا میں، واز اِتْعَالَ مادہ ”وقی“ ہے۔ از ضرب وَقَايَةً مصدر ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۷) نُوبٌ: بمعنی مصائب وحوادث، اس کا واحد نُوبَةٌ ہے بمعنی مصیبت، حادثہ۔ نَابٌ (ن) يَنْوُبُ نَوْبًا بمعنی مصیبت پہنچنا۔

(۸) حَوَادِثُهُ: یہ جمع ہے حادثہ کی، اس کی ضد قدیم ہے۔ از نصر بمعنی پیدا ہونا۔ حَدَثًا، حَدَثًا وَمَصْدَرٌ ہے از کرم حَادِثَةٌ مصدر ہے بمعنی نیا ہونا اور یہ عطف ہے ”نوب“ پر، افعال سے احداث بمعنی ایجاد کرنا اور استحداث کے معنی بھی ایجاد کرنا ہے، مفاعلہ سے حادثہ بمعنی بات چیت کرنا اور حَدَثٌ بمعنی واقع، بدعت، نوعمر، نوجوان جمع اَحْدَاثٌ ہے۔

(۸) الْمُلِيمَةَ: یہ اجوف واوی ہے مصدر لَامٌ یا اِلَامَةٌ ہیں از افعال۔ صیغہ اسم فاعل بمعنی ملامت کرنے کے قابل ہونا اور کرم سے بمعنی کمینہ ہونا، مجر د لَامٌ يَلُومُ (ن) لَوْمًا، مَلَامًا، مَلَامَةً بمعنی ملامت کرنا، برا بھلا کہنا، جھڑکنا، سرزنش کرنا۔



(۸) فَلَوَانٌ كَرَبًا مُتَلِفٌ لَتَلِفْتُ مِنْ كُرْبِي الْمُقِيمَةَ

(۹) اَوْ يَفْتَدِي عَيْشٌ مَضَى لَفَدْتُهُ مُهَجَّتِي الْكُرِيمَةَ

ترجمہ:- (۸) پس اگر معلوم ہو کہ تحقیق کوئی سخت تکلیف ہلاک کرنے والی ہے تو میں ہلاک ہو جاتا اپنے غموں سے جو دائمی ہے (تو میں

یقیناً دائمی تکلیف کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا) (۹) یا اگر فدیہ دیا جاسکتا گزشتہ زندگی کا تو میں البتہ فدیہ کر دیتا اپنی عزیز جان کو (یا میں اپنی عزیز جان کو اس کے فدیہ میں دے ڈالتا)۔

- (۱) كَرْبٌ: بمعنی شدید غم، مصیبت و النجم كُرُوبٌ و كُرُوبٌ و كُرُوبَاتٌ. اَكْرَبُ از افعال بمعنی جلدی کرنا۔ كَرْبٌ (ن) كُرْبًا بمعنی پریشان کرنا، بے چین ہونا۔ اِكْتَرَبَ و اِنْكُرَبَ از افعال و افعال بمعنی بے چین و پریشان ہونا، غم میں مبتلا ہو جانا۔
- (۲) مُتَلَفٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی مہلک، ہلاک ہونے والا۔ اِتْلَافٌ مصدر ہے از افعال، مجرد مع سے بمعنی ہلاک ہونا۔
- (۳) تَلَفْتُ: اس کا مصدر تَلَفْتُ ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ تَلَفٌ (س) تَلَفًا بمعنی ہلاک ہونا، قدمہ تحقیقہ۔
- (۴) كُرْبِيٌّ: یہ كُرْبِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مشقت، تکلیف، غم و النجم كُرُوبٌ، كُرُوبَاتٌ بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ وقد مر تحقیقہ۔
- (۵) اَلْمَقِيْمَةُ: بمعنی دائمی از افعال اَقَامَ اِقَامَةً بمعنی کھڑا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا، قدمہ تحقیقہ۔
- (۶) يَفْتَدِي: از افعال اِفْتَدَاءٌ مصدر ہے بمعنی فدیہ وصول کرنا، یا فدیہ دینا، اپنی جان کا یا غیر کی جان بچانے کیلئے، فَدَى يَفْدِي (ض) فَدَى، فِدَاءٌ بمعنی قربان ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ۔ اور یہ عطف ہے ”ان کر با“ پر۔
- (۷) عَيْشٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی زندگی، قدمہ تحقیقہ انفا۔
- (۸) مَضَى: یہ مَضَاءٌ یا مَضُوءٌ سے مشتق ہے از ضرب و نصر بمعنی گزشتہ اور ”مضی“ یہ صفت ہے ”عیش“ کی۔
- (۹) لَفَدْتُهُ: از ضرب بمعنی فدیہ دینا، قربان ہونا، فِدَاءٌ، فَدَى مصدر ہیں اگر اس کا صلہ ”باء“ ہو تو بمعنی فدیہ لینا یا دینا۔
- (۱۰) مَهْجَةٌ: اس کی جمع مَهْجٌ و مَهْجَاتٌ، مَهْجٌ ہیں بمعنی نفس، روح، سیاہ خون، قلب کا خون۔ مَهْجٌ (ف) مَهْجًا بمعنی خوبصورت شکل والا ہونا، یا بیماری کے بعد چہرہ کا خوبصورت ہو جانا اور خالص۔ کل شیء یقال مَهْجٌ و جہہ جب چہرہ کے داغ دے صاف ہو جائے۔
- (۱۱) اَلْكَرِيْمَةُ: بمعنی الشریفہ، قدمہ تحقیقہ۔



(۱۰) فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْفَتَى مِنْ عَيْشِهِ عَيْشِ الْبَيْمَةِ

(۱۱) تَفْتَادُهُ بُرَّةُ الصَّغَا رِ اِلَى الْعَظِيْمَةِ وَ الْهَضِيْمَةِ

ترجمہ: (۱۰)۔ پس موت بہتر ہے جوان کیلئے اس زندگی سے جو چوپائے کی زندگی کے مانند ہے۔ (۱۱) کھینچتی ہو اس کو ذلت کی کیل بڑی مصیبت اور ناقابل برداشت مصیبت کی طرف۔

(۱) اَلْمَوْتُ: مصدر ہے بمعنی مرنا، یہ حیات کی ضد ہے از مع و نصر مَوْتًا بمعنی روح کا جسم سے آزاد ہونا، مرنا، زوال عیش۔

(۲) خَيْرٌ: یہ شر کی ضد ہے مصدر از ضرب بمعنی خیر ہونا اور اس کی نفیض شر ہے کما قال تعالیٰ: وَ نَبَلُوْكُمْ بِالْشَّرِّ الْخَيْرِ فِتْنَةً۔

(۳) اَلْفَتَى: بمعنی نو جوان، سخی، کریم، غلام ثنیہ، فَتِيَانٌ، فَتَوَانٌ و النجم فِتْيَانٌ، فِتْيَةٌ، فِتْوَةٌ، فُتُوْتُ فِتْيٌ وَ فِتْيٌ. فِتْيٌ يَفْتِي (س)

- (۴) اَیْدِی: یہ یدکی جمع ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی اور "ایدی السباع" یہ فاعل ہے۔ "تنوش" فعل کا، قدمر تحقیقہ۔
- (۵) الضَّبَاعُ: یہ ضَبْع کی جمع ہے بمعنی بچو، ہنڈرا اور کفتار اس کی کنیت ام عامر ہے اور اس کی جمع اَضْبَعُ، ضَبْعَانُ، ضَبْعٌ، ضَبُوعَةٌ، ضَبْعَاتٌ بھی ہیں، اور مادہ کو ضَبْعَةٌ کہتے ہیں، از فتح ظلم کرنا، مصادر ضبعوا و ضبعانوا و ضبو عا ہیں مراد "کینے لوگ" ہیں۔
- (۶) الْمُسْتَضِیْمَةُ: یہ ضَیْم سے مشتق ہے بمعنی کسی کو ظلمًا ذلیل کرنا، یا (سین، تاء) مبالغہ کیلئے بمعنی بہت زیادہ ظلم کرنا، مجرد ضام یَضِیْمٌ (ض) ضَیْمًا بمعنی ظلم کرنا، زبردستی کرنا، اور "مُسْتَضِیْمَةُ" صفت ہے ایدی کی، یا یہ صفت ہے ضباع کی اور تنو شہا حال ہے۔
- (۷) الذَّنْبُ: بمعنی گناہ والجمع ذُنُوبٌ و جمع الذمم ذُنُوبَاتٌ. قال الله تعالى: ومن يغفر الذنوب الا الله. اور "الذنب" مبتدا ہے یہ جب لام جنس کے ساتھ ملتی ہو تو خبر کے ساتھ قصر ہوگا ای ما الذنب الا للایام. کما: فاخذهم الله بذنوبهم.

- (۸) شُوْمٌ: بمعنی بدفالی، بدشگونی، بدبختی، بے برکتی۔ شَامٌ يَشَامُ (ف) شَامًا بمعنی بدبختی اور بدشگونی کو کھینچنا۔ شُوْمٌ يَشُوْمُ (ك) شُوْمًا و شَامَةً بمعنی بدبخت ہونا، ناموافق ہونا، منحوس ہونا۔ ضده الیمن۔
- (۹) لَمْ تَنْبُ: نَبَايْنُو (ن) نَبُوَةٌ و نَبُوًا بمعنی دور ہونا، چھپے ہونا، ناموافق ہونا۔ ومنه "لكل سيف لبوة لكل جواد كبوة".
- (۱۰) شَيْمَةٌ: بمعنی اچھی عادت، طبیعت، خصلت والجمع شَيْمٌ اور شَيْمَةٌ یہ فاعل ہے "لم تنب" فعل کا یعنی اگر زمانہ کی نحوست نہ ہوتی تو عادتیں بخشش سے نفرت نہ کرتیں۔
- (۱۱) اسْتِقَامَةٌ: ای الطباع والشیم۔ یہ استفعال سے اسْتِقَامٌ مصدر ہے بمعنی سیدھا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا۔
- (۱۲) الْأَحْوَالُ: یہ حال کی جمع ہے بمعنی کیفیت، حالت، ہیئت اور حَالَةٌ کی جمع حَالَاتٌ آتی ہے۔ يقال حالات الامر یعنی زمانہ کی گردشیں۔
- (۱۳) مُسْتَقِيمَةٌ: یہ اسْتِقَامَةٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی درست ہونا، سیدھا ہونا، اور مستقیمَةٌ یہ خبر ہے "كانت" فعل ناقص کی۔



ثُمَّ إِنَّ خَبْرَهُ نَمَّا إِلَى الْوَالِي، فَمَلَأَهَا بِاللَّالِي، وَسَامَهُ أَنْ يَنْصَوِيَ إِلَى أَحْشَانِهِ، وَيَلِي دِيْوَانَ انْشَائِهِ، فَأَحْسَبُهُ الْحَبَاءُ.

ترجمہ:- پھر اس کی خبر حاکم کو پہنچی پس بھر دیا اس کے منہ کو موتیوں سے، اور مجبور کیا کہ شامل ہو جائے وہ اس کے خادموں میں اور والی (نشی) ہو جائے اس کے دیوان انشاء کا (ادارہ تحریر کا والی، مہتمم یا ناظم بن جائے) پس کافی ہوگئی اس کو بخشش (یعنی جو عطیہ مل چکا ہے وہ اسکو کافی ہو گیا)۔

(۱) خَبْرَةٌ: بمعنی کسی چیز کو جاننا۔ والجمع أخبار، قدمر تحقیقہ۔

(۲) نَمًا: يَنْمُو (ن) نُمُوًا بمعنی بڑھنا، زائد ہونا، پہنچنا اور یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے یائی ہو تو ضرب سے آتا ہے۔

(۳) اَلْوَالِي: بمعنی حاکم والجمع وَاَلَاةُ از ضرب وَاَلَاةُ مصدر ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۴) مَمْلًا: بِمَمْلًا (ف) مَمْلَاءٌ بمعنی بھرتا، بھر دینا، قدمر تحقیقہ۔

(۵) فَاهُ: بمعنی منہ (زبان) والجمع اَلْوَاهُ. فَاهُ يَفْوُهُ (ن) فَوَّهًا بمعنی بات کرنا، گویائی قال تعالیٰ: ذالکم قولکم بافواہکم۔

(۶) اَللَّالِي: یہ جمع ہے لُو لُوۓ کی بمعنی موتی اس کا واحد لُو لُوۓ ہے۔ قَالَ تَعَالَى: يَخْرُجُ مِنْهَا اللُّلُوۓ وَالْمَرْجَانُ۔

(۷) سَامٌ: بِسُوۡمٍ (ن) سُوۡمًا، سُوۡمًا مصدر ہیں بمعنی تکلیف دینا، مجبور کرنا، عقد کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَسُوۡمُوۡنَکُمْ سُوۡءَ

العذاب. اور "سامۃ" یہ فاعل ہے "والی" کا اور "و" ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے شخص کی طرف جس سے مراد "ابوزید" ہے۔

(۸) يَنْصُوۡنِي: یہ انفعال سے ہے مصدر انصواء ہے بمعنی شامل ہو جانا، لگانا، ٹھکانا پکڑنا۔ بَجْرٍ دَضُوۡیِ يَضُوۡیِ (ض) ضُوۡیًا، ضُوۡیًا

بمعنی لگانا، ٹھکانا پکڑنا۔

(۹) اَحْشَاءُ: یہ حَشَاءٌ کی جمع ہے، یا حَشُوۡۃ کی، قاموس میں لکھا ہے جو کچھ پلیٹ میں ہو اس کو حَشَاءٌ کہتے ہیں اس کے معنی قلب،

خادم، بھرنے وغیرہ آتے ہیں اس کا اصلی معنی ہے بھر جانا اور حَشَاءٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو پردے کے نیچے پیٹ میں جگر اور تل وغیرہ

ہوتا ہے یا سینے کے ان پسلیوں کے درمیان جو پہلو کے آخر میں کوکھ تک ہوتی ہے یا بیرونی پیٹ۔

(۱۰) يَلِيۡ: وَلِيۡ يَلِيۡ ضرب سے بمعنی والی ہونا، متوالی ہونا، قدمر تحقیقہ۔

(۱۱) وِدِيۡوَانٌ: بمعنی دفتر، رجسٹر، رسالہ اس کی جمع دَوَاوِيۡنٌ ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۱۲) اِنۡشَاءٌ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی لکھوانا، تصنیف کرنا، وغیرہ۔

(۱۳) اَحۡسَبَةٌ اٰی اعطاه. اس کے مصادر حَسَبٌ وِحَسْبَانٌ ہیں بمعنی گمان کرنا، کافی ہونا۔ یہ حَسْبَانٌ سے ماخوذ ہے یا حسب

سے بمعنی کافی ہونا۔

(۱۴) اَلۡحَبَاءُ: بمعنی عطیہ، کافی ہونا، عورت کا مہر، یہ داوی ہے۔ حَبَاۡ يَحْبُوۡنُ (ن) حَبُوۡا بمعنی بلا معاوضہ دیدینا، یا ہاتھ اور پیٹ کے بل

گسٹ کر چلنا، ہبہ کرنا۔ اَلۡحَبَاءُ اگر عن صلہ ہو بمعنی منع کرنا، روکنا، جیسے حباہ عن کذا "الحباہ" فاعل ہے بمعنی العطیہ ہے منع کرنے کے معنی

از نصر بمعنی دینا۔ یقال حباہ بکذا اٰی اعطاه ایاہ۔



وَزَلَفَهُ عَنِ الْوَلَاۡیَةِ الْاِبَاءِ. قَالَ الرَّاۡوِیُّ: وَكُنْتُ عَرَفْتُ عُوۡدَ شَجَرَتِهِ، قَبْلَ اِنۡبَاعِ ثَمَرَتِهِ، وَكَذٰتْ اُنۡبۡہ

عَلٰی عُلُوۡ قَدَرِهِ.

ترجمہ:- روک رکھا اسکو حکومت سے انکار کرنے نے (اس کے انکار نے اس کو سرداری سے باز رکھا) راوی کہتا ہے کہ پہچان لیا تھا میں

نے اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے (میں نے اس کی حقیقت کو اس کے فضل کے ظاہر ہونے سے قبل ہی پہچان

لیا تھا) اور قریب تھا کہ میں متنبہ کروں (لوگوں کو) اس کے بلندرتبہ سے۔

(۱) ظَلَفٌ: مصدر از ضرب بمعنی روکنا یا باز رکھنا، اور ظَلْفُ کی جمع أَظْلَافٌ و ظُلُوفٌ ہیں بمعنی کھر کے ذریعہ روکنا یہاں مطلقاً روکنا مراد ہے۔

(۲) وِلايَةٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی سرداری، ریاست، حکومت، حاکم، و قد مر تحقیقہ۔

(۳) الْإِبَاهَةُ: بمعنی شدت کے ساتھ انکار کرنا، اعراض کرنا، روکنا، ذلت کے کام سے بچنا، ابی یا ابی فتح سے انکار کرنا۔

(۴) الرَّوِيٌّ: بمعنی روایت کرنے والا، نقل کرنے والا، از ضرب رِوَايَةٌ مصدر ہے۔

(۵) عَرَفْتُ: عَرَفْتُ (ض) عَرَفْتُ عَرَفْتُ فَانَا مصدر ہیں بمعنی پہچاننا، جانا اور ”كنت عرفت“ ای عرفت قبل ان تکلم۔

(۶) عَوْدٌ: (بضم العين) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو، زبان کی جڑ کی ہڈیاں اور سارنگی و الجمع عِيدَانٌ، أَعْوَادٌ،

أَعْوُدٌ. عَادِيْعُوْدٌ (ن) عَوْدًا بمعنی لوٹنا اور ”عَوْدٌ شَجَرَتِهِ“ سے کنایہ ہے اس کی اصل سے۔

(۷) شَجْرَةٌ: بمعنی درخت و الجمع أَشْجَارٌ و شَجَرَاتٌ و شَجَرَاءٌ. شَجَرٌ (ن) شَجْرًا بمعنی کاٹ چھانٹ کرنا، مضبوط بنانا، سہارا

دینا۔ شَاَجِرٌ و شَاَجِرٌ بمعنی باہم جھگڑنا۔ اس کی تصغیر شَجِيرَةٌ ہے بمعنی چھوٹا درخت، پودا۔ جمع شَجِيْرَاتٌ آتی ہے۔ کما فی

التزئیل: اذ یبایعونک تحت الشجرۃ.

(۸) اِیْنَاعٌ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی پھل نکلنا، پھلنا۔ یہ یَنْعُ سے ماخوذ ہے مجرد فتح و ضرب سے بمعنی پھل توڑنے کے وقت کا آنا،

پختہ ہو جانا۔ یَنْعُ یَنْعُ (ف) سے۔ یَنْعُ (ض) یَنْعَا، یَنْعَا، یَنْعُو عَا بمعنی نہایت پاکیزہ اور پختہ ہو جانا۔ اور ”ایناع ثمرتہ“ یہ کنایہ اس

کے فضل کے ظاہر ہونے سے قال تعالیٰ: انظروا الی ثمره اذا اثمر وینعه.

(۹) ثَمْرَةٌ: بمعنی پھل اس کی جمع ثمرات اور ثمراس کی جمع ثَمَارٌ اور جمع الجمع اَثْمَارٌ و ثَمْرَاتٌ آتی ہیں اور ”ایناع ثمرہ“ سے مراد تعظیم ہے۔

(۱۰) کِدْتُ: یہ کَاذٌ یَکَاذُ سے افعال مقاربہ ہے بمعنی قریب ہونا اور تمام افعال مقاربہ قربت پر دلالت نہیں کرتے اور ”کدت“

یہ عطف ہے ”کنت“ پر۔

(۱۱) اَنْبَہُ: تَنْبِیْہٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی خبردار کرنا یا خبردار ہونا، مجرد سَمِعَ سے ہے نِبَہٌ ای فِطْنٌ نِبْہًا و نِبَاہَةً بمعنی غفلت مند ہونا، مشہور ہونا۔

(۱۲) عُلُوٌّ: بمعنی بلندی یہ سُفْلٰی کی ضد ہے۔ عَلَا یَعْلُو (ن) عَلُوًّا بمعنی بلند ہونا، قدمر تحقیقہ.

(۱۳) قَدْرٌ: بمعنی مرتبہ، مقدار، درجہ و الجمع اَقْدَارٌ. قَدَّرَ بمعنی تقدیر۔ فیصلہ خداوندی۔ قَدِرٌ (س) قَدَرٌ (ض) قُدْرَةٌ بمعنی قادر ہونا،

طاقت رکھنا، قَدَّرَ تفعیل سے بمعنی مقدر کرنا، قسمت میں لکھنا، اندازہ لگانا، قیمت لگانا، اَقْدَرُ افعال سے بمعنی قادر بنانا، قدرت دینا۔



قَبْلَ اسْتِنَارَةِ بَدْرِہِ، فَأَوْحَى اِلَیَّ بِاَیْمَا ضِ جَفْنِہِ، اَنْ لَا أُجْرِدَ عَصْبُہُ مِنْ جَفْنِہِ. فَلَمَّا خَرَجَ بَطِیْنُ الْخُرُجِ.

ترجمہ:- ماہ کامل کے ظاہر ہونے سے پہلے (اس کے بھیدوں کو ظاہر کر دوں) پس اشارہ کیا ہے اس نے میری طرف آنکھ کے اشارہ

کے ساتھ، یہ کہ نہ نکالوں میں تلوار کو اس کے نیام سے (غلاف سے) پس جبکہ نکلا وہ کہ اس حال میں بھرا ہوا تھا اس کا تھیلا۔

(۱) اِسْتِنَارَةٌ: ”س، ت“ مبالغہ کیلئے ہیں ”نور“ سے ماخوذ ہے بمعنی روشن ہونا۔ یقال استنارة الارض زمین روشن ہوگئی اور کھسی نور سے ہوتا ہے بمعنی شگوفہ، کلی۔ یقال استنار الشجر درخت شگوفہ والا ہو گیا۔ از استفعال۔

(۲) بَدْرٌ: ماہِ کامل، چودھویں رات کا چاند، وطبق والجمع بُدُوْرٌ، قدمر تحقیقہ۔

(۳) اَوْحَى: ماضی کا صیغہ ہے از افعال بمعنی اشارہ کرنا، ایحاء مصدر۔ مجرد ضرب سے ہے وَحَى یَحِیْ وَحْیًا. وَحَى کے اصلی معنی ہے الاشارة السریعة. قال تعالیٰ: فاوحی الیہ ان سبحوا بکرة واصیلا۔

(۴) اِیْمَاضٌ: اس کے اصلی معنی ہے چمکنا، یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی نہایت خفیا اشارہ کرنا، یا گوشہ چشم سے دیکھنا، ”وَمَضٌ“ سے ماخوذ ہے۔ وَمَضٌ یَمِیْضُ (ض) وَمِیْضًا بمعنی خفیف اشارہ۔ یقال او مض الرجل جبکہ وہ کتایہ سے اشارہ کرے۔

(۵) جَفَنٌ: بمعنی پلک، آنکھوں کے پردے، تلوار کا نیام۔ والجمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفَنٌ. جَفَنَ (ن) جَفْنَا بمعنی ذبح کرنا۔ یقال جَفَنَ الناقة اور جَفَنَةٌ بمعنی پیالہ اس کی جمع جَفَانٌ وَجَفَنَاتٌ آتی ہیں۔ وفي القران: وجفان کالجواب۔

(۶) اُجْرِدٌ: تجرید مصدر ہے از افعال بمعنی ننگا کر دینا، نکال دینا۔ مجرد نصر سے ہے جَزَدٌ مصدر ہے بمعنی ننگا کرنا، نکالنا۔

(۷) عَضْبَةٌ: بمعنی کاٹنا، تیز تلوار، کاٹنے والی تلوار، شمشیر براں۔ عَضْبًا (ض) مصدر ہے بمعنی کاٹنا، قاطع کرنا، یہ صیغہ صفت ہے بمعنی حلیف، قاطع۔

(۸) اَخْرَجَ: بمعنی نکالنا، ظاہر ہونا، از نصر جَزَدٌ خَلَّ کی ضد ہے، قدمر تحقیقہ۔ قال تعالیٰ: واللہ اخر جکم من بطون امہاتکم۔

(۹) بَطِیْنٌ: یہ بطن سے ہے بمعنی جس کا پیٹ بڑا ہو، اور کھاتا کم ہو اور بَطَانٌ و بطن جس کا پیٹ چھوٹا ہو، مگر کھاتا زیادہ ہو، یا مراد صرف بھرا ہوا پیٹ اور مَبْطُونٌ وہ ہے جو پیٹ کا مارا گیا ہو یعنی حیضہ ہو جائے یا دست آنے لگے۔ اور بَطِیْنٌ اَخْرَجَ یہ حال واقع ہوا ہے خروج سے ای مملو اخرجہ۔

(۱۰) اَلْخُرْجُ: (خُرْجِیْن) خُرْجَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ تھلی جو گھاس یا پنے وغیرہ بھر کر گھوڑے کے پیچھے رکھتے ہیں۔ خُرْجٌ نصر سے بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا یا گدھے کے اوپر جو بوجھ لاداجائے اس کا پلہ آدھا ادھر گرے اور آدھا ادھر گرے اور سامان کی پوری ہو۔ ای وعاء

معروف یوضع علی ظہر الدابة وآلات المسافر والجمع خرجة مثل غیبة۔



وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ، شَيْعَتُهُ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ، وَلَا حِيَالَهُ عَلَي رَفِضِ الْوِلَايَةِ، فَأَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا، وَأَنشَدَ مُتَرَنِّمًا:
ترجمہ:- اور جدا ہوا وہ (لوگوں) سے اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا کامیابی کے ساتھ (فائز المرام ہو کر لوگوں سے جدا ہوا) رخصت کیا میں نے اس کو (چلا میں اس کے ساتھ) حق رعایت کو ادا کرتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے اس کو سرداری کے چھوڑنے پر پس منہ پھیر لیا اس نے مسکراتے ہوئے اور سریلی آواز میں (ترنم) میں یہ اشعار پڑھنے لگا:

(۱) فَصَلَ: مصدر ہے از نصر بمعنی جدا ہونا، نکلنا فَصَلًا وَفُصُولًا مصدر ہیں، قدمر تحقیقہ۔

(۲) فَايْتَرَا: یہ فَوَز سے مشتق ہے بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ من الاضداد فَايْتَرَا يَفُوْزُ (ن) فَوَزًا بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ قال تعالیٰ: فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ اور ”فائزاً“ حال واقع ہوا ہے ”فصل“، فعل کی ضمیر سے۔

(۳) اَلْفَلَجُ: (بضم الفاء) بمعنی کامیابی، فتح مندی۔ فَلَجَ (ن) ض) فَلَجًا وَفُلُوْا جَامِدًا بمعنی کامیاب ہونا، فاتر المرام ہونا اور فَلَجَ (بکسر الفاء) بمعنی اودھا اور (بفتح الفاء) فَلَجَ مصدر ہے بمعنی قد میں یا دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔ یا بمعنی صحیح یا ندی۔ (۴) شَيْعَتُهُ: از تفعلیل اس کا مصدر تَشْيِيْعٌ ہے بمعنی رخصت کرنا یا مکان تک پہنچانے کیلئے ہمراہ جانا، رخصت کرنے کیلئے ساتھ جانا، جدا ہونا، چلنا، مجرد ضرب سے ہے شَيْعًا وَشَاعًا بمعنی پیچھے چلنا۔

(۵) قَاضِيًا: یہ قَضَاءُ مصدر سے بمعنی ادا کرنے والا، پورا کرنے والا، یہاں حق واجب ادا کرنے والا، از ضرب قَضَاءُ مصدر ہے۔ (۶) حَقٌّ: مصدر ہے بمعنی سچائی، راستی، یقین و انصاف، ثابت شدہ حصہ و مال و ملک و ہوشیاری و فیصل شدہ معاملہ موت۔ والجمع حُقُوْقٌ از نصر بمعنی ثابت ہونا۔

(۷) لَا حَيَاةَ لِحَيَاتِهِ: سے ماخوذ ہے بمعنی درخت کی چھال اور لِحَاءِ کے اصلی معنی ہے درخت سے چھال نکالنا، اس سے درخت عیب دار ہوا کرتا ہے ایسے ہی آدمی ملامت کرنے اور گالیاں دینے سے عیب دار ہو جاتا ہے۔ لَحَايَا لِحُوْا (ن) لَحَاوًا وَالنَّحَاءُ الشَّجَرُ بمعنی درخت کو چھیلنا۔ لَحَى يَلْحِي (ض) لَحِيًا بمعنی گالیاں دینا، عیب لگانا، اور یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) رَفُضٌ: مصدر ہے نصر و ضرب سے بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا۔ رَفُضٌ رَفُضًا، قدمر تحقیقہ۔

(۹) اَلْوَلَايَةُ: (بکسر الواو) ہے بمعنی سرداری، حکومت، ریاست یہ مصدر ہے ضرب کا بمعنی والی یا حاکم ہونا، قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) اَعْرَضَ: اَعْرَضَ مصدر ہے از افعال بمعنی اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، روگردانی کرنا، پیٹھ پھیرنا۔ وقال تعالیٰ: وَمِنْ اَعْرَضَ

عن ذکری۔

(۱۱) مُتَبَسِّمًا: صیغہ اسم فاعل از تفاعل اس کا مصدر تَبَسَّمَ بمعنی ہنسنا، مسکرانا، مجرد ضرب سے، مر تحقیقہ۔

(۱۲) مُتَرَنِّمًا: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی گنگنانے والا، تَرَنَّمَ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی گنگنانا، یا اچھی آواز کے ساتھ گانا۔ باریک آواز سے شعر پڑھنا، گیت گانا۔ مجرد، رَنَّمَ يَرْنُمُ (س) رَنَّمًا بمعنی گانا۔



(۱۵) لِحَبُوْبِ الْبِلَادِ مَعَ الْمَتْرَبَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمَرْتَبَةِ

(۱۶) لِأَنَّ الْوَلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ وَمَغْتَبَةٌ يَأْتِيهَا مَغْتَبَةٌ

(۱۷) وَمَا فِيهِمْ مَنْ يُرَبُّ الصَّنِيْعَ وَلَا مَنْ يُشِيْدُ مَا رَتَبَهُ

ترجمہ:- (۱۵) بے شک شہروں کا گھومنا فقر و فاقہ کے ساتھ زیادہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک قدر و منزلت سے۔ (۱۶) اس لئے کہ حاکموں کے واسطے استقلال و ثبات نہیں ہے (غیظ و غضب ہے) اور ایک عتاب ہے کس قدر عظیم عتاب ہے (اے لوگو! اس عتاب پر

تجب کرو)۔ (۱۷) اور نہیں ہے ان حاکموں کے درمیان ایسا شخص جو احسان کی تربیت کرے (احسان کا اچھا بدلہ دے) اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جو مضبوط کرے اپنے مرتب کردہ امور کو۔

(۱) لَجُوبٌ: لام برائے تاکید ہے جَوْبٌ مصدر سے بمعنی قطع کرنا، گھومنا، از لَصْرَجَابِ جَوْبًا وَمِنْهُ الْجَوَابُ لِأَنَّهُ يَقْطَعُ السُّؤَالَ اور یہ مبتدأ ہے "لَجُوبُ الْبِلَادِ" اور اس کی خبر "أَحَبُّ" ہے۔ وَفِي الْقُرْآنِ: الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ.

(۲) الْبِلَادُ: یہ بِلْدَةٌ کی جمع بمعنی شہر، زمین اس کی جمع بِلْدَانٌ بھی آتی ہے، بِلْدَةٌ (ك) بِلَادَةٌ بمعنی کندز، بن ہونا، ضعیف الرائے ہونا، بِلْدٌ (ن) بِلْدُوْدًا بمعنی قیام کرنا، شہر بسانا، "لَا اِقْسَمُ بِهَذَا الْبِلْدِ"

(۳) الْمُرْتَبَةُ: یہ تُرَابٌ سے مشتق ہے بمعنی مٹی یہاں "فقر وفاقہ" مراد ہے از سح بمعنی محتاج ہونا، وَفِي الْقُرْآنِ: اَوْ مَسْكِنًا ذَا مَرْتَبَةٍ.

(۴) أَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقیقہ.

(۵) الْمُرْتَبَةُ: بمعنی بلند جگہ، منزلت، مقام، عہدہ، منصب، جمع مَرَاتِبٌ. رَقَبٌ (ن) رُقُوبًا ای ثبت. سیدھا کھڑا ہونا، ثابت ہونا، حرکت نہ کرنا۔ اور یہ "مع المرتبة" حال واقع ہوا ہے۔

(۶) أَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقیقہ.

(۷) الْوَلَاةُ: یہ جمع والی کی ہے بمعنی حاکم شہر از ضربِ وِلَايَةٍ مصدر ہے بمعنی والی بننا۔

(۸) نَبْوَةٌ: مصدر ہے اور یہ ماخوذ ہے نبا مکان سے بمعنی ناموافق ہونا، نَبْوَةٌ بمعنی تلوار کا اچٹ جانا، مراد "بلند مرتبہ" ہے از لَصْرِ ظَلَمٍ کرنا یا ناموافق ہونا۔ نَبَوًا و نَبْوَةٌ مصدر ہے۔

(۹) مَعْتَبَةٌ: یہ عَتَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی غصہ و عتاب از لَصْرِ مَعْتَبَةٍ مَلَامَتٌ کرنا، قدمر تحقیقہ.

(۱۰) يَا لَهَا: میں یا حرف ندا ہے اور لام تعجب کیلئے اور "ہا" ضمیر "معتبہ" کی طرف راجح ہے اور اس کے معنی یہ ہے ای لہم معتبہ یا اس کی تقدیر یہ ہے یا قوم تعجبوا هذه المعتبة. یا قوم تعجبوا لها ای المعتبة.

(۱۱) يَرْبُ: رَبٌّ مصدر ہے از لَصْرِ مَعْنَى پالنا یا کسی چیز کی آہستہ آہستہ پرورش کرنا، حتی کہ وہ حد کمال کو پہنچ جائے اور رب کی جمع اَرْبَابٌ آتی ہے اور لفظ "رب" مطلقاً اللہ تعالیٰ کیلئے آتا ہے، اگر اضافت کیساتھ ہو تو اور چیزوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے: رَبُّ الْبَيْتِ، رَبُّ الدَّارِ.

(۱۲) الصَّنِيعُ: بمعنی احسان یا مفعول کے معنی میں ہے بمعنی احسان کیا گیا از فتح بمعنی احسان کرنا۔

(۱۳) يَشِيدُ: از تَفْعِيلِ مصدر تَشْيِيدٌ ہے بمعنی بلند کرنا اور یہ ماخوذ ہے "شید" سے بمعنی گچ، مجر و ضرب سے۔ شَادَ يَشِيدُ بمعنی بلند کرنا، مضبوط کرنا، وَفِي الْقُرْآنِ: فِي بَرُوجٍ مَشِيدَةٍ.

(۱۴) رَقَبٌ: یہ ترتیب مصدر ہے از تَفْعِيلِ بمعنی ثابت کرنا، مجر و لَصْرِ سے ہے بمعنی ثابت ہونا اور "رَقَبَةٌ" کے آخر میں جو (ہ) ضمیر ہے وہ ضمیر ہائے مفعول ہے۔



(۱۸) فَلَا يَخْدَعَنَّ لُمُوعُ السَّرَابِ وَلَا تَأْتِ أَمْرًا إِذَا مَا اشْتَبَهَ

(۱۹) فَكُنَّ حَالِمٍ سَرَّهُ حُلْمُهُ وَأَذْرَكَهُ الرُّوعُ لَمَّا انْتَبَهَ

ترجمہ:- (۱۸) پس نہ دھوکہ دے آپ کو ریت کی چمک (ریت کی چمک سے دھوکہ نہ کھائیے) اور نہ کرو (نہ جاؤ) کوئی کام جو مشتبہ ہو (کسی مشتبہ کام کے پاس نہ جاؤ) (۱۹) پس بہت سے خواب دیکھنے والوں کو مسرور کیا ہے اس کے خواب نے اور پکڑ لیا ان کو گھبراہٹ نے جس وقت وہ بیدار ہوئے (جیسے ہی بیدار ہوئے خوف، گھبراہٹ لاحق ہو گیا یعنی معاملہ اس کے برعکس تھا)۔

(۱) فَلَا يَخْدَعَنَّ: صیغہ نہی غائب ہے ای لا یغرنک یہ خدع سے مشتق ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ از فح۔

(۲) لُمُوعٌ: یہ لَمَعَ يَلْمَعُ (ف) لَمَعًا، لُمُوعًا، لَمَعَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا، حرکت کرنا۔

(۳) السَّرَابُ: (بفتح السين) بمعنی وہ ریت جو سامنے ہوتی ہے اور دیکھنے والا اس کو دور سے پانی سمجھتا ہے، پیا سا دور سے ریت کو پانی سمجھے یا وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسا نظر آتا ہے اور اس میں مکانون اور درختوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے جھوٹ اور مکر و فریب کیلئے اس سے مثال دیجاتی ہے:

ذَكَرَكَ لِلْمَشْتَاقِ خَيْرَ شَرَابٍ ÷ وَ كَلَّ شَرَابٍ دُونَهُ كَسْرَابٍ

(۴) لَا تَأْتِ: یہ اْتِيَان مصدر سے بمعنی آنا، از ضرب، دور کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، قدم تحقیقہ۔

(۵) أَمْرًا: بمعنی کام والجمع أُمُورٌ. أَمْرًا يَأْمُرُ (ن) أَمْرًا. کام کرنا، حکم کرنا، قدم تحقیقہ۔

(۶) اشْتَبَهَ: اس کا مصدر اشْتَبَاهُ ہے از افتعال بمعنی مشتبہ ہونا، شک کرنا، مادہ شبہ ہے مجرد از سح۔

(۷) حَالِمٌ: حَلَمٌ يَحْلُمُ (ن) حُلْمًا بمعنی خواب دیکھنے والا۔ حُلْمٌ بمعنی خواب، جمع أَحْلَامٌ اور حُلْمٌ. برا خواب کو کہتے ہیں اور ”رؤیا“ اچھے خواب کو کہتے ہیں اور سح سے بھی آتا ہے اور ”حَمٌّ حَالِمٌ“ مبتدا ہے اور اس کی خبر ”سَرَّهُ“ ہے۔

(۸) سَرٌّ: يَسْرُ (ن) سُرُورًا بمعنی مسرور ہونا، خوش کرنا، قدم تحقیقہ۔

(۹) أَذْرَكَهُ: إِذْرَاكَ مصدر ہے از افتعال بمعنی پالینا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ الْغُرُوقُ.

(۱۰) الرُّوعُ: بمعنی خوف، گھبراہٹ، از نصر گھبرانا، خوف کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَمَّا ذَهَبَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ الرُّوعُ.

(۱۱) انْتَبَهَ: اس کا مصدر انْتَبَاهُ ہے از افتعال بمعنی بیدار ہونا، نیند سے جاگنا، اور ”لَمَّا انْتَبَهَ“ میں شرط مؤخر ہے اور جزا مقدم ہے، مجرد سح سے ہے بمعنی جاگنا۔

تمت المقامة السادسة بعون الله تعالى وتوفيقه

يوم السبت قبيل اذان العشاء ۱۷/۴/۱۵ھ

الموافق: ۲۴/۹/۱۹۹۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرْقَعِيدِيَّةُ^(۱)

”ساتواں مقامہ برقعید یہ یا برقعید کے متعلق ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں، اس مقامہ میں بھیک مانگنے کا ایک طریقہ جو کارڈ کی شکل میں ہے وہ ابو زید سروجی نے اختیار کیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے شہر برقعید سے سفر کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا، اسی دوران عید کا چاند نظر آ گیا، لہذا میں نے وہاں سے جانا پسند نہیں کیا تو علامہ حریری عید کے دن عید کی نماز ادا کرتا ہے، اسی دوران ایک نابینا آدمی ایک بوڑھی عورت کو کچھ کارڈ دیتا ہے، پھر وہ بوڑھی عورت کارڈ کو نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتی ہے، ان میں ایک کارڈ علامہ حریری کو بھی دیا۔ جس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے، ان میں بڑے دردناک انداز میں شاعر اپنی بے بسی اور فقر و فاقہ کا بیان کرتا ہے، دوبارہ عورت کارڈ واپس لینے کیلئے حارث بن ہمام کے پاس جاتی ہے، تو وہ اس شرط پر رقم دینے کیلئے تیار ہے کہ عورت شاعر کا نام بتا دے، تو اس کے جواب میں عورت کہتی ہے کہ یہ شعر سروجی کے ہیں، تو علامہ حریری سمجھ جاتا ہے کہ یہ ابو زید ہے۔ اور اس کے نابینا ہونے کے متعلق فکر مند ہوتا ہے، کہ اس کی بینائی کیسے ختم ہوگئی؟ تو حارث اس سے ملتا ہے اور کھانے کی دعوت دیتا ہے، تو وہاں جا کر وہ اپنی آنکھوں کو کھول دیتا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر کی بینائی سلامت ہے، اس کا اندھا بننا ایک دھوکہ ہے، پھر حارث معلوم کرتا ہے کہ آپ اندھے کیوں بنے؟ تو ابو زید کہتا ہے کہ جب زمانہ اندھا بن گیا تو میں بھی اندھا بن گیا۔ اور کھانے کے بعد ابو زید حارث بن ہمام سے دانت صاف کرنے کیلئے خلال اور ہاتھ صاف کرنے کیلئے صابن وغیرہ منگواتا ہے، اور حارث لانے کیلئے گھر جاتا ہے اسی دوران ابو زید بڑھیا کو لیکر غائب ہو جاتا ہے، حارث کو واپس آ کر معلوم ہوتا ہے کہ شاعر بھاگ گیا ہے۔



حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: أَرَمَعْتُ الشُّخُوصَ مِنْ بَرْقَعِيدٍ، وَقَدْ شِمْتُ بَرَقَ عَيْدٍ. فَكِرْهُتِ
الرِّحْلَةَ عَنْ بَلَدِكَ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا کوچ کرنے کا شہر برقعید سے (شہر برقعید سے چلے جانے کا مصمم ارادہ کر لیا) اور تحقیق کہ دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند۔ پس نامناسب سمجھا میں نے کوچ کرنا اس شہر سے۔
(۱) بَرْقَعِيدِيَّةٌ: یہ برقعید کی طرف منسوب ہے جو دیار ربیعہ میں ایک قصبہ ہے اور موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے اسکے اور موصل

کے درمیان بیس فرسخ (نی فرسخ ۳ میل) کا فاصلہ ہے۔

(۲) اَزْمَعْتُ: اَزْمَاعٌ مصدر سے افعال بمعنی ظاہر کرنا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ مجرد (ف) سے ”زَمَعٌ“ سے ماخوذ ہے جلدی کرنا۔ اور زَمَعٌ (س) سے بمعنی دہشت زدہ ہونا۔

(۳) شَخُوصٌ: مصدر ہے (ف) بمعنی کوچ کرنا، بلند ہونا، واپس آنا۔ یا اس طرح دیکھنا کہ آنکھیں کھلی رہ جائیں۔ شخص مجسم جمع اشخاص۔ قال تعالیٰ: تشخص فیہ الابصار۔

(۴) بَرَقَعِيدٌ: ایک قصبہ و شہر کا نام ہے جو موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے۔ مرانفا۔

(۵) شِمْتُ: شَامٌ بِشِيمٍ (ض) شِيمًا مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ اس امید پر آسمان کی طرف دیکھنا شاید بارش ہو جائے از (ض) اسی مناسبت سے مطلقاً دیکھنے کے معنی ہوتے ہیں۔

(۶) بَرَقٌ: بمعنی بجلی، یہاں مراد چاند ہے از (ن)۔

(۷) عَيْدٌ: بمعنی خوشی۔ یہ اصل میں عود تھا اس کی جمع اعیاد آتی ہے عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ عید کے دن ہر سال خوشی عود کرتی ہے لوٹ کر واپس آتی ہے یا اسلئے کہ جناب سیدنا آدم علیہ السلام کا ہیو وسط الی الارض لور قبول توبہ کے بعد اس دن جنت میں واپس بلا لئے گئے۔ اجوف واوی ہے واؤ ساکن ماقبل کسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا۔

(۸) فَكْرِهَتْ: (س) كَرِهًا، كَرَاهَةً، كَرَاهِيَةً، مَكْرَهَةً مصادر ہیں بمعنی مکروہ سمجھنا۔ ناپسند کرنا (ضد الحب) قال تعالیٰ: عسى ان تکرهوا شئنا وهو خیر لکم۔ (البقرہ)

(۹) اَلرَّحَلَةُ: بمعنی کوچ کرنا۔ اور رَحَلَةٌ بمعنی ارتحال جیسے فعلتہ بمعنی افعال ہے۔ مجرد (ف) سے۔

(۱۰) اَلْمَدِينَةُ: بمعنی شہر مدن و مدن و مدائن جمع ہیں۔ مَدَنٌ (ن) مَدَنًا، مَدُونًا، بمعنی اقامت کرنا اور شہر میں آنا۔ اگر لفظ مدینہ سے مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہو تو مدنی اور جب مدینۃ المنصور (مدین) کی طرف منسوب ہو تو مدینی۔ اگر مدینۃ الکسری (مدائن) کی طرف منسوب ہو تو مدائنی کہا جاتا ہے اور مدائن، بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جس میں کسری (یعنی نوشیروان) کا محل تھا۔ اور نسبت کے وقت مدائنی بولتے ہیں۔ اور مدینی یہ بغداد کی طرف منسوب کر کے بولتے ہیں کیونکہ مدینۃ السلام بغداد کا نام ہے۔ واللہ اعلم



اَوْ اَشْهَدُ بِهَا يَوْمَ الزَّيْنَةِ. فَلَمَّا اَظْلَمَ بَفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ. وَاجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجَلِهِ. اَتَّبَعَتْ السُّنَّةَ فِي لُبْسِ الْجَدِيدِ.
ترجمہ:- یہاں تک کہ (یا تو) حاضر ہوں میں زینت (عید) کے دن پس جب کہ سایہ ڈالا (عید نے) اپنے فرض اور نفل کے ساتھ (یعنی صدقہ فطر و صلوة عید یا صلوة فجر و عید) قریب آئی۔ اور کھینچا اس (عید) نے اپنے سواروں کو اور پیدلوں کو (تمام لوگوں کو)۔ تو پیروی کی میں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ نئے کپڑے پہننے میں (سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں میں نے بھی نیا جوڑا پہننا)۔

(۱) أَشْهَدُ: شَهِدَ (س) شَهِدُوا بِمَعْنَى حَاضِرٍ هُوَ، دیکھنا۔ مصدر شَهَادَةٌ بِمَعْنَى كَوَانِي دِينًا۔ اور شاہد کی جمع شُهُودَةٌ، شَهِدَةٌ، أَشْهَادٌ۔
أَشْهَدُوا وَاسْتَشْهَدَ بِمَعْنَى شَهِيدٍ هُوَ۔ از کرم شہادۃ مصدر ہے اور ”او اشہد“ میں او بمعنی ”الی ان“ یا ”الان اشہد“ کے، ای
احضر۔ قوله تعالى: واستشهدوا شہدین من رجالکم۔ (البقرہ)

(۲) يَوْمَ الزَّيْنَةِ: بمعنی زینت کا دن یہاں مراد عید ہے ای یوم العید۔ زَانِ يَزِينُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت کرنا۔ اسلئے کہ لوگ اس دن ہجاء
سنگھار کرتے ہیں اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ وفي التنزيل: موعدکم یوم الزینة۔ (طہ)
(۳) أَظَلَّ: اس کا اظلال مصدر ہے از افعال بمعنی قریب ہونا و سایہ ڈالنا۔ یادن کو کوئی کام کرنا اور اظَلَّ بمعنی دن کو کوئی کام کرنا
اور اظَلَّ کا فاعل ”یوم الزینة“ کی طرف راجع ضمیر ہے۔

(۴) بِفَرَضِهِ: یہاں پر فرض سے مراد یا تو صدقہ فطر ہے یا نماز فجر ہے۔ فرض وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ضروری قرار دی ہے،
جمع فَرَاضٍ۔ یادہ چیز جو خود کوئی اپنے نفس پر لازم قرار دے۔ والجمع فَرُوضٌ، فَرَاضٌ (ض) بمعنی فرض کرنا، اور ”بفرضہ“ میں
ضمیر مجرور راجع ہے ”یوم الزینة“ کی طرف۔ قال تعالى: سورة انزلناها و فرضناها۔ (نور)

(۵) نَفَلَهُ: نَفَلَ بمعنی زیادتی۔ یادہ عبادت جو نہ فرض ہو، نہ واجب ہو، نَفَلَ (ن) نَفَلًا بمعنی بلا معاوضہ عطاء کرنا۔ اور نفل سے مراد نماز عید
ہے کیونکہ نفل بھی زاد علی الضرورت ہوتا ہے نماز عید عند الشافعی سنت ہے۔ وعند ابی حنیفہ واجب ہے۔ تنفل، و انتفل۔ تفعل و افتعل
سے بمعنی نفل نماز پڑھنا۔ اور اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ مصنف علامہ حریری، امام شافعی کے مقلد تھے۔

(۶) أَجْلَبَ: از افعال اجلابت مصدر ہے شور مچانا، کھینچنا۔ یہ جَلَبٌ سے ماخوذ ہے از (ض) اور (س، ن) سے اس کے معنی گناہ کرنے
کے بھی آتے ہیں، اور اس کے معنی اکٹھا کرنا، شور مچانا، اکسانا، خشک ہونا، ہانک کر لانا۔ وغیرہ بھی آتے ہیں۔ اور یہاں ہانک کر لانا ہی مراد
ہے۔

(۷) بِخَيْلِهِ: خیل گھوڑا، گھوڑوں کا گروہ۔ والجمع خَيْلٌ وَاخْيَالٌ۔ اور اس کا اطلاق مجاز اسواروں پر بھی ہوتا ہے اور
یہاں ”بخیلہ ورجلہ“ بول کر عموم مراد لیتے ہیں۔

(۸) رَجُلٌ: رَجُلٌ (بفتح الراء) یہ رَجُلٌ کی جمع ہے یعنی پایادہ، پاؤں پر چلنے والے۔ جو فارس کی ضد ہے۔ اور رَجُلٌ (بکسر
الراء) بمعنی پاؤں جمع از رَجُلٌ ہے۔ رَجُلٌ مرد، انسان۔ جمع رَجَالٌ، رُجُولَةٌ بمعنی مردانگی، قوت مردانہ، بہادری۔
(۹) اِتَّبَعْتُ: یہ اِتْبَاعٌ مصدر سے از افعال۔ مجرد (س) سے ہے۔

(۱۰) اَلْسُنَةٌ: (بضم السین) اس کی جمع سُنُنٌ آتی ہے سُنٌّ (ن) سُنًّا و سُنَّةٌ بمعنی سنت جاری کرنا۔ قال تعالى: سنة الله في الدين
خلو امن قبل و كان امر الله الخ (احزاب) اور سنت کے معنی خصلت، طریقہ، طبیعت، شریعت و چہرہ اور اسکے معنی دائرہ کے بھی
آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے۔ سُنٌّ و سُنُنٌ (ن) سُنًّا بمعنی تیز کرنا۔ سُنٌّ سُنَّةٌ بمعنی
طریقہ جاری رکھنا۔ سُنٌّ (بکسر السین) بمعنی دانت و عمر، نوک و قلم۔ جمع اَسْنَانٌ سُنَّةٌ (بفتح السین) بمعنی سال جمع

سُنُوْنَ، سَنَوَاتٌ.

(۱۱) لُبْسٌ: (بضم اللام) مصدر ہے (ازس) لُبْسًا بمعنی پہننا۔ لباس کی جمع اَلْبَسَةُ ہے۔ (بفتح اللام) بمعنی خلط ملط کرنا۔ از (ض، ن) لُبْسًا، لُبْسٌ تفعیل سے مشتق بنانا، عیب چھپانا، دھوکہ دینا۔ تَلْبَسُ تَفَعَّل سے بمعنی مشتق ہونا۔ اور اِتْعَالَ سے اَلْتَبَسَ بمعنی مشتق ہونا۔ مفاعلہ سے لَابِسَةٌ مَلَابِسَةٌ بمعنی میل جول کرنا۔ قال تعالیٰ: ولباس التقویٰ۔ (اعراف)

(۱۲) اَلْجَدِيدُ: بمعنی نیا، نو، جو ضد القدم ہے۔ جَدِيدٌ، وَجَدِيدَةٌ، اسکی جمع جُدُودٌ وَجُدُدٌ نیز جَدِيدٌ وَجَدِيدَةٌ بمعنی صاحب نصیب، جَدِيدٌ جَدُ (ض) جَدًا بمعنی جدید ہونا، نیا ہونا۔ یہاں موصوف کو حذف کر کے صفت کو اسکے قائم مقام کر دیا ہے ای فی لبس الثوب الجديد۔ قال تعالیٰ: بل هم فی لبس من خلق جدید۔ (ق)



وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْبِيدِ. وَحِينَ التَّامِ جَمْعُ الْمُصَلَّى وَانْتِظَمَ، وَآخَذَ الزَّحَامُ بِالْكَظْمِ، طَلَعَ شَيْخٌ فِي شَمَلَتَيْنِ.

ترجمہ:- اور نکلا میں (گھر سے) ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کیلئے۔ اور جس وقت بھرگئی جماعت عید گاہ کی۔ اور صف بستہ ہوگئی اور بھیڑ کی وجہ سے سانس گھٹنے لگی۔ تو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چاروں میں۔

(۱) بَرَزْتُ: علی وزن نصرت، بَرَزَ (ن) بُرُوزًا بمعنی نکلتا، ظاہر ہونا۔ از (ن) بَرَزَ لِلتَّعْبِيدِ ای خروج لصلوة العید اور بَرَزَ موقع میں حال کے ہے۔

(۲) اِلْتَامٌ: یہ باب افعال سے ہے مصدر اِلْتِيَامٌ ہے بمعنی درست ہونا، ملا دینا، جمع ہو جانا، متفق ہونا، زخم بھر جانا، مجرد (ف) سے لام یلام (ف) لا ما مصدر ہے بمعنی ملنا، متصل ہونا۔ یعنی اتفاق، انضمام، انتظار وغیرہ۔

(۳) اَلْمُصَلَّى: صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ۔ یہاں عید گاہ مراد ہے از تفعیل۔

(۴) اِنْتِظَمَ: یہ باب افعال سے ہے مصدر اِنْتِظَامٌ ہے۔ بمعنی انتظام کرنا، پرونا، ترتیب وار ہونا۔ یہ نظم سے ماخوذ ہے۔

(۵) اَلزَّحَامُ: بمعنی بھیڑ، مجمع، انبوه، اثر دھام، زَحَمَ (ف) زَحْمًا، زِحَامًا بمعنی تنگی کرنا، دھکے دینا، دفع کرنا یا تنگ جگہ میں پھینکنا۔

(۶) اَلْكَظْمُ: بمعنی سانس نکلنے کی جگہ یعنی سانس کی نالی (منخرج النفس) والجمع اَكْظَامٌ، كِظَامٌ. كَظْمٌ يَكْظُمُ (ض) كَظْمًا، كُظْمًا بمعنی غصہ کو روکنا، مجمع میں دم گھٹنے لگا، مجمع میں پہنچ جانا، مجمع میں غصہ کا ضبط کرنا۔ یہاں اس سے مراد مجلس کا بھر جانا ہے اور الكظم یہ مفعول بد واقع ہوا ہے اخذ فعل کا۔ اگر كَظْمٌ (بفتح الظاء) ہو تو اس کے معنی ہے منہ، حلق اور سانس کی نالی ہے یہاں پر (بفتح الظاء) ہی ہے۔ قال تعالیٰ: اذنادی وهو مكظوم۔ (القلم)

(۷) فِی شَمَلَتَيْنِ: ای بَيْنَ شَمَلَتَيْنِ یہ شَمَلَةٌ کاثنیہ ہے جمع شَمَلَاتٌ بمعنی چوڑا کمبل (بڑی چادر) شَمِلَ (س) شَمَلًا، شَمُولًا بمعنی چادر سے ڈھا نکلتا (ن) سے بھی آتا ہے۔ اور (فی) بمعنی بین ہے یا مع کے ہے۔ اور (ن) سے شَمَلًا بمعنی شامل کرنا،

چادر بڑھانا۔ شَمِلَ (س) شُمُولًا بمعنی عام ہونا، و شَمِلَ و اشْتَمَلَ علی بمعنی مشتعل ہونا، حاوی ہونا۔ شَمَلَ بمعنی اتھاو، مجتمع چیز، متفرق چیز، شیرازہ۔ شِمْلَةٌ بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ شَمَلَ تَفْعیل سے بمعنی جلدی کرنا۔ شَمَلَ بمعنی جلدی کرنا۔



مَحْجُوبُ الْمُقْلَتَيْنِ. وَقَدْ اغْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ. وَاسْتَقَادَ الْعُجُوزَ كَالسَّعْلَةِ. فَوَقَّفَ وَقْفَةً مُتَهَابَةً. وَحَيًّا تَحِيَّةَ خَافِتٍ.

ترجمہ:- چھپی ہوئی تھیں اس کی دونوں آنکھیں (دونوں آنکھیں چھپائے ہوئے) اور بیشک کر لٹکائی ہوئی تھی؛ اس کے بازو پر تو برہ (جھولی جیسی کوئی چیز) اور قائد بنایا تھا اس نے ایسی بڑھیا کو جو تھنی جیسی تھی۔ پس کھڑا ہوا وہ مانند کھڑے ہوئے گرنے والے کے (لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا) اور سلام کیا اس نے مانند سلام کرنے آہستہ سے بولنے والوں (خوف زادوں کے)۔

(۱) مَحْجُوبٌ: ای مَسْتُورٌ۔ پردہ ڈالا ہوا چہرہ ڈھکا ہوا۔ حَجَبٌ (ن) حَجَبًا، حَجَابًا مصدر ہیں بمعنی ڈھانکنا، پردہ ڈالنا، چھپانا، جیسے: كَلَّا انْهَمَ عَنِ رِيْهِمْ يَوْمَئِذٍ لِّمَنْحُوجِيَوْمِئِذٍ۔ (المطففين)

(۲) مُقْلَةٌ: بمعنی آنکھ کی چربی، آنکھ کی سفیدی اور سیاہی، خود آنکھ مراد ہے اور محجوب المقلتین ای مستور العينین۔ یہ تشبیہ مقلتین ہے مُقْلَةٌ کا بمعنی آنکھ کی پٹی۔ والجمع مَقْلٌ، مَقَلٌ (ن) مَقَلًا مصدر ہے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۳) اغْتَضَدَ: اجْتَنَبَ کے وزن پر از اجْتَعَالَ. اغْتَضَدَ مصدر ہے بمعنی بازو میں لینا، بازو میں کسی چیز کو ڈال دینا، بغل میں لینا۔ یہ عَضُدٌ سے ماخوذ ہے۔ بمعنی بازو کے ہیں یعنی قوی ہونا۔ مجرد (ن) سے بمعنی مدد کرنا۔

(۴) شِبْهٌ: بمعنی مانند، مثل والجمع اشْبَاهٌ. شُبْهَةٌ بمعنی مشتبہ چیز جمع شُبُهَاتٌ. اس میں تین لغتیں ہیں (بکسر الشین وسكون الباء۔ وفتح الشین وفتح الباء) شِبْهٌ تَفْعِيل سے بمعنی مشابہ بنانا، تشبیہ دینا۔ شِبْهٌ تَفْعِيل سے بمعنی مشابہ ہونا، اشْبَاهٌ اجْتَعَالَ بمعنی شک کرنا۔

(۵) الْمِخْلَاةُ: (بکسر المیم) بمعنی تو برہ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں گھاس دانہ وغیرہ رکھا جائے یا وہ تھیلا جس میں دانہ، گھاس وغیرہ بھر کر جانوروں کے گردن میں لٹکا دیتے ہیں، اس کی جمع مِخَالٌ ہے۔ خَلَى يَخْلِي (ض) خَلِيًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔ کیونکہ گھاس بھی کاٹی جاتی ہے۔

(۶) اسْتَقَادَ: یہ اسْتَعَالَ سے ہے۔ اصل میں "اسْتَفَادَ" تھا۔ یہ "فَوَدَ" سے ماخوذ ہے بمعنی ذلیل ہونا، عاجزی کرنا، پست ہونا، تابع فرمان ہونا، قائد بنانا۔ "س، ت" برائے تعدیہ ہے۔ مجرد قَادَ (ن) قَادًا، قِيَادَةً بمعنی کھینچنا، قیادت کرنا۔ فَوَدَ تَفْعِيل سے بمعنی ری وغیرہ کو پکڑ کر کھینچا آگے سے۔

(۷) الْعُجُوزُ: بمعنی بڑھیا عورت۔ والجمع عُجُوْرٌ، عُجَاوِزٌ (ن، ك) سے مستعمل ہے بمعنی بڑھیا ہونا۔ بڑھیا کو عجزوا سئلے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بہت سے کاموں سے عاجز رہتی ہے۔ قال تعالى: الاعجوز الهى الغابرين۔ (الصف)

(۸) كَالسَّغْلَاءِ: (سَغْلَاءُ، سَغْلِي) بمعنی بھوتنی، مؤنث بھوت، بھوت پریت، جس کو چڑیل کہتے ہیں۔ وَالْجَمْعُ سَعَالٌ وَسَعَالِيَاتٌ۔

(۹) وَقَفَ: (ض) سے وَقَفًا، وَقُوفًا مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا، روکنا، چپ چاپ کھڑا ہونا، خاموش کھڑا رہنا۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ”وَقْفَةٌ“ اسم مرۃ ہے بمعنی شک اور بمعنی ٹھہرنا ہے اور یہ مفعول مطلق ہے۔

(۱۰) مُتَهَاتِفٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ۔ صیغہ اسم فاعل از تفاعل۔ تَهَاتَفَةٌ مصدر ہے بمعنی ایک دم سے گر پڑنا، جھوم کر چلنا جس سے عنقریب گر جانے کا اندیشہ ہو۔ یا صرف گرنا مراد ہے۔ مجرد هَفَّتْ (ض) هَفَّتًا، هَفَاتًا: بمعنی گرنا، اڑنا۔ اسکا استعمال زیادہ تر شریں ہوتا ہے۔

(۱۱) حَيٌّ: اس کا مصدر تَحْيَةٌ ہے بمعنی حَيَّاكَ اللهُ کہنا (اللہ تمہاری عمر دراز کرے) اور تَحْيَةُ کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ (۱) سلام کرنا (۲) حَيَّاكَ اللهُ کہنا (۳) اور تعظیم کرنا۔ یہاں یہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: وَاِذَا حَيَّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا النَّحْيَ۔ (النساء)

(۱۲) خَافَتْ: (ن) خُفُوْنَا بمعنی چھپانا، پست ہونا، آہستہ آہستہ بولنا۔ اور اسکے معنی اچانک مرنے کے بھی آتے ہیں خَفْنَا وَخَفَاتْنَا مصدر ہیں۔ قوله تعالیٰ: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُتْ بِهَا۔ (بنی اسرائیل)



وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ، أَجَالَ خَمْسَةَ فِي وَعَائِهِ؛ فَأَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُنِبْنَ بِالْوَانِ الْأَصْبَاغِ، فِي أَوَانِ الْفَرَاعِ۔ ترجمہ:- اور جب فارغ ہوا وہ شخص اپنی دعا سے، تو گھمایا اس نے اپنی پانچوں انگلیوں کو اپنی جھولی میں۔ پس نکالا اس نے اس جھولی میں سے چند پرچوں کو۔ بیشک کہ لکھا گیا تھا ان پرچوں کو مختلف رنگوں سے، فرصت کے وقت۔

(۱) فَرَغَ: فِرَاغًا، فُرُوعًا (ن، ف، س) بمعنی فارغ ہونا۔ قال تعالیٰ: وَاصْبِحْ فَوْادِمَ مُوسَى فَارِعًا۔ (القصص)
(۲) دُعَائِهِ: دُعَاءٌ مصدر ہے از (ن) بمعنی پکارو الجمع أَدْعِيَةٌ۔ استعمال میں مراد وہ کلمات ہیں جن کے لوگ ایک دوسرے کو پکاریں۔

(۳) أَجَالَ: از افعالِ اِجَالَةٍ مصدر ہے بمعنی چکر لگانا، گھومانا، ٹولنا، تلاش کرنا۔ مجرد (ن) سے مصادر جَوُولًا، جَوْلَةٌ وَجَوْلًا۔ بمعنی گھومنا۔

(۴) خَمْسَةٌ: بمعنی پانچ اس سے مراد پانچ انگلیاں ہیں خَمْسٌ (ض، ن) خَمْسًا بمعنی پانچواں ہونا اور مذکر کیلئے خَمْسَةٌ کہیں گے، اور یہاں پر صفت محذوف ہے ای اصابعه الخمس۔

(۵) وَعَاءٌ: بمعنی برتن، یا ہر وہ چیز جس میں کسی شے کو جمع کیا جائے اور حفاظت کی جائے وَالْجَمْعُ أَوْعِيَةٌ۔ وَجَمْعُ الْجَمْعِ. أَوَاعٍ ہے۔ وَعِيٌّ یعنی (ض) وَوَعِيًا بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، جمع کرنا۔ تین لغتیں ہیں: (۱) وَعَاءٌ (ب) اِعَاءٌ (ج) وَوَعَاءٌ۔ اور وَعَاءٌ سے مراد مَا يُوَعَى بِهِ یعنی برتن۔ وفي التنزيل: فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وَعَاءِ آخِيهِ۔ (يوسف)

(۶) فَاَبْرَزَ: یہ ابزاز مصدر سے بمعنی نکالنا مجرد (ن) سے بمعنی نکلتا۔ قدم تحقیقہ۔

(۷) وَقَاعًا رُقْعَ: یہ رُقْعَةُ کی جمع ہے بمعنی پیوند لگانا۔ یا تحریر کا پرزہ۔ کٹڑا۔ مجرد (ف) سے بمعنی پیوند لگانا، جوڑنا، سینا۔ اور تفعیل سے بمعنی اصلاح کرنا۔

(۸) الْأَصْبَاغُ: بمعنی رنگ۔ صَبِغٌ، صَبِغٌ بمعنی رنگ والجمع أصباغ، صباغ۔ مجرد از (ن، ف، ض) ہے بمعنی رنگنا۔ قال تعالیٰ: صبغة الله ومن احسن من الله صبغة۔ (البقرہ)

(۹) أَوَانٌ: یہ جمع ہے اَوْنٌ کی بمعنی وقت از (ن) بمعنی نرمی کرنا، واز (ض) بمعنی وقت آجانا۔ والجمع ایضا أَوَانَةٌ۔

(۱۰) الْفَرَاعُ: بمعنی بیکار رہنا۔ از (ن، س، ف) ہے۔ فارغ ہونا۔ قدم تحقیقہ۔



فَنَاوَلْهِنَّ عَجُوزَةً الْحَيِزُ بُونَ، وَأَمْرَهَا بَانَ تَنَوَّسَمَ الزُّبُونُ، فَمَنْ آنَسَتْ نَدَى يَدَيْهِ، أَلْقَتْ مِنْهُنَّ وَرَقَةً لَدَيْهِ، قَالَ: فَاتَّاحَ لِي الْقَدْرُ الْمَعْتُوبُ.

ترجمہ:- پس حوالہ کیا اس (بڈھے) نے ان پرچوں کو اپنی چالاک بڑھیا کے اور حکم دیا اس بڑھیا کو یہ کہ علامت دیکھ کر پہچان لے وہ بیوقوفوں کو (مالداروں کو)۔ پس جس شخص کو بھی اہل بخشش دیکھتی تھی تو ڈال دیتی تھی ایک رقعہ ان پرچوں میں سے اسکے سامنے۔ راوی کہتا ہے۔ پس مقدر کیا میرے لئے (ایک پرچہ کو) غضب آلود تقدیر نے (یعنی میرے بد قسمتی نے ایک پرچہ کو میرے سامنے مقرر کر دیا)۔

(۱) فَنَاوَلْهِنَّ: از مفاعلہ بمعنی دینا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی دینا، پانا، حوالہ کرنا، مرتحقہ۔

(۲) عَجُوزٌ: بمعنی بوڑھی عورت۔ والجمع عَجُزٌ وَعَجَائِزٌ۔ اور ”عجوزہ“ یہ مفعول ثانی ہے ”فناولھن“ کا بڑھاپے کے پہلے درجہ میں عجز کہتے ہیں۔ پھر شہرہ، بھر حیز بون اور یہاں عجز کی صفت حیز بون بطور مبالغہ ہے۔ ورنہ کیسے چلتی پھرتی ہے۔

(۳) الْحَيِزُ بُونَ: بمعنی بہت بڑھیا عورت جو زیادہ چالاک ہو۔ (بڈھی مکار عورت)۔

(۴) تَنَوَّسَمَ: از تفعیل اس کا مصدر تَوَّسَمَ ہے بمعنی علامت دیکھ کر پہچانا۔ یہ و سَمَ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت۔ مجرد (ض) سے۔

(۵) الزُّبُونُ: کے اصلی معنی بخیل کے ہیں مگر اصطلاح میں بیوقوف مالدار کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی فقیر کو دکھا دیتا ہے، دفع کرتا ہے۔ زَبَنَ (ن) زَبْنًا۔ از (ض) بمعنی دفع کرنا، جدا کرنا۔

(۶) آنَسَتْ: ایناس مصدر سے ہے از افعال بمعنی دیکھنا۔ اور آنَسَ سے ماخوذ ہے بمعنی محبت۔ آنَسَ (س) جو ضد النفور ہے۔ قال

تعالیٰ: فَاَنْتَمِ مِنْهُمْ رَشَدًا۔ (النساء)

(۷) نَدَى: بمعنی عطاء بخشش۔ از (س) سخاوت کرنا، تر ہو جانا۔ جمع، آنداء، آندیۃ ہیں۔

(۸) يَدَيْهِ: یہ جوید کا تشبیہ ہے بمعنی ہاتھ، (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تشبیہ گر گیا۔ اور ضمیر راجع ہے من کی طرف۔

(۹) أَلْقَتْ: یہ اَلْقَاءُ مصدر سے ہے بمعنی ڈال دینا۔ از انفعال۔

(۱۰) وَرَقَةٌ: پرچہ، درخت کا پتہ۔ والجمع وَرَقَاتٌ، أَوْرَاقٌ، وَرَقٌ (ض) وَرَقًا بمعنی پتہ لکھنا۔ قال تعالیٰ: وَمَاتَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا الْخَبْرُ۔ (انعام)

(۱۱) لَدَيْهِ: یہاں (ہ) ضمیر راجع ہے ”مَنْ“ کی طرف۔

(۱۲) فَاتَّاحَ: از انفعال مصدر اِتَّاحَةً ہے بمعنی مقدر کرنا، تیار کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۳) أَلْقَدْرُ: مصدر ہے (بفتح القاف) بمعنی اندازہ۔ تقدیر خداوندی۔ والجمع أَقْدَارٌ، وَقَدْرٌ (بکسر القاف) بمعنی ہانڈی والجمع قُدُورٌ، وَفِي الْفِرْقَانِ: وما قدر و الله حق قدره۔ (الزمر)

(۱۴) أَلْمَعْتُوبُ: صیغہ اسم مفعول از (ن، ض) مصدر عَتَبَا وَعَتَبًا بمعنی ناراضگی ظاہر کرنا۔ اور ہر شخص تقدیر کی شکایت کرتا ہے۔ اس لئے ”قدر المعتوب“ کہا ہے۔



رُقْعَةٌ فِيهَا مَكْتُوبٌ. فَقَالَ:

(۱) لَقَدْ أَصْبَحْتُ مَوْقُودًا بِأَوْجَاعٍ وَأَوْجَالٍ

(۲) وَمَمْنُؤًا مُخْتَالٍ وَمَخْتَالٍ وَمُفْتَالٍ

ترجمہ:- ایک ایسا پرچہ جس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔ شعر (۱) تحقیق کہ ہو گیا ہوں میں ہارا ہوا۔ ساتھ دردوں (مصائب) اور خوفوں کے۔ (۲) اور جتلا کیا گیا ہوں متکبروں، حیلہ گروں اور اچانک قتل کرنے والوں کے ساتھ۔

(۱) رُقْعَةٌ: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا، تحریر کا پرزہ۔ والجمع رُقْعٌ، رِقَاعٌ، از (ف)۔

(۲) أَصْبَحْتُ: یہ اصْبَحْتُ مصدر سے ہے از انفعال ناقصہ بمعنی ہونا اور صبح کے وقت داخل ہونا۔ اور آدھی رات میں بیدار ہونے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۳) مَوْقُودًا: اس کا مصدر وَقَدَّ ہے بمعنی لاٹھی سے مارنا، سختی سے مارنا، پچھاڑ دینا، گرا دینا۔ از (ض) گرانا، پچھاڑنا (شدید الصرب) اس کے اصلی معنی ہیں۔ وفي القرآن: والموقودَةُ۔ (المائدہ)

(۴) أَوْجَاعٌ: یہ وَجَعٌ کی جمع ہے بمعنی درد، مرض، دکھ، تکلیف۔ (س) وَجَعًا بمعنی درد والا ہونا، اور يَوْجَعُ مضارع میں واؤ کو یاء اور الف سے بدل دیتے ہیں یعنی يَجْعَعُ اور يَجْعَعُ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۵) أَوْجَالٌ: یہ وَجَلٌ کی جمع ہے بمعنی خوف و ڈر۔ وَجَلٌ يَوْجَلُ (س) يَوْجَلًا مصدر ہے بمعنی ڈرنا اور اس کے مضارع میں بھی واؤ کو یاء اور الف سے تبدیل کر لیتے ہیں ”يَجْعَلُ، ياجل“ پڑھتے ہیں۔ نیز پہلی یاء کو کسرہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ:

وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ۔ (انفال)

(۶) مَمْنُونًا: مَنَّا يَمْنُونُ (ن) مَنَّا یعنی بتلا کرنا، آزمانا، مقدر کرنا بھی آتا ہے۔

(۷) بِمُخْتَالٍ: اس کا مصدر اِخْتِيَالٌ ہے از اِتْعَالِ بمعنی تکبر کرنا، اور فخر سے چلنا۔ یہ اسم فاعل ہے۔ قال تعالیٰ: ان الله لا يحب كل مختال فخور۔ (لقمن)

(۸) مُخْتَالٌ: یہ اِخْتِيَالٌ مصدر سے صیغہ اسم فاعل۔ بمعنی حیلہ کرنے والا، بکروفریب دینے والا۔ محتال بمعنی بہت حیلہ کرنے والا از اِتْعَالِ. حَالٌ يَخُولُ (ن) حَيْلَةٌ مَحَالًا بمعنی حیلہ کرنا۔

(۹) مُغْتَالٌ: یہ اِغْتِيَالٌ مصدر سے ہے از اِتْعَالِ بمعنی خفیہ طور پر قتل کرنا، اچانک پوشیدہ طریقہ سے قتل کر ڈالنا۔ غَالٌ (ن) غَوْلًا خفیہ طریقہ سے قتل کر ڈالنا، اور یہ ”غَيْلَةٌ“ سے ماخوذ ہے۔ اور یہ اجوف داوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔ یائی ہوتو بمعنی ہلاکت۔ اور صاحب صحاح نے اس کو (غ، و، ل) میں درج کیا ہے۔



(۳) وَخَوَّانٍ مِنَ الْإِخْوَانِ نَ قَالَ لِي لِقَالِي

(۴) وَأَعْمَالٍ مِنَ الْعُمَمَاءِ لِ فِي تَضْلِيْعِ أَعْمَالِي

(۵) فَكَمْ أَضْلَىٰ بِأَذْحَالِ وَأَمْحَالِ وَتَرْحَالِ

ترجمہ:- (۳) اور بتلا کیا گیا میں خیانت کرنے والوں کے بھائیوں سے۔ جو بغض رکھنے والے ہیں میری غربت کی وجہ سے۔ (۴) اور بتلا کیا گیا میں ایسی کوششیں کرنے والے حکام کے ساتھ۔ جو میری محنتوں کے ٹیڑھا کرنے کے فکر میں ہیں۔ (۵) پس کب تک (آگ میں جلایا جاؤں گا) داخل کیا جاؤں گا میں دشمنوں، فاقوں، اور کثرت سفر میں۔

(۱) خَوَّانٌ: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت خیانت کرنے والا۔ خَانَ (ن) خَوَّنَا وَخِيَانَةٌ بمعنی خیانت کرنا، وعدہ توڑنا۔ اور یہ عطف ہے ”مخال“ پر۔ قال تعالیٰ: لا تخونوا اماناتكم۔ (انفال) فخانناهما۔ (تحریم)

(۲) الْإِخْوَانُ: یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی، ساتھی، دوست۔ اور اخ کی جمع اِخْوَةٌ، اُخْوَةٌ، اُخْوَانٌ، وَاخْوَانٌ، وَاخَاءٌ ہیں۔ وفی التنزیل: واخوانهم يمدونهم۔ (اعراف) اور الاخوة اس اخ کی جمع ہے جو بسبب بھائی کے معنی میں ہے اور اخ کو نسبت کیلئے آخوی وَاخِيٌّ بولا جاتا ہے۔

(۳) قَالَ: صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی دشمنی و بغض و عداوت رکھنے والا۔ كَمَا فِي الْفُرْقَانِ: انسى لعمركم من القالين. (الشعراء) قَلَا يَفْقَلُونَ (ن) قَلَاءٌ، قَلَاءٌ. قَلَا يَفْقَلُونَ (ض) قَلِيًّا. قَلِيًّا. قَلِيًّا (س) قَلِيًّا قَلَاءً، مَقْلِيَّةً بمعنی مبغوض رکھنا۔ اور یہ قلی سے مشتق ہے جس کے معنی ہے شدت بغض کے ہیں۔ اور یہ (ن، ض، س) سے آتا ہے۔

(۴) لِقَالِي: یہ قلت سے ماخوذ ہے بمعنی کم ہونا، مفلس ہونا محتاج ہونا، اِقْلَالٌ بمعنی افلاس ہے از اِنْفَاعِ بمعنی کم مال والا ہونا یا محتاج ہونا۔ مجرد (ض) سے مصدر قَلَّةٌ ہے بمعنی کم ہونا۔ نیز تفعیل سے بمعنی کم کرنا بھی آتا ہے۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: وَيَقْلِلْكُمْ فِي اَعْيُنِهِمْ

(الخ)۔ (الانفال)

(۵) اَعْمَالٌ: (بکسر الهمزة) مصدر ہے افعال کا بمعنی کام کرنا، کوشش کرنا۔ مجرد (س) سے ہے اور اس کا عطف ہے خَوَّانٌ پر۔

(۶) اَلْعَمَّالُ: جمع عامل از سَمِعَ کام کرنے والے۔

(۷) تَضَلَّيْعٌ: یہ مصدر ہے از تَفَعَّلَ بمعنی ٹیڑھا کرنا، موڑنا، جھکا دینا، بوجھل کرنا۔ مجرد ضَلَّعَ (س) ضَلَّعًا، ضَلَّعًا بمعنی پیدائشی طور پر

ٹیڑھا ہونا، اور پسیلوں تک پیٹ بھر جانے کے بھی آتے ہیں۔ ضَلَّعًا (ن، ف) بمعنی مائل ہونا کرم سے ضَلَّاعَةٌ بمعنی قوی ہو جانا۔

(۸) اَعْمَالٌ: (بفتح الهمزة) یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مرتحیقہ۔

۱۔ کم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) استفہامیہ اس کا میز منسوب ہوتا ہے۔ جیسے کم درہمالک۔ اور دوسرا کم خبریہ ہے جو کثیر

کے معنی میں ہے اس کا میز مجرد ہوتا ہے۔ جیسے کم عبد اور عبید مملکت۔ یہاں پر کم استفہامیہ مبالغہ تکثیر کے لئے ہے ای کم

مرةً اصلیٰ

(۹) اُضْلَى: (ازس) صیغہ مضارع واحد متکلم کا ہے۔ بمعنی آگ میں جلایا جاتا ہوں میں۔ ضَلَّى يَضْلِي (ض) ضَلْيًا بمعنی بھونا،

آگ میں ڈالنا۔ وفي التنزيل: يصلونها يوم الدين۔ (الانفطار) ضَلَّى يَضْلِي (س) ضَلَّى، ضَلْيًا، ضَلْيًا بمعنی آگ میں

داخل ہونا یا جلنا۔ اور یہاں پر (س) سے معروف ہے اور افعال سے معروف و مجہول دونوں ہو سکتے ہیں۔ قال تعالیٰ: فسوف

نصلينه ناراً۔ (النساء)

(۱۰) بِأَذْحَالٍ: یہ جمع ہے دُخُلٌ کی بمعنی کینہ، عداوت، گناہ اور جنایت کی مکافات طلب کرنا۔ اسکی جمع دُخُولٌ بھی آتی ہے۔ از فُحِّ۔

(۱۱) اَمْحَالٌ وَمُحْوَلٌ: یہ جمع ہے مَحَلٌ کی بمعنی قحط سالی، مکر، فریب، دھوکہ، شنی۔ مَحَلٌ يَمْحَلُ (س، ف) مَحَلًا وَمُحْوَلًا مصدر

اور کرم سے مَحَالَةٌ مصدر ہے بمعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے سوکھا پڑا ہونا یا زمین کا قحط زدہ ہونا۔ قال تعالیٰ: وهو شديد المحال۔

(الرعد)

(۱۲) تَرَحَّلَ: یہاں (بفتح التاء) ہے۔ تاء مبالغہ کیلئے ہے اور یہ رَحَلَ سے ماخوذ ہے بمعنی کثرت سفر۔ از (ف) اور باب تَفَعَّلَ

ترحل آتا ہے، کما قال الشاعر: اذف الترحل غير ان ركابنا الخ.

(۶) وَكَمْ أَخْطَرُ فِي بَالٍ وَلَا أَخْطَرُ فِي بَالٍ(۷) فَلَيْتَ الدَّهْرُ لَمَّا جَا رَأْفَالِي أطفالي(۸) فَلَوْلَا أَنَّ أَشْبَالِي أَغْلَالِي وَأَعْلَالِي(۹) لَمَّا جَهَّزْتُ آمَالِي إِلَيَّ أَلٍ وَلَا وَاللَّي

ترجمہ:- (۶) اور کب تک میں چلتا رہوں میں پرانے کپڑے میں (کب تک بسر کروں) اور نہ گذروں گا میں کسی کے دل میں (کسی

کے دل میں میرا خیال پیدا نہ ہوگا۔) (۷) پس کاش کہ زمانہ نے جب مجھ پر ظلم ڈھایا ہے تو میرے بچوں کو مار ڈالا ہوتا۔ (۸) پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرے لئے طوق (قید) اور چھڑیاں۔ (۹) تو کبھی سامان نہ لے جاتا میں اپنی امیدوں کا کسی رشتہ دار (عزیز و اقارب) اور نہ کسی حاکم کے پاس۔ (یعنی میں کبھی بھی اپنی آرزوؤں کو کسی عزیز و اقارب اور حاکم کے سامنے نہ لے جاتا)۔ (۱) اَخْطَرُ: (اول) یہ (ض) سے آتا ہے مصادر خَطَرًا، خَطِيئًا، خَطَرًا اَنَا، بمعنی چلنا، ناز سے چلنا، حرکت کرنا۔ اور اَخْطَرُ (ثانی) خَطَرًا (ن) خَطَرًا، خَطَرًا بمعنی خطرہ گذرنا، بھولنے کے بعد یا آنا۔

(۲) بَالٍ: اسم فاعل ہے اس کی صفت محذوف ہے ای فی ثَوْبٍ بَالٍ۔ اور یہ حال ہے اخطور کی ضمیر سے۔ بمعنی پرانا و بوسیدہ کپڑا۔ بَلِيٍّ (س) بَلِيٍّ و بِلَاءٍ بمعنی پڑانا ہونا۔ (ن) بَلُوْا و بِلَاءٍ بمعنی آزمائش کرنا۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَاذِ ابْتَلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ النَّحْسَ (بقرہ) اور بَالٍ (ثانی) بمعنی قلب، دل۔ یہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی حال اور شان کے بھی آتے ہیں۔

(۳) لَيْتَ: حرف تمنیٰ ہے۔ اور فلیت الدھر۔ یہ جواب لَمَّا ہے۔

(۴) جَارٍ: يَجُوْزُ (ن) جَوْرًا بمعنی ظلم کرنا، اور منحرف ہونا۔ یہاں اول مراد ہے، مرتحققہ۔

(۵) اَطْفَالِيٍّ: اوری ضمیر متکلم ہے۔ یہ ”اطفَاء“ مصدر سے ماخوذ ہے از افعال۔ بمعنی بچانا۔ یہ صیغہ ماضی ہے۔ اس کا مجرد (ف) سے ہے بمعنی بچانا۔ (س) سے بھی آتا ہے اور ”اطفَاء“ سے یہاں پر مراد ”فناء کر دینا“ ہے۔

(۶) اَطْفَالِيٍّ: یہ طفل کی جمع ہے بمعنی بچہ بلڑکا۔ اس میں یاء متکلم کی ہے از (ن) طُفُوْا بمعنی طفولیت میں داخل ہونا۔ اور جار کا مفعول بہ ہے۔ قال تعالیٰ: ثم يَخْرُجُكُمْ طِفْلًا۔ (المؤمن)

(۷) اَشْبَالِيٍّ: یہ جمع ہے شَبَلٌ بمعنی شیر کا بچہ۔ شَبَلٌ (ن) شَبَلًا، شُبُوْلًا بمعنی ناز و نعمت میں پرورش پانا۔ اور ہاتھی کے بچہ کو ”وغضل“ اور اونٹنی کے بچہ کو ”جوار“ گھوڑے کے بچہ کو ”مھر“ گدھے کے بچے کو ”جش“ گائے کے بچہ کو ”عجل“، بکری کے بچہ کو ”جدی“ ہرن کے بچہ کو ”شن“، خنزیر کے بچہ کو ”خنوص“، لومڑی کے بچہ کو ”ہجرس“، کتے کے بچہ کو ”جرؤ“، چوہے کے ”وہوس“، گوہ کے بچہ کو ”حسل“ بندر کے بچہ کو ”قشہ“، خرگوش کے بچہ کو ”خرنق“، سانپ کے بچہ کو ”حربش“ کہتے ہیں۔ (فقہ اللغہ)

(۸) اَعْلَانٌ: یہ غل کی جمع ہے بمعنی طوق، جو لوہے کا ہو اس کی جمع غُلُوْلٌ بھی آتی ہے۔ جو ہاتھ یا گردن میں باندھا جاتا ہے غَلٌّ يَغْلُ (ن) غَلًّا بمعنی طوق پہننا۔ قال تعالیٰ: اِنَا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا۔ (یس) غَلَالَةٌ غَلَالَةٌ وہ شعائر یعنی میٹھوری جو کرتا یا زرہ کے نیچے پہنتے ہیں۔ جمع غَلَالٌ اور (ض) سے غَلًّا بمعنی کینہ ور ہونا۔ غَلَّةٌ اِنَا جَمْعُ غَلَالٌ۔

(۹) اَعْلَانٌ: یہ غل کی جمع ہے بمعنی چھڑی، کلنی یعنی جو جانور کے ساتھ چپک جاتی ہے و الجمع عِلَالٌ۔

(۱۰) جَهَّزْتُ: یہ تجهیز مصدر ہے از تفعیل بمعنی سامان تیار کر دینا۔ ومنہ تجهيز المیت مجرد (ف) سے ہے بمعنی سامان اور یہ

جواب ”لولا“ ہے جہاز (بفتح الجیم) بمعنی سامان، لغت ضعیفہ (بکسر الجیم) بھی کہی جاتی ہے۔ و الجمع اجهزة و اجهزات۔

(۱۱) آمَالِيٍّ: یہ ”امل“ کی جمع ہے بمعنی امید۔



کے مصادر ہیں۔ اور اس کی صفت کے صیغہ ”تائق و تَوَاق“ آتے ہیں۔

(۹) مُلْجَمُهَا: یہ الْحَامَّ مصدر سے ہے از افعال بمعنی بنا، یہاں مراد ”اشعار وغیرہ نظم کرنا“ ہے۔ مجرد (ف) سے ہے۔

(۱۰) رَاقِمٌ: صیغہ اسم فاعل از (ن) بمعنی نقش کرنے والا، لکھنے والا، رَقَمًا مصدر ہے بمعنی نقطے اور حرکات وغیرہ لگانا۔

(۱۱) عَلِمَهَا: عَلِمَ کی جمع اَعْلَامٌ آتی ہے بمعنی بڑا پہاڑ۔ قولہ تعالیٰ: وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشِئَاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ. (الرحمن) بڑا عالم، پہاڑ کی چوٹی، پھول کیڑے کا نقشہ۔



فَنَاجَانِي الْفِكْرُ بَانَ الْوُصْلَةَ اِلَيْهِ الْعُجُوزُ، وَافْتَانِي بَانَ حُلُوَانَ الْمَعْرِفِ يَجُوزُ، فَرَصَدْتُهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِئُ الصُّفُوفَ صَفًّا صَفًّا، وَتَسْتَوِي كَيْفَ الْاَكْفُفَ كَفًّا كَفًّا.

ترجمہ: پس سرگوشی کی ہے میری فکر نے بے شک کی اس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ یہ بڑھیا ہی ہے۔ اور فتویٰ دیا مجھ کو (مجھے معلوم ہوا) بیشک کہ بتانے والے کی اجرت جائز ہے (بتانے والے کو اجرت دینا جائز ہے) پس انتظار کیا میں نے اس کا اس حال میں کہ وہ تلاش کر رہی تھی صفوں کو ایک صف کے بعد دوسری صف کو۔ اور طلب کر رہی تھی ہاتھوں کو (ہاتھوں سے بخشش مانگ رہی تھی) ایک ایک ہاتھ کر کے (ایک ہاتھ کے بعد دوسرا ہاتھ)۔

(۱) فَنَاجَانِي: اس کا مصدر مناجات ہے از مفاعله بمعنی آہستہ سے بات کہنا سرگوشی کرنا۔

(۲) الْوُصْلَةُ: وسیلہ ای ما يتوصل به الى الشيء یعنی جو چیز پہنچنے کا ذریعہ ہو اس لئے اس کا ترجمہ لفظ وسیلہ سے کر دیا جاتا ہے۔ والجمع وُصَلٌ.

(۳) الْعُجُوزُ: بمعنی بڑھیا اس کی جمع عُجُوزٌ وَعَجَائِزٌ آتی ہیں۔ قدم مرتحققہ.

(۴) اِفْتَانِي: یہ فتویٰ سے ماخوذ ہے، شریعت کے حکم کو کہتے ہیں اور یہ ”فتنی“ سے مشتق ہے جسکے معنی ہے قوی نوجوان اسلئے کہ مفتی بھی اپنے قوی دلائل سے مسائل کے شبہ کو دور کرتا ہے فتاویٰ کی جمع ”فُتْيَا“ ہے اور افتانی کے معنی ہیں فتویٰ دیا مجھے، افتسایفتی افتاء از افعال، مجرد (ن) سے ہے بمعنی سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا اور (س) سے بھی بمعنی جوان ہونا۔

(۵) حُلُوَانَ: یہ حَلَاوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مٹھائی، اجیر، مزدوری (ن) سے بمعنی دینا، عطاء کرنا یا ایسی مٹھائی (اجرت) جو عرب میں کاہن کو کھانت کے وقت دیتے تھے اور یہ اب مطلق مزدوری کے معنی میں مستعمل ہے۔ اور یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ نہی رسول اللہ ﷺ عَنْ حُلُوَانَ الْكَاهِنِ. جسکے معنی مٹھائی کے ہیں، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

(۶) الْمَعْرِفُ: از تفعیل، مصدر تعریف ہے، بمعنی پہچان کرنا یا لا۔ یہاں سے مراد کاہن (نجومی) اور ”رہبرہ“ ہے۔

(۷) فَرَصَدْتُهَا: یہ ”رَصَدٌ“ مصدر سے ہے بمعنی انتظار کرنا۔ (ن) رَصَدًا۔ گھات میں بیٹھنا، تاک میں بیٹھنا۔ والجمع رُصَدٌ وَرُصَدَةٌ. قال تعالیٰ: يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا. (الجن)

- (۸) تَسْتَفْرِی: یہ استَفْرَاءَ مصدر سے بمعنی تلاش کرنا، نتیج کرنا، ڈھونڈنا۔ از استفعال۔ مجرد (ض) سے قرئی قویا و قویا۔
- (۹) الصُّفُوفُ: یہ صف کی جمع ہے بمعنی قطاریں، صَفَّ (ن) صَفًّا صَفًّا مصدر ہے بمعنی ہر چیز کا درست ہونا۔ لسانی میں مرتب طور سے منظم کرنا۔ صف بندی کرنا۔ فی الحدیث: سَوَّ وَاَصْفُو فَكَمْ اُولِیْخَافِنَ اللّٰهِ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ۔
- (۱۰) تَسْتَوُ كَفَّ: اس کا مصدر استیتگاف ہے۔ از استفعال بمعنی بارش طلب کرنا۔ موسلا دھار بارش۔ مجرد (ض) سے ہے ٹپکنا و بہنا۔
- (۱۱) الَاكُفُّ: یہ کَفَّ کی جمع ہے بمعنی ہتھیلی کُفُوف بھی جمع وَاكُفَّات بھی ہے۔ كَفَّ (ن) كَفًّا مصدر بمعنی روکنا۔



وَمَا اِنْ يَنْجِحُ لَهَا عَنَاءٌ، وَلَا يَرِشُحُ عَلٰی يَدِهَا اِنَاءٌ، فَلَمَّا اُنْكَدٰى اِسْتِعْطَافُهَا، وَكَدَّهَا مَطْبَافُهَا، عَادَتْ بِالْاِسْتِزْجَاعِ۔
ترجمہ:- اور نہیں کامیابی حاصل کی اس کی مشقت نے (لیکن ان کی مشقت کامیاب نہیں ہو رہی تھی) اور نہ ٹپکتا تھا اس کے ہاتھ پر کوئی برتن۔ پس جب کہ بے فائدہ ثابت ہو اس کا مہربانی چاہنا۔ مشقت میں ڈال دیا اس بڑھیا کو اس کے پھرنے نے (وہ چلنے سے تھکاوٹ اور تھکن محسوس کرنے لگی) پناہ پکڑی اس نے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کے ساتھ (انا للہ الخ پڑھ کر واپس لوٹی)۔

- (۱) يَنْجِحُ: اس کے مصادر نَجَّحَ و نَجَّحَ آتے ہیں بمعنی کامیاب ہونا۔ از (ف) کامیاب و حاجت کا پورا ہونا ”ما ان“ میں ما، نافیہ اور ”ان“ زائدہ ہے جو تاکید کیلئے ہے۔
- (۲) عَنَاءٌ: بمعنی تھکن، مشقت اور تکلیف۔ عَنِیَ یعنی (س) عَنَاءٌ بمعنی تھکنا، در ماندہ ہونا۔ اور عَنِیَ یعنی (ض) عَنِیًا۔ مراد لینا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ عَنَاءً بِعُنُو (ن) عُنُو بمعنی زبردستی لینا۔

(۳) يَرِشُحُ: از (ف) بمعنی ٹپکنا۔ مصادر رَشَّحًا، و رَشَّحَانًا ہیں بمعنی پسینہ کا ٹپکنا۔ يقال رَشَّحَ رَشَّحًا ی ندى بالعرق۔

(۴) يَدُّ: بمعنی ہاتھ، ہتھیلی یہ کلمہ مؤنث ہے اس کا لام کلمہ محذوف ہے اصل میں یدِی تھا۔ اس کا تثنیہ یدان ہے اس کی جمع اَیْدِی، یُدِی اور جمع الجمع اَیَادِی۔ لیکن اس کا اکثر استعمال نعت کے معنی میں ہوتا ہے اور الایدی کی جمع الایدین بھی آتی ہے۔ الید بمعنی نعمت و احسان و الجمع یُدِی و اَیْدِی و اَیْدِی و اَیْدِی و اَیْدِی بمعنی جاہ اور مرتبہ اور قدرت و طاقت کے معنی میں بھی آتا ہے اور بھی معنی اسکے آتے ہیں۔

- (۵) اِنَاءٌ: بمعنی برتن۔ و الجمع اَیْنَةٌ جمع الجمع اَوَان، مرتحقیقہ۔

(۶) اُنْكَدٰى: از افعال مصدر اُنْكَدَاءٌ ہے بمعنی روک دینا، مُنْقَطِعٌ ہو جانا، محروم ہونا۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ ”کدِیة“ سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پتھر جو کواں کھودنے کے وقت نکلے اس کی وجہ سے کھودنا بند ہو جائے۔ مجرد (ن) سے۔ کَدَا یُکْدُو کَدُوًا۔ کاشنا، روکنا۔ کَدَا یُکْدِی (ض) کَدَا بمعنی روکنا۔

(۷) اِسْتِعْطَافُهَا: اس کا مصدر اِسْتِعْطَافٌ ہے از استفعال۔ بمعنی مہربانی چاہنا۔ اور یہ عَطْفٌ و عَطُوفٌ سے ماخوذ ہے افعال سے اِعْطَافٌ ہے بمعنی مائل کرنا۔ اور مجرد (ض) سے بمعنی مائل ہونا۔



(۷) مُصَافٍ: از مفاعلة۔ اس کا مصدر مُصَافَاتٌ ہے بمعنی خالص دوستی، یا خالص معاملہ کرنا۔

(۸) مَعِينٌ: (بفتح المیم) بروزن فعلیل بمعنی ماء جاری، چشمہ۔ از (ف) بہتا ہوا چشمہ یا بہنا۔ مادہ (م، ع، ن)۔ قال تعالیٰ: فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ۔ (الملک)

(۹) مُعِينٌ: یہ باب افعال سے ہے مصدر ”إِعَانَةٌ“ ہے بمعنی مدد کرنا۔ یہ عَوْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مدد و الجمع أَعْوَانٌ۔ یہاں مراد نئی ہے۔

(۱۰) الْمَسَاوِي: یہ سُوءٌ سے ماخوذ ہے۔ خلاف قیاس جمع ہے بمعنی برائی جیسے حسن سے محاسن ہے اور یہ جمع ہے مَسَاةٌ کی بمعنی القبيح من القول او الفعل. سَاءَ يَسُوءُ (ن) سَوَاءٌ بمعنی برا ہونا۔

(۱۱) بَدَأَ: از (ن) بمعنی ظاہر ہونا و شروع کرنا۔ ومنه ابتداء از افعال شروع کرنا و ہونا۔

(۱۲) التَّسَاوِي: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی برابر ہونا۔ سَوَى (س) سَوَى بمعنی سیدھا۔

(۱۳) أَمِينٌ: یہ امانت سے ماخوذ ہے و الجمع أَمْنَاءٌ ہے امانت دار ہونا۔ از کرم ای ضد الخيانة۔ آمین ہونا۔ أَمْنًا (ض) بمعنی بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا، اور افعال سے ائتمان، امانت رکھنا۔ كما في الحديث: المستشار مؤتمن.

(۱۴) تَمِينٌ: کرم سے بمعنی بیش قیمت ہونا۔ تَمَانَةٌ مصدر ہے۔ باب مفاعله سے بھی استعمال ہے۔ یہ تَمَنُّنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بیش قیمت ہونا۔ و بڑھیا چیز، وہ کلام جو اعلیٰ درجہ کا ہو۔ و الجمع أَمْنٌ، أَمْنَانٌ، أَمْنِيَةٌ.



ثُمَّ قَالَ لَهَا: مَنِي النَّفْسِ وَعِدِّيَهَا، وَاجْمَعِي الرَّقَاعَ وَعَدِّيَهَا؛ فَقَالَتْ: لَقَدْ عَدَدْتُهَا، لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا، فَوَجَدْتُ يَدَ الصِّيَاغِ، قَدْ غَالَتْ إِحْدَى الرَّقَاعِ، فَقَالَ: تَعَسَا لِكَ يَالْكَاعِ!

ترجمہ:- پھر کہا اس بڑھے نے (اس عورت سے) امیدوار بنا تو اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے (نفس سے) اور جمع کر تو پرچوں کو اور شمار کر تو ان پرچوں کو۔ پس بوڑھیا نے جو اب دیا بے شک گنا میں نے ان پرچوں کو جس وقت واپس لیا تھا میں نے ان پرچوں کو۔ پس پایا میں نے ضائع کرنے کے ہاتھ کو تحقیق کہ کھودیا ہے اس ہاتھ نے ایک پرچہ۔ (ان پرچوں میں سے ایک پرچہ کو) پس کہا اس بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لئے (خدا تجھے غارت کرے) اے بد بخت یا اے کمینہ۔

(۱) مَنِي: یہ صیغہ امر ہے از تفعیل۔ مصدر ”تَمْنِيَةٌ“ ہے بمعنی آرزو دلانا، امیدوار بنانا۔ مجرد (ض) سے ہے۔ قال تعالیٰ: القى الشيطان في أُمْنِيَّتِهِ۔ (الحج)

(۲) النَّفْسُ: بمعنی روح، خون، بدن (بفتح الفاء) نفس بمعنی سانس۔ و الجمع نُفُوسٌ، أَنْفَاسٌ، أَنْفُسٌ. نفس سے اگر روح مراد ہو تو یہ مؤنث ہے، اگر شخص مراد ہے تو یہ مذکر ہے۔

(۳) عِدِّيَهَا: عِدِّيَةٌ امر معروف ہے۔ مادہ عَدَدٌ ہے۔ وَعَدُو عِدَّةٌ، مَوْعِدَةٌ مصدر ہیں از ضرب مثال واوی ہے، مرتھقہ۔

(۴) اَجْمَعِي: یہ صیغہ امر حاضر ہے۔ از افعال مصدر اجماع ہے، اتفاق کرنا و بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ مجرد فتح سے آتا ہے۔

(۵) اَلرِّقَاعُ: یہ جمع ہے ”رُقْعَةٌ“ کی بمعنی پرچہ، کاغذ کا ٹکڑا، پرزہ تحریر۔ از (ف)۔ مرتحقیقہ

(۶) عُدَيْهَا: عُدِي صیغہ امر واحد مؤنث حاضر۔ عَدَيْتُ (ن) عَدَا. مادہ عَدَدٌ ہے۔ بمعنی شمار کرنا، گننا۔ قال تعالیٰ: وان تعدوا

نعمة الله لا تحصوها۔ (ابراہیم)

(۷) فَقَالَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف قَوْلٌ مصدر سے از (ن) بمعنی کہنا۔ و از ضرب قیلولہ کرنا۔ مرتحقیقہ

(۸) اسْتَعْدَتْهَا: یہ استفعال سے ہے صیغہ واحد متکلم بمعنی لونا نا، واپس لینا۔ مجرد (ن) سے ہے عَوْذٌ مصدر ہے۔

(۹) اَلضِّيَاعُ: یہ مصدر ہے مفاعله کا (بکسر الضاد و بفتحها) مصدر ہے (ض) کا بمعنی ہلاک ہونا، گم ہونا، ضائع کرنا۔ ضَاعَ

يَضِيعُ (ض) ضِيْعًا، ضِيْعَةً، ضِيَاعًا بمعنی ہلاک ہونا، برباد ہونا گم ہونا، ناکارہ و مہمل ہونا اور افعال و تفعیل سے بھی مستعمل ہے۔ قال

تعالیٰ: وما كان الله ليضيع ايمانكم۔ (البقرہ)

(۱۰) غَالَتْ: یہ غَوْلٌ مصدر سے بمعنی ہلاک کرنا، گم کرنا۔ از (ن)۔

(۱۱) تَعَسَّالِكَ: مصدر ہے از (ف، و س) بمعنی ہلاک ہونا۔ یا بمعنی پھسلنا اور منہ کے بل گرنا۔ اور اس کی صفت کے تین صیغے آتے

ہیں: (۱) تعيس (ب) تعس (ج) ماعس۔

(۱۲) لَكَعَ: یہی علی الکر ہے بمعنی بد بخت، لئیم۔ صرف ندا کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بمعنی لئیم بخت ہونا۔ لِكَعَ يَلْكَعُ (س)

لَكَعًا لَكَاعَةً بمعنی لئیم ہونا، احمق ہونا۔ يقال لكع عليه الوسخ یعنی اس پر میل جم گیا۔ يقال للرجل يالكع وللمرأة.

لكاع اور یہ دونوں صرف ندا کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔



أُنْحَرِمُ وَيُنْحَكِ الْقَنْصَ وَالْحِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالََةَ؛ إِنَّهَا لَأَضَعْتُ عَلَىٰ إِبَالَةَ. فَانصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَذْرَجَهَا.

ترجمہ:- کیا ہم محروم کئے جائیگے؟ افسوس ہے (تیری حالت پر) تو شکار۔ اور جال اور چراغ اور بتی (یعنی میں تو ان سب چیزوں سے ہم

محروم ہو جائیگے؟) تحقیق کہ یہ تنکوں کا بوجھ ہے لکڑیوں کے بوجھ پر (لکڑیوں گٹھڑ پر گھاس کا بوجھ ہے گویا لات پر گھونسا ہو گیا ہے) یا اگر بوجھ

نا قابل برداشت ہو تو تنکوں کا بوجھ بھی زیادہ ہوا کرتا ہے) پس جلدی سے لوٹی (بڑھیا) اس حال میں ڈھونڈتی تھی اپنے راستہ کو۔

(۱) اُنْحَرِمُ: ہمزہ استفہام کیلئے ہے برائے استفہام انکاری. حَوْمٌ يَخْرُمُ (ض) بمعنی محروم کرنا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے۔

(۲) وَيُنْحَكِ: یہ کلمہ ترجم ہے یہ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے کبھی تحسّر کیلئے بھی آتا ہے بمعنی ویل یعنی افسوس اور خرابی کے ہیں

اور اظہار افسوس و ترجم کے موقع پر بولتے ہیں۔ لیکن صاحب ترمذی نے دونوں کو (ویل، و تح) کو ایک معنی میں شمار کیا ہے۔ کما فی

الحدیث: و یح یا عمار تقتلك الفتنة الباغية.

(۳) اَلْقَنْصُ: (محرکة) بمعنی شکار کرنا، مصدر از (س) والجمع اَقْنَصُ. اور ”اَلْقَنْصُ“ یہ مفعول واقع ہوا ہے نُحْرِمُ مَفْعَلٌ کا۔



(بحرکات ثلثہ) و تَمَامَةٌ (بالکسر والفتح) مصادر ہیں بمعنی کامل الاجزاء ہونا۔



وَالْأَبْلَجِ الْهِمِّ، وَقَالَتْ: دَعِ جَدَّكَ، وَسَلْ عَمَّابَدَّكَ، فَاسْتَطَلَعْتُهَا طَلَعَ الشَّيْخِ وَبَلَدْتِهِ، وَالشَّعْرِ
وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ.

ترجمہ:- اور کشادہ پیشانی والے بہت بوڑھے کی طرف (درہم) اور اس بڑھیا نے کہا چھوڑو تم اپنے جھگڑے کو اور پوچھو جس بات کو
چاہو (جو بات چاہو پوچھو) پس خبر پوچھی میں نے اس سے شیخ کی (خبر) اور اس کے شہر اور اشعار کے کہنے والے کے بارے میں
(چادر بنانے والے)۔

(۱) الْأَبْلَجُ: صیغہ صفت ہے بمعنی کشادہ پیشانی والا۔ یا وہ شخص جس کی بھنویں (حاجبین) جدا جدا ہوں۔ بَلَجَ (ن) بُلُوْجًا بمعنی روشن
ہونا، چمکنا۔ بَلَجَ (س) بَلَجًا بمعنی بلح الصدر انشراح صدر ہونا۔

(۲) الْهِمُّ: (بکسر الہاء) بمعنی بوڑھا، شیخ فانی۔ والجمع اَهْمَامٌ۔ از (ض) هَمًّا، وَهُمُومَةٌ بمعنی بہت بوڑھا ہونا (بڑھا، کھوسٹ)
هَمَّ يَهْمُ (ن) هَمًّا بمعنی غمگین کرنا یا فتنہ میں ڈالنا۔ يُقَالُ شَيْخٌ هَمٌّ وَعَجُوزٌ هِمَّةٌ۔ اور یہاں کنایہ ہے درہم قدیم سے۔

(۳) دَعِ: صیغہ امر حاضر معروف ہے۔ وَدَعِ مصدر سے از (ف) بمعنی چھوڑنا۔ اس کا ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا۔ قَالَ
تعالیٰ: ما ودعك ربك وما قلى - (الضحیٰ)

(۴) جَدَّالٌ: یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی لڑائی جھگڑا کرنا۔ مجرد (ن، ض) سے ہے جَدَّالًا بمعنی رسی کو بٹنا (س) جَدَّالًا بمعنی سخت
جھگڑا کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: وَلَا جَدَالَ فِي الْحَجِّ. (البقرہ)

(۵) سَلَّ: صیغہ امر حاضر معروف ہے از (ف) سَوَّالٌ مصدر سے ہے بمعنی سوال کرنا۔
(۶) فَاسْتَطَلَعْتُهَا: یہ اسْتَطَلَعَ مصدر سے از استفعال بمعنی خبر پوچھنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی مطلع ہونا، واقف ہونا۔

(۷) طَلَعَ: یہ اسم ہے اطلاع کا۔ يُقَالُ اِطْلَعَ طَلَعَ الْعَدُوَّ. یعنی وہ شخص دشمن کی حقیقت حال جان گیا۔ اور طَلَعَ شُكُوفَهُ کے معنی میں
بھی آتا ہے۔

(۸) بَلَدْتِهِ: بمعنی ہر جگہ آباد وغیر آباد کو کہتے ہیں اور بَلَدَةٌ و بَلَدٌ دونوں کی جمع بِلَادٌ و بِلْدَانٌ آتی ہیں اور اس کے معنی شہر (ملک) کے
بھی آتے ہیں۔ از (ن) قیام کرنا، شہر میں آنا۔

(۹) نَاسِجٌ: صیغہ اسم فاعل، نَسَجَ مصدر سے بمعنی بُنَا از (ن، ض) یہاں ”نظم کرنا و پرونا“ مراد ہے۔
(۱۰) بُرْدَتِهِ: (بضم الباء) بمعنی دھاری دار کپڑا، سیاہ صوف کی چادر یا صرف چادر۔ والجمع بُرْدٌ۔ اور بُرْدٌ بمعنی مخطط کپڑا۔
والجمع بُرُودٌ، بُرَادٌ و اَبْرُودٌ.



فَقَالَتْ: إِنَّ الشَّيْخَ مِنْ أَهْلِ سُرُوجٍ، وَهُوَ الَّذِي وَشَى الشَّعْرَ الْمَنْسُوجَ، ثُمَّ خَطَفَتْ الدِّرْهَمَ
خَطْفَةً الْبَاشِقِ، وَمَرَقَتْ مُرُوقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ.

ترجمہ:- پس کہا اس نے بیشک یہ بڑھا اہل سروج میں سے ہے (یہ بزرگ سروج کرنے والے ہیں) اور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے
مزین کیا ہے بٹے ہوئے شعر کو (کاغذ پر لکھا ہوا) پھر اچک لیا اس نے درہم کو مانند اچک لینے باز کے (جلدی سے درہم لے لیا) اور
نکل گئی مانند نکلنے سیدھے تیر کے (جلدی نکل گئی)۔

(۱) وَشَى: از تفعیل مصدر تَوْشِيَّةٌ۔ مجرد (ض) سے بمعنی منقش و مزین کرنا۔

(۲) الْمَنْسُوجُ: صیغہ اسم مفعول نَسَجَ مصدر سے ہے بمعنی بنا۔ یقال نَسَجَ الثَّوْبُ۔ از (ن، ض) یہاں بمعنی منظوم ہے۔

(۳) خَطَفَتْ: از (ض) بمعنی اچکنا، جلدی سے لینا۔ مصدر خَطْفَةٌ ہے۔ مع سے خَطْفًا مصدر ہے اور (ض) سے خَطْفَانَهُ مصدر ہیں
بمعنی جلدی جلدی چلنا۔

(۴) الْبَاشِقُ: اس کی جمع بَوَاشِقُ ہے۔ یہ باشہ کا معرب ہے، یہ ایک قسم کا جانور ہے بازی کی قسم میں سے یا یہ معرب ہے بازی کا۔ یا
ایک چھوٹے باز کے برابر شکاری جانور (س، ض) بمعنی لکڑی یا لاٹھی سے مارنا۔

(۵) مَرَقَتْ: مَرُوقًا بمعنی نکلنا، گذرنا۔ ومنه يمرق من الدين كما يمرق السهم من الرمية. (مسلم)

(۶) السَّهْمُ: بمعنی تیر۔ والجمع سِهَامٌ، اَسْهَامٌ، اَسْهَمٌ۔ یا قرعہ اندازی کا تیر از (ن) اور (ف، ک) سے مصدر سَهْوَمًا،
سَهْوَمَةٌ بمعنی تیر اندازی میں غالب آنا۔ السَّهْمُ (بالضم) بمعنی آفتاب کی کرنیں، وحرارت غالبہ۔ قال تعالى: فساھم فكان
من المدحضین۔ (الصفات)

(۷) الرَّاشِقُ: صیغہ اسم فاعل از (ن) بمعنی پھینکنے والا۔ یقال: رَشَقَ بِالسَّهْمِ بمعنی تیر پھینکنا۔ یقال رشقه بلسانه بمعنی طعن و تشنیع
کرنا۔ یقال: اِيَّاكَ وَرَشَقَاتِ اللِّسَانِ.



فَخَالَجَ قَلْبِي أَنْ أَبَازِيْدَهُو الْمَشَارُ إِلَيْهِ، وَتَاجَعَ كَرْبِي لِمَصَابِيهِ بِنَاطِرِيهِ، وَاتَّرَتْ أَنْ أَفَاجِيهِ وَأَنَاجِيهِ.

ترجمہ:- پس خیال آیا میرے دل میں بیشک وہ ابوزید ہے کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بھڑک اٹھی میری مشقت بسبب
مصیبت زدہ ہونے اس کی دونوں آنکھوں کے (مجھے سخت غم ہوا) اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ اچانک پہنچوں اس کے پاس اور
اس سے سرگوشی کروں۔

(۱) خَالَجَ: ماضی کا صیغہ ہے از مفاعلہ مصدر خَلَاجٌ بمعنی دل میں کھٹکنا اور خیال ہونا، اور یا کسی فکر کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ اسی سے
خَلْجَانٌ آتا ہے مجرد (ض، ن) سے ہے خَلَجٌ خَلْجًا بمعنی کھینچنا، آنکھ سے اشارہ کرنا۔ اِتِّعَالَ سے اِخْتَلَجَ بمعنی خیال آنا۔ اِخْتَلَجَ
الْقَلْبَ۔ دل میں خیال یا اختلاج قلب ہونا۔ تَفَعَّلَ سے تَخَلَّجَ بمعنی مضطرب ہونا۔





- (۵) فَسَدِ كُنْتُ: اس میں فاء عطف کیلئے ہے ”سَدِ كُنْتُ“ صیغہ واحد متکلم از (س) سَدَّ كُنْتُ مصدر ہے بمعنی لازم پکڑنا، دوست رکھنا۔
- (۶) بِمَكَانِي: بمعنی جگہ والجمع اَمَا كُنَّ، اَمَكِنَةٌ، اَمَكُنَّ هُنَّ، كما فى القرآن: ورفعناه مكانا عليا۔ (مریم)
- (۷) الشَّخْصَةُ: شَخْصٌ بمعنی انسان کا جسم، مجسمہ یا کوئی اور شے جو دور سے نظر آئے والجمع اشْخَاصٌ و شُخُوصٌ، اشْخُصْ از (ف) شَخَّصَا و شُخَّصُوا بمعنی دیکھنا، بلند ہونا، اور ”جعلت شخصه الخ“ میں قلب مکانی ہے اور اصل عبارت یہ ہے ای ”جعلت عیانی قید شخصه“ ہے۔
- (۸) قَيْدٌ: بمعنی جانور کے پاؤں باندھنے کی رسی والجمع قَيْوُذٌ، اَقْيَادٌ اسکے معنی اندازہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنه القياد: وہ رسی جس سے جانور کو کھنچا جائے۔
- (۹) عِيَانٌ: یہ مصدر ہے بروزن فعال بمعنی دیکھنا، معاینہ کرنا۔ از مفاعله بمعنی ذات، شخصیت وغیرہ۔
- (۱۰) اِنْقَضَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، از انفعال بمعنی ختم ہونا، یا فنا ہونا۔



وَحَقَّقَتِ الْوَلُوبَةَ، فَحَقَّقْتُ إِلَيْهِ، وَتَوَسَّمْتُهُ عَلَى الْإِتْحَامِ جَفْنِيهِ، فَإِذَا الْمَعِيَّتِي الْمَعِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَفِرَاسَتِي فِرَاسَةَ أَيَّاسٍ.

- ترجمہ:۔ اور جائز ہوگئی کودنا۔ (کود پھاند شروع ہوگئی) پس تیزی سے چلا میں اسکی طرف۔ اور پہچان لیا میں نے اسکو باوجود بند ہو جانے اسکی پلکوں کے۔ پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباس کی ذکاوت جیسی تھی اور میری سمجھ داری ایاس کی سمجھ داری جیسی تھی۔
- (۱) حَقَّقْتُ: ای ثبتت او وَوَجَّيْتُ۔ ثابت ہونا، جائز ہونا۔ (ض، ن) سے بھی آتی ہے۔
- (۲) الْوَلُوبَةُ: مصدر ہے از (ض) بمعنی کودنا، اٹھ کھڑا ہونا۔ وَقَبَّ يَثِيبُ (ض) وَوَثَبَا وَوَثَبَةٌ، وَوَثَابًا، وَوَثَبًا مصادر ہیں بمعنی کودنا۔ اٹھ کھڑا ہونا۔
- (۳) فَحَقَّقْتُ: صیغہ واحد متکلم از (ض) حَقَّقًا، وَخُفُوفًا بمعنی ہونا۔ وَخِفَّةٌ بمعنی تیزی کے ساتھ چلنا۔ اور جب اس کا صلہ ”الی“ ہو تو بمعنی جلدی کرنا۔
- (۴) تَوَسَّمْتُهُ: صیغہ واحد متکلم از تَفَعَّلَ تَوَسَّمْتُ مصدر ہے بمعنی پہچاننا۔ یہ وَسَمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی نشان دیکھ کر پہچان لینا۔ مجرد (ض) سے ہے۔
- (۵) الْإِتْحَامُ: یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنی دونوں پلکوں کا ملنا (بند ہونا) مجرد (ف) سے ہے لَحْمًا مصدر ہے۔ اور (ن) سے بھی آتا ہے۔

- (۶) جَفْنِيهِ: یہ جَفْنٌ کا ثنیہ ہے بمعنی آنکھ کی پلک۔ تلوار کا میان اس کی جمع أَجْفَانٌ، جُفُونٌ، أَجْفُنٌ آتی ہیں۔
- (۷) الْمَعِيَّتِي: (الْمَعِيَّةُ) بمعنی ذکاوت، عقل مندی، زیرکی۔ ومنه المعى والمع بمعنی ذکی، زیرک۔ ”لَمَعٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی چمک۔ لَمَعٌ (ف) لَمَعًا، لَمُوعًا، لَمِيعًا، تَلْمَاعًا. مصدر ہیں: يَمَعُ الْبُرُقُ بجلي چمکی۔ اور یہ اصل میں ”

المعینی مثل المعیة“ تھا ”مثل“ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب دیدیا گیا ہے۔

(۸) ابن عباس: رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دیگر لڑکے مراد نہیں، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بڑے عالم، فقیہ اور ذکاوت میں مشہور تھے۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا فرمائی تھی، اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ قَوْلًا وَبَدَلِ الْقُرْآنِ۔ آپ نہایت ذکی فصیح صحابی تھے۔ آپ کی فطانت ضرب المثل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد بھائی ہیں اور آپ کا ۴۷ سے بمقام طائف انتقال ہوا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الباشمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ ”فَسَى الْكُهُولِ لَهُ لِسَانٌ سَيُوتُ، وَقَلْبٌ عَقُولٌ“ اکثر مہمات میں عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔

(۹) فِرَاسَتِي: فِرَاسَةٌ مصدر ہے از (ض) بمعنی دانائی، سمجھدار ہونا۔ ظاہری نظر سے باطن کا حال معلوم کرنا۔ قدر تحقیقہ۔

(۱۰) ایاس: یہ بھی فراست و دانائی میں مشہور تھے یہ شافعی المذہب تھے ان کا اصلی نام ابوواثلہ بن معاذیہ بن قرة (قرین) بن ایاس بن ہلال بن رباب قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور ایک کتاب بھی ان کی ذکاوت میں لکھی گئی ہے جس کا نام رکن ایاس ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں بصرہ کے قاضی تھے۔ آپ کے بہت سے واقعات مشہور ہیں ان میں سے ایک واقعہ آپ کی ذہانت و فطانت ضرب المثل کے متعلق یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو شخص معہ دو شالوں (ایک سرخ دوسری سبز تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ یہ دونوں میری ہیں دوسرا کہتا تھا کہ ان میں ایک میری ہے تو قاضی نے گواہ طلب کئے تو جواب دیا کہ گواہ کوئی نہیں اس پر انہوں نے کنگھا منگوایا۔ چنانچہ کنگھے کے ذریعہ ایک شخص کے سر سے سرخ اور دوسرے کے سر سے سبز ڈورے نکالے چنانچہ اس کے مطابق فیصلہ فرمادیا۔ (انسانات، ص: ۲۳۰)

ایک دفعہ کتے کی آوازیں سن کر فرمایا یہ کنویں کے منہ پر بھونک رہا ہے جا کر دیکھا گیا تو ایسا ہی تھا حالانکہ اس کو دیکھا تک نہیں تھا۔ اور آپ کا انتقال ۱۳۲ ہجری میں ہوا۔



فَعَرَفْتُهُ حِينَئِذٍ شَخْصِي، وَآثَرْتُهُ بِأَحَدِ قَمِيصِي، وَاهْبَتْ بِهِ اِلَى قُرْصِي، فَهَشَّ لِعَارِفِي وَعِرْفَانِي، وَكَبِي

دَعْوَةَ رُغْفَانِي.

ترجمہ:- پس تعارف کرایا میں نے اس کو اس وقت اپنی ذات کا۔ اور ترجیح دی میں نے اس کو ایک کرتہ کے ساتھ (یعنی میں نے اس کو ایک کرتہ دیا) اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹیوں کی طرف (میں نے اسکی دعوت کی) پس خوش ہوا وہ میرے عطیہ اور میرے میرے پچانے سے اور لیلیک کہا میری چپاٹیوں کی دعوت کو۔ (میری دعوت منظور کر لی)۔

(۱) فَعَرَفْتَهُ: یہ تعریف مصدر سے از تفعلیل بمعنی پہچاننا، واقف کرانا۔ مجرد (ض) سے ہے بمعنی پہچاننا۔ وفي التنزيل: يعترفونہ كما يعترفون ابناء ہم۔ (البقرہ)

(۲) حِينِيذٌ: میں توین عوض مضاف الیہ ہے اور یہ مخفف ہے حین اذ کان کذا، تھا۔ کان کذا الخ کو حذف کر کے اس کے عوض میں اذ کی ”ذ“ کو توین مسور ویدی گئی اس توین کو توین عوض کہتے ہیں۔ اب ”حینئذ“ ہو گیا۔ اس میں حین کی اضافت۔ ”اذ“ کی طرف ہو رہی ہے، لہذا ”حین“ مضاف، اور ”اذ“ مضاف الیہ ہے۔

(۳) شَخْصٌ: بمعنی جسم، مجسم، وہ چیز جو دور سے نظر آئے۔ از (ف) بمعنی دیکھنا، بلند ہونا۔ شخص کی جمع اشخاص، وشخوص، اشخاص آتی ہیں۔

(۴) اَثَرْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِثَارَ ہے بمعنی اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دینا مجرد از (ض، ن) فی القرآن: لقد اترك الله علينا۔ (یوسف)

(۵) قَمِصِي: (بضم القاف) بمعنی کرتہ یہ قمیص کی جمع ہے۔ اور قَمِصٌ، اَقِمِصَةٌ، اَقْمِصٌ، قَمِصَانٌ جمع آتی ہیں۔ تَقَمَّصَ از تَقَعَلَ۔ بمعنی قمیص پہننا، کرتہ پہننا۔ یہ مذکر مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے۔

(۶) اَهْبْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر بمعنی بلانا، دعوت دینا۔

(۷) قَرِصِي: (بضم القاف) بمعنی چھوٹی روٹی کا ٹکڑا، والجمع اقراص، قَرَاصَةٌ وَقَرَاصٌ بمعنی لکیہ۔ قَرَصَ (ن) قَرَصًا بمعنی آٹا گوندھنا، لکیہ بنانا۔

(۸) فَهَشْتُ: صیغہ ماضی معروف از (س، ض) هَشَّ شَاوْ هَشَّاشَةٌ مصدر ہیں بمعنی خوش ہونا و مسکرانا۔ اور (ن) سے بھی آتا ہے۔ قال تعالیٰ: واهش بها علی غنمی۔ (طہ)

(۹) عَارِفَةٌ: یہ عارف کا مؤنث ہے یہاں فاعل بمعنی مفعول کے ہیں۔ عارفہ بمعنی معروفہ بمعنی عطیہ، احسان۔ والجمع عَوَارِفٌ.

(۱۰) لَبِي: صیغہ ماضی معروف از تَفَعَّلَ تَلْبِيَةٌ مصدر سے لَبِي يَلْبِي بمعنی تلبیہ پڑھنا، جواب دینا، بلیک کہنا۔

(۱۱) دَعْوَةٌ: یہ مصدر ہے از (ن) بمعنی دعوت دینا، بلانا۔ یہاں یہ ”لبی“ فعل کا مفعول واقع ہو رہا ہے۔

(۱۲) رُغْفَانٌ: (بضم الرء) بمعنی روٹیاں، چپاتیاں۔ یہ ”رَغِيْفٌ“ کی جمع ہے، اَرُغِفٌ، اَرُغِفَةٌ، رُغْفٌ، رُغْفٌ بھی جمع آتی ہیں۔ از (ف) آٹا گوندھنا، روٹی پکانا۔



وَانْطَلَقَ وَيَدِي زَمَامُهُ، وَظَلِي اِمَامُهُ، وَالْعَجُوزُ قَالِيَةُ الْاَثَافِي، وَالرَّقِيْبُ الدِّي لَا يَخْفِي عَلَيْهِ خَافِي، فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وَكُنْتِي.

ترجمہ:- اور چلا (پھر چلا) اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا۔ اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ (راستہ بتانے والا تھا) اور وہ

بڑھیا بمنزلہ چولھے کا تیسرا پتھر تھی۔ اور وہ نگہبان بھی تھا جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں (خدا تعالیٰ) پس جب وہ اچھی طرح بیٹھ گیا میرے گھر میں۔

(۱) زِمَامَةٌ: (بکسر الزاء المعجمة) بمعنی باگ وکیل لگام والجمع اَزِمَةٌ زَمٌّ (ن) زَمًّا بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا۔

(۲) ظِلٌّ: بمعنی سایہ والجمع اَطْلَالٌ، ظِلَالٌ، ظُلُولٌ۔ از (س) ظَلَالَةٌ مصدر ہے بمعنی سایہ دار ہونا۔ دراز ہونا۔

(۳) اِمَامَةٌ: بمعنی سامنے۔ یا وہ رسی جس سے معمار عمارت کی سیدھا قائم کرتے ہیں، نمونہ، واضح راستہ۔ اِمَامٌ (بالکسر) بمعنی پیش امام جس کی اقتداء کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ اَمٌّ يَوْمٌ (ن) اَمًّا بمعنی قصد کرنا، يقال ام القوم وبالقوم یعنی قوم کا امام یا پیشوا بننا۔ اور امام نیزہ کرو مونث دونوں کیلئے ہے والجمع ائمة۔ اور (ن) اِمَامًا وَاِمَامَةً۔ امام بننا، پیشوا ہونا۔ اِمَامٌ (بالفتح) ہوتو بمعنی آگے اور یہ کلمہ تحذیر بھی ہے۔

(۴) اَلْعَجُوزُ: بمعنی بڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ وَعُجُزٌ۔

(۵) اَلْاَلْفَانِي: یہ اَلْفِيَّة کی جمع ہے بمعنی چولھے کا بازو۔ یعنی وہ تین پتھر جس پر دیگی رکھ کر پکاتے ہیں۔ اور چولھے کا پچھلا حصہ جس کے داہنے و بائیں دو حصہ اور ہوتے ہیں۔ اَلْفٌ يَأْتُفُّ (ن) اَلْفًا بمعنی پیچھا کرنا، طلب کرنا۔

(۶) اَلرَّقِيبُ: بمعنی محافظ، منتظر، نگہبان۔ والجمع رُقَبَاءُ۔ ماخوذ "رُقْبٌ" سے بمعنی انتظار کرنا۔ اور یہ اللہ اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

(۷) خَافِي: بمعنی پوشیدہ چیز، پوشیدگی۔ خَافِي، جسکے معنی جن کے بھی آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

(۹) اِسْتَحْلَسَ: صیغہ ماضی معروف۔ از استفعال۔ اِسْتِحْلَاسٌ۔ اور یہ حِلْسٌ و حَلْسٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹاٹ یا زین، یا کجاوہ کے نیچے بچھانے کا کپڑا اور قیمتی فرش کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ حَلْسٌ (ض) حَلْسًا بمعنی حلس ڈالنا۔ (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے بمعنی مقیم ہونا، چپک جانا۔ (س) بمعنی لازم پکڑنا۔ اور حِلْسٌ کی جمع اَحْلَاسٌ، حُلُوسٌ، حِلْسَةٌ۔

(۱۰) اَوِ كُنَّةٌ: (بحر کات الثلثة) بمعنی پرندے کا گھونسلہ۔ جو دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر ہو۔ والجمع وُكُنَاتٌ، وُكْنٌ، اَوِ كُنٌّ، وُكُونٌ، وُكُونٌ، اور مَوِ كُنٌّ، و مَوِ كُنَّةٌ بمعنی آشیانہ، گھونسلہ۔ وُكْنٌ (ض) وُكُنَّا، وُكُونًا بمعنی آشیانہ میں داخل ہونا (ا) وُكْرٌ: اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو درخت پر ہو اور (ب) اَقْحُوصٌ، اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو زمین پر ہو۔ (ج) عَشٌّ، وہ گھونسلے ہے جو دوسری جگہ پر ہو (۴) وُكْنَةٌ، اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو پہاڑ پر ہو۔ اس سے وُكْنَةٌ، وُكْرٌ، عَشٌّ اور اَقْحُوصٌ کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔



وَ اَحْضَرْتُهُ عُجَالَةً مُكْتَبِي، قَالَ لِي: يَا حَارِثُ! اَمَعْنَا ثَالِثٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ اِلَّا اَلْعَجُوزُ، قَالَ: مَا دُوْنَهَا سِرٌّ مَخْجُوزٌ. ثُمَّ فَتَحَ اِحْدَى كَرِيْمَتِيهِ، وَرَأَى اَبْتَوَا مَتِيهِ.

ترجمہ:- اور حاضر کیا میں نے اس کے سامنے جلدی میں تیار کیا ہوا اپنی طاقت کے موافق۔ تو کہا (اس بڑھے نے) اے حارث کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہے؟ پس میں نے کہا نہیں ہے سوائے اس بڑھیا کے (اس بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے)۔ تو اس نے کہا کہ اس

سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے پھر کھولا اس نے اپنی دونوں آنکھوں میں سے ایک کو، اور تیزی سے دیکھا اس نے اپنی آنکھوں سے۔

(۱) أَحْضَرْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال بمعنی حاضر کرنا۔ مصدر احضار ہے۔

(۲) عَجَلًا: (بضم العين) یعنی وہ کھانا جو جلدی سے پکایا گیا ہو۔ اور بالضم زیادہ مستعمل ہے (ای مایعجل) یعنی جلدی کیا ہوا۔ اور یہ (بکسر العين) بھی مستعمل ہے اور یہ عَجَلًا سے ماخوذ ہے بمعنی ما حضر من الطعام. عَجَلًا (بالفتح) بمعنی گاڑی والجمع عَجَلَات۔

(۳) مُكِنَّة: بمعنی طاقت، قدرت، اور قوت کو کہتے ہیں۔ یائے متکلم کی ضمیر ہے۔

(۴) الْعَجُوزُ: بمعنی بوڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ وَعُجُزٌ. وقدمو تحقیقہ.

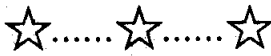
(۵) كَسِرٌ: بمعنی بھید، راز، والجمع أَسْرَارٌ. اگر (بالفتح وضمها) ہو تو بمعنی خوش ہونا۔ سُرٌّ (ف، س) بمعنی خوش ہونا۔ سُرٌّ بمعنی تھیلی یا پیشانی کے خطوط جمع سِرَارٌ. سُرٌّ (ن) سُرُورًا بمعنی خوش کرنا۔

(۶) مَحْجُوزٌ: صیغہ اسم مفعول از (ن، ض) بمعنی روکا گیا۔ حَجَزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی روکنا، منع کرنا۔ مصدر حَجَزًا، حِجَازَةٌ ہیں منع کرنا، روکنا، منع کرنا۔

(۷) كَرِيمَتِيَّة: یہ کریم کامونث ہے والجمع كَرِيمَاتٌ، كَرَامٌ، كِرَامٌ۔ بمعنی ہر شریف و محترم عضو جیسے ہاتھ، کان، وغیرہ یہاں مراد، دونوں آنکھیں ہیں۔ کما فی الحدیث: ما من عبد اذهب الله كريمتيه الا كان ثوابه عند الله الجنة قالوا ما كريمتاه قال عيناه الخ.

(۸) رَأَى: بروزن بَعَثَ بمعنی آنکھ کی پتلی کو پھرا کر گھورنا، اور دیکھنا یا آنکھ کی پتلی کو گھمانا، نظر تیز کرنا۔

(۹) بَتَرَاتِيَّة: یہ توأم کا تشبیہ ہے بمعنی وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے پیدا ہوں (جڑواں) والجمع تَوَائِمٌ اور یہاں تَوَائِمٌ سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔



فَإِذَا سِرَاجًا وَجْهَهُ يَقْدَانِ، كَانَهُمَا الْفَرْقَدَانِ، فَأَبْتَهَجَتْ بِسَلَامَةِ بَصَرِهِ، وَعَجِبْتُ مِنْ غَوَائِبِ سِيرِهِ.

ترجمہ:- پس اچانک اسکے چہرے کے دونوں چراغ (آنکھیں) روشن ہو گئے گویا کہ وہ دونوں فرقدان تھے (دوروشن ستارے) پس خوش ہوا میں اس کی نظر کی سلامتی کی بناء پر۔ اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں پر۔

(۱) سِرَاجًا: یہ سراج کا تشبیہ ہے نون تشبیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا بمعنی چراغ والجمع سُرُجٌ. کما فی التنزیل: وسراجا منیرا. اور یہاں اس سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔

(۲) وَجْهَهُ: وجہ بمعنی چہرہ والجمع وَجُوهٌ، أُجُوهٌ، أَوْجَةٌ. وَجَهُ يَجْهَضُ (وَجْهًا). بمعنی چہرہ پر مارنا۔ کرم سے وَجَاهَةٌ بمعنی وجہ و صاحب مرتبہ و سردار قوم ہونا۔ قال تعالیٰ: وَيَقِيْ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (الرحمن)

(۳) یَقْدَان: یہ یَقْد کا شنیہ ہے اور وہود سے ماخوذ ہے بمعنی آگ کا بجز کنایا روشن کرنا۔ وَقْدًا، وَقُودًا مصدر ہیں از (ض) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے باب افعال و استفعال بھی آتا ہے۔ وَفَى التَّنْزِيلِ: نَارُ اللَّهِ الْمَوْقُودَةُ۔ (الہمزہ)

(۴) الْفَرْقَدَان: یہ شنیہ ہے فرقہ کا بمعنی ولد البقر اور بعضوں نے کہا ہے وَلِدُ الْبَقَرَةِ الْوَحْشِيَّةِ لِيَعْنِي نَيْلَ كَأَنَّ كَابِحَةَ جَمْعُ الْفَرَاقِدَةِ هِيَ اور بعض نے کہا کہ یہ دو ستارے ہیں جو قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ ہے اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ بھی ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے یہ دونوں تارے فرقدان کہلاتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہیں۔ فرقدان، قطب شمالی کے وہ ستارے جن سے راستہ وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے دوسرا اس کے مد مقابل ہے۔

(۵) اِبْتَهَجَتْ: صيغہ واحد متکلم از افعال مصدر ایتہاج ہے بمعنی خوش ہونا یا خوش کر دینا۔ اور مجرد (س، ف) سے مصدر بٹہج ہے خوش کرنا۔ كَمَا فِي الْقُرْآنِ: جَدَانِقُ ذَاتِ بَهْجَةٍ (النمل)۔ کرم سے بھاجتو بھجانا بمعنی اچھا ہونا، خوش ہونا۔

(۶) بَصْرَةٌ: بمعنی نظرو الجمع اَبْصَارٌ۔ اور بَصِيرَةٌ کی جمع بَصَائِرُ آتی ہے بمعنی دل سے معلوم کرنا۔

(۷) غُرَابٌ: یہ جمع ہے غُرَيْبَةٍ کی بمعنی عجیب، غریب وغیر مانوس باتیں اور غریب کی جمع غُرَبَاءُ ہے (ن) غُرُوبًا مصدر بمعنی پردہ کی ہونا۔ اور کرم سے غُرَابَةٌ مصدر ہے بمعنی عجیب ہونا۔

(۸) سِيرٌ: یہ جمع سِيرَةٍ کی ہے بمعنی عادات و سیرت اس سے مراد عجیب باتیں ہیں، جیسے: قَوْلُهُ تَعَالَى: سَمِعْتُهَا سِيرًا تَهَا الْاُولَى۔ (طہ) یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ اِیْ مِنْ سِيرَةٍ الْغُرَابِ۔



وَلَمْ يَلْقِنِي قَرَارًا، وَلَا طَاوَعَنِي اضْطِبَارًا، حَتَّى سَأَلْتَهُ: مَا دَعَاكَ اِلَى التَّعَامِي؛ مَعَ سَبْرِكَ فِي الْمَعَامِي، وَجَوْبِكَ الْمَوَامِي.

ترجمہ:- اور مجھ سے صبر نہ ہوسکا (نہ ملا مجھے قرار) اور نہ تا ابداری کی میرے صبر نے یہاں تک کہ پوچھ لیا میں نے اس سے کہ کس چیز نے بلایا ہے تجھ کو اندھا بننے کی طرف۔ (تکلف اندھا بننے پر تجھے کس چیز نے مجبور کیا ہے) باوجود چلنا تیرا گتام راستوں میں (غیر مشہور راستوں پر) اور تیرا گھومنا چھیل میدانوں میں۔

(۱) لَمْ يَلْقِنِي: صيغہ نفی محمد لیم واحد مذکر غائب۔ لَقِيَ (س) لِقَاءً، وَلِقَاءً، لِقَايَةً، لِقَايَةً، لِقَايَةً، لِقَايَةً، لِقَايَةً (از مع) بمعنی ملاقات کرنا۔

(۲) قَرَارًا: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، وسکون و اطمینان حاصل ہو جانے کی جگہ مصدر ہے از (ض، س) قَرَّرَ قَرَارًا، وَقَرَّرَ وَقَرَّرًا بمعنی ٹھہرنا۔

(۳) طَاوَعَنِي: از مقابلہ اور طَوَّعَ سے مشتق ہے بمعنی تا ابداری کرنا۔ طَاوَعٌ يَطْوَعُ (ن) طَوَّعًا، طَاوَعٌ يَطَاوَعُ (ف) طَوَّعًا۔ بمعنی فرمانبردار ہونا۔ جوضد الکرہ ہے۔ اور اطاعة، انطاعا، وانطاعا کے معنی بھی وہی ہے جو مذکور ہوا۔

(۴) اضْطِبَارًا: یہ مصدر از افعال بمعنی صبر کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔

(۵) التَّعَامِي: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی تکلف اندھا بن جانا۔ ماخوذ ”عَمِيَ“ سے ہے بمعنی اندھا ہونا۔ مجرد عَمِيَ يَعْنِي

(س) عَمَىٰ بمعنی آنکھ کا اندھا ہونا۔ دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔

(۶) اَلْمَعَامِي: یہ جمع مَعْمَاةٌ یا مَعْمِيَةٌ کی ہے، اسم ظرف ہے۔ وقال بعض مَعْمِيَةٌ کی جمع ہے اسکے آخر میں تاء مبالغہ کے لئے لگادیتے ہیں۔ یعنی وہ جنگل جس سے کوئی واقف نہ ہو یا ناواقف جگہ۔

(۷) جَوَّبٌ: مصدر ہے از (ن) بمعنی طے کرنا۔ جَوَّبًا و جَوَّابًا مصدر ہیں۔

(۸) اَلْمَوَامِي: اس کا واحد مَوَامَةٌ یا مَوَمَاءٌ ہے بمعنی جنگل، بیابان، بے آب و گیاہ جنگل۔



وَأَيْغَالِكَ فِي الْمَرَامِي إِفْتِظَاهَرًا بِاللُّكْنَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ، حَتَّى إِذَا قَضَىٰ وَطْرَهُ، أَتَارَ اللَّيَّ نَظْرَهُ؛ وَأَنْشَدَ.

ترجمہ:- اور تیز چلنا شہروں میں (یعنی کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا) پس مدد لی اس نے لکنت سے (لکنت سے مدد چاہی) اور مشغول ہوا وہ کھانے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ جب پورا کیا اس نے اپنی حاجت کو (پیٹ بھر گیا) تو غور سے دیکھا اس نے میری طرف (یا مجھے بار بار دیکھا) اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱) اِيغَالَ: مصدر ہے از افعال بمعنی جلدی کرنا۔ اور گھسنے میں جلدی کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔ وَغَلَّ يَغْلُ (ض) وَغَوْلًا، وَغَلًا. بغیر بلائے کسی کے پاس جا پہنچنا، اور پہنچنے گا۔

(۲) اَلْمَرَامِي: یہ جمع ہے مَرْمِيٍّ کی بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ اور مَرْمِيٍّ مصدر مرمی بھی ہے۔ بمعنی تیر پھینکنے کی جگہ۔ یہاں اس سے مراد مقاصد اور وہ شہر ہے جہاں سے دوسرے شہروں کو جایا جائے۔ از (ض)

(۳) تَظَاهَرٌ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا۔ اور ظاہر ہونا۔ مجرد (ف) سے ہے از ظہر بمعنی پیٹھ سے مجاز مراد ہے بمعنی مدد طلب کرنا، مدد لینا۔

(۴) اَللُّكْنَةُ: یہ مصدر ہے (س) سے بمعنی ہکلا پن (ہکلا ہونا، ہتلا ہٹ) یعنی لکونت والا ہونا۔ لَكِنٌ (س) لَكْنَا وَ لُكْنَةٌ وَ لُكْنَةٌ. جب کہ گفتگو میں وہ اٹکے اور ہکلائے۔

(۵) تَشَاغَلَ: از تفاعل۔ بمعنی مشغول ہونا۔ مصدر اَلتَّشَاغَلُ ہے۔

(۶) اَللُّهْنَةُ: بمعنی وہ تحفہ، ہدایا۔ جو مسافر سفر سے واپس آ کر گھر والوں کو دے۔ یا وہ چیز جو مسافر کو سفر سے آنے کے بعد دیکھ جائے یا ناشتہ کا کھانا۔ والجمع لُهْنٌ. اس کا شلائی مجرد نہیں ہے۔

(۷) وَطْرٌ: بمعنی حاجت، آرزو۔ والجمع اَوْطَارٌ (جیسے وتر بمعنی طاق جمع اتار ہے). فلما قضى زيد منها وطرا۔ (احزاب)

(۸) أَتَارٌ: بمعنی لگا تار دیکھنا، گھور کر دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا، از افعال۔ قَارَيْتَارُ (ف) تَارًا بمعنی جھڑکنا۔



عَنِ الرَّشْدِ فِي أَنْحَائِهِ وَمَقَاصِدِهِ

(۱۶) وَلَمَّا تَعَامَى اللَّهْرُ وَهُوَ أَبُو الْوَرَى

(۱۷) تَعَامَيْتُ حَتَّى قَبِلَ اَيْنِي اَخُو عَمِّي وَلَا غَرَوَانَ يَحْدُوْا وَالفَتَى حَلُوْا وَالِدِهِ

ترجمہ:- (۱۶) اور جب تکلف اندھا بن گیا زمانہ اور حالانکہ وہ مخلوق کا باپ ہے (زمانہ جو جہاں بھر کا باپ ہے وہ اپنی اغراض میں راہ راست سے ہٹ گیا) وہ سیدھے چلنے سے اپنے راستوں میں اور مقصدوں میں۔ (۱۷) تو میں بھی اندھا بن گیا یہاں تک کہ کہا گیا بے شک کہ میں اندھا ہوں۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اقتداء کرے نوجوان اپنے باپ کی (زمانہ کی)۔

(۱) تَعَامَيْ: مصدر ہے از تفاعل بمعنی تکلف اندھا بننا یہ ”عَمَى“ سے مشتق ہے۔

(۲) اَلدَّهْرُ: بمعنی زمانہ طویل، ولسی مدت، دہر انسان یعنی انسان کی زندگی گزارنے کا زمانہ اور لفظ ”دھر“ عصر کا مرادف ہے۔ والجمع ادھر و دھور۔ زمانہ اور دہر میں فرق: ”لغبت میں دونوں مترادف ہیں، اور کہا گیا کہ دہر غیر محدود زمانہ کا حصہ اور زمانہ رات دن کا گذرنا ہے، اور علامہ ازہری نے فرمایا کہ دہر کا عرب والوں کے ہاں اطلاق ہوتا ہے زمانہ پر، سال کے موسموں میں سے کسی موسم پر اور اس سے کم پر اور پوری دنیا کی مدت پر بھی ہوتا ہے۔“

(۳) اَبُو الْوَرْدِي: یہ کنیت ہے زمانہ کی۔ اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ مؤثر ہے اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔ (۴) اَنْحَاءُ: یہ جمع ہے نحو کی بمعنی جانب، کنارہ، جہت، قصد۔ از (ن) بمعنی قصد کرنا۔ ف نحو مصدر ہے اور یہ نحو بطور ظرف یا اسم مستعمل ہے۔

(۵) مَقَاصِدُ: یہ جمع ہے مقصد کی بمعنی ارادہ و مکان و قصد۔ فَصَدَّ (ض) فَصْدًا۔ درمیانی چال چلنا۔ یا قصد کرنا۔ كما فى التنزيل: واقصد فى مشيتك الخ۔ (لغمن)

(۶) تَعَامَيْتُ: یہ صیغہ واحد مذکر حاضر از تفاعل بمعنی تکلف اندھا بننا اور یہ ”لَمَّا“ کا جواب ہے۔

(۷) قَبِلَ: صیغہ ماضی مجہول از (ن) اصل میں قَوْلٌ قَبِلَ قَوْلٌ مصدر سے بمعنی کہنا۔

(۸) اَخُو عَمِّي: جب نسبت سے بولا کرتے ہیں، تو اس سے مبالغہ مراد ہوتا ہے یا اس سے مراد اندھا ہونا ہے نہ کہ صاحب اندھا۔

(۹) لَا غَرَوُ: بمعنی لا عجب اور لا غرور بھی اسی معنی میں آتا ہے یعنی تعجب کرنا از (ن)۔

(۱۰) يَحْدُوْا: حَدُوْا اور حَدَاءُ مصدر ہے از (ن) اسکے اصلی معنی ہیں قطع کرنا، اقتداء کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۱۱) اَلْفَتَى: بمعنی نوجوان۔ فِتْيَانٌ جمع۔ مرتحققہ۔

(۱۲) حَدُوْا: يَحْدُوْا بمعنی اقتداء کرنا۔ قصد کرنا۔ از (ن)۔

(۱۳) وَالِدٌ: بمعنی باپ جمع وَالِدُوْنَ۔ اور ”وَالِدَانٌ“ ماں باپ کو کہتے ہیں۔



ثُمَّ قَالَ لِي: اِنْهَضْ اِلَى الْمُنْخَدَعِ فَانْتَبِيْ بِغَسُوْلِ يَرْوُقِ الطَّرْفِ، وَيُنْقِي الْكُفَّ، وَيُنْعِمُ الْبَشْرَةَ، وَيُعْطِرُ النُّكْهَةَ.

ترجمہ:- پھر کہا اس نے مجھے اٹھ (چل) حجرے کی طرف۔ پس لا تو میرے پاس ایسا صابون جو اچھا معلوم ہوا آنکھوں کو (اچھا کرے نظر

کو) اور پاک صاف کرے ہتھیلی کو (ہاتھوں کو) اور ملائم کر دے کھال کو۔ اور معطر (خوشبودار) کر دے منہ کی بو کو۔

(۱) اِنْهَضُ: اس کے مصادر نَهَضُوا وَنَهَضُوا (ف) سے بمعنی کھڑا ہونا، اٹھنا۔ اگر "المی" صلہ ہو تو بمعنی چھپنا (جلدی کرنا)۔

(۲) اَلْمُخَدَّعُ: (بضم المیم و کسر ہا و فتح ہا) بمعنی بڑے گھر کے اندر جو چھوٹا گھر ہوتا ہے (چھوٹا حجرہ جس میں غلے وغیرہ رکھتے ہیں) و الجمع اَلْمُخَدَّعُ (بخاری)۔

(۳) يَبْرُؤُ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب رُوق مصدر سے از (ن) بمعنی پسند آنا، خوش ہونا، اچھا معلوم ہونا، یا تعجب میں ڈالنا۔

(۴) اَلطَّرُوفُ: (بفتح الطاء) بمعنی نظر۔ اَظْرَفُ و اَلْجَمْعُ اَطْرَافٌ یا کسی چیز کا کنارہ۔ کما فی الفرقان: فَبَيْنَ قَاصِرَاتِ الطُّرُفِ اَلرَّحْمٰنِ (از (ض) بمعنی دیکھنا) (بکسر الطاء) بمعنی عمدہ گھوڑا، طَرْفَةٌ: چٹکلا، دلچسپ بات جمع طُرُوفُ۔

(۵) يَنْقِي: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اِنْقَاءٌ ہے بمعنی پاک و صاف کر دینا۔ اور مجرد (س) سے ہے مصادر نَقَاءٌ، نَقَاوَةٌ، نِقَايَةٌ، نِقَاءَةٌ ہیں بمعنی پاک و صاف ہونا۔

(۶) اَلْكَفُّ: مصدر ہے بمعنی ہتھیلی مع انگلیوں کے یا صرف ہتھیلی و الجمع اَكْفٌ، كُفُوفٌ۔

(۷) يَنْعِمُ: از تفعیل مصدر تنعیم ہے بمعنی اچھا کرنا، نازک کر دینا۔ از کرم نَعْمَةٌ مصدر ہے نازک و نرم ہونا۔

(۸) اَلْبَشْرَةُ: بمعنی ظاہری جلد، چمڑا، کھال کا اوپر کا حصہ و الجمع بُشْرٌ (بضم الباء)۔

(۹) يَعْطُرُ: صیغہ مضارع معروف از تفعیل مصدر تَعَطُّيرٌ ہے بمعنی خوشبودار کر دینا۔ عَطَّرَ کر دینا۔ عَطِرٌ (س) عَطْرًا بمعنی خوشبو لگانا، خوشبودار ہونا۔ عطر کی جمع عَطُورٌ ہے۔

(۱۰) اَلنَّكْهَةُ: بمعنی منہ کی خوشبو، یا ایک مرتبہ منہ کی خوشبو سو گھنا، مہکتا۔ از (س، ف) نَكَّهًا بمعنی سو گھنا۔



وَيَشُدُّ اللَّيْتَةَ، وَيُقَوِّي الْمِعْدَةَ، وَلِيَكُنْ نَظِيفَ الظَّرْفِ، أَرِيحَ النَّارِ، فَيَتَى الدَّقِ، نَاعِمَ السَّحْقِ.

ترجمہ:- اور سوزھوں کو مضبوط کر دے۔ اور قوت دیدے معدہ کو (معدہ کو قوی کر دے) اور چاہیے کہ وہ صابن صاف برتن والا ہو (صابن برتن میں ہو) اور خوشبو مہکتی ہو (تیز خوشبو ہو) نیا کاٹا ہوا ہو (بالکل نیا) ہو اس کا گھٹنا (عمدہ پسپا ہوا ہو)۔ وہ صابون یا مسالہ۔

(۱) يَشُدُّ: یہ شد مصدر سے بمعنی مضبوط کر کے باندھنا۔ از (ن) اور شدت کا استعمال بدن میں و عقد میں اور قوی طاقت النفس۔ اور شدت کے بارے میں مستعمل ہے۔ کما فی القرآن: كَانُوا اَشْدَمَ مِنْهُمْ قُوَّةً. و قوله تعالى: و علمه شديد القوى۔ (النجم)

(۲) اللَّيْتَةُ: (بکسر اللام) حرف اصلی (ل، ب، ی) ہیں بمعنی سوزھا و الجمع لَيْتٌ لَيْتَاتٌ، لَيْتٌ یہ یائی ہے لَيْتٌ يَلْتِي (س) لَيْتِي مصدر ہے بمعنی تھوڑا سا پانی پینا۔

(۳) يُقَوِّي: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب تفعیل مصدر تَقْوِيَةٌ بمعنی قوت اور طاقت دینا، قوی کر دینا۔ مجرد (س) سے ہے قُوَّةٌ

صدر ہے۔

(۴) الْمَعْدَةُ: بمعنی جسم میں وہ جگہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے (موضع ہضم طعام) والجمع مَعْدَةٌ مَعْدَةٌ مَعْدَةٌ (ف) مَعْدًا بمعنی اچک لینا۔ جلدی سے کھینچ لینا۔ وہی لِلنَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْكُرْشِ لِلْحَيَوَانَاتِ.

(۵) بَطِيفٌ: (مؤنث نظيفة) بمعنی پاک و صاف، پاکیزہ ہونا۔ یہ صیغہ صفت ہے از کرم مصدر نَطَافَةٌ بمعنی پاکیزہ ہونا۔ جمع نَطَافٌ.

(۶) أَرِنِجٌ: بمعنی عمدہ خوشبو (مہک) والی یا عمدہ خوشبو کا مہکتا اَرِجٌ (س) از ج مصدر ہے، وار یجا بھی ہے عمدہ خوشبو مہکتا۔ وار یج صیغہ صفت ہے۔

(۷) أَعْرَافٌ: (بفتح العين) بمعنی مطلق خوشبو خواہ اچھی ہو یا بری۔ لیکن کثیر الاستعمال اچھی خوشبو کے معنی میں ہوتا ہے۔ يقال ما طيب عرفه. عَرَفٌ (ك) عَرَفًا، عَرَفَةٌ. خوشبو زیادہ ہونا، خوشبو کا پاکیزہ ہونا۔ عَرَفًا (س) سے بمعنی خوشبو کا ترک کرنا۔ عَرَفًا (ض) سے پہچانتا۔

(۸) لَقِيٌّ: بمعنی بہت زیادہ نئی چیز یا ہر شے کا جوان و عمدہ ہونا۔ والجمع لَقِيٌّ وَاللَّقَاءُ وَاللَّقَاءُ (س) لَقِيٌّ بمعنی جوان ہونا۔

(۹) الْمَدِيقُ: بمعنی کوٹنا، و باریک ہونا۔ از (ن، ض) دِقَّةٌ بمعنی باریک ہونا چھوٹا ہونا۔ (ضد الغلظة) ذِقُ الشَّيْءِ (ن) بمعنی توڑنا ذِقُ الْبَابِ دِرْوَاذِكُ كُنْهَاتَانَا۔

(۱۰) نَاعِمٌ: بمعنی نازک ہونا۔ از کرم نَعْوَمَةٌ مصدر ہے۔ ناعم بمعنی نازک بدن مراد باریک ہے، قد مرتفع ہے۔

(۱۱) أَلْسُنُقٌ: یہ مصدر ہے از (س، ف) بمعنی خوب باریک پینا، ہلاک ہونا۔ یا (ف) بمعنی گھسنا (س) بمعنی دور ہونا۔ سَخَنًا مصدر راوز لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔



يَحْسَبُهُ اللَّامِسُ دَرُورًا، وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَأَفُورًا، وَأَقْرُنُ بِهِ خِلَالَةَ نَقِيَّةِ الْأَصْلِ، مَحْبُوبَةٌ أَلْوَصَلِ.
ترجمہ: محسوس کرے (گمان کرے) اس کو چھونے والا ذرور (ایک قسم کی خوشبو) اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور (اس کو سونگھنے والا کافور سمجھے) اور ملا تو اس کے ساتھ ایک خیال کو (دانت صاف کرنے کیلئے اس کے ساتھ خیال بھی ہو) جو پاکیزہ ہواصل کے اعتبار سے۔ اور اس کی ملاقات پسندیدہ ہو (دانتوں میں داخل کرنا)۔

(۱) يَحْسَبُ: اگر (بفتح السين) ہو تو (س) سے کھٹلی القوان: يحسب ان ماله اخلاصا. اگر (بالکس) ہے تو حسب سے ہے۔

(۲) أَلْسُنُقٌ: صیغہ اسم فاعل لَمَسَ مصدر سے بمعنی چھونا۔ از (ن، ض) اور مجاز أجماع کے معنی میں بھی آتا ہے کقولہ تعالیٰ: اُولَا مَسَعَمِ النِّسَاءِ. ایک قرأت لمسعم بھی ہے۔

(۳) دَرُورٌ: باریک سٹوف، ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو نہایت باریک پس ہوئی ہوتی ہے۔ والجمع أَدْوَرَةٌ، دَرُورَةٌ.

(۴) يَخَالُ: خَالٌ يَخَالُ (ض) خَيْلًا، خَيْلًا، خَيْلًا بمعنی خیال کرنا گمان کرنا۔ اس کا مضارع واحد يَخَالُ خَالٌ

مگر (بکسر الهمزہ) زیادہ فصیح ہے۔ (بفتح الهمزہ) بھی ہے مصادر خَيْلًا، خَيْلَةً، خَيْلَانًا، خَيْلَوْلَةً، مَخَالَةً، خِيَالًا ہیں۔ بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔

(۵) الْنَّشِيقُ: سوگھنے والا۔ صیغہ اسم فاعل، "نَشَقُ" سے مشتق ہے بمعنی سوگھنا نَشَقَ (س، ف) نَشَقًا، وَنَشَقًا مصدر ہیں بمعنی سوگھنا۔

(۶) كَافُورٌ: یہ ایک خوشبودار گھاس ہے (ہندی میں کیور کہتے ہیں) کافور کی جمع کوافر، کوافیر ہیں، اس کا مادہ کفر ہے جسکے اصلی معنی ہے چھپانا، ڈھانک لینا ہے اسی وجہ سے رات کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ چیزوں کو چھپالیتی ہے یا اسلئے کہ اس کو خوشبو سب پر غالب آتی ہے اسلئے کافور کہتے ہیں۔ اور کھجور کے شکو نے کا غلاف اور خوشہ انگور کے نکلنے کی جگہ۔ قال تعالیٰ: كَانَ مَزَاجُهَا كَافُورًا۔

(۷) اِقْرُونُ: صیغہ امر حاضر ہے از (ض) بمعنی ملانا (ن) سے بھی آتا ہے اور قِرُونُ البعیر کہتے ہیں۔ دو اونٹوں کو ایک رسی میں باندھنا۔ (۸) خِجَالَةٌ: بمعنی وہ تکا جس کے ذریعہ سے دانتوں کے درمیان سے کھانا وغیرہ دور کیا جائے، نکالا جائے۔ والجمع اَحْجَلَةٌ وَخَلَالَةٌ ہے از (ن) بمعنی خلال کرنا۔ اور دانتوں سے گوشت وغیرہ نکالنا ہی مراد ہے۔

(۹) نَقِيَّةٌ: اس کی جمع نَقَايَا ہے بمعنی پاک و صاف از (س) اور مَوْنَثَقِيٌّ کی جمع ہے نِقَاءٌ، اَنْقِيَاءٌ، نَقْوَاءٌ۔

(۱۰) الْاَضْلُ: یہ فرع کی ضد ہے بمعنی جڑ۔ والجمع اصول اور یہاں نقیۃ الاصل میں اضافت لفظیہ ہے ای نقیۃ اصلہا اور اسی طرح محبوبۃ الوصل میں بھی۔

(۱۱) مَحْبُوبَةٌ: اور محبوبۃ الوصل میں بھی اضافت لفظیہ ہے ای محبوبۃ وصلہا۔



اَبْيَقَةُ الشَّكْلِ، مَدْعَاةٌ اِلَى الْاَكْلِ؛ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ، وَصَقَالَةٌ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلَدُونَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ۔

ترجمہ:- جو اچھی شکل والا ہو (خوب صورت ہو) جو کھانے کی طرف رغبت پیدا کرنے والا ہو (جو بلانے کا آلہ ہو کھانے کی طرف) اور لاغری عاشق جیسی ہو۔ (ایسا خلال جو عاشق جیسا لاغر ہو)۔ اور تلوار کی طرح صاف ہو۔ اور لڑائی کا آلہ ہو (اس کی نوک باریک ہو) اور تر شاخ کے مانند نرم ہو۔

(۱) اَبْيَقَةٌ: بمعنی عمدہ، خوب صورت۔ بمعنی خوش ہونا۔ اَبَقَ يَأْبَقُ (س) اَبَقًا بمعنی خوش ہونا۔ اور اَبْيَقَةُ الشَّكْلِ میں بھی اضافت لفظیہ ہے ای اَبْيَقَةُ شَكْلِهَا۔

(۲) الشُّكْلُ: بمعنی صورت و مشابہت۔ نظیر و مشکل، معاملہ، مقصد مرادہ۔ والجمع اَشْكَالٌ، شُكُولٌ از (ن) بمعنی مشکل ہونا۔

(۳) مَدْعَاةٌ: صیغہ مبالغہ ہے تا مبالغہ کیلئے ہے یا یہ مفعلة کے وزن پر مصدر ہے مگر یہ وزن سبب کیلئے آتا ہے یعنی ملانے کا سبب یا یہ صیغہ صفت ہے۔ یہ یا کھانے کی دعوت۔

(۴) كَفَّافَةٌ: بمعنی لاغرو کزور دہلا ہونا۔ مصدر ہے از (س، ك) قلیل اللحم ہونا جو خلقت ہونہ کہ کمزوری کی بناء پر ہو۔ اس سے نچیف کمزور کہتے ہیں۔ نَحِيفٌ كَزُورٌ كَقَفَاؤُ۔

(۵) الصَّبُّ: بمعنی عاشق، دلدادہ ہونا۔ صیغہ صفت ہے اور صَبَابَةٌ (س) سے مصدر ہے اور صَبَّ يَصْبُو (ن) صَبًا بمعنی بہا دینا والجمع صَبُونٌ اور انصَابٌ بمعنی بہانا۔ مؤنث صَبَةٌ جمع صَبَاتٌ۔

(۶) صَقَالَةٌ: بمعنی مَضْفُوقٌ یعنی ٹمچا ہوا ہونا، صاف کیا ہوا ہونا۔ از (س) صَقَلًا مصدر ہے بمعنی ما ٹمچنا، صاف کرنا۔

(۷) العَضْبُ: بمعنی تلوار قاطع، شمشیر براں۔ یہ صیغہ صفت ہے از (ض) عَضَبًا بمعنی کاٹنا۔

(۸) لُدُونَةٌ: مصدر ہے از کرم بمعنی نرم ہونا، لگدار ہونا۔ مصادر لَدَانَةٌ و لُدُونَةٌ بمعنی نرم ہونا۔ والجمع لُدُنٌ۔

(۹) العَفْصُنُ: بمعنی شاخ و ٹہنی والجمع اعْصَانٌ، و عُصُونٌ، عُصَّةٌ، عُصْنٌ (ض) عُصْنَا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰) الرُّطْبُ: بمعنی تر و تازہ مصدر ہے از (ن)۔ بمعنی تر و تازہ ہونا، ٹہنی، حنڈہ الیاس بمعنی عمدہ نرم تر، تازہ ٹہنی۔ (س، ك) سے رَطْبًا و رَطَابَةٌ مصدر ہیں بمعنی تر ہونا۔



قَالَ: فَهَضَمْتُ فِيمَا أَمَرَ، لِأَذْرَأَعْنَهُ الْعَمْرَ، وَلَمْ أَهْمِ إِلَى أَنَّهُ قَصَدَ أَنْ يَخْدَعَهُ، بِإِذْخَالِي الْمِخْدَعِ، وَلَا تَنْظَيْتُ أَنَّهُ سَخِرَ مِنَ الرَّسُولِ.

ترجمہ:- راوی کہتا ہے (حارث بن ہام) پس اٹھا میں تاکہ تعمیل کروں اس چیز کے سلسلہ میں جس کا حکم دیا تاکہ دور کروں میں اس سے چکنائی کو۔ اور نہیں وہم (گمان) کیا میں نے اس بات کا تحقیق کر اس نے قصد کیا ہے دھوکہ دینے کا مجھے کمرے میں بھیج کر اور وہ گمان کیا میں نے اس بات کا بے شک مذاق کیا ہے (کرنے گا وہ) رسول سے (قاصد سے)۔

(۱) هَضَمْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از (ف) هَضَمًا مصدر ہے بمعنی اٹھنا۔

(۲) أَمَرَ: صیغہ ماضی معروف از (ن) الامر مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ اور "فیمما امر" کے معنی ہے ای فی امتثال ما امر ہے۔

(۳) لِأَذْرَأَعْنَهُ: بمعنی دفع کرنا۔ ذَرَأٌ و ذَرَأَةٌ بمعنی سختی سے دفع کرنا۔ وفي التنزيل: ويدبرؤون بالحسنة السيئة.

(۴) الْعَمْرُ: بمعنی نا تجربہ کاری، جاہل، کلینہ، گوشت کی بدبو، اور گوشت کی چکنا چٹ۔ والجمع اعْمَارٌ و عُمُورٌ۔

(۵) لَمْ أَهْمِ: صیغہ واحد متکلم مضارع۔ وَهَمٌ (ض) وَهَمًا مصدر ہے بمعنی ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو گمان کرنا۔

(۶) قَصَدَ: صیغہ ماضی معروف از (ض) بمعنی ارادہ کرنا، درمیانہ چلنا۔ قدم تحقیقہ۔

(۷) يَخْدَعُ: از (ف) خَدَعًا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸) سَخِرَ: صیغہ ماضی معروف از (س) سَخِرًا، سَخِرًا، سَخِرَةً، مَسْخَرَةٌ بمعنی مذاق و ٹمچنا کرنا۔ قال تعالیٰ: ان تسخروا منا

فاننا نسخرنكم.

(۹) الرَّسُولُ: بمعنی قاصد، مرسل والجمع رُسُلٌ، أَرْسُلُ اور ”رَسُولٌ“ کا اطلاق واحد جمع سب پر آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ رَسِیلٌ (س) سے اور کبھی اس سے ملائکہ بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی انبیاء بھی ہوتے ہیں۔



فِي اسْتِدْعَاءِ الْخِلَآةِ وَالْفُسُولِ، فَلَمَّا عُدَّتْ بِالْمُلْتَمَسِ، فِي اقْرَبِ مِنْ رَجْعِ النَّفْسِ، وَوَجَدَتْ الْجَوْ قَدْ خَلَا، ترجمہ:- خلال اور فسول (صائین) کے طلب کرنے میں۔ پس جب لوٹا میں۔ مطلوبہ چیز کے ساتھ (بڑھے کی مطلوبہ چیز لیکر) سانس کی واپسی سے بھی زیادہ جلدی (فورا) تو میں نے فضاء کو خالی پایا۔

(۱) اسْتِدْعَاءُ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی دعا کی درخواست کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے۔

(۲) الْخِلَآةُ: بمعنی خالی ہونا۔ خَلَا يَخْلُو خُلُوًا. از (ن)، مررتحقیقہ۔

(۳) عُدَّتْ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از (ن) عَوَدَ مصدر سے بمعنی لوٹنا۔ اور یہ لوٹنا عام ہے چاہے قول سے رجوع ہو یا ذات سے رجوع ہو یا اپنے عزم و ارادہ سے رجوع ہو۔

(۴) مُلْتَمَسٌ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر الِتِمَاسِ ہے بمعنی مانگنا، وطلب کرنا (مطلوب) اور یہ موقع میں حال کے ہے ای متلبسا بالملتمس بمعنی مطلوب۔

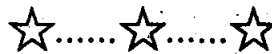
(۵) رَجَعَ: صیغہ ماضی رَجَعَ (ض) رَجَعًا، رَجُوعًا، رَجَعَانًا، بمعنی لوٹنا، لوٹنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) النَّفْسُ: (بالتحریر) بمعنی سانس جو زندوں کے منہ سے آئے اور جائے جمع انْفَاسٌ.

(۷) وَوَجَدَتْ: صیغہ واحد متکلم از (ض) بمعنی پانا۔ أَلُوْ جَدُّوْا لُوْجَدَانٌ مصدر ہیں۔

(۸) الْجَوْ: بمعنی فضاء، خلا، والجمع جَوَاءٌ، أَجْوَاءٌ یعنی آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ یا کشادہ میدان۔ یقال جو البیت گھر کا اندرونی حصہ۔ جَوَّ الْمَاءِ یعنی زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لئے کھودا جائے۔

(۹) قَدْ خَلَا: صیغہ ماضی قریب۔ (ن) خُلُوًا، وَخَلَاءٌ بمعنی خالی ہونا۔



وَالشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ قَدْ أَجْفَلَا، فَاسْتَشْطَطُ مِنْ مَكْرِهِ غَضَبًا، وَأَوْغَلْتُ فِي إِثْرِهِ طَلَبًا، فَكَانَ كَمَنْ قَمِسَ فِي الْمَاءِ، أَوْ عَرَجَ بِهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ.

ترجمہ:- اور بڑھا اور بڑھیا جلدی سے جا چکے تھے۔ پس مشتعل ہو گیا میں ان کی دھوکہ سے اذروئے غصہ کے (انکے دھوکہ دہی پر مجھے سخت غصہ آیا) اور تیزی سے چلا میں ان کے نقش قدم پر تلاش کرتے ہوئے، پس ایسے ہو گئے وہ جیسے کوئی ڈوب دیا گیا ہو پانی میں یا تو اٹھالیا گیا ہو آسمان کی طرف۔

(۱) أَجْفَلَا: یہ اَجْفَلًا مصدر ہے از افعال بمعنی تیزی سے بھاگنا۔ مجرد (ن) ض) سے ہے جَفَلَا وَجُفَلُوْا بمعنی بھاگنا، بدک جانا،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ الْمَعْرِيَّةُ (۱)

”آٹھواں مقامہ معریہ ہے“

اس مقامہ کا خلاصہ

”اس مقامہ میں کل تیس (۲۳) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریری نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے، اور وہ صفت تور یہ ہے۔“ صفت تور یہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک لفظ بیان کیا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک معنی قریب ہوں دوسرا معنی بعید، تو قریب معنی اس سے مراد لئے جائیں۔“ نیز ایسے جملے لائے ہیں جو دو چہین ہیں، قصہ صرف اتنا ہے کہ ابوزید سروجی نے ایک لڑکے کو سوئی دی، اس سوئی کا ناک لڑکے سے ٹوٹ گیا، لڑکے نے رہن کے طور پر ابوزید سروجی کے پاس سلائی رکھوائی، دونوں مقدمہ وہاں کے قاضی کے پاس لے گئے، وہاں ابوزید نے اپنا مقدمہ ایسے الفاظ میں پیش کیا جو سوئی پر بھی فٹ ہو سکے اور باندی پر بھی، مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کے ناک توڑنے کا ہے، لیکن الفاظ باندی پر منطبق ہوتے ہیں، اسلئے گویا ظاہر اس نے باندی کو لے جا کر غلط طریقہ سے اسے استعمال کیا۔ تو جواب اس لڑکے نے جو اپنا بیان دیا وہ بھی ایسے الفاظ میں ہے کہ جو سلائی پر بھی فٹ ہو سکتے ہیں، اور غلام پر بھی، مقدمہ تو سلائی کا ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے ابوزید کے پاس رکھا۔ لیکن الفاظ ایسے استعمال کئے کہ وہ غلام پر بھی صادق آرہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے، قاضی صاحب کو جب کچھ سمجھ میں نہ آیا، تو کہا کہ صحیح طریقہ سے وضاحت کرو، ورنہ چلے جاؤ چنانچہ لڑکا بڑھا اور سات شعروں میں اپنی وضاحت کر دی کہ اس کی سوئی مجھ سے خراب ہو گئی تھی اور میں نے رہن کے طور پر اس کے پاس اپنی سلائی رکھوائی، میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ اس کو سوئی کی قیمت ادا کر کے اپنی سلائی وصول کر لوں، اس سے مری مسکینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پھر بوڑھا آگے بڑھا اور نو اشعار میں اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ اگر گنجائش ہوتی تو میں ضرور اس کو سلائی واپس کر دیتا، لیکن میری حالت اس سے بھی ناگفتہ بہ ہے۔ قاضی صاحب نے دونوں کی فصاحت بیانی سے متاثر ہو کر ایک دینار نکال کر انہیں دیا۔ تو بڈھے نے جھپٹ کر لے لیا اور کہا کہ قاضی صاحب نے ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کے عوض میں آدھا تو میرا ہے، اور باقی آدھا تاوان کے طور پر میرا ہے، اور لڑکے سے کہا کہ اپنی سلائی لے لو۔ تو گویا لڑکے کو سلائی کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو قاضی صاحب نے دوبارہ اپنی طرف سے کچھ ریزگاری دیکر رخصت کیا، پھر قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ دھوکہ ہو، اسلئے دوبارہ انہیں بلوایا۔ اور ان سے حقیقت حال پوچھی تو بڈھے نے سات شعروں میں اس کا جواب دیا کہ میں ابوزید سروجی ہوں اور یہ

میرا بیٹا ہے، کہ میں اس طرح کا فریب دیکر لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں، تو قاضی صاحب نے تشبیہ کی، تو ابوزید قاضی سے آئندہ دھوکہ نہ دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔



اخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ: رَأَيْتُ مِنْ أَعَاجِبِ الزَّمَانِ، أَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ، إِلَى قَاضِي مَعْرَةَ النُّعْمَانِ.
ترجمہ:- خبر دی ہے حارث بن ہمام نے: اس نے کہا کہ دیکھا میں نے زمانہ کے عجائبات میں سے (زمانے کے عجیب غریب واقعات میں سے ایک یہ واقعہ دیکھا) کہ دو جھگڑا کرنے والے معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس آئے (یا شہر معرہ کے قریب ہے کہ وہ نعمان کے اس کے قاضی کے پاس حاضر ہوئے)۔

(۱) الْمَعْرِيَّةُ: یہ ملک شام میں ایک شہر ”معرۃ النعمان“ کا نام ہے۔

(۲) أَعَاجِبُ: یہ اَعْجُوبَةُ کی جمع ہے یعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے۔ ای مایتعجب منه ویستعظم۔ مجرد (از س)۔

(۳) تَقَدَّمَ: صیغہ ماضی معروف از تَفَعَّلَ بمعنی مقدم ہونا، آگے ہونا۔ جو تاخر کی ضد ہے اور تَقَدَّمَ تَفَعَّلَ سے بمعنی آگے کرنا۔ واز (ن)

قَدُّوْا مَا مَقَدَّمَا قَدِّیْمًا بمعنی سبقت کرنا۔ از (س) سے بمعنی جرأت و بہادری کرنا۔ قَدَّمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی قدیم پرانا ہونا، قَدَّمَ بمعنی لوٹنا۔

(۴) خَصْمَانِ: یہ تشبیہ ہے خصم کا بمعنی لڑنے والا، جھگڑا کرنے والا۔ والجمع خُصُومٌ، خِصَامٌ، اَخْصَامٌ. (ض)

خِصْمًا مصدر ہے بمعنی جھگڑا کرنا۔ (خصومت میں غالب آنا)۔ اور کبھی جمع شنیہ اور مؤنث کیلئے واحد کا ہی صیغہ استعمال کرتے ہیں۔

(۵) قَاضِي: بمعنی حاکم شرعی۔ والجمع قُضَاةٌ، قَاضُو، قُضَاءٌ. قُضَايَ قُضِي (ض) قُضَاً بمعنی فیصلہ کرنا، حکم کرنا۔

(۶) مَعْرَةَ النُّعْمَانِ: یہ دو جگہ آئے ہیں۔ (۱) معرۃ ایک شہر کا نام ہے شام کے شہروں میں سے اور یا نعمان۔ ایک یہاں پہاڑ کا نام

ہے جس کی شہر معرہ کے قریب ہونے کی وجہ سے اضافت کردی گئی۔ اور بعض کہتے ہیں نعمان یہ نعمان بن المنذر الغسانی کی طرف

منسوب ہے اس لئے کہ وہ اس جگہ سے گزر رہے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ بغداد کے قریب ایک شہر ہے جو نعمان بن منذر

غسانی کی طرف منسوب ہے۔



أَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْأَطْيَانُ، وَالْآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيْبُ الْبَانِ. فَقَالَ الشَّيْخُ أَيَّدَ اللَّهُ الْقَاضِي، كَمَا أَيَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِي.

ترجمہ:- ان میں سے ایک کا تحقیق کہ جاتی رہیں اس سے دونوں عمدہ چیزیں (لذت اکل و جماع یا جوانی، گویا وہ بڑھا ہو گیا) اور

دوسرا وہ گویا بان درخت کی شاخ تھا (نوجوان تھا) پس بڑھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے قاضی کی۔ جیسا کہ مدد پہنچتی ہے اس

قاضی کے ذریعہ سے طالب حق کو۔

(۱) أَحَدٌ: کی جمع آحاد ہے اور واحد کی جمع وُحْدَانٌ، أُحْدَانٌ. اور احد بمعنی یکتا جس کی کوئی نظیر نہ ہو اصل میں یہ وحد تھا وَاوْ كُوْ كُوْ مِزْرَه سے

بدل لیا گیا ہے۔ وَحَدَّ يَحْدُ (ض) وَحَدًا، وَحَدَّةً، حِدَّةً مصادر ہیں (ک) سے بھی آتا ہے۔

(۲) ذَهَبٌ: صیغہ ماضی معروف از (ف) الذَّهَبُ مصدر سے بمعنی جانا، چلنا، سیر کرنا، گذرنا۔ ذَهَابًا، ذُهُونًا، مَذْهَبًا مصادر ہیں۔ اذہب لے جانا، اذہاب مصدر سے افعال۔ ذہب سونے سے طمع کرنا۔

(۳) الْأَطْيَانُ: یہ تشبیہ ہے اظہب کا جمع اظایب۔ مؤنث طوبی جمع طویبات یہ اسم تفصیل ہے بمعنی شیریں تر ہونا، یا لذیذ تر ہونا اور ذہب الاطیان (یعنی پیر فرقت سے یہ چیزیں جاتی رہی ہیں) سے مراد یہاں پر یا کھانا اور جماع ہے یا نیند اور جماع ہے یا بھوک اور پیاس اور اظہب (ض) سے بھی آتا ہے۔ طَيَّنًا، طَابًا، طَيِّبَةً، تَطَيَّنًا مصدر ہیں۔ یقال طابت النفس نفس کا انشراح ہونا۔ طاب عيشه اسودہ حال ہونا۔

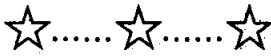
(۴) قَضَيْتُ: بمعنی کئی ہوئی شاخ (ض) قَضَبًا مصدر ہیں بمعنی کاٹنا، قطع کرنا۔ والجمع قَضَبَانٌ وَقَضْبَانٌ۔ کما قال تعالیٰ: وابتنا فیہا حبا وعبا وقضبا۔

(۵) أَلْبَانٌ: معتدل القدر نرم قسم کا لانا ایک درخت کا نام ہے۔ یہ ایک مشہور درخت ہے جسکے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے پھل سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔ اور بوجہ طویل ہونے کے اس سے جوانی، خوبی، راستی قد، کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اسی سے تشبیہ دیکر معشوق کے قد و قامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس کا واحد بانء آتا ہے اور اس سے مراد مرد کی قوت رجولیت ہے اس کے معنی (سرو، بکائن، آزاد درخت)۔

(۶) أَيْدٌ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر "تأیند" ہے بمعنی مدد کرنا، طاقت دینا۔ قوت دینا۔

(۷) الْقَاضِي: بمعنی فیصلہ کرنے والا (ض) حاکم شرعی، القاضی. هو الحاکم الشرعی.

(۸) الْمُتَقَاضِي: صیغہ اسم فاعل از تفاعل بمعنی حق کو طلب کرنے والا، تقاضہ کرنا والا۔ اپنا حق. المتقاضی. ای الذی یطلب من القاضی قضاء دعویہ علی خصمہ.



إِنَّهُ كَانَتْ لِي مَمْلُوكَةٌ رَشِيْقَةُ الْقَدِّ، أَسِيْلَةُ الْخَدِّ، صَبُوْرٌ عَلَي الْكَدِّ، تَحُبُّ أَحْيَانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ أَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ.

ترجمہ:- تحقیق کہ شان یہ ہے (جناب! واقعہ یہ ہے) کہ میری ایک لونڈی تھی جو معتدل قامت (لطیف عمدہ قد والی) تھی کتابی چہرہ (نرم رخسارہ) تھا (یا ننھا ہوا چہرہ تھا) صبر کرنے والی تھی مشقت پر۔ (تکلیف برداشت کرتی تھی) دوڑتی تھی وہ کبھی تیز رو گھوڑے کی طرح۔ اور سوئی تھی وہ کبھی (بسا اوقات) گہوارے میں (سوئی دان میں)۔

(۱) إِنَّهُ كَانَتْ لِي: یہاں سے وہ اوصاف شروع ہوتے ہیں جو ایک لونڈی اور سوئی میں پائے جاتے ہیں لیکن اصل معاملہ سوئی کے متعلق ہے اس کو اس انداز سے بیان کیا ہے جس سے لونڈی کا شبہ ہوتا ہے۔

(۲) مَمْلُوكَةٌ: بمعنی لونڈی۔ یہاں اس سے مراد سوئی ہے۔ اور یہاں سے غلام اور جاریہ کے اوصاف شروع کرتے ہیں لیکن حقیقت میں سوئی اور سلائی کی صفات کا بیان کرنا مقصود ہے۔

(۳) رَشِيْقَةٌ: بمعنی پاکیزہ، خوب صورت، عمدہ اور سیدھا تہ کے بھی آتے ہیں۔ رَشِيْقٌ (ك) بِرَشَاقَةٍ بمعنی خوب صورت ہونا پاکیزہ ہوتا۔

(۴) الْقَدُّ: انسان کا قد و قامت۔ والجمع أَقْدٌ، قُدُوذٌ، قِدَادٌ، أَقْدَةٌ. (ن) قَدًّا مصدر ہے بمعنی کاٹنا، چیرنا۔ مقدار قامت انسان۔ قدة بمعنی ہر چیز کا ٹکڑا، لوگوں کا گروہ، فرقہ۔ قال تعالیٰ: طرائق قدا۔

(۵) أَسِيْلَةٌ: بمعنی لمبا و نرم، سیدھا، دراز اور چکنا۔ یادہ چہرہ جو کتالی ہو۔ أَسْلٌ أَسَالَةٌ (ك، ن) وَأَسِيْلٌ (س) أَسِيْلًا۔ اور أَسِيْلَةٌ صینہ صفت ہے اس کی مؤنث أَسِيْلَةٌ ہے۔

(۶) أَخَذُ: بمعنی رخسارہ، گال، چہرہ۔ والجمع خُذُوذٌ. از (ن) أَخَذًا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، اثر کرنا۔ أَخَذُوذٌ (مستطیل گڑھا) لمبا گڑھا۔ قال تعالیٰ: قتل اصحاب الاخذود. جمع الجمع أَخَادِيذٌ آتی ہے۔

(۷) صَبُورٌ: صینہ مبالغہ ہے ”صابر“ کا بمعنی بہت زیادہ صبر کرنے والا/والی، بردبار۔ كما فى الحديث: اللهم اجعلنى صبورا. صَبْرًا مصدر ہے اس کی جمع صبر آتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

(۸) أَلْكُدُ: مصدر ہے از (ن) بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ یا مشقت اٹھانا۔

(۹) نَخْبٌ: صینہ مضارع واحد مؤنث غائب۔ از (ن) نَخْبًا مصدر ہے بمعنی تیزی سے دوڑنا یا جلدی سے چلنا نَخْبًا، نَخْبًا۔ مصادر ہیں۔

(۱۰) أَحْيَانًا: اس کا واحد حین ہے بمعنی وقت اور اس کی جمع الجمع أَحْيَانٍ آتی ہے (ض) بمعنی وقت کا آنا۔

(۱۱) أَلْتَهُذُ: مصدر ہے بمعنی ابھری ہوئی چیز (بلند چیز) شیر درندہ، عمدہ، نہایت خوب صورت خوب موٹا تازہ گھوڑا، (عمدہ گھوڑا) نُهْوَذٌ جمع ہے۔ نَهْدٌ (ك) نُهْوَذًا و نُهْوَذَةٌ.

(۱۲) تَرَفَّدُ: صینہ مضارع معروف۔ رُفُوذٌ مصدر ہے از (ن) بمعنی سونا۔ رَفْدًا، رُقَادًا، رُفُوذًا. مصادر ہیں۔ والجمع رُفُوذٌ. قال تعالیٰ: وتحتسبهم ايقاضا وهم رُقود۔ (الكهف)

(۱۳) أَطْوَارًا: یہ جمع ہے طور کی بمعنی قدر، حد، مال، پیٹ، کبھی کبھی، اندازہ۔ وفى القرآن: وقد خلق لكم اطوارا.

(۱۴) أَلْمَهْدُ: بمعنی گہوارہ، پست زمین۔ والجمع مَهْوَذٌ. مَهْدٌ (ف) مَهْدًا. بمعنی کھونا۔ کنا یہ ہے سوئی دان میں رکھتے وقت فراغت کے بعد۔ اس سے مراد ”تلے دانی“ ہے جس میں سوئی رکھتے ہیں۔



وَتَجِدْفِي تَمْوُزَ مَسِّ الْبُرْدِ، ذَاتُ عَقْلٍ وَعَيْنَانِ. وَحَدَّ وَسِنَانِ، وَكَفَّ بِنَانِ، وَفَمَّ بِلَا أَسْنَانِ.

ترجمہ: اور پاتی تھی وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈک یا سہان پر گڑھی جاتی تھی (تا کہ اس کا زنگ دور ہو جائے) اور عقل والی (گرہ) اور

- ٹھہرے اور وہ سانپ جس کا کاٹا ہوا فوراً مر جائے بقال: تَضَيَّنَ لِسَانَهُ۔ اس نے اپنی زبان کو حرکت دی۔
- (۳) تَوَقَّلَ: صیغہ مضارع، وَقَلَ (ن) وَقَلًا مَرَّةً وَقَلًا مَرَّةً۔ مصدر ہیں بمعنی ناز و تکبر سے چلنا۔
- (۴) ذَيْلٌ: بمعنی دامن۔ والجمع اذْيَالٌ، ذَيْوُولٌ، اَذْيَالٌ، اور ذَيْلًا مصدر ہے از (ض) بمعنی دامن لمبا ہونا۔
- (۵) فَضْفَاضٌ: بمعنی بہت زیادہ وسیع ہونا۔ چاہے وسعت ٹوپ ہو یا وسعت معیشت ہو۔ یہاں ذیل فضفضاض سے مراد لمبا دھاگہ ہے (حیط طویل) فَضْفَاضٌ۔ از باب بَعَثَ۔
- (۶) تَجَلَّى: صیغہ مضارع۔ از افعال ظاہر کرنا۔ جَلَا يَجْلُو (ن) جَلَاءٌ، وَجَلَوُا مصدر ہیں بمعنی ظاہر کرنا، یا ظاہر ہونا۔
- (۷) سَوَادٌ: بمعنی سیاہی، جو سفیدی کی ضد ہے سَوَدٌ (س) سَوَدًا وَسَوَادًا بمعنی سیاہ ہونا۔
- (۸) بِيَاضٌ: بمعنی سفیدی۔ جو سیاہی کی ضد ہے۔ بَاضٌ يَبِيضُ (ض) يَبِيضًا بمعنی سفیدی میں غالب آنا۔ اور ”بیاض“ اور ”سواد“ سے مراد یہ ہے کہ یہ سوئی کبھی کالے دھاگہ یا سیاہ کپڑے میں اور کبھی سادہ کپڑے یا دھاگہ میں ظاہر ہوتی ہے۔
- (۹) تُسْقَى: صیغہ مضارع از (ض) بمعنی سیراب کرنا۔ سَقِيََا مصدر ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا۔
- (۱۰) حِيَاضٌ: یہ جمع ہے حَوْضِ کی۔ بمعنی مجتمع الماء اس کی جمع أَحْوَاضٌ، حِيَاضًا بھی آتی ہیں از (ن) حَوْضًا مصدر ہے بمعنی کنواں بنانا۔



- نَاصِحَةٌ خُدْعَةٌ، خُبْرَةٌ طُلْعَةٌ، مَطْبُوعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ، وَمَطْرَوعَةٌ فِي الصِّبْقِ وَالسَّعَةِ، إِذَا قَطَعْتَ وَصَلَتْ۔
- ترجمہ: وہ خیر خواہی کرنے والی ہے (سننے والی) اور بہت دھوکہ دینے والی ہے (یعنی اوپر کے ابرے کو سستی ہے اور استر کو چھوڑ دیتی ہے) اور بہت چھپنے والی ہے (شرعی) اور بہت ظاہر ہونے والی ہے، پیدا کی گئی (بنائی گئی) ہے فائدے کے اوپر (نفع کی خاطر) اور تابعدار ہے تنگی از رفاخی میں (ہر حال میں تابعدار مطیع ہے) یعنی کپڑے میں دخول کے وقت چاہئے کپڑا موٹا ہو یا باریک (جب تو قطع تعلق کرے تو وہ اچھا سلوک کرتی ہے۔) (اگر سوئی ہے تو جب تو کپڑا اچھاڑ دے تو وہ سی دیتی ہے)۔
- (۱) نَاصِحَةٌ: صیغہ اسم فاعل واحد مؤنث۔ از (ف) بمعنی نصیحت خیر خواہی کرنے والی، خالص محبت کرنا۔ یہ جاریہ کی اعتبار سے ہے یا سینے والی سوئی کے اعتبار سے ہے۔
- (۲) خُدْعَةٌ: بمعنی بہت زیادہ مکار، بہت دھوکہ خدع (ف) خُدْعًا، خُدْعًا بمعنی دھوکہ دینا، فریب دینا۔ اور سوئی کا فریب یہ ہے کہ استر کو چھوڑ کر محض ابرے کو سی دیتی ہے۔
- (۳) خُبْرَةٌ: یہ فعلتہ کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ چھپنے والی چیز خَبَأَ يَخْبِئُ (ف) خَبَأًا مصدر ہے بمعنی چھپانا، پوشیدہ کرنا یعنی سوئی سینے کی حالت میں کپڑوں کے اندر چھپ جاتی ہے یا اگر ”خُبْرَةٌ“ کے معنی لڑکی کے، لئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بھی گھر میں چھپی بیٹھی رہتی ہے۔
- (۴) طُلْعَةٌ: یہ فعلتہ کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونے والی، نکلنے والی، از (ف)۔

(۵) مَطْبُوعَةٌ: صیغہ اسم مفعول کا واحد مؤنث ڈھالی گئی۔ طَبِعَ عَلَيْهِ یعنی مہر لگائی، بند کیا۔ طَبَعَ (ف) طَبَعًا وَطَبِيعَةً: بمعنی فطرت والجمع طَبَاعٍ۔

(۶) الْمَنْفَعَةُ: یہ نفع سے ماخوذ ہے بمعنی جس سے نفع حاصل کیا جائے والجمع منافع۔ از (ف)۔

(۷) مِطْوَعَةٌ: بمعنی بہت تابعدار، اور یہ ”طوع“ سے ماخوذ ہے بمعنی اطاعت کرنا۔ از (ن) اطاعت کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَهُ اسْلَمَ مِنْ فِى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا۔

(۸) الضِّيقُ: (بالکس) بمعنی تنگی۔ یہ وسعت کی ضد ہے از (ض) ضَيْقًا مصدر ہے بمعنی تنگ ہونا۔ اور ”الضِّيقُ وَالسَّعَةُ“ سے مراد موٹا پکڑا ہے۔

(۹) السَّعَةُ: مصدر ہے بمعنی کشادگی۔ وَسِعَ (س) يَسَعُ سَعَةً وَسِعَةً بمعنی وسیع ہونا۔ یہ ضیق کی ضد ہے۔

(۱۰) قَطَعَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از (ف) قَطَعَ مصدر سے بمعنی قطع کرنا، یا قطع تعلق کرنا۔



وَمَتَى فَصَلْتَهَا عَنْكَ انْفَصَلَتْ، وَطَالَ مَا خَدَمْتَكَ فَجَعَلْتَهُ، وَرُبَّمَا جَنَّتْ عَلَيْكَ فَأَلَمْتَ وَمَلَمْتَهُ،

وَإِنَّ هَذَا الِافْتَى اسْتَخْدَمْتَهَا لِغَرَضٍ.

ترجمہ:- اور جب تو جدا کرنا چاہے تو اس کو تو وہ جدا ہو جاتی تھی (جب سوئی دان میں رکھنا چاہے تو جدا ہو جاتی) اور بہت سے اوقات ایسی خدمت گزاری کی اس نے تیری پس بہت اچھی کی (بہت اچھا سیا) اور اگر جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تجھے رنجیدہ اور بے قرار کرتی ہے (اگر سوئی لیتے وقت ہاتھ کو زخمی کر دیتی ہے) اور بے شک کہ اس جوان نے خدمت کیلئے مانگ لیا اس کو مجھ سے اپنی کسی ضرورت کیلئے۔

(۱) فَصَلْتَهَا: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف یہ فَضْلَ مصدر سے ہے بمعنی جدا کرنا از (ض)۔

(۲) انْفَصَلَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از افعال مصدر انْفِصَالٌ ہے بمعنی جدا ہونا۔

(۳) خَدَمْتَكَ: صیغہ واحد مؤنث غائب از (ن، ض) بمعنی خدمت کرنا، کام کرنا۔ خِدْمَةٌ مصدر از (ض) وَخَدَمَةٌ بھی مصدر ہے۔ خَادِمٌ جمع خُدَّامٌ وَخَدَمٌ ہیں۔

(۴) جَعَلْتَهُ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از تفعیل بمعنی خوب صورت و جمیل بنانا، یا اچھا کرنا۔ مصدر تَجْمِيلٌ بمعنی اچھا کام کرنا۔ مجرد (ک) سے جَمَالًا مصدر ہے بمعنی جمیل ہونا۔ خُلِقَ میں اچھا ہونا۔

(۵) جَنَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی (ض) جِنَايَةٌ، مصدر سے بمعنی گناہ کرنا۔

(۶) فَأَلَمْتَ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از افعال ایلام مصدر سے بمعنی تکلیف دینا، غمگین کرنا۔ اور یہ ”الْمَ“ سے ماخوذ ہے

الْمَ (س) الْمَا بمعنی تکلیف والا ہونا۔

- (۷) مَلَّمْتُ: بعثت کے وزن پر ہے، اور ”مَلَّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی بے قرار کرنا، اور یہی معنی یہاں مراد ہے۔
- (۸) اسْتَخْدَمْتُهَا: اسْتَخْدَمْتُ صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از استعمال اسْتَخْدَمْتُ مصدر سے بمعنی خدمت پر دینا یا خدمت پر مانگنا۔ یہاں ثانی مراد ہے یعنی خدمت طلب کرنا۔ ”س، ت“ طلب کیلئے ہے از افعال مصدر اخذاً بمعنی خدمت کیلئے دینا۔
- (۹) لِعَرَضٍ: ای لحاجۃ والجمع اغراض. عَرَضٌ إِلَيْهِ عَرَضًا (س) بمعنی مشتاق ہونا۔



فَأَخْدَمْتُهُ أَيَا هَابِلًا عَوْضٍ، عَلَى أَنْ يَجْعَلَ نَفْعَهَا، وَلَا يُكَلِّفَهَا إِلَّا وَسْعَهَا، فَأَوْلَجَ فِيهَا مَتَاعَهُ، وَأَطَالَ بِهَا اسْتِعْمَالَه. ترجمہ: پس میں نے خدمت کیلئے دیدی (خادمہ بنا دی) اس کو بغیر کسی عوض کے اس شرط پر کہ وہ نفع حاصل کرے گا وہ اس کا (لوٹری کا) اور نہ تکلیف دے گا اس کو (لوٹری یا سوئی کو) مگر اس کی طاقت کے موافق۔ پس داخل کیا اس کو جو ان نے اپنے سامان کو اس میں (لوٹری میں) (دھاگے کو یا ذکر کو) اور لبا کیا اس کے ساتھ فائدہ اٹھانے کو (اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا) دیر تک اس سے فائدہ حاصل کرتا رہا اگر عورت ہے تو جماع مراد ہے۔

- (۱) أَخْدَمْتُهُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از افعال اخذاً مصدر بمعنی خدمت کیلئے دینا۔
- (۲) عَوْضٌ: بمعنی بدلہ والجمع اغراض. عَاوَضَ يَعْوِضُ (ن) عَوَّضًا، عِيَاضًا بمعنی بدلہ دینا، عوض دینا۔ اور تفعیل سے تعوض کے معنی ہے عوض لینا۔

(۳) يَجْعَلِي: یہ اجتناء مصدر سے از افعال بمعنی میوہ توڑنا (میوہ چننا) (ض) جِنَايَةً بمعنی جرم کرنا۔ جَنِي يَجْنِي (ض) جَنِيًا بمعنی میوہ توڑنا۔ اس سے مراد نفع اٹھانا۔

(۴) لَا يُكَلِّفُ: یہ تکلیف مصدر سے از تفعیل بمعنی کسی کو مکلف بنانا، تکلیف دینا۔

(۵) وَسْعَهَا: محرکہ. (بفتح الواو کسرہ او ضمہا)۔ بمعنی طاقت، قدرت، وسع (س) وسع ہونا۔

(۶) أَوْلَجَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ از افعال ایلاج مصدر سے بمعنی داخل کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۷) مَتَاعٌ: بمعنی سامان جس سے نفع حاصل کرتے ہیں، اسباب الدنیا. والجمع أَمْتِعَةٌ وجمع الجمع أَمَاتِعٌ، وَأَمَاتِيْعٌ

(ف) سے۔ سوائے سونا چاندی کے (چاہے کم ہو یا زیادہ) قَالَ تَعَالَى: وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ.

(۸) أَطَالَ: از افعال صیغہ واحد مذکر غائب۔ ”أَطَالَ“ مصدر سے بمعنی لبا کر دینا، دراز کرنا۔ طَوَّلَ سے ماخوذ ہے مجرد از (ن)

معنی لبا ہونا۔

(۹) اسْتِعْمَلْتُ: یہ مصدر از استعمال بمعنی نفع اٹھانا ”س، ت“ طلب کیلئے ہے مجرد متع از (ف)



ثُمَّ أَعَادَ هَالِيًّا وَقَدْ أَفْضَاهَا، وَبَدَّلَ عَنْهَا قِيمَةً لِأَرْضَاهَا. فَقَالَ الْحَدِيثُ: أَمَّا الشَّيْخُ فَاصْذُقْ مِنَ الْقَطَا،
وَأَمَّا الْإِفْضَاءُ فَفَرَطٌ عَنْ خَطَاةٍ.

ترجمہ:- پھر واپس کیا نوجوان نے اسکو (لوٹڈی کو) میری طرف۔ اس حال میں کہ مفسدہ کر دیا تھا۔ (یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا تھا یا بکارت زائل کر دی تھی) اور خرچ کیا اس نے اس کے بدلے میں ایسی قیمت کو کہ جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں یعنی (اتنی قیمت پر میں راضی نہیں ہوں) پس کہا نوجوان نے بہر حال بوزھا قطاء سے بھی زیادہ سچا ہے لیکن انشاء غلطی سے صادر ہوا ہے۔

(۱) اَعَادُ: یہ صیغہ ماضی از افعال اِنْعَادُ، وَاِعَادَةُ مصدر سے بمعنی لوٹانا۔ اور یہ ”عَوْدٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی لوٹنا از (ن)۔

(۲) أَفْضَاهَا: صیغہ ماضی از افعال یہ ”مُفْضَاةٌ“ سے مشتق ہے بمعنی دور استوں کو ایک کرنا۔ اور وسیع کرنا، یا چوڑا کرنا۔ يقال: اِمْرَاةٌ مُفْضَاةٌ یعنی وہ عورت جس کے دونوں پیشاب و پاخانہ کے مقام ایک ہو گئے۔ یہاں پر مراد سوئی کا سوراخ وغیرہ توڑ دینا۔ مجرد فِضْوًا (ن) بمعنی وسیع ہونا۔ اور افعال سے بمعنی لازمی بھی آتا ہے یعنی چوڑا ہونا۔ اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، يقال: وَاِفْضَى إِلَيْهَا. اِی

وَصَلَّ وَدَخَلَ.

(۳) بَدَّلَ: صیغہ ماضی از (ن) بَدَّلًا مصدر ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۴) قِيمَةٌ: یہ قَام کا اسم نوع ہے بمعنی قیمت اور اس کی جمع قِيَمٌ آتی ہے۔

(۵) اَرْضَاهَا: صیغہ واحد متکلم مضارع رَضِيَ (س) سے ہے۔

(۶) اَلْحَدِيثُ: (محرکة) بمعنی نوجوان و الجمع اَحْدَاثٌ، وَحُدُوثَانٌ. حَدِيثٌ (ن) حَدَثًا، وَحُدُوثًا، وَحَدَاثَةً مصادر ہیں نصر سے بمعنی حادث ہونا، یا واقع ہونا۔ اور کرم سے حادث ہونا، نیا ہونا، جو ضد ہے قدیم کی۔

(۷) اَلْقَطَا: یہ ایک پرندہ ہے جو سچ میں ضرب المثل ہے۔ اُڑتا ہے اور چنتا ہے، تو یہ قطا قطا کہتا ہے یا یہ خود اپنا نام لیتا ہے یا ہمیشہ یہ پرندہ پانی دیکھ کر قطا قطا بولتا ہے، اور اس معاملہ میں یہ ہمیشہ سچا اترتا ہے۔ جس کو عرب قبائل سکر یہ سمجھ لیتے تھے کہ اس جگہ پانی ہے، اور یہ بات بالکل واقعہ کے مطابق ہوتی تھی اس وجہ سے یہ مثل سچ بولنے میں مشہور (ضرب المثل) ہو گئی. قَطَا يَقْطُو (ن) سے بمعنی چال میں ثقیل ہونا (ای ثقل فی المشی).

(۸) فَرَطٌ: از (ن) بمعنی سبقت لے جانا، آگے بھیجنا، فَرَطًا، فَرُوطًا مصدر ہیں۔



وَقَدَّرَهُنَّ عَنْ آرِشٍ مَا أَوْهَنْتُهُ، مَمْلُوكًا لِي مُتَنَاسِبَ الطَّرْفَيْنِ. مُنْتَسِبًا إِلَى الْقَيْنِ. نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ.
ترجمہ:- اور تحقیق کہ رہن رکھ چکا ہوں میں اس کے پاس تاوان کے بدلے میں وہ چیز کے کہ ضعیف کر دیا تھا میں نے اس کو (میں خراب کردہ چیز کے بدلے میں ایک غلام کو ان کے پاس رہن رکھ چکا ہوں) ایک ایسا غلام کو جو میرا تھا (سلائی یا غلام) جس کی دونوں جانب متناسب (شریف النسب ہے) جو قبیلہ قین کی طرف منسوب ہے۔ اور جو میل اور عیب سے (پاک صاف ہے میل کچیل سے)۔

(۱) رَهْنٌ: صیغہ واحد متکلم رَهْنٌ مصدر سے ماخوذ ہے از (ف) بمعنی گروی رکھنا، یا گروی کرنا۔
 (۲) أَرَشٌ: (بفتح الهمزة و کسرها) بمعنی دیت، تاوان، رشوت۔ والجمع أَرَشٌ، و أَرُوشٌ۔ أَرَشٌ مصدر ہے بمعنی دیت دینا، رشوت دینا۔

(۳) أَوْهَنْتُ: بمعنی اشدت "وَهْنٌ" مصدر سے ماخوذ ہے از (ض) بمعنی ضعیف ہونا، کمزور کر دینا، ست ہونا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے۔ اور أَوْهَنَ افعال سے ہے بمعنی ضعیف کر دینا۔ قال تعالیٰ: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنْ الْعَظْمُ مِنِّیْ۔
 (۴) مَمْلُوكٌ: صیغہ اسم مفعول ہے از (ض) مَلَک سے ماخوذ ہے بمعنی غلام و الجمع مَمَالِکٌ اور یہاں سے وہ الفاظ شروع ہوتے ہیں جو غلام اور سرمہ لگانے کی سلائی دونوں کو جامع ہوں۔

(۵) مُتَنَاسِبٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ از تقابل ہے بمعنی برابر، مناسب ہونا۔ متناسب الطرفین کہتے ہیں جو شخص کہ ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف الغیب ہو اور سلائی کے دونوں جانب برابر ہوتے ہیں اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔
 (۶) الْمُكَوِّفِینَ: یہ طرف کا تشبیہ ہے اور متناسب الطرفین سے مراد دونوں طرف کا برابر ہونا۔ یعنی دائیں بائیں یا اور اوپر نیچے وغیرہ گویا ہر تن متناسب الاعضاء ہے۔

(۷) مُنْتَسِبًا: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر انْتَسَبَ ہے بمعنی منسوب ہونا، یا منسوب ہونے والا۔
 (۸) الْقَبِیْلَیْنِ: نام قبیلہ، غلام، بوڑھا، گانے والا غلام اور ہر کار گیر کو بھی قین کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قبیلہ کا نام بھی ہے جو بنی اسد سے ہے والجمع أَقْبَانٌ، و قَبِیوُنٌ، قَبِیَانٌ۔ قَانٌ (ض) قَینَا مصدر ہے بمعنی لوہے کو سیدھا کرنا۔ یا قبیلہ قین کی طرف منسوب ہو کر یہ معنی ہونگے۔ کہ نجیب الطرفین ہے۔ یا سلائی دونوں طرف سے سرمہ لگانے کے قابل ہے۔

(۹) نَقِیًّا: بمعنی پاک، صاف، لطیف، پاکیزہ مصدر ہے از (ض) بمعنی پاک صاف کرنا۔ والجمع نَقَاءٌ، انْقِیَاءٌ، نَقْوَاءٌ، نَقْوَاءٌ مصدر ہیں۔

(۱۰) الَّذَرْنُ: بمعنی میل۔ والجمع أَذْرَانٌ۔ ذَرْنٌ (س) ذَرْنَا بمعنی میل جم جانا۔

(۱۱) الْشَّیْنِ: از (ض) شَیْنٌ جو زینت کے خلاف ہے۔



یَقَارَنُ مَحَلَّهُ سَوَادَ الْعَیْنِ یُقَشِّی الْإِحْسَانَ، وَیُنَشِّئُ الْإِسْتِحْسَانَ، وَیَغْذِی الْإِنْسَانَ، وَیَتَحَافِی الْمَلْسَانَ
 ترجمہ: متصل رہتی ہے یا ملی ہوئی ہے وہ آنکھ کی پتلی سے (جس کی جگہ آنکھ سے ملی ہوئی ہے یعنی سرمہ لگانے وقت پتلی سے متصل رہتی ہے) سلائی (اگر غلام ہو تو محبوب مراد ہے یعنی آنکھ میں جگہ دینے کے لائق ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے نیکی کو) سرمہ لگانے وقت یا خدمت کرتے وقت) اور پیدا کرتا ہے اچھائی کو (ناظر کی نظر میں) اور غذا پہنچاتا ہے پتلی کو۔ (سلائی کے اعتبار سے، اور غلام کے اعتبار سے انسان کو) اور محفوظ رکھتا ہے زبان کو (یا خود ملامت نہیں کرتا یا ایسا کام نہیں کرتا جس سے لوگ ملامت کریں)۔

(۱) یُقَارِنُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُقَارَنَةٌ بمعنی نزدیک ہونا "قَرْنٌ" سے ماخوذ ہے۔

(۲) مَحَلٌّ: صیغہ اسم ظرف بمعنی اترنے کی جگہ۔ یا مصدر میسی ہے بمعنی اترنا، والجمع مَحَالٌّ ہے اور یہ حُلُولٌ سے مشتق ہے از حَلٌّ (ن، ض) حَلًّا، حُلُولًا، حَالًا مصدر ہیں۔

(۳) سَوَادُ الْعَيْنِ: بمعنی آنکھ کی پتلی۔ یعنی آنکھ کا سیاہ حصہ۔ یقال سَوَادُ الْقَلْبِ دل کا سیاہ نقطہ۔ و سواد العسکر۔ یعنی اسلحہ و سامان فوج۔ و سَوَادُ النَّاسِ۔ یعنی عام آدمی۔ و سَوَادُ اللَّيْلِ یعنی پوری رات۔

(۴) يُفْشِي: یہ صیغہ مضارع از افعال مصدر اِفْشَاءٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا، شہرت دینا۔ مجرد (ن) سے بمعنی ظاہر ہونا، پھیلا نا۔ فُشِيَا، و فُشُوًا، فُشُوا۔ مصادر ہیں ظاہر ہونا، پھیلا نا، غلام کیلئے ظاہر ہے، سلائی کیلئے سرمہ لگانے کی بناء پر اِفْشَاءٌ حسن ہوتا ہے۔

(۵) يَنْشِي: صیغہ مضارع معروف۔ اِنْشَاءٌ مصدر سے بمعنی پیدا کرنا، ایجاد کرنا، پرورش کرنا۔

(۶) اسْتَحْسِنَ: مصدر ہے از استفعال بمعنی اچھا جاننا، یا حسن سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ حسین ہونا۔ اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے۔

(۷) يُغْذِي: صیغہ مضارع معروف از افعال اِغْذَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی غذا دینا، جَعَّ اَغْذِيَّةٌ مجرد (ن) سے اور غذا سے مراد سرمہ ہے۔

(۸) الْاِنْسَانُ: (بکسر الهمز موقوف فتحها) کسرہ کے ساتھ بمعنی پتلی۔ والجمع اِنْسِيٌّ و اِنْسٌ و اِنْسِيَّةٌ۔ اور انسان بمعنی آنکھ کی پتلی، اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان بالکسر بمعنی پتلی و آدمی۔ (بفتح) بمعنی پتلی لیکن لغت میں یہ فرق کسی نے نہیں بیان کیا ہے۔ انسان کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے اور یہاں انسان العین سے "آنکھ کی پتلی" مراد ہے۔

(۹) يَتَحَامَى: از تفاعل یہ تحامی مصدر سے اور یہ حِمَايَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، و بچانا۔ مجرد (س) سے ہے۔

(۱۰) اَللِّسَانُ: بمعنی زبان۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے لیکن زیادہ تر مذکر استعمال ہوتا ہے، لِسِنٌ (س) والجمع اَللِّسَنَةُ، و اَللِّسَنُ، و لِسَنٌ، و لِسَانَاتٌ آتی ہیں۔



اِنَّ سُوْدَ جَادٍ، وَاَنَّ وَّسَمَ اَجَادٍ، وَاِذَا زُوْدُوْهَبَ الزَّادِ، وَمَتَّى اسْتَزُوْدَ زَادًا، لَا يَسْتَقْرُّ بِمَعْنَى.

ترجمہ:- اگر سردار بنایا جائے تو سخاوت کرے (یا اگر سیاہ کیا جائے) (سلائی کو) اور اگر جب وہ نشان کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے (غلام کے اعتبار سے پھول وغیرہ نکالنا اور سلائی کے اعتبار سے سرمہ لگا کر نشان کرنا) اور جس وقت توشہ دیا جائے تو وہ اس کو بہہ کر دے۔ اور جب زیادہ طلب کیا جائے گا تو وہ زیادہ کرے۔ اور نہیں ٹھہرتا ہے ایک جگہ میں (ایک آنکھ میں)۔

(۱) سُوْدٌ: صیغہ ماضی مجہول از تفعیل تَسْوِيْدٌ مصدر سے ہے یا یہ مِسِيَادٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرداری، سردار بنا لینا۔ یا سَوَادٌ سے ماخوذ ہے از (ن) بمعنی کالا ہونا، سیاہ کر دینا۔ اس لئے لکھنے کو مسودہ یا تسوید کہتے ہیں۔ سَوْدٌ (س) بمعنی سیاہ ہونا۔

(۲) جَادٌ: یہ جَوْدٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سخاوت کرنا۔ جَوْدٌ مصدر (ن) بمعنی سخاوت کرنا۔

- (۳) وسم: یہ وسم سے ماخوذ ہے بمعنی علامت کرنا، نقش کرنا، نشان کرنا یا نشان لگا دینا۔ از (ض)۔
- (۴) أجداد: صیغہ ماضی از افعال بمعنی اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔ ومنه الجید۔ وقال بعض أجداد. جُودَة سے ماخوذ ہے بمعنی اچھا کرنا، کھرا کر دینا۔
- (۵) زوّد: صیغہ ماضی مجهول از تفعیل تزوید مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔ زَاد سے مشتق ہے۔ مجرد زَادَ يَزُوذُ (ن) زُوذًا بمعنی توشہ لینا، توشہ دینا۔ اور (ض) سے بھی آتا ہے۔ یعنی سلائی کو سرمہ دانی میں داخل کر کے سرمہ کو آنکھ میں ڈالنا اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ والجمع ازوذة، ازواد۔
- (۶) أزوّد: بمعنی توشہ و سفر کا کھانا، زاد راہ۔ والجمع أزوذة، أزواد۔ (ن) زُوذًا بمعنی توشہ دینا۔
- (۷) أَسْتزِيدُ: صیغہ ماضی مجهول از استفعال بمعنی زیادہ طلب کرنا، یا زیادہ مانگنا۔
- (۸) زَادَ: صیغہ ماضی معروف۔ زَادَ يَزِيدُ (ض) يَزِيدُ، زِيَادَةٌ، وَمَزِيدًا، وَمَزِيدَانًا۔ بمعنی بڑھانا، زیادہ ہونا و زیادہ کرنا۔
- (۹) يُسْتَفِرُّ: صیغہ مضارع معروف۔ از استفعال۔ اسْتَفِرُّ از مصدر ہے بمعنی قیام کرنا، ٹھہرے رہنا۔
- (۱۰) مَغْنَى: بمعنی مکان، گھر، ٹھہرے کی جگہ، جائے اقامت، منزل۔ والجمع مَغَانٍ. غَنِي (س) بمعنی ٹھہرنا۔



- وَقَلَّ مَا يَنْكِحُ الْأَمْتِي، يَسْخُو بِمَوْجُوذِهِ، وَيَسْمُو عِنْدَ جُوذِهِ، وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِينَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طَيْبَتِهِ.
- ترجمہ:- اور بہت کم نکاح کرتا ہے وہ مگر دوسے (دونوں آنکھوں میں سرمہ لگاتا ہے غلام کے اعتبار قوی ہونے کی بناء پر دوشادیاں کرتا ہے) اور سخاوت کرتا ہے وہ جو کچھ اپنے پاس موجود ہوتا ہے۔ اور بلند ہوتا ہے بخشش کے وقت (سرمہ لگاتے وقت آنکھ میں) اور تابعدار (فرمانبردار) رہتا ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ (سرمہ دانی) اور اگر چہ وہ اس کی عادت میں سے نہیں ہے۔
- (۱) يَنْكِحُ: صیغہ مضارع از (ض، ف) بمعنی شادی کرنا، نکاح کرنا۔ فَكَأَخَاو نَكَحًا مَصَادِرُ هِيَ، سَلَائِي كَادُوسًا نَكَحًا كَرْنَا، یعنی سرمہ لگانے کیلئے دونوں آنکھوں میں استعمال کی جاتی ہے۔
- (۲) مَغْنَى: بمعنی دویہ غیر منصرف ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے برابر مستعمل ہے۔
- (۳) يَسْخُو: صیغہ مضارع معروف۔ سَخَا يَسْخُو (ن، س) سَخَاوًا، سَخَاوَةً مصدر ہیں بمعنی بخشش کرنا، سخاوت کرنا۔ سَخِي (س) سَخُو (ك) سَخَاءً، سَخَا، سَخَاوَةً، سَخَاوَةً بمعنی سخی ہونا۔
- (۴) مَوْجُوذٌ: اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ وَجَدَ يَجِدُ بمعنی پانا۔ از (ض)۔
- (۵) يَسْمُو: صیغہ مضارع از (ن) بمعنی بلند کرنا "سُمُو" سے ماخوذ ہے یعنی سرمہ لگاتے وقت سلائی آنکھ کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اگر غلام مراد ہو تو سخاوت کے وقت ہمت بلند ہوتی ہے۔
- (۶) جُوذٌ: مصدر ہے از (ن) بمعنی سخاوت کرنا۔ قد مر۔

(۷) يَنْقَاضُ: مضارع کا صیغہ ہے از افعال۔ ”انْقَاضُ“ مصدر سے بمعنی فرمانبردار ہونا، مجرد (ن) سے ہے بمعنی کھینچنا۔

(۸) قَرِيْبَتِهِ: یہ قرین کا مؤنث ہے بمعنی ہم سفر، ہم نشین، بیوی۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ خاوند کے ساتھ رہتی ہے۔

(۹) طِيْنَتِهِ: بمعنی عادت، خصلت، طبیعت، فطرت، یہ ”طِيْنٌ“ سے ماخوذ ہے جسکے معنی مٹی کے ہیں، از (ض) طِيْنًا۔



وَيُسْتَمْتَعُ بِزِينَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يُطْمَعْ فِي لَيْتِهِ، فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِي: أَمَا أَنْ تَبِينَا، وَالْأَقْبِينَا، فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ:

ترجمہ: اور فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت سے اگرچہ نہیں کوئی امید اس کے نرم ہونگی، پس کہا قاضی نے (حاکم نے کہا) ان دونوں سے (شخ اور جوان سے) یا تو تم صاف صاف بیان کرو ورنہ تم دور ہو جاؤ۔ پس آگے بڑھا غلام (سبقت کی) اور یہ اشعار کہے۔

(۱) يُسْتَمْتَعُ: یہ صیغہ مضارع مجہول از استفعال استمتاع مصدر سے بمعنی فائدہ حاصل کرنا اور ”متع“ سے ماخوذ ہے بمعنی فائدہ اٹھانا۔

(۲) بِزِينَتِهِ: (زینة) مصدر ہے۔ زَانٌ يَزِينُ (ض) زَيْنًا وَزِينَةً بمعنی زینت دینا۔

(۳) يُطْمَعُ: صیغہ مضارع نفی محمد بلعم مجہول ہے از (س) طَمَعٌ مصدر سے بمعنی لالچ کرنا۔ يقال طمع بالشئ ای حرص عليه.

اور طمعا بھی مصدر ہے اور اس کا صلہ ”ب“ اور ”نی“ دونوں آتے ہیں۔ بمعنی حرص کرنا، وفي التنزيل العزيز: انا نطمع ان

يفغر لنا ربنا. افتطمعون ان يؤمنوا لكم. خوفا وطمعا.

(۴) لَيْتِهِ: یہ خشونت کی ضد ہے بمعنی نرمی، از (ض) يستعمل في الاجسام ثم يستعار للسخلق فيقال هو خشن وهو لين.

ذما و مدحا. اگر فاعل (لین) معنی میں مفعول کے ہو تو مذکر مؤنث برابر ہے تاہم نہیں آتی۔ اگر (لین) فاعل کے معنی میں تو تاہم اس کے

آخر میں آتی ہے۔

(۵) الْقَاضِي: بمعنی شرعی حاکم، عدالت کا فیصلہ کرنیوالا۔ صیغہ اسم فاعل از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا، پورا کرنا، ادا کرنا۔ والجمع

قُضَاةٌ، قَضَاءٌ، قَاضُونَ۔

(۶) تَبِينَا: صیغہ مضارع از افعال ابانۃ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا، و ظاہر ہونا۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اس لفظ

سے پانچ صیغے ایک معنی میں آتے ہیں: (ا) بَانَ يَبِينُ (ب) أَبَانَ ابَانَةً افعال (ج) تَبِينُ. تَفَعَّلُ (د) بَيَّنَّ. تَفَعَّلُ

(هـ) اسْتَبَانَ. استفعال.

(۷) الْأَقْبِينَا: یہ اصل میں ان لم تبینا فبیننا تھا۔ اور بَيَّنَّا بَيِّنٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جدا کرنا علیحدہ ہو جانا، جدا ہونا۔ از (ض) بَيَّنَّا

صیغہ امر ہے لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہاں لازمی ہے۔

(۸) ابْتَدَرَ: صیغہ ماضی از ابتعال۔ ابْتَدَارٌ مصدر سے بمعنی سبقت کرنا۔ یا ابْتَدَرَ بمعنی اسرع، جلدی کی۔ يقال: ابْتَدَرَ القوم

امرا. یعنی بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لئے بڑھنا مجرد (ن) سے بُدُوْرًا ہے۔



(۱) أَعَارَنِي إِبْرَةَ لَارْفُوَ أَط مَا رَأَعَهَا الْبَلَى وَسَوْدَهَا(۲) فَانْحَرَمَتْ فِي يَدِي عَلَيَّ خَطَا مَنِي لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا

ترجمہ:- (۱) عاریت پردی مجھ کو (بڈھے نے) ایک سوئی تاکہ رفو کر لوں میں (اصلاح کروں) اپنی گدڑی (پرانی چادر) کو مٹا دیا ہے اس کو کھنکی نے اور سیاہ کر دیا (کھنکی نے اسے خراب اور سیاہ کر دیا)۔ (۲) پس ٹوٹ گیا (سوئی کا ٹکڑا) میرے ہاتھ میں (میری غلطی سے) جس وقت کھینچا میں اس سوئی کے دھاگے کو۔

(۱) أَعَارَ: بمعنی عاریت پر دینا۔ از افعال اور یہ عَارَ سے مشتق ہے بمعنی عیب یا عاریت سے ماخوذ ہے بمعنی مانگی ہوئی چیز لینا۔

(۲) إِبْرَةَ: (بکسر الهمزہ) بمعنی سوئی، سوزن، اور جمع إِبْرٌ، إِبْرٌ، إِبْرٌ، و إِبْرَاتٌ آتی ہیں۔ از (ن، ض) إِبْرٌ، إِبْرٌ بمعنی کاشا، ڈنک مارنا، ہلاک کرنا۔

(۳) أَرْفُوَ: یہ رَفُوَ مصدر سے ہے بمعنی رفو کرنا، سینا، درست کرنا۔ رَفَا يَرْفُو (ن) رَفُوًا۔ رفو کرنا، درست کرنا، سینا۔ اور ”رَافٍ“ کی جمع رُفَاةٌ اور رُفُو کہتے ہیں اس طرح کپڑے کو سینا کہ اس کا عیب جاتا رہے۔

(۴) أَطَمَرَ: أَطَمَرَ کی جمع ہے بمعنی بوسیدہ کپڑا، پرانی چادر اور عمدہ گھوڑے کے بھی آتے ہیں از (س) بمعنی پرانا ہونا طَمَرَ از (ض) بمعنی دفن کرنا، چھپانا۔ یادہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور یہاں اس سے مراد ”گدڑی“ ہے۔

(۵) عَفَا: عَفَا (ن) عَفُوًا بمعنی مٹانا، معاف کرنا، یا مٹنا، خراب کر دینا۔ يَقَالُ عَفَى اللَّهُ عَنِّي یعنی اس کے گناہوں کو اللہ نے معاف کر دے۔

(۶) الْبَلَى: (بکسر الباء) بمعنی پرانا و بوسیدہ۔ از (س) اور (ن) سے بمعنی آرمائش کرنا۔

(۷) سَوْدَهَا: ماضی کا صیغہ ہے از تَفَعَّلَ تسوید اور سَوَدَ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ کرنا و کالا کرنا۔

(۸) فَانْحَرَمَتْ: از افعال مصدر انْحَرَمَ ہے بمعنی انکسر و انشقت بمعنی ٹوٹنا، ٹوٹ جانا، لازم ہے۔ اور (ض) سے بمعنی توڑ دینا، سوراخ کر دینا۔ خَرَمَ مصدر ہے اور (ن) سے بمعنی سوراخ کرنا و توڑنا و شکاف ڈالنا۔

(۹) خَطَا: بمعنی گناہ خطی از (س) اور بقول بعض غیر ارادی گناہ و غلطی کو کہتے ہیں۔ از (س) قَدْرٌ حقیقہ۔

(۱۰) جَذَبْتُ: صیغہ واحد متکلم اور یہ جَذَبْتُ مصدر سے بمعنی کھینچنا۔ از (ض) جَذَبًا۔

(۱۱) مِقْوَدًا: یہ صیغہ اسم آلہ ہے بمعنی کھینچنے کا آلہ ہے مراد دھاگہ و الجمع مِقْوَدٌ۔ یا مہار اور جانور کے کھینچنے کی رسی کو بھی کہتے ہیں۔ سینے کی ڈور۔

(۳) فَلَمْ يَرِ الشَّيْخُ أَنْ يُسَامِحَنِي بِأَرْشِهَا إِذْ رَأَى تَأْوُدَهَا(۴) بَلْ قَالَ هَاتِ إِبْرَةَ تَمَائِلُهَا أَوْ قِيَمَةَ بَعْدَ أَنْ تُجَوِّدَهَا

ترجمہ:- (۳) پس نہیں سمجھا اس بوڑھے نے اس بات کو کہ درگزر کرے (معاف کر دے) مجھے تاوان کے بدلے میں بھی (تاوان

لیکر بھی جس وقت دیکھا اس نے (شیخ نے) اس (سوئی) کو ٹوٹا ہوا۔ (۴) بلکہ وہ کہنے لگا یا تو لاؤ اس جیسی سوئی۔ یا پھر پوری قیمت ادا کرو۔ (یا قیمت سلائی کی بعد اسکے کہ درست کر لے تو اس کو (پوری قیمت) ادا کرے تو۔

(۱) يُسَامِحُ: مثل یقاتل از مفاعلہ مصدر مُسَامِحَةٌ ہے بمعنی درگزر کرنا۔

(۲) أَرَشُ: بمعنی دیت، تاوان اور بدلہ نفس، اور کسی شے کا بدلہ، اور زخم کا بدلہ۔ و الجمع أَرَشٌ وَأَرُوشٌ. أَرَشَ (ن) أَرَشًا مصدر ہے بمعنی دیت دینا۔

(۳) تَأَوَّدُ: از تفعیل۔ صیغہ ماضی بمعنی کچی، ٹیزھا پن، شاق گذرنا، ٹیزھا ہونا۔ مراد ٹوٹ جانا۔ از (س) ٹیزھا ہونا۔ أَوْدًا (س) أَوْدًا۔ ٹیزھا ہونا۔ اور یہ ”أَوْدٌ“ سے مشتق ہے۔

(۴) هَاتُ: اسم فعل ہے بمعنی لائیے۔ اس کی گردان بھی آتی ہے۔

(۵) اِنْبَرَةٌ: بمعنی سوئی، نیشن، سوزن، جمع اِنْبَرَاتٌ، و اِنْبَرٌ، و اِنْبَرَاتٌ آتی ہیں۔

(۶) تَمَّأَلَتْهَا: از مفاعلہ اس کا مصدر مُتَمَّأَلَةٌ ہے بمعنی مشابہت دینا، تشبیہ دینا۔ اور یہ مثل سے ماخوذ ہے از (ن) بمعنی مانند ہونا۔

(۷) قِيَمَةٌ: بمعنی دام، قیمت۔ اور یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی مایقوم به الشیء. و الجمع قِيَمٌ. اور ”اوقیمة“ یہ بمعنی او تعطینی قیمة جیدہ کے ہے۔

(۸) تَجَوَّدُهَا: از تفعیل مصدر تَجَوَّدٌ ہے بمعنی اچھا بنانا، و خوب صورت بنانا۔



(۵) وَإِغْتَاقٌ مِّنْ يَلِي رَهْنًا لِّدَيْهِ وَنَا

(۶) فَالْعَيْنُ مَرَهَى لِرَهْنِهِ وَيَدِي

هَيْكَ بِهَاسِبَةٌ تَزُوْدَهَا

تَقْضِرُ عَنْ أَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

ترجمہ:- (۵) اور روک لیا اس نے میری سلائی کو بطور رہن اپنے پاس اور کافی ہے تجھے از روئے گالی کے کہ ساتھ اس کے توشہ حاصل کیا اس بڑھے نے (آپ کے سامنے بڑھے کا ایک عیب بیان کر دینا کافی ہوگا)۔ (۶) پس میری آنکھ خراب ہوگئی (بے سرمہ ہونے کی وجہ سے) اس سلائی کے رہن ہونے کی وجہ سے۔ اور میرا ہاتھ عاجز ہے اس سلائی کے چھڑانے سے۔

(۱) اِغْتَاقٌ: از اِغْتَاقٌ مصدر اِغْتَاقٌ ہے بمعنی اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو روکنا۔ یا عَوَّقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو اپنے پاس رکھ لینا روکنا، منع کرنا از (ن) اور اسی سے عَوَائِقُ آتا ہے۔

(۲) مِيْنِي: (بالکسر) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی. و الجمع اَمِيَالٌ، مِيُوْنٌ، اَمِيَالٌ.

(۳) نَاهِيكَ: بمعنی کسبک یا حَسْبُكَ اور یہ تعجب کا صیغہ ہے جو مدح کیلئے ہے یہاں پر یہ تعجب کیلئے استعمال ہوا ہے جس سے مبالغہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

(۴) سَبَةٌ: یہ ”سَبٌ“ سے ماخوذ ہے یعنی وہ شخص جس کو لوگ بہت زیادہ برا بھلا کہیں از (ن) بمعنی گالی گلوچ کرنا، یا گالی دینا۔ سَبًا

صدر ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ.

(۵) تَزَوَّدَ: صیغہ ماضی از تَفَعَّلَ قَزَوْدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ لینا اور یہ ”زَوَّدَ“ سے ماخوذ ہے بمعنی توشہ لینا۔ مجرد از (ن، ض)۔

(۶) طَالَعَيْنُ: میں الفت ولام۔ عوض مضاف الیہ ہے ای عینی۔

(۷) مَرَّهِي: یہ صفت کا صیغہ ہے فعلی کے وزن پر یعنی وہ آنکھ جو سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہو، يقال مرهت عينه۔ یعنی اس

کی آنکھ سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی۔ از (س) بمعنی تکبر کرنا، اور فاسد ہونا، اور بگڑ جانا۔ یہاں آخری دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(۸) لِرَهْنِهِ: یہ ”رَهْنٌ“ مصدر سے ہے از (ف) بمعنی گروی رکھنا۔

(۹) تَقْصُرُ: صیغہ مضارع از (ن) قَصُرًا بمعنی قاصر ہونا، عاجز رہنا، کوتاہ ہونا۔

(۱۰) تَفَكُّ: صیغہ مضارع (ن) فَكَّ، فَكَّكَ، فَكَّكَكَ مصدر ہیں بمعنی چھڑ لینا، رہا کر لینا۔ قال تعالیٰ: فَكَّ رَقَبَةَ.

(۱۱) مَرَّوَدٌ: (بالکس) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع مَرَّوَدٌ (ن) مصدر رَوَّدًا، رِيَادًا ہیں بمعنی کسی چیز کی طلب میں آنا جانا،

چکر لگانا۔ چونکہ سلائی بھی آنکھ میں چکر لگاتی ہے اسی وجہ سے اس کو مرود کہتے ہیں یعنی کبھی آنکھ میں کبھی ہاتھ میں چکر لگاتی رہتی ہے۔



(۷) فَاسْتَبْرَأَ الشَّرْحَ غَوْرًا مَسْكَتِي وَارِثَ لِسْمَنِ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ: أَيُّهُ بَغِيرٌ تَمَوَّيَهُ، فَقَالَ:

ترجمہ:- (۷) پس آزما! تو میری اس شرح سے (بیان سے) میری بے چارگی کی گہرائی کو (انتہائی فقر وفاقہ کو قیاس کر لیجئے) اور رحم

فرمائیے اس شخص پر جو اس فقر وفاقہ کا عادی نہیں ہو، (یہ سن کر) پس متوجہ ہوا قاضی اس بڑھے کی طرف اور کہا (پورا بیان کر بغیر ملیح

سازی کے) بغیر جھوٹ ملائے صحیح واقعہ بتاؤ یا سناؤ یا بیان کرو) پس بڑھے نے یہ اشعار پڑھے۔

(۱) فَاسْتَبْرَأَ: یہ سبب مصدر سے بمعنی آزمانا، امتحان لینا۔ از (ن، ض) یا زخم کی گہرائی، گہرائی کی آزمائش کرنا۔

(۲) غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، گڑھا، وغار، پست زمین۔ از (ن، ض) بمعنی رحم کرنا۔

(۳) مَسْكَتِي: بمعنی فقیری، مسکینی، ذلت و کمزوری۔

(۴) اَرِثٌ: یہ وادی اور پائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ یہ مصدر ہے از (ض) رحم کرنا۔ یہاں صیغہ امر ہے اور (ن) سے بھی ہے۔

رَثْوًا مَصْلُورًا رَثِيًا، رَثَاءً، رَثَاءَةً، وَمَرْقَاةً، وَمَرْقَابَةً. مصادر ہیں بمعنی میت پر رونا یا میت کے محاسن کے اشعار پڑھنا۔ (مرثیہ کے

اشعار پڑھنا)۔

(۵) تَعَوَّدٌ: مصدر از تَفَعَّلَ بمعنی بہت زیادہ عادی ہو جانا یا بیمار پرسی کرنا۔ اور یہاں پر عادی ہونا ہی مراد ہے۔

(۶) أَقْبَلَ: صیغہ ماضی محروف واحد مذکر غائب از افعال مصدر اِقْبَالَ ہے بمعنی متوجہ ہونا، آگے بڑھنا۔

(۷) اَلْقَاضِي: بمعنی حاکم شرعی، والجمع قُضَاةٌ۔ از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا۔

(۸) الشَّيْخُ: بمعنی بڑھا، عمر رسیدہ۔ والجمع شُيُوخٌ وَشَيْخَانٌ.

(۹) اِيْهِ: اسم فعل ہے (بسکون الہاء) بمعنی ہات یا زیادہ بات کا دریافت کرنا، کچھ اور کھویا کرو یا سناؤ یا بمعنی بات کے ہے۔ یعنی کسی معبود بات کی زیادتی طلب کرنے کیلئے آتا ہے اور اِيْهِ (مع التنوين) کے معنی ہیں۔ ایت بکلام مائتینی کوئی بھی کلام کر، کیونکہ اس میں تنوین تکمیر کیلئے ہے۔ اِيْهِ (بفتح الہاء) بمعنی اکفف یعنی رک جانے کے ہیں۔

(۱۰) تَمْوِيْهِ: بمعنی ملع سازی کرنا، جھوٹ و افتراء باندھنا، کذب کی آمیزش کے ہیں۔ اس کے حروف اصلی مَوَّءَہ ہیں۔



(۸) اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِيْنَ خَيْفَ مَنِيْ

(۹) لَوْ سَاعَفْتَنِيْ الْاَيَّامُ لَمْ يَرِنِيْ مُرْتَهَنًا مَيْلَهُ الَّذِي رَهْنَا

ترجمہ:۔ (۸) قسم کھاتا ہوں میں مزدلفہ (محرمہ) کی اور ان لوگوں کی، کہ ملایا (جمع کیا) عبادت کرنے والوں میں سے جو خیف منیٰ میں (جمع ہوتے ہیں یا جن کو خیف منیٰ نے جمع کیا ہے یا جو مقام خیف منیٰ میں جمع ہوتے ہیں)۔ (۹) اگر میری موافقت کرتا زمانہ (زمانہ میری مدد کرتا) تو ہرگز نہ دیکھتے آپ مجھے رہن رکھنے والا اس کی سلائی کا جس کو میں نے رہن رکھا ہے۔

(۱) اَقْسَمْتُ: صیغہ واحد تکلم ماضی معروف بمعنی قسم کھانا۔

(۲) الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ: سے مراد مزدلفہ ہے اور اس کو شعراں وجہ سے کہتے ہیں یہ علامات حج میں سے ہے، اور علامات حج کو شعراں حرام کہتے ہیں۔ اور نمک بدتہ کے ذبح کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور حرام بمعنی محترم ہے جس کو ہمارے یہاں یادگار کہتے ہیں۔

(۳) ضَمَّ: (ن) ضَمًّا مصدر سے بمعنی جمع کرنا، ملانا۔

(۴) النَّاسِكِيْنَ: یہ جمع ہے ناسک کی بمعنی عبادت کرنے والا، حاجی، عابد، زاہد، و افعال حج ادا کرنے والا، اس کی جمع نَسَاكٌ بھی آتی ہے۔ نَسَكَ (ن) نَسَكًا نَسُوْكًا، وَنَسَكَةً، وَنَسِيْكًا مصادر ہیں، بمعنی عبادت کرنا لیکن زیادہ تر اس کا استعمال اعمال حج (ذبح وغیرہ) میں ہوتا ہے۔

(۵) خَيْفَ: (بفتح الخاء) یہ ضم کا فاعل ہے یہ ایک مسجد کا نام ہے جو منیٰ میں ہے اس کے اصلی معنی ہے، مکان نشیب از کوہ، یا جائے بلند از اب روکے ہیں۔

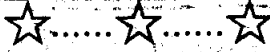
(۶) سَاعَفْتُ: صیغہ واحد مؤنث از مفاعلہ مصدر مُسَاعَفَةٌ بمعنی موافقت کرنا، مدد کرنا، کامیاب کرنا۔

(۷) الْاَيَّامُ: یہ یوم کی جمع ہے، بمعنی دن، وقت اور اس کی جمع الجمع اَيَّامٌ آتی ہے۔

(۸) لَمْ تَرِنِيْ: صیغہ مضارع نفی۔ تجد بلم ”رُوِيَّةٌ“ مصدر ہے ارباب فتح۔

(۹) مُرْتَهَنًا: از افعال ”اِرْتَهَانٌ“ مصدر ہے ”رِهْنٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی گروی رکھنا مجرد فتح سے ہے، افعال سے بمعنی گروی لینا۔

(۱۰) مَيْلٌ: بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع اَمْيَالٌ، مَيْوُولٌ، اَمْيَلٌ۔



- (۱۰) وَلَا تَصَدِّتْ أَبْتَعِي بَدَلًا
 (۱۱) وَلَكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوبِ تَرْتُقِنِي
 (۱۲) وَخُبْرَ حَالِي كَخُبْرِ حَالِيهِ
 مِنْ اِبْرَةِ غَالِهَا وَلَا اِثْمَانًا
 بِمُضْمِيَّاتٍ مِنْ هُنَا وَهُنَا
 ضَبْرًا وَبُؤْسًا وَغُرْبَةً وَضَنِي

ترجمہ:- (۱۰) اور نہیں چاہتا (درپے ہوتا) کہ میں طلب کروں سوئی کا بدلہ جس کو اس نے توڑا ہے اور نہ اس کی قیمت طلب کرتے ہوں (۱۱) لیکن مصائب کی کمان تیر اندازی کر رہی ہے ہر طرف سے (ساتھ ایسی تیروں کے جو نشانہ پر پہنچنے والے ہیں) سخت تیروں کا نشانہ بنا رہی ہے (۱۲) اور میرا باطنی حال اس نوجوان شخص کے حال کے مانند ہے جو از روئے تکلیف و ضرر کے اور از روئے بد حالی سختی کے اور از روئے مسافت و پردیسی ہونے اور کمزوری میں (لاغر ہونے میں)۔

(۱) تَصَدِّتْ: صیغہ واحد منکلم ماضی معروف از تفاعل بمعنی درپے ہونا اصل میں تَصَدَّدَتْ خِلاف قیاس دال کو یا سے بدل لیا بعض نے کہا کہ یہ مستقل لفظ ہے۔

(۲) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی والجمع اِبْرٌ، اِبْرَاتٌ، اِبْرَاتٌ۔

(۳) غَالٌ: غَوْلٌ مصدر سے از نصر بمعنی ہلاک و تباہ کرنا، یا اچانک قتل کر ڈالنا۔

(۴) اِثْمَانٌ: (محرکة) بمعنی بیچ شدہ چیز کا بدل و قیمت، اس کی جمع اِثْمَانٌ، اِثْمَانٌ، اِثْمَانٌ ہیں۔

(۵) قَوْسٌ: بمعنی کمان، یہ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں اس کی تصغیر قَوْسَةٌ اور قَوْسِيسٌ آتی ہے والجمع قَوْسِيٌّ، قَوْسِيٌّ، اَقْوَاسٌ، قِيَاسٌ، اَقْيَاسٌ، اَقْوَسٌ ہیں۔

(۶) اَلْخُطُوبُ: خُطْبٌ کی جمع ہے، بمعنی حوادث مصائب اور یہ مصدر ہے بمعنی حالت و معاملہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، عموماً بڑے ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

(۷) تَرْتُقِنِي: صیغہ مضارع رَشَقٌ (ن) رَشَقًا بمعنی تیر مارنا یا تیر اندازی کرنا، ای رماہ بہ۔

(۸) مُضْمِيَّاتٌ: بمعنی وہ تیر جو نشانہ پر ٹھیک پہنچے اور خطانہ کرے از نصر اور یہاں اصل عبارت یہ ہے۔ ای بسہام مضمیات۔ اور صَمْنِيٌّ (ض) يَضْمِيٌّ صَمْنِيًّا۔

(۹) هُنَا وَهُنَا: بمعنی ”از ایں جاو آنجا“ اور مراد اس سے چاروں طرف یا ہر طرف ہے۔

(۱۰) خُبْرٌ: (بالضم) مصدر ہے، امتحان، آزمائش، اور اندرونی حالات یا تجربہ سے معلوم کرنا۔ خَبْرٌ خَبْرٌ (ن) خُبْرًا، خُبْرَةً اور کرم و فتح سے بھی آتا ہے و خُبْرٌ حَالِيٌّ ای باطن حالی، خَبِيرٌ کی جمع خُبْرَاءٌ ہے، و فی القرآن: واللہ خبیر بما تعملون۔

(۱۱) ضَبْرًا: مصدر ہے از نصر، بمعنی تنگی یا ضرر و نقصان و بری حالت بوجہ مال کے نہ ہو کے ہو یا علم و فضل کے نہ ہونے کے ہو اور یہ نفع کی ضد ہے۔

(۱۲) بُؤْسًا: (بضم الباء) بمعنی حاجت و محتاج ہونا و سختی ہونا، از سب و کرم، یا ماخوذ من ”بأساءة“ اور ”بؤس“ اسی معنی میں ہے کرم سے باسما بمعنی بہادر ہونا۔

(۱۳) غُرْبَةً: (بضم الغین) مصدر ہے از نصر بمعنی وطن سے علیحدہ ہونا، غریب الوطن، مسافر ہونا، گھر سے نکلنا غربا و غرابۃ بمعنی پردہ کی ہونا۔

(۱۴) ضَنَى: (بالکس) ضَنَى (س) ضَنَى مصدر از سب بمعنی مرض کی بناء پر لاغر و کمزور ہونا۔



(۱۳) قَدْ عَدَلَ الدُّهْرُ بَيْنَنَا فَاَنَا نَظِيرُهُ فِي الشَّقَاءِ وَهَوَانَا

(۱۴) لَاهُوَ يَسْطِيعُ فَكَ مِرْوَدِهِ لَمَّا عَدَا فِي يَدَيَّ مَرْتَهِنًا

ترجمہ:- (۱۳) تحقیق کہ انصاف کیا ہے زمانہ نے ہمارے درمیان (وہ اور میں دونوں ایک جیسے ہیں) پس میں اس کے مشابہ ہوں بدبختی میں اور وہ میرے مشابہ ہے۔ (۱۴) نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنی سلائی چھڑانے کا، جبکہ وہ (سلائی) میرے دونوں ہاتھوں میں (میرے پاس) مرہن ہو گئی ہے۔

(۱) عَدَلَ: يَعْدِلُ (ض) عَدَلَ بمعنی برابری کرنا، سیدھا کرنا، ومنه العادلُ بمعنی انصاف کرنے والا، واز کرم بمعنی گواہی کے قابل ہونا اور سب سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۲) اللُّهْرُ: بمعنی زمانہ، وقت، والجمع دُهُورٌ، اذْهَرٌ.

(۳) نَظِيرٌ: بمعنی مثل و مانند، مثال، والجمع نُظَرَاءُ، اور اس کا مؤنث نَظِيرَةٌ ہے والجمع نَظَائِرٌ۔

(۴) الشَّقَاءُ: بمعنی بدبختی مصدر از سب جو سعادت کے خلاف ہے، شَقِيٌّ (س) يَشْقَى شَقَاءً، شِقْوَةٌ (بالفتح والکس) و شِقَاوَةٌ بمعنی بدبخت ہونا، صفت کا صیغہ شَقِيٌّ ہے والجمع اشْقِيَاءُ. كما في التنزيل: فلا يضل ولا يشقى.

(۵) فَكٌ: يَفُكُّ (ن) فَكًا، فَكًا، فَكًا كَأْ فَكًا كَأْ مصادر ہیں بمعنی چھڑانا، كقولہ تعالیٰ: فَك رِقَبَةً او اطعام فی يوم الخ.

(۶) مِرْوَدٌ: بمعنی میل، سلائی، والجمع مِرَاوِدٌ. قد مر تحقیقہ۔

(۷) عَدَا: افعال ناقصہ سے ہے، بمعنی صار، یہ مبتدا کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔

(۸) يَدَيَّ: اس سے مراد، دونوں ہاتھ ہیں۔

(۹) مَرْتَهِنًا: یہ صیغہ اسم فاعل ہے از افعال، مصدر ”ارْتَهَانٌ“ ہے بمعنی گروی لینا اور یہ ”رهن“ سے ماخوذ ہے، جو فتح سے آتا ہے۔



(۱۵) وَلَا مَجَالِي لِصِنِيقِ ذَاتِ يَدِي فِيهِ اتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِينَ جَنِي

(۱۶) فَهَذِهِ قِصَّتِي وَقِصَّتَهُ فَانظُرْ إِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَنَا

ترجمہ:- (۱۵) اور نہ میرے لئے کوئی طاقت ہے میری تنگ دستی کی وجہ سے (نہ میں اپنی تنگ دستی کی وجہ سے معاف کر سکتا ہوں) کہ اس میں گنجائش ہو معافی جبکہ وہ کوئی قصور (جنایت) کرنے، (۱۶) پس یہ میرا اور اس کا قصہ ہے، پس غور سے دیکھے (ہماری طرف متوجہ ہوں) اور انصاف کیجئے ہمارے درمیان، اور رحم کیجئے ہم پر۔

(۱) لَا مَجَالِي: مَجَالٌ کے اصلی معنی ہے چکر لگانے کی جگہ، صیغہ اسم ظرف، جَمَالٌ يَجُولُ (ن) جَوْلًا، وَجَوْلًا وَجَوْلًا وَجَوْلًا وَجَوْلًا مصادر ہیں بمعنی چکر لگانا، گھومنا، يقال: جَالٌ فِي الْمَكَانِ: گھر کا چکر لگانا، نصر۔

(۲) ضَيْقٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی تنگی ہونا، یا تنگ ہونا یہ وسعت کی ضد ہے اور یہ فقر غم اور بخل وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔
(۳) ذَاتٌ يَدِي: ای ماتملکہ الید۔ میری تنگی وجہ سے۔

(۴) اتَّسَاعٌ: یہ مصدر ہے از اتسع بمعنی وسیع ہونا، کشادہ ہونا، صاحب وسعت و مالدار ہونا، گنجائش ہونا۔

(۵) اَلْعَفْوُ: یہ مصدر ہے، بمعنی معاف کرنا. عَفَا (ن) يَعْفُو عَفْوًا.

(۶) حِينٌ: بمعنی وقت، زمانہ، از ضرب ”أَحْيَانٌ“ جمع ہے اور جمع الجمع أَحْيَانٍ آتی ہے۔

(۷) جَنِيٌّ: يَجْنِي جِنَايَةً از ضرب بمعنی گناہ، قصور کرنا، اور صفت کا صیغہ ”جَانٌ“ آتا ہے والجمع جُنَاةٌ، أَجْنَاءَةٌ، جَنَاءَةٌ، اور مؤنث جَانِيَةٌ ہے والجمع جَوَائٌ وَجَانِيَاتٌ.

(۸) قِصَّةٌ: بمعنی واقعہ، داستان، والجمع قِصَصٌ جمع الجمع أَقَاصِيصٌ از نصر بمعنی قصہ بیان کرنا، کقولہ تعالیٰ: نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقِصَصِ -

(۹) فَانظُرْ: صیغہ امر از نصر و مع نظر مصدر بمعنی دیکھنا، نَظَرَ أَنَا، مَنظَرَةً، مَنظَرَةً، نَظَرْنَا بِمَعْنَى دَيْكُنَا، نَظَرَ إِلَيْهِ غُورٌ سَ دَيْكُنَا اور نظر کی تین تسمیوں میں جو یہاں بیان کیا گیا ہے، (الف) تخلص دوست پر نظر شفقت کرتا ہوں (ب) کتاب میں دیکھتا ہوں (ج) محتاج و فقیر کو عطا کرتا ہوں۔

(۱۰) إِلَيْنَا: رمی بالین اور بالشفقة بیننا، ای بالحکیم، ولنا، ای بالعطية. اور یہاں مصنف نے نظر کی تین قسموں کو اس مصرع میں جمع کر دیا ہے (۱) ای نظر الینا بالین او بالشفقة (۲) انظر بیننا بالحکیم (۳) انظر لنا بالعطية.



فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِي قِصَّتَهُمَا وَتَبَيَّنَ خِصَامَتَهُمَا وَتُخَصَّصَهُمَا أَبْرَزَ لَهُمَا دِينَارٌ أَمِنَ تَحْتِ مُصَلَّاهُ، وَقَالَ لَهُمَا أَقْطَعَابِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ.

ترجمہ:- پس جبکہ محفوظ کر لیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو (واقعہ کو) اور ظاہر ہوئی ان دونوں کی محتاجی اور علم و فضل کی برتری (فضائل مرتبہ) تو نکالا ان دونوں کے لئے ایک دینار کو اپنے مصلی کے نیچے سے، اور کہا ان دونوں سے ختم کرو تم اپنے جھگڑے کو اس کے

ذریعہ (دینار سے) اور فیصلہ کر لو تم اس کو (یعنی تقسیم کر لو)

(۱) وُعِيَ: صیغہ ماضی ہے "وُعِيَ" مصدر سے از ضرب بمعنی حفاظت کرنا۔

(۲) قَصَصَ: یہ (بفتح القاف) مصدر ہے بمعنی بیان کرنا، از نصر اور قَصَصَ یہ جمع ہے قصہ کی ہے اور جمع الجمع أَقَاصِصُ آتی ہے۔

(۳) تَبَيَّنَ: صیغہ ماضی از تفعّل، بمعنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

(۴) خَصَّاصَةً: بمعنی فقر و محتاجی، از سَمِعَ بمعنی تنگ دست ہونا، و فِى التَّنْزِيلِ: ولو كان بهم خصاصة. خَصَّ (س) يَخْصُ خَصَاصَةً، خَصَّاصًا وَ خَصَّاصَةً، خَصَّاصًا (ن) خُصُوصًا وَ خُصُوصَةً۔ بمعنی خاص کرنا۔

(۵) تَخَصَّصَ: یہ مصدر ہے از تفعّل بمعنی خاص ہونا، اور تَخَصَّصَ میں ان دونوں کا خاص ہونا یا تو ادب اور فضیلت کی وجہ سے یا خاص ہونا زیادہ حاجت کی وجہ سے۔

(۶) أَبْرَزَ: بروزن اَحْكَمَ از افعال مصدر ابْرَازَ ہے بمعنی ظاہر کرنا اور نکالنا۔

(۷) ادِينَارًا: روپیہ، چاندی یا سونے کا سکہ والجمع دِنَانِيرٌ.

(۸) مُصَلَّاهُ: یہ واوی دیائی ہے دونوں طرح مستعمل ہے اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ، از تَفْعِيلِ۔

(۹) اِقْطَاعًا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف ہے قطع مصدر سے بمعنی کاٹنا، ختم کرنا، از فِتح۔

(۱۰) اَلْحِصَامُ: یہ مصدر ہے از مفاعلة بروزن فعال، بمعنی دشمنی و جھگڑا اور یہ "حَصَمَ" کی جمع ہے۔

(۱۱) اِفْصِلَا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف یہ فصل مصدر سے از ضرب بمعنی جدا کرنا، فیصلہ کرنا، قطع کرنا، تقسیم کرو، چکانا، و منہ قولہ

تعالیٰ: هَذَا يَوْمَ الْفِصْلِ.



فَتَلَقَّهٗ الشَّيْخُ دُونَ الْحَدِيثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلَيَّ وَجْهَ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدِيثِ: نِصْفُهُ لِي بِسَهْمِ مَبْرَتِي.
ترجمہ:- پس جھپٹ کر لے لیا بڈھے نے اشرافی کو (نہ کہ نوجوان نے) (نوجوان دیکھتا رہ گیا) اور خالص کر لیا اس کو اپنے لئے واقعی طور پر نہ بطور مذاق (یعنی مذاق کے طور پر نہیں بلکہ سچ مچ اپنا بنا لیا) اور کہا جوان سے اس کا نصف حصہ میری بھلائی کے بدلے میں ہے (یعنی آدھا حصہ تو مجھے قاضی نے عنایت کیا ہے)۔

(۱) تَلَقَّفَ: فعل ماضی ہے از تفعّل بمعنی اچک لینا، جلدی سے لے لینا یا جھپٹا مارنا، مجرد از سَمِعَ لَقَفًا، لَقَفْنَا مُصَدَّرًا۔

(۲) دُونَ: کے اصلی معنی ہے تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔

(۳) اَلْحَدِيثُ: بمعنی نوجوان والجمع أَحَادِثُ، حَدَثٌ (ن) يَحْدُثُ، حَدَثًا، وَ حُدُونًا بمعنی واقع ہونا، وَ حَدَثٌ (ك) حَدَاثَةٌ

بمعنی نیا ہونا۔

(۴) اسْتَخْلَصَ: صیغہ ماضی واحد مذکر غائب از استفعال مصدر اسْتِخْلَاصُ ہے بمعنی پاک صاف کرنا، خالص کر دینا، اور افعال

سے اخلاص کے معنی بھی خالص کر دیتا ہے، مجرد نھر سے بمعنی خالص ہونا، ملنا، کفو لہ تعالیٰ: و لحن لہ مخلصون۔

(۵) الْجَدُّ: (بکسر الحیم) ضد الہزل، واقعی، سچ، یقینی، کما فی الحدیث: ثلث جدهن جدو و ہزلہن جد، از ضرب بمعنی کوشش کرنا، یقال من جد، بنجیدگی سے یا واقعیت سے۔

(۶) الْعَبْتُ: مصدر ہے از سب بمعنی بے فائدہ کام کرنا۔ یقال: ہزل ولعب عبثا اور عبث، وہ کام ہے، جس میں کوئی غرض ہو مگر شرعی نہ ہو اور جو فائدے سے خالی ہو اس میں نقصان و غرض نہ ہو، اور ضرب سے عَبَثًا بمعنی ملانا: ا فحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینالنا تر جعون۔

(۷) نِصْفُهُ: بمعنی آدھا، و الجمع انصاف، یقال: نَصَفَ (ن، ض) یَنْصُفُ نَصْفًا۔

(۸) سَهْمٌ: بمعنی حصہ اسکی جمع سَهْمَانٌ آتی ہے اور جب اس کے معنی تیرے کے ہوں تو اس وقت اس کی جمع سِهَامٌ، اَسْهَمٌ آتی ہیں سَاهَمَ مفاعلہ سے بمعنی قرعہ اندازی کرنا، اَسْهَمَ افعال سے مجرد از فتح و کرم بمعنی حصہ دینا۔

(۹) مَبْرُوتٌ: یہ مصدر مبرمی ہے بمعنی بھلائی کرنا، احسان کرنا، نیکی پر ابھارنا و عطیہ و الجمع مَبْرَاتٌ و مَبَارٌ، مَبْرُکٌ جمع اَبْرَارٌ۔ از نھر و ضرب۔



وَسَهْمُكَ لِيْ عَنِ اَرَشِ ابْنَتِيْ، وَاَنْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلٌ، فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ، فَعَرَى الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اِكْتِيَابٌ۔
ترجمہ: اور آپ کا حصہ میرے لئے میری سوئی کے تاوان میں ہے (سوئی کے تاوان میں تیرا حصہ بھی میرا ہو گیا ہے) اور میں حق بات سے منہ موڑنے والا نہیں ہوں، پس کھڑا ہو جا اور اپنی سلائی لے، پس پیش آیا اس نوجوان کو سخت رنج و غم بسبب اس چیز کے کہ جو پیش آیا (یعنی بسبب اچک لینے شیخ کے درہم کو)۔

(۱) سَهْمٌ: بمعنی حصہ و الجمع سَهْمَانٌ اور سَهْمٌ کے معنی تیر ہوں تو اس کی جمع سِهَامٌ و اَسْهَمٌ ہیں۔

(۲) اَرَشٌ: بمعنی دیت، رشوت و تاوان و الجمع اَرَشٌ، اَرُوشٌ۔

(۳) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، و الجمع اِبْرٌ، اَبْرَاتٌ، اَبَارٌ، آتی ہیں۔

(۴) اَمِيْلٌ: صیغہ مضارع واحد تنکلم، بمعنی مائل ہونا، مَالٌ (ض) يَمِيْلُ، مِيْلًا، مِيْلَاتًا، مِيْلُوْلَةً، و مَمَالًا، مَمِيْلًا۔ مصدر ہیں۔

(۵) قُمٌ: صیغہ امر حاضر معروف واحد مذکر ہے از نھر، بمعنی کھڑا ہو مصدر قِيَامٌ ہے۔

(۶) خُذْ: صیغہ امر واحد مذکر حاضر معروف ہے از نھر مہوز فاء ہے، الاخذ مصدر سے بمعنی لینا۔

(۷) اَلْمِيْلُ: بمعنی سلائی و الجمع اَمِيَالٌ۔

(۸) عَرَى: ناقص واوی ہے یا ناقص یائی ہے، عَرَى (ن) يَعْرُو (واوی) عَرُوًّا بمعنی پیش آنا، آگے آنا، عَرَى (س) يَعْرَى، عَرِيًّا سے بمعنی رنگا ہونا اور اس کا فاعل "اكتياب" ہے۔

(۹) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان و الجمع اَحْدَاثٌ و حَدَثَانٌ، قد مر تحقیقہ۔

(۱۰) حَدَّثَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب، حَدَّثَ (س) حَدَّثْنَا، حُدُّوْنَا، واقع ہونا۔

(۱۱) اِكْتِنَابٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی، رنج و غم کا پیش آنا، یہ عَوَى فعل کا فاعل ہے، مجرد صوم سے بمعنی انتہائی رنج میں ہونا، كَتَبَ (س) يَكْتُبُ كَاتِبًا وَ كَاتِبَةٌ بمعنی غم و بد حالی اور انتہائی رنج میں ہونا۔



وَ اَكْفَهَرَ عَلَى سَمَاءِهِ سَحَابٌ وَ جَمَّ لَهُ الْقَاضِي وَ هَيَّجَ اَسْفَهُ عَلَى الدِّينَارِ الْمَاضِي اِلَّا اِنَّهُ جَبْرَبَالُ الْفَتَى وَ بَلْبَالُهُ.

ترجمہ:- اور چھا گیا بادل (تاریکی و سیاہی) اس کے آسمان پر (امید پر) اور غمگین ہوا اس کیلئے قاضی (یعنی اس کی وجہ سے قاضی کو سخت رنج ہوا) اور برا بیچنے کیا اس کے غم کو (اس واقعہ نے) گذرے ہوئے دینار پر (مگر تحقیق کہ جوڑا اس نے جو ان کے دل کو اور اس کے غم کو) قاضی نے چند درہم دیکر نو جوان کے غم کی مرہم پٹی کی)۔

(۱) اِكْفَهَرَ: یہ صیغہ ماضی از افتعال بمعنی بادل کا تہہ ہونا، یا چھا جانا، منہ ترش کرنا، سیاہ ہونا، یا بہت زیادہ تاریک ہو جانا، يقال اكْفهر السحاب. بعض بعض پر سوار ہیں اور سیاہ ہیں سخت تاریک ہونا۔ اِكْفَهَرَ اللَّيْلُ.

(۲) وَ جَمَّ: صیغہ ماضی ہے از ضرب بمعنی بہت زیادہ غمگین ہونا، شدت غم کی وجہ سے کلام کرنے سے عاجز و خاموش رہنا۔ وَ جَمَّ (ض) وَ جَمًّا وَ جَوْمًا گھونسا مارنا، یا انتہائی خوف کی بناء پر کلام کرنے سے عاجز رہنا، یا وَ جَمَّ کہتے ہیں، شکوہ عند الغضب کو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شکوہ مع الحزن کو کہتے ہیں۔

(۳) هَيَّجَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل بمعنی بھڑکا دینا، برا بیچنے کرنا، مصدر، تَهَيَّبَ جَاءَ۔

(۴) اَسْفَى: صیغہ ماضی (س، ض) اَسْفَى بمعنی غمگین ہونا۔ وَ فِي التَّنْزِيلِ: فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى قَوْمِهِ غَضَبَانَ اَسْفَى.

(۵) جَبَرَ: صیغہ ماضی معروف، جَبَرَ (ن) جَبَرَ اُجْبُرُ اُجْبَارًا بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا، درست کرنا یا ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑنا، اصلاح کرنا۔

(۶) بَالٌ: بمعنی دل یا حالت، حال یا شان، آسودہ حال، یا امر ذوالبالی یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو، یا معاملہ، بَلِيٌّ (س) بَلِيٌّ وَ بِلَاءٌ بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔ بَلِيٌّ بَلِيٌّ (ض) بَلِيًّا بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا کرنا، گرفتار مصیبت کرنا۔

(۷) بَلْبَالٌ: بمعنی شدت غم۔ يقال: بلبل القوم، اس نے قوم کو سخت غم میں ڈال دیا، یا قوم کو بھڑکایا (بلبل، بلبلة، بلبلا، بروزن بعض)



بَدْرُ يَهْمَاتٍ رَضَخَ بِهَالَهُ، وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ، وَ اذْرَا الْمُخَا صَمَاتِ، وَ لَاتْ حَضْرَاتِي فِي الْمُحَا كَمَاتِ، فَمَا الْفَاءُ لِلتَّلْغِيلِ عِنْدِي كَيْسُ الْغَرَامَاتِ.

ترجمہ:- چند درہموں کے ساتھ کہ دیا ہے قاضی نے (ان درہموں کو) (اس نو جوان کے لئے) اور کہا (قاضی نے) ان دونوں سے بچو تم

(آئندہ) معاملات سے اور دور ہو تم مقدمات سے (لڑائی، جھگڑے) اور مت حاضر ہو تم میرے پاس عدالتوں میں (مقدمہ لیکر) پس نہیں ہے میرے پاس تھیلی تاوان کی کیوں کہ میرے پاس تاوان کے لئے تھیلیاں نہیں ہے۔

(۱) دُرْهَمَاتٌ: یہ تغیر ہے دِرْهَمِ کی اس کی جمع دَرَاهِمٌ، دِرْهَمَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۲) رَضَخٌ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر ارفع بمعنی اپنے مال کثیر میں سے بہت تھوڑا دینا، اور رَضَخَ (ن، ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بخشش کرنا، اور رَضَخَ کے اصلی معنی ہے توڑ دینا مجازاً تھوڑا دینا مراد ہے۔ رَضَخَ لَهْ مِنْ مَالِهِ رَضَخَةً۔

(۳) اِجْتِبَا: صیغہ تشنیہ مذکر حاضر معروف از لُغْتِ اَلْمَصْدَرِ اِجْتِبَاً ہے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(۴) مَعَامَلَاتٌ: یہ جمع ہے معاملتہ کی از مَفَالَمَہْ بمعنی آپس میں لین دین کرنا، مجرد جمع سے ہے۔

(۵) اِذْرَاءٌ: صیغہ تشنیہ مذکر حاضر معروف، از فِجْ بمعنی دفع کرنا اور دور کرنا۔

(۶) اَلْمُخَاصَمَاتُ: یہ جمع ہے مُخَاصَمَةٌ کی بمعنی جھگڑا کرنا، قدمر تحققہ۔

(۷) لَا تَحْضُرَا: صیغہ تشنیہ نہی حاضر معروف، حَضُرَ (ن) حُضُورًا بمعنی حاضر ہونا جو غیبت کی ضد ہے۔

(۸) اَلْمَحَاكِمَاتُ: مُحَاكِمَةٌ کی جمع ہے، یا محاکمہ کی، بمعنی نالاش کرنا، یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی اجلاس و دربار یا حاکم کے پاس دفع خصوصت کیلئے جانا، یہاں مراد عدالت یا کچہری۔

(۹) كَيْسٌ: بمعنی تھیلی والجمع اَكْيَاسٌ، كَيْسَةٌ یعنی وہ تھیلی جس میں درہم وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

(۱۰) اَلْغَرَامَاتُ: یہ جمع ہے غَرَامَةٌ کی، غرم یعنی وہ مال جو تاوان میں دیا جائے یا وہ مال جو بادلِ نخواستہ دیا جائے، یعنی تاوان اور ڈنڈ غَرَمٌ (س) غَرَمًا، غَرَمًا، غَرَامَةً، مَغْرَمًا مصادر ہیں بمعنی تجارت میں نقصان ہونا۔



فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهِ، فَرِحَيْنِ بِرَفْدِهِ، مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهِ، وَالْقَاضِي مَا يَخْبُوضُ جَرَّةً، مُذْبِضٌ حَجَرَةً، وَلَا يَنْصُلُ كَمَلَةً۔

ترجمہ:- پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے خوش ہوتے ہوئے اس کی عطاء کی وجہ سے، ظاہر کرنے والے اس کے افعال حمیدہ کو (تعریف کرتے ہوئے) اور قاضی (قاضی کا حال یہ ہے) کہ نہیں بگھتی تھی اس کی بے قراری (وہ بے چین تھا) اس وقت سے جب سے پکا تھا اس کا سخت پتھر (تھیلی) اور نہیں زائل ہوا باطنی غم۔

(۱) نَهَضَا: صیغہ تشنیہ ماضی معروف، نَهَضَ (ن) نَهَضَا وَنَهَضَاً بمعنی اٹھنا۔

(۲) فَرِحَيْنِ: یہ تشنیہ ہے فَرَحَ کا، بمعنی خوش ہونا ارفع، قدمر تحققہ۔

(۳) رَفَدًا: (بکسر الراء) بمعنی بڑا ضخیم پیالہ، عطیہ والجمع اَرْفَادٌ وَرَفُودٌ (بفتح الراء) ہو تو یہ مصدر ہے، رَفَدَ (ض) رَفَدًا بمعنی

عطاء کرنا۔ کما فی التتزیل: بنس الرفد المر فود۔

(۴) مُفْصِحِينَ: یہ صیغہ تشنیہ اسم فاعل از افعال مصدر اَفْصَحَ بمعنی فصاحت سے بیان کرنا اور خوش بیانی کرنا، ظاہر کرنا بہت اچھی طرح سے ظاہر کرنا۔

(۵) يَخْبُو: ناقص واوی ہے صیغہ مضارع جمع مذکر غائب۔ خَبَا (ن) يَخْبُوْ خَبُوْ اوْ خُبُوْ بمعنی آگ کا بجھانا یا آگ کا بجھ جانا۔

(۶) ضَجْرًا: (بالتحریر) بمعنی بے قراری، دل کی تنگی، وبے چینی۔ ضَجْرًا (س) ضَجْرًا بمعنی دل تنگ ہونا، ای القلق والاضطراب۔ بمعنی قلق واضطراب کا ہونا متکدل ہونا۔

(۷) بَضًّا: صیغہ ماضی، بَضًّا (ض) بَضًّا، بَضُوْضًا، بَضِيضًا بمعنی تھوڑا پانی ٹپکنا، بہنا، اور آہستہ آہستہ پانی ٹپکنا، پسینہ، فلان مایض حجرہ۔ مراد بخیل ہے۔

(۸) حَجْرًا: (بالتحریر) بمعنی پتھر، والجمع أَحْجَارٌ، حَجَارٌ، حِجَارَةٌ وَأَحْجَرٌ. حَجْرًا (ن) حَجْرًا اوْ حُجْرًا، حُجْرَانًا، منع کرنا، روکنا، مصادر ہیں۔

(۹) لَا يَنْصُلُ: صیغہ مضارع منفی، نَصَلَ (ن) نَصَلًا و نَصُوْلًا بمعنی زائل نہ ہونا اور غم نہ جانا، فتح سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) كَمَدًا: بمعنی سخت غم، ملال اور رنج، از جمع بمعنی بہت زیادہ رنجیدہ ہونا، كَمَدَ الثَّوْبُ، بوسیدہ ہونا اور رنگ بدل جانا۔



مُذْرَشَحَ جَلْمَدُهُ، حَتَّى إِذَا آفَاقَ مِنْ غَشِيَّتِهِ، أَقْبَلَ عَلَى غَشِيَّتِهِ، وَقَالَ قَدْ أَشْرَبَ حَبِيْسِي، وَتَبَانِي حَدِيْسِي.

ترجمہ:- جب سے ٹپکا تھا اس کا سخت پتھر (سخت دل) یہاں تک کہ جب افاقہ ہو اس کو اپنی بیہوشی سے تو متوجہ ہو اوہ اپنے خادموں کی طرف اور کہنے لگا، تحقیق کہ داخل کر دی گئی تھی میری عقل میں (میری عقل گم ہو گئی تھی) اور خبر دی مجھ کو میری ذکاوت (قیاس) نے۔

(۱) رَشَحَ: صیغہ ماضی معروف، رَشَحَ مصدر ہے، معنی ٹپکنا، از فتح اور "رَشَحًا و رَشَحَانًا"، بھی مصدر ہیں۔ اور "نَض" اور "رَشَح" میں فرق یہ ہے کہ "نَض" کے معنی ہے ٹپکنا، مگر "رَشَح" میں "نَض" سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جَلْمَدًا: بمعنی سخت پتھر جمع جَلْمَدُوْ جَلْمُوْدٌ اور جمع الجمع "جَلْمِيْدٌ" آتی ہے، یہ کنایہ ہے "دست بخیل" سے۔ کیونکہ مال کے عطا کرنے میں اس کا ہاتھ مثل پتھر کے سخت ہوتا ہے۔

(۳) آفَاقَ: صیغہ ماضی ہے از افعال معنی افاقہ ہونا، یا حواس کا ٹھیک ہونا، مصدر اَفَاقَةٌ ہے۔

(۴) مِنْ غَشِيَّتِهِ: ای من اِغْمَاثِهِ۔ غاشیہ کا دوسرا معنی خدام و ملاقاتی دوست و احباب ہیں جو بار بار آئیں۔

(۵) غَاشِيَّةٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی ڈھانپنے والا، اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے: ای الجماعة الغاشية یعنی وہ جماعت جو اس کو ڈھانکنے والی تھی یعنی خدام، نوکر۔ یا غَاشِيَّةٌ بمعنی خدام و ملاقاتی اور دوست و احباب ہیں۔

(۶) أَشْرَبَ: صیغہ ماضی مجهول (ای ادخل او دخل فی فہمی و حولط فی عقلی) از افعال مصدر اَشْرَابٌ ہے بمعنی پلا دینا۔ یہ ماخوذ ہے "شرب" سے یا "شراب" سے، بمعنی بننے والی رقیق چیز کو پینا، مجرد سب سے ہے۔ قولہ تعالیٰ: و اشربوا فی

قلوبهم العجل.

(۷) حَسْبِي: (بکسر الحاء) یعنی وہ چیز جس کا اور اک قوت حاسہ سے ہو اور اس کی ضد عقلی ہے اور حسی مفعول مالم بسم فاعله ہے ”اشرب“ کا اور ”اشرب حسی“ سے مراد ”خولط عقلی“ ہے۔

(۸) نَبَأِي: یہ نبأ سے ماخوذ ہے معنی خبر دینا یعنی خبر، اس کی جمع انباء ہے۔ جیسے: عم يتساء لون عن النبأ العظيم.

(۹) حَدْسِي: یہ ”حَدَس“ مصدر سے ہے بمعنی تیزی و ذکاوت، یا جلدی سے نکال لینا،

ای سرعة الانتقال فی الفہم والاستنتاج۔ حَدَسَ (ن، ض) حَدَسًا سے گمان کرنا وہم کرنا۔



انہما صاحباً ذہاء، لا خصماً ادعاء، فكيف السبيل الى سبرهما، واستنباط سبرهما، فقال له نخريو زمرته. ترجمہ: کہ بیشک یہ دونوں (اب مجھے معلوم ہوا کہ) مکار و چالاک ہیں، نہ دعویٰ کے جھگڑے کرنے والے ہیں، پس کونسا راستہ ہے؟ ان کی آزمائش کرنے کا اور ان کے راز معلوم کرنے کا، پس کہا قاضی سے اس کی جماعت کے بڑے عالم نے۔

(۱) ذَهَاءٌ: بمعنی اچھی رائے، جودت رائے، زیرکی، چلاکی، ومہارت وحیلہ اور کمر۔ ذَهِي يَذْهِي (س) ذَهَاءٌ ذَهَاءٌ مَكْرُوحِيْلَةٌ، فهُوَ ذَاهٍ، جمع ذُهَاءَةٌ، اور ذَاهِيٌّ جمع ذَاهِيَةٌ، اور ذَاهِيَةٌ جمع ذَوَاهٍ، اور ذَاهِيَةٌ جمع ذَوَاهٍ، اور ذَاهِيَةٌ جمع ذَوَاهٍ، اور ذَاهِيَةٌ جمع ذَوَاهٍ۔

(۲) لَأَخْصَمًا: یہ تشبیہ ہے خصم کا بمعنی لڑائی، جھگڑے میں مد مقابل و مخالف و جھگڑا کرنے والا، اور یہ تشبیہ، جمع اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے والجمع خُصْمٌ وَأَخْصَمًا۔

(۳) ادِّعَاءٌ: (مصدر ہے) بمعنی حق یا باطل کا دعویٰ کرنا از افعال (اصل ادِّعَاءٌ تھا) اور ادعیٰ بہ یعنی اپنی طرف نسبت کرنا، ادعیٰ علیہ جبکہ مقدمہ کرے، ادِّعَى الی غیر ابیہ، جبکہ وہ باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب ہو، ادعیٰ الشیء جبکہ وہ تنہا کرے، ادعیٰ فی الحرب جبکہ وہ حریف کے سامنے اپنا نام پیش کرے۔

(۴) السَّبِيلُ: بمعنی راستہ والجمع سُبُلٌ، اَسْبَلٌ، اَسْبَلَةٌ. یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لٹکانا، اور راستہ بھی ادھر ادھر سے لٹکا ہوتا ہے دوسرا معنی ہے نکل لینا، گویا راستہ آدمی کو نکل لیتا ہے۔

(۵) سَبْرٌ: مصدر ہے، سَبَرٌ (ن، ض) سَبْرًا بمعنی آزمائش کرنا، تجربہ کرنا۔

(۶) اسْتِنْبَاطٌ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی نکالنا، اور اس کے اصلی معنی ہے کنویں سے پانی نکالنا۔ نَبَطٌ (ن) نَبَطًا. ای خرج.

(۷) نَخْرِيو: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی ہوشیار، ماہر، ذکی، فکلند، راسخ فی العلم کو کہتے ہیں، والجمع نَخْرِيو. نَخْرَ (ف) نَخْرًا وَنَخْرًا بمعنی مقابلہ کرنا۔

(۸) زُمْرَةٌ: بمعنی جماعت، گروہ، فوج، والجمع زُمُرٌ۔ (بالضم). قال الله تعالى: وسبق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمراً۔



وَشَرَارَةٌ جَمْرَتِهِ، إِنَّهُ لَنْ يَتِمَّ اسْتِخْرَاجُ خَبِيئَتِهِمَا إِلَّا بِهِمَا، فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا لِيُرْجِعَهُمَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ .
ترجمہ:- اور اسکی بھڑکی ہوئی آگ کی چنگاری نے (نہایت غظند ہوشیار نے) جو بیشک کہ ہرگز پورا نہیں ہوگا نکالنا ان دونوں کا مخفی بھید، سوائے ان دونوں کے (دونوں کو حاضر کرنے کے علاوہ) پس انکے پیچھے دوڑا یا، ایک سپاہی کو قاضی نے (تاکہ لوٹا کر لائے ان دونوں کو پس جب کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے سامنے۔

(۱) شَرَارَةٌ: (بفتح الشین) بمعنی چنگاری، والجمع شَرَرٌ، فی التزیل: بشرر کالقصر .

(۲) جَمْرَةٌ: بمعنی، چنگاری، روشن آگ کرنا، والجمع جُمُرٌ .

(۳) لَنْ يَتِمَّ: مضارع نفی تاکید بلن کا صیغہ ہے۔

(۴) اسْتِخْرَاجُ: مصدر ہے از استفعال، مجرد نضر سے ہے۔

(۵) خَبَاءٌ: بمعنی پوشیدہ، بھید، راز اور یہ مفعول کے معنی میں ہے، از فتح قال تعالیٰ: يخرج الخبأ.

(۶) قَفَّأً: از تفعیل مصدر تَقْفِيَةٌ ہے بمعنی پیچھے کر دینا، یہ قَفَاءٌ سے ماخوذ ہے پیچھے چلنا۔

(۷) عَوْنًا: بمعنی مددگار، خادم، سپاہی جو قاضی کے پاس ہوتے ہیں اس کا اطلاق واحد جمع، مذکر مؤنث سب پر ہوتا ہے، کبھی کبھی، عَوْنٌ کی جمع اَعْوَانٌ بھی آتی ہے۔

(۸) يُرْجِعُ: یہ افعال اور ضرب دونوں سے ہو سکتا ہے، رَجَعَ، رَجَعًا، بھی متعدی ہے، اور رُجُوٌ غلازمی ہے۔

(۹) مَثَلًا: وَمَثَلًا مصدر ہے از نصر و کرم بمعنی ٹھہرنا، کھڑا ہونا، (یعنی سیدھا کھڑا ہو جانا) یقال مثل بین یدیہ فلان یعنی وہ اس کے سامنے سیدھا ہو گیا، اور یدیہ، یہ مفعول ہے مثلاً کا، اور تقدیر عبارت یوں ہے، فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا. کما قال اللہ تعالیٰ: کمثل الحمار یحمل اسفاراً.



قَالَ لَهُمَا: اُصْدَقَانِي، سِنَّ بَكَرُ كَمَا، وَلَكُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبَعَةِ مَكْرُ كَمَا، فَاجْحَمَ الْحَدِيثَ وَاسْتَقَالَ،
وَأَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ:

ترجمہ:- تو کہا قاضی نے ان دونوں سے، سچ سچ بیان کرو تم دونوں عمر اپنے نوجوان اونٹ کی (یعنی دونوں اپنا اصل واقعہ بیان کرو) اور تم دونوں کیلئے امن ہے برے انجام سے اور کرو فریب سے (دھوکہ دہی کی پاداش سے) پس پیچھے ہٹا جوان اور معافی مانگنے لگا (معافی چاہی) اور آگے بڑھا شیخ اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱) اُصْدَقَانِي: یہ صدق سے ماخوذ ہے اور صدق کا تعلق اقوال سے ہے اور کبھی فعل سے بھی ہوتا ہے، از نصر۔

(۲) سِنَّ: (بالحرکات الثلاثة) یہ یا منصوب بزح الحافض ہے یا مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ قائم مقام کر کے اس کا اعراب دیدیا گیا ہے اور یہ اصل میں یوں تھا "اصدقانی خبر سن بکر کما" سِنَّ (بکسر السین) بمعنی دانت والجمع اَسْنَانٌ وَاَسْنٌ، اور سِنَّ

(بفتح السین) بمعنی، دھار رکھنا، طریقہ (بکسر السین) جاری کرنا۔ ای سنّ سنۃ بمعنی سال جمع سنون و سنونات. سنّۃ بضم السین) طریقہ، حاصل، ضابطہ، جمع سنن۔ (افاضات ص: ۲۵۰)

(۳) بَکْرٌ: (بالحرکات الثلاثة) بمعنی جوان اونٹ، بقول بعض وہ اونٹ کا بچہ جس کی عمر پانچ سال سے نو سال تک کی ہو۔ جمع اَبْکَرٌ، بَکْرَانٌ، بَکَارٌ، بَکَارَةٌ اور اصدقانی سن بکو کما یعنی اونٹ کی عمر سچ بتاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت حال بیان کرو، اور بکر کا مؤنث بکرہ ہے اور بَکْرٌ (بکسر الباء) بمعنی جوان گائے، دو شیزہ لڑکی جمع اَبْکَارٌ، ومنه قوله تعالیٰ: فجعلنهن اَبْکَارًا. اور بَکْرَةٌ (بضم الباء) بمعنی صبح سویرے، صبح کے اول وقت، آئندہ کل، بَکْرٌ (ن) بُکْرٌ بمعنی سویرے اٹھنا۔

(۵) تَبِعَةٌ: بمعنی انجام بد، نقصان دتاوان والجمع تَبَعَاتٌ۔ اور تَبَاعَةٌ کی جمع تَبَاعَاتٌ ہیں۔

(۶) مَکْرٌ: بمعنی فریب، دھوکہ، یا فریب یادھوکہ کی سزا، از نھر۔

(۷) فَاجَحَمَ: (بتقدم الحیم علی الحاء) صیغہ ماضی از افعال۔ اِجْحَامٌ مصدر سے بمعنی روکنا، کھڑا ہونا۔ مجرد ضرب و نھر، پھیرنا، موڑنا، یقال: جَحَمَ طَرَفَهُ عَنهُ، اور صاحب اقرب الموارد میں بمعنی تقدم کے ہیں۔

(۸) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ وَاَحْدَاثَانٌ.

(۹) اِسْتَقَالَ: مصدر ہے از استعمال، ”س، ت“ طلب کیلئے ہے بمعنی معافی کا چاہنا، طلب عفو، ماخوذ ہے اِقَالَةٌ یعنی معافی طلب کرنے سے۔

(۱۰) اَلْقَدَمُ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِقْدَامٌ ہے بمعنی آنا، آگے بڑھنا، مجرد سب سے ہے یقال اقدم فلاناً، جبکہ وہ آگے بڑھے اور اس کا مجرد سب سے آتا ہے بمعنی آنا واپس ہونا اور قصد کرنا۔



(۱۷) اَنَا السَّرُوجِيُّ وَهَذَا وَلَدِي

(۱۸) وَمَاتَعَدْتُ يَدَهُ وَلَا يَدِي

(۱۹) وَإِنَّمَا اللَّذَهْرُ الْمَسِيُّ الْمُعْتَدِي

وَالشَّيْبُلُ فِي الْمَخْبِرِ مِثْلُ الْأَسَدِ

فِي إِسْرَةٍ يَوْمَ فِي مِرْوَدِ

مَالٍ بِنَاحَتِي غَدَوْنَا نَجْتَدِي

ترجمہ:- (۱۷) میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے، اور شیر کا بچہ، آڑمائش کے وقت شیر کی طرح ہوتا ہے، اور نہیں تجاؤز کیا اس کے ہاتھ نے (ظلم نہیں کیا)۔ (۱۸) اور نہ میرے ہاتھ نے، سوئی میں کسی دن نہ سلانی میں کسی دن (نہ میرے ہاتھ نے نہ اس کے ہاتھ نے کسی دن سوئی یا سلانی پر ظلم کیا ہے)۔ (۱۹) اور لیکن (سوائے اس کے نہیں) بدکار ظالم زمانہ متوجہ ہوا (حملہ کیا) ہم پر (ہماری طرف) یہاں تک ہو گئے ہم کہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔

(۱) اَلسَّرُوجِيُّ: نسبت شہر کی طرف، یا ابوید سروجی، قدمہ تحقیقہ.

(۲) وَلَدِي: (بفتح الواو وکسرھا و بسکون اللام) بمعنی بچہ مذکر اور مؤنث ثثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور

کبھی اولاد اور ولدۃ اور ولدان اور وُلْد کے اوزان پر جمع لاتے ہیں۔

(۳) الشُّبُلُ: (بکسر الشین) بمعنی شیر کا بچہ، جبکہ وہ شکار کرنے کے قابل ہو جائے والجمع اشْبَالٌ وَشِبَالٌ وَشُبُولٌ بمعنی شیر۔

(۴) الْمَخْبِرُ: امتحان، آزمائش، آگاہی، جو خیر یا آزمائش کے بعد حاصل ہو اور مُخْبِرَةٌ کے معنی بھی یہی ہیں اور ”فی المخبر“ میں ”فی“ بمعنی عند کے ہے۔

(۵) الْأَسْدُ: بمعنی شیر، درندہ اس کا استعمال مذکور مؤنث دونوں میں برابر ہے والجمع اُسْدٌ، اُسُودٌ، اُسْدٌ، اُسْدٌ، اَسَادٌ، اَسَادٌ بمعنی اپنے اخلاق میں شیر جیسا ہونا، شیر کو دیکھ کر خوف کھانا، اور شیرنی کو ”لبؤة“ کہتے ہیں اَسَدٌ (ض) بِأَسَدًا اَسْدًا بمعنی بھڑکانا یا چھوڑنا۔

(۶) تَعَدَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا مصدر تعدی ہے از تفاعل، بمعنی تجاوز کرنا اور یہ عدوان سے مشتق ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا۔

(۷) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، اِبْرٌ، اِبْرَاتٌ. مرتحقیقہ۔

(۸) مَرُودٌ: (بکسر المیم) بمعنی وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جائے، والجمع مَرَاوِدٌ اور ”اِنْمَا“ کا، کام یہ ہے کہ مسند الیہ کو مسند پر محصور کر دے۔

(۹) اَلْمُسِيءُ: صیغہ اسم فاعل از افعال اِسَاءَةٌ مصدر ہے بمعنی برائی کرنا، جو احسان کی ضد ہے مجرد نصر سے بمعنی برائی کرنا یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۰) اَلْمُعْتَدِي: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِعْتَدَاءٌ ہے بمعنی ظلم کرنا و تجاوز کرنا یا تجاوز کرنے والا یا احد سے گذرنے والا۔

(۱۱) مَالٌ: صیغہ ماضی۔ مَالٌ (ض) مَيْلًا، تَمِيْلًا، مَيْلَانًا، مَيْوْلَةٌ، مَمَالًا، وَمَمِيْلًا بمعنی مائل ہونا، رغبت کرنا۔

(۱۲) عَدُّوْنَا: افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی ”صرفنا“ اور ”صرفنا“، اگر یہ صار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے تو فعل ناقص ہوتا ہے تو یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے۔

(۱۳) نَجَدِي: صیغہ جمع متکلم از افعال مصدر اِجْتِدَاءٌ ہے بمعنی عطاء طلب کرنا حاجت روائی کا سوال کرنا، جَدُوْنَا از نصر بخشش کرنا و از ضرب جَدِيًا بمعنی بخشش مانگنا۔



(۲۰) كُلَّ نَدِي الرَّاحَةِ عَذَبَ الْمَوْرِدِ وَكُلَّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُولِ الْيَدِ

(۲۱) بَكْلٍ فَنَ وَبَكْلٍ مَقْصِدٍ بِالْجَدِ اِنْ اَجْدَى وَالْاَبَالِدِ

ترجمہ:- (۲۰) ہر سخی (ترہیلہ) یا ایسے شخص سے جو سخی ہے، اور شیریں چشمہ ہے اور ہر بند مٹھی اور بندھے ہوئے ہاتھ سے (بخیل)۔

(۲۱) اور ہر ہرن سے (ہر ترکیب و طریقہ سے) اور ہر مقصد کے ٹھیک طریقہ سے، اگر وہ نفع بخش ہو یا نفع دے (اگر حق طریقہ سے

کام نکلا تو ٹھیک) وگرنہ باطل اور کھیل کود کے طریقہ سے (بہر و پیمان کر، بہر و پ)

- (۱) نَدَى الرَّاحَةِ: ای کریم الکف بمعنی نخی، تزیلی ندى (س) يَنْدَى نَدَى وَنَدَاوَةٌ، وَنُدُوَّةٌ اِى اِبْتَل لِعِنَى تَرَهْوَا۔
- (۲) عَذَّبَ: مصدر ہے بمعنی بیٹھا، شیریں، پاکیزہ جمع اَعَذَّبَ۔
- (۳) الْمَمْرُودُ: بمعنی گھاٹ، پانی کی طرف کاراستہ والجمع مَوَارِدُ اور اس میں اضافت لفظیہ ہے، ای موردھا۔
- (۴) جَعَدَ الْكُفَّ: سے مراد بخیل ہے یا مفلس ہے اور جَعَدٌ، گھونگروا لے بال۔ جَعَدَ (ك) جَعَادَةٌ، جُعُودَةٌ اور اس کا عطف کل ندى الرحة پر ہے یعنی يَجْتَذِي کا مفعول بہ ہے اور جَعَدِيہ صیغہ صفت ہے۔
- (۵) مَغْلُولٌ: صیغہ اسم مفعول غُلَّ سے ماخوذ ہے بمعنی طوق سے بندھے ہوئے ہاتھ اور مغللول اليد سے مراد بخیل ہے اس میں اضافت لفظیہ ہے ای مغللول يدہ۔ قوله تعالى: وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدِ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ۔ الآیة۔
- (۶) بِكُلِّ فَنٍ: یہ متعلق ہے نعتدی کے ساتھ باء استعانت کیلئے ہے یا حال ہے، اور فن کے معنی ہے کسی چیز کی قسم، نوع، حالت، جمع اَفَنَانٌ، فُنُونٌ، جمع الجمع، اَفَانِيْنُ آتی ہیں از نَصْرَفُنْ مصدر ہے يقال فن الشيء کسی چیز کو درست کیا یا سنوارا۔
- (۷) مَقْصَدٌ: بمعنی جائے قصد، صیغہ اسم ظرف ہے والجمع مَقَاصِدُ از ضرب، قصد و ارادہ۔
- (۸) اَلْحِدُّ: (بکسر الحیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، جلدی، واچھی طرح ثابت شدہ، راستی۔
- (۹) اَجْدَى: از افعال بمعنی نفع دینا، قدم ترقیہ۔
- (۱۰) بِاللَّذِّ: اللَّذُّ، اس کا لام کلمہ مثل عد کے واؤ مخذوف ہے اور کھی واؤ کو الف سے بدل کر کہا جاتا ہے جیسے بمعنی کھیل کود، لہو لعب، اس کے آخر سے واؤ حذف کر دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ غدی کی طرح واؤ آخر سے حذف ہے، اور ذ بمعنی وقت ہے يقال مضى ددمن الدهر۔



(۲۲) لِنَجْلِيبِ الرَّشَحِ إِلَى الْحِظِّ الصِّدِيِّ وَنُنْفِدِ الْعُمَرَ بَعِيشِ اَنْكِدِ

(۲۳) وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدِ لَنَا بِالْمَرْصِدِ اِنْ لَمْ يُفَاجِ الْيَوْمَ فَاجِحِي فِي غَدِ

ترجمہ:- (۲۲) تاکہ کھینچیں ہم تھوڑے قطرہ کو (عطاء کو) پیا سے نصیب کی طرف، اور ختم کریں ہم اپنی عمر کو بری زندگی کیساتھ۔ (۲۳) اور موت اسکے بعد ہمارے انتظار میں ہے (ہماری تاک میں یا گھاٹ میں ہے) اگر وہ آج نہ آئی (اچانک آج نہ آئی) تو کل ضرور اچانک آئے گی۔

(۱) لِنَجْلِيبِ: صیغہ مضارع جمع متکلم جلبت مصدر از نصر و ضرب بمعنی کھینچنا۔

(۲) الرَّشَحُ: بمعنی مَرَشُوخ، وہ پانی جو ٹپکایا گیا ہو یا بمعنی تھوڑا پانی و پینہ مراد عطاء قلیل ہے از فتح مصادر رَشَحَاوَرَشَحَانَا۔

(۳) اَلْحِظُّ: زیادہ تر اس کا اطلاق فضل و خیر کے موقع پر ہوتا ہے اور کبھی نصیب شر پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے اور سیر و سعادت کو بھی حظ کہتے ہیں جمع حُظُوظٌ و حِظَاظٌ، اَحَاظِي، (س) حِظًا سے بمعنی صاحب نصیب ہونا۔ بمعنی حصہ نصیب و عمدہ تقدیر۔ نیک بختی اور

دولت مندی پر اطلاق ہوتا ہے۔

(۴) الصَّدَى: صیغہ صفت ہے بمعنی بہت سخت پیاس و آواز بازگشت یعنی گونج و تعرض و الجمع اَصْدَاءُ. صَدَى (س) يَصْدَى ، صُدَى بمعنی بہت زیادہ پیاسا ہونا۔

(۵) نُنْفَذُ: صیغہ مضارع جمع متکلم از افعال۔ اِنْفَاذَ مصدر سے ہے بمعنی پورا ہونا، ختم ہونا، فنا کرنا، مجرد سح سے ہے۔

(۶) اَلْعُمَرُ: بمعنی حیات، طول، حیات، حقیقت میں اس کا اطلاق چالیس سال پر آتا ہے، عَمَرَ (ن، ض) عَمَرًا، عِمَارَةً سح سے عَمْرًا و عِمَارَةً بمعنی زیادہ زمانہ تک زندہ رہنا، کرم و سح سے عَمَارَةً بمعنی زیادہ ہونا۔

(۷) اَنكَدَ: صیغہ صفت ہے بمعنی سخت، دنا گواری والا آدمی، و الجمع نُكَدٌ. دشوار از سح بمعنی تنگدستی کا ہونا، ناخوش ہونا، و فی القرآن: والذی خبث لایخرج الا نکدًا.

(۸) اَلْمَرَصْدُ: بمعنی گھات، صیغہ اسم ظرف و الجمع مَرَاصِدُ و مَرَاصِدُ مَرَاصِدُ اَنْزَلَ بمعنی گھات میں بیٹھنا یا تاک میں بیٹھ جانا، انتظار کرنا۔ قولہ تعالیٰ: واقعدوا لهم کل مرصد.

(۹) مِنْ بَعْدُ: ای من بعد هذا.

(۱۰) اِنْ لَمْ يَفَاجِ: یہ مہوز اللام ہے ہمزہ اخیر سے بسبب لم کے ساکن ہو اس کے بعد ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس ہمزہ کو (ی) سے بدل دیا، اصل میں ”لم یفاجی“ تھا، ہمزہ یاء سے بدل کر گرا دیا گیا ای ان لم یأت فجاءة یہ مفاعلة مفاعله سے ہے، مجرد از سح و فتح، بمعنی اچانک آنا۔

(۱۱) فَاَجَى: اصل میں ”فَاَجَا“ تھا ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا گیا ہے۔

(۱۲) غَدٍ: بمعنی آئندہ کل اور دو چار دن جس کا انتظار ہو اور نسبت کے وقت غَدِيٌّ اور غَدَوِيٌّ کہتے ہیں۔



فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي: لِيهِ دَرَكٌ، فَمَا عَذَبَ نَفْسَاتِ فَيْكِ، وَوَاهَا لَكَ، لَوْلَا حَيْدَاغُ فَيْكِ، وَإِنِّي لَكَ

لَمِنَ الْمُنْدِرِينَ، وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَدْرَيْنِ، فَلَا تَمَّا كَرَبَعَهَا الْحَاكِمِينَ.

ترجمہ:- پس کہا اس سے قاضی نے، بھلا ہو تیرے واسطے (کیا خوب سبحان اللہ) پس کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ کی باتیں (تیرا کلام کس قدر پاکیزہ ہے) تعجب ہے تیرے لئے (تیری تعریف ہے) اگر نہ ہوتا تجھ میں دھوکہ (اگر آپ دھوکہ دہی نہ کرتے، تو کیا اچھا ہوتا) اور بیشک کہ میں تجھ کو ڈراتا ہوں اور تیرے حال پر ترس کھاتا ہوں، پس مت دھوکہ کر (اس واقعہ کے بعد) حاکموں سے۔

(۱) لِيهِ دَرَكٌ: یہ کلمہ تحسین کیلئے ہے اور دَرَكٌ کے معنی بھلائی کے ہیں اور اصلی معنی جاری ہونے کے ہیں، چونکہ دودھ بھی جاری ہوتا ہے لہذا اس کو در کہتے ہیں، اور بہترین غذا ہے اس لئے کلمہ تحسین قرار پایا دودھ چونکہ اہل عرب کے نزدیک بہت محبوب ہے اسی وجہ سے اس کے معنی خیر کثیر کے معنی میں ہونے لگے۔

(۲) فَمَا عَذَبَ: یہ صیغہ تعجب ہے یا فعل تعجب ہے عَذَبَ سے ماخوذ ہے بمعنی کس قدر شیریں ہے، یا بمعنی پاکیزہ و لطیف۔

(۳) نَفَثَاتٌ: یہ نَفَثَةٌ کی جمع ہے بمعنی منہ سے نکلے ہوئے جھاگ، یا ایک بار تھوکتنا، از نھر و ضرب بمعنی جادو کرنا کقولہ تعالیٰ وَمَنْ شَرَّ النَّفَثِ فِي الْعَقْدِ. اور اس سے مراد کلام ہے۔

(۴) لَيْنِكَ: میں دو صورتیں ہیں (۱) یا تو حرف جار ہے (۲) یا اسم ہے بمعنی منہ۔

(۵) وَاهَا لَكَ: ائی عَسَبًا لَكَ یعنی شاہاش ہے تجھے، یا مبارک ہے تجھے اور یہ خوبی کیلئے آتا ہے اور یہ کلمہ تعجب ہے اور، عَسَبًا لَكَ اور کبھی اظہار افسوس کیلئے بھی مستعمل ہے جیسے واهاعلی مافات۔

(۶) خِدَاعٌ: یہ مصدر ہے از مفاعلہ بروزن قتال بمعنی دھوکہ یا کمزور فریب مجرد از فتح۔

(۷) مُنْذِرِينَ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر انذار ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا، یا یہ مُنْذِرٌ مُنْذِرِينَ کی جمع ہے بمعنی ڈرنے والا مجرد نھر و ضرب سے بمعنی نذر کر لینا۔ نَذِرٌ (س) نذراً بمعنی بتلانا، ڈرانا، ومنہ النذیر والجمع نذر۔

(۸) اَلْحَدِرِينَ: جمع ہے حَدِيرٌ کی صیغہ صفت ہے بمعنی ڈرانے والا، یا پرہیز کرنا، بچنا وغیرہ بھی معنی آتے ہیں از سح کما قال تعالیٰ: ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم، سمع حَذْرًا وَحَذْرًا، مَحْذُورَةٌ بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(۹) فَلَا تَمَاكِرُ: صیغہ نہی از مفاعلہ مصدر مَمَّاكِرَةٌ ہے بمعنی باہم مکر کرنا اور تمکرا اور مکردوں ایک ہیں صرف مبالغہ کا فرق ہے۔

(۱۰) اَلْحَاكِمِينَ: یہ حاکم کی جمع ہے بمعنی قاضی و حکم نافذ کرنے والا۔ والجمع حُكَّامٌ وَحَاكِمُونَ.



وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِينَ، فَمَا كُلُّ مُسَيِّطِرٍ يُقِيلُ، وَلَا كُلُّ أَوَانٍ يُسْمَعُ الْقَيْلُ، فَعَاهَدَهُ الشَّيْخُ عَلِيُّ اتِّبَاعَ مَشُورَتِهِ، وَالْإِرْتِدَاعَ عَنْ تَلْبِيسِ صُورَتِهِ.

ترجمہ: اور بیچ تو حکام کی پکڑ دھکڑ سے، پس نہیں ہے ہر حاکم معاف کرنے والا، اور نہ ہر وقت پر کسی کی بات سنی جاتی ہے، پس معاہدہ (وعدہ) کیا شیخ نے اس (قاضی) سے یہ کہ پیروی کرے گا اس کے مشورہ کی، اور دھوکہ دہی کی صورت بنانے سے رکے گا۔

(۱) اتَّقِ: اتقاء مصدر سے بمعنی پرہیز کرنا یا پرہیز گار ہونا، از احتعال، مجرد ضرب سے ہے۔

(۲) سَطْوَةٌ: بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، سخت پکڑنا، سختی کرنا، حملہ سخت کرنا، سَطًا (ن) يَسْطُو سَطْوًا او سَطْوَةً مصادر ہیں۔

(۳) اَلْمُتَحَكِّمِينَ: یہ مُتَحَكِّمٌ کی جمع ہے اسم فاعل کی جمع از تفاعل، بمعنی زبردستی سے حکم کرنے والا، یا زیادہ سختی کے ساتھ حکم کرنے والا، اپنی رائے سے فیصلہ کرنا و حکم جاری کرنا، خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔

(۴) مُسَيِّطِرٌ: صیغہ اسم فاعل از باب بعثر، بمعنی دار و نو حکم، نگہبان، حفاظت کرنے والا، یا حالات و اعمال کا محافظ، کقولہ تعالیٰ: لست عليهم بمسيطر، سَيِّطَرَ (از باب فيعلہ یہ ثلاثی مزید جو رباعی مجرد کے ملحق ہیں اس میں سے پانچواں باب ہے، باء کی

زیادتی فاء و عین کے درمیان ہے، (از منثعب) سَيِّطِرًا او سَيِّطْرَةً نھر سے بمعنی مسلط ہونا یا مسلط کرنا، مجرد نھر سے سَطْرًا بمعنی لکھنا، کاٹنا، پچھاڑنا۔ وفي التنزيل: اساطير الاولين.

(۵) يُقِيلُ: صیغہ مضارع از افعال اِقَالَةٌ مصدر ہے بمعنی عقد کا فتح کرنا، یا درگزر کرنا اور یہاں معاف کرنے کے معنی میں ہے۔

(۶) أَوَانٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع آوَانَةٌ یا آوَانِيَّةٌ کی مثل زمان سے اَزْمِنَةٌ ہے۔

(۷) عَاهَدٌ: صیغہ ماضی از مفاعله مصدر معاہدہ ہے بمعنی عہد کرنا، تعلق سے تَعَاهَدٌ بمعنی نگرانی کرنا باب استفعال سے استعہد منہ بمعنی عہد لینا، وعدہ لینا، عہد، وعدہ، وفاداری، ضمانت، جمع عُهُودٌ، مجرد جمع سے ہے دیکھ بال کرنا، نگہداشت کرنا، جانا، پانا۔

(۸) اِتَّبَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی حکم بجالانا اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی باعتبار جسم کسی کے پیچھے لگا دینا، مجرد جمع سے ہے۔

(۹) مَشُورَةٌ: بمعنی مشورہ و نصیحت، والجمع مَشُورَاتٌ اور مشورہ و شوری، دونوں کے معنی ایک ہیں، بمعنی رائے لینا، کقولہ تعالیٰ: و امرهم شوریٰ بینہم اور یہ ماخوذ ہے شرت العسل فاتخذتہ من موضعه استخر جتہ منہ والشوری الامر

الذی یتشاور فیہ. وفي التنزیل: و امرهم شوریٰ بینہم.

(۱۰) اِرْتِدَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی روکنا، مجرد فتح سے ہے۔

(۱۱) تَلْبِيسٌ: مصدر ہے بمعنی کتمان حقیقت و اخفاء حقیقت، یا تلبیس بمعنی تغیر ہے۔

(۱۲) صُورَةٌ: یہ جمع ہے صورت کی بمعنی شکل و ہیئت اس کی جمع صورت بھی آتی ہے صورت تفصیل کے معنی صورت بنانا نقش و نگار کرنا، تصور تفاعل سے خیال کرنا، تصور کرنا۔



وَفَصَلَ عَنِ جِهَتِهِ، وَالْخَتْرُ يُلْمَعُ مِنْ جِهَتِهِ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّ ارْأَعَجَبَ مِنْهَا فِي تَصَارِيفِ الْأَسْفَارِ، وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِي تَصَارِيفِ الْأَسْفَارِ.

ترجمہ:- اور جدا ہوا قاضی کی جانب سے (علیحدہ ہو گیا چلا گیا) اور حال یہ ہے کہ دھوکہ دہی چمک رہی تھی اسکی پیشانی سے (حارث بن ہمام نے کہا) پس نہیں دیکھی میں نے زیادہ تعجب خیز بات سفروں کی گردش میں اور نہ پڑھا میں نے اس جیسا واقعہ تصنیف شدہ کتابوں میں۔

(۱) فَصَلَ: صیغہ ماضی از ضرب فصل مصدر سے بمعنی جدا کرنا و علیحدہ کرنا، اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲) جِهَتِهِ: بمعنی طرف والجمع جِهَاتٌ، جِهَاتٌ، جِهَاتٌ.

(۳) وَالْخَتْرُ: مصدر ہے از ضرب و نصر بمعنی بہت زیادہ بد عہدی و بے وفائی کرنا، یا بہت بری طرح سے دھوکہ دینا، وہی اقبیح. انواع الخداع كما في الآية، خَتْرٌ (ض) خَتْرٌ او خَتُورًا بمعنی خبیث و فاسد ہونا۔ وفي التنزیل: ان الله لا يحب كل

ختار كفور.

(۴) يُلْمَعُ: صیغہ مضارع از فتح بمعنی چمکنا، روشن ہونا، لَمَعَ (ف) لَمَعًا، لَمُوعًا، لَمَعَانًا، لَمِيعًا و تَلْمَعًا مصادر ہیں بمعنی روشن ہونا، چمکنا۔

(۵) جِبَّتِهِ: بمعنی چہرہ، پیشانی، یعنی وہ حصہ جو سجدہ میں لگے، والجمع، جِبَاتٌ و جِبَّاتٌ۔ جِبَّةٌ (ف) جِبَّتًا بمعنی پیشانی مارنا، جِبَّتَهُ باب تفعلیل سے بمعنی سرنگوں یا اوندھے منہ کر دیا۔ قال تعالیٰ: فتكوى بها جباهم و جنوبهم.

(۶) لَمْ أَرَ: یہ صیغہ نئی تجد بلم فعل مضارع ہے رُوِيَّةٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فتح۔

(۷) اَعْجَبُ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی سب سے زیادہ عجیب۔

(۸) تَصَارِيْفُ: یہ جمع تَضْرِيْفُ کی بمعنی گردش زمانہ یا حوادث زمانہ بقال تصاریف الدهر۔ مصائب زمانہ۔

(۹) اَسْفَارٌ: یہ جمع ہے سَفَرٌ (محرکہ) جو ضد ہے حضر کی، بمعنی قطع مسافت، سفر کرنا، ازھر، لکھنا، سَفَرٌ اَسْفُورٌ مصدر ہیں، سفر کرنا، سفر کو نکلتا، دیکھنا، سفر بمعنی بڑی کتاب اس کی جمع اَسْفَارٌ ہے، سَفَرٌ (بکسر السین وفتحها) دونوں کی جمع اَسْفَارٌ ہے اَسْفَرٌ افعال سے روشن ہونا، سفر تفعلیل سے سفر پر بھیجنا، مسافر بنانا، مال روانہ کرنا۔ کما فی الایة: کمثل الحمار یحمل از سفاراً۔

(۱۰) اَلْاَسْفَارُ: (دوسرا اسفار) یہ جمع سَفَرٌ کی (بکسر السین) بمعنی مطلق کتاب یا بڑی کتاب یا تورات کے اجزاء میں سے ایک جزء، از ضرب بمعنی لکھنا اور سفر کے معنی، کھلنا، اور لکھنا دونوں آتے ہیں۔ سَفَرٌ (ن) سَفُورٌ اَوْ سَفُورًا بمعنی مسافر ہونا، عورت کا چہرہ کھلنا، جلوہ گر ہونا، بے نقاب ہونا، سَفَرَةٌ: دسترخوان جمع سَفَرٌ۔ سِفَارَةٌ، نمازنگی، سفارت خانہ، سَفُورٌ، نقاب کشائی، رونمائی، سَفِيرٌ۔ قاصد، ایچی، جمع سَفَرَاءُ۔

تمت المقامة الثامنة

بعون الله تعالى: وتوفيقه

يوم الاحد صباحاً في الساعة الثامنة خمس واربعين دقيقة.

تاریخ: ۲۴ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

الموافق: ۳۰ / اکتوبر ۱۹۹۴ء

العبد نور حسین قاسمی غفر الله له ولو لوالديه

ولمن له حق عليه. غلش اقبال کراتشی



بسم الله الرحمن الرحيم

الْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ لِإِسْكَندَرِ انِّيَّةُ

(نواں مقامہ جو اسکندریہ یا اسکندرانیہ سے مشہور ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل ۳۳ اشعار ہیں، یہاں بھی ابوزید سروجی نے قاضی کو دھوکہ دیکر رقم وصول کی ہے، علامہ حریری حاکم اسکندریہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت بچے والی ایک آدمی کو عدالت میں لیکر آئی اور کہنے لگی کہ میں ایک معزز اور خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں، میرے والد نے بڑے بڑے رشتے ٹھکرادیئے تھے، اور انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ میرا رشتہ کسی صاحب ہنر آدمی سے کریں گے، یہ آئے اور میرے والد سے کہنے لگے میں صاحب ہنر ہوں اور آپ کی شرطوں پر پورا اترتا ہوں، اسلئے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کرادیں، میں موتی پروتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلہ کے عوض اسے فروخت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب اس کے دھوکہ میں آگئے، اور میرا نکاح اس سے کرادیا، جب میں اس کے پاس آگئی تو اس کا معاملہ برعکس تھا، یہ نکما آدمی ہے، کسی کام کا نہیں، میرے جہیز کا سارا سامان فروخت کر چکا ہے، میں اس سے کمانے کیلئے کہتی ہوں تو کہتا ہے میرا ہنر ادب ہے جو کساد بازاری کا شکار ہے، اس کی قدر و قیمت ختم ہو چکی ہے۔ لہذا آپ فیصلہ کر دیجئے، قاضی صاحب اس کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ صحیح بتا دو ورنہ تمہیں قید کر دیتا ہوں، تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ۳۱ اشعار میں اپنی صفائی کا بیان دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا، موتی پرونے سے میری مراد، نظم و اشعار تھے، ایک زمانہ میں وہ میرا ذریعہ معاش تھا، لیکن اب ادب کا کوئی پرسان حال نہیں، ادب کے سکے بازار میں کھوٹے ہو چکے ہیں، اسلئے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا ہے، قاضی کو اس کے دردناک اشعار سکر رحم آیا، تو عورت کو صبر و قناعت کی تلقین کی اور کچھ درہم انہیں دیدیتا ہے۔ حارث بن ہمام نے آتے ہی ابوزید کو پہچان لیا اور مصلحتاً خاموش رہا، ابوزید کے جانے کے بعد ابن ہمام قاضی صاحب سے کہتا ہے کہ اگر کوئی اس کی حقیقت حال معلوم کرے ہمیں بتادے تو کیا ہی اچھا ہوتا تو قاضی صاحب ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھگاتا ہے، تو وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آتا ہے اور کہتا ہے کہ جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا تو وہ ناچ کر گاتا رہا کہ میں ایک بے حیا عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا اگر اسکندریہ کے حاکم نہ ہوتے، قاضی صاحب بھی سکر ہنسنے لگے اور کہا اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کو بہترین چیز عطا کرتا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ طَحَابِي مَرَّحُ الشَّبَابِ، وَهَوَى الْإِكْتِسَابِ، إِلَى أَنْ جُبْتُ مَا بَيْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ، أَخُو ضُ الْعِمَارِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام نے کہا، لے گئی مجھ کو جوانی کی خوشی اور کمائی کی خواہش (مجھے کہیں چلنے پر مجبور کر دیا) یہاں تک کہ میں نے مسافت طے کرنا شروع کر دی (گھر سے نکلا) شہر فرغانہ اور غانہ کے درمیان، اور گھس جاتا تھا میں گہرے پانی میں (مطلب براری کیلئے خطرناک جگہوں تک جاتا تھا)۔

(۱) اسکندرانہ: یہ ایک شہر کا نام ہے جس کو اسکندر نے کہا جاتا ہے سکندرا عظیم کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو بنوایا تھا، جو ملک مصر کا بڑا مشہور شہر ہے اور زمین کے اندر انہوں نے بہت عمدہ مکانات صاف و شفاف بنوائے تھے یعنی سب سے زیادہ عجیب بات اس شہر کی تعمیر میں تھی کہ جس طرز کی عمارت زمین کے اوپر آباد کی گئی تھی اسی طرح زمین کے اندر بھی تھی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اسکندرز والقرنین نے سفید پتھر سے ستر سال کی مدت میں اس شہر کو آباد کیا تھا اس شہر کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ رات کو چراغ کی ضرورت اس کی چمک دمک کی وجہ سے نہ پڑتی تھی۔

(۲) طَحَا: طَحَا (ن) طَحَا (ا) (ناقص واوی ہے) بمعنی دور ہونا، ہلاک ہونا، دفع کرنا، اور (یائی) ضرب سے بھی آتا ہے طَحِي، يَطْحِي بمعنی کسی چیز کو پھیلانا، لے جانا ”ذہب بی“ طَحِي يَطْحِي (ف) طَحَا.

(۳) مَرَّحُ: (محرکة) بمعنی شدت خوشی و نشاط جوانی از مَرَّحُ بمعنی بہت زیادہ خوشی میں ہونا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا اور اترانا۔ کقولہ تعالیٰ: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا. مَرَّحُ کی جمع مَرَّحِي اور مَرَّحِي کی جمع مَرَّحُونَ.

(۴) الشَّبَابُ: بمعنی جوانی، شَبُّ (ض) يَشُّ، شَبًّا، شَبُوبًا بمعنی جوان ہونا والجمع شبان، وشباب، شبيبة مؤنث شابة و شبة جمع شبابات، شببات، شباب، شبائب اور شباب، جوان. وفي الحديث: الشباب جنون.

(۵) هَوَى: بمعنی خواہش وائل ہونا، از ضرب، عشق ہونا، چاہے خیر ہو یا شر، محبوب و معشوق محمود ہو یا مذموم مگر اس میں غیر محمود کا غلبہ ہے (غیر محمود میں کثرت استعمال ہے)۔

(۶) اِكْتِسَابُ: یہ مصدر ہے از اِتْعَالَ بمعنی حاصل کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے یہاں مال حاصل کرنا مراد ہے یعنی کمائی اور اکتساب (کمائی) یہ اپنی ذات کیلئے ہے اور کسب چاہے اپنے لئے ہو یا غیر کیلئے۔

(۷) جُبْتُ: صيغہ واحد متکلم ”جَوَّبُ“ مصدر از نَصْر بمعنی قطع کرنا، طے کرنا۔

(۸) فَرْغَانَةَ: یہ بلاد مشرق میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے خراسان میں واقع ہے، سمرقند سے تریپن (۵۳) فرسخ کے فاصلہ پر واقع ایک شہر ہے۔

(۹) غَانَةَ: یہ بلاد سوڈان میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے بلاد مغرب میں ہے۔ آج کل اردو میں اس کو ”گھانا“ کہا جاتا ہے۔ اور فرغانہ و غانہ شہر کے درمیانی مسافت ساڑھے چار ماہ کی ہے، مراد ”مغرب سے مشرق تک“ ہے۔

(۱۰) أَخْوَضُ: یہ، خَوْضٌ، خِيَاضٌ مصدر سے اجوف واوی ہے از نصر بمعنی داخل ہونا، غوطہ لگانا۔

(۱۱) الْغِمَارُ: یہ غَمْرَةٌ کی جمع ہے یا غمر کی جمع ہے بمعنی بہت پانی، آب کثیر اور غمور بھی جمع آتی ہے از نصر بمعنی ڈھا تک لینا۔
غمر (ك) غمارة، وغمورة بمعنی زیادہ ہونا اور اس کی جمع غَمْرَاتٌ و غَمْرٌ بھی آتی ہے۔



لَا جُنَى الْيَمَارِ، وَأَقْتَحِمَ الْأَخْطَارَ، لِكَيْ أُدْرِكَ الْأَوْطَارَ، وَكُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ أَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ، وَتَقَفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ.

ترجمہ:- تاکہ توڑوں میں پھلوں کو اور زبردستی داخل ہوتا تھا (مطلب پورا ہونے کیلئے خطروں تک جاتا تھا) میں خطروں میں تاکہ پاؤں میں اپنی حاجتوں کو (اپنی حاجات پوری کروں) اور میں نے لپک لیا تھا عالموں کے منہ سے کلام اور پایا تھا میں نے عقلمندوں کی وصیتوں کو (یعنی میں نے علماء کی زبان سے اور حکیموں کی نصیحتوں سے یہ بات حاصل کی تھی)۔

(۱) لَا جُنَى: جُنَى (ض) يَجْنِي جَنْبًا بمعنی پھل توڑنا۔ يقال: جنى الشمر درخت سے پھل توڑنا۔ اى لآخذ الفواكة.

(۲) الْيَمَارُ: یہ جمع ہے ثَمْرَةٌ کی بمعنی پھل اور کبھی اس کی جمع ثَمْرَاتٌ و ثَمْرٌ بھی آتی ہیں۔

(۳) أَقْتَحِمَ: صيغہ ماضی ہے از افتعال اقتحام مصدر ہے بمعنی شدت میں گھس جانا، مشقت میں ڈالنا، داخل ہونا، سختی میں پڑنا، قَحِمَ (ن) قَحْمًا، قُحُومًا بمعنی قطع کرنا، قَحِمَ إِلَيْهِ نَزْدِيكٌ ہوا۔

(۴) الْأَخْطَارُ: یہ جمع ہے خطر کی بمعنی خطرہ یا خطرناک اور ہلاکت کے قریب ہونا نصر و ضرب سے خَطِيرًا، خُطُورًا بمعنی پیش آنا۔

(۶) الْأَوْطَارُ: یہ جمع ہے وَطْرٌ کی بمعنی مقصود، حاجت، ضروری مراد، از ضرب، حاجت روائی کرنا۔ كما فلما قضى زيد منها وطرا.

(۷) لَقِفْتُ: صيغہ واحد متکلم ماضی کا، مصدر لَقِفْتُ ہے بمعنی جلدی سے پکڑ لینا، اچکنا، از سمع حاصل کرنا۔

(۸) أَفْوَاهُ: یہ جمع ہے فَوْهٌ کی بمعنی منہ، اس سے مراد کلام ہے فَاهُ (ن) يَفْوُهُ فَوْهًا بمعنی تھوکتا، مجازاً کلام کرنا مراد ہے۔

(۹) تَقَفْتُ: صيغہ واحد متکلم ماضی معروف تَقَفْتُ مصدر سے بمعنی پانا اور کامیاب ہونا، تَقَفْنَا (س) پالینا، فائز المرام ہونا۔ و اقلتلوهم

حيث تقفتموهم اى

(۱۰) وَصَايَا: یہ جمع ہے ”وَصِيَّةٌ“ کی بمعنی وصیت کرنا، خواہ عام چیز کی ہو یا خاص چیز کی ہو، خواہ میت کی طرف سے ہو یا کسی اور کی

طرف سے ہو، یا مسافر جاتے وقت جو ہدایت کرے ”وَصَايَا اللَّهِ“ وہ امور جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم و ضروری قرار دیا ہے۔ ضرب سے وَصِيًّا۔ حکم کرنا۔ كما قال تعالى: او صانى بالصلوة والزكوة مادمت حيا بمعنی متصل ہونا، ملانا، اوصی

از افعال الیاء بمعنی وصیت کرنا۔ (۱۱) الْحُكَمَاءُ: یہ حکیم کی جمع ہے بمعنی داناء، عالم۔



أَنَّهُ يَلْزَمُ الْأَدِيبَ الْأَرِيْبَ، إِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِيبَ، أَنْ يَسْتَمِيلَ قَاضِيَهُ، وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ، لِيَسْتَدَّ ظَهْرَهُ عِنْدَ الْخِصَامِ.

ترجمہ:- تحقیق شان یہ ہے کہ لازم ہے عقلمند آدمی کیلئے جب داخل ہووہ کسی اجنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے وہ اس شہر کے قاضی کو (اپنی طرف) اور اسکی خوشنودی حاصل کرے، تاکہ مضبوط ہو جائے اسکی کمر لڑائی، جھگڑے کے وقت۔

(۱) يَلْزَمُ: صیغہ مضارع معروف، لَزِمَ (س) لَزُوْا وَمَا لُوْا اَمَّا مَصْدَرٌ بِمَعْنَى لَازِمٌ وَمَلْزُومٌ كَرْنَا۔

(۲) دَخَلَ: صیغہ ماضی معروف، دَخَلَ (ن) دَخَلًا، دَخُوْا مَصْدَرٌ بِمَعْنَى دَاخِلٌ هُوْنَا۔

(۳) الْبَلَدُ: بِمَعْنَى شَهْرٍ، وَالْجَمْعُ بِلَادٌ وَبُلْدَانٌ. بَلَدٌ (ن) يَبْلُدُ بَلْدًا أَوْ بُلُوْدًا يَعْنِي شَهْرًا كَلَا زِمٌ يَكْرَانَا، يَأْشُرُ فِيهِ رَهْنَا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: لَا اقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ.

(۴) الْغَرِيبُ: بِمَعْنَى مَسَافِرٍ أَوْ رُوْطَنٍ سَعْدٍ دُوْرًا جَنْبِيْ مَسَافِرٍ، جَمْعُ غُرَبَاءُ أَوْ غَرِيبٍ كَمَعْنَى عَجِيْبٍ وَغَيْرِ مَا نُوْسُ كَمَعْنَى آتِيْ هِيْنَ يُقَالُ: الْغَرِيبُ مِنَ الْكَلَامِ، يَعْنِيْ جَسْ كَأَسْجَمًا شَوَارَ هُوُو الْمُوْنِثُ غَرِيْبَةٌ وَالْجَمْعُ غُرَائِبُ۔

(۵) يَسْتَمِيْلُ: صیغہ مضارع معروف از استفعال مصدر استمئل ہے بمعنی کسی شخص کو اپنی طرف مائل کرنا، مجرد ضرب سے، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے۔ مائل کرنا، بہر بیان بنانا، جھکانا۔

(۶) قَاضِيَهُ: قَاضِيٌ صِيغَةُ اسْمِ فَاعِلٍ هِيَ بِمَعْنَى حَاكِمٍ شَرْعِيٍّ وَالْجَمْعُ قُضَاةٌ وَهِيَ قَاضِي الْقَضَاةِ يَعْنِي قَاضِيُوْا كَارِيْسُ (چيف جسٹس)۔

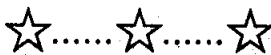
(۷) يَسْتَخْلِصُ: از استفعال مصدر استخخلص بمعنی خلوص طلب کرنا (س، ت) طلب کیلئے ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۸) مَرَاضِي: يَجْمَعُ هِيَ مَرَضٍ كَمَعْنَى پَسْنَدِيْدِهِ يَأْمُرُ اَضِيَّةً، يَهْ مَرَضًا كَمَعْنَى رَضَا سَعْدٍ شَتِيْقٌ هِيَ بِمَعْنَى رَاضِيْ هُوْنَا، جَوْ حِطُّ كِي ضِدُّ هِيَ اِسْمٌ۔

(۹) لِيَسْتَدَّ: صیغہ مضارع معروف از افتعال مصدر استداد ہے بمعنی قوی و مضبوط ہونا مجرد نصر سے ہے۔

(۱۰) ظَهْرٌ: بِمَعْنَى پِيْطِيْ، وَالْجَمْعُ اَظْهَرٌ، ظَهْرٌ، مَظْهُورٌ، ظَهْرَانٌ هِيْنَ اَزْ فَتْحٍ ظَهْرًا، پَسْ اِسْتِذْنَا، كَرْمٌ سَعْدٍ ظَهْرًا بِمَعْنَى قُوِي الظَّهْرِ هُوْنَا سَمْعٌ سَعْدٍ ظَهْرًا بِمَعْنَى پِيْطِيْ فِيْ بِيْمَارِيْ يَأْدُ كَهَا هُوْنَا۔

(۱۱) خِصَامٌ: مَصْدَرٌ هِيَ، اَزْ مَفَاعَلَةٍ بِمَعْنَى جَهْجَهَا كَرْنَا، خِصَامًا أَوْ مُخَاصَمَةً مَصْدَرٌ هِيْنَ۔ اَوْرُ اِفْتِعَالِ سَعْدٍ بِيْهِ مُسْتَمْلٌ هِيَ۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رِجْمِكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ.



وَيَأْمَنُ فِي الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُكَّامِ؛ فَاتَّخَذَتْ هَذَا الْأَدَبَ إِمَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِي زِمَامًا، فَمَا دَخَلْتُ مَدِيْنَةً، وَلَا وُلَجْتُ عَرِيْنَةً.

ترجمہ:- اور مطمئن ہو جائے پردیس میں حاکموں کے ظلم سے، پس بنایا میں نے اس طریقہ کو اپنے لئے امام (طریقہ نصیحت کو پیشوا بنایا) اور کیا میں نے اسکو اپنی مصلحتوں کیلئے لگام، پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں گھسا میں کسی بن میں (شیر کچھار میں)۔

(۱) یَا مَنْ: صیغہ مضارع معروف از مع، بمعنی مامون ہونا، ماخوذ ”امن“ سے ہے۔

(۲) جَوْرٌ: (بفتح الجیم) مصدر ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا، سیدھے راستہ سے ہٹ جانا۔

(۳) فَاتَّخَذْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اتَّخَذْتُ ہے بمعنی بنانا، پکڑنا۔ مادہ ”اخذ“ ہے۔

(۴) اِمَامًا: (بکسر الهمزة) بمعنی پیشوا، مقتدی۔ والجمع ائمة از نصر امام بنا، امام وہ ہے جن کے اقوال و افعال پر اقتداء کی جاتی

ہو: قال تعالیٰ: یوم ندعو اکل اناس بامامہم۔

(۵) جَعَلْتُ: صیغہ واحد متکلم، از فتح بمعنی کرنا، بنانا۔

(۶) لِمَصَالِحِی: جو صلاح پر براہیختہ کرے اور نیکی پر، از کرم، فتح نصر، یہ جمع مصلحتہ کی جو صلاح سے ماخوذ ہے، جو فساد کی ضد ہے

صلاح و نیکی پر براہیختہ کرے۔

(۷) زِمَامٌ: (بکسر الزاء) جمع ہے از مَہ کی بمعنی لگام، باگ ڈور۔ وزمام النعل بمعنی جوتے کا تسمہ (جوتے کا فیتا) از نصر بمعنی باندھنا۔

(۸) مَدِیْنَةٌ: بمعنی شہر، اقامت کرنے کی جگہ، والجمع مَدَائِنٌ و مَدَائِنٌ از کرم بمعنی جمع ہونا۔

(۹) وَلَجْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا ”وَلُوْجٌ“ مصدر سے از ضرب بمعنی داخل ہونا۔

(۱۰) عَرِیْنَةٌ وَعَرِیْنٌ: بمعنی جھاڑی، جہاں شیر رہتے ہوں اور سانپ، بھیڑیا اور بچھو بھی وہاں رہتے ہوں والجمع عَرَائِنٌ۔



اَلْاَوَامِرُ جُتْ بِحَاكِمِهَا اِمْتِرَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ، وَتَقْوِيَّتُ بِعِنَايَتِهِ تَقْوَى الْاَجْسَادِ بِالْاَرَوَاحِ،
فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاكِمِ الْاِسْكَندَرِيَّةِ، فِي عَشِيَّةٍ عَرَبِيَّةٍ.

ترجمہ:- مگر یہ کہ مل گیا میں اس شہر کے حاکم سے، مانند مل جانے پانی کے شراب کیساتھ، اور قوی ہو گیا میں ان کی عنایت سے، جیسے جسم روح سے (قوی ہونا جسموں کا روحوں کیساتھ) پس اسی درمیان میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس موجود تھا (ایک روز کا واقعہ ہے) شام کے وقت جب ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

(۱) اِمْتِرَاجْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا اِمْتِرَاجٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پانی کا ملانا شراب میں یا اختلاط کرنا، مجرد نصر سے ہے۔

(۲) حَاكِمٌ: قاضی، فیصلہ کرنے والا والجمع حَاكِمُونَ و حَاكِمَاتٌ، حکم کرنے والے۔

(۳) الْمَاءُ: بمعنی پانی، والجمع اَمَوَاهُ و مِيَاةٌ مَاهَةٌ (ن) بِمَوَاهُ مَوَاهُ۔ قدمر حقیقہ۔

(۴) الرَّاحُ: (بفتح الراء) مصدر ہے از نصر بمعنی شراب، راحت، نشاط، یقال یوم راح بمعنی سخت ہوا کا دن بہت تیز و تند۔ رَاَحٌ (ن)

رَوَاحًا، رَاَحًا، رَاَحَةٌ و رِيَاحَةٌ مصادر ہیں اور ”راح“ شراب کے سو سے زائد ناموں سے ایک ہے۔

(۵) تَقْوِيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا ارتقاع تقویٰ مصدر ہے بمعنی قوت حاصل کرنا اور قوت سے ماخوذ ہے جو صفت کی ضد ہے، مجرد جمع سے ہے۔

(۶) عِنَايَةٌ: بمعنی مہربانی و توجہ، مشغول کرنا، اہتمام کرنا، عنایت۔ عَنَى (ضن) عَنَيْتَ، وَ عِنَايَةٌ قَصْدٌ كَرْنَا، اہتمام کرنا، واردہ کرنا۔ عَنَانٌ (ن) عَنَوْنَا بمعنی زبردستی لینا، عِنَالَةٌ بمعنی تابع ہونا، مطیع ہونا، عَنَى (س) عَنَاءٌ بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا۔ مفاعلہ سے عَانِي مَعَانَاةٌ بمعنی تکلیف اٹھانا، اعتسی بہ الاعتال سے بمعنی حفاظت کرنا یعنی تَفَعَّلَ سے تھکنا، تکلیف اٹھانا۔

(۷) اَجْسَادٌ: یہ جمع ہے جسد کی بمعنی جسم انسان، جَسَدٌ (س) جَسَدًا. وفي القرآن: وما جعلنا جسد الايا كلون.

(۸) اَزْوَاجٌ: یہ جمع ہے روح کی، اور یہ اللہ تعالیٰ کے علم ذات ہے، جیسا کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسماء صفات ہیں۔ قال الله تعالى: قل الروح من امر ربي وما او تيتم من العلم الا قليلا.

(۹) فَبَيْنَمَا لَنَا اِي فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ ہے۔ مرتضیٰ ہے۔

(۱۰) اِسْكَندَرِيَّةٌ: نام شہر ملک مصر میں، جس کو سکندر اعظم نے بنایا تھا اس لئے اسکندر یہ کہا جاتا ہے، انہوں نے زمین کے اندر بہت عمدہ مکانات صاف شفاف بنوائے تھے اور اس میں عمدہ قسم کے پتھر لگوائے تھے اور بہت دنوں میں یعنی تقریباً ستر سال میں یہ تیار ہوا تھا۔

(۱۱) عَشِيَّةٌ: بمعنی شام جو زوال شمس سے صبح تک ہے اور اس کی جمع عَشَى، عَشَايَا، عِشَاتٌ، آتی ہیں زوال سے رات تک کے وقفہ کو کہتے۔ عند الجموز، اور یہ خلاف للبعض، ابتدائے تاریکی، ابتدائے شب ثلث اول تک یا مطلق شب۔ نیز عَشِيَّةٌ بمعنی بادل عَشَايِعِشُو (ن) عَشْوًا بمعنی رات کو قصد کرنا یا رات کو چرانا یا رات کو کھانا کھانا۔

(۱۲) عَرِيَّةٌ: بمعنی ٹھنڈی ہوا، والجمع عَرَايَا، اَزْمِجْ بمعنی ننگا ہونا۔ عَرَا (ناقص واوی) اَزْنِرْ بمعنی پیش آنا اور ضرب سے بمعنی ہوا کا ٹھنڈا ہونا۔



وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ، لِيَفُضَّهُ عَلَي ذَوِي الْفَقَاتِ، اِذْ دَخَلَ شَيْخٌ غَفْرِيَّةٌ تَعْتَلُهُ اِمْرَاةٌ مُضْبِيَّةٌ فَقَالَتْ اَيْدَا اللّٰه اَلْقَاضِي.

ترجمہ:- اور بیشک منگوایا (جمع کیا) انہوں نے صدقے کا مال، تاکہ تقسیم کریں وہ محتاجوں پر، اچانک داخل ہوا ایک بڑھا (شیخ) بہت عمر والا (مکار خبیث) کھینچ رہی تھی اسکو ایک بچہ والی عورت، پس عورت نے کہا، خدا قاضی کی مدد کرے۔

(۱) اَحْضَرَ: افعال مصدر اَحْضَرَ بمعنی حاضر کرنا، اَزْنِرْ حُضُورًا، حاضر ہونا۔

(۲) الصَّدَقَاتِ: یہ صَدَقَةٌ کی جمع ہے (بفتح الدال) یعنی وہ مال جو خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے خرچ کیا جاتا ہے، اگر صدقات (بضم الدال) ہوتو اس کے معنی مہر کے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: وَاَنْهَنْ صَدَقَاتِهِنَّ نَحْلَةً.

(۳) لِيَفُضَّهُ: یہ فِضْ مصدر ہے اَزْنِرْ بمعنی توڑنا (اچھی طرح توڑنا)، تقسیم کرنا، تفریق کرنا، بکڑا بکڑا کرنا، فُضًّا مصدر ہے اَزْنِرْ۔

(۴) الْفَاقَاتُ: یہ فاقۃ کی جمع ہے بمعنی فقر وفاقہ، حاجت محتاج و مفلس ہونا اس سے مراد ساکین اور فقراء ہیں، فاق یفوق (ن) فَوْقًا، فَوْقًا، فاق الرجل اس کی جان نکلنے والی ہے، مرگیا۔ فاق (ن) فَوْقًا بمعنی توڑنا۔

(۵) عَفْرِیَّةٌ: (بتخفیف الباء وتاء للمبالغة) اور یہ ”عَفْرٌ“ سے ماخوذ ہے بمعنی مکار و شیطان کے ہیں، اس میں تاء مبالغہ کیلئے ہے بمعنی سخت مصیبت، چالاک، بہت زیادہ خبیث، عَفْرٌ (ض) عَفْرًا بمعنی لوٹانا، چھپانا یعنی وہ شخص جو مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جمع عَفْرِیَّةٌ، یا عَفْرَی اور امام فراء کی رائے ہے کہ اس میں دو لغت ہیں اول، عفریت (بکسر اللین و سکون لباء) اس کی جمع عَفْرِیَّتٌ آتی ہے دوم، اگر (بفتح الباء) ہو تو اس کی جمع عَفْرَی آتی ہے۔

(۶) تَعْتَلَةُ: ای ذات صبیان۔ یقال اصبی الرجل اذا كان به صبی از نصر جمع صبیان، صبیۃ، اصبیۃ۔ اصبت المرأة، ای اذا صارت ذات صبی او صبیۃ۔ صَبَا یَصْبُو (ن) صَبَوًا صُبُوَةً، صَبَاوُ صَبَاءً۔ یقال صبا الیہ بمعنی حَسَنَ الیہ، و اشتاق الیہ، اصباء کے معنی مشتاق کرنا، آرزو مند ہونا، طفلانہ حرکتیں کرنا یہاں پر سب معنی بن سکتے ہیں یعنی نو عمر تھی۔ قَالَ تَعَالَى: کَیْفَ نَکَلِمَ مَن کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا۔

(۷) اَیْدٌ: صیغۃ ماضی از تفعیل مصدر تَأَیَّدُ ہے بمعنی قوی کرنا، ثابت کرنا یہ جملہ ”اید اللہ القاضی“ جملہ دعائیہ ہے۔



وَ اَدَامَ بِهِ التَّرَاضِیَّ، اِنِّیْ اِمْرًا قَمِیْنًا اَکْرَمَ جُرْثُوْمَیْہِ وَاَطْهَرَ اَرْوَمَیْہِ، وَاَشْرَفَ حُوْلَہِ وِعُوْمُوْمَیْہِ، مِیْسَمِیْ الصُّوْنِ۔

ترجمہ:- اور ہمیشہ ان (قاضی) سے فریقین (مدعی و مدعی علیہ) کو آپس میں راضی رکھے، (واقعہ یہ ہے) تحقیق کہ میں ایک عورت ہوں، شریف ترین قبیلہ کے اعتبار سے اور زیادہ پاکیزہ ہوں اخلاق کے اعتبار سے اور زیادہ شریف ہوں ماموؤں کے اعتبار سے اور بچپانوں کے اعتبار سے (یعنی نجیب الطرفین ہوں) یا (دوھیال اور تنہیال دونوں طرف سے) اور میری علامت (میری پہچان) پاک دامنی (حفاظت نفس) ہے۔

(۱) اَدَامَ بِہِ: ہمیشہ رکھے اس کے ذریعہ یعنی قاضی کے ذریعہ، اگر یہ جملہ ”ادام بہ“ کے بجائے ”بَیْنَهُمَا“ ہو تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ ”ہما“ سے مدعی اور مدعی علیہ مراد ہیں۔

(۲) التَّرَاضِیَّ: ای تواض الفریقین۔ تراضی باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آپس کی خوشی و رضامندی۔

(۳) جُرْثُوْمَیْہِ: اس کی جمع جَرَثُوْمِیْمٌ ہے ہر شے کی اصل اس کے اصلی معنی ہیں ”درخت کی جڑ میں جو مٹی جمع ہو جائے“ اور اب یہ حسب و نسب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اَطْهَرَ: پاکیزہ ترین، پاکیزہ تر۔ طَهَّرَ (ن، ک) طَهَّرًا و طَهْرًا و طَهْرًا بمعنی پاک ہونا، طاہر کی جمع اَطْهَارٌ۔ طَهَّرَ کی جمع طَهْرُوْنٌ ہے اور طَهَّرَ جمع طَهَّارٌ۔

(۵) اَرْوَمَةٌ: (بفتح الهمزة وضمها) بمعنی درخت کی جڑ، والجمع اَرْوَمٌ یہ کنایہ ہے حسن نسب اور اخلاق حسنہ سے، اَرْمَ يَأْرَمُ (ض) اَرْمًا. اَرْمَ مَا عَلَى الْمَائِدَةِ بمعنی سب کھا گیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

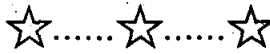
(۶) اَشْرَفٌ: صيغة اسم تفضیل ہے، بمعنی بہت زیادہ شریف، شَرَفٌ (ك) شَرَفًا و شَرَافَةً مصدر ہیں یعنی اپنی یادنیوی حیثیت میں بزرگ یا صاحب شرف ہونا، شرف سب سے بمعنی بلند ہونا، و از نصر شرفاً بمعنی شرافت و بزرگی میں غالب رہنا۔

(۷) خَوْلَةٌ: یہ جمع ہے خال کی بمعنی ماموں اس کی جمع اُخْوَالٌ، خَوْلٌ آتی ہیں، و اُخْوَالَةٌ، خَوْلٌ یعنی جمع ہیں۔ خَالٌ (ن) خَوْلًا و خَالًا بمعنی تدبیر کرنا یا کفالت کرنا۔

(۸) عُمُوْمَةٌ: و اَعْمَامٌ یہ جمع ہیں عم کی بمعنی چچا یا تایا، باپ کا بھائی اور اس کی جمع اعم بھی آتی ہے یعنی وہ شخص جو ماں، باپ دونوں طرف سے شریف النفس ہو۔

(۹) مَيْسَمٌ: بمعنی علامت، نشان، حسن، خوبصورتی، یاداغ لگانے کا آلہ والجمع مَيْسَمٌ۔

(۱۰) اَلصُّوْنُ: مصدر ہے از نصر، بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا، صَانَ (ن) صَوْنًا، صِيَانًا، صِيَانَةٌ مصادر ہیں۔



وَشَيْمَتِي اَلْهُوْنُ، وَخُلُقِي نِعْمَ اَلْعَوْنُ، وَبَيْنِي وَبَيْنَ جَارَاتِي بَوْنٌ، وَكَانَ اَبِي اِذَا خَطَبَنِي بُنَاةَ اَلْمَجْدِ وَاَرْبَابُ اَلْحَدِّ.

ترجمہ:- اور میری عادت نرمی کرنیکی ہے اور میری طبیعت (فطرت) ایک اچھی مددگار ہے، اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بڑا فرق ہے (مجھ جیسی عورتوں میں درجے میں بہت بڑا فرق ہے، یا میں غریب الوطن ہوں) اور میرے باپ کا یہ طریقہ تھا، جب کوئی پیغام دیتے تھے (پیغام نکاح) میرے بارے میں، بزرگی کی بنیاد رکھنے والے (بانهیب اور دولت مند لوگ) اور اچھی تقدیر والے۔

(۱) شَيْمَتِي: شَيْمَةٌ بمعنی عادت، طبیعت، وخصلت، والجمع شَيْمٌ۔

(۲) اَلْهُوْنُ: بمعنی آمان و اہل ہونا، وقار، عزت، سکینت، نصر سے مصدر، هَوْنًا، وَهَوَانًا، مَهَانَةٌ ہیں بمعنی اہل، و آسان ہونا۔ مصدر نصر سے ذلیل و حقیر ہونا۔ قال تعالیٰ: وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا۔

(۳) خُلُقٌ: (بضم الخاء) بمعنی اخلاق، فطرت، طبیعت، مروت و الجمع اخلاق۔

(۴) نِعْمٌ: افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا۔

(۵) اَلْعَوْنُ: بمعنی مددگار، دوست، رفیق، خادم، از نصر، جمع اَعْوَانٌ. و اَلْعَوْنُ مصدر ہے نصر کا بمعنی مدد کرنا، و خادم اور یہ واحد جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۶) جَارَاتِي: یہ جَارَةٌ کی جمع ہے جو جَارٌ مؤنث اور جَارٌ کے معنی پڑوسی، ساتھی و الجمع جِيسِرَانٌ، جِيْوَةٌ، جِوَارٌ، اَجْوَارٌ آتی ہیں اور

جارۃ کی جمع جارات آتی ہے بمعنی پڑوسن، سوتن، ساتھن ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَالْجَارِذِي الْقُرْبِيِّ.

(۷) بَوَّنَ: (بفتح الباء وضمها) بمعنی جدائی، دوری، فرق عظیم، دو چیزوں کے درمیان فرق اور بون میں توین تعظیم کیلئے ہے ای فصل عظیم، بَانَ بَيُّونَ (ن) بَوَّنَا بمعنی جدائی (فصل) اور زیادتی میں غالب آنا۔

(۸) خَطَبْنِي: خَطَبَ (ن) خَطَبًا، خَطَبْتُهُ بِكَسْرِ الْبَاءِ) بمعنی، نکاح کا پیغام دینا، منگنی کرنا، خَطَبَ (ك) خَطَابَةً وَخَطْبَةً خطاب کرنا، تقریر کرنا، وعظ کہنا، مخاطب، وخطاب، تقابل و مفاعلہ سے بات چیت کرنا، خط و کتابت کرنا، خَطْبَةٌ وَخَطْبَةٌ بمعنی منگنی کرنا، پیغام شادی، صفت خطیب، لکچر جمع خطباء۔

(۹) بِنَاءٌ: یہ جمع ہے بانی کی ہے (جیسے قاضی کی جمع قضاة) بمعنی بنیاد رکھنے والا، بَنِي بِنِي (ض) بِنَاءً، بِنِيًا، بِنِيَانًا، بِنِيَانَةً، بِنِيَةً مصادر ہیں بمعنی بنانا جو جہدم کی ضد ہے۔ يقال بنى البيت گھر تعمیر کیا، مَوَّنَتْ بِنِيَةً ہے جمع بَوَاتِي۔

(۱۰) اَلْمَجْدُ: بمعنی عزت، بزرگی، بلندی و الجمع اَمَجَادٌ اور مَجْدٌ (ن) مَجْدًا بمعنی ذوالمجد و گرامی قدر ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مَجَادَةٌ بمعنی ذوالمجد و معظم ہونا۔ صفت مَاجِدٌ و مَجِيْدٌ ہے جمع اَمَجَادٌ ہے۔ كما فى التنزيل: بل هو قوران مجيد.

(۱۱) اَرَبَابٌ: رَبُّوْتُ، یہ جمع ہے ”رَبٌّ“ کی بمعنی مالک، سید، پالنے والا، رَبُّ: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، رَبُّ (ن) رَبًّا بمعنی پرورش کرنا، رَبُّ الْوَالِدِ اور رَبُّ الْاُمْرِ بمعنی درست کیا۔

(۱۲) اَلْجَدُّ: (بفتح الجيم) نصیب و رزق ہے، الماداری، حصہ، صبح سے جَدُّوْ جَدًّا بمعنی صاحب نصیب ہونا۔



سَكَّتْهُمْ وَبَغَّتْهُمْ وَعَافَ وَصَلَّتْهُمْ وَصَلَّتْهُمْ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِحِلْفَةٍ أَنْ لَا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِي حِرْفَةٍ. ترجمہ:- چپ کرویتے تھے ان کو جھڑک دیتے تھے (ذلیل کر دیتے تھے) اور ناگوار سمجھتے تھے ان سے ملنے جلنے کو اور انکی عطایا کو۔ اور دلیل پکڑتے تھے (دلیل بیان کرتے یا بتا دیتے تھے) کہ انہوں نے عہد کیا ہے اس بات کا کہ داماد نہیں بنائیں گے (اس بات سے کہ بیشک کہ عہد کیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے قسم کیا تھ (خدا نے تقسیم حلفیہ یہ عہد کیا ہے) کہ یہ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا (کسی کو) سوائے صاحب ہنر کے (ہنر والے کے علاوہ کسی سے دامادی رشتہ نہیں کرے گا)۔

(۱) سَكَّتْهُمْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَسَكَّيْتُ ہے بمعنی خاموش کرنا، سکوت کرنا، مجرد نھر سے ہے بمعنی چپ ہونا، سَكَّتْنَا، سَكُّوْنَا، سَكَّاتْنَا، سَاكُوْتِيَةٌ مصدر ہیں چھپانا، خاموش کرنا، مرنا۔

(۲) بَكَّتْ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَبَكَّيْتُ ہے بمعنی عاجزی سے چپکا کرنا، اصلی معنی ہے ذلیل کرنا، یا ذلیل کر کے چپ کر دینا، مجرد نھر و ضرب سے بَكَّتْنَا بمعنی سختی سے پیش آنا، بَكَّتْنَا لَمَّا رَأَيْنَا مَا نُرِيدُ سے مارنا، حجت میں غالب رہنا۔

(۳) عَافَ: صیغہ ماضی، عَافَ (ض، س) يُعَافِ، عِيفًا، عِيفًا، عِيفَانًا مصدر ہیں بمعنی برا سمجھنا، مکروہ سمجھنا۔

(۴) وَصَلَّةٌ: (بضم الواو) یہ واصل سے ہے اس میں واو اصلی ہے بمعنی ملنا از ضرب۔

- (۵) وَصِلَةٌ: میں واو عطف کا ہے اور صِلَةٌ بمعنی عطیہ یا احسان و انعام ہے و الجمع صلوات اور یہاں اس سے مراد مہر نکاح ہے۔
- (۶) اِخْتِجَّ: صیغہ ماضی معروف از افعال مصدر اِخْتِجَّ جاح ہے بمعنی دعویٰ کرنا اور دلیل پیش کرنا و احتج بالشیء بمعنی دلیل یا عذر بنانا۔
- (۷) عَاهَدَ: صیغہ ماضی ہے از مفاعلة مُعَاهَدَةٌ مصدر ہے بمعنی آپس میں عہد و قول کا اقرار کرنا فی التنزیل: الذین عہدت منہم۔
- (۸) بِحَلْفِهِ: حَلْفٌ بمعنی سچی قسم و سچا عہد، و حَلْفٌ بِکسر الحاء بمعنی عہد، سچی دوستی۔ جمع احلاف۔ حَلْفٌ (ض) حَلْفًا، مَحْلُوفًا، مَحْلُوفَةٌ قسم کھانا، یا وہ دوست جو اپنے ساتھ اس بات کی قسم کھائے کہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہ کریگا۔ قال اللہ تعالیٰ: یحلفون باللہ ما قالو۔
- (۹) یُصَاہِرُ: صیغہ مضارع معروف از مفاعلة مصدر مُصَاہِرَةٌ ہے بمعنی داماد بنانا، رشتہ کرنا، اور صہر کے صلی معنی قرابت، داماد یا بہنوئی کے ہیں و الجمع اصہار و صہراء مؤنث صہرۃ۔ صہر (ف) صہرًا بمعنی قریب یا نزدیک ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا۔
- (۱۰) حَرْفٌ: جمع حروف بمعنی صناعت، کاریگری، پیشہ، طریقہ، کسب و پیشہ۔ حَرْفٌ (ض) حَرْفًا بمعنی کسب معاش کرنا۔



- فَقِيضُ الْقَدْرِ لِنَصْبِي. وَوَصِيبِي اَنْ حَضَرَ هَذَا الْخُدْعَةَ نَادَى ابْنِي. فَاقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهِ اَنَّهُ وَفَّقُ شَرْطِهِ.
- ترجمہ:- پس مقدر کیا ہے تقدیر خداوندی نے میرے رنج و بیماری کے واسطے (اس بات کو) کہ یہ مکار (دھوکہ باز) حاضر ہو میرے باپ کی مجلس میں، پس قسم کھائی اس دھوکہ باز نے میرے باپ کی قوم کے سامنے، بے شک کہ وہ اس کی (باپ کی) شرطوں کے موافق ہے۔
- (۱) قِيضٌ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَقْيِيضٌ ہے (اجوف یائی) بمعنی مقدر کرنا و سبب ہونا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا مجرد ضرب سے ہے، قَاضٍ يَقْيِضُ (ض) قِيضًا مصدر ہے بمعنی پھاڑ دینا، برابر یا ہم مثل کرنا۔ و قوله تعالیٰ: وَقِيضْنَا لَهُمْ قُرْآنًا نَخ. (۲) نَصَبٌ: (مُحَرَّكَةً) اس کی جمع انصاب آتی ہے بمعنی سخت رنج، مشقت و تکلیف از سبب بمعنی تعجب میں پڑنا، اعلم ان النصب شدة التعب. قوله تعالیٰ: فاذا فرغت فانصب.
- (۳) وَصَبٌ: بمعنی بیماری اور ہمیشہ کی تکلیف اور دکھ، جمع اَوْصَابٌ از سبب بمعنی بیمار و نجیدہ ہونا، قوله تعالیٰ: وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ.
- (۴) حَضَرَ: صیغہ ماضی از نصر حَضُورًا مصدر ہے بمعنی حاضر ہونا۔
- (۵) اَلْخُدْعَةُ: (بفتح الدال) وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہو، اگر (بسکون الدال) ہو جو جمع ہے "خَادِعٌ" کی تو معنی ہے وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہے۔ اگر خُدْعَةٌ ہو یعنی (بضم الخاء وفتح الدال) ہو تو معنی ہے بہت دھوکہ باز۔
- (۶) نَادَى: صیغہ اسم فاعل بمعنی مجلس جب تک لوگ اس میں موجود ہوں و الجمع اَنْدِيَةٌ و نَوَادٍ اور جمع الجمع اَنْدِيَاتٌ۔
- (۷) اَقْسَمَ: از افعال بمعنی قسم کھانا، یا قسم دلانا، یہاں اول مراد ہے۔
- (۸) رَهْطٌ: آدمیوں کی وہ جماعت یا جودس سے کم ہو اور بعضوں نے چالیس تک بیان کی ہے اور بعضوں نے تین سے سات تک بیان کی ہے بمعنی چھوٹا قبیلہ، قوم جو کم از کم تین سے دس تک ہوں (بشرطیکہ اس میں کوئی عورت نہ ہو) اس کی جمع اَرْهَاطٌ، وَاَرْهَاطٌ اور جمع الجمع اِرْهَاطٌ وَاِرْهَاطٌ ہیں اور اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے۔ و كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ.

(۹) وَفَقَ: بمعنی موافقت کرنا یا موافق ہونا، یا دو چیزوں کی مطابقت کرنا وفق مصدر ہے از ضرب۔

(۱۰) شَرَطَ: (سکون الراء) بمعنی شرط کرنا، جمع شُرُوطٌ. شَرَطَ (بفتح الراء) بمعنی علامت، والجمع أَشْرَاطٌ ہے از ضرب و نسر سے بھی آتے ہیں۔ کما فی القرآن: وقد جاء اشراطها۔



وَأَدْعَى أَنَّهُ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً إِلَى دُرَّةٍ، فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ، فَأَغْتَرَّ أَبِي بَزْخَرَفَةَ مُحَالِهِ، وَزَوَّجْنِيهِ قَبْلَ اخْتِيَارِ حَالِهِ۔
ترجمہ:- اور دعویٰ کیا اس نے تحقیق کہ بسا اوقات پرویا ہے اس نے ایک موتی کو (کلمہ بلیغ کو) دوسرے موتی کی طرف (ایک کلمہ بلیغ کو دوسرے سے نظم کیا) پس بیچا (فروخت کیا) اس نے ان دونوں کو ایک تھیلی کے بدلہ میں، پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے مزین کلام (جھوٹے ملح شدہ کلام) سے اور میرا نکاح کرادیا اس مکار سے، تحقیق حالات سے قبل (اس کے حالات آزمائے بغیر)
(۱) ادْعَى: از افعال صیغہ ماضی اصل میں اذْتَعَى تھا۔

(۲) طَالَمَا: طَال فعل کے بعد ”مَا“ داخل ہے، ای کثیراً مآماً۔

(۳) نَظَمَ: صیغہ ماضی ہے از ضرب نَظَمَ مصدر سے بمعنی موتی پرونا، و آراستہ کرنا، موزوں کرنا، ترتیب دینا۔

(۴) بَدْرَةٌ: بمعنی بڑا موتی والجمع دُرُرٌ اور یہاں اس سے مراد ”کلمہ فصیح و بلیغ“ ہے۔

(۵) بَاعَ: صیغہ ماضی معروف بیع مصدر ہے از ضرب بمعنی بیچنا و خریدنا۔

(۶) بَدْرَةٌ: بمعنی مال کی تھیلی، یا وہ تھیلی جس میں زیادہ مال ہو بعض کہتے ہیں وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں یا زیادہ مال، والجمع بِلْسَرٌ وَبَدْرٌ۔

(۷) فَأَغْتَرَّ: یہ صیغہ ماضی معروف ہے از افعال اِغْتَرَّ از مصدر ہے بمعنی دھوکہ کھانا، مجرد نسر سے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸) زُخْرُوفٌ: (بضم الزاء) بمعنی جھوٹ سے آراستہ کی ہوئی گفتگو یا سونا، چیز کی خوبصورتی والجمع زُخْرَافٌ. زُخْرُوفٌ بَعَثُوْا سے بمعنی مزین کرنا جو اچھی چیز نہیں، اس سے زخرف الدنیا ہے۔

(۹) مُحَالٌ: (بضم المیم) بمعنی مشکل، باطل و ٹیڑھا، غیر ممکن اور حیلہ کے معنی میں بھی آتا ہے مُحَالٌ صیغہ اسم مفعول ہے از افعال اصلی معنی ہے پھیرا گیا۔

(۱۰) زَوَّجَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَزْوِجٌ ہے بمعنی شادی کرادینا۔

(۱۱) اِخْتِيَارٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی آزمانا، جانچنا اور حقیقت سے واقف ہونا، آزمائش کرنا، امتحان کرنا۔



فَلَمَّا اسْتَخْرَجْنِي مِنْ كِنَاسِي وَرَحَلْنِي مِنْ أَنَاسِي، وَنَقَلْنِي إِلَى كِسْرِهِ، وَحَصَلْنِي تَحْتَ

أَسْرِهِ. وَجَدْتُهُ قُعْدَةً جُثْمَةً.

ترجمہ:- پس جس وقت نکالا اس نے مجھے، میرے گھر سے اور جدا (رخصت) کرا ہے مجھے میرے رشتہ داروں سے اور منتقل کیا مجھ کو اپنی جھونپڑی کی طرف، اور داخل کیا مجھ کو نیچے اپنی قید میں، تو پایا میں نے اس کو بہت زیادہ بیٹھنے والا (دن رات بیٹھا رہتا ہے) گھٹنے کے بل بیٹھنے والا (صاحب فراش) سونے والا۔

(۱) كِنَاسٌ: بمعنی ہرن کے دہنے کی جگہ یہاں اس سے مراد گھر ہے، والجمع اكنسة، کنس آتی ہیں، كَنَسَ (ض) كُنُوسًا بمعنی کناس میں داخل ہونا۔ يقال: كنس الظبي كنوساً أي دخل في بيته یعنی ہرن کا اپنے گھر میں داخل ہونا، یا ہرن کی جھاڑی یا ہرن کے رہنے کیلئے جگہ بنانا، وفي القرآن: فلا أقسم بالخنس الجوار الكنس۔

(۲) رَحَلْنِي: صيغة ماضی معروف از تفعلیل مصدر تَوَجَّهْتُ ہے بمعنی کوچ کرنا اور منتقل کرنا اور مجرد فتح سے بمعنی نقل کرنا، کوچ کرنا۔

(۳) أَنَاسٌ: (بضم الهمزة) بمعنی اہل قبیلہ والے، جو وحشی کی ضد ہے یعنی پالتو، گھریلو قبیلہ والے، والجمع اناسی، رشتہ دار۔ وفي القرآن: وانا سی کثیرا۔

(۴) نَقَلْنِي: بمعنی رَحَلْنِي یعنی سفر کرنا منتقل ہونا اور نقل ہونا۔

(۵) كَسَّرَ: (بفتح الكاف وکسرھا) بمعنی کسبہ یعنی ٹوٹا ہوا گھر، جھونپڑی، والجمع كُسُورٌ وَاكْسَارٌ یا گھر کا کنارہ مراد ہے، باز فتح بمعنی ٹوٹنا، اور ضرب سے آتا ہے۔

(۶) أَسْرِهِ: مصدر ہے بمعنی قید۔ اور اس کے معنی قید میں مقید کرنا از ضرب۔ حصلنی: ای جعلنی۔

(۷) قُعْدَةٌ: (بضم القاف) ای کثیر القعود۔ بہت زیادہ بیٹھنے والا، یا وہ جانور جو زیادہ بیٹھنے والا ہو، نصر و ضرب اور اس کے معنی اپناج، جو کام نہ کرتا ہو۔

(۸) جُثْمَةٌ: (بضم الجیم) بمعنی ہر وقت زمین پر پڑا رہنے والا، ہر وقت سونے والا جَثْمٌ (ن، ض) جَثْمًا، جَثِيمًا و جُثْمًا بمعنی گھٹنے کے بل بیٹھنا، یا گھٹنے پر سر رکھ کر بیٹھنا۔ وفي التنزيل: فاصبحوا فی ديارهم جاثمین۔



وَالْفَيْتَةُ ضُجْعَةٌ نُومَةٌ وَكُنْتُ صَحْبَتَهُ بَرِيئًا وَزِيَّ وَأَثَابَ وَرِيَّ، فَمَا بَرِحَ يَبِيعُهُ فِي سُوقِ الْهَضْمِ

ترجمہ:- اور پایا میں نے اسکو بہت زیادہ کروٹ لینے والا (کامل، ست) اور بہت زیادہ سونے والا (سوائے پڑے رہنے اور سونے کے کچھ نہیں کرتا) اور میں اسکے (مکلا کے) ساتھ چلی، ساتھ عمدہ لباس کے اور اچھی صورت کے اور عمدہ ساز و سامان کے اور اچھی حالت رونق (کیا ساتھ پس ہمیشہ فروخت کرتا رہا ان سامانوں کو، توڑنے کے بازار میں نقصان سے اور سستے داموں میں)

(۱) الْفَيْتَةُ: ای وجدت از افعال الفاء مصدر سے۔

(۲) ضُجْعَةٌ: (بضم الضاد) یعنی بہت زیادہ لینے والا (کامل) از فتح، ماخوذ ضَجَّعَ سے ہے، بمعنی کروٹ پر لینے والا۔

(۷) اَنْفَقَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِنْفَاقِ ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۸) تَعَالَى: اس میں (ثانی) تَعَالَى: میں ”ما“ موصولہ ہے اور ”لی“ ضمیر مجرور متصل برائے متکلم ہے جو موصولہ کا صلہ واقع ہو رہا ہے، یا نسبت کی ہے، یہ ”مالی“ مرکب اضافی یعنی میرا مال، یہ اول مالی ہے۔

(۹) عُسْرًا: (بضم العين) بمعنی تگدستی، سختی، از سَمْعِ (وَالْعُسْرُ ضِدُّ الْهَيْسِ) عَسِرَ (س) عَسِرَ او عَسِرَ، عَسِرًا، و عَسَارَةٌ یعنی ضدِ یَسِيرٍ و سَهْلٍ، کرم سے۔

(۱۰) اَنْسَانِي: اَنْسَاءُ صیغہ واحدہ کرفائب از افعال اِنْسَاءُ مصدر ہے بمعنی بھلا دینا، مجروح سے۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَا اَنْسَانِيَهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ.

(۱۱) طَعِمَ: اس کی جمع طَعُومٌ ہے سَمَّحٌ کا مصدر ہے (بفتح الطاء) بمعنی مزہ و خوشی، عمدہ عیش، طَعَمًا، و طَعَامًا بمعنی کھانا (و الطعم ما يدبره كالذوق، كالحلاوة و المواردة) طَعِمَ سَمَّحٌ سے بمعنی چکھنا، و کھانا۔ افعال سے کھانا، استطعم، استفعال سے کھانا طلب کرنا، طَعِمَ بمعنی ذائقہ، مزہ، طَعِمَ، بمعنی خوش ذائقہ۔

(۱۲) الرَّاحَةُ: مصدر ہے از نصر بمعنی آرام و سکون جو تعب کی ضد ہے اور سَمَّحٌ سے بھی آتا ہے (الراحه ثانی) بمعنی تھیلی و الجمع رَاحَاتٌ، رَوْحٌ (س) رَوْحًا بمعنی اتسع۔



وَعَادَرِ بَيْتِي اَنْقَى مِنَ الرَّاحَةِ، فَقُلْتُ لَهُ يَا هَذَا اِنَّهُ لَا مَخْبَاءَ بَعْدَ بُوْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عُرُوسٍ، فَانْهَضَ لِلاِكْتِسَابِ بِصِنَاعَتِكَ.

ترجمہ:- اور چھوڑ دیا اس نے میرے گھر کو زیادہ صاف تھیلی سے (خالی کر دیا) پس کہا میں نے اس سے اے شخص! (ناکارہ) تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ہے چھپانا سختی کے بعد (سختی کے بعد علم و ہنر کو چھپانا اچھا نہیں ہے) اور نہیں ہے عطر، شادی کے بعد (دولہا بننے کے بعد عطر لگانا بیکار ہے) پس اٹھو تم اپنے پیشہ (کارگیری کے ذریعہ) سے کمائی کے لئے۔

(۱) غَادَرٌ: صیغہ ماضی از مفاعلہ جو غَدَرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا، غَدَارًا، مُغَادَرَةٌ مصدر ہیں۔ قولہ تعالیٰ: لَا يَغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً اِلَّا حَصَلَهَا. مجرد نصر و ضرب سے بمعنی خیانت کرنا وعدہ خلافی کرنا۔

(۲) اَنْقَى: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی بہت زیادہ صاف، یہ نَقْوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چیز کا عمدہ حصہ اور صاف اور اس کا مؤنث نقوی آتا ہے، یا بیٹی سے ماخوذ ہے بمعنی زیادہ صاف۔

(۳) اَمْنَاءٌ: یا یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپا دینا یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپانے کی جگہ، خَبَأُ (ف) يَخْبَأُ خَبَأً بمعنی چھپانا۔

(۴) بُوْسٌ: بمعنی سختی، شدت، و الجمع اَبْوَاسٌ اور بُوْسٌ (ك) بُوْسًا، بِأَسَا بمعنی سخت اور شجاع ہونا اور بَيْسٌ (س) بوؤسا۔ بوؤسی بمعنی شدت سے محتاج اور فقیر ہونا، زیادہ محتاج و فقیر ہونا، اور بَأْسٌ کے معنی لڑائی اور بھوک کے آتے ہیں اور صیغہ

صفت ”بائس“ ہے واصلح بئوس ہے۔ وفي القرآن: واطعموا البائس الفقير.

(۵) عِطْرٌ: (بکسر العین) بمعنی مطلق خوشبو۔ جمع عَطُورٌ، عِطْرٌ (س) عَطْرًا. ای تطیب یعنی خوشبو لگانا، یا خوشبودار ہونا، تفعلیل تعطیر بمعنی خوشبودار بنانا، تعطرت فعل سے بمعنی لڑکی کا شادی نہ کرنا، تعطرت البنت، عطارة، خوشبوئیں، عطار، عطر فروش۔

(۶) عُرُوسٌ: یعنی دولہا اور دلہن دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ یقال الرجل عروس والمرأة عروس اور جمع کیلئے ہُم عروس، وہن عرائس بولا جاتا ہے، اور التباس کو رفع کرنے کیلئے عورت پر عروس کا اطلاق ہوا ہے، عروساً (ن) اور عروساً (س) سے ہے اور ”ولا عطر بعد العروس“ کی اصل وجہ یہ بیان کی جاتی ہے، کہ مسماة اسماء بنت عبد اللہ العدویہ کی شادی برادری میں ہوئی تھی، شوہر کا نام عروس تھا لیکن اتفاق سے شوہر کا جلدی انتقال ہو گیا اسکے بعد اس کی شادی ”نوفل“ سے ہوئی جو عروس کا بھائی تھا اور گندہ دہن (اسکے منہ سے بد بو آتی تھی) ہونے کیساتھ بخیل بھی تھا ایک مرتبہ اثناء سفر، اس کا گذر مع اپنی عورت کے عروس کی قبر پر ہوا، اور اس کی بیوی اُتری اور اپنے پہلے خاندن کی قبر پر وہ بہت روئی اور اسکے عمدہ اوصاف بیان کئے اور اپنے نئے شوہر پر اس نے تعریف کی اس پر اس کے نئے شوہر نے کہا کہ اٹھو جب وہ اٹھی تو اس کی عطر کی شیشی وہاں گر پڑی تو اس کے خاندن نے کہا تم اپنی عطر کی شیشی تو اٹھا لو! تو اس نے برجستہ یہ کہا کہ ”لا عطر بعد العروس“ اب یہ ضرب المثل ہے ایسے کام کرنے والوں کیلئے جہاں کام کرنے کا موقع نہ ہو۔ (افاضات، ۱/۲۶۰)

(۷) فَانْهَضْ: نَهَضًا وَنَهَضًا مَصْدَرٌ هِيَ اِزْفَحٌ بِمَعْنَى اُتْمَنَا وَكُرْهُ هَوْنًا۔ یقال: نَهَضَ نَهَضًا وَنَهَضًا مَكَانَهُ جَبَدَهُ اُتْمَنَا وَنَهَضَ اِلَى عَدُوِهِ جَبَدَهُ وَهَجَلَدِي سَهْلَةً وَنَهَضَ لَلْمَرِّ جَبَدَهُ وَهَجَلَدِي مَسْتَعِدًّا، وَنَهَضَ الطَّائِرُ جَبَدَهُ پَرْنَدَهُ اُزْفَحًا كَيْلِيَّةً بَارِزًا۔

(۸) اِخْتِسَابٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا، مادہ ”کَسَبٌ“ ہے۔ مرتحقیہ

(۹) صِنَاعَةٌ: (بکسر الصاد وفتحها) بمعنی، پیشہ، علم، دہن، کاریگری، از فاعل بمعنی بنانا، کقولہ تعالیٰ: واصلع الفلک اور جو مزاولت عمل سے حاصل ہو جیسے درزی کا کام وغیرہ یا وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے ہو جیسے علم منطق وغیرہ، اور صِنَاعَةٌ کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور صِنَاعَةٌ (بالکسر) کا استعمال معانی میں ہوتا ہے والجمع صِنَاعَاتٌ، وَصِنَانِعٌ.



وَاجْتَنِي ثَمْرَةَ بَرِّ اَعْتِكَ، فَزَعَمَ اَنَّ صِنَاعَتَهُ قَدْرُمِيَّتٌ بِالْكَسَادِ لِمَا ظَهَرَ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِي مِنْهُ سَلَالَةٌ كَاَنَّهُ حِلَالَةٌ.

ترجمہ: اور حاصل کرو تم اپنی مہارت کا پھل (جو مدت تدبیر سے) پس کہا اس نے تحقیق کہ اس کا پیشہ مارا گیا ہے غیر رائج ہونے کی وجہ سے (کساد بازاری کی وجہ سے) یا (میرا پیشہ غیر رائج قرار دیا گیا) بوجہ اس چیز کے کہ جو ظاہر ہوئی زمین میں یعنی فساد و خرابی، اور میرے پاس اس سے ایک بچہ بھی ہے، گویا کہ وہ خلال ہے (انتہائی ہموک کی وجہ سے وہ خلال کی طرح دبلا پتلا یا ضعیف اور کمزور ہے)۔

(۱) اجتنی: صیغہ امر حاضر از افعال مصدر اجتناء ہے بمعنی چننا، حاصل کرنا، توڑنا، لے لینا۔

(۲) ثَمْرَةٌ: بمعنی پھل والجمع اثمار وثمار. ثَمْرَ (ن) يَثْمُرُ ثَمْرًا، ثُمُورًا بمعنی پھل کا ظاہر ہونا۔

(۳) بَرَأَعَيْكَ: ای علمک وفضلک. بَرَاَعَةٌ بمعنی فوقیت لیجانا، از نضر و ضرب بمعنی علم وفضل کے اعتبار سے فائق و اعلیٰ ہونا، اور سب و کرم سے بھی آتا ہے۔

(۴) زَعَمَ: صِيغَةُ ماضِي زَعَمَ (ن، ف) يَزْعُمُ زَعْمًا، زَعْمًا مَزْعَمًا بمعنی کہنا، خواہ حق ہو یا باطل لیکن زیادہ اس کا استعمال کذب صریح یا شک کیلئے آتا ہے، قَالَ تَعَالَى: زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ اور زَعَمَ بمعنی قال بھی آتا ہے جیسے کمازعم ابو حنیفۃ ای قال ابو حنیفۃ۔

(۵) صِنَاعَةٌ: (بکسر الصاد وفتحها) بمعنی پیشہ، ہنر، کاریگری، علم، از فتح، قدم۔

(۶) رُمِيَتْ: صِيغَةُ ماضِي مجهول از ضرب "رُمِي" مصدر سے ہے۔ ہر تحقیق

(۷) اَلْكَسَادُ: یہ مصدر ہے بمعنی عدم الاتفاق۔ كَسَدَ (ن، ك) كَسَادًا و كُسُودًا بمعنی غیر راجح ہونا، رواج پذیر ہونا، بازار کا مندا ہونا، کھوٹا ہونا، مال کی نکاسی نہ ہونا۔

(۸) اَرْضٌ: بمعنی زمین، اَرْضٌ و اَرْضُونَ جمع، تفسیر اَرْضٌ آتی ہے، ہر تحقیق۔

(۹) سَلَالَةٌ: بمعنی ہر وہ چیز جو کسی سے کھینچی جائے، یا نسل، خلاصہ، بیٹا اور بچہ، از نضر بمعنی آہستہ سے کھینچنا اور یہ مبتدا مؤخر ہے "ولسی منه" خبر مقدم ہے۔

(۱۰) حِلَالَةٌ: بمعنی وہ لکڑی یا تنکا جسکے ذریعے سے دانت سے گوشت وغیرہ صاف کیا جائے، یا باریک لکڑی جس سے دانتوں میں خلال کیا جائے اس سے مراد دبل پتلا ہے۔



وَكَلَانًا مَائِنًا مَعَهُ شُبْعَةٌ وَلَا تَرَ قَالَهُ مِنَ الطَّوَيِّ دَمْعَةٌ وَقَدُّدَتْهُ إِلَيْكَ وَأَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ لِتَعْجَمَ غُودًا دَعْوَاهُ.

ترجمہ:- اور ہم دونوں (میاں بیوی یا بیوی اور بچہ) نہیں پاتے اس کیساتھ پیٹ بھر کر کھانا، (پیٹ بھر کر روٹی بھی نہیں ملتی) اور رکتے نہیں ہیں اسکے بھوک کیجیہ سے آنسو (بچہ کے آنسو) اور تحقیق کہ کھینچ کر لائی ہوں میں اسکو آپ کے پاس، اور حاضر کیا میں نے اس کو آپ کے سامنے، تاکہ آزمائیں آپ اس کے دعویٰ کی لکڑی کو (یعنی اس نے اپنی صنعت کا جو دعویٰ کیا ہے)۔

(۱) كِلَانًا: ای کُلُّ واحِدٌ مِنَ الزَّوْجَيْنِ.

(۲) مَائِنًا: ای لَا يَحْصُلُ وَلَا يَصِيبُ. مضارع معروف کا صیغہ ہے نِيلٌ مصدر سے از سب بمعنی پانا۔ نِيلًا وَلَا نَائِلًا وَلَا نَائِلَةً اور ضرب سے بھی آتا ہے۔

(۳) شُبْعَةٌ: فُعْلَةٌ کے وزن پر بمعنی پیٹ بھر کھانا، مقدار آسودگی، سیرابی سیری، از سب، سیراب ہونا، ای مقدار مایسب مَرَّةً.

(۴) تَرَفًا: یہ مہوز لام ہے صیغہ ماضی ہے از فتح بمعنی خشک ہونا، منقطع ہونا، ٹھہرنا۔ مصدر رَفًا، رُفُوًا بمعنی بند ہونا، تھم جانا (خشک ہونا) لا تر فًا ای لا تنقطع.

(۵) الطَّوَى: بمعنی بھوک، اور اسکے اصلی معنی لپٹنے کے بھی آتے ہیں۔ طَوَى (س) يَطْوَى طَوَى مصدر ہے بمعنی بھوکا ہونا۔
 (۶) ذَمَعَةٌ: بمعنی آنسو، والجمع ذُمُوعٌ، اذْمَعُ. ذَمَع (س، ف) ذَمَعُوا ذَمَعَانًا وَ ذُمُوعًا مصدر ہیں بمعنی آنسو بہانا۔
 (۷) قُدْتُ: صیغہ واحد متکلم، معنی آگے بڑھنا، آگے سے کھینچنا۔ قَوْدٌ سے ماخوذ ہے جیسے قَادٌ يَقْوُدُ (ن) قَوْدًا، قِيَادَةً، قِيَادًا، قِيدُودَةً
 مصادر ہیں جب کہ چوپائے کو آگے سے کھینچے۔

(۸) أَحْضَرْتُهُ: از افعال صیغہ ماضی معروف بمعنی حاضر کرنا، اِحْضَارٌ مصدر ہے۔ مرتحقیقہ
 (۹) لِنَعْجَمٍ: صیغہ ماضی بمعنی آزمانا، امتحان لینا، عَجَمٌ (ن) عَجَمًا وَ عَجْمًا مَأْمُومًا ہیں، مرتحقیقہ
 (۱۰) عَوَدٌ: (بضم العين) بمعنی لکڑی، والجمع عِيدَانٌ، عَوَادٌ (بفتح العين) اَعْوَادٌ، اَعْوَدٌ۔
 (۱۱) دَعَاؤُهُ: اسم ہے ادعاء کیلئے اور اس کی جمع دعاوی ہے دَعَا (ن) يَدْعُو. قد مرتحقیقہ۔



وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ قَدَّوَعَيْتُ قِصَصَ عِرْسِكَ، فَبَرِهِنِ الْآنَ
 عَنْ نَفْسِكَ وَالْأَكْشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ.

ترجمہ:- اور فیصلہ کریں آپ ہمارے درمیان اس سے کہ جو دکھلایا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے (یعنی خدا نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے) حکم
 خداوندی میں سے، پس منوجہ ہوا قاضی بڑھے کی طرف، اور کہا اس سے تحقیق کہ محفوظ کر لیا میں نے تیری بیوی کا قصہ (سن لیا) پس اب
 دلیل پیش کر اپنی طرف سے (اپنی صفائی پیش کر) وگرنہ ظاہر کر دو نگاہ میں تیری مکاری کو۔

(۱) اَقْبَلَ: ماضی کا صیغہ از افعال اِقْبَالَ مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا سامنے آنا۔

(۲) قَدَّوَعَيْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم وعی مصدر سے از ضرب بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا۔ یقال وعی الشیء وعیاً جبکہ وہ جمع کرے، ووعی
 الحدیث، جبکہ وہ قبول کریا اور غور کرے اور یاد کرے، ووعی الاذان جبکہ سننے۔

(۳) قِصَصٌ: (بکسر القاف) یہ جمع ہے قِصَّةٌ کی بمعنی قصہ واقعہ اور حکایت بیان کرنا اس کی جمع اَقْصِصٌ، قِصَصٌ (بفتح
 القاف) مصدر ہے بمعنی قصہ بیان کرنا از نصر۔

(۴) عِرْسٌ: (بکسر العين) بمعنی بیوی والجمع اَعْرَاسٌ اور عرس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے۔

(۵) بَرِهِنٌ: صیغہ امر حاضر معروف ہے بمعنی دلیل بیان کر یہ ماخوذ ہے برہان سے (حجت) از باب بعثر۔ قال تَعَالَى: قُلْ
 هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ الْخ.

(۶) نَفْسٌ: بمعنی ذات، از جانب خود، والجمع نَفُوسٌ یقال جاءنی هو فی نفسه وبنفسه یعنی وہ خود ہی آیا۔

(۷) كَشَفْتُ: صیغہ واحد متکلم كَشَفْتُ مصدر سے بمعنی کھولنا و ظاہر کرنا، از ضرب۔

(۸) لَبْسٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی ڈھانکنا، مکاری کرنا، اختلاط کرنا۔ قال تعالیٰ: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ. اور لبس بمعنی

التباس ہے بمعنی مکرو حیلہ۔



وَأَمْرٌ بِحَبْسِكَ، فَأَطْرَقَ إِطْرَاقَ الْأَفْعَوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانَ. فَقَالَ: (شعر)

(۱) إِسْمَعُ حَدِيثِي فَإِنَّهُ عَجَبٌ يُضْحِكُ مِنْ شَرِّهِ وَيُنْتَحِبُ

ترجمہ۔ اور حکم دوں گا میں تجھے قید کر نیکا، پس گردن جھکائی اس نے مانند گردن جھکانے سانپ کے، پھر تیار ہوا وہ سخت لڑائی کیلئے (دوبارہ لڑائی کیلئے تیار ہوا) اور یہ اشعار کہے، اشعار: (۱) سن تو میری بات کو اسلئے کہ وہ بہت عجیب ہے ہنسی آتی ہے اسکے بیان سے اور رونا بھی۔

(۱) أَمْرٌ: صیغہ مضارع واحد متکلم، از ضرب، أَمْرٌ مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنْ أَلَّفْتُمُ النَّاسَ وَاللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ.

(۲) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، از ضرب، يُقَالُ حَبَسَهُ، حَبَسًا أَوْ سَجَنَهُ.

(۳) أَطْرَقَ: صیغہ ماضی معروف از افعال إِطْرَاقَ مصدر ہے بمعنی سرگلوں ہونا اور خاموش ہونا، گِرْدَانٌ جَهَكَ لِيُنَا، گِرْدَانٌ جَهَكَ كَرِيحًا وَيَكْفَهُ، ای امارت رأسه الى الارض ساكتاً.

(۴) أَفْعَوَانَ: بمعنی زہریلا مذکر سانپ یا لڑدہا جمع افعاع اور سب سے زہریلا سانپ الفعى۔

(۵) شَمَّرَ: صیغہ ماضی از تَفَعَّلَ مصدر تَشْمِيرٌ ہے بمعنی تیار ہونا، مستعد ہونا۔

(۶) الْحَرْبِ: بمعنی لڑائی، وَالْجَمْعُ حُرُوبٌ، مرتحقہ.

(۷) الْعَوَانَ: بمعنی وہ لڑائی جس میں دوبارہ مقاتلہ کی نوبت آئے، نہایت سخت گھسان کی لڑائی، عَوَانَ جمع عَوْنٌ ادھیڑ عمر، درمیانی عمر، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا فَاَرْضَ وَلَا بَكْرَ عَوَانَ بَيْنَ ذَالِكِ. اور اگر پہلی دفعہ لڑائی ہو تو اس کو حرب بکر کہیں گے، اور الحرب العوان سے مراد سخت گھسان لڑائی، عَانَ (ن) عَوْنَا بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ وَالْجَمْعُ عُونَ.

(۸) حَدِيثٌ: بمعنی خبر و بات، وَالْجَمْعُ حَدِيثَانِ، أَحَادِيثٌ، حَدَثَانِ، اور اسی سے علم الحدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و احوال بتانے والا علم، وَمِنْهُ الْحَدِيثُ یعنی بہت گفتگو کرنے والا۔

(۹) عَجَبٌ: اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی تعجب حیرانی، یا وہ افعال نفسانی ہے جو انسان کو باعظمت سمجھنے نادر سمجھنے یا کسی اور امر کے وارد ہونے پر اس کے انکار سے پیش آتا ہے، عَجَبٌ (س) عَجَبًا ہے، وَالْعَجَبُ مِنَ اللَّهِ بمعنی رضامندی و الجمع اعجاب۔ قَالَ تَعَالَى: أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبَانِ أَوْ حِينَالِي رَجُلٍ.

(۱۰) يُضْحِكُ: از افعال مصدر اضْحَاكٌ بمعنی ہنسانا اور ضَحِكٌ (س) ضَحِكًا، ضَحِيحًا بمعنی ہنسا اور یہ بکاہکی ضد ہے اور "ضحك" کہتے ہیں، اس طرح ہنسا جس سے دانت ظاہر ہو جائیں۔ وَفِي الْقُرْآنِ: فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا.

(۱۱) شَرِّحَ: بمعنی تفصیل، وضاحت اور بیان، یہ مصدر ہے از فتح۔

(۱۲) يُنْتَحِبُ: صیغہ مضارع مجہول از افعال مصدر انْتَحَابٌ ہے بمعنی آواز سے رونا، خوب رونا، گہری گہری سانس کھینچنا، ٹھنڈی سانس کھینچنا

ضرب، فتح سے بمعنی حج کررونا، مصدر نَحَبًا وَنَحِيًّا.



(۲) وَآنَا امْرُؤٌ لَيْسَ فِي خَصَائِصِهِ عَيْبٌ وَلَا فِي فَخَارِهِ رَبِّ

(۳) سُرُوجٌ دَارِي الَّتِي وُلِدْتُ بِهَا وَالْأَضَلُّ غَسَّانٌ حِينَ انْتَسَبَ

ترجمہ:- (۲) میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے فضائل میں نہ کوئی عیب ہے نہ اس کے فخر میں کوئی شک ہے، (۳) سروج میرا گھر ہے (جہاں) میں پیدا ہوا (میری پیدائش ہوئی) اور میری اصل (قبیلہ) نمان ہے جس وقت کہ میں نسب بیان کرتا ہوں۔

(۱) خَصَائِصٌ: یہ جمع ہے خَصِيصَةٌ، خاصیت، کی جمع بمعنی مایخص بالشیء یقال خصه بالشیء خصوصاً و خصوصاً و خصائص: یہ جمع ہے خاصیة یعنی شے مخصوص یہاں اس سے مراد فضائل ہیں اور اس کی جمع خاصیات بھی آتی ہے، خصص (ن) خصصاً، خصوصاً، خصوصاً، خصوصاً مصادر ہیں بمعنی ناس کر لینا اور دوسروں پر ترجیح دینا۔ وفی القرآن: والله یختص برحمته من یشاء.

(۲) عَيْبٌ: بمعنی عیب، نقص، نقصان، برائی، و الجمع عُيُوبٌ، عَابٌ (ض) یَعِيبُ عَيْبًا بمعنی عیب والا ہونا یا عیب دار کرنا، لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، یقال عاب الشیء عیباً صَارَ ذَاتِ عَيْبٍ.

(۳) فَخَارٌ: (بکسر الفاء) یہ فخر کی جمع ہے اور (بفتح الفاء) یہ فخر کا اسم ہے بمعنی فخر کرنا، یا فخر میں غالب آنا، فَخَوْرٌ (ف) فَخَوْرٌ فَخَارَةٌ فَخِيْرَةٌ مصادر ہیں اور فتح سے بھی آتا ہے جس کے معنی تکبر کرنے کے ہیں یا ناک بھوں چڑھانا۔ قَالَ تَعَالَى: ان الله لا یحب من کان مختلاً فخوراً.

(۴) رَبِّبٌ: رَبِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی شک، وہمت، حاجت، گمان، رَابٌّ (ض) یَرَبِّبُ رَبِيْبًا بمعنی شک میں ڈالنا یا کسی شخص سے بری بات دیکھنا، یا کہنا، ”ربیب المنون“ زمانہ کی گردش اور ربیبة بمعنی شراب اور تہمت اور نفس کا اضطراب و قلق، جمع ریب۔

(۵) سُرُوجٌ: نام شہر، یمن میں، جہاں ابو زید سروجی رہائش پذیر تھا۔

(۶) دَارٌ: بمعنی گھر، منزل، شہر، جمع دیار، دور، دور، ادوار، دورات، دیارات، و دیارۃ، وفی التنزیل: وقد اخرجنا من دیارنا. اور منزل اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں چھت والا کمرہ ہو اور گھن، باور، چہرہ خانہ اور اس میں کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہتا ہو ”بیت“ صرف چھت والی جگہ کو کہتے ہیں، چاہے دہلیز ہو یا نہ ہو اس کو بیت کہتے ہیں۔ اس میں رات گزاری جاتی ہے۔ اور ”دار“ اس جگہ کا نام ہے جس میں کمرے اور کوٹھے ہوں، اندر بغیر چھت کا گھن ہو اور خانہ بہر جائے قیام کو کہتے ہیں چاہے چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ اور ”دار“ یہ منزل سے عام ہے اور حجرہ زمین کے قطعہ کا نام ہے۔ اس سے منزل، بیت اور ”دار“ کے فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

(۷) وُلِدْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی مجہول کا وُلِدْتُ، وِلَادَةٌ مصدر ہے از ضرب بمعنی جننا۔

(۸) الْأَضَلُّ: اس کی جمع اصول ہے جو فرع کی ضد ہے بمعنی اصل ہونا، علی ہونا از کرم مصدر اِصَالَةٌ ہے بمعنی شریف ہونا۔

(۹) غَسَّانٌ: یہ ایک بڑا قبیلہ کا نام ہے جو یمن میں ہے، جس سے ”ابو زید سروجی“ کا تعلق ہے۔

(۱۰) اَنْتَسِبُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از افعال مصدر اَنْتَسَبْتُ ہے بمعنی نسب بیان کرنا، یا نسبت کرنا، یا نسب ظاہر کرنا، مجرد نعر و ضرب، سے نسبت جمع نسب بمعنی اوسب (تاسب) بمعنی رشتہ داری والجمع نساء و انساء بمعنی تعلق، موافقت، سبب، سلسلہ، درست، قَالَ تَعَالَى: وجعله نسباً و صہراً۔



(۴) وَشَغَلِي الدَّرْسُ وَالتَّبْحُرُفِي الْعِلْمِ طَلَابِي، وَحَبْدًا الطَّلَبُ

(۵) وَرَأْسُ مَالِي بِسِحْرِ الْكَلَامِ الَّذِي مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيضُ وَالْخُطْبُ

ترجمہ:- (۴) اور میرا کام پڑھنا پڑھانا ہے اور تخرنی العلم میرا مقصود ہے (میرا مطلب علم کی زیادتی و فضیلت حاصل کرنا ہے) اور کس قدر اچھا ہے میرا مقصود (۵) اور میرا اس المال (اصل پونجی) وہ جادو بیانی ہے کہ جس سے بنائے جاتے ہیں شعر اور خطبے (نظم و نثر)۔

(۱) شَغَلِي: الشغل بمعنی مشغول ہونا، جو فراغ کی ضد ہے یعنی کام میں لگا رہنا، مصدر از فتح، والشغل ای ضد الفراغ، اور شغل کی جمع اشغال و شغول۔ وفي القرآن: في شغل فاكهون۔

(۲) الدَّرْسُ: مصدر ہے از نعر بمعنی پڑھنا، پڑھانا، متوجہ ہونا، یاد کر لینا، سبق وغیرہ، لازم و متعدی دونوں مستعمل ہے دَرَسَ (ن) دَرَسَا وِدِرَاسَةً بمعنی یاد کرنا۔

(۳) التَّبْحُرُ: مصدر ہے تفعل کا، بمعنی علم کی گہرائی میں پہنچنا اور وسیع المعلومات ہونا مجرد سمع سے بمعنی متحیر ہونا اور گھبراہٹ میں بدحواس ہونا اور فتح سے بَحْرًا (ف) بَحْرًا بمعنی پھاڑنا، چیرنا، اور بحر سمندر جو ”بُر“ کی ضد ہے جمع اس کی بُحُورٌ، اَبْحُورٌ، بَحَارٌ آتی ہیں۔

(۴) طَلَابٌ: یہ فعال کے وزن پر مصدر ہے اور مفعول کے معنی میں ہے یعنی مطلوب۔

(۵) حَبْدٌ: یہ افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا ہے، حَبْدًا الطَّلَبُ بمعنی کیا ہی عمدہ طلب ہے، یا بہت ہی عمدہ طلب ہے۔

(۶) الطَّلَبُ: بمعنی طلب کرنا، تلاش کرنا، طَلَبَ (ن) اَلْيَدِ رَاغِبٌ ہوا۔ از مع معنی دور ہونا۔

(۷) رَأْسُ مَالِي: بمعنی اصل مال، پونجی، سرمایہ۔ مرتحقیقہ

(۸) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو کرنا، جمع اسْحَارٌ، سُحُورٌ۔ اس کے معنی دھوکا دینا بھی آتا ہے، سَحَرَ (ف) سَحْرًا دھوکا دینا، جادو کرنا، سَاحِرٌ (اسم فاعل) جمع سحرۃ، سحار، ساحرون، مؤنث ساحرة جمع ساحرات و سواحو۔

(۹) يُصَاغُ: مضارع مجہول کا صیغہ ہے، صَاغَ (ن) يُصَوِّغُ صَوًّا، صَبَّوْغًا، صَبَّوْغَةً، صَبَّوْغَةً و صَبَّوْغَةً مصادر ہیں بمعنی بنانا، ڈھالنا، عمل کرنا۔

(۱۰) الْقَرِيضُ: بمعنی تراشا ہوا شعر، قَرَضَ (ض) قَرَضًا بمعنی کاٹنا، کترنا۔ يقال قرض الشعر جبکہ وہ شعر کہے اور قرض کے معنی کانٹے کے بھی ہے۔ يقال قرض الشيء جبکہ وہ قطع کرے اور کترائے۔ كما، القرض مقرض المعجبة۔

(۱۱) الخُطْبُ: یہ جمع خُطْبَةٍ کی بمعنی خطبہ، تقریر، وعظ کہنا۔ مرتحقیقہ



(۶) أَغْوَصُ فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ، فَأَخْتَا رُالِلسِي مِنْهَا وَأَنْتَخِبُ

(۷) وَأَجْتَنِي الْيَابِعَ الْجَنِيِّ مِنَ الْقَوْلِ وَعَيْرِي لِلْعَوْدِ يَحْتَطِبُ

ترجمہ:- (۶) غوطہ لگاتا ہوں میں دریائے فصاحت (خوش بیانی کی گہرائی) میں پس نکالتا ہوں موتیوں (کلمہ فصیح) کو اور اس سے انتخاب کر لیتا ہوں (۷) اور جن لیتا ہوں میں تازہ تازہ میوے کو کلام میں سے (عمدہ فصیح قول کو لکھتا ہوں) اور میرے علاوہ (دوسرے شاعر) خشک لکڑیاں چنتے ہیں (غیر فصیح قول کو لیتے ہیں)

(۱) أَغْوَصُ: صیغہ واحد متکلم مضارع، عَاصِ (ن) عَوَّصًا، غِيَاصًا، غِيَاصَةً بمعنی غوطہ لگانا پانی میں، گھسنا داخل ہونا۔ عَوَّصَ تَعْوِيصًا بمعنی غوطہ دینا، ڈبونا۔

(۲) لُجَّةٌ: (بضم اللام) ای معظم الماء بمعنی پانی کی گہرائی، جماعت کثیرہ والجمع لجاج، لجاج، لجاج (ض، س) لَجَّاجًا، لَجَّاجًا، لَجَّاجَةٌ مصادر ہیں (قیاس) بمعنی خوب لڑنا، جھگڑنا و فعل منہی عنہ کو (بوجود شئی) عناداً کرنا۔ قال تعالیٰ: بل لجوا فی عتو و نفور۔

(۳) فَأَخْتَا: صیغہ ماضی از افعال مصدر اختیار ہے بمعنی پسند کرنا، نکالنا، حاصل کرنا، مجرد ضرب مصدر ”خَیِرَ“ ہے۔

(۴) الْأَلَلِي: یہ جمع ہے لؤلؤ (دو ہمزوں کے ساتھ) کی بمعنی موتی، اور لؤلؤة کے معنی بھی موتی ہے۔

(۵) أَنْتَخِبُ: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم، از افعال مصدر انتخاب ہے بمعنی چن لینا، چھانٹ لینا، پسند کرنا، مجرد (ن، ض) سے، قدر حقیقہ۔

(۶) أَجْتَنِي: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم از افعال مصدر اجتناء بمعنی چننا، یا جن لینا، یا میوہ کا توڑنا، مجرد ضرب۔

(۷) الْيَابِعُ: اسم فاعل بمعنی میوہ کا پک جانا، خوش ذائقہ ہونا، توڑنے کے وقت کا آپہنچنا، سرخ ہونا، اور سب سے بمعنی پھل کا سرخ ہونا یا پختہ پھل کو کہتے ہیں، اور یہ ضرب سے بھی آتا ہے، يَبِيعُ يَبِيعُ (س، ف) يَبِيعًا، يَبِيعًا يَبِيعًا مصادر ہیں والجمع الْيَابِعِ وَيَبِيعُ (محرکة) اور ہر چیز کے سرخ ہونے کو بھی یابغ کہتے ہیں۔

(۸) الْجَنِيِّ: بمعنی تازہ چننا ہوا پھل، والجمع أَجْنِيَاءُ۔ از ضرب۔

(۹) الْعَوْدُ: (بضم العين) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی، ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، والجمع عِيدَانُ، اعود، اعود۔ اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) يَحْتَطِبُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر احتطاب بمعنی اپنے لئے لکڑی یا ایندھن کا جمع کرنا، چننا، مجرد ضرب سے اور حطب سے ماخوذ ہے۔ وفی التنزیل: حمالة الحطب۔



(۸) وَآخِذُ اللَّفْظِ فِضَّةً فَيَاذَا مَا صُفَّتْهُ قِيلَ إِنَّهُ ذَهَبٌ

(۹) وَكُنْتُ مِنْ قَبْلِ امْتَرَى نَشَبًا بِالْأَدَبِ الْمُقْتَنِي وَاجْتَلِبُ

ترجمہ:- (۸) اور لیتا ہوں میں الفاظ کو چاندی ہونے کی حیثیت سے (وہ لفظ بجز نہ چاندی کے ہوتا ہے) پس جبکہ میں زرگری کرتا ہوں (یعنی نظم و نثر کے سانچے میں ڈھالتا ہو) تو کہا جاتا ہے بیشک کہ وہ سونا (عمدہ کلام) ہے۔ (۹) اور اس سے پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں حاصل کرتا تھا مال کو علم و ادب کے ذریعہ سے جو ذخیرہ کیا ہوا تھا اور کمایا ہوا تھا (یعنی علم و ادب کو جمع کرتا اور مال کماتا تھا)۔
(۱) أَخَذُ: مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے أَخَذَ مصدر ہے بمعنی لینا از نصر، اور اس کے معنی سزا دینے کے بھی ہے
یقال: اخذہ بدنبہ.

(۲) اللَّفْظُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی وہ کلمات جو بولے جاتے ہیں اور کلام کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع الفاظ آتی ہے۔

(۳) لَيْضَةُ: (بکسر الفاء) بمعنی چاندی۔ قال تعالیٰ: وَحُلُوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ.

(۴) صُفْتُ: یہ قُلْتُ کے وزن پر صَاع (ن) يَصُوعُ صَوْغًا. بنانا، زرگری کرنا، ڈھالنا۔

(۵) ذَهَبٌ: (مُحَرَّكَةً) مصدر ہے از فتح کبھی مَوْنَثٌ بھی بولتے ہیں يَذْهَبُ بمعنی سونا، طلا، و الجمع اَذْهَابٌ، اذھاب، ذھوب، و ذھبان اور سونے کے ایک ٹکڑے کو ذھب کہتے ہیں اور ذھب کا اطلاق مَوْنَثٌ پر بھی ہوتا ہے، اور ذھب کے معنی انڈے کی زرودی کے بھی آتے ہیں و الجمع ذَهَابٌ، اذھاب، جمع الجمع اَذْهَابٌ آتی ہے اور سح سے ذَهَبًا بمعنی معدن میں سونا بکثرت پایا جاتا۔ ان الذين يكتزون الذهب والفضة.

(۶) امْتَرَى: مصدر ہے از افعال بمعنی دودھ کا نکالنا تھن سے، دودھ دوھنا، باہر نکلنا، مجرد مَرَى يَمْرَى (ض) مَرِيًا۔

(۷) نَشَبٌ: بمعنی مال خواہ جاندار ہو یا غیر جاندار اس کے اصلی معنی گاڑ دینے کے ہیں از سح نَشَبًا، نَشَبًا، نَشَبًا بمعنی نکلنا، مال کی محبت چونکہ دل میں گڑی ہوئی ہوتی ہے اس وجہ سے مجازاً مال کو کہا جاتا ہے۔

(۸) الْمُقْتَنِي: از افعال مصدر اِقْتِنَاءٌ ہے بمعنی ذخیرہ کرنا، جمع کرنا، پالنا، پرورش کرنا، اور حاصل کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے صیغہ مفعول ہے۔

(۹) اجْتَلِبُ: یہ مضارع واحد متکلم مصدر اجْتِلَابٌ بمعنی کھینچنا، کمانا اور یہ جَلِبُ سے ماخوذ ہے اور بعض نسخوں میں یہ اجْتَلِبُ ہے (بالحاء الحطی) ہے اس کا مصدر اجْتِلَابٌ ہے یا یہ حَلِيبٌ سے مشتق ہے بمعنی دودھ دوھنا۔



(۱۰) وَيَمْتَطِي أَحْمَصِي لِحْرَمِيه

(۱۱) وَطَالَ مَا زَلَّتِ الصَّلَاتُ إِلَيَّ

مَرَاتِبَائِيَسَ فَوْقَهَا رُتَبٌ

رَبِيعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

ترجمہ:- (۱۰) اور سوار ہوتے تھے میرے تلوے (پاؤں)، اسکی عزت کی وجہ سے ایسے بلند مرتبوں پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ (وہ مرتبے و مقام میرے پاؤں کے نیچے تھے جن سے بلند کوئی مرتبہ نہیں تھا۔ (۱۱) اور بسا اوقات بناؤ سنگھار کر کے بھیجے گئے ہدیئے

و کرم یہ سوق کی صفت کیلئے استعمال ہوتا ہے شے کی صفت کیلئے کاسد اور کسید مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) عَرَضِيٌّ: (بکسر العین) بمعنی آبرو، عزت، جان و نفس والجمع اعراض عرض اگر (بفتح العین) ہو تو اس کے معنی ہے ”چوڑائی“ جو طول کی ضد ہے، اگر عرض (بضم العین) ہو تو معنی مال و اسباب، کما فی الحدیث: ان اعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا۔

یا عرض (بفتح) بمعنی مال و دولت والجمع عُرُوض آتی ہے۔ اور ”عُرُوض“ شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع اَعَارِض۔

(۴) يُصَانُ: صیغہ مضارع، صَانُ (ن) يَصُونُ صَوْنًا، صِيَانَةٌ بمعنی محفوظ رکھنا، نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔

(۵) لَا يُرَقَّبُ: صیغہ نفی مضارع، بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ کرنا، انتظار کرنا، مصدر رَقَّبَ (ن) رُقُوبًا وَرَقْبًا۔

(۶) اَلْ: (بالکسر) بمعنی عہد، مراتب، پڑوسی، قال تعالیٰ: لَا يُرَقَّبُونَ فِي مَوْمِنٍ الْاُولَا ذِمَّةٌ. بمعنی صاف شفاف ہوا الِا مصدر ہے از نصر۔

(۷) سَبَبٌ: بمعنی وسیلہ و ذریعہ، سبب، راستہ، رسی والجمع اَسْبَابٌ. کما فی القرآن: لعلی ابلغ الاسباب، اسباب السموات فاطلع الی الہ موسیٰ۔



(۱۴) كَانَهُمْ فِي عَرَاصِهِمْ جِيْفٌ

(۱۵) فَحَارَبْنِي لِمَا مَنِيتُ بِهِ

يُعَدُّ مَنْ تَنَهَّأَ وَ يُجْتَنَبُ

مِنَ اللَّيَالِي وَ صَرَفَهَا عَجَبٌ

ترجمہ:- (۱۴) گویا وہ (اہل ادب) اپنے میدانوں میں (ویران گھر میں) مردار ہیں (پلید پڑے ہیں) دور آجاتا ہے بوجہ اس کی بدبو کے اور بچا جاتا ہے (گندگی اور بدبو کی وجہ سے)۔ (۱۵) پس متحیر و حیران ہو گئی میری عقل ان مصائب (حوادث زمانہ) کی وجہ سے کہ جس میں مبتلا کیا گیا میں راتوں میں سے اور راتوں کی گردش بھی عجیب ہے۔

(۱) عَرَاضٌ: یہ عَرَصَةٌ کی جمع ہے بمعنی گھر کا میدان یا ہر وہ جگہ جہاں پر عمارت نہ ہو یعنی محن خانہ والجمع اعراض و عرصات۔

(۲) جِيْفٌ: یہ جِيْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی بدبودار ہونا و سڑنا، اس کی جمع اَجْيَاف بھی آتی ہے۔ جَافٌ يَجِيْفُ (ض) جِيْفًا مصدر ہے مردار ہونا، بدبودار ہونا۔

(۳) نَتْنٌ: مصدر بمعنی بدبودار ہونا، بدبو، گندگی از ضرب سَمَّ نَتْنًا۔ سَمَّ سے مصدر نَتْنًا، نَتْنَةٌ وَ نَتْنَانَةٌ ہیں بمعنی بدبودار ہونا، سڑنا۔

(۴) يَجْتَنِبُ: یہ صیغہ مضارع از افعال مصدر اجتناب ہے بمعنی دور ہونا، پرہیز کرنا اور بچنا۔ اور مجرد جَنَبٌ ہے۔

(۵) فَحَارَبَ: صیغہ ماضی معروف ہے از سَمَّ بمعنی متحیر ہونا، اہل میں حیرت تھا، اجوف یا بی ہے۔

(۶) لَبِيٌّ: (بضم اللام) بمعنی خالص عقل، ہر چیز کا خلاصہ، تیز عقل۔ و تیز فہمی، جمع اللباب، البوالب کرم سے بھی آتا ہے اور لب گودہ (مغز) کو بھی کہتے ہیں جیسے بادام وغیرہ میں ہوتا ہے، جمع لَبُوبٌ آتی ہے۔ لَبٌّ (ن) لَبْسًا، يقال: لب اللوزة. بادام کو توڑ کر مغز

نکالا، لَبَسَ (س) لَبِئًا، لَبِئًا، لَبَابَةٌ بمعنی سمجھدار و عقلمند ہونا اور یہ مضاعف میں نادر استعمال ہوتا ہے۔

(۷) مُنِيْتُ: بمعنی ”ابتلیت“۔ مَنِيٌّ يَمْنِيٌّ (ض) مَنِيًّا بمعنی مقدر کرنا، آزمائش کرنا۔ اور اس کے معنی آرزو مند ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۸) أَلْيَالِي: یہ جمع ہے لَيْلٍ بمعنی رات۔ مجازاً مصیبت و حوادث مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ حوادث وغیرہ کارات میں وقوع پذیر ہونا اہل عرب سمجھتے ہیں۔

(۹) صَرَفٌ: بمعنی گردش، پھرنا، گردش زمانہ، مصدر ہے، از ضرب۔

(۱۰) عَجَبٌ: بمعنی حیرانی، تعجب والجمع أَعْجَابٌ از باب سجع۔ كما قال تعالى: ان هذا الشيء عجاب۔



وَسَاوَرْتَنِي الْهُمُومُ وَالْكَرْبُ

(۱۶) وَضَاقَ ذَرْعِي لَضَيْقِ ذَاتِ يَدِي

سَلُّوكِ مَا يَسْتَشِينُهُ الْحَسْبُ

(۱۷) وَقَادَنِي ذَهْرِي الْمَلِيمِ إِلَيَّ

ترجمہ:- (۱۶) اور تنگ ہو گیا میرا دل، بسبب تنگ ہونے میرے مال کے (مال کم ہونے کی وجہ سے) اور حملہ کیا مجھ پر غموں نے اور مشقتوں نے (یعنی غم اور مصیبتیں مجھ پر ٹوٹ پڑی ہیں)۔ (۱۷) اور کھینچا مجھ کو میرے قابل ملامت زمانہ نے یہ کہ اختیار کروں (چلوں) ایسے راستہ کی طرف، جس کو معیوب سمجھتی ہے شرافت بزرگی، عزت، عظمت (بیوی کے مال کھانے) یعنی مجھے ایسا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جس کو عزت و شرافت معیوب مردانگی سمجھتی ہے)۔

(۱) ضَاقٌ: صيغة ماضی از ضرب بمعنی تنگ ہونا ضَيْقٌ مصدر ہے جو سَعَةٌ کی ضد ہے اور ضَيْقَةٌ استعمال فقر اور بخل اور غم میں کیا جاتا ہے۔

(۲) ذَرْعِي: ذَرْعٌ بمعنی قلب، سینہ، نیز طاقت اور بدن کے معنی بھی آتے ہیں اور ہاتھ کا پھیلاؤ و بدن و طاقت۔

(۳) وَسَاوَرْتَنِي: صيغة ماضی از مفاعلة بمعنی حملہ کرنا، کودنا، چڑھنا، غالب آنا، مصادر وَسَاوَرَةٌ، وَسَاوَرًا ہیں۔ سَارٌ (ن) يَسُوْرُ سُوْرًا بمعنی کودنا، چڑھنا، سُوْرٌ أَوْ سُوْرًا بمعنی کودنا، و حملہ کرنا۔ قَالَ تَعَالَى: اذَاتَسُوْرُ الْمُحْرَابِ۔

(۴) الْكَرْبُ: یہ جمع ہے كَرْبَةٌ کی بمعنی شدید غم ورنج، تکلیف، دکھ، اندوہ اور کرب کی جمع كُرُوبٌ آتی ہے۔ كَرْبٌ (ن) كَرْبًا بمعنی مشقت میں ڈالنا۔

(۶) قَادَنِي: ”ای جَرْنِي“ قَادِيْفُوْدٌ (ن) قَوْدًا، قِيَادَةٌ، مَقَادَةٌ، وَقِيْدُوْدَةٌ مصادر یعنی کھینچنا آگے سے۔ یا چوپائے کو آگے سے کھینچنا وَقَادًا الْحَيْشُ قِيَادَةٌ یعنی جبکہ وہ سالار حیث ہو۔

(۷) مَلِيمٌ: صيغة اسم فاعل از افعال یعنی وہ شخص جو قابل ملامت ہو، یہ ”لَوْمٌ“ سے ماخوذ سے بمعنی ملامت کرنا، اور یہ لفظ صفت فاعل کیلئے ”ملیم“ اور صفت مفعول کیلئے ”لام“ آتا ہے اور اس کا اسم ”لامتہ“ ہے مجرد۔ لَامٌ (ن) يَلْمُوْمٌ لَوْمًا، مَلَامًا وَمَلَامَةٌ مصادر ہیں، اور اس کی صفت فاعلی ”لامم“ اور صفت مفعولی ”لموم“ آتی ہے۔

(۸) سَلُّوكِ: یہ مصدر ہے بمعنی چلنا، داخل ہونا، سَلُّوكِ (ن) سَلُّوكَا مصدر ہیں۔

(۹) یَسْتَشِينُ: صیغہ مضارع از استفعال اِسْتِشَانَةٌ مصدر ہے بمعنی عیب دار سمجھنا، اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے ہے بمعنی عیب دار کرنا، اور یہ شین سے ماخوذ ہے بمعنی عیب، مَشان (ض) شینا بمعنی غضب ناک کر دینا۔

(۱۰) الْحَسْبُ: بمعنی اصلی شرافت، اور بزرگی اور خاندانی شرافت، آباء و اجداد کے مفاخر و الجمع اَحْسَاب. حَسِبَ (ك) حَسْبًا وَ حَسَابَةً مصدر ہیں بمعنی صاحب حسب اور بزرگ ہونا، شریف الاصل ہونا، صفت ”حسیب“ جمع حسیباء۔



(۱۸) فَبِعْتُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ لِي سَبْدٌ

وَلَا بَنَاتٌ إِلَيْهِ أَنْقَلِبُ

(۱۹) وَأَذْنْتُ حَتَّى أَثْقَلْتُ سَالِفَتِي

بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُونِهِ الْعَطْبُ

ترجمہ:- (۱۸) پس بیچا میں نے (بیوی کے جہیز کو) یہاں تک کہ نہ باقی رہا میرے پاس تھوڑا مال اور نہ توشہ (جانور) کہ اسکی طرف لوٹ سکوں۔ (۱۹) اور قرض لیا میں نے یہاں تک کہ بوجھل کی میں نے (جھک گئی) اپنی گردن ساتھ اٹھانے ایسے قرضہ کے کہ اس سے کم درجہ ہے ہلاکت (میری گردن قرضہ کے بوجھ سے جھک گئی ہے اس سے تو مر جانا ہی بہتر ہے)

(۱) بَعْتُ: صیغہ ماضی متکلم از ضرب ”بیع“ مصدر سے بمعنی بیچنا، وخرید و فروخت کرنا، دونوں معنی آتے ہیں مگر یہاں اول مراد ہے۔

(۲) لَمْ يَبْقَ: صیغہ مضارع نفی مجد بلم ہے از مع بقاء مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی باقی رہنا، جو فنا کی ضد ہے۔ و ما عند الله خیر و ابقی۔

(۳) سَبْدٌ: بمعنی تھوڑا مال، المال القلیل، يقال مالہ سَبْدٌ وَ كَبِدٌ یعنی نہایت محتاج اور اس سے مقصد بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کا بھی نہ ہونا ہے اور ای لا شعور و لا صوف. قال سبدت الشعر یعنی بال منڈوانا. سَبْدًا (ن) سَبْدًا بمعنی بال موٹونا، از ضرب لبداء، بمعنی چپکانا، یہ اس شخص کیلئے کہا جاتا ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ بہت محتاج اور ضرورت مند ہو۔

(۴) بَنَاتٌ: بمعنی توشہ، و سامان گھر، بَنَتْ (ن، ض) بَنَتْ وَ بَنَاتًا. بمعنی توشہ و سامان و الجمع ابنة اور اس کے معنی کانٹے کے بھی ہے اور توشہ کو بنات اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ منقطع کرتا ہے گھر کے سامان کو اور ختم کرتا ہے۔

(۵) أَنْقَلِبُ: انْقِلَابٌ مصدر ہے از افعال بمعنی الٹا ہو جانا، اندھا ہونا اور واپس ہونا۔ یہاں واپس ہونا ہی مراد ہے۔

(۶) أَذْنْتُ: ای استقرضت صیغہ ماضی از افعال بمعنی کسی سے قرض لینا یہ ”دین“ سے مشتق ہے بمعنی قرض، مجرد دَانَ (ض) دَيْنًا بمعنی قرض دینا، اس کا صفت فاعلی ”دائن“ اور صفت مفعولی ”مدیون“ آتی ہے اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ قال تعالیٰ: اذا تداینتم بدین۔

(۷) أَثْقَلْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از افعال مصدر افعال ہے بمعنی بوجھل کر دینا یا بھاری بوجھ دلانا، یہ ثقل سے ماخوذ ہے بمعنی بھاری اور بوجھ کے ہیں مجرد از کرم ہے۔ وفي التنزيل: فلما اثقلت دعوا الله.

(۸) سَالِفَةٌ: صیغہ صفت ہے بمعنی گردن کا وہ بالائی حصہ جو بندے (بالی گوشوارے) وغیرہ لٹکنے کی جگہ ہے اور سالفۃ الفرس کے معنی

ہے گردن کا اگلہ حصہ، یا گردن کا کنارہ والجمع سَوَالِفُ. سَلَفٌ (ن) سَلَفًا، سَلُوفًا مصدر ہے بمعنی گذرنا، آگے ہونا۔

(۹) حَمَلٌ: ای حَمَلِی مصدر ہے جو مفعول کی طرف مضاف ہے، از ضرب اور حَمَلٌ (بکسر الحاء) بمعنی بوجھ والجمع أَحْمَالٌ وَحُمُولٌ۔

(۱۰) دَيْنٌ: بمعنی قرض والجمع دُيُونًا، اَدْيُنٌ اِتِّعَالَ سے قرض لینا ضرب سے قرض دینا۔ اِذَا تَدَايَيْتُمْ بَدِينٍ. اور ”مَنْ دُونَهُ“ یہ فوق کی ضد ہے بمعنی نیچے ”ہو دُونَهُ“ وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے، اور ”دُونٌ“ کے معنی حقیر، گھٹیا، کم مرتبہ کے بھی آتے ہیں اور یہ کبھی شریف کے معنی میں ہے۔ دَانَ (ن) يَدُونُ دُونًا بمعنی گھٹیا ہونا، کمزور ہونا، کمافی القرآن: لَا تَتَّخِذُوا بِلطَانَةِ مَنْ دُونَكُمْ اِی مِمَّنْ لَمْ يَبْلُغْ مَنْزِلَهُ مَنْزِلَتِكُمْ۔

(۱۱) اَلْعَطْبُ: (مُحَرَّكَةٌ) بمعنی ہلاکت مصدر ہے از سَمَحَ بمعنی ہلاک ہونا، سخت برہم ہونا۔



(۲۰) ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشِيَّ عَلَيَّ سَغَبٌ

(۲۱) لَمْ أَرِ الْأَجْهَازَ هَا عَرَضًا

خَمْسًا فَلَمَّا امْضَيْتَنِ السَّغْبُ

أَجُولُ فِیْ بَيْعِهِ وَأَضْطَرُّ

ترجمہ:- (۲۰) پھر لپٹا میں نے باطن کو بھوک پر (استریوں کو بھوک پر لپٹنا) پانچ دن تک پس جبکہ جلایا بھوک نے مجھ کو۔ (۲۱) تو نہیں دیکھا میں نے (کوئی سامان اسباب) سوائے اسکے جہیز کے کہ گشت کروں (چکر لگاؤں) میں اسکے بیچنے کیلئے، اور سخت بے قرار ہوتا تھا میں (یا سخت تر دوں میں تھا)

(۱) طَوَيْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از ضرب بمعنی لپٹنا، طَيًّا مصدر ہے اس کی ضد نثر ہے۔ واز افعال لپٹنا۔

(۲) اَلْحَشِي: بمعنی قلب، باطن والجمع اَحْشَاءُ.

(۳) سَغَبٌ: (محرکة) ای الجوع بمعنی بہت زیادہ بھوکا ہونا، تھکن کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا کہ پیاس کے ساتھ بھوک ہو، یا صرف بھوکا ہونا، اس کے مصادر سَغَبٌ (ن، س) سَغَبًا، سَغْبًا، سَغُوبًا، سَغَابَةً، مَسْغَبَةً بمعنی بھوکا ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: فِی یَوْمٍ ذِی مَسْغَبَةٍ. مؤنث سَغْبِی جمع سِغَابٍ.

(۴) خَمْسًا: یہ میتر ہے اس کی تمیز مخذوف ہے یعنی لیل او یوم ای خمسة لیل یا او خمسة ایام.

(۵) امْضَيْتَنِ: امْضَاضٌ ہے از افعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور جلانا، شاق گذرنا، سوزش کا ہونا، مجرد مَضٌ (س، ن) مَضًا، مَضِيضًا بمعنی درد مند کرنا، دردناک کرنا۔

(۶) لَمْ أَرِ: صیغہ واحد متکلم مضارع نفی مجد بلم ہے از فتح ”رؤیة“ مصدر ہے۔

(۷) جِهَازٌ: (بکسر الحیم وفتحها) بمعنی جہیز و ضروری سامان یا سامان دلہن، یا وہ سامان جو لڑکی کو اپنے والدین کی طرف سے ملتا ہے والجمع اجهزة، اجهزات او جهزة. جَهْزٌ (ف) جَهْزًا۔

پڑھا جائے گا، کیونکہ نفی کے تحت واقع ہونے کی وجہ سے اُن کو مقدر کر دیا گیا ہے۔ حَدَثٌ (ك) حَدَاثَةٌ بمعنی نیا ہونا اور نو عمر ہونا، احداث واستحداث افعال واستفعال سے بمعنی ایجاد کرنا، وجود میں لانا، سبب بننا، حدث، واقعہ، بدعت، نو جوان، جمع اَحْدَاثٌ اور حَادِثَةٌ واقعہ، مصیبت، جمع حَوَادِثٌ۔ وفي التنزيل: وعلمنی من تأویل الاحادیث۔



(۲۴) فَإِنْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا أَنْ بَنَانِي بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

(۲۵) أَوْ أُنْسِي إِذْ عَزَمْتُ حِطْبَتَهَا زَخْرَفْتُ قَوْلِي لِيُنْجِحَ الْأَرْبُ

ترجمہ:- (۲۴) پس اگر غصہ دلایا اس عورت کو اس کے وہم نے تو بیشک کہ میری انگلیاں موتی پر و کرکما سکتی ہے (یعنی اگر اس کو اس خیال نے غضب ناک کر دیا ہے کہ میری انگلیاں نظم لکھ کر کمائی کرتی ہیں)۔ (۲۵) یا تو تحقیق کہ میں نے پکا ارادہ کر لیا تھا ان سے شادی کرنے کا، تو مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کوتا کہ کامیاب ہو جاؤں میں اپنے مقصد میں (یعنی یہ صرف مطلب براری کے لئے چکنی چڑی باتیں بنائی تھیں)

(۱) غَاظَهَا: ای اغضبها، یعنی غصہ کرنا یا غصہ دلانا، ماخوذ من ”الغیظ“ غَاظَ (ض) يَغِيظُ غِيظًا بمعنی غصہ دلانا۔ كقولہ تعالیٰ: قل موتوا بغيضكم۔

(۲) تَوَهُّمٌ: باب تفعّل کا مصدر بمعنی گمان کرنا و خیال کرنا۔ وَهْمٌ: خیال، غلطی، تصور۔

(۳) بَنَانٌ: بمعنی انگلیاں یا انگلیوں کے پورے یہ ”بَنَانَةٌ“ کی جمع ہے، انگلیوں کے سر کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: بَنَانِي قَادِرِينَ۔ علی ان نسوی بنانہ۔

(۴) بِالنَّظْمِ: ای بنظم المروراید۔

(۵) تَكْتَسِبُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِكْتَسَبَ بمعنی حاصل کرنا، طلب کرنا، کمانا۔ مادہ ”کسب“ ہے اور اس کے معنی مال یا علم حاصل کرنے اور اس کے معنی طلب کرنے اور کمائی کرنے کے بھی آتے ہیں از ضرب۔

(۶) عَزَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب بمعنی پختہ ارادہ کرنا اور اس کے مصادر عَزَمَ، مَعَزَمًا، عَزَمًا، عَزَمًا، عَزَمَةً، عَزَمَةً وَعَزَمَانًا ہیں۔

(۷) حِطْبَةٌ: (بکسر الخاء) بمعنی مگنی کرنا یا وہ عورت جس سے مگنی کی جائے۔ مرتحقہ

(۸) زَخْرَفْتُ: صیغہ ماضی معروف، اس کا مصدر ”زخرف“ ہے بمعنی لمع کرنا اور آراستہ کرنا، خوبصورت بنانا، بناؤ سنگار کرنا، وزخرف الکلام جبکہ وہ جھوٹ سے گفتگو کو آراستہ کریا۔

(۹) لِيُنْجِحَ: صیغہ مضارع از فتح بمعنی کامیاب ہونا یا حاجت پوری ہونا۔ نَجَحًا وَنَجَاحًا مصدر ہیں۔

(۱۰) الْأَرْبُ: (مُحْرَكَةٌ) بمعنی حاجت، مقصد، والجمع أَرْابٌ. أَرْبٌ (س) أَرْبًا بمعنی محتاج ہونا۔ يقال ارب الی كذا اربا

واربۃ و ماریۃ بمعنی محتاج ہونا و فی التنزیل: ولی فیہا ماربٌ اُخری۔



(۲۶) فَوَالِدِي سَارَتِ الرَّفَاقِ إِلَى . كَعْبَتِهِ تَسْتَحِثُّهَا النَّجْبُ

(۲۷) مَا الْمَكْرِبُ الْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِي وَلَا شِعَارِي التَّمُونَةَ وَالْكَذِبَ

ترجمہ:- (۲۶) پس قسم ہے اس ذات کی (خدا کی) کہ چلتے ہیں مسافر (حجاج) جس کے کعبہ کی طرف، اس حال میں تیز دوڑاتی ہیں (اکساتی ہیں) ان کو عمدہ اچھی نسل کی اونٹنیاں۔ (۲۷) نہیں ہے مکاری کرنا پاک دامن عورتوں کے ساتھ میری عادت (پاک دامن عورتوں سے مکاری دھوکہ بازی کرنا میری عادت نہیں ہے) اور نہ میرا طریقہ طمع سازی کرنا اور نہ جھوٹ بولنا ہے۔

(۱) وَالِدِي: واؤ قسم ہے، الذی جواب ہے ”ان یکن“ کا۔

(۲) سَارَتِ: صیغہ واحد مؤنث از ضرب بمعنی سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) الرَّفَاقِ: یہ رفیق کی جمع ہے بمعنی ساتھی اور یہ رفیقہ و رفاقة بمعنی دوستوں کی جماعت، جو سفر میں ساتھ ہو، نرمی کرنا یہاں مراد حجاج ہیں و الجمع رفیق، رفیق، رفاق، رفاق اور رفیق بمعنی ساتھی نرمی کا برتاؤ کرنے والا جمع رُفقاء آتی ہے۔ رُفُقٌ (ك) و رفاقة بمعنی ساتھی ہونا۔

(۴) كَعْبَتِهِ: اس کی جمع كَعَابٌ و كعبات آتی ہیں بمعنی ہر مربع، چوکور گھر، قبلہ، بیت اللہ، جو مکہ شریف میں واقع ہے، فتح سے مستعمل ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ كَعَبٌ (ن، ض) كُؤُوبًا و كُؤُوبَةٌ، كَعَابَةٌ. يقال كعبت الجارية. جاریہ کا پستان ابھرا، صفت كاعب و الجمع كواعب۔

(۵) تَسْتَحِثُّهَا: صیغہ مضارع از استفعال اس کا مصدر استحثاث ہے بمعنی جلدی کرنا، اکسانا، برا آہیچھنے کرنا، نھر سے مجرد آتا ہے حث (ن) حثًا بمعنی برا آہیچھنے کرنا، اکسانا، اور اس میں (س) مبالغہ کیلئے ہے۔

(۶) النَّجْبُ: یہ جمع ہے نجیب کی بمعنی شریف، اس کی جمع نَجَبَاءُ، اَنْجَابٌ بھی آتی ہے اور نجیب عمدہ نفس اور فٹ کو بھی کہتے ہیں نَجَابَةٌ کرم سے، ای کریم الحسب یعنی جس کے قول و فعل پسندیدہ ہوں مؤنث نَجِيبَةٌ و الجمع نَجَائِبُ۔

(۷) الْمَكْرِبُ: بمعنی دغا بازی کرنا، لیکن اس کے اصلی معنی ہیں کسی کو خفیہ طریقہ سے نقصان پہنچانا اور ”المکروب“ میں ”ما“ کلمہ نافیہ ہے اور یہ جواب قسم ہے۔

(۸) الْمُحْصَنَاتِ: یہ مُحْصَنَةٌ کی جمع ہے بمعنی پاک دامن عورتیں، یا شادی شدہ عورتیں، پاک دامن ہونا، حَصْنٌ (ك) حَصْنًا و حَصَانَةٌ بمعنی پاک دامن و عقیقہ ہونا۔

(۹) خُلُقِي: ای عادتیں (بضم اللام و بسکون اللام) و النجم اخلاق (بضم اللام و بسکون اللام) دونوں طرح مستعمل ہے بمعنی عادت، طبیعت، خصلت، مروت سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۱۰) التَّمُونَةَ: مصدر ہے بمعنی جھوٹی بات، خلاف واقعہ سنانا، کلام کموزین کرنا، طمع کرنا اور ہانڈی میں پانی بڑھانے کے اور پانی

والے ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) الْكَذِبُ: (بکسر الذال و سکون الذال و کسر الکاف) دونوں لغت ہیں مصدر از ضرب بمعنی جھوٹ بولنا۔



(۲۸) وَلَا يَدِي مُذْنَشَاتٌ يَنْطَبُ بِهَا

(۲۹) بَلْ فِكْرَتِي تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا

ترجمہ:- (۲۸) اور نہ میرے ہاتھ سے جب سے میں پیدا ہوا ہوں (یا جوان بچھدار) کہ معلق کیا گیا (لٹکایا) ہو اس کے ہاتھ کے ساتھ، مگر جاری ہونے قلموں اور کتابوں کے ساتھ (یعنی جب سے پیدا ہوا میرا ہاتھ سوائے روانی قلموں اور کتابوں اور نظم لکھنے کے علاوہ کسی چیز سے متعلق نہیں ہوئے)۔ (۲۹) بلکہ میری فکر پرویا کرتی ہے ہار کو نہ کہ میری ہتھیلی، اور میرے اشعار پروئے ہوئے (تار) ہوتے ہیں نہ کہ گلے کی مالا۔

(۱) نَشَاتٌ: ماضی کا صیغہ واحد متکلم از فتح بمعنی ولدت یعنی پیدا ہوا ہوں میں نَشَاءُ (ك) نُشُوْءٌ أ، نَشَاءَةٌ بمعنی نیا پیدا ہونا اور جوان ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اس کے معنی پیدا ہونے کے ہیں۔

(۲) يَنْطَبُ: صیغہ مجہول بروزن قَبِلَ، نَاطَ يَنْوُطُ (ن) نُوْطًا يَنْوُطُ بمعنی لٹکانا، معلق کرنا۔ یقال نبط عليه الشيء اس پر کوئی چیز معلق کی گئی یا لٹکادی گئی۔

(۳) مَوَاضِي: یہ جمع ہے مَاضِيَّة کی بمعنی گزر جانے والی، چلنے والی یا بمعنی المسرعة فی الكتاب.

(۴) الْيَسْرَاعُ: یہ يَسْرَاعَةٌ کی جمع ہے بمعنی قلم، بے بناہوا قلم (زرکل) بانسری (ٹے) اس کے معنی بزدل، کمزور، بے عقل اور چھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری کے بھی آتے ہیں یہاں اول معنی ”قلم مراد“ ہے)۔

(۵) الْكُتُبُ: یہ کتاب کی جمع ہے یعنی جس میں لکھا جائے، اور اس کے معنی خط، صحیفہ، فرض، اندازہ اور ہر وہ کتاب جو منزل من اللہ ہو اس کو بھی کہتے ہیں كَتَبَ (ن) كَتَبًا بمعنی لکھنا۔

(۶) فِكْرَتِي: (فِكْرَةٌ) بمعنی سوچنا، غور و فکر کرنا۔

(۷) تَنْظِمُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب، نَظَّمَ مصدر ہے بمعنی پرونا۔

(۸) الْقَلَائِدُ: یہ قَلَادَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع قِلَادٌ بھی آتی ہے بمعنی گردن بند، گلوبند، ہار، قَلْدٌ (ض) قَلْدًا۔

(۹) شِعْرِي الْمَنْظُومُ: ای المنظوم شعری۔

(۱۰) السُّنْبُ: یہ جمع ہے سَخَابُ کی بمعنی لوٹک و غیرہ کا ہار جس میں قیمتی موتی و جواہر وغیرہ نہ ہوں، گلے کی مالا (ہار) یا وہ موتی جن کو اکثر کم درجہ کی عورتیں پہنتی ہیں۔



(۳۰) فَهَذِهِ الْحَرْفَةُ الْمُشَارُ إِلَى مَا كُنْتُ أَحْوَى بِهِ وَأَجْتَلِبُ

(۳۱) فَأَذُنٌ لِشَرْحِي كَمَا أَذُنَتْ لَهَا وَلَا تُرَاقِبُ وَأَحْكُمُ بِمَا يَجِبُ

ترجمہ:- (۳۰) پس یہ میرا پیشہ ہے جو اشارہ کیا گیا (جسکی طرف اشارہ کیا گیا) کہ میں جسکے ذریعہ مال جمع کرتا ہوں اور کسب معاش کرتا ہوں۔ (۳۱) پس غور سے سنئے آپ میری شرح کو (میرے حال کو) جیسا کہ غور سے سنا ہے (کان لگا کے عورت کی بات کو) اس عورت کے بیان کو (یا عورت کیلئے) اور مت رعایت کیجئے (کسی کی) اور فیصلہ دیجئے اس چیز کیسا تھ جو واجب ہے یعنی عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے۔

(۱) الْحَرْفَةُ: (بکسر الحاء) بمعنی پیشہ، صنعت، کاریگری۔ (۲) الْمُشَارُ: صیغہ اسم مفعول از افعال مصدر اِشَارَةٌ۔ (۳) إِلَى مَا: جس کی طرف۔

(۴) أَحْوَى بِهِ: از ضرب صیغہ بمعنی جمع کرنا ”بہا“ میں باز آمد ہے اس لئے کہ یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور یہ اصل میں ”اجو بہا“ تھا بمعنی جمع کرنا، از ضرب۔

(۵) أَجْتَلِبُ: یہ اِجْتِلَابٌ مصدر ہے از افعال بمعنی حاصل کرنا، مکانا، لانا، مادہ جلب ہے۔

(۶) فَأَذُنُ: صیغہ امر از سب اذُن مصدر ہے بمعنی کان لگا کر سن، يقال اذن الیہ ولہ یعنی کان لگا کر سنا، یہ اذان سے ماخوذ ہے، باب افعال، استفعال اور تفعیل سے بھی مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَاذْ تَأْذِنُ رِبْكَمُ النَّخِ.

(۷) شَرْحٌ: بمعنی کھل کر بیان کرنا مصدر ہے از فح۔ افعال و تفعیل سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔ مرتحقیقہ

(۸) تُرَاقِبُ: صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر از مفاعلہ مصدر مُرَاقَبَةٌ ہے بمعنی مراقبہ کرنا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، پہرہ دینا، خوف کھانا، یہاں رعایت اور انتظار کرنے کے معنی میں ہے، مجرد. رَقَبُ (ن) رُقُوبًا رُقُوبًا رُقَابَةً، رُقَابَانًا مصدر ہیں۔

(۹) وَأَحْكُمُ: صیغہ امر حاضر معروف از باب نصر بمعنی حکم کرنا۔ مرتحقیقہ

(۱۰) يَجِبُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب وُجُوبًا مصدر ہے بمعنی تحقیق نیز وَجِبَ کے معنی دل کا بے قرار ہونا بھی ہے اس کا مصدر ”وَجِبْتُ“ ہے۔



قَالَ فَلَمَّا أَحْكَمَ مَا شَادَهُ وَأَكْمَلَ إِشَادَهُ عَطَفَ الْقَاضِي إِلَى الْفَتَاوَةِ بَعْدَ أَنْ شُغِفَ بِالْأَبْيَاتِ، وَقَالَ أَمَانَةٌ

قَدْ ثَبَّتَ عِنْدَ جَمِيعِ الْحُكَّامِ.

ترجمہ:- کہا (حارث بن ہام نے) پس جبکہ مضبوط کیا (اس بوڑھے نے) اپنی تعمیر کو (دعویٰ کو) اور مکمل کر لیا اپنی شعر خوانی کو، تو قاضی متوجہ ہوا اس نوجوان عورت کی طرف، بعد اسکے کہ عاشق ہو گیا تھا وہ اسکے اشعار پر اور قاضی نے کہا، خبردار تحقیق کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے تمام حاکموں کے نزدیک۔

- (۱) أَحْكَمٌ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی مضبوط کرنا۔ مرتحیقہ
- (۲) شَادَهُ: يَشِينُ اِزْضَرْبِ بِمَعْنَى بَانَا، مَضْبُوطٌ كَرْنَا، تَعْمِيرُ كَرْنَا، بَلَنْدُ كَرْنَا، وَشَادَ الْحَائِطُ جَبَكَ وَهَ دِيَارٌ پَرِجْ كَرَّے۔
- (۳) اكْمَلٌ: صیغہ ماضی معروف از افعال مصدر اكْمَالٌ بِمَعْنَى كَمَلُ كَرْنَا، تَمَامُ كَرْنَا۔
- (۴) اِنْشَادٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی اشعار پڑھنا۔ مَرَّوْرًا۔
- (۵) عَطَفٌ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی مائل ہونا، جھکنا، متوجہ ہونا، عَطْفًا، عَطُوفًا مصدر ہیں، یقال عطف الیہ، مائل ہونا، وَعَطَفَ عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَوْنًا عطف عنہ، پھیر جانا۔
- (۶) قَاضِيٌ: قَاضِيٌ (ض) قَضَاءً، پورا کرنا، قاضی اسم فاعل ہے بمعنی فیصلہ کرنے والا۔
- (۷) اَلْفِتَاةُ: بمعنی نوجوان عورت، بانڈی، والجمع فتيات، فتوات، فْتِي (س) فْتِي بمعنی نوجوان ہونا۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا تَكْرَهُوا فِتْيَانَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ۔
- (۸) شَغِيفٌ: صیغہ ماضی مجہول، شغف، وہ محبت ہے جو دل کا پردہ چھپالے، از فتح بمعنی فریفتہ ہونا واز سح بمعنی دل کی چھلی تک کسی بات کا پہنچ جانا، عاشق و فریفتہ ہو جانا، ماخوذ ہے ”شِغَافٌ“ سے بمعنی قلب کی چھلی (ف) شَغْفًا، شغاف، قلب میں پہنچنا، (س) شَغْفًا بمعنی فریفتہ ہونا۔ وَفِي التَّنْزِيلِ: قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا۔
- (۹) اَلْآيَاتُ: یہ بیئت کی جمع بمعنی اشعار۔ اور بَيْتٌ بمعنی گھر جمع بُيُوتٌ آتی ہے۔
- (۱۰) اَلْحُكْمُ: یہ جمع ہے حاکم کی اور اس کی جمع حَاكِمُونَ بھی آتی ہے۔
- ☆.....☆.....☆
- وَوَلَاةِ الْاَحْكَامِ، اِنْقِرَاضِ جَيْلِ الْكِرَامِ، وَمَيْلِ الْاَيَّامِ اِلَى اللِّثَامِ وَ اِنِّى لِاِخَالُ بَعْلِكَ صَدُوًّا قَافِي
- الْكَلَامِ، بَرِيْنًا مِّنَ الْمَلَامِ۔
- ترجمہ:- اور تمام اصحاب فرامین کے نزدیک (یہ ثابت ہے) کہ ختم ہو جانا شریفوں کی جماعت کا (جماعت شرفاء کی تباہی) اور مائل ہو جانا زمانہ کا کینوں کی طرف (کینوں کی طرف زمانہ کا رجحان) ثابت و مسلم ہے۔ اور بیشک میں تیرے شوہر کو سچ کہنے والا، اور ملامت سے بری خیال کرتا ہوں۔
- (۱) وُلاةٌ: یہ جمع ہے والی کی بمعنی حاکم، سردار، قاضی۔ مرتحیقہ
- (۲) اَحْكَامٌ: یہ جمع ہے حکم کی بمعنی فیصلہ، حَكْمٌ يَحْكُمُ (ن) حَكْمًا بمعنی فیصلہ کرنا۔
- (۳) اِنْقِرَاضٌ: یہ مصدر ہے انفعال کا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہو جانا، مجرد ضرب سے بمعنی کاٹنا۔ یقال القرض مقرض المحبة۔
- (۴) جَيْلٌ: (بکسر الجیم) بمعنی لوگوں کا گروہ اور ایک زمانے کے لوگ والجمع اَجْيَالٌ، جِيُولٌ، جِيَالٌ، وَجِيَالٌ ہم خیال جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

- (۵) مَيْلٌ: مَالٌ يَمِيلُ (ض) مینلا بمعنی جھکنا، مائل ہونا۔ مرتحیقہ
- (۶) اللَّتَامُ: یہ جمع ہے لَتِيمٌ کی بمعنی کینہہ شخص، نالائق اور کینہہ کی طرح باتیں کرنا، ازکرم۔
- (۷) لِإِخَالٍ: صیغہ مضارع واحد متکلم ہے (بکسر الهمزة) زیادہ فصیح ہے اور (بفتح الهمزة) بھی جائز ہے، موافق قیاس اور اس کا مصدر خیال باب ضرب سے، لام تاکید کیلئے ہے۔
- (۸) بَعَلٌ: بمعنی شوہر اس کی جمع بَعُولَةٌ آتی ہے، کقولہ تعالیٰ: وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ. ازفتح، اس کی جمع بَعَالٌ بھی آتی ہے اور عورت کو بَعْلَةٌ بَعَلٌ کہیں گے، بَعَلٌ (ن) بَعَالٌ بَعُولَةٌ. بَعَلُ الرَّجُلِ، خاوند ہوا، بَعَلَتِ الْمَرْأَةُ شوہر والی ہوئی۔
- (۹) صَدُوقٌ: یہ مبالغہ ہے صادق کا بمعنی بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ مرتحیقہ
- (۱۰) بُرِيًّا: یہ یا تو ”بروآة“ سے ماخوذ ہے مہوز ہے یا ناقص ہے بمعنی مقطوع، اگر بریا۔ یائی سے ماخوذ ہے، لیکن یہ مشہور نہیں ہے۔
- (۱۱) الْمَلَامُ: ای ملامت، لَوْمًا مَلَامًا، وَمَلَامَةً از نصر بمعنی ملامت کرنا۔



وَهَا هُوَ قَدْ اعْتَرَفَ لَكَ بِالْقَرْضِ وَصَرَاحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَيْنَ مِصْدَاقِ النَّظْمِ وَتَبَيَّنَ أَنَّهُ مَعْرُوفُ الْعَظْمِ
وَإِعْنَاتُ الْمُعَلِّمِ مَلَامَةٌ.

ترجمہ:- اور خبردار ہو کہ تحقیق کہ اقرار کیا ہے اس نے تیرے قرض کا اور ظاہر کر دیا ہے صحیح واقعات کو (اصلی حالت کو) اور بیان کر دیا ہے اس نے نظم کا مصداق، اور ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ مثل چوسی ہوئی ہڈی ہے (مفلس ہے) اور مشقت میں ڈالنا معذور کو قابل ملامت ہے (یا مجھے لوگ ملامت کر سکتے)۔

(۱) اعْتَرَفَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اعتراف ہے۔

(۲) الْقَرْضُ: بمعنی دین، قرض، والجمع قُرُوضٌ اور اس سے مراد ”جہیز کا شن“ ہے۔

(۳) صَرَاحٌ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَصْرِيحٍ بمعنی، صاف صاف بیان کرنا، واضح کرنا، ظاہر کرنا یعنی امر واقعی کو ظاہر کرنا، مجرد فتح سے صَرَاحًا ظاہر کرنے اور واضح کرنے کے آتے ہیں، بیان کرنا کھولنا، کرم سے صَرَاحَةً وَصُرُوحَةً بمعنی صاف، ظاہر اور خالص ہونا، صفت ”صریح“ ہے جمع صرحاء، مؤنث ”صَرِيحَةٌ“۔

(۴) الْمَحْضُ: بمعنی خالص چیز، ٹھیک واقعات، جمع مَحَاضٍ اور خالص دودھ کے معنی بھی آتے ہیں۔ ازکرم بمعنی خالص ہونا۔

(۵) تَبَيَّنَ: صیغہ ماضی۔ از تفعیل تَبَيَّنَ مصدر ہے۔ مرتحیقہ

(۶) مِصْدَاقٌ: بمعنی کسی کی سچائی کا گواہ یقال انہ ذُو مِصْدَاقٍ وَذُو مِصْدَاقٍ یعنی وہ بہادر ہے، جنگجو ہے یا تیز دوڑنے والا ہے۔

(۷) مَعْرُوفٌ: بمعنی خالص ہڈی، جس ہڈی پر گوشت باقی نہ رہے یعنی چوسی ہوئی ہڈی، عرق سے ماخوذ ہے اور یہاں اضافۃ لصفت الی الموصوف ہے اصل میں، انہ العظم المعروف تھا اور مفلس و نادار کے معنی بھی آتے ہیں، عرفاً، معروفاً (ن)۔

(۸) الْعَظْمُ: بمعنی ہڈی و اجمع عظام۔ مرتحیۃ

(۹) اِعْنَاتٌ: از افعال بمعنی کسی کو مشقت میں ڈالنا، ہلاکت میں واقع ہونا، یہ عَنَتٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مشقت از سَمِعَ عَنَتًا بمعنی امر شاق واقع ہونا، سختی اور ہلاکت سے ہم کنار ہونا، گناہ کرنا، عنت الشیء بمعنی خراب ہوگئی۔

(۱۰) الْمُعْذِرُ: صیغہ اسم فاعل بمعنی عذر کرنے والا۔

(۱۱) مَلَامَةٌ: بمعنی قابل ملامت، برا، کرم سے لَوْمًا، مَلَامَةٌ، لَمَامَةٌ مصدر ہیں اور صفت لَيْمٌ ہے جمع لَيْمًا و لَوْمَاءُ۔



وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْتَمَةٌ وَكَيْفَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ، وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ، فَارْجِعْنِي إِلَى خِدْرِكَ
وَاعْذِرْنِي أَبَا عَذْرِكَ۔

ترجمہ:- اور تنگ دست کو قید کرنا گناہ ہے، اور فقیری کو چھپا دینا پرہیزگاری ہے (زہد ہے) اور انتظار کرنا کشادگی کا (فراخی) صبر کے ساتھ عبادت ہے، پس واپس جاتو اپنے گھر کو، اور معذور سمجھ تو اپنے شوہر کو (اپنے شوہر کے عذر کو قبول کر)۔

(۱) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، منع کرنا، مصدر ہے از ضرب۔

(۲) الْمُعْسِرُ: بمعنی مفلس، تنگ دست ہونا، العسر وہ شخص جو قرض ادا کرنے سے معذور ہو، یہ عسر سے مشتق ہے جو عسر کی ضد ہے، کقولہ تعالیٰ: ان مع العسر يسراً۔ يقال عسر (س) عسراً وعسراً وعساراً بمعنی تنگ دست ہونا۔

(۳) كَيْفَانٌ: وَكَيْفَانًا، كَيْفَانًا از نصر بمعنی چھپانا، جیسے: وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ۔ (القرآن)

(۴) الْفَقْرُ: بمعنی فقیر ہونا، يقال فُقِرَ (ك) فَقَارَةً بمعنی محتاج ہونا، اسم فاعل فقیر ہے و الجمع فُقَرَاءُ۔

(۵) زَهَادَةٌ: بمعنی پرہیزگاری مصدر از نصر و کرم و ضرب، بمعنی بے رغبت ہونا، چھوڑ دینا، اور زہادہ اور زہد میں فرق ہے کہ زہادہ، یہ ہے کہ دنیا کی مرغوبات کو چھوڑ دینا اور زہد، یہ ہے کہ صرف خدا کیلئے آخرت کے لہذا کو چھوڑ دینا، زَهَادٌ (ن، ض، س) زَهَادًا و زَهَادَةٌ بمعنی چھوڑنا اور صفت زاهد ہے اس کی جمع زَاهِدُونَ و زهَاد و زهد۔

(۶) اِنْتِظَارٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی انتظار کرنا۔ مجرد نظراً نصر سے، دیکھنا، نظر کرنا۔

(۷) الْفَرَجُ: بمعنی انکشاف الفم (یعنی کشادگی، کھلنا) مصدر از ضرب اگر (بسکون الرائ) ہو تو بمعنی شرم گاہ و الجمع فروج، الفراج ہیں اور ”انتظار الفرج بالصبر عبادہ“ یہ حدیث شریف کا اقتباس ہے۔

(۸) عِبَادَةٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی اطاعت و عبادت کرنا، کما فی التنزیل: اَلَا تَعْبُدُوا اَلَا اِيَّاهُ۔

(۹) اِرْجِعْنِي: صیغہ امر ہے مصدر از ضرب بمعنی لوٹنا، مرتحیۃ۔

(۱۰) خِدْرٌ: (بکسر الخاء) بمعنی پردہ، و الجمع اخدار و خدور جمع الجمع اخادیر لیکن اس سے مراد ”مکان مسکونہ“ ہے۔

(۱۱) اَبَا عَذْرِكَ: اس سے مراد اس کا شوہر اول (جس نے پردہ بکارت کو زائل کیا ہو) یا صرف شوہر ہی مراد ہے۔

وَنَهَيْهِ عَنِ غَرْبِكَ، وَسَلِمِي لِقَضَاءِ رَبِّكَ، ثُمَّ إِنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً، وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمَهُمَا قَبْضَةً، وَقَالَ لَهُمَا: تَعَلَّامَا بِهَذِهِ الْعَلَالَةِ.

ترجمہ:- اور باز رہ تو اپنی تیز زبانی سے (یارونے سے، آنسو بہانے سے) اور راضی رہ تو اپنے پروردگار کے فیصلے پر، پھر تحقیق کہ مقرر کیا (قاضی نے) ان دونوں کیلئے صدقات میں سے کچھ حصہ اور حوالہ کیا (دیا) ان دونوں کو صدقات کے درہموں میں سے ایک مٹھی بھر (یا ہتھیلی بھر) اور کہا ان دونوں سے دل بہلاؤ تم اس تھوڑی سی رقم کے ساتھ (یعنی) تھوڑا تھوڑا خرچ کرو۔

(۱) نَهَيْهِ: (نہیہ عن الشيء) قول یا فعل سے روکنا یا جھڑکنا یا یہ نہی سے ماخوذ ہے بمعنی باز رہنا روکنا یہ لازم اور متحدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از باب بعثر۔

(۲) غَرَبٌ: بمعنی تیز دھاز، زبان کی تیزی، مستی شباب، آنسو، رونا، والجمع غروب یہاں پر سب معانی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۳) سَلِمِي: صیغہ امر حاضر واحد مؤنث از تفعلیل مصدر تسلیم ہے، مرتحقیقہ۔

(۴) قَضَاءٌ: بمعنی فیصلہ، حکم نامہ، تقدیر، مرتحقیقہ۔

(۵) فَرَضَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب، بمعنی قطع کرنا، مقدر کرنا، فَرَضًا مصدر ہے۔ وفي التنزيل: ما كان على النبي من حرج فيما فرض الله له.

(۶) الصَّدَقَاتِ: یہ جمع ہے صدقہ کی ہے اور اصل میں یہ نفل صدقہ اور زکوٰۃ واجبہ کیلئے ہے لیکن کبھی اس کو صدقہ واجبہ کیلئے بھی مستعمل ہے انما الصدقات للفقراء.

(۷) حِصَّةٌ: بمعنی حصہ، نصیب، والجمع حِصَصٌ، مرتحقیقہ.

(۸) نَاوَلٌ: بمعنی آغطی، ناو لهما ای اعطاهما بمعنی عطیہ، بخشش، نَاوَلٌ از مفاعلہ ہے اس کا مجرد نضر سے ہے۔

(۹) دَرَاهِمٌ: یہ جمع ہے درہم کی بمعنی یہاں عبارت میں اس سے مراد ”صدقات“ ہیں۔

(۱۰) قَبْضَةٌ: (بضم القاف وبالصاد المهملة) بمعنی وہ چیز جس پر قبضہ ہو، اور مٹھی بھر کر ہو، یا وہ چیز جو انگلیوں کی پوروں سے پکڑی گئی ہو مراد شے قلیل ہے از ضرب، قبضہ کرنا، پوروں سے پکڑنا، دوسرا، قبضتہ (بالضاد المعجمة) یعنی ہر وہ شے جو ہتھیلی میں رکھ کر انگلیوں سے مضبوط پکڑی گئی ہو (مٹھی بھر) جیسے: فقبضت قبضتہ من اثر الرسول. (القران)

(۱۱) تَعَلَّامَا: یہ صیغہ امر ہے از تفعلیل بمعنی مشغول رہنا، دل بہلانا، مرتحقیقہ.

(۱۲) الْعَلَالَةُ: (بضم العين) بمعنی تھوڑی چیز، یا وہ چیز جس سے دل بہلایا جائے اور اور پہلی مرتبہ دودھ دوہنے کی مہلت کے بعد دوبا ہوا دودھ اور بقیہ دودھ۔



وَتَسَدُّ بِأَهْلِهِ الْبَلَاءَ وَاصْبِرْ أَعْلَى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَيْدِهِ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ

فَنَهَضَاوَاللشَيْخِ فَرَحَهُ الْمَطْلُوقِ مِنَ الْإِسَارِ وَهَزَّةُ الْمُوسِرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ.

ترجمہ:- اور سیرابی حاصل کرو تم اس تھوڑی تری سے اور صبر کرو تم زمانہ کے مکر اور سختی پر، پس امید ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی سے ہم کنار کرے گا یا کوئی صورت پیدا کرے گا پس دونوں اٹھے اس حال میں کہ بوڑھا ایسا خوش تھا جیسا کہ چھوڑ دیا گیا ہو قید سے اور ایسا خوش ہوا جیسے تنگدستی کے بعد مالدار ہوا ہو۔

(۱) تَنَدَّبًا: صیغہ تثنیہ ہے یہ ”ندی“ سے ماخوذ ہے بمعنی تر ہو جانا از تفاعل یہاں مراد سیراب ہوتا (تروی)۔

(۲) الْبَلَالَةُ: بمعنی برتن کا بچا ہوا پانی، بقیہ، وہ لپٹان کا دودھ جو بچے کے پینے کے بعد رہے مراد ”شے قلیل“۔

(۳) كَيْدًا: اس کی جمع كَيْوُودٌ بروزن قیود اور كَيْادَةٌ، كَيْدٌ بمعنی مکر و حیلہ، خباثت اور لڑائی، از ضرب كَادًا، كَيْدًا بمعنی دھوکہ دینا۔

(۴) كَيْدٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی مشقت میں ڈالنا یا تکلیف میں۔

(۵) فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ الْخ: یہ کلام مجیدی آیت سے اقتباس ہے۔

(۶) نَهَضًا: صیغہ تثنیہ ہے ماضی کا، از فتح، نَهَضًا و نُهُوَضًا مصدر ہیں بمعنی اٹھنا۔

(۷) فَرَحًا: بمعنی خوشی، خوش ہونا مصدر ہے سح کا، امر تحقیقہ۔

(۸) الْمَطْلُوقِ: صیغہ اسم مفعول، مصدر اس کا اطلاق ہے بمعنی چھوڑ دینا از افعال مجرد اس کا نصر سے ہے بمعنی چھوٹ جانا۔

(۹) الْإِسَارُ: بمعنی وہ رسی یا وہ تسمہ جس سے قیدی کو باندھتے ہیں اور یہ ”اسیر“ سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کے ہیں۔

(۱۰) هَزَّةٌ: (بکسر الہاء) بمعنی خوشی سے جھومنا، نشاط، راحت، از نصر هَزًا بمعنی حرکت دینا، ہلا دینا، اور خوشی میں بھی حرکت ہوتی

ہے اور ضرب و افعال سے بھی آتا ہے۔

(۱۱) الْمُوسِرُ: یہ یُسْرٌ سے ماخوذ ہے اصل میں میسر تھا بمعنی تو انگر، خوش حال، مالدار، جو ضد ہے عسری، از ضرب۔

(۱۲) الْإِعْسَارُ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی تنگ دست ہونا، عُسْرٌ سے ماخوذ ہے۔ وفي القرون: وان كان ذو عسرة.



قَالَ الرَّاوي وَكُنْتُ عَرَفْتُ أَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ سَاعَةً نَزَعَتْ شَمْسُهُ وَنَزَعَتْ عِرْسُهُ وَكِدْتُ أَفْصِحُ عَنْ

إِفْتِنَانِهِ وَأَثْمَارِ أَفْنَانِهِ.

ترجمہ:- راوی (حارث بن ہمام) کہتا ہے اور پہچان لیا تھا میں نے تحقیق کہ وہ ابو زید ہے جس وقت اس کا سورج چمکا تھا، اور جھگڑا

(لڑنا) شروع کر دیا تھا اس کی بیوی نے، اور قریب تھا کہ میں ظاہر کر دوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو (ہرفن سے واقف ہونے کے،

زیادہ مکار ہونے کو) اور پھلدار ہونے اس کی شاخوں کے (اس کی شاخوں کے بار آور ہونے کو یا بڑے عالم ہونے)

(۱) عَرَفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب، امر تحقیقہ۔

(۲) سَاعَةٌ: اس کی جمع ساعات آتی ہے بمعنی جزء من اجزاء الزمان بمعنی وقت، نیز اس کے معنی قیامت کے بھی آتے ہیں۔ قال

تعالیٰ: یَسْتَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ. اور ساعۃ یہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہے اور جملہ کی طرف اس کی اضافت ہے۔

(۳) بَزَعْتَ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے از نھر بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا۔ بَزَعْتَ (ن) بَزَعُوا وَبَزُوْا مَصْدَرٌ هِیْنَ: قَالَ تَعَالَى: فَلَمَّا رَأَى السَّمْسُ بَازِغَةً.

(۴) شَمْسٌ: بمعنی سورج اور اس کی جمع شَمُوسٌ آتی ہے، مرقحہ۔

(۵) نَزَعْتَ: صیغہ واحد مؤنث ماضی، نَزَعْتَ (ف) نَزَعًا بمعنی عیب لگانا، غیبت کرنا، طعنہ دینا۔ اور سَمَّ سے بھی آتا ہے، قَالَ تَعَالَى: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ.

(۶) عَرَسٌ: بمعنی دلہن، بیوی، والجمع عُرُوسٌ۔ (۷) كَذَبْتُ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

(۸) أَفْصَحُ: ای ظہر مع الفصاحة یعنی.....

(۹) اِفْتِنَانٌ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی قسم یا رنگ برنگی باتیں کرنا، یا اس طرح کی باتیں ہونا، یُقَالُ: افْتِنَ الحَدِيثُ جبکہ وہ اچھے طریقہ سے بیان کرے۔

(۱۰) اَثْمَارٌ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی پھلدار ہونا، یُقَالُ اَثْمَرَ الشَّجَرُ درخت پھلدار ہوا اور ثَمْرَةٌ کی جمع ثَمَارٌ آتی ہے اور اس کی جمع الجمع الثمار اور ثمر آتی ہے اور جمع الجمع میں زبر ہے اور یہاں بالکسر ہے نہ کہ جمع۔

(۱۱) اَفْئَانٌ: اس کا واحد ہے فَنین بمعنی درخت کی شاخ، یا سیدھی شاخ و جمع الجمع اَفَانِینٌ ہے۔ قَالَ تَعَالَى: ذُوَاتِ اَفْئَانٍ.



ثُمَّ اَشْفَقْتُ مِنْ عُثُورِ الْقَاضِي عَلَيَّ بُهْتَانِهِ وَتَزْوِيقِ لِسَانِهِ فَلَا يَرَى عِنْدَ عِرْفَانِهِ اَنْ يُرْسِحَهُ لِاِحْسَانِهِ فَاحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ.

ترجمہ:- پھر خوف کیا میں نے بوجہ مطلع ہونے قاضی کے اسکے بہتان پر (اس کی زبان کے بناوٹی بات پر مطلع ہونے سے ڈرا) اور اس کی زبان کے مزین ہو جانے سے پس نہ دیکھ لیں قاضی (لائق مت شمار کرے) اسکو (شیخ کو) پہچاننے کے وقت، یہ کر پکا دے اس پر اپنے احسان کو (احسان کے لائق شمار نہ کر لے) پس پیچھے ہٹا میں بات کرنے سے مانند پیچھے ہٹنے شک کرنے والے کے۔

(۱) اَشْفَقْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از مَع شَفَقًا بمعنی ڈرنا، اس کا صلا گر ”علی“ یا ”من“ ہو تو بمعنی خوف کرنا و حرص کرنا اور کسی سے چوکنار ہونا۔

(۲) عُثُورٌ: مصدر ہے بمعنی مطلع ہونا (بھید پر) ٹھوکر کھانا، اس کا مصدر عَثَرَ (ن، ض، ك) عَثَرَ اَوْ عُثُورًا اَوْ عَثَارًا بھی آتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَى: فَاِنَّ عَثَرَ عَلَيَّ اِنَّهُمَا اَسْتَحَقُّا اِيْمًا.

(۳) بُهْتَانٌ: (بالضم) مصدر ہے بمعنی تہمت لگانا، متحیر کر دینا، کذب، افتراء، جھوٹ باندھنا، مصدر از فِثْبٍ بهْتَانًا یُقَالُ: بهْتَهُ بُهْتَانًا، وَبُهْتَانًا بمعنی کسی پر جھوٹ باندھنا۔ قَالَ تَعَالَى: سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.

(۴) تَزَوُّقٌ: یہ مصدر ہے تَفْعِيل کا، بمعنی مزین کرنا، نقش و نگار بنانا، خوش بنانا، او ز اَوَق (بروزن طاؤس) ماخوذ ہے بمعنی، پارہ، جھوٹی، زینت، اس کا ثلثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا ہے۔

(۵) لَا يَرَى: مضارع غائب کا صیغہ ہے منفی، روایت مصدر ہے از فتح۔ (۶) عِرْفَانٌ: مصدر ہے از ضرب، بمعنی پہچانا۔

(۷) يُرَشِّعُ: یہ قرَشِيع مصدر سے ہے تَفْعِيل، بمعنی پکانا، مجرد فتح سے بمعنی نپکانا۔

(۸) فَسَاخِجَمْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِحْجَام ہے بمعنی ہٹ جانا، اعراض کرنا، پیچھے ہٹنا، اس کا مجرد (ن، ض) سے ہے یقال: حجه عن الشيء جبکہ وہ منع کرے و حجم طرف عينه جبکہ وہ نگاہ پھیرے۔

(۹) الْمُرْتَابُ: صیغہ اسم فاعل از افعال بمعنی شک کرنے والا، ”رَبُّ“ سے ماخوذ ہے از افعال۔



وَطَوَيْتُ ذِكْرَهُ كَطَيِّ السَّجَلِ لِلْكِتَابِ، اَلَا اِنِّي قُلْتُ بَعْدَمَا فَصَلْتُ وَوَصَلْتُ اِلَى مَا وَصَلْتُ لَوَاكُ لِنَامَنُ
يَنْطِقُ فِي اَثَرِهِ لَا تَانَا يَفِصَّ خَبْرَهُ وَبِمَا يَنْشُرُ مِنْ خَبْرِهِ۔

ترجمہ:- اور لپیٹا میں نے اسکے ذکر کو (پوشیدہ رکھا) مانند لپیٹنے سجل کے، کتاب کو (جیسا کہ فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتے ہیں) لیکن تحقیق کہہا میں نے اسکے جدا ہونے کے بعد (چلے جانے کے بعد) اور عطایا بخشش کے ملنے کے بعد، کاش ہمارے لئے کوئی ایسا شخص ہوتا جو اسکے پیچھے جاتا، تاکہ لے آتے وہ ہمارے پاس خالص خبر (حقیقت حال کو) اور اس چیز کو کم جو پھیلائی جاتی ہے اس کی منقش چادروں سے (مجمع کلام سے، حسن کلام سے)

(۱) طَوَيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی ”طَيَّ“ مصدر سے بمعنی لپیٹنا۔

(۲) السَّجَلُ: بمعنی معاہدات کا رجسٹر، قاضی کا رجسٹر، جس میں دعویٰ اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں، تاکہ قاضی کے پاس محفوظ رہے یا وہ صحیفہ جس میں کتاب ہو، وائج سب جلات عند بعض نبی کریم ﷺ کے کاتب کا نام تھا، بعض کے نزدیک تیسرے آسمان پر ایک فرشتہ کا نام ہے جو ہر پنجشنبہ و دو شنبہ کو اعمال پیش کرتا ہے۔ از باب نصر قال سَجَلُ الْمَاءِ یعنی پانی بہانا۔

(۳) فَصَلْتُ: صیغہ ماضی از ضرب فَضَلْ مصدر ہے۔ (۴) وَوَصَلْتُ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از ضرب وَضَلْ مصدر ہے۔

(۵) يَنْطِقُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِنْطَلَقَ ہے۔ (۶) اَثَرٌ: بمعنی نشانِ قدم، والجمع آثار۔

(۷) اَتَانَا: یہ ”اِتْيَانٌ“ مصدر ہے، از ضرب بمعنی آنا، اِنِّي به۔ لانا۔

(۸) لَفِصٌّ: (بحرکات ثلثة لکن بالفتح افصح)، بمعنی وہ گنیمت جو انگوٹھی وغیرہ پر لگاتے ہیں۔ یہاں پر مراد ”اصل حقیقت ہے و حقیقت حال امر“ ہے والجمع فصوص و فصاص و الفص۔

(۹) يُنْشَرُ: صیغہ مضارع مجہول بمعنی بظہر یقال نشر الشوب، نَشْرًا اى بسط خلاف الطيُّ از نصر و ضرب۔ وفی

الفرقان: و اذا الصحف نشرت. پھیلا تا کھولنا۔

(۱۰) خَبِرَ: یہ خَبَرَہ کی جمع ہے بمعنی یعنی چادر، اس سے مراد صحیح کلام ہے جو خوبصورت چادر کے مشابہ ہے (یعنی منقش چادر)



فَاتَّبَعَهُ الْقَاضِي أَحَدًا أَمْنَاءً وَ أَمْرَهُ بِالْتَّجَسُّسِ عَنْ أَنْبَاءٍ هِ فَمَا لَيْتَ أَنْ رَجَعَ مُتَدَهِّدًا وَ فَهْفَهْرًا مُقَهِّفًا.
ترجمہ:- پس اسکے پیچھے دوڑایا قاضی نے ایک شخص کو اپنے معتمدین میں سے (ایک معتمد کو دوڑایا) اور حکم دیا اسکو اسکے حالات کی تفتیش کرنے کا، پس نہیں ٹھہرایا کہ وہ لوٹا (تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑ کر واپس آیا) اس حال میں کہ وہ دوڑتا ہوا اور ٹھٹھے مارتا ہوا (تہقہہ لگاتا ہوا)۔

(۱) اتَّبَعَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اتَّبَعَ ہے۔

(۲) أَمْنَاءُ: یہ جمع ہے امین کی بمعنی آمین ہونا، از کرم مصدر أَمْنَةٌ ہے امانت دار ہونا یعنی یا وہ شخص جسکے پاس امانت رکھی جائے، یا وہ شخص جو کسی کے پاس امانت رکھے۔

(۳) التَّجَسُّسُ: یہ مصدر ہے تفعل کا بمعنی تلاش و جستجو، تفتیش کرنا، یا پہچاننے کیلئے ہاتھ سے چھونا، مجرمانہ نظر بمعنی ہاتھ لگا کر ٹٹولنا، ضرب سے پہچاننا، معلوم کرنے کیلئے ہاتھ سے چھونا۔

(۴) أَنْبَاءُ: یہ جمع ہے نبأ کی بمعنی خبر۔ (۵) لَيْتَ: صیغہ ماضی معروف از مع ای مکث بمعنی ٹھہرنا، لبثا و لبثا مصدر ہیں۔

(۶) رَجَعَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی لوٹنا۔

(۷) مُتَدَهِّدًا: (مصدر بعثر، بیعثر یا تسربل سے) صیغہ اسم فاعل بمعنی جلدی کر نیوالا اس کے اصلی معنی ہے اوپر سے کسی چیز کو گرا دینا، ماضی کا صیغہ ہے ”ذَهَدَ“ بروزن بعثر ہے یا گول چیز کے لٹکانے کے ہیں اب اسکے معنی ہے تیزی سے چلنے کے ہوئے۔

(۸) فَهْفَهْرًا: صیغہ ماضی از بعثر، بمعنی پیچھے کے جانب لوٹنا، یا لٹے پیروں واپس آنا۔

(۹) مُقَهِّفًا: صیغہ اسم فاعل، باب بعثر. فَهْفَهْرًا مصدر ہے بمعنی زور سے ہنسیا ہنسا مار کر ہنسا، تہقہہ لگانا، کھکھلا کر ہنسا۔



فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي مَهْمِيمٌ يَا أَبَا مَرْيَمَ أَفَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا أَنْشَأَ لِي طَرَبًا فَقَالَ لَهُ مَا ذَارَ آيَاتٍ وَمَا لِدُنْيَا مَا وَعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْخَرَجَ.

ترجمہ:- پس کہا اس سے قاضی نے اے ابو مریم! کیا خبر لائے ہو، پس کہا اس نے تحقیق کہ دیکھا میں نے ایک عجیب غریب واقعہ، اور سنائیں نے ایسی بات کو جس نے پیدا کیا ہے میرے لئے خوشی کو (وجد) پس کہا (قاضی نے) اس سے کیا چیز دیکھی تونے؟ اور کس چیز کو محفوظ رکھا، تو اس شخص نے کہا کہ ہمیشہ رہا شیخ کہ جب سے یہاں سے نکلا۔

(۱) مَهْمِيمٌ: یہ کلمہ استفہامیہ ہے بمعنی (ما حالک و ماشا نک و ما خبرک) اور مرد کے نزدیک یہ اسم فعل ہے بمعنی اجرونی کے ہے اور عند البعض مَسَاهِي کا ترمیم شدہ لفظ ہے اور اُدْبَاءُ یہ کہتے ہیں کہ یہ طرف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے یعنی مَسَا احدث

لك شیء غرض یہ ہے کہ یہ اصل میں ”مَہَ یَأمَنُ“ تھا اور کلمہ استفہام ہی صحیح ہے۔

(۲) أَبَامَرِيْمَ: یہ کنیت ہے اس شخص کی جس کو قاضی نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا یا مجازاً اہر اس شخص کو کہتے ہیں جو امر عجیب و غیر غریب لائے جیسے مریم علیہا السلام سے ایک امر عجیب یعنی بغیر باپ کے بیٹے کا پیدا ہونا سرزد ہوا تھا اور ابامریم یہ لفظ سریانی ہے۔

(۳) عَايِنْتُ: صیغہ ماضی متکلم از مفاعلہ مصدر مُعَايِنَةٌ بمعنی دیکھنا، یا معاینہ کرنا، عَيَانًا و مُعَايِنَةً مصدر ہے۔

(۴) عَجَبًا: مصدر ہے از سَمِعَ بمعنی تعجب نیز۔ (۵) أَنْشَأَ: يَنْشِئُ اِنْشَاءً بمعنی پیدا کرنا، از افعال قد مر تھیقہ۔

(۶) طَرَبًا: مصدر ہے از سَمِعَ بمعنی خوشی یا رنج میں اضطراب یا بے چینی پیدا ہونا، حرکت پیدا ہونا، غمگین ہونا، اور خوش ہونا، یہاں خوشی مراد ہے۔

(۷) زَايَتٌ: صیغہ ماضی واحد مذکر حاضر از فِعْرُوبَةٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔

(۸) وَعَيْتٌ: صیغہ واحد مذکر حاضر از ضرب و غَمِيٌّ مصدر ہے بمعنی حفاظت کرنا، قد مر تھیقہ۔

(۹) لَمَّ يَزُولٌ: صیغہ مضارع نفی مجد بلغم، زَالَ يَزُولُ (ن) زَا لَا وَزَوَّالًا سے۔

(۱۰) مُدَّخَرَجٌ: ”مُدَّ“ حرف جر اور خرن فعل ماضی معروف از نصر خُرُوْجًا مصدر ہے۔



يُصَفِّقُ يَدَيْهِ وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُعْرِدُ بِمِلَاءٍ شَدِيقِيهِ وَيَقُولُ :

(۳۲) كِدْتُ أَضَلِّي بِلَيْلِيهِ مِنْ وَقَاحِ شَمْرِيهِ

(۳۳) وَأَزُورُ السَّجْنَ لَوْلَا حَاكِمُ الْإِسْكَانْدَرِيهِ

ترجمہ:- تالیاں بجاتا رہا وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اور مخالفت کرتا تھا وہ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (پیروں سے ناچتا، کودتا رہا) اور گاتا رہا وہ اپنے دونوں جبرے بھر بھر کر (منہ بھر کر خوب زور زور سے گاتا رہا) اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ (۳۲) قریب تھا کہ میں جلایا جاتا مصیبت میں ایک بے حیا و بے شرم عورت کیوجہ سے۔ (۳۳) اور زیارت کرتا میں جیل خانہ کی اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا۔

(۱) يُصَفِّقُ: صیغہ مضارع از تَفْعِيلِ مصدر تَصْفِيْقٌ ہے بمعنی تالیاں بجانا، مجرد (ن) ض) صَفْفًا سے بمعنی صفق بالیغ ہاتھ پر ہاتھ مارا، یہ اتمام بیج کی علامت ہے اور صَفْفَةٌ اس طرح مارنا کہ جس سے آواز نکلے زور سے بند کرنا۔ جیسے صفق الباب۔

(۲) يُخَالِفُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُخَالَفَةٌ و خِلَافٌ ہیں۔

(۳) يُعْرِدُ: صیغہ مضارع معروف از تَفْعِيلِ مصدر تَعْرِيْدٌ بمعنی گانا، خوشی سے جھومنا، پوری آواز کے ساتھ گانا، اور تَعْرِيْدٌ اور غَنَاءٌ کے معنی بھی گانا مگر غَنَاءٌ عام ہے خواہ کم آواز سے گائے یا زیادہ آواز سے، عُرِدٌ (س) و عُرِدٌ افعال سے عُرِدٌ تفعیل سے بمعنی پرندہ کا گانا، چھپانا۔

(۴) مَلَأَ: جمع املاء ہے بمعنی بھرنا، مَلَأْنَا مصدر ہے از فَعَّ

(۵) شَدِيقِيهِ: (بفتح الشین و کسرہا) یہ شَدِيقٌ کا تشبیہ ہے بمعنی شکاف دہن یا منہ کا شکاف باچھیں، منہ کا کونا (کنارہ) و جبراً،

والجمع أشداق، شَدِيق (س) شَدِيقًا بمعنی وسیع ہونا، کھلا ہونا اس کا مؤنث شدقاء ہے جمع شُدُوق۔

(۶) أُضْلِي: صیغہ واحد متکلم بمعنی آگ میں داخل ہونا۔ صَلِي (س) صَلِي، صُلِيًا، صُلِيًا ہیں يقال صلی النار صلتو صلی و صلیاً جبکہ وہ آگ کی گرمی کو برداشت کر رہا یا آگ میں جلے۔

(۷) بَبْلِيَّةٌ: بمعنی مصیبت، والجمع بَلَايَا اور ”ہلیۃ“ اس اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو کہ عرب کے دستور کے مطابق بغیر گھاس پانی دیئے کسی کی قبر پر باندھ دی جائے اور اس طرح مر جائے، نصر سے مستعمل ہے۔

(۸) وَقَّاحٌ: بمعنی بے حیاء، بے شرم اس میں مذکر مؤنث دونوں برابر ہیں والجمع وقح، وقح، وَقَّح (ض) وَقَّحًا قحۃً، وَقَّح (س) وَقَّحًا، وَقَّح (ك) وَقَّاحَةٌ، وَقُوقِحَةٌ بمعنی بے حیاء ہونا، قلیل الحیاہ وقبائح پر جری ہونا۔

(۹) شَمْرِيَّةٌ: یہ مؤنث ہے ”شمری“ کا بمعنی تجربہ کار، آزمودہ کار، جلد باز، محنت سے کام کرنے والا، کوشش کرنے والا، بے باک، مجرد نصر و ضرب بمعنی جلدی سے دھوکہ دیکر چلے جانا۔

(۱۰) أَرُورٌ: زیارۃ مصدر سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے از نصر بمعنی ملاقات کے لئے آنا، بقصد تعظیم۔

(۱۱) أَلْسَجُنٌ: بمعنی قید خانہ، جیل خانہ، والجمع سُجُونٌ، أَسْجَانٌ، سَجَنٌ (ن) سَجَنًا بمعنی قید کرنا، قَالَ تَعَالَى: رَبِّ السَّجْنِ احبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ۔



فَضَحَكَ الْقَاضِي حَتَّى هَوَتْ دِينِيَّتُهُ وَذَوَتْ سَكِينَتُهُ فَلَمَّا فَاءَ إِلَى الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْإِسْتِغْفَارَ بِالْإِسْتِغْفَارِ۔

ترجمہ:- پس قاضی ہنسا یہاں تک کہ گرگئی اس کی ٹوپی، اور زائل ہو گیا اس کا سکون (وقار) پس جبکہ لوٹا وہ اپنے وقار کی طرف سے، اور پیچھے لایا (قاضی) زیادہ ہنسنے کے، استغفار کو (زیادہ ہنسنے کے بعد قاضی نے استغفار پڑھا)۔

(۲) هَوَتْ: ای سَقَطَتْ بمعنی اوپر سے نیچے گرنے، يُقَالُ هُوَ الشَّيْءُ يَهْوِي (ض) هُوِيَاً وَهُوَ يَأْ، هُوِيَاً نَبَاتاً جبکہ وہ اوپر سے نیچے گئے، الْهَوَى (بفتح الهاء) بمعنی ارتفاع اور الْهَوَى (بضم الهاء) بمعنی الانحدار کے ہے۔

(۳) دِينِيَّةٌ: (بکسر اللام) وتشديد اللام والياء) یہ ایک خاص قسم کی ٹوپی ہوتی ہے جس کو عراق کے قاضی وغیرہ استعمال کرتے ہیں جو بوجہ طول اور گولائی کے (دِنٌّ) سے مشابہ ہوتی ہے اور ”دِنٌّ“ بمعنی مٹکا، والجمع دنان بڑی ٹوپی جس میں گولائی اور طول زیادہ ہو، یعنی ایک خاص قسم کی گول ٹوپی کو کہتے ہیں اور یہ ”دِنٌّ“ سے ماخوذ ہے بمعنی مٹکا، یا وہ ٹوپی جو اونچائی اور گولائی میں مٹکے کے مشابہ ہوتی ہے والجمع، دنان، دِنٌّ (س) دِنْنًا بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا ہونا۔

(۴) ذَوَتْ: بمعنی زائل ہونا، ذَوِيَ يَذْوِي (ض) يَذْوِي (س) ذَوِيًا، يقال ذوى النبات یعنی ای زالت اور نصر سے بھی آتا ہے بمعنی زائل ہونا، بھاگنا، پڑمردہ ہونا۔

(۵) لَمَاءٌ: صیغہ ماضی از ضرب بمعنی لوٹنا، قولہ تعالیٰ: فَاَنْفَاءُ ت فَاَصْلِحُوا. الفصحى الرجوع الى حاله محمودۃ۔

(۶) الْوَقَارُ: بمعنی حکم، بردبار، بڑائی، وقار، سکون، وَقَرَّ (ض، ك) وَقَارًا، وَقَارَةً بمعنی صاحب وقار ہونا، بھاری بھر کم ہونا، فی التنزیل: مالکم لا ترجون لله وقاراً۔

(۷) عَقَبَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَعَقَيْبٌ ہے بمعنی پیچھے لانا، مجرد نمر سے ہے۔ عقب الرجل عقباً و عقباً و عاقباً بمعنی بعد میں آنا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَهُ مَعْقِبَاتٌ أَيْ مَلَائِكَةٌ يَتَعَاقَبُونَ۔

(۸) الْإِسْتِغْرَابُ: مصدر ہے استفعال کا بمعنی بہت زیادہ ہنسنا (زور سے قہقہہ لگانا، جس سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں)۔



قَالَ اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِينَ، حَرِّمْ حَبْسِي عَلَى الْمُتَادِبِينَ ثُمَّ قَالَ لِذَلِكَ الْأَمِينِ عَلِيٍّ بِهِ فَانطَلَقَ مُجَدِّدًا فِي طَلْبِهِ۔

ترجمہ:- تو کہنے لگا اے اللہ! اپنے مقرب بندوں کے طفیل حرام کر دیجئے میری قید کو ادیبوں پر (اے خدا بندوں پر میری قید کو حرام کر دے) پھر کہا قاضی نے اپنے معتمد سے لاؤ اس کو میرے پاس، پس چلا وہ امین تیزی سے اس کی تلاش میں۔

(۱) اللَّهُمَّ: اصل میں یا اللہ تھا یا حرف ندا کو حذف کر کے آخر میں میم مشدود عوض میں زائد کر دیا گیا یہ نزد بصرین ہے اور کوفین کے نزدیک (اللهم) اس کی اصل يَا اللَّهُ اُمْنًا بِخَيْرٍ ہے۔ (ہات بہ اسم فعل)

(۲) بِحُرْمَةِ: بمعنی عزت، یا قابل حفاظت چیز جس کے اندر کوتاہی حرام ہو، والجمع حرم، حرماء۔ فی التنزیل: وَمَنْ يَعْظُم حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ، وَالْجَمْعُ حَرَمٌ وَحُرْمَاءُ۔

(۳) الْمُقَرَّبِينَ: یہ مقرب کی جمع ہے بمعنی اچھا کام کرنے والا۔

(۴) حَرِّمْ: صیغہ امر از تفعیل صرف کے وزن پر مصدر تَحْرِيْمٌ ہے بمعنی حرام کرنا جو حلال کی ضد ہے۔ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا حَلَ اللَّهُ لَكَ۔

(۵) حَبْسٌ: (بفتح الحاء) مصدر بمعنی قید کرنا، مقید کرنا، از ضرب (بکسر الحاء) بمعنی پلنگ پوش، جمع اَحْبَاسٌ۔

(۶) الْمُتَادِبِينَ: یہ جمع متادب کی ہے بمعنی بہت بڑا ادیب، یا ادب سکھانے والا (۷) امین: بمعنی امانت دار معتمد، جمع اُمْنَاءُ۔

(۸) عَلِيٍّ بِهِ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر، یعنی تو اس کو میرے پاس لا، اور ادباً فرماتے ہیں کہ یہ اطلبو عَلِيٍّ سے ماخوذ ہے ”اطلبوا“ کو حذف کر کے عَلِيٍّ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

(۹) انطَلَقَ: صیغہ ماضی ہے از انفعال مصدر انطلاق ہے بمعنی چلنا۔

(۱۰) مُجَدِّدًا: یہ ماخوذ ہے جدۃ سے بمعنی کوشش کرنا، وسعی کرنے والا، از نصر و ضرب۔



ثُمَّ عَادَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْهِ مُخْبِرًا بِأَنَّهُ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي أَمَا إِنَّهُ لَوْ حَضَرَ لَكُنْفَى الْحَدْرُ ثُمَّ لَا وَ لَيْتَهُ مَا هُوَ بِهِ أَوْلَى

وَلَا رَيْتُهُ أَنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْأُولَى. (ای الدنيا)

ترجمہ:- پھر واپس آیا بہت دیر کے بعد خبر دینے والا تھا اسکے (ابوزید) دور جانے کی پس کہا قاضی نے اس سے، خبردار، بیشک کہ اگر وہ حاضر ہو جاتا تو کفایت کیا جاتا وہ ڈر سے (تو وہ خوف سے محفوظ رہتا) پھر دیتا میں اس کو وہ چیز جو اس کیلئے مناسب ہے (شایان شان یا لائق ہے) اور ضرور دکھاتا میں اس کو تحقیق کہ پچھلا عطیہ بہتر ہے اس کیلئے پہلے عطیہ سے۔

(۱) لَا يَه: (لاية). (ای بعد بطنہ) لائی یلائی (ف) لایا بمعنی دیر کرنا، رکے رہنا، تاخیر کرنا۔

(۲) مُخْبِرًا: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اخبار ہے بمعنی خبر دینے والا یا خبر لانے والا۔

(۳) بِنَائِهِ: ای ببعده، نائی یناء (ف) نایا بمعنی دور ہونا، اسم فاعل، 'فاء' ہے مؤنث نائیه ہے۔ وفی القرآن: ونای بجانہ۔

(۴) حَضَرَ: صیغہ ماضی ہے حضور سے مشتق ہے بمعنی حاضر ہونا، از نھر اس کی ضد غیبت ہے۔

(۵) الْحَذَرُ: بمعنی بچنا، واحتیاط کرنا، حَذِرَ (س) حَذِرَ أَوْ مَحْذَرَةً بمعنی بچنا، پرہیز کرنا، چونکار ہونا۔ اس کی صفت کے صیغے حذرو حذور آتے ہیں۔

(۶) لَا رَيْتُهُ: ای لاعطیئہ، از افعال یقال: اولاه معروف فأجب وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے ما اولاه المعروف یعنی وہ کتنا فیاض ہے اور یہ شاذ ہے کیونکہ یہ ثلاثی مزید سے نہیں آتا اس کا مجرد معنی ہے، یقال: ولی الرجل بمعنی جبکہ وہ محبت کرے۔

(۷) أُولَى: بمعنی زیادہ حقدار اور زیادہ لائق اس کا تشبیہ أُولَيَانِ وَالْجَمْعُ الْأُولُونَ، الاء الی اور اس کا مؤنث وُأُولَاهُ اس کا تشبیہ وُأُولَيَانِ، وَالْجَمْعُ وُأُولَى، وُأُولَيَاتٍ. (۸) رَأَيْتُ: صیغہ واحد شکلم، فتح سے بمعنی دیکھنا، یہ افعال سے بمعنی دکھانا۔



قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ صَفْوَانَ الْقَاضِيِ إِلَيْهِ، وَقَوْتُ ثَمْرَةَ التَّنْبِيهِ عَلَيْهِ غَشِيَتْنِي نَدَامَةٌ الْفَرَزْدَقِ حِينَ أَبَانَ النَّوَارَ وَالْكَسْعِيُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارَ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے قاضی کا میلان اس شیخ کی طرف ہے، اور فوت ہو جانے تنبیہ کے ثمرات کو اس پر (قاضی کے اسکے حال پر آگاہ کرنے ثمرہ کو بیکار فوت ہونا دیکھا) تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جبکہ طلاق دیدی تھی اس نے مسامحہ نوار کو (اپنی بیوی کو) اور جیسے کسی صبح دیکھ کر پشیمان ہوا تھا، (ندامت ہوتی تھی)۔

(۱) صَفْوَانٌ: مصدر ہے، صَفَا يَصْفُو (ن) صَفَا مَآءٌ، صَفَا مَآءٌ (ف) صَفِي يَصْفِي (س) صَفِي، صَفِيًا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ کما جاء في التَّنْزِيلِ: وَلَتَصْفِي إِلَيْهِ الْفِتْنَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ. اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی کان لگا کر سننا یا مائل کر دینا، جھکا دینا، مصدر اَصْفَاءٌ ہے۔

(۲) قَوْتُ: مصدر ہے بمعنی فوت ہو جانا، یقال قَاتَ (ن) يَفُوتُ قَوْتُ قَوْتُ أَمْرًا. ای ذهب وقت فعله والقوت بعد الشيء عن

الانسان یعذر ادراکہ۔

(۳) ثَمْرَةَ التَّنْبِيهِ: ای تنبیہ القاضی علی ابی زید و ثمرۃ هذا التنبیه کثرة الاحسان علیہ۔

(۴) غَشِيَّةٌ: بمعنی ڈھانپ لینا، گھیر لینا، ڈوب جانا، ازسبح۔

(۵) الْفَرَزْدَقُ: ایک بہت بڑے شاعر کا لقب ہے اس کا نام ہمام بن غالب داری اور یہ بہت ہی زیادہ کریہہ المنظر اور بد صورت تھا اس کی چچا زاد بہن مسماة ”نوار“ جو اپنے حسن و جمال میں یکساں اور بہت ہی زیادہ پاکیزہ سیرت تھی، حضرت ابن زبیرؓ نے ان دونوں کا نکاح آپس میں کر دیا، لیکن یہ آپس میں توافق نہ ہونے کی وجہ سے نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی فرزدق نے سیدنا امام حسنؓ کے سامنے تین طلاقیں دیدیں، اتفاق سے ایک دن راستہ میں دونوں کی ملاقات ہو گئی فرزدق نے فرط محبت میں آ کر بوسہ لے لیا، اس پر مسماة نوار نے طلاق یاد دلائی، مگر فرزدق نے انکار کیا تو نوار نے سخت ست سنایا اور کہا کہ حضرت حسنؓ سے سزا دلواؤ گی، تو فرزدق نہایت خائف ہوا اور یہ اشعار کہے: (فرزدق نے ۱۰ھ میں انتقال کیا)

غدت منی مطلقۃ نوار

ندمت ندامة الکسعی لما

کآدم حین اخرجہ الضرار

و کانت جنتی فخرجت منها

لأصبح لی علی القدر اختیار

ولوانی ملکت یدی ونفسی

فأصبح ما یضی لہ نہار

و کنت کفافی عینہ عمداً

ترجمہ:- میں کسعی کی طرح نادم ہوا جب نوار مجھ سے مطلقہ ہوئی، وہ میری جنت تھی جس سے میں نکلا، جیسا کہ آدم کو (اللہ کے حکم کی) مخالفت نے نکالا۔ اگر میں اپنے معاملہ اور نفس پر قادر ہوتا تو مجھے فیصلہ پر اختیار ہوتا (لیکن مغلوب الغضب ہونے کی وجہ سے میں اپنے اوپر قادر نہیں تھا)۔ میں اس آدمی کی طرح ہوں جو اپنی دونوں آنکھیں قصداً پھوڑ دے جس کے نتیجہ میں دن کی روشنی بھی اس کو دکھائی نہ دے۔“

(۶) وَالْکُسَعِيُّ: یہ قبیلہ کا نام ہے یمن میں جو کح کی طرف منسوب ہے اس کا نام محارب بن قیس یا محامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے، اس نے نبج درخت پر درش کر کے ایک دفعہ تیر تیار کئے وہ ایک کمان اور پانچ تیر نبج (نبج درخت کے تیر، بہت عمدہ ہوتا ہے) سے تیار کر کے ایک رات خرگوش کے شکار کیلئے تاک میں بیٹھ گیا، پانچوں تیر یہ خیال کر کے ختم کر ڈالے کہ میرا نشانہ غلط ہے، آخر غصہ میں آ کر کمان کو بھی توڑ ڈالا حالانکہ حقیقت میں نشانہ بالکل ٹھیک تھا وہ تیر برابر خرگوش کو چھید کر کے پتھر میں لگ جاتے تھے، رات ختم ہونے کے بعد صبح کو جب اس نے خرگوش کو مرا ہوا دیکھا تو شرمندہ ہو کر یہ اشعار کہے:

تَطَاوَعَنِي إِذْ لَقَطَعْتُ حَمْسِي

نَلِفْتُ نَدَامَةً لِّوَأَنْ نَفْسِي

لَعَنَرَأْيِكَ حِينَ كَسَرْتُ قَوْسِي

تَبَّيْنُ لِي سَفَاهَ الرَّأْيِ مَنِي

ترجمہ:- میں اس طرح نادم ہوا کہ اگر میرا جی میری موافقت کرتا تو میں اپنی پانچوں انگلیاں کاٹ ڈالتا۔ میری رائے کی حماقت اس وقت ظاہر ہوئی جب میں نے اپنی کمان توڑ ڈالی۔ ”وَالْکُسَعِيُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ“ سے علامہ حریری نے اس واقعہ کی طرف اشارہ

کیا ہے۔ تو اس طرح یہ شعر ضرب المثل ہے ندامت میں۔
(۷) استبان: ای تبیین، وظہر۔

تمت المقامة التاسعة

بعون الله تعالى وكرمه صباح يوم الاحد

التاريخ: ۸/ جمادى الثانية ۱۴۱۵ھ

الموافق: ۱۳/ نومبر ۱۹۹۴ء.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحِیْمَةُ

”دسواں مقام جو مشہور ہے رحیمیہ سے“

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں، یہاں علامہ حریری نے اپنی طرف سے ایک قسم کی ترتیب دی ہے جس میں انسانی چہرے کے محاسن اور برائیوں کو بیان کیا ہے، اس کیساتھ ایک قاضی صاحب کے امرد پرستی کا ذکر، پھر اس کو نصیحت ہے، اور قصہ یوں بیان کیا ہے کہ علامہ حریری مشہور شہر ”رحبہ مالک“ میں گئے، وہاں ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا کہ بڑھانے اس کو آستین سے پکڑا ہوا ہے، اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہوا ہے، جب کہ وہ لڑکا انکار کر رہا ہے، بالآخر دونوں شہر کے حاکم کے پاس جو خود بھی امرد پرستی کا مریض تھا، وہاں جا کر بوڑھا اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے، حاکم بوڑھے سے کہتا ہے کہ اگر آپ کے پاس دو عادل گواہ موجود ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ اس سے قسم لے لیں۔ بوڑھا کہتا ہے کہ اس نے میرے بیٹے کو تہائی میں قتل کیا ہے تو میں کہاں سے گواہ لاؤں؟ اسلئے میں اسے قسم دلاتا ہوں اور میرے ہی قسم کے الفاظ اس کو دہرانے ہوں گے، لڑکا ان کے الفاظ کو دہرانے سے انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ حاکم کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اور اشاروں سے کہہ دیتا تھا کہ اگر حاکم اس کو چھڑا دے تو بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کیلئے تیار ہوگا، چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو دینار پر فیصلہ کر دیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ آپ سو دینار پر راضی ہو جائے اور لڑکے کو چھوڑ دے، بیس دینار تو ابھی لے لیں اور باقی کل ادا کر دوں گا۔ لیکن بوڑھا کہتا ہے کہ جب تک آپ مکمل ادا نہیں کریں گے اس وقت تک لڑکا میرے پاس ہی رہے گا چنانچہ حاکم چلا جاتا ہے۔ اور حارث بن ہمام اس دوران ابو زید سروجی کو پہچان لیتا ہے، اور اسے قسم دیکر کہتا ہے کہ کیا آپ ابو زید ہیں؟ تو جواب میں ابو زید کہتا ہے جی ہاں میں ابو زید ہوں، دونوں وہ رات قصہ گوئی میں گزارتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے علامہ سروجی حارث بن ہمام کے ہاتھ ایک رقعہ تھما دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ جب میں فرار ہو جاؤ تو یہ رقعہ حاکم کو دیدینا، جس میں حاکم کو تشبیہ کی گئی ہے، آنکھوں کی حفاظت اور عشق، محبت سے اجتناب کی نصیحت ہوتی ہے، اس طرح ابو زید حاکم سے رقم لیکر وہ چلا جاتا ہے۔



حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: هَتَفَ بِي دَاعِيَ الشُّوقِ، إِلَى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ؛ فَلَبَّيْتُهُ

مُمْتَطِيًا شِمْلَةً.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کھینچ کر لایا ہے مجھے داعی شوق نے مالک بن طوق کے شہر حجبہ کی طرف، پس لبیک کہا میں نے (اس شوق کے داعی کو) اس حال میں کہ سواری بنانے والا تھا تیز رفتار اونٹنی کو۔

(۱) اَلرَّحِيْبَةُ: یہ رجب کی طرف منسوب ہے ومنہ رجب بمعنی وسیع از سب و کرم، جسکے معنی وسعت کے ہیں۔ یہ ایک شہر کا نام ہے جو ساحل فرات پر واقع ہے رجب اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے، مالک بن طوق (جس کی کنیت ابو کلثوم تھی) نے اس شہر کو بسایا تھا، اس کو حبة الشام بھی کہتے ہیں اسکے اور دمشق کے درمیان آٹھ روز کی مسافت ہے۔

(۲) هَتَفَ: صیغہ ماضی معروف ہے از ضرب بمعنی پکارنا اس طریقہ سے پکارنا کہ سامع کو پتہ نہ چلے، هَتَفًا هَتَفًا، هَتَافًا، مصادر ہیں آواز نکلنا، یا لمبی آواز نکلنا، اور غیب سے آواز دینے والے کے بھی اسکے معنی آتے ہیں از ضرب، ومنہ هَاتِفٌ.

(۳) ذَاعِي: صیغہ اسم فاعل از نصر ذَعُوَةٌ مصدر ہے۔

(۴) الشُّوقُ: ای میل النفس بمعنی نفس کی خواہش، خواہش کا حرکت کرنا، هو میل النفس. والجمع اشواق. شاق (ن) شوقًا، تشواقًا بمعنی ہیجان و اضطراب پیدا کرنا۔

(۵) كَيْبَتْهُ: یہ قَلْبِيَّةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی جی ہاں کے۔

(۶) مُمْتَطِيًا: صیغہ اسم فاعل از امتطال اس کا مصدر امتطأ ہے بمعنی سواری بنانا اور یہ مَطِيَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اونٹ۔ مَطَايِمُطُو (ن) مَطْوًا بمعنی جلدی جلدی چلنا، یا سفر تیزی سے کرنا، مَطِيٌّ (س) مَطِيًّا۔

(۷) شِمْلَةً: بمعنی تیز رفتار اونٹنی، صفت کا صیغہ ہے، از نصر و از سب و کرم شمالًا، شمالًا و شَمُولًا بمعنی تیز چلنا۔



وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مَشْمَعَلَةً، فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَّاسِي، وَشَدَّذْتُ أَمْرَاسِي، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَاسِي. ترجمہ: اور کھینچنے والا تھا جلدی ارادوں کا پس جبکہ ڈال دیا میں نے اس شہر حجبہ میں لنگر (لنگر انداز ہوا) اور باندھیں میں نے اپنے خیمہ کی رسیاں (خیمہ زن ہو گیا، مقیم ہو گیا)، اور نکلا میں حمام (غسل وغیرہ کے بعد) سے سر منڈوانے کے بعد۔

(۱) مُنْتَضِيًا: صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر انتضاء ہے از امتعال بمعنی نکالنا، کھینچنا، سونٹنا، مجرد نَضَى يَنْضِي (ض) نَضِيًا بمعنی سونٹنا۔ نَضَا يَنْضُو (ن) نَضَا. السيف من غمده. میان سے تلوار نکالی۔

(۲) مَشْمَعَلَةً: یہ اشمعلا مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی سیر کرنا، اور چلنے میں بہت کوشش کرنے والی، باب اقشعر سے ہے۔

(۳) أَلْقَيْتُ بِهَا: ای فیہا. صیغہ واحد متکلم القاء مصدر از افعال۔

(۴) مَرَّاسِي: یہ (بکسر لمیم و فتحها) مرساة کی جمع ہے اور کشتی یا جہاز کی رسی (لنگر) جس سے باندھا جاتا ہے۔ رَسَائِرُ سُو (ن) رَسَاوِرُ سُو بمعنی ثابت و راسخ ہونا مؤنث رَاسِيَةٌ جمع رَوَاسِيَاتُ آتی ہیں۔ قال تعالیٰ: وقدور الراسيات.

(۵) شَدَّدْتُ: واحد متکلم کا صیغہ، یہ "شَدَّ" سے ماخوذ ہے بمعنی مضبوط باندھنا، از نصر۔

(۶) أَمَرَ أَسَى: یہ مرس کی جمع ہے اور یہ مرس سے کی بھی جمع ہے بمعنی رسی (طناب) خیمہ باندھنے کی یا جہاز کے طناب (رسی) قال الحریری: شددت امراسی یعنی ٹھہرنے کی تیاریاں شروع کی۔

(۷) الْحَمَامُ: بمعنی غسل خانہ، یہ حیم سے ماخوذ ہے بمعنی گرم پانی، والجمع حمامات. حَمَّ (ن) حَمًّا بمعنی گرم کرنا۔ يقال حم التنور اور مع سے حَمَمًا بمعنی گرم ہونا۔

(۸) سَبَّتِ: بمعنی سرکا منڈوانا، نصر وضرب سے سَبَّتَا مصدر ہے بمعنی کاٹنا، قطع کرنا، يقال: سبت الرأس. ومنه سبت شعره ای حلقہ، موسمی یوم السبت لانه مقانی قطع عمل خلق السموات والارض فی هذا یوم الذی ابتداء ہافی یوم الاحد۔



رَأَيْتُ غُلَامًا قَدْ افْرَعَّ فِي قَالِبِ الْجَمَالِ، وَالْبَسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَقَدْ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بَرُّذِيهَ، يَدْعِي أَنَّهُ فَتَكَ بِأَبِيهِ.

ترجمہ: تو دیکھا میں نے ایک ایسے نوجوان (لڑکے) کو کہ جو ڈالا گیا تھا خوبصورتی کے سانچے میں، اور پہنایا گیا اس کو حسن سے کمال کا لباس (انتہائی حسن کا لباس پہنایا گیا) اور حال یہ ہے کہ تحقیق کہ پکڑے تھے ایک بڑھے نے اسکی آستین کو جو دعویٰ کر رہا تھا کہ اس لڑکے نے اچانک قتل کیا اپنے بیٹے کو۔

(۱) غُلَامًا: بمعنی نوجوان (لڑکا)، غلام مزور، ہمز خط، والجمع غِلْمَانٌ، اَغْلَمَةٌ، وَغِلْمَةٌ اَزْ سَمِّ غُلْمًا مصدر ہے بمعنی شہوت پرست ہونا۔ اغتلم الاعتال سے بھی یہی معنی ہے غلتمہ بمعنی شہوت۔

(۲) افْرَعَّ: واحد متکلم مجہول ہے از افعال مصدر افراع ہے بمعنی ڈالنا، پانی کا بہانا، مع سے ہے۔

(۳) قَالِبٌ: (بفتح اللام و بکسر ہا) بمعنی سانحہ والجمع قَوَالِبٌ وَقَوَالِبٌ یعنی جس میں جو اہر وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔

(۴) الْجَمَالِ: ای الحسن خِلْقًا وَخُلُقًا از کرم پیدائشی خوبصورتی کو کہتے ہیں۔

(۵) الْبَسَ: صیغہ ماضی مجہول از افعال مصدر الباس ہے بمعنی پہنایا گیا۔

(۶) الْحُسْنِ: بمعنی خوبصورتی یا خوبصورت ہونا، از کرم، صیغہ ز صفت ہے۔

(۷) حُلَّةٌ: (بضم الحاء) بمعنی چادر، ازار، والجمع حُلَلٌ وَحِلَالٌ ہرنیا کپڑا، عام کپڑا، یا وہ کپڑا جو تمام بدن کو چھپالے۔

(۸) اعْتَلَقَ: صیغہ ماضی از الاعتال مصدر اعتلاق ہے بمعنی تعلق و زوم، پکڑنا۔

(۹) رُذِيهَ: بمعنی چوڑائی آستین، والے یا صرف آستین کو کہتے ہیں و کم تنگ آستین کو کہتے ہیں۔ رَذْنٌ (ض) رَذْنًا بمعنی تہ بہتہ کرتا، والجمع

أَرْدَانٌ اور چونکہ اہل عرب آستین میں درہم اور دنانیر رکھتے ہیں، جیب بنالیا کرتے تھے اس میں سے وہ اپنے روپے پیسے رکھا کرتے تھے، اسی وجہ سے يقال نُقِلَ رَدْنُهُ یعنی مالدار ہو گیا۔

(۱۰) فَنَكَ: صیغہ ماضی بمعنی اچانک مار ڈالنا غفلت میں یا گرفت کو مضبوط کرنا۔ دَرَفْتَكَ (ن، ض) فَنَكَ (بحرکات الثلثه) فَنُوْنَا مصادریں۔



وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عَرَفَتَهُ، وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ، وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَابِرُ الشَّرَارِ، وَالزَّحَامُ عَلَيْهِمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ، إِلَى أَنْ تَرَاضِيًا بَعْدَ اشْتِطَابِ اللَّدْدِ.

ترجمہ:- اور نوجوان انکار کرتا تھا اس کی معرفت کو (جان پہچان کو) لڑکا سچ پا اور اس کی تہمت کے الزام کو بڑا سنگین واقع سمجھتا تھا، اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑنے والا چنگاریوں کا تھا (باہم دشمنیاں چنگاری اڑا رہی تھی) اور جھگڑا ان دونوں پر جمع کر رہا تھا درمیان اچھا اور بروں کے (اچھے برے لوگ جمع ہو گئے تھے) یہاں تک کہ راضی ہو گئے وہ دونوں خوب لڑنے جھگڑنے کے بعد۔

(۱) عِرْفَةٌ: بمعنی یہ مصدر ہے اور فعلتہ کے وزن پر ضرب سے۔ یقال عرف الشيء عرفه و عرفانا و معرفة جبکہ وہ چیز کو پہچانے یا جانے۔ یعنی معرفت و الضمیر للذین۔

(۲) يُكْبِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر انکبار ہے بمعنی بڑا سمجھنا، اور ”کبر“ سے مشتق ہے جو صغر کی ضد ہے۔ كَبُرَ (ك) كَبِرًا وَكِبَارَةً بمعنی بڑا ہونا۔ فلما رأيناهُ اكبرناه و قطعنا ايديهن۔

(۳) قِرْفَةٌ: بمعنی تہمت، از ضرب قرفا۔ جھوٹ بولنا، بمعنی تہمت لگانا، جھوٹ بولنا، اِقْتِرَافُ اِتِّعَالَ سے بمعنی حاصل کرنا، کمانا، کسب کرنا سبجزون بما كانوا يقتربون۔

(۴) مُتَطَابِرُ: یہ طَبَرُ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم فاعل بمعنی بہت زیادہ اڑنے والا۔

(۵) الشَّرَارُ: (بفتح الشین) یہ شرارۃ کی جمع ہے بمعنی چنگاری۔

(۶) الزَّحَامُ: مصدر ہے از مفاعلہ بمعنی مزاحمت یا انوکھ کثیر۔ زَحَمَ (ف) زَحَمًا وَزَحَامًا.

(۷) الْأَخْيَارُ: یہ خیر کی جمع ہے بمعنی نیکی و بھلائی اور کسی کا اپنے کمال کو پہنچانا و مال کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع خیار آتی ہے۔

(۸) الْأَشْرَارُ: یہ شر کی جمع ہے یا شریرو کی جمع ہے بمعنی کمینہ، برے لوگ، یا برائی۔

(۹) اِشْتِطَابُ: مصدر ہے اِتِّعَالَ کا بمعنی حد سے تجاوز کرنا، ظلم کرنا۔ شَطَطًا، شَطَطًا، شَطَطًا بمعنی دور ہونا، ظلم کرنا، شَطَطًا (ض) بمعنی حق سے دور ہونا۔ قال تعالیٰ: لقد قلنا اذا شططا، ای بعيدا عن الحق۔

(۱۰) اللَّدْدُ: (محرکة) بمعنی خصومت، سخت جھگڑا، از نصر بمعنی بہت زیادہ جھگڑا کرنا۔ لَدَّدَ (س) لَدًّا۔ بہت زیادہ جھگڑا لو ہوتا۔ قال تعالیٰ: هو والد الخصام۔



بِالْتَّنَافُرِ الی وَالِی الْبَلَدِ، وَكَانَ مِمَّنْ يُزُنُّ بِالْهَنَاتِ، وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَيْنِ عَلَى الْبِنَاتِ، فَاسْرَعَا الی نَذْوَتِهِ، كَالسَّلِيكِ فِي عَذْوَتِهِ.

ترجمہ:- ساتھ دعویٰ کرنے (مقدمہ دائر کرنے) حاکم شہر کے پاس، اور تھا حاکم شہر، ان لوگوں میں تھے جو بری عادتوں سے متہم تھے، اور ترجیح دیتا تھا وہ لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں کی محبت پر پس جلدی کی ان دونوں نے ان کی مجلس (عدالت) کی طرف مانند سلیک کے دوڑنے میں۔

(۱) التَّنَافُرُ: بمعنی مقدمہ دائر کرنا (ناش کرنا) مصدر ہے تفاعل کا بمعنی دعویٰ کرنا مجرد ضرب بمعنی کوچ کرنا، فخر کرنا۔ نَفْسَارًا، نَفُورًا وَنَفِيرًا. دور ہونا، الگ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى: وَمَا زَادَهُمُ الا نْفُورًا.

(۲) يُزُنُّ: صیغہ مضارع ہے۔ از نصر بمعنی تہمت لگانا، متہم کرنا۔

(۳) الْهَنَاتُ: (الْهَنُ) یہ جمع ہے یا ہنۃ کی بمعنی بری عادت، شرمگاہ یہاں پر جرم خلاف وضع و فطرت یعنی لواطت مراد ہے۔ ”الهن“ میں کبھی نون تخفیف کیساتھ ہے کبھی اس میں نون کو تشدید پڑھا جاتا ہے۔ یہاں اس سے مراد بری عادت یعنی خلاف وضع فطرت یعنی لواطت کے ہیں و يقال هذا هنك یعنی یہ تمہاری چیز ہے اور اس کی تصغیر ہنئی ہے اس کا مؤنث ہنۃ ہے اس کا اعراب بالحروف ہے اس کا استعمال خیر میں نہیں ہوتا ہے۔

(۴) الْبَيْنِ: یہ جمع ہے ابن کی بمعنی لڑکا، اس کی جمع ابناء ہے اور تصغیر بنی۔

(۵) الْبِنَاتُ: یہ جمع ہے بنت کی بمعنی لڑکی اور بنت کیلئے بنتی؟؟، اور بنوی مستعمل ہے۔

(۶) فَاسْرَعَا: یہ سُرْعَة (جلدی) سے ماخوذ ہے جو بطوہ کی ضد ہے از کرم۔ کما فی القرآن: وسار عوا الی مغفوة. اور سرعت کا استعمال اجسام و افعال میں کیا جاتا ہے۔

(۷) نَذْوَتِهِ: بمعنی مجلس، جماعت، اسم مرۃ ہے، اس کی جمع ندوات آتی ہے، مرتحیقہ۔

(۸) السَّلِيكِ: ایک آدمی کا نام ہے جو بہت تیز رفتار مشہور تھا عرب میں چار شخص کی تیز رفتاری ضرب الشل ہے (۱) تابط شراً

(ب) شَنْقَرِي، يَاسَنْقَرِي (ج) عمرو ابن امیہ ضمری اور (د) سَلِيكِ اور یہ بہت بڑا شاعر بھی تھا، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے یا ایک مشہور واقعہ ہے کہ بنو بکر کی لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا قصد کیا سلیک جو بنو تمیم میں سے تھا، بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے چھپنا جب بنو بکر کو اس صورت حال کا علم ہوا تو دو شخص کو نہایت تیز رفتار گھوڑوں پر سوار کرا کر ”سلیک“ کی گرفتاری کیلئے روانہ کئے لیکن وہ دونوں سلیک کی گرد پا کو بھی نہ پاسکے اور نا کام واپس آگئے سلیک نے بنو تمیم کو مفصل حالات سے مطلع کیا لیکن انہوں نے اتنی زیادہ مسافت کو اس قدر تھوڑے زمانہ میں طے کرنا از قبیل محالات سمجھ کر جھٹلایا یہاں تک کہ بے خبری میں بنو بکر کا لشکر بنو تمیم میں جا پڑا اور خوب لوٹ مار کا بازار گرما گیا۔

(۹) عَذْوَتِهِ: بمعنی دوڑنا، اَعْدَاىِ فُلَانِ عَلٰى فُلَانٍ مدد کی اور قوت پہنچائی۔



فَلَمَّا حَضَرَاهُ، جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ، وَاسْتَدْعَى عَدْوَاهُ، فَاسْتَنْطَقَ الْغَلَامَ، وَقَدَفْتَنَّهُ بِمَحَاسِنِ عُرْتِهِ.
ترجمہ:- پس جبکہ حاضر ہوئے وہ دونوں، از سر نو اپنا دعویٰ پیش کیا ہے شیخ نے اور طلب کیا اسکی مدد (حاکم سے مدد چاہا) پس گویائی طلب کی حاکم نے غلام سے (حاکم نے لڑکا سے بیان لینا چاہا) اور تحقیق کہ فتنہ میں ڈالنا تھا (فریفتہ بنا دیا تھا) اس غلام نے (حاکم کو) اپنے چہرے کی خوبصورتی اور پاکیزگی کی وجہ سے۔

(۱) حَضَرَاهُ: ای جاء الشیخ والغلام الی الوالی. صیغہ تثنیہ مذکر حاضر معروف۔ حَضَرَ (ن) حَضُورًا حاضر ہونا، جو ضد ہے غائب کی۔

(۲) جَدَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل اس کا مصدر تَجَدَّدَ ہے بمعنی نیا کرنا، لوٹنا، بجز ضرب سے بمعنی نیا ہونا، اور یہاں نیا کرنے اور لوٹانے کے ہیں۔

(۳) دَعْوَاهُ: یہ مفعول ہے جدد کا دَعْوَا مصدر ہے بمعنی مقدمہ ودعویٰ کرنا۔

(۴) اسْتَدْعَى: بمعنی طلب کرنا، مقدمہ دائر کرنا، اور آواز کرنے کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ زور سے چیخ کر بیان کیا۔

(۵) عَدْوَاهُ: بمعنی مدد طلب کرنا۔ یقال استعدی الامیر ای استعانہ فاعداہ ای اعانہ والاسم العدوی۔

(۶) فَاسْتَنْطَقَ: ای طلب الوالی نطق الغلام۔ صیغہ ماضی از استفعال اسْتَنْطَقَ مصدر ہے ای طلب النطق بمعنی گویائی طلب کرنا، یا تقریر کرنا، مجرد ضرب سے ہے، یعنی تقریر کرنا مراد ہے۔

(۷) الْغَلَامُ: نوجوان، لڑکا، غلام، مزدور جمع اَغْلَمَةٌ، غِلْمَةٌ، غِلْمَانٌ تی ہیں از مَح۔

(۸) قَدَفْتَنَّهُ: صیغہ ماضی مَفْتَنَ (ض) فَتَنَّا وَفَتَنَّا یعنی تعجب میں ڈالنا، بہلانا، بھلانا، متحیر کرنا، فتنہ میں ڈالنا، فتنہ میں پڑنا، یہ لازمی اور متعدی دونوں مستعمل ہے، والجمع فتان۔

(۹) مَحَاسِنُ: یہ جمع ہے حسن کی بمعنی خوبصورتی، حَسَنٌ از کرم، مرتحقیہ۔

(۱۰) عُرْتُهُ: (بضم الغین) معنی گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، یا پوری پیشانی کا چمکنا۔ یقال: غرة من کل شیء یعنی ہر چیز کا ابتدائی و معظم حصہ وغرة من القوم بمعنی شریف، وغرة من الرجل بمعنی چہرہ اور یہی معنی یہاں مراد ہیں اور اس کے معنی روشنی اور صبح کے بھی آتے ہیں۔



وَطَرَّ عَقْلَهُ بِتَضْفِيفِ طُرْتِهِ، فَقَالَ: إِنَّهَا الْفَيْكَةُ أَفَّاكَ، عَلِيٌّ غَيْرَ سَفَّاكَ؛ وَعَصِيْبُهُ مُمْتَخَالٌ، عَلِيٌّ مَنْ لَيْسَ

بِمُغْتَالٍ، فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ:

ترجمہ:- اور اچک لیا تھا اس نے (حاکم کی) عقل کو اپنے بالوں کی آراستگی سے، پس کہا غلام نے تحقیق کہ یہ دعویٰ جھوٹ ہے (یہ تہمت بالکل جھوٹا الزام ہے) ایسے شخص پر جو ظالم اور خون ریز نہیں ہے اور تہمت تراشی ہے جیلہ گری (کھلی ہوئی تہمت) ایک ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں ہے، پس حاکم نے شیخ سے کہا (بڑھے)۔

(۱) طَرَّ: صیغہ ماضی معروف (ن، ض) بمعنی چلا جانا، دھکن کرنا، قطع کرنا، اچک لینا، کاٹنا، لوٹ لینا، اور بال چھیننا۔ یقال طره ای سبلہ۔

(۲) بَتَضْفِيفٍ: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی پٹی جمانا، صف بندی کرنا، مجرد نھر سے ہے صَفًّا مصدر ہے بمعنی درست کرنا، مراد بالوں کو درست کرنا، یقال: صفہ صفاى نظمه طولاً مستقیماً۔

(۳) طَرَّيْهَ: (بالضم) بمعنی پیشانی بمعنی عَلَمُ الثَّوْبِ و طرف کل شیء و حاشیۃ الكتاب و الجمع طرار و جبین یا مانگ نکالنا، جو بالوں کے وسط میں خوبصورتی کی غرض سے بنا لیتے ہیں و الجمع طرات، طور، اطرار، طرار۔

(۴) اَفِيكًا: بمعنی تہمت لگانا، الزام، جھوٹ، بہت ہی بڑا جھوٹ، و الجمع اَفَانِكُ. اَفَكَ (ض) اَفَكًا، اَفُوْكًا بمعنی جھوٹ بولنا، و تہمت لگانا، وَمِنْهُ اَفَاكٌ یعنی بہت ہی گھنی جھوٹ بولنے والا، مبالغہ کیلئے ہے۔ اَفَكًا (س) جھوٹ بولنا، اور اَفِيكٌ کی جمع اَفكاء. فى التنزيل: اجئنا لتأفكنا عن آلہتنا۔

(۵) سَفَاكٌ: صیغہ مبالغہ ہے بمعنی قتل کرنے والا اور خون ریزی کرنے والا یا مارنے والا، سَفَكَ (ض) سَفَكًا خون بہانا۔ قولہ تعالیٰ: من یفسد فیہا ویسفک الدماء۔

(۶) عَضِيْهَةٌ: یہ فیعلۃ کے وزن پر ہے اور اس کے حروف اصلی (ع، ض، و) ہیں بمعنی بہتان، افتراء، بدگوئی، تہمت و الجمع عضاء ہ۔ عَضَہ (ف) عَضُہَا، عَضُہَا بمعنی چغلی کھانا، جادو کرنا، جھوٹ بولنا و از سبب تہمت لگانا۔

(۷) مُحْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِغْتِيَالٌ بمعنی حیلہ کرنے والا مجرد نھر سے۔

(۸) مُغْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِغْتِيَالٌ ہے بمعنی اچانک قتل کرنے والا، یقال: غَالٌ (ن) يَغُوْلُ غَوْلَةً، وَغَالَةٌ، اِغْتَالَهُ جبکہ وہ اس کو ہلاک کرے اور بے خبری میں اس کو آدبوچے۔



اِنْ شَهِدَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَلَا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنُ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اِنَّهُ جَدَّ لَهُ خَاسِيَاءَ، وَاَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا، فَاَنَّى لِيْ شَهِدٌ، وَاَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ مُشَاهِدًا۔

ترجمہ: اگر شہادت دے تیرے لئے دو گواہ مسلمانوں میں سے (تو قصاص کا حکم دوں گا) وگرنہ پوری لے لے تو اس لڑکے سے قسم (ورنہ لڑکے سے قسم کھلوائے) پس بڑھے نے کہا تحقیق اس نوجوان نے زمین پر گرایا اس کو اس حال میں کہ وہ ذلیل تھا، اور یہاں ہے اس کا خون اس حال میں یہ نوجوان خالی تھا، (لوگوں سے دور لے جا کر قتل کیا جہاں کوئی نہ تھا) پس کہاں سے لاؤ میں گواہوں کو! اور وہاں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔

(۱) شَهِدٌ: صیغہ ماضی معروف از سبب شَهِادَةٌ مصدر ہے یقال: شَهِدَ (س) شَهِادَةً لَهُ او علیہ عند الحاکم ای ادی عندہ من الشہادۃ۔

(۲) عَدْلَانِ: یہ عدل کا تشبیہ ہے ای رجلان عدلان و الجمع اَعْدَالٌ بمعنی انصاف کرنا برابر کرنا۔ یقال: عَدَلَ (ض) يَعْدِلُ

عَدَلًا اِی سَوٰی بَیْنَهُمَا۔

- (۳) وَ اَلَا اِیْ وَ اَنْ لَّمْ یَسْتَهْذَلْكَ عَدَلًا نَ (۴) فَاسْتَوَفَ: صیغہ امر حاضر از استفعال مصدر استیفاء بمعنی پورا کرنا بحر ضرب سے۔
- (۵) اَلْیَمِیْنِ: بمعنی قسم، سیدھا ہاتھ (دست راست) والجمع اَیْمَانٌ وَ فِی التَّنْزِیْلِ: لایُوا اِخْذْکُمْ اللّٰهَ بِاللُّغُوْفِ اِیْمَانِکُمْ۔
- (۶) جَدَلَهُ: جَدَلَ صیغہ ماضی معروف ہے مصدر تَجَدَّلَ ہے بمعنی زمین پر پچھاڑ دینا، یا زمین پر پچھاڑنا، جَدَلَ (ن، ض) جَدَلًا: زمین پر پچھاڑنا، سب سے جَدَلًا، معنی سخت لڑائی جھگڑا کرنا۔
- (۷) خَسِیًا بمعنی دھنکارا ہوا، ہانکا یا ہوا، جھڑکا یا ہوا، دور کیا ہوا، از فتح بمعنی کتے کو دھنکارنا، جھڑکنا، دور کرنا، خَسَأَ (ف) یَخْسَأُ خَسْنًا، جھڑکنا، دھنکارنا۔ خَسِئًا (س) یَخْسِئُ خَسْنًا بمعنی دوری: ونا، اور خَسِیًا یہ ضمیر مفعول سے حال واقع ہے اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔
- (۸) اَفَاحَ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی بہا دینا، خوف بہانا اور فَاخَ (ن) یَفُوخُ فَوْحًا مصدر ہے بمعنی بہنا، جوش دینا۔
- (۹) خَالِیًا: اِی مَفْرَدًا لَیْسَ مَعَ اَحَدٍ۔ یعنی تنہا و اکیلا۔ خَلَا (ن) یَخْلُوْ۔ یَقَالُ خَلٰی مَعَهُ عَلٰی خَلْوَةٍ وَ خَلَا الرَّجُلُ خَلْوًا وَ خَلَاءَ اِی اِنْفَرُوْا فِی مَکَانَ وَ مِنْ الْاَوَّلِ، قَوْلُهُ تَعَالٰی: وَ اِذَا خَلَوْا لٰی شَیْطٰنِہُمْ۔
- (۱۰) ثَمَّ: (بفتح التاء) یہ حرف عطف نہیں ہے، بمعنی وہاں یعنی یہ اشارہ بعید کے لئے ہے۔
- (۱۱) مُشَاهَدًا: (بضم المیم) بمعنی دیکھنے والا صیغہ اسم فاعل از مفاعله شَاهَدًا وَ مُشَاهَدًا مصدر ہیں بمعنی دیکھنا آنکھوں سے معائنہ کرنا، شَہِدَ سَمِعَ سے ہے۔



وَلٰكِنْ وَّلٰئِيْ تَلْقٰنِيْهُ الْيَمِيْنِ، لِيَسِيْنَنَّ لَكَ: اَيُّصَدِّقُ اَمْ يَبِيْنُنْ اَفَقَالَ لَهُ: اَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ، مَعَ

وَجَدِكَ الْمُتَهَالِكِ، عَلٰی اِبْنِكَ الْهٰلِكِ۔

ترجمہ:۔ اور لیکن اختیار (اجازت) دیجئے مجھے اس کو قسم کھلانے کی، تاکہ ظاہر آپ پر آیا وہ سچا ہے (سچ بول رہا) یا جھوٹ پس کہا قاضی نے اس سے (شیخ نے) تو مالک ہے اس واقع کا، باوجود ہونے تجھ کو انتہائی رنج و غم تیرے مشغول بیٹے پر۔

(۱) وَّلٰئِيْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَوَلَّيْتُ ہے بمعنی حاکم بنانا و اختیار دینا۔

(۲) تَلْقٰنِيْهُ الْيَمِيْنِ: اِی الْقِيَامَ الْيَمِيْنِ یَقَالُ لَقِنَ الْكَلَامَ فُلَانًا، لَقْنَا وَ لِقَانَةٌ وَ تَلَقَّنَ مِنْهُ الْكَلَامَ اِی اِخْذَ عَنْهُ مَشَافَهَةً وَ فُهْمَهُ وَ لَقْنَهُ اِی فُهْمَهُ مَشَافَهَةً اِزْ سَمِعَ۔

(۳) الْيَمِيْنِ: مَانَ (ض) يَمِيْنُنْ مِيْنًا سے جبکہ وہ جھوٹ بولے۔ مصدر مِيْنٌ ہے اور یہ ماخوذ اَيْمَانٌ سے بمعنی جھوٹ بولنا۔

(۴) وَجَدَ: مصدر ہے از ضرب بمعنی پانا، غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا، وَجَدًا، وَجَدَةً، مَوْجِدَةً، وَجَدًا اَنَا مصدر ہیں جبکہ وہ غضبنا ہوں۔

(۵) اَلْمُتَهَالِكِ: صیغہ اسم فاعل ہے از تفاعل بمعنی ہلاک ہونے والا، هَلَكَ (ض، س، ف) هَلَكًا اور فَحَّ سے اس کا معنی ہے فنا

ہونا، مرنا، ہلاک ہونا، اور هلاك عليه والیہ ہلاکاً کے معنی ہے، لاپچی ہونا و بہت خواہش مند ہونا۔
(۶) هَالِكٌ: صیغہ اسم فاعل از ضرب بمعنی ہلاک ہونے والا۔ قال تعالیٰ: كل شيء هالك الا وجهه۔



فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ، قُلْ: وَالَّذِي زَيْنَ الْجِبَاهَةِ بِالطَّرْرِ، وَالْعُيُونِ بِالْحَوْرِ، وَالْحَوَاجِبِ بِالْبَلَجِ،
وَالْمَبَاسِمِ بِالْفَلَجِ.

ترجمہ:- پس شیخ نے کہا غلام سے (لڑکے) کہہ تو قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے پیشانیوں کو زلفوں سے اور آنکھوں کو سخت سیاہی اور سفیدی سے مزین کیا ہے، اور ابروؤں کو (ہواؤں کو) کشادگی سے اور دانتوں، جہریوں سے (جدا کشادہ ہونے)۔

(۱) زَيْنٌ: صیغہ ماضی ہے از تفعیل مصدر ”تَزِينٌ“ ہے بمعنی مزین کرنا، زینت دینا۔

(۲) الْجِبَاهَةُ: یہ جَبْهَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیشانی، چہرہ اس کی جمع جَبْهَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۳) الطَّرْرُ: یہ طُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی گیسو (زلف) وہی اعتدال الشعر علی الجبہ۔

(۴) العُيُونُ: یہ عین کی جمع ہے بمعنی آنکھ۔

(۵) الحَوْرُ: بمعنی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا زیادہ ہونا بعض کہتے ہیں بڑی آنکھ والا ہونا والجمع و حور، و احوار۔ حَارٌ (س) حَوْرًا۔ يقال حورت العين آنکھ کی سیاہی و سفیدی حصہ کا خوب چمکدار ہونا، یا حور وہ شخص ہے جس کی آنکھ کی سیاہی و سفیدی خوب چمکتی ہو اس کی حور آتی ہے۔

(۶) الحَوَاجِبُ: یہ حاجب کی جمع ہے بمعنی آبرو، بھوروں اس کی جمع حَوَاجِبٌ بھی آتی ہے اور اس کے معنی آفتاب کی شعائیں، یا کسی چیز کا کنارہ، آفتاب کا کنارہ جو طلوع ہونے کے وقت ابتداً ظاہر ہو، دربان ہونا، اور ابلیح وہ شخص ہے جس کے بھوں کے بال علیحدہ علیحدہ ہوں اور مع سے بھی آتا ہے بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۷) المَبَاسِمُ: یہ مبسم کی جمع ہے بمعنی مسکرانے کی جگہ یعنی دانت یہاں مجازاً ہونٹ مراد ہے۔ بِسْمِ (ن، ض) يَبْسِمُ بِسْمًا بمعنی تبسم کرنا، مسکرانا۔

(۸) الفَلَجُ: دانتوں کی کشادگی لغوی معنی پھاڑنا، تقسیم کرنا، فَلَجٌ (ن، ض) فَلَجًا و فُلُوجًا بمعنی اپنے مقصد میں کامیاب ہونا، اور دانتوں کا فاصلہ طویل ہونا اور ”تفرق اسنان“ عربوں کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ فَلَجًا و فَلَجَةً (س) سے بمعنی دانتوں، قدموں، یا ہاتھوں کے درمیان کشادگی، و بعد کا ہونا یا طویل ہونا، اور فَلَجٌ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانتوں میں نہ زیادہ فصل ہو اور نہ زیادہ وصل ہو۔



وَالْجُفُونَ بِالسَّقَمِ، وَالْأَنْوْفُ بِالسَّمِّ، وَالْخُدُودُ بِاللَّهَبِ، وَالثُّغُورُ بِالشَّنْبِ، وَالْبَنَانُ بِالتَّرْفِ،

وَالْحُضُورَ بِالْهَيْفِ.

ترجمہ:- (اور قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے) پلکوں کو باریکی سے اور ناکوں کو بلندی سے اور رخساروں کو (گال کو) سرخی سے اور دانتوں کو چمکنے (آب و تاب) سے اور پوروں کو نازک (نرم) ہونے سے اور کمرؤں پتکے پن سے۔
(۱) الْجُفُونُ: جَفْنُ کی جمع ہے بمعنی پلک (غطاء العين)۔

(۲) أَلْسَقَمُ: بیماری، دکھ، باریکی، یہاں مراد شدت حیا ہے اور نزاکت ہے۔ سَقَمٌ (ك، س) سَقَمًا وَسَقَمًا، سَقَامًا وَسَقَامَةً بیمار ہونا، بیماری کا ممتد ہونا، ضرب سے بمعنی بیمار ہونا، صفت سَقِيمٌ ہے جمع سِقَامٌ وَسَقَمَاءُ۔ وفي القرآن: قال انى سقيم.
(۳) أُنُوفٌ: یہ آنف کی جمع ہے بمعنی ناک اور پہاڑ کا ٹکلا ہوا گوشت، وانف کل شیء۔ ہر چیز کی ابتداء۔
(۴) أَلْسَمَمٌ: بمعنی بلندی سَمٌّ بمعنی سونگھنا، اور سَمٌّ (ن، س) سَمًّا، سَمَمًا، بلند ہونا۔
(۵) أَلْحُدُودُ: یہ حَدٌّ کی جمع ہے بمعنی رخسارہ، گال۔

(۶) أَللَّهَبُ: بمعنی شعلہ، لپٹ، یہ سرخی رخسار سے کنایہ ہے، لَهَبٌ يَلْهَبُ (س) لَهَبًا وَ لَهَبًا وَ لَهَبًا، بمعنی بھڑکنا، شعلہ اٹھنا۔
سیصلی نار اذات لہب.

(۷) أَلتُّغُورُ: یہ نغرة کی جمع ہے بمعنی دانت اور لگائی؟؟ کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۸) أَلشَّنْبُ: بمعنی تروتازگی، رونق، دانتوں کا چمکدار ہونا، دانتوں کی تازگی، شَنِيبٌ (س) شَنِيبًا بمعنی صاف و حسین ہونا، تیزی، خوش آبی۔

(۹) أَلْبَنَانُ: یہ بِنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی انگلی کے پورا اور اس کا کنارہ۔ قَالَ تَعَالَى: بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ اَنْ يَسُوءَ بِنَانِهِ.

(۱۰) أَلتَّرَفُ: بمعنی نرمی، ناز کی بلب؟؟؟ مع سے بمعنی نازک بدن ہونا۔ تَرَفٌ (س) تَرَفًا بمعنی صاحب نعمت ہونا۔

(۱۱) أَلْحُضُورُ: یہ حَضْرٌ کی جمع ہے بمعنی کمر، کوکھ، کولہا۔

(۱۲) أَلْهَيْفُ: بمعنی پتلی کمر کا ہونا، باریک پیٹ ہونا، هَافٌ (س) هَيْفًا، هَيْفًا بمعنی شکم اندر کود باہوا ہونا، اور "اهيف" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی کمر دلی یا باریک کمر والا ہو، کمر کا باریک ہونا، مؤنث هَيْفَاءُ جمع هيف۔



اِنَّنِي مَا قَاتَلْتُ اِبْنَكَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا، وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِي عَمْدًا؛ وَالْاَفْرَمِي اللهُ جَفْنِي بِالْعَمَشِ،

وَخَدَتِي بِالنَّمَشِ، وَطَوْتِي بِالْجَلْحِ.

ترجمہ:- تحقیق کہ نہیں قتل کیا میں نے تیرے بیٹے کو نہ بھول کر کے نہ قصداً (تیرے بیٹے کو نہ قصد امارا ہے نہ بھول کر کے) اور نہ بتایا میں نے اس کی کھپڑی کو اپنی تلوار کا نیا م (نہ میں نے اپنی تلوار کو اس کی کھوپڑی میں داخل کیا) وگرنہ پس مارے (یا تبدیل کر دے) اللہ تعالیٰ (یعنی اگر مارا ہو تو خدا) میری پلکوں کو گرنے سے (یا ضعف بھر سے) اور میرے رخسار کو (گال کو) داغوں سے (کالی سفید دھبہ سے) میرے بال (گیسو) کو گرنے سے۔

- (۱) سَهْوًا: یہ مصدر ہے از نھر بمعنی بھول کر، مصدر سَهَوَّ او سَهَوًّا بمعنی بھول جانا اور دوسری طرف متوجہ ہونا۔
 (۲) عَمَدًا: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی جان بوجھ کر۔ (۳) هَامَةً: سر، کھوپڑی، والجمع هَامٌ، هَامَاتٌ۔
 (۴) سَيْفٌ: سَيْفٌ بمعنی تلوار والجمع أَسْيَافٌ، سَيْوْفٌ، أَسْيَفٌ. سَافٌ (ض) سَيْفًا بمعنی مارنا تلوار سے۔
 (۵) عَمَدًا: (بکسر الغین وفتحها) بمعنی تلوار کی نیام یا تلوار کا میان۔ والجمع عُمُودٌ، أَعْمَادٌ وَأَعْمَدَةٌ. عَمَدٌ (ن)، ض) عَمَدًا بمعنی چھپالینا، تلوار کو نیام میں رکھنا۔
 (۶) جَفْنٌ: پلک، آنکھ والجمع جُفُونٌ۔ (۷) فَرَمَى اللّٰهُ: جزا ہے۔ جزا اگر ماضی ہو تو فاء لانا جائز ہے لیکن جملہ دعائیہ ہونے کی وجہ سے لائی گئی ہے۔

(۸) أَلْعَمَشُ: بمعنی ضعف بصر ہونے کی وجہ سے ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہنا یا برابر جاری رہنا، عَمَشَ (س) عَمَشًا بمعنی ضعف بصر ہونا۔ اور ”أَعْمَشَ“ وہ شخص ہے جس کی آنکھ سے اکثر اوقات آنسو بہتے ہو، مؤنث عَمَشَاءُ جمع عَمِيشٌ، يقال الاعمشت العين عَمَشًا ای ضعف البصر مع سيلان الدمع في اكثر الاوقات۔

- (۹) خَدِيٌّ: بمعنی رخسارہ، گال والجمع خُدُودٌ (۱۰) النَّمَشُ: بمعنی سیاہ و سفیدی کا داغ کا پڑ جانا۔ نَمَشَ (س) نَمَشًا بمعنی نمش کا ہونا۔
 (۱۱) طُرْتِيٌّ: (بالضم) بمعنی پیشانی اور پیشانی کے بال اور کپڑے کا نقش و نگار و کنارہ کتاب کا حاشیہ و نہر کا کنارہ، و وادی کا کنارہ و بادل کا لبا کلاز والجمع طُورٌ، طُورٌ، و اطوار یہاں بال مراد۔
 (۱۲) أَلْجَلْحُ: بمعنی بالوں کا جھڑنا، عند البعض پیشانی کے بالوں کا گر جانا، جَلَحَ (س) جَلَحًا بمعنی سر کی دونوں جانبوں سے بالوں کا جھڑنا بعض نے کہا کہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا گرنا، اور یہ طُرُقٌ کے مناسب ہے۔



وَطَلَعِي بِالْبَلْحِ، وَوَرْدَتِي بِالْبَهَارِ، وَمَسْكَتِي بِالْبَخَارِ، وَبَدْرِي بِالْمُحَاقِ، وَفِضَّتِي بِالْإِحْتِرَاقِ؛
 وَشُعَاعِي بِالْإِظْلَامِ، وَدَوَاتِي بِالْأَقْلَامِ.
 ترجمہ:- اور میرے دانتوں کو زردی سے اور گلاب جیسا چہرہ کو زرد رنگ کے پھول سے اور میرے منہ کی خوشبو کو بدبو (گندہ دھنی سے) اور میرے چاند جیسے (بدر کامل) چہرہ کو تاریکی سے (اندھیرے) اور میری چاندی جیسے (سفید) بدن کو سیاہ ہو جانے سے اور میری روشنی کو اندھیرے سے (چہرے کی خوبصورتی کو متفرق و منتشر ہو جانے سے) اور میری دوات کو قلم سے (ملوث کر دے) (کنایہ ہے در کوڈ کر سے اور لو اطم سے)

- (۱) طَلَعِي: یہاں مراد دانت ہے ”طلع“ پھول کی گلی کو کہتے ہیں۔
 (۲) أَلْبَلْحُ: اور سر کے دونوں طرف کے بال کا گرنا اور سچ سے بھی ہے، بمعنی زرد یا سبز رنگ ہونا، یا دانتوں کا سبز ہو جانا، از فتح زرد ہو جانا، اور ”أَبْلَحُ“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانت زرد ہوں اور وہ ما بختانہ ہو۔

- (۳) وَرَدْتَنِي: بمعنی گلاب کے پھول کو کہتے ہیں یہاں مراد ”رخسارہ“ ہے۔
- (۴) بِالْبَهَارِ: یہ زرد رنگ خوشبو کے ایک پھول کا نام ہے (زگس) زردی مراد ہے یا ایک گھاس کو کہتے ہیں جس کو عین البقر کہتے ہیں جو زرد رنگ کی ہوتی ہے یہاں یا زردی رنگ سے کنایہ ہے، اس کا فارسی نام گاؤچشم ہے۔
- (۵) مَسْكِيْنِي: (بالکس) ای قطعۃ من المسك اس سے مراد منہ کی خوشبو ہے والجمع میسک۔
- (۶) بِالْبَخَارِ: گندہ دہن، بدبودار منہ بَخْرَ (ف) بَخْرًا بمعنی بخارات کا اٹھنا۔ بَخْرَ (س) بَخْرًا بمعنی بدبو آنا، والجمع أَبْخْرَةٌ۔
- (۷) أَلْمَحَاقِ: (بالحرکات الثلاثة) بمعنی وہ قمری مہینہ کی آخر تین راتیں، جہاں روشنی نہیں رہتی، یہاں مراد اس کی تاریکی ہے، فتح سے بمعنی بالکلیہ مٹا دینا، جو کرنا، باطل کرنا۔
- (۸) أَلَا حَسْرَاتِي: مصدر ہے باب الاعتعال بمعنی جلنا، مراد یہاں ”سیاہ ہو جانا ہے“ کیونکہ جب چاندی کو پگھلایا جاتا ہے تو وہ کالی ہو جاتی ہے مجرد نصر سے ہے۔
- (۹) شُعَاعِي: شُعَاعٌ سورج کی کرن (روشنی) کو کہتے ہیں، یا سورج کی روشنی والجمع أشعة، شعاع، شعاع آتی ہیں مراد اس سے چہرے کی خوبصورتی ہے، از ضرب بمعنی متفرق ہونا، منتشر ہونا۔ شَاعَ (ض) شعاعاً، شعاعاً، وشَاعَ (ن) شَاعاً وشُعاً؟؟؟ بمعنی متفرق کرنا۔
- (۱۰) بِالْأظْلَامِ: مصدر افعال کا بمعنی اندھیرا ہونا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد صبح سے وجعل الظلمات والنور۔
- (۱۱) دَوَاتِي: بمعنی میری دوات اور ”بالاقلام“ سے یہ کنایہ ہے ”لواطت“ سے۔
- (۱۲) أَقْلَامٌ: یہ جمع ہے قلم کی اور یہ یہاں قلم سے کنایہ ہے ”ذکر و عضو تناسل“ یا اور ”دواتی بالاقلام“ کنایہ ہے ”لواطت“ سے۔



فَقَالَ الْغَلَامُ: الْأَصْطِلَاءُ بِالْبَلْبِيَّةِ، وَلَا الْإِبِلَاءُ بِهَذِهِ الْأَلِيَّةِ، وَالْإِنْفِيَاءُ بِالْقَوْدِ، وَلَا أَحْلِفُ بِمَا لَمْ يَخْلِفْ بِهِ أَحَدٌ، وَأَبِي الشَّيْخِ إِلَّا تَجْرِيَعَهُ الْيَمِينُ اللَّتْمِي أَخْتَرَعَهَا.

ترجمہ:- پس غلام (لڑکے) نے کہا، داخل ہو جانا بلاء کی آگ میں یا مصیبت میں منظور ہے (مجھے پسند یا ممکن ہے) اور نہیں ہے قسم ایسی ان قسموں کیساتھ (اس طرح قسم مجھے نہ منظور ہے) اور قصاص کیلئے اطاعت ہو سکتی ہے اور ایسی قسم نہیں کھا سکتا ہوں جو (آج تک) کسی نے نہیں کھائی ہے، اور شیخ نے انکار کر دیا (ہر چیز سے) سوائے اپنی اس قسم کے گھونٹ گھونٹ پلائی جائے اس قسم کو اس نے ایجاد کیا ہے (شیخ اپنی ایجاد کردہ قسم حرف بحرف کھانے پر مصر رہا)۔

- (۱) الْأَصْطِلَاءُ: مصدر ہے الاعتعال کا اور یہ صلی سے ماخوذ ہے بمعنی آگ میں داخل ہونا، مفعول بہ واقع ہے اس لئے منصوب ہے فعل محذوف ہے اختصار اصل عبارت یہ ہے اختار الاصطلاء، بالبلبیتہ والاختیار الايلاء، بہن الایۃ۔
- (۲) الْبَلْبِيَّةُ: بمعنی مصیب والجمع بلایا اور مراد ”اس سے باطل دعویٰ“ ہے جو شیخ نے غلام پر دعویٰ کیا ہے۔

(۳) اَلْاِيَاءُ: بمعنی قسم کھانا، اور یہ الایاء یہ بھی فعل محذوف کا مفعول واقع ہوا ہے، الی، ایلاء، وتسالی، وانتلی، قسم کھائی (جبکہ وہ قسم کھائے)

(۴) اَلْيَةِ: بمعنی قسم والجمع الایاء، الوة، الوة بھی الیة کے معنی میں ہیں۔

(۵) اَلْاِنْقِيَادُ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی تابعداری کرنا، عاجزی کرنا، اور یہ بھی فعل محذوف کا مفعول ہے۔

(۶) اَلْقَوْدُ: (محرکة) بمعنی قصاص یعنی مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔

(۷) اَخْلِفُ: صیغہ واحد تنکلم مضارع از ضرب بمعنی قسم کھانا۔ یقال حلف بالله حلفاً ای اقسام۔

(۸) اَبَى: صیغہ ماضی معروف از فتح، بمعنی انکار کرنا، ابا، و اباؤ ہے، رد کرنا، ناپسند کرنا۔

(۹) نَجْرِيْعُهُ: ماخوذ تَجْرَعَةُ بمعنی گھونٹ، مجرد جَرَعَ (ف) جَرَعًا، و جَرَعَ (س) جَرَعًا بمعنی انگٹنا یہ مصدر ہے تفعیل کا

معنی گھونٹ گھونٹ پلانا، اس سے مراد ”ضد کرنا“ کہ تم کو قسم کھانی پڑے گی قولہ تَعَالَى: يتجرعه ولايكاد يسغه.

(۱۰) اِخْتَرَعَ: صیغہ ماضی معروف از افعال مصدر اِخْتَرَعَ ایجاد کرنا، پیدا کرنا، پھاڑنا، از فتح والضمیر فی قولہ، اخترعها

لليمين.



وَأَمَقَرَلَهُ جُرْعَهَا. وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِي بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُّ، وَمَحَجَّةُ التَّرَاضِي تَعْرُ، وَالْغَلَامُ فِي ضَمْنِ تَابِيهِ، يَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِي بَتَلْوِيهِ.

ترجمہ:- اور کڑوا کر دیے اس بڑھے نے نوجوان کیلئے اسکے گھونٹ کو، اور ان دونوں کے درمیان خوب گالی گلوچ کی آگ بھڑکتی رہی (خوب ہوئی) اور رضامندی کا راستہ دشوار ہو رہا تھا، اور غلام (لڑکا) اپنے انکار کے زمانہ میں (ضمن میں) فریفتہ کر رہا تھا قاضی کے دل کو اپنی نزاکت و ناز و انداز سے۔

(۱) اَمَقَرَ: صیغہ ماضی معروف ہے از افعال مصدر اَمَقَرَ ہے بمعنی کڑوا کرنا کسی چیز کو، مجرد از سمع بمعنی کڑواؤں تلخ ہونا و از نصر مَقَرًا بمعنی ڈنڈے سے مارنا۔

(۲) جُرْعَهَا: (بضم العين) بمعنی گھونٹ اور اس کا پینا یہاں اس سے مراد ”لفظ کہنا“ ہے اور یہ جُرْعَةُ کی جمع ہے اور جرعتھا میں ”ھا“ ضمیر ”یمن“ کی طرف راجع ہے۔

(۳) اَلتَّلَاحِي: بمعنی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، یا گالی گلوچ کرنا اور آپس میں جھگڑا کرنا، لَحَا (ن) يَلْحُو لَحْيًا گالی دینا، مجرد از ضرب بمعنی گالی دینا، عیب لگانا، لَحَى يَلْحِي (ض) لَحْيًا اور یہ فتح سے بھی آتا ہے۔

(۴) يَسْتَعِرُّ: صیغہ مضارع واحد غائب از افعال مصدر اِسْتَعَارَ ہے بمعنی آگ کا بھڑکنا مجرد فتح يسعراً سے ہے آگ کا روشن کرنا، بھڑکانا، اور يسعيرُ کی جمع سعور ہے بمعنی آگ کی لپیٹ۔ قال تَعَالَى: واذا الجهيم سعرت.

- (۵) مَحَبَّةٌ: (بفتح المیم) بمعنی راستہ کا درمیان، یا صرف راستہ، والجمع محبجات، مع حاج از نصر بمعنی قید کرنا۔
- (۶) تَعَوُّ: مضارع واحد حاضر کا صیغہ ہے از ضرب بمعنی سخت ہونا، دشوار ہونا ماخوذ ”وعو“ سے، کسی کو اس کی حاجت سے روکنا۔
- (۷) تَأْتِيهِ: یہ تفعیل سے، اِنْسِي (ف) یا ابی سے مشتق ہے بمعنی بہت سختی سے انکار کرنا، بہت زیادہ انکار کرنا، سرکشی کرنا، اور یہ ”ابی“ سے ماخوذ ہے، ابناء و اباؤہ مصدر ہیں، رد کرنا، ناپسند کرنا، انکار کرنا جیسے: اَبِي وَاسْتَكْبَرُوْكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.
- (۸) يَخْلُبُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب و نصر، بمعنی اچک لینا، کھینچ لینا، فریفتہ کرنا یقال خلب الفتى یعنی جوان کے دل کو اس نے چھین لیا اور مبتلا کر دیا اور اس کے معنی خراش لگانے اور زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں۔
- (۹) يَتَلَوْنِيْهِ: یہ تفعیل کا مصدر ہے بمعنی پلینا، مائل کرنا اور نزاکت سے اپنی طرف جھکانا، مجرد لَوِيْ يَلُوِي (ض) اَلْيَا، لَوِيًّا، بٹنا، مڑنا، پلٹنا۔ وفي التنزيل: ولو ارؤو رسهم هى امالو ومعنى لسانه: بكذا كناية عن الكذب.



وَيُطْمَعُهُ فِيْ اَنْ يُلْبِيْهِ، اَلِيْ اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهِ، وَ اَلْبُّ بَلْبُهُ، فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدَ الَّذِيْ تِيْمَهُ، وَالطَّمْعُ الَّذِيْ تَوَهَّمَهُ.

ترجمہ: اور لپچا رہا تھا (گر ویدہ بنا رہا تھا) یہ کہ حسب نشاء جواب دے (دل کے موافق فیصلہ دے) یہاں تک کہ غالب آگئی اس لڑکے کی محبت قاضی کے دل میں، اور شہرگئی اس کی عقل میں، پس مزین کر دیا ہے قاضی کیلئے اسکی (لڑکے) محبت نے اس بات کو کہ جس کا وہ تصدکر رہا تھا اور اس لالچ نے جس کا قاضی خیال کرتا تھا۔

- (۱) يُطْمَعُهُ: صیغہ مضارع از افعال طمع سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ دلانا مجرد مع سے ہے اور طمع یہ خوف کی ضد ہے۔
- (۲) يُلْبِيْهِ: مضارع کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَلْبِيَّةٌ ہے بمعنی لبیک کہنا و جواب دینا۔
- (۳) رَانَ: صیغہ ماضی۔ رَانَ يَرِنُ (ن) رَيْنًا، رُوْنًا بمعنی بہت زیادہ مضبوط ہونا، غالب آنا۔ وفي التنزيل: كلابل ران على قلوبهم.

(۴) اَلْبُّ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی مقیم ہونا، قیام کرنا، مجرد، لَبُّ يَلْبُ (ن) لَبًّا. اقامت کرنا یا ”الب“ بمعنی عقل والجمع الباب، یقال لب بالمكان لباً جبکہ وہ اقامت کرے۔

(۵) لَبُّ: (بضم اللام) بمعنی ہر چیز کا خالص یا خالص عقل جو وہم وغیرہ سے پاک ہو والجمع الباب۔ تیز فہمی، مگر لب پر عقل کا اطلاق تو ہوگا لیکن عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں ہے والجمع الباب، واللب اور اللب ہیں۔

(۶) سَوَّلَ: ای زینت۔ صیغہ ماضی از تفعیل تَسْوِيْلٌ مصدر ہے بمعنی زینت دینا، مزین کرنا، کسی بری چیز کو اچھا کر کے دکھلانا، كقولہ تعالى: بل سولت لكم انفسكم امراً.

(۷) اَلْوَجْدُ: بمعنی عشق، محبت، یا غم محبت، وَوَجَدَ (ض) وَوَجُوْدًا. پانا۔

(۸) تَمِيمٌ: صیغہ مضارع از تفعیل اس کا مصدر تَمِيمٌ ہے بمعنی غلام بنانا، ذلیل خوار کرنا۔ تَامَ يَتِيمٌ (ض) تَمِيمًا ہے۔ ماخوذ ہے ”تیمہ“ سے نیز اس کے معنی عبارت کرنے کے بھی آتے ہیں۔

(۹) تَوَهَّمٌ: مصدر ہے باب تفعّل کا بمعنی وہم اور شک میں ڈالنا۔



أَنْ يُخْلِصَ الْغُلَامَ وَيَسْتَخْلِصَهُ، أَنْ يُنْقِذَهُ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَفْتَنِيصَهُ، فَقَالَ لِلشَّيْخِ: هَلْ لَكَ فِيمَا هُوَ بِالْأَقْوَى، وَأَقْرَبُ لِلتَّقْوَى! فَقَالَ: الْإِلَامُ تُشِيرُ لِأَقْتَنِيصِهِ، وَلَا أَقِفُ لَكَ فِيهِ؟

ترجمہ:- یہ کہ رہا کر دے اس غلام کو (مقدمہ سے بری کر دے) اور اپنے لئے مخصوص کر لے، اور چھڑا لے اس کو (غلام کو) شیخ کے پھندے سے (مقدمہ سے) پھر اس کا (خود) شکار کر لے، پس حاکم نے شیخ سے کہا کیا تجھے مرغوب ہے ایسی چیز جو صاحب قوت کے مناسب ہو، اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہو، پس شیخ نے کہا کس چیز کی طرف تیرا اشارہ ہے تاکہ میں اس کی اتباع کروں۔ اور نہ توقف کروں میں اس میں تیرے لئے۔

(۱) يُخْلِصُ: صیغہ مضارع از تفعیل مصدر ”تَخْلِصُ“ ہے بمعنی چھڑانا، خلاصی دلانا، مجرد اس کا نضر سے ہے۔

(۲) يَسْتَخْلِصُهُ: صیغہ مضارع از باب استفعال مصدر استتخلائص ہے بمعنی خالص کر لینا، چن لینا۔

(۳) يُنْقِذُ: صیغہ مضارع مجہول از افعال بمعنی رہائی دلانا، مصدر انقاذ ہے مجرد نضر سے ہے۔

(۴) حِبَالَةٌ: (بکسر الحاء) بمعنی رسی، جال، پھندا، والجمع حَبَائِلُ۔

(۵) يَفْتَنِيصُ: صیغہ مضارع معروف از افتعال مصدر افتنصاص بمعنی اپنے لئے شکار کرنا، مجرد ضرب سے يقال اقتنص الطير والطبي جبکہ وہ پرندہ یا ہرن کا شکار کرے۔

(۶) هَلْ لَكَ: ہل کے بعد گرام ہو تو اکثر مبتدئ حذف ہوتا ہے یہاں پر بھی مبتدأ محذوف ہے اصل میں ”هل لك رغبة“ تھا اور ”فيما“ اسی کے متعلق ہے۔

(۷) أَقْوَى: زیادہ قوی ہونا، اور اقوی، موصوف محذوف ہے اصل میں بالرجال الاقوی تھا۔

(۸) لِلتَّقْوَى: بمعنی پرہیزگاری، اللہ کا خوف اور اس کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا۔

(۹) الْإِلَامُ: یہ اصل میں ”الی“ حرف جر اور ”ما“ استفہامیہ سے مرکب ہے، ای الی ای شئی و تشبیر اس پر جب الی یا حتی داخل ہوتے ہیں تو ”ما“ استفہامیہ کے آخر کا الف گرجاتا ہے۔

(۱۰) تُشِيرُ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اشارة ہے بمعنی اشارہ کرنا۔

(۱۱) أَقْتَنِيصِهِ: صیغہ مضارع واحد متکلم بمعنی اتباع کرنا۔ فَفَيَقْفُو (ن) قَفْوًا: اس کا مصدر افتفاء ہے از افتعال بمعنی اتباع کرنا، پیروی کرنا، پیچھے چلنا۔

(۱۲) لَا أَقِفُ: صیغہ مضارع واحد متکلم از ضرب بمعنی واقف ہونا، جاننا۔ مرتحیقہ



فَقَالَ: أَرَىٰ أَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِيلِ وَالْقَالِ. وَتُقْصِرَ مِنْهُ عَلَىٰ مِائَةِ مِثْقَالٍ. لَا تَحْمَلُ مِنْهَا بَعْضًا وَأَجْتَنِي الْبَاقِي لَكَ عُرْضًا.

ترجمہ:- پس حاکم نے کہا کہ اس سمجھتا ہوں میں اس بات کو کہ باز رہے تو سوال و جواب سے (گفتگو اور جھگڑنے سے) اور اقتصار (قناعت) کرے گا تو سو مثقال پر (غلام سے یا غلام کے عوض) تو سو مثقال پر راضی ہو جائے گا تاکہ برداشت کروں میں خود اس میں سے کچھ (ابھی نقد دیتا ہوں) اور باقی جہاں سے ہو سکے گا فراہم کروں گا (یا مختلف جگہ سے جمع کروں گا)۔

(۱) اَرَىٰ: ای اظن واحد متکلم مضارع ہے یہ مجھول زیادہ فصیح ہے، از فتح رؤیة مصدر سے۔ مرتحیقہ

(۲) تُقْصِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اقصا ہے بمعنی قصر کرنا، کوتاہی کرنا یعنی قدرت کے باوجود روک جانا اور قصر کے معنی چھوڑنے کے بھی آتا ہے از نصر بقول بعض ضرب سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فِي التَّزْوِيلِ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِنْ تَقْصِرُوْا عَنْ الصَّلَاةِ.

(۳) تَقْصِرُ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اقصا ہے بمعنی بس کرنا، وقناعت کرنا اور اقتصار و اختصار میں فرق یہ ہے اختصار میں الفاظ کم اور معنی زیادہ، اور اقتصار میں الفاظ زیادہ اور معنی کم ہوتے ہیں۔

(۴) مِثْقَالٍ: بمعنی تولنے کے اوزان جو عرفاً ریڑھ درہم کا یا کبھی اس سے کم و بیش کا بھی ہوتا ہے والجمع مِثَاقِيْلٌ: يقال مثقال الشيء چیز کا وزن یا چیز کی ترازو۔

(۵) قَالَ قِيلٌ: یا تو مصدر ہے قال بعض ماضی مجھول اور معروف ہے جو بصورت مصدر مستعمل ہے، سوال و جواب، لڑنا جھگڑنا۔

(۶) مِنْهَا بَعْضًا: ”منها“ حال واقع ہے ”بعضًا“ سے۔

(۷) أَجْتَنِي: صیغہ مضارع واحد متکلم معروف از افعال مصدر اجتناء ہے بمعنی حاصل کرنا لینا مجرد جنسی (ض) جنیہ بمعنی پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا، حاصل کرنا، و جنی (ض) جنایة بمعنی ارتکاب جرم کرنا، تبجنی علیہ بمعنی اس پر الزام لگانا، اسے مجرم گردانا، جنایہ قصور، گناہ جمع جنایات، جنینہ باغیچہ، جمع جنینات۔ جزم اور جنایہ میں فرق واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ جرم وہ گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۸) عُرْضًا: (بضم العين وسكون الراء) اور (بضم العين) ہونے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ سو مثقال نقد اور بقیہ مختلف جگہ سے جمع کروں گا بمعنی اطراف، ناحیہ اور اس صورت میں یہ ”أَجْتَنِي“ فعل کا ظرف ہوگا، اس وقت اس کا مطلب یہ ہوگا سو مثقال نقد

اور بقیہ سامان و اسباب پورا کرو، اگر عُرْضًا (بفتح العين وسكون الراء) ہو تو معنی ہے، اسباب، سامان (غنیمت) متاع، جو درہم و دنانیر کے علاوہ ہر چیز کو عرض کہتے ہیں والجمع عروض عروض، اعراض، عراض اگر ”بفتح العين“ ہو تو یہ ”عرض“ حال ہوگا

اجتنی فعل سے۔



فَقَالَ الشَّيْخُ: مَا مَنَى خِلَافَ، فَلَا يَكُنْ لَوْ عَدِكَ إِخْلَافَ، فَقَدَّهُ الْوَالِي عِشْرِينَ، وَوَزَعَ عَلَيَّ وَزَعْتَهُ

تَكْمِلَةً خَمْسِينَ. وَرَقٌ قَوْبُ الْأَصِيلِ.

ترجمہ:- پس (اس پر) شیخ نے کہا نہیں ہوگا میری طرف سے کوئی اختلاف (جھگڑایا انکار نہیں) پس چاہیے کہ نہ ہوتو ہماری طرف سے وعدہ خلافی (تمہارا وعدہ بھی خلاف نہیں ہونا چاہئے) پس نقد دیدئے ہیں والی نے (شیخ کو) بیس مثقال (اشرفیاں) اور تقسیم کر دیا ہے اپنے ماتحتوں پر (اس وزن کو) کہ جو پورا پچاس مثقال کو، اور پتلا ہو گیا شام کا لباس (دن ختم ہو گیا اسی دوران)۔

(۱) خِلَافَ: مصدر ہے از نصر بمعنی وعدہ خلافی کرنا۔ (۲) وَعَدَ: مصدر ہے، بمعنی وعدہ کرنا، الوعدہ وہ ہے جس میں خیر اور شر دونوں ہوتا ہے اور الوعدہ، صرف شر کے لئے استعمال ہوتا ہے لفظ وعد عام ہے اور لفظ وعید خاص ہے۔

(۳) إِخْلَافَ: مصدر ہے از افعال بمعنی وعدہ کا پورا کرنا، مجرد نصر سے آتا ہے قدم۔

(۴) نَقَدَ: صیغہ ماضی معروف، نَقَدَ (ن) نَقَدَ مصدر ہے بمعنی پر کرنا، چا پچنا، یقال نقد الکلام، جبکہ کلام کے عیوب و محاسن کو ظاہر کرے، نقد الدر اہم جبکہ اس کے پرکھے، نقد الثمن جبکہ وہ نقد ادا کرے۔

(۵) وَزَعَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَوَزَّعَ ہے بمعنی تقسیم کرنا، دینا اور ضرب سے بمعنی روک دینا، منع کرنا۔ وَزَعَ (ف) يَزَعُ وَزَعًا بمعنی مرتب کرنا، منع کرنا، روکنا۔

(۶) وَزَعْتَهُ: یہ جمع وازع کی بمعنی پادشاہ کے مددگار، محافظ، سپاہی اور اللہ کے محارم سے باز رکھنے والے والی، فتح سے بمعنی روکنا منع کرنا، قال تعالى: رب اوزعني ان اشكر نعمتك.

(۷) تَكْمِلَةً: یہ مفعول لہ ہے ”وَزَعَ“ فعل کا یا مصدر بمعنی فاعل ہے۔ (۸) رَقٌ: صیغہ ماضی از ضرب، رَقًا، رَقَّةً مصدر بمعنی باریک ہونا اس کی ضد غلیظ ہے اور پتلا ہونا اس کی ضد ہے ”نخن“ ہے رَقٌ لہ، رَجْمٌ کرنا، دل نرم ہونا، و ترقق، ورق لہ، بشفقت کرنا۔

(۹) الْأَصِيلُ: عصر و مغرب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں والجمع اصل، آصال، و اصائل، اصلان جس میں سورج کی روشنی بھی ہو، وفي القرآن: وبالغدو الاصال.



وَأَنْقَطَعَ لِأَجَلِهِ صَوْبُ التَّحْصِيلِ، فَقَالَ لَهُ: خُذْ مَا رَاجَ، وَوَدَّعْ عَنكَ اللَّجَاجَ، وَعَلَيَّ فِي غَدَانِ

أَتَوْصَلُ، إِلَى أَنْ يَبِضَّ لَكَ الْبَاقِي وَيَتَحَصَّلُ.

ترجمہ:- اور منقطع کر دیا (بند ہوگئی) شام ہونے کی وجہ سے فراہمی چندہ (یا تحصیل وصول ملتوی رہی) پس والی نے شیخ سے کہا کہ جو کچھ حاضر ہے وہ لے لے، اور ختم کر دے تو جھگڑا کو (چھوڑ دے تو اپنی طرف سے جھگڑے کو) اور مجھ پر واجب ہے (یا لازم ہے) آئندہ کل بقیہ مال یہ کہ وسیلہ بنوں اس بات کی طرف کہ نقد ہو جائے تیرے لئے بقیہ مال اور حاصل ہو جائے (تجھے بقیہ مال بھی مل جائے)۔

(۱) أَنْقَطَعَ: صیغہ ماضی از افعال ”انقطاع“ مصدر ہے۔ (۲) لِأَجَلِهِ: ای رفتہ (ثوب) الاصيل.

(۳) صَوَّبَ: بمعنی مہینہ، بارش مراد اس سے ”عطیہ“ ہے از نصر بمعنی پانی کا برسا، صَابَ يَصُوبُ (ن) صَوَّبًا بمعنی بارش برسا، یہ اضماد میں سے ہے کبھی اس کے معنی خطا بھی ہوتا ہے اور صَبَّبَ کے معنی بارش والے بادل کے بھی آتے ہیں۔

(۴) رَاجَ: صیغہ ماضی از نصر و جاور و واج مصدر ہیں بمعنی راجح ہونا، آسان ہونا۔

(۵) اَللَّجَاجُ: (بفتح اللام) مصدر ہے از سمع و ضرب بمعنی بہت زیادہ جھگڑا لو ہونا، چٹ جانا۔ لَجَّ (ض) سس) يَلْجُ لَجَاجًا، لَجَجًا، و لَجَاجَةً بمعنی بہت زیادہ جھگڑا لو ہونا، یاد دہانی میں مدوامت کرنا۔

(۶) عَلَى: ای وجب عَلَيَّ یہ خبر مقدم ہے اور فی غدان اتوصل مبتدا ہے۔

(۷) يَنْصُ: صیغہ مضارع معروف، نَصَّ (ض) نَصِيضٌ مصدر ہے بمعنی سانپ کا زبان ہلانا، حاصل ہونا، آسان ہونا۔

(۸) يَتَحَصَّلُ: بروزن يتقبل صیغہ مضارع معروف از تفعل توصل الیہ بمعنی ذریعہ بنا، پہنچنے کی کوشش کرنا۔



فَقَالَ الشَّيْخُ: أَقْبَلُ مِنْكَ عَلَيَّ أَنْ الْأَزِمَةَ لِيَلْتِي، وَيُرْعَاهُ إِنْسَانٌ مُقْلَتِي، حَتَّى إِذَا أَعْطَى بَعْدَ إِسْفَارِ

الصُّبْحِ، بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ.

ترجمہ:- پس شیخ نے کہا قبول کرتا ہوں میں تم سے اس شرط پر کہ چٹا رہوں گا میں آج رات اس غلام سے (یعنی یہ غلام آج رات میرے پاس رہے گا) اور حفاظت کریں گی اس کو میری آنکھ کی پتلی، یہاں تک کہ جب پورا کریں گے صبح روشن ہونے کے بعد بقیہ صلح مال میں سے۔

(۱) أَقْبَلُ: صیغہ مضارع واحد متکلم از سمع بمعنی قبول کرنا، قَبُولًا مصدر۔ قَالَ تَعَالَى: وَلَا تَقْبَلُوا لَهُم شَهَادَةً أَبَدًا، قَبُولٌ سے ماخوذ ہے۔

(۲) الْأَزِمَةُ: صیغہ مضارع واحد متکلم ”ہ“ ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے ”غلام“ کی طرف۔

(۳) يُرْعَاهُ: ای يحفظه۔ صیغہ مضارع معروف از فتح بمعنی حفاظت کرنا ”ہ“ ضمیر غلام کی طرف راجع ہے۔

(۴) إِنْسَانٌ: (بکسر الهمز موقوف فتحها) بمعنی آنکھ کی پتلی، يقال انسان العين آنکھ کی پتلی۔

(۵) مُقْلَتِي: مُقْلَةٌ بمعنی آنکھ کی سیاہی، پتلی، یا صرف آنکھ، مراد ہیں والجمع مُقْلٌ از باب نصر بمعنی، دیکھنا۔

(۶) أَعْطَى: إِعْطَاءٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی زیادہ کرنا، ادا کرنا، دینا، عطا کرنا، یہ غلو سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، عَفَا (ن) يَغْفُو

عَفْوًا عَفَى يَغْفِي (ض) عَفِيًا بمعنی سدھرنا۔ يقال اعفى الرجل جبکہ وہ دے واعفى المريض جبکہ بیمار اچھا ہو، اعفى الشعر جبکہ بالوں کو بڑھنے کیلئے چھوڑ دے واعفى الرجل جبکہ بہت مالدار ہو۔

(۷) إِسْفَارٌ: مصدر از افعال بمعنی روشن ہونا مجرد نصر سے ہے (۸) بَقِيَ: صیغہ ماضی از سمع، اور بما بقى، نائب فاعل ہے اعفى فعل کا۔

(۹) الصُّلْحُ: (بضم الصاد) بمعنی صلح کرنا، جو فساد کی ضد ہے مصدر ہے از نصر و کرم و فتح، یہ صلح سے ماخوذ ہے بمعنی سلامتی، ودوستی،

كقوله تعالى: فاصلحوا بين اخويكم والصلح خير.



تَخَلَّصْتُ قَائِبَةً مِنْ قُوبٍ، وَبَرِيءٌ بَرَاءَةٌ الدَّنْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِي: مَا رَأَيْتَ سُمْتَ

شَطَطًا، وَلَا زَمْتًا فَرَطًا.

ترجمہ:- تو رہائی پائیگا یہ مانند رہائی پانے انڈے کے چوزے سے (یا مرغی کا چھلکا بچہ سے) اور بری ہو جائے گا (یہ غلام) مانند بری ہونے بھڑیے کے یوسف علیہ السلام کے خون سے (ابن یعقوب) پس کہا والی نے اس بڑھے سے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں تجھ کو کہ حد سے تجاوز کرنے والا، اور نہ قصد کیا ہے تم نے ظلم کا۔

(۱) تَخَلَّصْتُ: صیغہ ماضی معروف، از تفعل مصدر ”تَخَلَّصْتُ“ ہے بمعنی رہائی پانا، نجات پانا، اور جدا ہونا، یقال تخلص منه جبکہ وہ نجات پائے، تخلص من کذا جبکہ وہ منتقل ہو۔

(۲) قَائِبَةٌ: وَقَائِبَةٌ بمعنی انڈا، چوزہ، قَبَابٌ يَعْقُوبُ (ن) قُوبًا بمعنی انڈہ کو توڑنا، قُوبٌ بمعنی پرندے کا بچہ (چھوٹا سا حیوان کا بچہ) والجمع أَقْوَابٌ اور مثال ”تَخَلَّصْتُ قَائِبَةً“ اور قَائِبَةً“ میں قُوبٌ یعنی انڈا کا چوزے سے جدا ہونا اس موقع پر کہا جاتا ہے جبکہ کوئی ساتھی سے جدا ہو جائے۔

(۳) قُوبٌ: بمعنی چوزہ اور پرندے کا بچہ والجمع أَقْوَابٌ اس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی کو کسی تاجر نے نگہبانی پر مقرر کیا اس اعرابی نے تاجر سے کہا: اذابلغت بك مكان كذا برئت من قوب یعنی میں تیری محافظت سے آزاد ہو جاؤں گا اور یہ مثال منقلب ہے اس لئے کہ جو کچھ علیحدہ اور خارج ہو وہ چوزہ ہے اور یہ ماخوذ ہے تقوب الشیء سے جبکہ وہ منتشر ہو۔

(۴) بَرِيءٌ: ای مسلم صیغہ ماضی معروف از برئ و فح، بَرَاءَةٌ مصدر ہے بمعنی بری ہونا، صحیح و سلامت یا سالم ہونا یا الگ جدا ہونا، فی القرآن: برأه من الله ورسوله.

(۵) الدَّنْبُ: بمعنی بھیریا، شیر والجمع، دِنَابٌ، آذُوبٌ، ذُوبَانٌ، مَوْنُثٌ ذَنْبَةٌ بھیرے کی مادہ یعنی بھڑن، ذَنْبٌ (س) يَذْنُبُ ذَائِبًا بمعنی بھیریا جیسا ہونا، ذَنْبٌ (ك) يَذْنُبُ ذَائِبَةً. فَاكَلَهُ الدَّنْبُ.

(۶) ابْنِ يَعْقُوبَ: سے مراد حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں یعنی جس طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈال کر ایک (خصی) بھیرے سے کو پکڑ کر خون میں (ذبح کرے آپ کے کرتے کو) لتھیر کر اور جناب حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا کہ اس بھیرے نے ہماری بکریوں اور بھائی کو پھاڑ ڈالا بھیرے میں جناب یعقوب علیہ السلام کی دعا سے قوت گویائی پیدا ہوگئی چنانچہ بھیرے نے اپنے چہرے کو یعقوب علیہ السلام کے زانوئے مبارک میں رکھ کر عرض کیا خدا کی قسم نہ تو میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا ہے نہ باتیں کی ہے میں مسافر ہوں آج مصر سے اپنے گمشدہ بھائی کی تلاش میں یہاں پہنچا ہوں یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے آپکی خدمت میں لے آئیں ہیں، یعقوب علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ بھیریا تم سے زیادہ اپنے بھائی کے وفادار ہے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا اور ایک بکرے خصی کو محلے میں لے جا کر ذبح کیا اور آپکے کرتے کو جو اتار لیا تھا اسکے خون میں تر کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس رات کو روتے

ہوئے آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آواز سنی تو آپ پریشان ہو کر گھر سے نکلے اور فرمایا بیٹوں! کیا ہوا! یوسف کہاں ہے؟ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا بھیریا نے آپ کو کھا گیا، یہ کرتے خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے۔ تو جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے خون میں بھرا ہوا کرتیدیکھا تو اسکو شک پیدا ہوا، کیونکہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھیریا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو تو وہ کھا گیا انکے کرتے کو تو وہ پھاڑا تک نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہو میں تعجب خدا پر صابر و شاکر ہوں (ہکذا فی التفاسیر)

(۷) كُتِبَ: صیغہ ماضی معروف از نصر، میں طاقت و ہمت سے زیادہ تکلیف دینا بروزن قلت، بمعنی تکلیف دینا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: يَسْؤُونَكَ سِوَاءَ الْعَذَابِ. اور اس کے معنی ذلیل کرنا، بھاؤ کرنا، قصد کرنا، یہاں آخری معنی مراد ہے سلام یسوم (ن) سوما، سوما بمعنی تکلیف دینا۔

(۸) شَطَطًا: مصدر ہے از نصر و ضرب بمعنی تجاوز کرنا، حق سے دور ہونا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَقَدْ قَلْنَا إِذَا شَطَطًا بمعنی زیادتی۔

(۹) رُمْتُ: صیغہ ماضی معروف "ای قصدت و اردت" رَوْهُمُ مَرَامٌ مصدر ہیں، از نصر رَوْهُمُ بمعنی رَامَ يَرُومُ - قصد کرنا، وارادہ کرنا، دم پر دم کرنا، اور ضرب سے بمعنی زائل کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۱۰) فَرُطًا: مصدر ہے (بضم الفاء) و فَرُوطًا، فَرُطًا از نصر بمعنی ظلم کرنا، حد سے تجاوز کرنا، فَرَطَ (ن) يَفْرُطُ فَرُطًا و فَرُوطًا. آگے بڑھنا و مقدم ہونا، و كان امرأة فرطاً۔



قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَّجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَّجِ السَّرِيحِيَّةِ، عَلِمْتُ أَنَّهُ عَلِمَ السَّرُوجِيَّةَ. فَلَبِثْتُ إِلَى أَنْ زَهَرَتْ نَجُومُ الظَّلَامِ.

ترجمہ:- حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مانند دلائل سریحہ کے (شیخ کے دلائل شریحیہ کے دلائل کی طرح بہت مضبوط و بہتر ہے) تو میں سمجھا کہ بیشک یہ قبیلہ سروجیہ کا سردار ہے، پس ٹھہرا رہا یہاں تک کہ روشن ہو گئے تاریکی کے ستارے (رات کو ستارے چمکنے لگے، ٹھہرا ہوا انتظار کیا)۔

(۱) حُجَّجَ: یہ حُجَّة کی جمع ہے بمعنی دلائل. "فَلله الحجة البالغة"

(۲) كَالْحُجَّجِ السَّرِيحِيَّةِ: یہ منسوب ہے امام ابوالعباس احمد بن عمرو بن مرتج کی طرف جو امام شافعی کے کبار اصحاب میں سے تھے۔ آپ تیسری صدی کے مجدد تھے آپ کے دلائل بہت بہتر ہوا کرتے تھے آپ کو فن مناظرہ میں بھی کمال حاصل تھا آپ کی تبحر علمی کی وجہ سے آپ کا لقب، البازی الاشہب اور شافعی ثانی تھا۔

(۳) عَلِمَ: (مُحَرَّكَةً) بمعنی کپڑے کا نقش، جھنڈا، قوم کا سردار، علامت، پہاڑ کی چوٹی، یہاں مراد سردار ہی ہے والجمع اعلام.

(۴) السَّرُوجِيَّةُ: ای الجماعة المنسوبة الى بلدة سروج اگر سروجیہ میں تائے مصدری لی جائے تو اس وقت ترجمہ یہ ہوگا کہ سروجی ہونے کی علامت ہے دوسری صورت یہ ہے کہ علم السروجیہ میں اگر علم کے معنی سردار کے، لیے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ قبیلہ

سروجی کا سردار۔

(۵) لَبِثْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از سَمَّ لَبِثْتُ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا۔

(۶) زَهْرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، زَهْرَ (ف) زَهْرًا وُزُهْرًا مصدر ہے بمعنی چمکنا اور روشن ہونا، زہرت یقال زهر الوجه زهوراً ای اضاء وتلاؤاً۔

(۷) نَجُومٌ: یہ نجم کی جمع ہے بمعنی ستارے، اس کی جمع اَنْجَمٌ، اَنْجَامٌ، نَجَمٌ (ن) نَجْمًا، نَجُومًا بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا، یقال نجم النجوم نجومًا، ای اطلع۔

(۸) الظَّلَامُ: (بفتح الظاء) بمعنی تاریکی، اندھیرا، ومنہ لیلۃ ظلماء یعنی بہت تاریک رات، وابتدائی رات، اور (بکسر الظاء و ضمها) بھی مستعمل ہے بمعنی وہ حقوق جو کسی سے زبردستی چھین لئے گئے ہوں۔



وَانْتَشَرَتْ عُقُودُ الزَّحَامِ، ثُمَّ قَصَدْتُ فِئَاءَ الْوَالِي، فَاِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتَى كَالِي، فَنَشَدْتُهُ اَهُوَ أَبُو زَيْدٍ؟ فَقَالَ:

اِي وَمُحَلِّ الصَّيْدِ.

ترجمہ:- اور منتشر ہو گئیں بھیڑ بھاڑ (یا مجمع بھیڑ کرنے یا علیحدہ ہونے تک انتظار کیا) پھر قصد کیا میں نے والی (حاکم) کے صحن (میں) حاکم کے صحن میں گیا) پس اچانک دیکھا میں نے کہ شیخ نو جوان کی حفاظت کر رہا ہے پس قسم دی میں نے اس کو (اللہ کی قسم دے کر اس سے پوچھا) کیا! وہ ابو زید ہے (کیا! تو ابو زید ہے) پس اس نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم کرنے والی کی اور شکار کرنے حلال۔

(۱) اِنْتَشَرَتْ: بروزن اجتنبت صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از اِتْعَالَ مصدر اِنْتَشَرَ ہے بمعنی بکھر جانا، متفرق ہو جانا، پھیل جانا، منتشر ہو جانا، مجرَد نَشَرَ (ن، ض) نَشَرًا وِنَشَارًا مصدر ہے مجرد سے متعدی ہے اور اِتْعَالَ سے لازمی ہے۔ کما فی التنزیل: واذا الكواكب انتشرت.

(۲) عُقُودٌ: یہ عُقْدُ کی جمع ہے بمعنی ہار۔ (۳) الزَّحَامُ: (بکسر الزاء) بمعنی اژدہا، بھیڑیا، رش، مجمع، ججوم، (یہ زحم کی جمع ہے) اور اژدہا کے معنی بھی رش و بھیڑ کے ہیں۔

(۴) قَصَدْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم معروف ہے از ضرب قَصَدًا مصدر ہے۔

(۵) فِئَاءٌ: (بکسر الفاء) بمعنی صحن، و صحن دار، چوک، گھر و الجمع اَفْنِيَةٌ. اگر (بفتح الفاء) ہو تو فِئَاءٌ ہو جانا، مرجانا۔

(۶) اَلْفَتَى: بمعنی نو جوان، لڑکا و الجمع فِتْيَانٌ۔ (۷) كَالِي: ای حفاظت. اس کا مصدر كَلَاءٌ ہے اس کے ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے از فُح، صیغہ اسم فاعل ہے یہ مہوز لام ہے كَلَاءٌ مصدر ہے كَلَاءٌ (ف) يَكَلِّئُ كَلَاءً و كَلَاءَةٌ بمعنی حفاظت کرنا، اسم فاعل میں ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے۔ قوله تعالى: من يكلوكم بالليل والنهار.

(۸) نَشَدْتُ: واحد متکلم ماضی معروف۔ نَشَدْتُ (ن) نَشَدَةً مصدر ہے بمعنی قسم دینا، یا قسم کھلوانا۔

(۹) آئی: حرف ایجاب ہے، ای نعم انسا ابو زید۔ اسکے استعمال کیلئے قسم ضروری ہے یہ اصل میں ای واللہ تھا تخفیف کر کے ”آئی“ کہا جاتا ہے۔

(۱۰) مُجِلٌّ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِخْلَافٌ ہے بمعنی حلال کر دینے والا اور یہ طول سے مشتق ہے مجرد از ضرب بمعنی اُتارنا، حلال کرنا اور حل میں پہنچنا، یقال حل الشيء، جبکہ حلال ہو۔ وحل الدین جبکہ ادائیگی کا وقت ہو۔ وحل الیمین جبکہ قسم پوری ہو، وحل الرجل جبکہ احرام سے نکلے۔

(۱۱) اَلصَّيْدُ: بمعنی شکار، مصدر، از ضرب بمعنی شکار کرنا۔ یقال صاده صيداً، ای اقصنه۔



فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الْغُلَامُ، الْغَدَى هَفْتُ لَهُ الْأَحْلَامُ، قَالَ: فِي النَّسَبِ فُرْحَى وَقَالَ فِي الْمُكْتَسَبِ فَخَى، قُلْتُ: فَهَلَا كُنْتِ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهِ.

ترجمہ:- پس میں نے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے؟ جس کی وجہ سے (حسن کی وجہ سے) عقلیں اڑ گئیں ہیں، تو شیخ نے کہا کہ یہ نسب میں میرا بیٹا ہے اور کمائی کے (موقع پر) یہ میرا جال ہے، تو کہا میں نے ان سے، پس کیوں نہیں اکتفاء کیا تو نے اس کی پیدائشی خوبیوں پر۔
(۱) هَفْتُ: ای طارت لاجلہ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ هَفَا (ن) هَفُوا هَفْوَةً، هَفُوا أَنَا. مصادر ہیں بمعنی ہلکا ہونا، جاری کرنا، اڑنا، یہاں اڑنا مراد ہے۔

(۲) الْأَحْلَامُ: وَالْحُلُومُ یہ حلیم کی جمع ہے (بکسر الحاء) بمعنی عقل اگر (بضم الحاء) ہو تو حلیم کے معنی خواب کے ہیں قولہ تعالیٰ: ام تأمرهم احلامهم بهذا. حَلَمٌ (ك) حَلَمًا بمعنی درگزر کرنا، معاف کرنا، بردبار ہونا، صفت حلیم ہے جمع حلماء، مؤنث حلیمہ ہے۔
وفی القرآن: تأمرهم احلامهم بهذا.

(۳) فِي النَّسَبِ: ای فی القرابة یعنی رشتہ داری میں نسب کی جمع اَنَسَابٌ آتی ہے۔ كما فی القرآن: وجعله نسباً وصهراً. یقال نَسَبُهُ (ن، ض) نَسَبًا. نسب کا ذکر کرنا۔

(۴) فَرْحَى: الْفَرْخُ بمعنی چڑیا کا بچہ، چھوٹا جانور، چھوٹی گھاس، چھوٹا حیوان، والجمع فراخ و افراخ، افراخ، افراخ، افراخ، افراخ، فرخان، فروخ ہیں فروخ بمعنی نہایت کمزور اور ذلیل انسان کو بھی کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد لڑکا ہے۔

(۵) الْمُكْتَسَبِ: (بضم الميم) یہ مصدر میمی ہے بمعنی الاکتساب یعنی کمائے کی جگہ از افعال اور (بفتح الميم) بھی مستعمل ہے۔

(۶) فَخَى: (فَخَّ) بمعنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ پکڑتے ہیں اور شبکھ قاس جال کو کہتے ہیں جو دھاگہ (تاگہ) وغیرہ سے بنایا جاتا ہے اور (شُرک) وہ جال ہے جس سے ہاتھی وغیرہ پکڑتے ہیں یا صرف جانور پکڑتے ہیں والجمع ففوخ و ففخاخ.

(۷) اِكْتَفَيْتِ: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف از افعال مصدر اِكْتِفَاءٌ ہے۔

(۸) مَحَاسِنُ: یہ محسن، یا حسن کی جمع ہے، خلاف قیاس جمع ہے، بمعنی جمال و خوبصورتی، حسن، از کرم۔

(۹) فِطْرَةٌ: (بکسر الفاء) بمعنی وہ صفت جو ہر انسان میں پیدائش کے وقت موجود ہوں، یا طبعی حالت، سنت دین، طریقہ، پیدائش، خلقت، والجمع فطر۔



وَكَفَيْتِ الْوَالِيَّ الْإِفْتِنَانَ بِطُرْتِهِ، فَقَالَ: لَوْلَمْ تُبْرِزْ جِبْهَتَهُ السِّينَ، لَمَا قَنَفَشْتُ الْخَمْسِينَ، ثُمَّ قَالَ: بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِي لِنُطْفَى نَارِ الْجَوَى.

ترجمہ:- اور کیوں کافی کیا تو نے حاکم کو اسکے (غلام کے) زلوں سے مفتون (فریفتہ) کرایا (یعنی اس کی بناوٹ سجاوٹ سے حاکم کو فریفتہ کرانے کی کیوں کوشش کی؟) پس شیخ نے کہا اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی حرف سین جیسے گیسوؤں کو، تو میں بیشک نہیں جمع کر سکتا تھا پچاس اشرفیاں، پھر بڑھے نے (یعنی مجھ سے) کہ رات گزار تو آج میرے پاس تاکہ بجھائیں ہم آتش غم کو (اندرونی آگ کو ٹھنڈا کریں)۔

(۱) كَفَيْتِ: صيغۂ واحد مذکر حاضر از ضرب بمعنی کافی ہونا۔ فقال: ای الشیخ (۲) اِفْتِنَانَ: بمعنی فتنہ میں مبتلا کرنا، یا ہونا، فریفتہ کرنا۔ (۳) فِطْرَةٌ: (بالضم) بمعنی زلف، گیسو، پیشانی کے بال، والجمع فطر، طرار، اطرار، وطرات ہیں کپڑے کا نقش و نگار و کنارہ و کتاب کا حاشیہ، و نہر کا کنارہ، وادی کا کنارہ، بادل کا ٹکڑا۔

(۴) لَمْ تُبْرِزْ: صيغۂ نفی مجد بلم در فعل مضارع معروف از افعال مصدر انبواز ہے بمعنی ظاہر کرنا، و نکالنا، مجرد از نصر ظاہر ہونا۔ (۵) جِبْهَةٌ: بمعنی پیشانی والجمع جباه و جبہاء۔ (۶) السِّينُ: یہ حرف تہجی میں سے بار ہواں حرف ہے یعنی پیشانی کے بالوں کو حرف سین سے اسلئے تشبیہ دی جاتی ہے کہ ان کو (بالوں) اسی شکل میں سنوارتے ہیں۔

(۷) قَنَفَشْتُ: ای جمعت بسرعة صيغۂ ماضی واحد متکلم ہے اس کا مصدر قنفشة ہے کمانا، جمع کرنا بمعنی جلدی سے جمع کرنا، یا کسی چیز کو جلدی سے اکٹھا کرنا، يقال قنفشه قنفشة جبکہ وہ جلدی جمع کرے۔

(۸) بِتِ: صيغۂ امر حاضر معروف، واحد مذکر حاضر ہے، بات (ض) بَيْتًا بَيْتُوتَةً، مَبَاتًا بمعنی رات گزارنا و شب باشی کرنا۔ (۹) لِنُطْفَى: ای لنذهب و نزيل و نحمد صيغۂ جمع متکلم ماضی معروف ہے از افعال مصدر اطفاء ہے بمعنی بجھانا، یا آگ کا بجھانا، مجرد سح سے ہے، قَالَ تَعَالَى: يَرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ.

(۱۰) الْجَوَى: یہ مصدر ہے از سح بمعنی انتہائی غم، یا محبت، فراق، بتلائے اور سینہ کا مرض اور مرض کی طوالت، سوزش عشق، جَسْوَى (س) يَجْوَى جَوَى بمعنی غم یا عشق کی جان کا پہنچنا۔



وَنُدَيْلُ الْهَوَى مِنَ النَّوَى. فَقَدْ أَجْمَعْتُ عَلَيَّ أَنْ أُنْسَلَ بِسُحْرَةٍ. وَأُصْلِي قَلْبَ الْوَالِيَّ نَارَ حَسْرَةٍ. قَالَ: قَضَيْتِ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِي سَمِيرٍ.

ترجمہ:- اور بدلیں ہم محبت کو طول فراق سے (یعنی ہم محبت کو جدائی کا بناویں یا جدائی کے بدلے میں محبت کی تجدید کریں) پس مصمم کر لیا میں نے اس بات کا کہ چپکے سے نکل جاؤں صبح سویرے اور داخل کردوں حاکم کے دل میں حسرت کی آگ کو (یعنی میں نے) پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ حاکم کے دل میں حسرت و پشیمانی کی آگ لگا کر داخل کر کے صبح سویرے چلا جاؤنگا (راوی کہتا ہے پس پورا کیا میں نے اسی رات کو ابوزید کیساتھ ایسی باتوں اسی باتوں میں قصہ کہانیوں میں۔

(۱) نَدَيْلٌ: صیغہ جمع متکلم از افعال مصدر اِدَالَةٌ بمعنی بدلنا، الثنا، پلٹنا، بدلہ دینا بمعنی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹنا کھانا، ذَال (ن) يَدُوْلُ ذَوْلَةً وَدَالًا.

(۲) اَلْتَوَى: بمعنی دوری، فراق، جدائی، نَوَى مصدر ہے از نصر نَوَى (ض) يَنْوِي نِيَةً وَنَوَى بمعنی دور ہونا۔

(۳) اَجْمَعْتُ: بروزن اَحْرَمْتُ افعال سے بمعنی عَزَمْتُ یعنی مصمم ارادہ کر لینا، اور اتقاق کر لینا۔

(۴) اَنْسَلُ: اسکا مصدر اَنْسَلًا ہے از افعال بمعنی چپکے سے نکل جانا۔ سَلَّ (ن) سَلَّ بمعنی کھینچنا، اگر سَلَّ کا مطاوع ہے بمعنی کھینچ جانا، وچپکے سے نکل جانا۔ وفي القرآن: ويتسلون منكم لو اذًا.

(۵) بِسُحْرَةٍ: (بضم السين) صبح کاذب یعنی اول صبح، اَسْحَرَا، سَحْرًا. ای بکروا.

(۶) اُضْلِي: بمعنی آگ میں داخل کر دینا، مَرْتَحِقَةً۔ (ع) قَضَيْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از ضرب۔ معہ: ای مع ابی زید۔

(۸) سَمَرٌ: (محرکة) بمعنی قصہ گوئی، افسانہ، رات کی بات، یا رات کو باتیں سنانے والا والجمع اَسْمَارٌ ورات کی تاریکی وچاند کا سایہ اور زمانہ اور رات کو باتیں کرنے والو کی مجلس۔



اَنْقُ مِنْ حَدِيْقَةِ زَهْرٍ، وَحَمِيْلَةِ شَجَرٍ، حَتَّى اِذَا اَلَا الْاَفْقَ. ذَنْبُ السَّرْحَانِ، وَانْ اِنْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ.

ترجمہ:- جو زیادہ عمدہ تھیں پھولوں کے باغیچے سے اور گھنے درختوں سے (یعنی ہم نے ایسے عمدہ عمدہ افسانوں (قصہ کہانیوں) میں رات گزاری جو گلستان کے باغ اور درختوں کے باہر بھی زیادہ تجب خیز تھے) یہاں تک کہ جب حرکت دی افق (کنارہ آسمان) کو بھیڑیے کی دم نے (صبح کاذب نے) یعنی جب کنارہ آسمان پر صبح کاذب ظاہر ہوئی اور صبح صادق کا وقت قریب ہوا۔

(۱) اَنْقُ: بمعنی اَحْسَنُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اَنْقُ، يَأْنِقُ، اَنْقَا (مفاعلہ) بمعنی خوش ہونا، خوبصورت یا عمدہ دیکھ کر، یا عجیب، زیادہ، دل لہانا، يقال اَنْقُ الشَّيْءُ اِى كَانْ اَنْقَا وَمَوْنَقَا اِى حَسَنًا مَعْجَابًا يقال رَوْضَى اَنْقِ وَاَيْقَةُ وَاَنْقُ۔ مجرد اَنْقُ (س) اَنْقَا بمعنی خوبصورت ہونا۔

(۲) حَدِيْقَةُ: بمعنی وہ باغ جس کے چاروں طرف اجاط کھینچا ہوا ہو، یا وہ باغ جس میں کھجور یا بول کے درخت ہوں اور جہاں چار دیواری بھی ہو۔ قوله تَعَالَى: حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ.

(۳) زَهْرٌ: بمعنی کلی، شگوفہ، والواحد زَهْرَةٌ وَزَهْرَةٌ، يقال زَهْرَةُ الدُّنْيَا. دنیا کی تروتازگی اور رونق والجمع اَزْهَرٌ، اَزْهَارٌ،

زُهُورٌ، جمع الجمع ازَاهِرٌ، ازَاهِيرٌ. زَهْرٌ (ف) زَهْرٌ او زُهُورٌ بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۴) حَمِيْلَةٌ: (ای الموضوع الكثير الشجر) بمعنی وہ مقام جہاں درخت زیادہ ہوں، پست زمین، یا وہ باغ جس میں درخت بکثرت و گھنے ہوں، و الجمع حَمَائِلٌ. حَمَلٌ (ن) حَمَلًا بمعنی چھپا دینا۔

(۵) لَا لَأَ: (بروزن بَعَثَ) بمعنی روشن ہونا، چمکنا، حرکت دینا، اور کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے یہاں متعدی مراد ہے يقال: لَا لَأَ لَالِئَةً. النجم والبرق، جبکہ ستارے یا بجلی چمکے و لالآت النار جبکہ آگ روشن ہو بھڑکے اور تلالا کے بھی یہی معنی آتے ہیں۔

(۶) شَجْوِي: (محرکة) نباتات کی وہ درخت جس کی شاخیں ہوں اس کا واحد شَجْوَةٌ اس کی جمع اشْجَارٌ ہے۔

(۷) الْأَفْقُ: بمعنی کنارہ، یا کنارہ آسمان، اور ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ و الجمع آفاق. الافق مفعول ہے لَأَفْعَلٌ کا اور ذَنْبُ السِّرْحَانِ فاعل ہے یا اسکے برعکس ہے۔

(۸) ذَنْبٌ: بمعنی دم و الجمع اَذْنَابٌ (ن، ض) ذَنْبًا مصدر ہے بمعنی اتباع کرنا اور پیچھانہ چھوڑنا۔

(۹) السِّرْحَانُ: (بکسر السین) بمعنی بھیڑیا، شیر، حوض کا وسط، و الجمع سَرَاحٌ، سَرَاحٌ، و سَرَاحِيْنٌ اور ذَنْبُ السِّرْحَانِ سے مراد ”صبح کاذب“ ہے۔

(۱۰) آنٌ: صیغہ ماضی، بمعنی وقت کا آنا۔ يقال: آنٌ (ض) آيْنَا وقت کا آنا۔ يقال: آنٌ لك ان تفعل كذا، یعنی تمہارے لئے ایسا کرنے کا وقت آ گیا۔

(۱۱) اِنْبِلَاجٌ: بمعنی روشن ہونا، مصدر ہے انفعال کا اور مجرد نھر سے ہے بمعنی روشن ہونا، ایک ہی معنی میں آتا ہے يقال: اِنْبِلَجَ الصُّبْحُ جبکہ صبح روشن ہو۔

(۱۲) اَلْفَجْرُ: فجر کے معنی کسی چیز کو پھاڑنا، از نھر اور کبھی صبح کیلئے بھی فجر کا استعمال کیا جاتا ہے قال تعالیٰ: و الفجر و لیل عشر۔

(۱۳) حَانَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی قریب ہونا، وقت آنا۔ يقال حَانَ الشیء حیناً و حینوناً جبکہ وقت ہو حان لہ ان یفعل کذا جبکہ وقت قریب آئے۔



رَكِبَ مَتْنِ الطَّرِيقِ، وَأَذَاقَ الْوَالِيَّ عَذَابَ الْحَرِيقِ، وَسَلَّمَ إِلَيَّ سَاعَةَ الْفِرَاقِ، رُقْعَةً مُحْكَمَةً الْإِلْصَاقِ، وَقَالَ: إِذْ قَعَمَهَا إِلَى الْوَالِيِّ إِذَا سَلِبُ الْقَرَارُ.

ترجمہ:- تو سوار ہوا وہ (الوزید) راستہ کی پیٹھ پر (یعنی اپنا راہ لیا) اور چکھایا اس نے حاکم کو جلنے کا سزا ہے (یعنی قاضی کو جلتی ہوئی) مگ کا مزہ چکھایا) اور سونپا (سپرد کیا) میری طرف جاتے وقت ایک رقعہ، جو مضبوط چپکا ہوا تھا (یعنی جاتے وقت اس نے مجھے ایک مضبوط (سر، بھر) یا مضبوطی سے بند کیا ہوا خط دیا) اور کہا دے تو (حوالہ کر) اس رقعہ کو قاضی کی طرف جس وقت قاضی کا مبرورہ امجا ۳ رہے۔

(۱) رَكِبَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب از جمع۔ صفت رَاكِبٌ و الجمع رُكُوبٌ۔

(۲) مَتْنٌ: بمعنی پیٹھ و الجمع متنان، مَتُونٌ، مَتْنٌ (ك) مَتَانَةٌ بمعنی زیادہ سخت اور قوی ہونا، اور متن الطريق سے (جو کتا یہ ہے سفر سے) وسط طریق مراد ہے یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ مَتْنٌ يَمْتِنُ (ن، ض) مَتْنًا بمعنی پیٹھ پر مارنا۔ قال تعالى: ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين۔

(۳) اَذَاقَ: صیغہ ماضی معروف از افعال بمعنی چکھانا۔ ذَاقَ (ن) ذوقاً مصدر بمعنی چکھنا۔ و اصل الذوق وجود الطعم اذا كان قليلاً و ان كان كثيراً فهو الاكل۔

(۴) اَلْحَرِيقُ: بمعنی جلنا، جلا دینا حَرَقَ (ن، ض) حَرَقًا۔ و الحريقُ بمعنی آگ کی بھڑک و آگ کا شعلہ و جلا ہو و الجمع حَرَائِقُ۔

(۵) سَلَّمَ: صیغہ ماضی از تفعلیل مصدر تسلیم ہے سَلَّمَ إِلَيْهِ بمعنی سونپنا، دینا، حوالہ کر دینا، مرتحیہ۔

(۶) رُقْعَةٌ: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا و الجمع رُقْعٌ و رقاع۔ رَقَعَ (ف) رَقْعًا بمعنی پیوند لگانا، و الرقعة بقطعة من الورق يقال: رقع الثوب رقعاً اصلحة۔

(۷) اِلْإِلْصَاقُ: مصدر ہے افعال کا بمعنی چپکانا، بندھا ہوا ہونا، مجرد صبح سے ہے بمعنی چپکانا۔

(۸) اِذْفَعُ: صیغہ امر حاضر معروف از فتح بمعنی دفع کرنا، دینا۔ كما في التنزيل: فادفعوا اليهم احوالهم۔

(۹) سَلِبٌ: صیغہ ماضی مجہول از نصر بمعنی کھینچا گیا یا ظلم کی گیا، چھیننا، لے لینا۔ سَلَبًا و سَلَبًا مصدر ہے لے لینا دوسرے سے، قال تعالى: وان يسلبهم الذباب۔

(۱۰) اَلْفَرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی صبر کرنا، سکون حاصل کرنا، قال تعالى: وجعل لكم الارض قراراً۔



وَتَحَقَّقْ مَنَا الْفَرَارُ، فَفَضَّضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ، مِنْ مِثْلِ صَحِيفَةِ الْمُتَمَلِّسِ، فَأَذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ. (شعر)

ترجمہ:- اور ثابت ہو جائے ہماری طرف سے بھاگنا (ہمارا چلا جانا پایہ تحقیق کو پہنچ جائے) پس توڑا میں نے اس خط کو (یا خط کی مہر کو) مانند توڑنے اس شخص کے جو رہائی پانے والا ہو یا چھٹکارا حاصل کرنے والا ہو، ایسے خط سے جیسے متملس شاعر کے خط سے چھٹکارا حاصل چاہئے، پس اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

(۱) اَلْفَرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی بھاگنا۔ قال تعالى: لن ينفعكم الفرار۔

(۲) فَفَضَّضْتُ: نَصْرَتٌ کے وزن پر از نصر صیغہ واحد متکلم ماضی معروف بمعنی توڑنا، کھولنا، ٹکڑا ٹکڑا کر دینا، فَضُّ مصدر ہے يقال فض الشيء جبکہ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے و فض ختم الكتب و ختم عن الكتاب یعنی جبکہ وہ مہر توڑے۔

(۳) اَلْمُتَمَلِّسِ: صیغہ اسم فاعل از تفعل بمعنی ای المتخلص من الشيء بسهولة كالشيء الاملس يقال ملس ملاسةً ای ضد خشن رہائی پانے والا متملس مصدر ہے از نصر کھینچنا یا بڑے اکھاڑ پھینکنا، ای متخلص، یہ ماخوذ ہے ملس سے بمعنی رہائی پانا، چھوٹ جانا۔

(۴) صَحِيفَةٌ: بمعنی خط، پرچہ، چٹی، ہوا الجمع صَحَائِفٌ وصحیف. قال الله تعالى: يتلوا اصحفاً مطهرة.

(۵) اَلْمُتَلَمِّسُ: یہ زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر جریر بن عبدالمسح کا لقب ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ متلمس، اور طرفہ یہ دونوں یعنی ماموں اور بھانجے متلمس زمانہ جاہلی کا مشہور شاعر ہے بدفالی کے موقع پر اس کا نام بطور مثل کے مشہور ہو گیا ہے جس کا واقعہ یوں ہے کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو اور قابوس شکار ولہو لعب میں بہت بتلا رہتا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن منذر کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور ان تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا تو اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کے ججو میں لکھا عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بدکردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گزارتے رہے ایک دن اس نے طرفہ و متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اسکے جواب میں طرفہ و متلمس شاعر نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اسی کے حوالہ کرنا تو تم کو خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے یہ دونوں خوشی خوشی وہاں سے چل دیئے اور خط میں یہ مضمون تھا کہ جب یہ دونوں تمہارے پاس پہنچیں تو تم ان دونوں کو مار ڈالنا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا، تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستہ میں کھول کر پڑھا اور اسکے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ صحیفہ کو لیکر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا اسکے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہوئی۔ (اضافات، ص: ۲۹)



سَادِمًا نَادِمًا يَعْصُ الْيَدَيْنِ

(۱) قُلْ لِي وَالْغَادِرُتُ بَعْدَ بَيْنِي

لُبُّهُ فَاصْطَلَى لَطْفِي حَسْرَتَيْنِ

(۲) سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَقَتَاهُ

ترجمہ:- (۱) کہہ دو تم اس حاکم سے کہ چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد، شرمندہ اور غمگین جو کاٹتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو (یعنی وہ کف افسوس ملتا رہے گا اور غمزہ اور رنجیدہ رہے گا)۔ (۲) چھین لیا ہے شیخ نے اسکے مال کو اور نوجوان (لڑکے) نے اسکی عقل کو پس داخل ہو وہ دوحسرتوں کی آگ میں (یعنی اسی وجہ سے وہ دوحسرتوں میں جل رہا ہے)

(۱) غَادِرْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم بمعنی ای تَرَكَتُ یہ صفت ہے والی کی از مفاعلہ مجرد نصر و ضرب سے یہ غَدْرٌ سے مشتق ہے۔ بینی ای فراقی۔

(۲) سَادِمًا: ای حَزِينًا صیغہ اسم فاعل از مع سَدَمًا مصدر ہے بمعنی غمگین ہونا، ندامت کے ساتھ غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا۔

(۳) نَادِمًا: صیغہ اسم فاعل از مع بمعنی شرمندہ یا نادم ہونے والا یہ ”ندامت“ سے ماخوذ ہے۔

(۴) يَعْصُ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب. عَصَّ (س) عَصًا وَعَصِيضًا بمعنی کاٹنا، دانٹوں سے کاٹنا۔ کقولہ تعالیٰ: يَوْمَ

(۹) فَمَا يُجَدِي: ای فماینفع از افعال بمعنی فائدہ دینا، فائدہ پہنچانا۔ يُقَالُ اجْدَى الْأَمْرَ جبکہ نفع دے و يُقَالُ مَا يَجْدِي عَنْكَ هَذَا یعنی تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا۔

(۱۰) طَلَّابٌ: بروزن فُعَالٌ بمعنی طلب کرنا، اور طَلَّابِ الْأَثَارِ من بعد عین الخ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز فوت ہو جائے اسکے بعد اسکے نشانات تلاش کرے جو بے فائدہ و بے کار ہے اور اسکی کھاوت کی اصل واقعہ یہ ہے کہ مالک بن عمرو نے کسی عامل کو اپنے بھائی کے قاتل کا پتہ لگانے پر مامور کیا جب قاتل پکڑا گیا، جس کا نام سماک تھا تو لوگوں نے سفارش کی اور کہا کہ سواونٹ دیت کے طور پر لے لیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے تو اس نے کہا ”لا اطلب اثر ابعدين“ یعنی اصل چیز کو چھوڑ کر محض لیکر پینے سے کیا فائدہ چنانچہ سماک کو قتل کرادیا۔



(۵) وَلَيْنَ جَلٍّ مَاعَرَكَ كَمَا جَلَّ

لَدَى الْمُسْلِمِينَ زُرُّهُ الْحُسَيْنِ

(۶) فَقَدِ اغْتَضَتْ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا

وَاللَّيْبُ الْأَرِيْبُ يَبْغِي ذَيْنَ

ترجمہ:- (۵) خدا کی قسم اگر تجھ کو اتنی ہی بڑی مصیبت پیش آئی ہے (کیونکہ) جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک (خیال میں) حضرت حسین کی مصیبت ہے۔ (۶) پس (اس لئے کہ) حاصل کیا تو اس کے عوض میں دانائی اور تجربہ کاری کو اور عقلمند صاحب الرائے طلب کرتا ہے ان دونوں کو۔

(۱) وَلَيْنَ: میں واؤ قسمیہ ہے، جل: ای عظم صیغۂ ماضی معروف از ضرب بمعنی بڑا ہونا۔ يُقَالُ: جَلَّ جَلًّا و جَلَالَةٌ جبکہ وہ بڑے مرتبہ والا ہو۔

(۲) مَاعَعْرَاكَ: جو تجھے پیش آیا، ای ما اصابك و ماعرضك. عَرَا (ن) يَعْرُو عَرًا و يُقَالُ عَرَاهُ امر عرواً ای الم بہ۔

(۳) زُرُّهُ: (بضم الراء) بمعنی بہت بڑی مصیبت و الجمع أَزْرَاءُ۔

(۴) اِغْتَضَتْ: صیغۂ واحد مذکر حاضر ماضی معروف مصدر اتعال سے اعتیاض ہے بمعنی عوض میں لینا، بدلے میں لینا، مجرد نصر سے ہے عَوَضًا مصدر ہے بمعنی عوض دینا، بدلہ دینا، يُقَالُ عَاَضَهُ من كذا عوضاً و عوضاً و عیاضاً، ای اعطاه و بدلہ و اعتراض و استعاض فلاناً جبکہ بدلہ مانگے۔

(۵) حَزْمًا: مصدر ہے، حَزْمٌ (ك) حَزْمًا و حَزَامَةٌ بمعنی ہوشیار ہوا، جبکہ دوراندیشی سے کام لے، دانشمند ہوی، یا پختہ کاری یا دوراندیشی سے کام لینا، یا خوب سمجھ کر کام کرنا اور حَزَامٌ کی جمع أَحْزَامٌ، حَزْمٌ، حَزْمَةٌ آتی ہیں اور حَزِيمٌ کی جمع حَزْمَاءُ۔

(۶) الَلْيْبُ: بمعنی عقلمند و الجمع الْبَابُ اس کا مؤنث اللبیبة آتا ہے يُقَالُ رَجُلٌ لَيْبٌ جبکہ وہ کام سے چمٹا رہے اور اس میں وہ سستی نہ کرے۔

(۷) الْأَرِيْبُ: بمعنی ذکی، ماہر، ہوشیار۔ أَرَبٌ (س) أَرَبًا و أَرَبٌ (ك) أَرَابَةٌ بمعنی ماہر ہونا۔

(۸) ذنن: یہ اسم اشارہ تشبیہ ہے جو حالت نصی و جری میں اس کا اعراب یہی ہوتا ہے یعنی یاہ ما قبل مفتوح آخر میں نون مسکورہ، اس سے مراد سمجھ اور ہوشیاری ہے۔ ای الفہم والحزم۔



(۷) فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ أَنَّ صَيْدَ الطَّيِّئِ لَيْسَ بِهَيْبِنٍ

(۸) لَا وَلَا تَكُلْ طَائِرَ يَلْبُجِ الْفَخِّ وَلَوْ كَانَ مُخَدَّقًا بِاللَّجِينِ

ترجمہ:- (۷) پس نافرمانی کر تو اس مصیبت کے بعد اپنی خواہشوں کی اور خوب سمجھ لے کہ ہرنوں کا شکار کرنا آسان نہیں ہے۔ (۸) نہ ہر پرندہ جال میں بھنس جاتا ہے (یعنی نہ یہ سہل ہے نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ جال میں بھنس جایا کرے) اگرچہ اس میں گھیرا ہوا کیوں نہ ہو خالص چاندی (یعنی اگرچی جال میں چاندی کے دانے کیوں نہ پڑے ہو)

(۱) فَاغْصِ: ماخوذ مَعَاصِيَّةً سے بمعنی گناہ کرنا، حکم کے خلاف کرنا، از ضرب صیغہ امر حاضر معروف ہے از ضرب بمعنی حکم کے خلاف کرنا، عَضِيًّا وَمَعْصِيَّةً مصدر ہیں۔ قال تعالیٰ: فَعَضِيَ فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ.

(۲) بَعْدَهَا: ای مصیبت اس میں ”ہا“ ضمیر مفہوم ما قبل کی طرف راجع ہے ای من بعد هذه المصيبة.

(۳) الْمَطَامِعُ: یہ مَطْمَعٌ کی جمع ہے جو مَطْمَعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ و خواہش از جمع۔

(۴) صَيْدٌ: بمعنی شکار مصدر از ضرب بمعنی شکار کرنا، یا حیلہ سے پکڑنا۔ صَيْدًا.

(۵) الطَّيِّئُ: یہ جمع ہے طئنی کی بمعنی ہرن و ہرنی، دونوں پرندہ کر و مونث کا اطلاق ہوتا ہے والجمع اظب، ظبی، ظبیات آتی ہیں۔

(۶) هَيْبِنٍ: یہ هَيْبِنٌ کے معنی میں ہے بمعنی نرم، آسان ہے اور یہ هَيْبِنٌ کا مخفف ہے از ضرب والجمع هَيْبُونٌ، اھوناء اس کا مونث ہینہ آتا ہے۔

(۷) طَائِرٌ: بمعنی پرندہ۔ والجمع، طیر، طیور، جمع الجمع اَطْيَارٌ بمعنی اڑنا۔

(۸) يَلْبُجِ: صیغہ مضارع از ضرب و لَوْ جاً مصدر ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۹) الْفَخُّ: بمعنی جال، پھندا والجمع فساخ، فُخُوخٌ یا وہ آلہ جس سے شکار کرتے ہیں (جال) وغیرہ۔ فُكَّةٌ اور فُجٌّ میں فرق: فُجٌّ کے معنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ کو پکڑتے ہیں اور فُكَّةٌ وہ جال ہے جو دھاگہ وغیرہ سے بنا جاتا ہے۔

(۱۰) مُخَدَّقًا: صیغہ اسم مفعول ہے از افعال اخذاق مصدر ہے بمعنی گھیرا ہوا، احاطہ کیا ہوا، مجر و ضرب سے ہے۔ يقال صدق به حذق واحذق به ای اطاف۔

(۱۱) اللُّجِينِ: بمعنی چاندی یا خالص چاندی، ہمیشہ مصغری مستعمل ہوتا ہے اور ہمیشہ تصغیر (بالضم) استعمال ہوتے ہیں۔



(۹) وَلَكُمْ مَن سَعَى لِيَصْطَادَ فَاصِطِ يَدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ حُفِّي حُنِينِ

(۱۰) فَبَصَّرُوكُلَّ بَرَقٍ رُبَّ بَرَقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حِينٍ

ترجمہ:- (۹) اور بے شک کہ بہت سے وہ لوگ جنہوں نے شکار کرنیکی کوشش کی لیکن وہ خود شکار ہو گئے (یعنی ناکام و نامراد رہے) اور نہیں ملا سوائے حنین کے دو کلو موزوں کے (یعنی سوائے حسرت و محرومی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا)۔ (۱۰) پس صاحب بصیرت بن جا (یعنی عبرت حاصل کر) اور مت دیکھ تو ہر بجلی کو، کیونکہ بہت سی بجلیوں میں گر جیسی ہیں ہلاکت کی (یا بہت سی بجلیوں میں ہلاکت پوشیدہ ہے یا تشبہائے ہلاکت موجود ہے یا ہلاکت کی آگ ہے)۔

(۱) لَكُمْ: لام تاکید کے لئے ہے اور کم خبریہ ہے۔

(۲) لِيَضْطَادَ: صیغہ واحد مذکر غائب امر کے از افتعال مجرد صَادَ (ض، ض) صَيْدًا بمعنی شکار کرنا اور افتعال سے بھی یہی معنی ہے، صَيْدٌ بمعنی شکار جمع صِيُودٌ و صياد، و صَائِدٌ بمعنی شکاری صيادۃ بمعنی غلیل مصیدة پھندا، جال جمع مَصَائِدٌ، مصيدة بمعنی شکار گاہ مصيدة الفيران، چوہے دان۔

(۳) لِمَا ضَطَيْدٌ: صیغہ ماضی مجہول از افتعال ماخوذ صَيْدٌ سے ہے، مرتھقہ۔

(۴) وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ الْخ: یہ ایک ضرب المثل ہے ”لَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفْي حُنَيْنٍ“ یعنی بجز حنین کے دونوں موزوں کے اور کچھ نہیں ملا، یہ مثال اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص انتہائی کوشش کے بعد ناکام ہو جائے اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی موزہ خریدنے لے گئے حنین (جو بیہ رہنے والا تھا) کے پاس گیا بھاؤ پر جھگڑا ہو گیا اعرابی نے موزے نہیں خریدے اور واپس چلا گیا حنین کو سخت صدمہ و غصہ آیا، اعرابی نے دھوکہ دینے کی ٹھان لی۔

(۵) خُفْي حُنَيْنٍ: یہ ضرب المثل ہے حنین ایک بوڑھا شخص کا نام ہے جو بیہ رہنے والا تھا چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا بمعنی چرمی موزہ اور اونٹ و شتر مرغ وغیرہ کی ٹاپ والجمع اخفَاف و خفَاف اور (غیر خفی حنین) سے نامراد یعنی سوائے حنین کے دونوں موزوں کے اور میرے کچھ ہاتھ نہ آیا یہ ایک کہانی و کہاوت ہے۔ جو ناکامی کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور بعض نے کہا یہ ایک لوہار کا نام ہے (حنین) جو چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی چڑے کے موزہ خریدنے کیلئے حنین کی دوکان پر گیا (جو بیہ رہنے والا تھا اور موچی تھا) (یا چڑے کا موزہ خریدنے کیلئے گیا) اور اس نے اس پر بھاؤ و دام طے کرنے میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا، اس لئے اعرابی موزہ خریدے بغیر واپس چلا گیا، تو حنین کو سخت غصہ آیا اس نے اعرابی کو دھوکہ دینے کی کوشش کی (بدلہ لینے کی تدبیر سوچی) بدلہ لینے کی تدبیر سوچی، چنانچہ حنین نے اعرابی کے راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلہ پر دوسرا موزہ ڈالا اور خود چھپ کر بیٹھ گیا اور اعرابی جب ادھر سے گزرتے وقت ایک موزہ کو پڑا ہوا دیکھا تو یہ اگر دوسرا بھی مل جاتا تو میں اس کو بھی لے لیتا ”فما شبه هذا الخف حنين ولو كان معه آخر لا خذته“ کہتا ہوا آگے چل دیا جب آگے جا کر دوسرا موزہ دیکھا تو اس کو بہت افسوس ہوا پہلے موزہ چھوڑنے پر، چنانچہ اس نے اونٹنی کو وہیں باندھا اور پہلا موزہ اٹھانے کیلئے چل دیا جبکہ اتنے میں حنین کو موقع مل گیا، چنانچہ اس نے چپکے سے اس کی اونٹنی کو مع اسباب کے لیکر روانہ ہو گیا اور بیچارہ اعرابی جب واپس آیا تو اونٹنی کو نہ پایا اور مجبوراً پیدل وطن

جانا پڑا، جب وطن پہنچ گیا تو لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ سفر سے کیا لائے تو اس نے جواب دیا۔ قال جئتکم بخفی حین۔ اس کے بعد یہ مثال مشہور ہوئی اور جو بطور نامرادی و ناکامی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۶) تَبَصَّرَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَبَصَّرَ ہے بمعنی غور سے دیکھنا بمعنی صاحب بصیرت بنا، عبرت حاصل کرنا، بقال تبصر الشیء جبکہ وہ غور سے دیکھے، و تبصر فی الشیء جبکہ سوچے اور غور کرے اور یہ مجرد صبح و کرم سے ہے۔

(۷) لَا تَشْتَمُ: ای لا تنظر صیغہ مضارع۔ شام (ض) بِشَمٍ شَمًا جبکہ وہ بادل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے، يقال شام ابرق جبکہ بجلی کے چمکنے اور برسنے کی طرف کو وہ دیکھے افعال و تفعیل سے شَمَمٌ و اشَمٌ بمعنی شوگھنا، شَمَمٌ (ن) شَمًا. افعال سے اشتمم بمعنی شوگھنا، شَمَمٌ (س) شَمًا بمعنی تکبر کرنا۔

(۸) صَوَّاعِقٌ: یہ جمع ہے صَاعِقَةٍ کی بمعنی کڑک بجلی کی جو بادلوں میں ہو، بادلوں کی کڑک یا عذاب مہلک از صرح صَعَقًا. و فی القرآن: فصعق من فی السموات۔

(۹) حَيْنٌ: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔ حَانَ (ض) حَيْنًا بمعنی ہلاک ہونا. يقال حَانَ حَيْنًا أَى هَلَكَ اور حَيْنٌ (بکسر الحاء) بمعنی وقت، زمانہ، موقع جمع أَحْيَانٌ. يقال حَانَ الوقت حَيْنًا ضرب سے، وقت آنا و يقال: حَانَ الشیء حَيْنًا و حِينُونَ جبکہ وقت ہو و حَانَ لَه ان يفعل کذا، جبکہ وقت قریب آئے۔



(۱۱) وَأَغْضَضُ الطَّرْفَ وَتَسْرَحُ مِنْ غَرَامٍ
تَكْتَسِي فِيهِ ثَوْبٌ ذَلٌّ وَشَيْنٌ
(۱۲) فَبَلَاءُ الْفِتْنَى إِيْبَاعُ هَوَى النَّفْسِ
وَبَلَدُ الْهَوَى طُمُوحُ الْعَيْنِ

ترجمہ:- (۱۱) اور اپنی نظر کو پست کر (آنکھ بند کر لے) اور راحت پائیگا تو ایسے عشق سے پہننا پڑتے ہیں اس میں ذلت اور عیب کے کپڑے۔ (۱۲) پس نوجوان کی مصیبت خواہشات نفسانی کی تابعداری ہے (یا خواہشات نفسانی کی تابعداری نوجوان کیلئے مصیبت ہے) اور خواہشات نفسانی کا بیچ آنکھ کو اٹھا کر دیکھنا ہے۔

(۱) وَأَغْضَضُ: صیغہ امر حاضر معروف غَضَضٌ (ن) غَضَضًا مصدر یہ ”غضض“ سے ماخوذ ہے بمعنی آنکھ کو بند کر دینا یا نظر کو پنیج کرنا، اور غَضَضٌ (ض) غَضًا و غَضًا صَیغَةُ تَوَاذَعٍ ہونا یا تازگی، غَضَّةٌ و غَضَاظَةٌ بمعنی ذلت و عیب۔

(۲) الطَّرْفُ: بمعنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ، نوک جمع اطراف، طَرَفٌ بِعَيْنِهِ (ض) طَرَفًا. پلک جھپکنا، طرفہ تفعیل سے بمعنی کنارہ پر کر دینا، بسط طرف و منہ متطرف بمعنی انتہا پسند، حد سے زیادہ بڑھنا، انتہا پسندی، طرف بمعنی پارٹی، جماعت، طریقہ، انوکھی بات، تھفہ، ہدیہ، جمع طَرَائِفُ، طرفہ، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرُفٌ۔

(۳) تَسْرَحُ: صیغہ مضارع واحد کما حاضر از اسْتِرَاحَةٍ. سَرَحٌ (ف) سَرَحًا بمعنی مویشی کو چرانے کیلئے جانا۔ سَرَحٌ (س) سَرَحًا بمعنی ضروریات کیلئے کہیں جانا، تفعیل رہا کرنا۔

(۴) غَرَامٌ: غَرِیمٌ بمعنی قرض خواں، قرض دار، مقابل جمع مغرماء، مغرم بمعنی نقصان، خسارہ، جمع مَغَارِمٌ (بفتح الغین) غرامی بمعنی عشقیہ، عشق، محبت، سہینگئی، اور وہ محبت جو عذاب میں پھنسائے، اور اس کے معنی ہلاکت و عذاب کے بھی ہے، غرم، واغرم، افعال، تفعیل سے بمعنی جرمانہ کرنا، تفعیل سے تعرم بمعنی جرمانہ ادا کرنا۔ غَرِمٌ (س) غَرَامَةٌ بمعنی نقصان اٹھانا، جرمانہ ادا کرنا، تاوان دینا، غرم بمعنی تاوان، نقصان، غرامة، جرمانہ۔

(۵) كَكْسِي: صیغہ واحد مذکر مضارع از افعال مصدر كَسَيْتَ بمعنی کپڑے پہننا، مجرد نضر سے۔

(۶) ذُلٌّ: (بضم الذال) مصدر ہے از ضرب بمعنی ذلت، تابعداری، وسہولت، وزنی، وتواضع، يقال ذل، ذلیل کرنے والا یا بڑی ذلت يقال: ذل، ذلاً، وذلة، ومذلة۔ ای ضد العزة از ضرب، والفراق بين الذل والذل بضم الذال ای ماکان عن قهرو (الذل بالكسر) ماکان بغیر قهر ذلیل بمعنی حقیر جمع اذلاء۔

(۷) شَيْنٌ: بمعنی عیب مصدر ہے۔ شَانٌ (ن، ض) يَشِينُ شَيْنًا بمعنی عیب لگانا، ضرب سے عیب دار ہونا۔ يقال يشينه شيئاً جبکہ وہ عیب لگائے۔

(۸) فَبَلَاءٌ: بمعنی مصیبت، بَلِيٌّ (ض) بَلِيًّا بمعنی آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا، بَلِيٌّ (س) بَلِيٌّ وَبَلَاءٌ بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا، ابتلاء افعال سے پرانا کرنا، افعال سے ابتلاء بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا، بوسیدہ، بدبودار۔

(۹) بَدْرٌ: بمعنی بیج، دانہ جو تخم ریزی کیلئے ہو، بَدْرٌ (ن) بَدْرًا بمعنی بیج ڈالنا یا تخم ریزی کرنا اور اس کے معنی نسل کے بھی ہے جمع اس کی بذور، و بذار ہے، يقال بذر الحب بذرًا جبکہ بولے ای القاه في الارض۔

(۱۰) طُمُوْحٌ: مصدر ہے بمعنی کسی اچھی چیز کی طرف دیکھنا یا آنکھ کا اوپر کی طرف اٹھانا۔ طَمَحَ (ف) طَمَحًا، طُمُوْحًا، طَمَاحًا، مصادر ہیں اور طَامِحٌ کی جمع طَوَامِحٌ ہے يُقَالُ: طَمَحَ بَصْرَهُ اليه طَمَحًا وَطَمَاحًا، وَطُمُوْحًا جبکہ اس کی نگاہ اٹھے، و يقال طمَحَ ببصره اليه جبکہ وہ بلندی کی طرف دیکھے۔



قَالَ الرَّأُوِي: فَمَزَّقْتُ رُفْعَتَهُ شَدْرَ مَدْرٍ: وَلَمْ أُبَلِّ أَعْدَلَ أُمَّ عَدْرٍ.

ترجمہ:۔ راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میں نے اس پر چوکو (یعنی دیکھ کر یا پڑھ کر) اور کچھ خیال نہیں کیا میں نے کہ (ابوزید یا قاضی) مجھے ملامت کرے گا یا معذور سمجھے گا۔

(۱) قَالَ: بمعنی کہنا، بیان کرنا، صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ الْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، از نضر و ضرب، افعال سے بھی آتا ہے۔

(۲) الرَّأُوِي: بمعنی روایت کرنے والا، حکایت بیان کرنے والا یہاں اس سے مراد صاحب کتاب ہے یعنی حارث بن ہمام ہیں۔

(۳) فَمَزَّقْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از تفعیل صَرَفْتُ کے وزن پر ہے مصدر تَمَزَّقْتُ ہے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، يقال مزق الثوب مزقاً ای شقہ. مَزَقَ (ن، ض) مَزَقًا سے كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَزَقْنَاهُمْ كُلَّ مَمْرَقٍ.

(۴) رُفْعَتُهُ: بمعنی خط، پرچہ۔ جمع رَفَعٌ وِرْقَاعٌ ہیں از فِتح پیوند لگانا، قدر تھقیقہ۔

(۵) شَذَرَ مَذَرَ: شَذَرَ بمعنی متفرق کر دینے کے ہیں، یہ دونوں لفظ مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے، اے متفرقہ کے کلام سے لیا گیا ہے، یہ دونوں مثل خمسة عشر کے مرکب بنائی ہے یعنی اصل میں شذرو مذرتھا واؤ کو حذف کر دونوں مرکب بنائی اصل میں حال واقع ہے اور شذر کے معنی ہے اور یہ اصل میں حال واقع ہیں اور شذر کے معنی ہے متفرق کر دینے کے ہیں اور مذر کے معنی ہے تابع مہمل اور دونوں کے معنی ہے متفرق کلام کے ہیں دونوں صحیح سے ہے اور یہ دونوں ”شذرو مذر“ مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے اور اسی طرح استعمال ہوا کرتا ہے جیسے پانی پانی۔ یقال تفرقوا شذرو و شذرو و مذرو و مذر یعنی وہ سب کچھ گئے اور ہریک نے اپنی راہ لی دونوں لفظ ہنی بر فتح (مرکب بنائی ہے) جیسے خمسة عشر ہے۔

(۶) مَذَرَ: صیغہ ماضی معروف از صحیح مہذراً مصدر ہے یقال: مَذَرَة البیضة، انذارا ہو گیا، مَذَرَ النسیء ککرا نکرا ہو گئی یا متفرق ہو گئی۔
(۷) لَمْ أَبْلِ: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم نفی۔ حمد بلم ہے اور یہ مَبَالَات سے ماخوذ ہے بمعنی پروا کرنا، خیال کرنا، یقال بالی الامر و بالامر مبالاة و مبالو بالاً یعنی جبکہ وہ پروا کرے۔ بلی (س) بلی و بلاء بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔ بلسی (ض) بلیا، آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا۔ اِبْلَاءُ افعال سے پرانا کرنا، افعال سے ابتلاء بمعنی آزمائش میں ڈالنا، بالی، بوسیدہ، پرانا، بد بودار، گلا ہوا۔

(۸) عَذَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے از نصر و ضرب عَذَلًا مصدر ہے بمعنی ملامت کرنا اور عَاذِلٌ کی جمع عَذَلٌ، عَذَالٌ، عَذَلْتُو عَاذِلُونَ ہیں مؤنث عَاذِلَةٌ اس کی جمع عَوَاذِلٌ، عَاذِلَاتٌ آتی ہیں۔ یقال عذله عذلاً جبکہ وہ ملامت کرے۔
(۹) عَذَرَ: صیغہ ماضی معروف ہے واحد مذکر غائب ہے۔ عَذَرَ (ض) عَذَرَ بمعنی عذر قبول کرنا یا الزام سے بری ہونا، تَعَذَّرَ تَفَعَّلَ سے بمعنی دشوار ہونا، ممتنع ہونا، ناممکن الحصول ہونا۔ عَذَرَ، مَعَذَرَةً، مَعَذَرًا، اِعْتَذَرَ افعال سے یعنی اعتذار من وعن بمعنی معذرت کرنا، مجبوری ظاہر کرنا، استفعال سے استعذار اِلَیْہِ عذر پیش کرنا، عذره، بہانہ، وہ دلیل جس کے ذریعہ مجبوری ظاہر کی جائے جمع اَعْدَارٌ، عذراء بمعنی کنواری جمع عذراہی۔

تم الكتاب بحمد الله وفضله وكرمه وتوفيقه

في الساعة الواحدة الا خمس عشرة دقيقاً

ليلة يوم الثلاثاء من خلون

۱۷ جمادی الثانی: ۱۴۱۵ھ و ۲۲ نومبر: ۱۹۹۴ء

جامعہ اشرف المدارس غلشن اقبال، ۲ کراتشی۔

معیاری اور ارزاں مکتبہ دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ چند درسی کتب و شروحات

<p>اشرف الہدایہ جدید ترجمہ و شرح ہدایہ ۱۶ جلد کامل (منفصل عنوانات و فہرست، تسہیل کے ساتھ پہلی بار) کیپوز کتابت</p> <p>تسہیل جدید عین الہدایہ مع عنوانات پیرا گرافنگ (کیپوز کتابت) مولانا انوار الحق قاسمی مدظلہ</p> <p>مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد اعلیٰ (کیپوز کتابت) مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری</p> <p>تنظیم الاشارات شرح مشکوٰۃ اول، دوم، سوم یکجا</p> <p>الصح النوری شرح قدوری (کیپوز کتابت) مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>معدن الحقائق شرح کنز الدقائق</p> <p>ظفر المصلمین مع قرۃ العیون (حالات مستفین درس نظامی)</p> <p>تحفۃ الادب شرح فتح العرب</p> <p>نیل الامانی شرح مختصر المعانی</p> <p>تسہیل الضروری مسائل القدوری عربی مجلد یکجا</p> <p>تعلیم الاسلام مع اضافہ جوامع الکلم کامل مجلد</p> <p>تاریخ اسلام مع جوامع الکلم</p> <p>آسان نماز مع چالیس مسنون دعائیں</p> <p>سیرت خاتم الانبیاء</p> <p>سیرت الرسول</p> <p>رحمت عالم</p> <p>سیرت خلفائے راشدین</p> <p>مدلل بہشتی زیور مجلد اول، دوم، سوم</p> <p>بہشتی گوہر</p> <p>تعلیم الدین</p> <p>مسائل بہشتی زیور</p> <p>احسن القواعد</p> <p>ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل</p> <p>اسوۃ صحابیات مع سیر الصحابیات</p> <p>قصص النبیین اردو مکمل مجلد</p> <p>شرح اربعین نووی اردو</p> <p>تفہیم المنطق</p>	<p>مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>مولانا محمد حنیف گنگوہی</p> <p>حضرت مفتی محمد عاشق الہی البرنی</p> <p>حضرت مفتی کفایت اللہ</p> <p>مولانا محمد میاں صاحب</p> <p>مولانا مفتی محمد عاشق الہی</p> <p>حضرت مولانا مفتی محمد شفیع</p> <p>حضرت شاہ ولی اللہ</p> <p>مولانا سید سلیمان ندوی</p> <p>مولانا عبدالغفور فاروقی</p> <p>حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کیپوز کتابت)</p> <p>حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کیپوز کتابت)</p> <p>حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کیپوز کتابت)</p> <p>حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کیپوز کتابت)</p> <p>امام نووی</p> <p>مولانا عبدالسلام انصاری</p> <p>حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی</p> <p>ترجمہ و شرح مولانا مفتی عاشق الہی</p> <p>ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی</p>
---	---

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۶۱۸۳۱۸۲۶-۶۸۷۲۱۳۲۲-۲۱۰